مجموعۂ کامل

ترجمہ تاریخ واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشتمل بہ

حصۂ اول ترجمہ مغازی الرسول

جسکا نام تاریخی مغازی الصادقہ ہے یعنی کیفیات غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حصۂ دوم فتوح الشام و المصر

جو بباعث فرمایش مربیان دستگاری مؤمنین و طلبگاری طالبین کتب ترجمہ ہوکر شائع ہوا

حصۂ سوم ترجمہ فتوحات عجم

جسمین حالات محاربہ ممالک عجم و عراق صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بالتفصیل بیان ہوے ہیں

اطلاع - جلد اول ترجمہ مغازی الصادقہ و جلد دوم ترجمہ فتوح الشام و المصر و جلد سوم فتوحات عجم علیحدہ علیحدہ بھی مطبع سے خریداروں کو مل سکتی ہے

ماہ اگست سنہ [illegible]ء

مطبع عالی گرامی منشی نولکشور مین مقام لکھنؤ چھپا

ترجمہ اردو
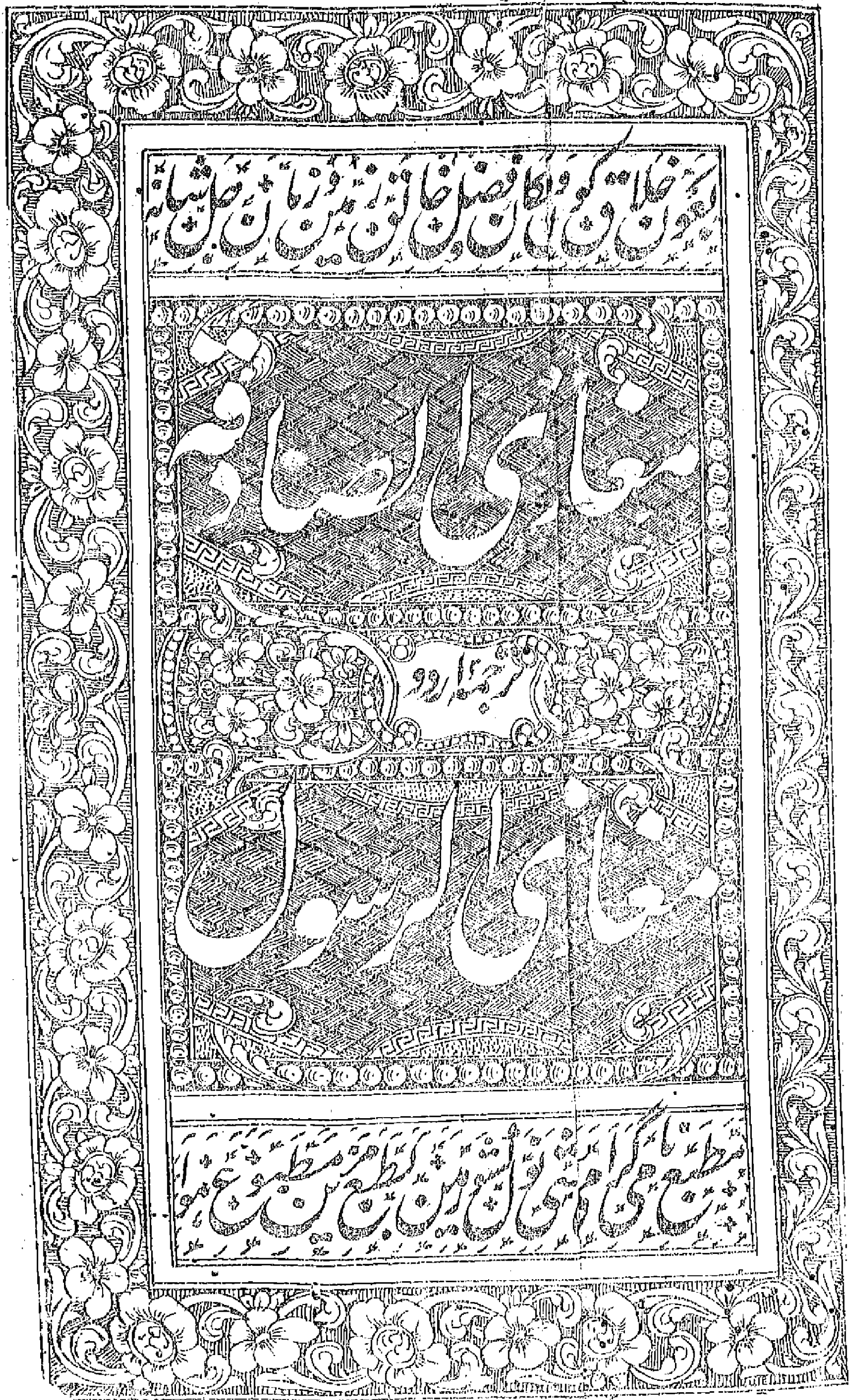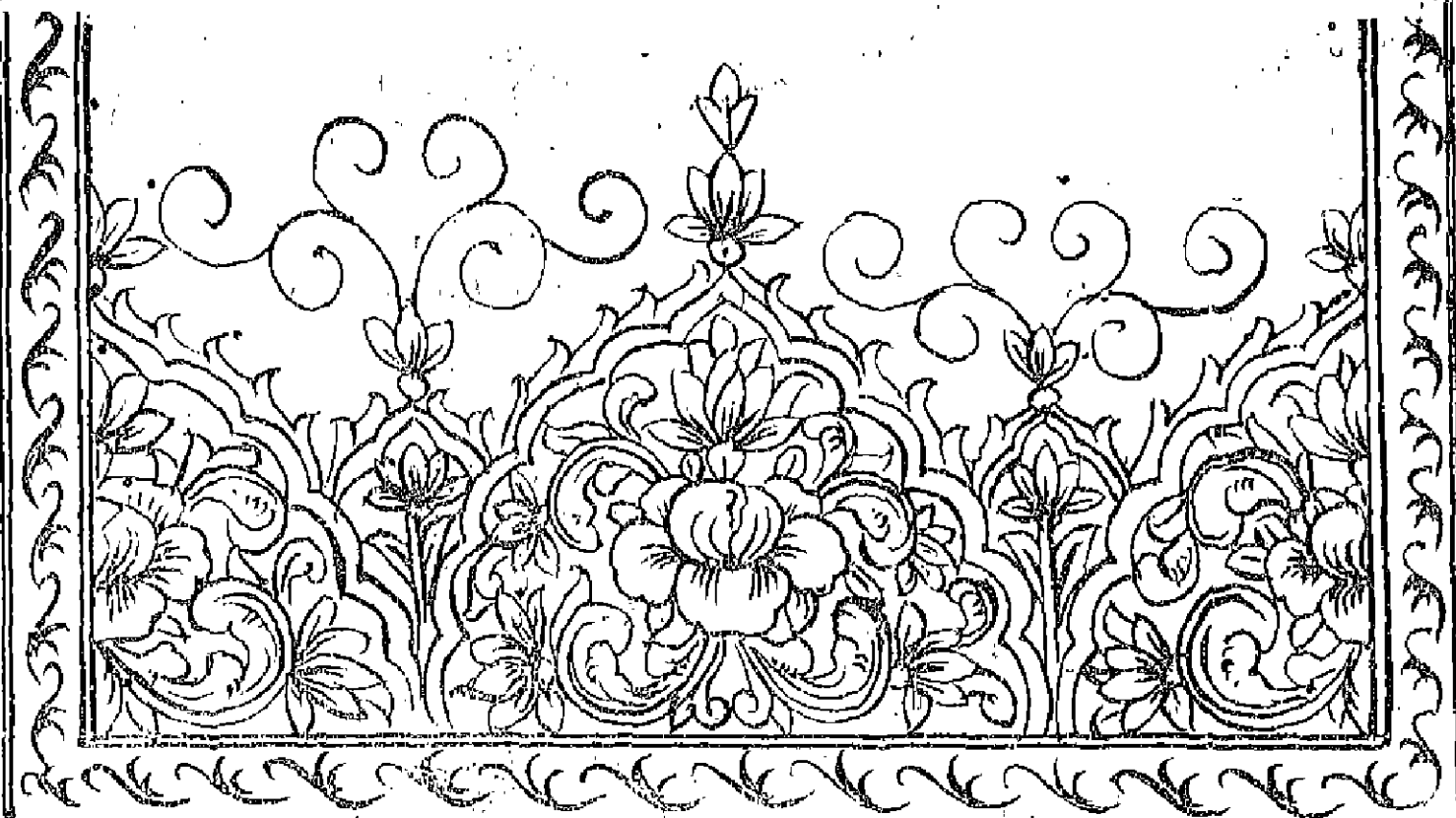
بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وسپاس خداوند جہان جوہر تیغ زبان وفشان دم سیف بیان ہے نعت وثنا سرور انبیا سپر غازیان راہ خدا و مغفر سربازان طریق رضا صلوات اہل بیت رسالت موجب فوز بمرتبہ شہادت و تحیت اصحاب جہاد باعث حصول شرف جہاد ہو سلام اللہ ورضوانہ علیہ وعلیہم اجمعین اما بعد پس بندۂ ہیچمدان اشارت علیخان ابن علی مردان خان مرحوم غفرانمآب ساکن اودہ اہل کمال خدمات عالیات مین ناطقان زبان دان کی عرض کرتا ہے کہ کتاب مغازی سلطان حجازی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصنیف شیخ الاجل امام العدل محمد ابن عمر الواقدی علیہ الرحمہ جو بہترین کتب تواریخ ہے چنانچہ بعض علماء عظام نے ترجمہ لفظی اوسکا مثل ترجمہ تحت اللفظ کے لکھا ہے اور اسیطرح اکثر مترجمات ہین جو کتب بیشمار مثل معانی لغویہ کے زبان فارسی یا اردو مین منتقل کیے گئے لیکن فہم مطالب اوس سے بلکہ اصل متن سے بھی مشکل ہے لہذا اس ہیچمدان نے بفرمایش سر آمد اقران اماثل وسرگروہ سامعین واماثل جناب منشی نول کشور صاحب دام حشمتہ کے ترجمہ اصل کتاب بطریق نقل بامعنی حسب محاورۂ اہل زبان وروزمرۂ اعیان ذیشان کے صفحہ تحریر کیا تاکہ سلیس پڑھا جاوے اور بلادقت سمجھ مین آوے اور اسکا نام سروش غیبی سے مغازی الصادق الامام ہوا جسکے اعداد حروف سے تاریخ تالیف ۱۲۸۹ ہجری ہویدا ہے اور واضح ہو کہ کتاب مغازی عمدۃ السیر ہے جسمین سیر خیر یا ہم ثواب ہے یعنی اہل ذوق کو ضرور بالضرور کام اور اہل شوق کو لطف تواریخ کا حاصل ہوا امید یہ ہے کہ اہل ذوق سے بچشم الطاف وعطا نظر فرماوین اور غلط وخطا سے درگذر کرین اب شروع کرتا ہون ترجمہ اصل متن سے توفیق خداوند دوالمنن سے

کہ محمد ابن عمر واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ فلان وفلان رواۃ کثیرہ نے مجھسے نقل روایت کی کہ بعض ان کی اپنی روایت میں
بعض سے زیادہ تر حافظ وضابط تر ہیں پس کل وہ حدیثیں جو اون لوگون نے مجھسے روایت کیں میں نے وہ سب
لکھی ہیں چنانچہ رسول خدا صلعم تاریخ بارہوین ربیع الاول روز دوشنبہ کو مدینے میں تشریف لائے اور بعضون کے نزدیک
دوسری تاریخ تھی مگر ہمارے نزدیک تاریخ بارہوین ثابت ومحقق ہے اور لشکر اسلام میں اول لواء وہ تھا جسکو رسول خدا
صلعم نے واسطے حمزہ بن عبد المطلب کے ماہ رمضان میں ساتوین مہینے ہجرت سے بوقت مقابلہ قافلہ قریش کے
آراستہ کیا تھا بعد ازان لواء عبیدہ بن الحارث جب ماہ شوال میں آٹھوین مہینے ہجرت سے لشکر کشی طرف رابغ کے
ہوئی تھی اوس روز تیار ہوا اور رابغ قدید کی راہ پر جحفہ سے دس میل ہے بعد ازان ماہ ذی قعدہ میں نوین مہینے
ہجرت سے رسول خدا صلعم نے لشکر کو سپردگی سعد بن ابی وقاص طرف خرار کے روانہ کیا و بعد ازان ماہ صفر میں
گیارہوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم بقصد غزوہ مقام ابواء روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو نوبت حرب کی
نہین پہونچی یعنی وہ لوگ مفرور ہو گئے تھے تب وہان سے واپس آئے اور اس سفر میں پندرہ روز باہر رہے بعد ازان ماہ
ربیع الاول میں تیرہوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے بقصد غزوہ بواط کا کیا اور مقام بواط جحفہ سے قریب واقع ہے
وہان ایک قافلہ پر قصد کیا کہ اوس میں امیہ بن خلف وغیرہ قریش بھی تھے اور دو ہزار پانسو اونٹ اوس قافلے کے ساتھ تھے
مگر وہ لوگ بھی ہاتھ نہ آئے تب حضرت نے مراجعت فرمائی و بعد ازان اوسی ماہ ربیع الاول میں تیرہوین مہینے ہجرت سے
رسول خدا صلعم نے غزوہ کیا طلب کرز بن جابر الفہری کے اور بدر تک پہونچ کر پھر آئے و بعد ازان ماہ جمادی الثانی
میں سولہوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے اون قریش کے قافلون پر قصد کیا جو شام کو جاتے تھے اور اسی کو غزوہ ذو العشیرہ
کہتے ہیں چنانچہ وہان سے جب پھر آئے تو عبد اللہ بن جحش کو ماہ رجب میں سترہوین مہینے ہجرت سے طرف نخلہ کے بھیجا
بعد ازان تاریخ سترہوین رمضان المبارک روز جمعہ کو انیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ بدر واقع ہوا بعد ازان [illegible]
لشکر قلیل طرف عصماء بنت مروان کے بھیجا گیا کہ عصماء کو عمیر بن عدی بن خرشہ نے قتل کیا راوی نے کہا [illegible]
محمد نے اونکو عبد الوہاب نے اونہون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن شجاع نے اونہون نے محمد بن عمر [illegible]
نے اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہ پچیسوین رمضان کو انیسوین مہینے ہجرت سے عمیر نے عصماء کو قتل کیا تھا بعد ازان ماہ شوال میں [illegible]
ہجرت سے ایک سریہ طرف سالم بن عمیر کے جسنے ابو عفک کو قتل کیا تھا بھیجا گیا بعد ازان نصف شوال میں بیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ [illegible]
بعد ازان ماہ ذی الحجہ میں بائیسوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے غزوہ سویق کا کیا بعد ازان ماہ محرم میں [illegible]
ہجرت سے حضرت صلعم نے مقام کدر میں غزوہ بنی سلیم کا کیا بعد ازان شہر ربیع الاول میں پچیسوین [illegible]
سریہ بعہدہ [illegible] واسطے قتل ابن الاشرف کی بھیجا گیا بعد ازان شہر ربیع الاول میں پچیسوین مہینے ہجرت سے [illegible]
جسکو ذو امر کہتے ہیں غزوہ غطفان واقع ہوا بعد ازان سریہ عبد اللہ بن انیس کا طرف سفیان بن خالد [illegible]

سے کے روانہ ہوا عبد اللہ نے کہا جس روز سے میں لشکر لیکر مدینہ سے چلا ہوں تو روز دوشنبہ تاریخ پانچویں محرم کی تھی اور
سینتیسواں مہینا ہجرت سے تھا اور اکیسویں تاریخ محرم روز شنبہ کو میں واپس آیا چنانچہ اٹھارہ شب باہر رہا بعد ازاں
شہر جمادی الاول میں ستائیسویں مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے غزوہ بحران کا کیا بعد ازاں شہر جمادی الثانی
میں اٹھائیسویں مہینے ہجرت سے ایک لشکر بسرکردگی زید بن حارثہ طرف قردہ کے بھیجا گیا کہ وہاں ابوسفیان بن
حرب تھا بعد ازاں شہر شوال میں بتیسویں مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام احد واقع ہوا بعد ازاں ماہ
شوال میں بتیسویں مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام حمراء الاسد ہوا بعد ازاں شہر محرم میں پینتیسویں مہینے
ہجرت سے لشکر بسرکردگی ابو سلمہ بن عبد الاسد واسطے بنی اسد کے طرف قطن کو بھیجا گیا بعد ازاں ماہ صفر چھتیسویں
مہینے ہجرت سے غزوہ بیر معونہ کا ہوا کہ اوس لشکر کے سردار منذر بن عمرو تھے بعد ازاں اوسی ماہ صفر میں کہ چھتیسواں
مہینا ہجرت سے تھا غزوۃ الرجیع واقع ہوا جسمیں امیر لشکر مرثد تھے بعد ازاں ماہ ربیع الاول میں کہ سینتیسواں
مہینا ہجرت سے تھا کہ غزوہ نبی صلعم کا بنی نضیر سے واقع ہوا بعد ازاں ماہ ذی قعدہ کہ پینتالیسواں مہینا ہجرت
سے تھا آن حضرت صلعم نے غزوہ بدر الموعد کا کیا بعد ازاں ماہ ذی حجہ کہ چھیالیسواں مہینا ہجرت سے تھا کہ سریہ میں
عبد اللہ بن عتیک کا طرف ابی الحقیق کے بھیجا گیا جس وقت سلام بن ابی الحقیق قتل ہوا تو وہ گھبرا کے خیبر میں پاس [illegible]
بن [illegible] کے گئی اوسنے انکار کیا اس بات سے کہ اوسکا سردار ہو [illegible]
بعد ازاں ماہ محرم میں کہ سینتالیسواں مہینا تھا حضرت صلعم نے غزوہ ذات الرقاع کا کیا بعد ازاں ماہ ربیع الاول
میں کہ انچاسواں مہینے ہجرت سے تھا غزوہ دومۃ الجندل کا واقع ہوا بعد ازاں ماہ شعبان سن پانچ میں یعنی پانچویں
سال غزوہ المریسیع واقع ہوا بعد ازاں ماہ ذیقعدہ سن پانچ میں جنگ خندق واقع ہوئی بعد ازاں [illegible]
[illegible] سن پانچ میں غزوہ نبی صلعم ساتھ بنی قریظہ کے واقع ہوا بعد ازاں ماہ محرم سن چھ میں سریہ [illegible]
واسطے سفیان بن خالد [illegible] کے بھیجا گیا بعد ازاں اوسی ماہ محرم سن چھ میں سریہ محمد بن مسلمہ کا [illegible]
بعد ازاں ماہ ربیع الاول سن چھ میں غزوہ آنحضرت صلعم کا ساتھ بنی لحیان کے ہوا بعد ازاں ماہ ربیع الثانی
سن چھ میں غزوہ نبی صلعم کا بمقام غابہ میں واقع ہوا بعد ازاں اوسی ماہ ربیع الثانی سن چھ میں ایک لشکر
بسالاری عکاشہ بن محصن کی طرف غمر کے بھیجا گیا بعد ازاں اوسی ماہ و سنہ یعنی ربیع الآخر سن چھ میں لشکر
[illegible] کا طرف ذی القصہ کے روانہ کیا گیا بعد ازاں پھر اوسی ماہ و سن مذکور میں ایک سریہ جسکے سردار ابو عبیدہ
بن الجراح تھے ذی القصہ کی طرف بھیجا گیا بعد ازاں پھر اسی ماہ و سنہ مذکور میں ایک سریہ بسالاری زید بن حارثہ
کے واسطے بنی سلیم کے بجموم میں روانہ کیا گیا اور بجموم [illegible] واقع ہے بعد ازاں ماہ
جمادی الاول سن چھ میں سریہ زید بن حارثہ کا عیص کی طرف بھیجا گیا بعد ازاں ماہ جمادی الثانی

سنہ ششم میں پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف مقام طرف کے روانہ کیا گیا اور طرف مدینے سے چھتیس میل
کے فاصلہ پر واقع ہے و بعد ازاں ماہ جمادی الثانی سنہ ششم میں پھر سریہ زید بن حارثہ کا عیص کو بھیجا گیا اور عیص
عقب میں وادی القریٰ کے واقع ہے بعد ازاں ماہ رجب سنہ ششم میں پھر لشکر زید بن حارثہ کا طرف وادی القریٰ
کو روانہ کیا گیا بعد ازاں ماہ شعبان سنہ ششم میں ایک سریہ جس میں عبد الرحمن بن عوف سالار تھے جانب دومۃ الجندل
کے بھیجا گیا بعد ازاں اسی ماہ شعبان سنہ ششم میں علی علیہ السلام نے غزوہ فدک کا کیا و بعد ازاں ماہ رمضان
سنہ ششم میں زید بن حارثہ مع لشکر طرف ام قرفہ کے بھیجے گئے (اور ام قرفہ ایک کنارہ وادی القریٰ کا ہے جو اس کے
پہلو میں واقع ہے) بعد ازاں ماہ شوال سنہ ششم میں جہاد ابن رواحہ کا ساتھ اسیر بن زارم کے واقع ہوا اور اسی
شوال سنہ ششم میں سریہ کرز ابن جابر کا عرنیین کی طرف بھیجا گیا بعد ازاں ماہ ذی قعدہ سنہ ششم میں رسول خدا صلعم
نے عمرہ حدیبیہ کا کیا بعد ازاں ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ہفتم میں غزوہ خیبر کا ہوا پھر خیبر سے طرف وادی القریٰ کے تشریف
لے گئے اور وہاں پہنچ کر سنہ ہفتم میں قتال کیا بعد ازاں ماہ شعبان سنہ ہفتم میں لشکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا طرف
تربہ کے روانہ ہوا بعد ازاں اسی ماہ شعبان سنہ ہفتم میں سریہ ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کا جانب نجد کے
بھیجا گیا بعد ازاں اسی ماہ شعبان سنہ ہفتم میں سریہ بشیر بن سعد کا جانب فدک بھیجا گیا و بعد ازاں ماہ رمضان
سنہ ہفتم میں سریہ غالب بن عبد اللہ کا جانب میفعہ کے بھیجا گیا (اور میفعہ کنارہ نجد کے واقع ہے) بعد ازاں ماہ شوال
سنہ ہفتم میں پھر سریہ بشیر بن سعد کا جانب جناب روانہ ہوا بعد ازاں ماہ ذی قعدہ سنہ ہفتم میں آنحضرت صلعم
نے عمرۃ القضا کیا بعد ازاں ماہ ذی حجہ سنہ ہفتم میں آنحضرت صلعم نے ابن ابی العوجاء السلمی کو جانب بنی سلیم کے بھیجا
ماہ صفر سنہ ہشتم میں غزوہ غالب بن عبد اللہ کا کدید میں ہوا (اور کدید بطن قدید کے واقع ہے) بعد ازاں
ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم میں سریہ شجاع بن وہب کا طرف بنی عامر بن الملوح کے واقع ہوا بعد ازاں ماہ ربیع الاول
سنہ ہشتم میں غزوہ کعب بن عمیر الغفاری کا جانب ذات اطلاح کے واقع ہوا (اور اطلاح ناحیہ شام میں وادی القریٰ کے
ایک شب کی راہ ہے) بعد ازاں اسی سال میں غزوہ زید بن حارثہ موتہ کی جانب واقع ہوا بعد ازاں ماہ
جمادی الثانی سنہ ہشتم میں غزوہ عمرو بن العاص کی طرف ذات السلاسل کے واقع ہوا بعد ازاں ماہ رجب
سنہ ہشتم میں غزوۃ الخبط جس میں ابو عبیدہ بن الجراح امیر تھے واقع ہوا بعد ازاں ماہ شعبان سنہ ہشتم میں غزوہ
خضرہ جس کے امیر ابو قتادہ تھے روانہ ہوا اور خضرہ نواح نجد میں بستان ابن عامر سے بیس میل پر واقع ہے
بعد ازاں رمضان سنہ ہشتم میں سریہ ابی قتادہ بطن اضم کی جانب گیا بعد ازاں تاریخ دسویں رمضان سنہ ہشتم کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ عام الفتح کا کیا یعنی فتح مکہ بعد ازاں پچیسویں رمضان سنہ ہشتم کو بت عزیٰ گرایا گیا اور وہ
خالد بن الولید نے ہدم کیا و بعد ازاں ماہ رمضان ہی میں بت سواع کو عمرو بن العاص نے ہدم کیا بعد ازاں

ماہ رمضان ہی سنہ ہشتم مین بت مناۃ کو سعد بن زید الاشہلی نے ہدم کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین
خالد بن الولید نے غزوہ بنی جذیمہ کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کا کیا
بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین رسول خدا صلعم نے جہاد طائف کا کیا اور اوسی سال یعنی سنہ ہشتم مین لوگون نے
حج خانہ کعبہ کیا اور **واقدی** نے کہا کہ بعد ازان رسول خدا صلعم نے جہاد تبوک کیا اور یہ آخر غزوات تھا
اور ابو اسحاق نے کہا کہ اول غزوہ حضرت صلعم کا غزوہ ابوا ہے بعد ازان غزوہ بواط بعد ازان غزوہ عشیرہ ہے
اور عبد اللہ بن محمد نے کہا مجھے خبر دی وہب نے اونکو شعبہ نے ابو اسحاق سے اونہون نے کہا مین زید بن ارقم
کے پہلو مین موجود تھا کہ کسی نے اونسے تعداد غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی اونہون نے کہا اونیس غزوے کیے
لوگون نے کہا تو کتنے غزوون مین حضرت کے ہمراہ رہا ہے اونہون نے جواب دیا سترہ جہاد مین شریک رہا ہون
ابو اسحاق نے کہا مین نے پوچھا جملہ غزوات مین سے پہلا غزوہ کونسا تھا اونہون نے کہا غزوہ عشیرہ اور بعض نے
روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائے ہین تو اول سریہ یعنی لشکر مختصر جو رسول اللہ
صلعم نے مدینہ سے روانہ کیا تھا وہ تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ معیت تیس سوار انصار کے بھیجے گئے تھے
چنانچہ ان لوگون نے ابو جہل کو جا لیا کہ وہ تین سو سوارون سے سرزمین جہینہ مین قریب سیف البحر کے پڑا تھا
ناگاہ مجدی بن عمرو الجہنی درمیان فریقین کے آگیا اسواسطے کہ وہ میان جہینہ اور انصار کے حایل تھا یعنی
اونکی دونکا ساتھ ہم عہد وہم سوگند تھا بالآخر اہل اسلام بلا جنگ و قتال واپس آئے بعد ازان رسول خدا صلعم نے
خروج فرمایا اور راہ رضوی سے جو واقع سرزمین بنی کنانہ ہے مقام بواط مین پہونچے پھر وہان مردمان بنی
ضمرہ سے مصالحہ کیا اس شرط پر کہ نہ وہ لوگ حضرت کی اعانت کرین اور نہ حضرت پر کسی اور کی مدد کرین بعد ازان
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شش رہط یعنی چھہ قوم کے آدمیون سے ایک لشکر مختصر بنا کر روانہ کیا اور اوسپر
عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کو سالار کیا اور اونکے لیے ایک نشان آراستہ کیا پھر جب عبیدہ حضرت
سے وداع رخصت کے لیے گئے تو حضرت کے رنج مفارقت سے اونکی آنکھین بھر آئین تب حضرت نے اونکو بٹھا لیا
یعنی روانگی اونکی موقوف رکھی اور بجای اونکے عبد اللہ بن جحش الاسدی کو مقرر کیا اور عبد اللہ کو ایک نوشتہ لکھ دیا
اور اونکو حکم کیا کہ اس نوشتہ کو ابھی نہ پڑھنا مگر بعد دو شبون کے پڑھنا پھر جب عبد اللہ مع لشکر روانہ ہوے
تو بعد دو شبون کے اوس حکمنامہ کو پڑھا ناگاہ اوسمین یہ لکھا تھا کہ خدا کے نام و برکات سے تو طرف مقام
نخلہ کے جا اور اپنے اصحاب مین سے کسی پر اپنے ہمراہی کے لیے جبر و زیادتی نہ کیجیو اور واسطے امتثال امر
میرے تا یہ کہ واسطے میرے کام کے تو چلا جائیو اور اون مین سے جو تجھکو خوشی سے تیری اطاعت کرین اونکو ہمراہ لے
یہان تک کہ جب درمیان نخلہ کے تو پہونچے تو وہان قریش کے قافلون کا انتظار کیجیو الغرض جب عبد اللہ نے

وہ حکمنامہ پڑھا تو استرجاع کیا یعنے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون (یعنے استرجاع باعتبار تحمل امر اہم کیا) اور پیچھے
لایا اپنے استرجاع کے کلمہ سمعاً وطاعۃً للہ وللرسول کو یعنے استرجاع کے ساتھ ہی کلمہ سمع وطاعت کہا کہ میں نے
بگوش قبول سنا اور طاعت خدا اور رسول بجالایا بعد ازاں اپنے اصحاب سے کہا کہ تم میں سے جو کوئی میری ہمراہی
چاہے تو چلے اور جسکو لوٹ جانا منظور ہو وہ چلا جاوے اور میں تو سر آئینہ بنابر تعمیل حکم رسول خدا صلعم کے
جانیوالا ہوں یہ سنکے قوم میں سے دو آدمی پھر پڑے ایک سعد بن ابی وقاص الزہری اور دوسرا عتبہ بن غزوان
جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور بنی زہرہ قبیلہ بنی مازن بن منصور سے تھے یا یہ کہ وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا یا نسب
بنی مازن بن منصور سے آخر یہ دونوں طرف بحران کے گئے جو حدود بنی سلیم سے ہے پھر وہ دونوں وہاں
مقیم رہے اور عبداللہ بن جحش مع اپنے ہمراہیوں کو آگے چلے جب درمیان نخلہ ہو پہنچے تو وہاں ملاقات ہوئی
یعنے مقابلہ ہوا عمرو بن الحضرمی اور عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ اور نوفل بن عبداللہ اور حاکم بن کیسان سے
چنانچہ عمرو بن الحضرمی تو مارا گیا اور قاتل اوسکا واقد بن عبداللہ التمیمی تھا جو بنی ثعلبہ بن یربوع سے تھا اور
عثمان بن عبداللہ اور حاکم بن کیسان یہ دونوں اسیر ہوئے مگر نوفل بن عبداللہ اپنے گھوڑے پہ سوار درمیان سے
بھاگ نکلا اور دوسرے روز مکہ میں جا پہونچا اور یہ وہی روز تھا کہ رجب کا دیکھا گیا چنانچہ نوفل نے وہ ماجرا جو اون
یاروں پر گذرا تھا اہل مکہ سے بیان کیا لیکن اوس دن لوگوں کو استطاعت طلب تلاش قوم کی نہ تھی یعنے تدارک اوسکا
اونکے امکان سے باہر تھا اور وہاں سے اصحاب نے مال اسباب اپنی غنیمت کا اور اپنے اسیروں کو روانہ ہوئے
تا آنکہ حضور نبی اللہ صلعم فائز ہوئے اور واقعات اہل نخلہ بیان کیا پھر اون اصحاب باوفا نے عرض کی یا رسول اللہ
ہم لوگ صبح کو اوس قوم پر ظفریاب ہوئے اور شام کو ہلال رجب نظر آیا پس ہم نہیں جانتے ہیں کہ لڑنا اور فتح
پانا ہمارا داخل رجب ہوگا یا آخر روز جمادی الآخر میں شامل ہے مصنف کتاب لکھتا ہے کہ اس باب میں
کوئی نزول آیت کا منتظر ہی آتا ہی اور کہا راویوں نے کہ قریش نے دربارہ فدا اپنے اصحاب کے یعنے واسطے
سر بہا دینے اور چھوڑا لینے عثمان بن عبداللہ اور حاکم بن کیسان کے حضور میں رسول خدا صلعم کے آدمی بھیجے
حضرت نے جواب دیا جب تک ہمارے دونوں صحابی یعنے سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان ہمارے پاس پہونچکر
ہم تم دونوں قیدیوں کا نہ لیونگے یعنے ان دونوں کو نہ چھوڑینگے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھ سے حدیث
بیان کی ابوبکر بن اسمعیل بن محمد نے اپنے باپ اسمعیل سے اور انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص ذکر کرتے تھے
کہ ہم نے عبداللہ بن جحش کی ساتھ مدینے سے کوچ کیا یہاں تک کہ جا پہونچے بحران میں (اور بحران ایک گوشہ ہے
معدن یعنے مسکن بنی سلیم کا) پھر ہمنے وہاں سے اباعرنا کو روانہ کیا (یعنے آگے بھیجا) اور ہم لوگ بارہ مرد تھے
اور دو دو آدمی ایک ایک اونٹ پر ہم سے پیچھے سوار تھے اور میں عتبہ کے اونٹ پر اوسکا زمیل اور ردیف تھا

یعنی پیچھے پیچھے والا تھا ناگاہ وہان ہمارا اونٹ گم ہوگیا تو ہمنے وہان دو روز اونٹ کی تلاش مین قیام کیا
اور اصحاب ہمارے چلے گئے تھے پھر ہم بھی اونکے نشان پر پیچھے پیچھے چلے مگر اونکی راہ ہمنے خطا کی اور وہ لوگ مدینہ مین ہمسے کئی روز
پیشتر داخل ہوگئے اور ہم لوگ بمقام نخلہ حاضر ہوے تھے آخر ہم لوگ خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور یہان سب گمان
کرتے تھے کہ ہم لوگ مارے گئے (ولقد اصابنا) اور ہم لوگون نے اس سفر مین بھی بھوک کی بہت اوٹھائی تھی جب کہ ہم پیچھے رہ گئے
اور درمیان مکہ اور مدینہ کے فاصلہ شش برد کا ہے (اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہے) اور درمیان نخلہ اور معدن کے
ایک شب کی راہ ہے اور جسقدر راہ بین معدن بنی سلیم اور مدینہ کی مسافت ہو راوی نے کہا غرض یہ لوگ نخلہ سے باری
باری سواری پر نکلے اور ہمارے ساتھ کچھ کھانا نہ تھا یہان تک کہ مدینہ مین پہونچے راوی نے کہا ایک سائل نے
پوچھا ابو اسحاق سے نخلہ اور مدینہ مین کتنی مسافت ہوگی اونہون نے کہا تین روز کی راہ ہے اور جب ہم راہ مین
کوئی کھانا نہ ملتا تھا تو درخت الطباق کھاتا تھا اور دوپہر پانی پی لیتا تھا یہان تک کہ جب ہم لوگ مدینہ مین
پہونچے تو دیکھا چند آدمیون کو قریش مین سے قید کیا کہ وہ اپنے اصحاب کا فدیہ دینے آئے تھے اور رسول خدا
صلعم نے انکار کیا تھا (یعنی اونکا فدیہ لینے سے) اور فرمایا مجھکو اندیشہ ہے اپنے دونون صحابی کا کہ کیا یہ
ہم سب جا پہونچے) راوی کہتے ہین کہ آن حضرت صلعم اوسوقت فرماتے تھے کہ اگر تمنے میرے اون دونون
صحابی کو قتل کیا ہوگا تو مین بھی تمہارے ان دونون اصحاب کو قتل کرونگا اور فدا اون دونون کا ہر ایک کی
عوض چالیس اوقیہ چاندی مقرر تھی اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عمر بن عثمان الجحشی نے اپنے باپ سے اونہون نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے اونہون نے کہا
کہ عبد اللہ کا نام جاہلیت مین مربع تھا پھر جب کہ عبد اللہ بن جحش نخلہ سے پھرے تو مال غنیمت سے خمس نکالا
اور باقی اپنے اصحاب کے درمیان تقسیم کردیا اور یہ پہلا اسلام مین خمس نکالا گیا تو اول خمس وہ تھا جسکو عبد اللہ نے
نکالا تھا اسکے بعد اوسکے یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ یعنی
آگاہ ہو تم اس بات سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو خمس اوسکا خدا اور رسول کے لیے ہے اور واقدی نے
کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن یحیی بن سہل نے سہل بن ابی حثمہ سے اونہون نے رافع بن خدیج سے
اونہون نے ابی بردہ بن نیار سے اونہون نے بیان کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم اہل نخلہ کو ملتوی رکھا یعنی اونکو
تقسیم نہین کیا اور طرف بدر کے تشریف فرما ہوے یہان تک کہ جب بدر سے مراجعت فرمائی اوسوقت وہ
سب غنائم بدر تقسیم کی اور ہر قوم کو حق اونکا عطا کیا اور راوی کہتے ہین کہ نازل ہوا قرآن یعنی یہ آیت
یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ یعنی لوگ سوال کرتے ہین تجھسے حال شہر حرام کا پس حق تعالی نے
اپنی کتاب مین اوسے بیان فرمایا کہ قتال شہر حرام مین حرام ہے جسطرح سابق سے تھا اور جو لوگ مسلمین نے

قتال شہر حرام کو حلال جانتے ہین تو یہ گناہ بہت زیادہ ہے اون لوگون کے گناہ سے جو مومنین کو راہ خدا سے
روکتے ہین یعنے قریش (اصل مین بجای عن سبیل اللہ کے عن رسول اللہ ہے یعنے روکتے ہین لوگون کو رسول اللہ
سے تاکہ لوگ رسول اللہ کی طرف نجاوین) یہان تک کہ وہ سختی کرتے ہین اور قید رکھتے ہین لوگون کو ہجرت کرنے سے
طرف رسول اللہ علیہ السلام کی اور بھی وہ گناہ بہت زیادہ ہے قریش کے کفر کرنے سے ساتھ خدا کی اور اونکے
روکنے سے مسلمانون کو مسجد حرام سے دربارۂ حج وعمرہ کے اور فتنہ وکفر ایسی مین ڈالتے ہین اونکو ہدایت
دین سے وحال آنکہ حق تعالے فرماتا ہے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ یعنے لوگون کو فتنے مین ڈالنا گناہ
سخت تر ہے قتل کرنے سے راوی نے کہا مراد فتنہ سے اساف ونایلہ دونون بت ہین یعنی شرک
ان بتون کا ساتھ خدا ے عزوجل کے۔ اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر وزہری کے عروہ سے
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے قبل نزول سورۂ براۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی اپنے پاس سے دی تھی
اور شہر حرام کو حرام رکھا تھا جیسا کہ قریش پہلے سے اوسکو حرام جانتے تھے یہان تک کہ حق تعالے نے سورۂ براۃ
نازل فرمائی۔ اور دوسری روایت مین واقدی نے ابو بکر بن ابی سبرہ اور عبد المجید بن سہیل کے واسطے
کریب سے روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا مین نے ابن عباس رض سے استفسار کیا کہ آیا رسول خدا صلعم
نے دیت ابن الحضرمی کی دی تھی اونہون نے کہا ایسا نہین ہے پس ابن واقد نے کہا ہمارے نزدیک مجتمع علیہ
یعنے جس بات پہ لوگون کا اجتماع ہے وہ یہ ہے کہ آن حضرت صلعم نے دیت اوسکی نہین دی تھی اور
اسی لشکر مین جو نخلہ کو بھیجا گیا تھا عبد اللہ بن جحش موسوم باامیر المومنین ہوئے تھے اس بات کو کہتے ابو معشر نے
بیان کیا نام اون لوگون کا جو عبد اللہ بن جحش کے ساتھ ہمراہ اونکے گئے تھے وہ آٹھ آدمی تھے
عبد اللہ بن جحش۔ و ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و عامر بن ربیعہ و واقد بن عبد اللہ التمیمی و عکاشہ بن محصن
وخالد بن ابی البکیر و سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان اور عتبہ جنگ نخلہ مین حاضر نہین تھا اور بعضون
نے کہا ہے کہ وہ سب بارہ آدمی تھے اور بعض نے کہا تیرہ آدمی تھے اور ہمارے نزدیک آٹھ آدمی ثابت ہین

بدر القتال یعنے جنگ بدر

راوی کہتے ہین جسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھر آیا ہے
تو حضرت علیہ السلام نے بقصد اوس قافلے کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کے
مدینے سے ایسا کیا کہ طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید کو واسطے تجسس وتفحص حال قافلہ کے روانہ کیا تا آنکہ
یہ دونون ابن کشد جہنی کے موضع نخبار مین جو [illegible] حوراء اور [illegible] (اور نخبار [illegible]
ذی المروہ کنارے دریا کے ہے) چنانچہ کشد نے اون دونون کو اجازت دی کہ اپنے یہان ٹھہرا[illegible]

اوتارا اور یہ دونون اوسکے پاس ایک گوشۂ خفیہ مین برابر مقیم رہے یہان تک کہ وہان گذر قافلے کا ہوا تب
طلحہ اور سعید دونون ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور قوم کی طرف نظر کی اور جو کچھ اونٹون پر بار تھا دیکھتے تھے
اور اون اونٹون کے مالک یعنے اہل قافلہ کہنے لگے اسے کشد تو نے محمد کے جاسوسون مین سے کسیکو دیکھا
کشد نے کہا اعوذ باللہ محمد کے جاسوس تجارۃ مین کہان سے آئے پھر جب وہان سے قافلہ چلا گیا تو وہ دونون رات کو
وہین رہ گئے اور صبح کو دونون روانہ ہوئے اور کشد بھی نگہبانی و رہنمائی کے واسطے اونکے ہمراہ چلا یہانتک کہ
دونون کو ذوالمروہ مین جا اوتارا اور قافلے والے دریا کے کنارے کنارے چلے اور جلدی کرتے تھے
اور رات و دن چلے جاتے تھے اس خوف سے کہ کوئی اونکو طلب و تلاش مین آتا ہو پس طلحہ بن عبید اللہ اور سعید
دونون مدینہ مین اوس روز پہونچے کہ آنحضرت صلعم قریش سے بدر مین ملاقات کر چکے تھے پھر جب ان دونون نے حضرت کو مدینہ مین نہ پایا
تو مدینہ سے نکلے اور تربان مین پہونچکر حضرت سے ملاقات کی (اور تربان درمیان ملل اور سیالہ کے سر راہ واقع ہے اور وہ منزل
مسکن اذینہ شاعر کا ہے اور لبیاسکے) جب کشد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا تو سعید اور طلحہ نے حال کشد سے حضرت کو
اطلاع کیا کہ اوسنے ہم دونون کو پناہ دی اور مدد کی پس حضرت علیہ السلام نے اوسکو مقرب کیا اور اوسکا اکرام کیا اور فرمایا کہ آیا تو
چاہتا ہے کہ موضع ینبع کو تیرے لیے جاگیر کر دون کشد نے عرض کی مین بڈھا ہون میری عمر آخر ہو چکی ولیکن
اوسکو میرے برادرزادہ کے نام سے کر دیجیے چنانچہ حضرت علیہ السلام نے ینبع کو اوسکے برادرزادہ کے لیے
جاگیر کر دی راوی کہتے ہین کہ آنحضرت علیہ السلام نے مسلمین کو طلب کیا اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا
چلا آیا ہے اوسمین اونکا مال کثیر ہے کیا عجب ہے کہ حق تعالی اوسکو تمہارے تئین غنیمت مین عطا کرے پس اونکے
ہر شخص خروج مین تعجیل کرنے لگا اور باپ بیٹے مین واسطے خروج کے قرعہ ڈالا جاتا تھا چنانچہ قرعہ ڈالنے والون مین
سعد اور اونکے باپ خیثمہ تھے کہ ان دونون باپ بیٹے نے بنا بر خروج طرف بدر کے عمل قرعہ کا کیا تب سعد نے
اپنے باپ سے کہا اگر یہ خروج سوای جنت کے اور کسی نفع کے واسطے ہوتا تو وہ مین آپکے لیے گوارا کرتا مگر مین
اپنے اسطرف سے جانے مین امیدوار شہادت کا ہون خیثمہ نے کہا اے فرزند تو مجھی کو جانے دے اور تو
اپنی عورات مین اونکی حفاظت کے لیے توقف کر مگر سعد نے انکار کیا تب خیثمہ نے کہا ہر ایک ہم مین سے ایکو
مقیم رہنا عورتون کے پاس ناگزیر ہے پس دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا آخر سعد ہمراہ گئے اور
بدر مین شہید ہوئے اور اکثر مردم حضرت کی ہمراہی سے باز رہے اور وہ اون لوگون مین سے تھے جو حضرت
خروج کو طرف بدر کے ناپسند کرتے تھے اور اس باب مین کلام کثیر اور اختلاف بسیار ہے اور جو کوئی جانے سے باز رہا
وہ ملامت نہین کیا گیا اسلیے کہ اونکے زعم مین لوگ قتال و جہاد کے لیے نہین نکلے تھے بلکہ واسطے تاراج قافلہ
کے نکلے تھے چنانچہ اوس قوم تک نہ تخلف کیا جو اہل نیات اور صاحب بصیرت تھے کیونکہ اگر وہ اونکو اس امر کا

نہ معلوم ہوتا کہ یہ قتال ہے تو وہ تخلف نہ کرتے اور تخلف کرنے والوں میں سے ایک اسید بن حضیر تھے چنانچہ
جب آن حضرت صلعم بدر سے پھر کر مدینے میں تشریف لائے تو اسید نے عرض کی حمد ہے اوس خدا کی
جسنے آپ کو مسرور کیا اور آپ کو دشمنوں پر مظفر و منصور کیا قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپ کو حق
سے مبعوث کیا میں نے اپنی جان کو آپ کی جان سے عزیز رکھ کے آپ کی ہمراہی سے تخلف نہیں کیا اور نہ مجھکو یہ گمان تھا
کہ آپ اعدا سے ملاقات و مقابلہ کرینگے بلکہ مجھکو مظنہ سوا اسکے نتھا کہ یہ خروج واسطے قافلے کے ہے تب
حضرت علیہ السلام نے اوسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور غزوۂ بدر اول غزوہ تھا کہ اسمین حق تعالی نے
اسلام کو عزیز و غالب کیا اور اہل شرک کو ذلیل و مغلوب کیا غرض کہ رسول خدا صلعم مع اپنے ہمراہیوں کی مدینے کی
طرف بدر کے روانہ ہوے جب نقب یعنے درۂ بنی دینار پر پہونچے تو بقیع میں اوترے اور بقیع بیوت و سقیا
سقیا کی ہے (بقیع نقب یعنے درۂ بنی دینار ہے مدینے میں اور سقیا متصل ہی آبادی مدینہ سے) اور روز
خروج یکشنبہ تھا بارہوین تاریخ ماہ رمضان کی - اور اوسی مقام پر خیمہ گاہ لشکر کا ہوا اور وہین جائزہ و ملاحظہ
مبارزوں جنگ آوروں کا ہوا اور جو لوگ ملاحظۂ عالی میں پیش کیے گئے از انجملہ عبد اللہ بن عمر و تھے اور اسامہ
ابن زید و رافع بن خدیج و براء ابن عازب و اسید ابن ظہیر و زید بن ارقم و زید بن ثابت یہ سب تھے مگر آنحضرت
صلعم نے ان سب کو پھیر دیا اور اونکو اجازت ساتھ چلنے اور جنگ کرنے کی نہ دی واقدی علیہ الرحمہ نے
حدیث بیان کی بواسطہ ابو بکر اور اونکے باپ اسمعیل کے اور عامر اور اونکے باپ کے واسطے سے اونہوں نے کہا
قبل اسکے ہم لوگ ملاحظہ میں رسول خدا صلعم کے پیش کیے گئے تھے میں نے اپنے بھائی عمیر بن ابی وقاص کو دیکھا کہ وہ
لشکر میں چھپا رہتا تھا یعنے سامنے حضرت کے نہیں آتا تھا میں نے پوچھا اے برادر تجھکو کیا ہوا کہ تو سامنے آنحضرت کا
نہیں آتا اونہوں نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ رسول خدا صلعم مجھے دیکھ کر خورد سمجھینگے تو مجھکو ہمراہی سے واپس کر دینگے
حالانکہ میں ساتھ چلنا چاہتا ہوں کیا عجب ہے کہ حق تعالی مجھکو شہادت نصیب کرے راوی نے کہا کہ جب
عمیر ملاحظہ حضرت میں پیش کیے گئے آخر وہی ہوا کہ آپ نے کم عمر دیکھ کر فرمایا تو پھر جا تب عمیر رونے لگے پھر حضرت علیہ السلام
نے اونکو اجازت دی چنانچہ سعد کہتے تھے کہ باعث کم سنی عمیر کے پرتلا اوسکی تلوار کا میں نے خود باندھ دیا تھا اور بالآخر
وہ بدر میں شہید ہوا اور اوسوقت عمر عمیر سولہ برس کی تھی اور واقدی نے واسطے سے ابو بکر بن عبد اللہ اور
عیاش بن عبد الرحمان اشجعی کے حدیث بیان کی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اوسدن اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ اونکے
کنووں سے پانی پیوین اور آپ نے بھی اونہیں کے کنوے سے پانی پیا اور دوسری روایت میں واقدی
علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد کے عمرو بن ابی عمرو سے روایت بیان کی کہ اوس روز اول جس شخص نے
اونکے کنوے کا پانی پیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد العزیز [illegible] اور

ہشام اور اونکے باپ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ذکر کی کہ بعد اوس روز کے کہ حضرت نے
اونکے کنوئن کا پانی نوش فرمایا پھر حضرت کے لیے آب شیرین بیوت سقیا سے منگایا جاتا تھا اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی ذیب نے مقبری سے اونہون نے عبداللہ بن ابی قتادہ
اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ نے قریب بیوت السقیا کے نماز پڑھی
اور اوس روز اہل مدینہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ
وَنَبِیُّکَ دَعَاکَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَدْعُوْکَ
لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ صَاعِھِمْ وَمُدِّھِمْ وَثِمَارِھِمْ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا
الْمَدِیْنَۃَ وَاجْعَلْ مَا بِھَا مِنَ الْوَبَاءِ بِخُمٍّ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ
مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُکَ مَکَّۃَ

یعنے اے میرے پروردگار تحقیق کہ ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل تیرے نبی نے اہل مکہ کے حق مین تجھسے
دعاے برکت کی تھی اور مین محمد بندہ تیرا اور نبی تیرا اہل مدینہ کے حق مین تجھسے دعاے خیر کرتا ہون کہ تو اونکو
برکت عطا کر اونکے وزن صاع مین اور وزن مُد مین اور اونکے میوون اور دانون مین اے میرے پروردگار مدینہ کو
ہمارا محبوب و مرغوب کر اور دور کر جو کچھ اوسمین قسم وبا سے ہو طرف خم کی (اور خم جحفہ سے دو میل پر واقع ہے) اور اے میرے پروردگار دونون
طرف سنگستان مدینہ کی بیچ کو مین نے حرم مقرر کیا (یعنے درمیان اون دونون کی خونریزی وغیرہ حرام ہے) جسطرح ابراہیم تیرے
خلیل نے مکہ کو حرم مقرر کیا تھا (یعنے امن) راوی کہتے ہین کہ عدی بن ابی الزغبا و بسبس بن عمرو بیوت السقیا سے حضور سرور عالم کے
آگے ہو لیے اور کہتے ہین کہ راوی نے ذریعہ عبداللہ بن عمرو بن حرام کے بیان کیا کہ حضرت تشریف مین حاضر ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ حضرت کا تشریف
لانا آپکا اس جگہ اور ملاحظہ کرنا آپکا یہان جائزہ اپنے اصحاب کا مجکو نہایت خوش آیا اور مین نے اس سے فال نیک
تفاؤل کی ہے کیونکہ یہ مقام ہم بنی سلمہ کا منزل ہادی ہے ہمین درمیان ہمارے اور اہل حسیکہ کے ہوا تھا جو کچھ
ہوا تھا (حسیکہ الذباب وذباب ایک پہاڑ ہے ناحیہ مدینہ مین کہ یہود اوسکو خار ریز کرتے تھے واسطے انسداد
اپنے دشمنون کے پاؤن کے اوسکو خارستان مغیلان کا کیا تھا اور وہین اونکی بڑی بستی تھی) پس اسی مقام مین ہم نے
اپنے اصحاب کا جائزہ حاضری لیا تھا اور جو لوگ طاقت سلاح رکھتے تھے یعنے لائق جنگ تھے اونکو اجازت رزمگاہ کی
دی تھی اور جو لوگ تحمل سلاح سے عاجز یعنے قابل ہتھیار باندھنے کے نہ تھے اونکو وہین سے پھیر دیا تھا بعد ازان
ہم لوگ طرف یہود حسیکہ کے روانہ ہوے اور اون دنون یہود حسیکہ سب یہود سے غالب تر تھے چنانچہ ہمنے جسطرح
چاہا اونکو قتل کیا پس آج تک ساری قوم یہود ہمسے زیر و مغلوب ہے اور مین امید رکھتا ہون یا رسول اللہ مجکو امید ہے اس بات کی
کہ جب ہم لوگ اور قریش طرفین ہو مقابل ہونگے تو اوسوقت حق تعالیٰ آپکی آنکھون کو اون سے ٹھنڈا کریگا

اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہتے تھے کہ بعد اوس شب کے جب دن ہوا تو مین خربا مین اپنے اہل کی طرف
گیا تب عمرو بن الجموح اونکے باپ نے اونسے کہا کہ مین نے تمکو طلب نہین کیا یعنے مجکو تمہاری طلب نتھی
اسلیے کہ تم جا چکے خلاد نے کہا کہ رسول خدا صلعم بقیع مین لوگون کا جائزہ حاضری لیتے تھے تب عمرو نے
کہا کہ کیا نیک فال ہے واللہ مین امید رکھتا ہون کہ تم غنیمت حاصل کروگے او مشرکین قریش پر ظفریاب
ہوگے کہ ہرآئنہ یہ وہی ہماری منزل ہے جس روز ہم طرف حسیکہ کے گئے تھے اور رسول خدا صلعم نے
نام حسیکہ کا بدل کر سقیا نام رکھا تھا خلاد کہتے ہین میرے دل مین خیال تھا کہ مین سقیا کو خرید لونگا یہان تک
کہ سعد بن ابی وقاص نے اوسکو بعوض دو اونٹون کے خرید لیا اور بقول بعضے سات اوقیہ سے خرید لیا
چنانچہ حضور مین حضرت صلعم کے ذکر کیا گیا کہ سعد نے سقیا کو خرید لیا ہے فرمایا یہ بیع نفع کرے گی راوی
کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے اخیر روز یکشنبہ تاریخ بارہوین رمضان کو بیوت السقیا سے کوچ کیا اور لشکر
مسلمین ہمراہ حضرت کے روانہ ہوا اور وہ تین سو پانچ آدمی تھے اور آٹھ آدمی پیچھے رہ گئے تھے مگر اونکو بھی
غنیمت سے حصہ واجبہ دیا گیا اور لشکر مین ہمگی چالیس اونٹ تھے کہ ایک ایک پر دو دو اور تین تین اور چار چار
آدمی آگے پیچھے اوترتے چڑھتے جاتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام اور
مرثد یا بجائے مرثد کے زید بن حارثہ ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور حمزہ بن عبد المطلب و زید بن حارثہ
و ابو کبشہ و انسہ موالی النبی یہ چارون ایک اونٹ پر تھے اور عبیدہ بن الحارث اور طفیل و حصین دونون بیٹے
حارث کے اور مسطح بن اثاثہ یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور یہ اونٹ عبیدہ بن الحارث کا تھا اور وہ آبکش تھا
کہ اوسکو ابن ابی داؤد المازنی سے خرید کیا تھا اور معاذ و عوف و معوذ پسران عفرا اور اونکے مولا ابو الحمرا یہ سب ایک
اونٹ پر تھے اور ابی بن کعب و عمارہ بن حزم و حارثہ بن النعمان یہ سب ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمہ و قطبہ بن
عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو بن حرام ایک اونٹ پر و عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمیر ایک اونٹ پر
کہ وہ اونٹ عتبہ بن غزوان کا تھا اور اوسکا نام عبس تھا اور مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ و مسعود
بن ربیع ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ مصعب کا تھا اور عمار یاسر و ابن مسعود ایک اونٹ پر و عبد اللہ بن
کعب و ابو داؤد المازنی و سلیط بن قیس ایک اونٹ پر اور اونٹ عبد اللہ کا تھا اور عثمان و قدامہ و عبد اللہ
پسران مظعون اور سائب بن عثمان ایک اونٹ پر آگے پیچھے اوترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور ابو بکر و
عمر و عبد الرحمان بن عوف ایک اونٹ پر اور سعد بن معاذ اور بھائی و بھتیجا اونکا حارث بن اوس اور حارث
بن انس ایک اونٹ پر کہ اونٹ سعد بن معاذ کا آبکش تھا اوسکا نام ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ
و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ یہ سب ایک اونٹ پر جو آبکش سعد بن زید کا تھا اور زاد راہ

سوا سے ایک صاع تمر کے تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبید بن یحییٰ نے معاذ
بن رفاعہ سے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کی طرف بدر کی نکلا اور تین
تین آدمی ایک ایک اونٹ پر چڑھتے اوترتے چلے جاتے تھے چنانچہ مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع اپنے
ایک اونٹ پر سوار تھے اور ہمارے ساتھ عبید بن یزید بن عامر بھی تھے اور ہم لوگ آگے پیچھے اوترتے چڑھتے چلے جاتے تھے
یہان تک کہ جب ہم روحا مین پہونچے یکبارگی ہمارا اونٹ ہمکو لیکر گر پڑا اور بیٹھ گیا وہ بہت تھک گیا تھا اوسوقت
میرے بھائی نے کہا اے میرے پروردگار تیرے لیے مجھپر نذر واجب ہے کہ اگر تو ہمکو پھر مدینے کی طرف پھر لاوے
تو مین اوسکو قربانی کرونگا رفاعہ کہتے ہین کہ اوس حالت مین گذر رسول خدا صلعم کا ہمپر ہوا ہم لوگون نے عرض کی
یا رسول اللہ ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہے تب حضرت نے پانی طلب کیا اور ایک ظرف مین وضو کیا اور اوسمین کلیان
کین اور فرمایا اس اونٹ کا منہ کھولو تو ہمنے اوسکا منہ کھولا چنانچہ حضرت نے وہ پانی اوسکے منہ مین ڈالا
بعد ازان اوسکے سر پر اور اوسکی گردن پر اور اوسکے شانون اور کوہان پر بعد ازان اوسکے استخوان پشت پر
دم تک چھڑکا بعد ازان فرمایا تم دونون سوار ہو جاؤ اور آنحضرت علیہ السلام روانہ ہوگئے پھر ہم حضرت سے
جا ملے مقام منصرف کی نشیب مین اور وہ اونٹ ہمارا ہمکو لے بھاگا بالآخر جب ہم بدر سے پھر کر مصلے مین پہونچے
تو وہ اونٹ ہمارا پھر بیٹھ گیا تب ہمارے بھائی نے اوسکی قربانی کی اور گوشت اوسکا تقسیم کیا اور للہ دیا اور
محمد بن عمر **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحییٰ بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے
باپ سے اونہون نے کہا کہ سعد بن عبادہ راہ بدر مین بیس اونٹون پر باری باری سوار کرانے گئے تھے اور
محمد بن عمر **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابوبکر بن اسمعیل نے اپنے باپ سے اونہون نے سعد بن ابی وقاص
سے اونہون نے کہا ہم لوگ جب ہمراہ رسول خدا صلعم کے بدر کو چلے تو ہمارے ساتھ ستر شتر تھے اور لوگ آپس مین
ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آگے پیچھے اوترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور اصحاب نبی صلعم
مین سب سے زیادہ مین بڑی مصیبت مین مبتلا تھا کہ پیادہ پا چلتا تھا اور تیر چلاتا تھا یہان تک کہ جاتی اور آتی مین
ایک قدم بھی سوار نہین ہوا اور رسول خدا صلعم جس وقت جدا ہوئے بیوت السقیا سے تو دعا کرتے تھے
اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ وَعُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ وَجِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ وَعَالَةٌ فَاَغْنِهِمْ مِنْ فَضْلِكَ
یعنے ای میرے پروردگار یہ لوگ یعنے مسلمین پا پیادہ ہین انکو سوار کر دے یعنے انکو سواری عطا کر اور
یہ لوگ برہنہ ہین انکو لباس پنہا اور یہ گرسنہ ہین انکو سیر کر اور یہ محتاج ہین انکو اپنے فضل سے غنی کر **راوی**
نے کہا بالآخر اونمین سے کوئی خالی نہ پھرا مگر یہ کہ جو کوئی سواری چاہتا تھا اوسنے سواری پائی کہ ہر شخص کو
ایک ایک اور دو دو شتر دستیاب ہوئے اور جو لوگ برہنہ تھے وہ صاحب لباس ہوئے اور جو گرسنہ تھے

اونھون نے زاد مشرکین سے طعام وافر حاصل کیا اور جو نادار تھے وہ فدیون کے سبب با پانچ سے مالدار
ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے قیس بن ابی صعصعہ کو پیادون پر افسر کیا تھا اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن
زید بن عوف بن مبذول تھا اور حضرت نے وقت کوچ کے بیوت السقیا سے قیس کو حکم کیا تھا کہ مسلمین ہمراہی کا
شمار کر لیوین لہذا قیس نے سب کو لب چاہ ابی عنبہ ٹھہرا کر اونکا شمار کیا بعد ازان خدمت جناب مین تعداد مردم عرض کی اور سبب اسکا
کہ آنحضرت علیہ السلام بیوت السقیا سے کوچ کر کر بطن العقیق مین گئے بعد ازان تُربان کی راہ چلے یہانتک کہ بطحاء ابن ازہر پر جا نکلے اور وہان
زیر درخت نزول اجلال فرمایا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اوٹھ کھڑے ہوے واسطے چننے اور فراہم کرنے پتھر کے پھر نیچے اوسی درخت کے
ایک مسجد بنائی یعنے پتھرون سے ایک جا مسجد کی گھیر دی پھر اوسمین رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی اور دوشنبہ کی صبح
حضرت وہین تشریف رکھتے تھے اور دوسری صبح کو وادی ملل مین گئے (اور تُربان درمیان حفیرہ اور ملل کے
واقع ہے) اور سعد بن ابی وقاص نے کہا جب ہم لوگ تُربان مین تھے اوسوقت آنحضرت صلعم نے مجھسے
فرمایا اے سعد ہرن آہو کو دیکھ سعد نے کہا پھر مین نے تیر کمان سے جوڑا اور حضرت نے اوٹھ کر سر مبارک
درمیان میرے شانے اور کان کے رکھا اور فرمایا مار تیر اور دعا کی اَللّٰھُمَّ اَسْدِدْ رَمْیَتَہٗ یعنے یا اللہ اسکی تیر کو
نشانے پر لگا دے سعد نے کہا نہین اوس دعا سے میرے تیر نے گردن آہو سے خطا نکی اوسوقت حضرت نے
تبسم فرمایا اور مین اوس ہرن کی طرف دوڑا اور اوسکو جیتا پایا کہ اوسمین رمق جان باقی تھی تب مین اوسکو
ذبح کر کے اوٹھا لایا اور سامنے حضرت کے رکھا چنانچہ آپ نے حکم کیا کہ وہ درمیان اصحاب کے تقسیم کیا گیا
اور محمد بن عمر **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن بجاد کے سعد سے روایت کی کہ لشکر مسلمین مین دو
گھوڑے تھے ایک گھوڑا مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور ایک گھوڑا مقداد بن عمرو البہرانی کا جو حلیف بنی زہرہ
کے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گھوڑا زبیر کا تھا وحال آنکہ دو ہی گھوڑے تھے اور ہمارے نزدیک بلا اختلاف
دو گھوڑون مین ایک گھوڑا مقداد کا تھا چنانچہ دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ چند رواۃ کے
مقداد بن عمرو سے روایت کی ہے کہ مقداد نے کہا روز بدر میرے پاس ایک گھوڑا تھا اوسکا نام سبحہ تھا اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعد بن مالک الغنوی نے اپنے اباء سے کہ مرثد بن ابی مرثد
الغنوی روز بدر اپنے گھوڑے پر سوار تھے اوسکا نام سبل تھا۔ الغرض رواۃ کثیر بیان کرتے ہین کہ پس گروہ
قریش شام مین اپنے قافلے سے جا ملے اور وہ قافلہ ہزار شتر کا تھا اور اونپر متاع گران بہا بار تھا کیونکہ مکے
مین کوئی قریشی ایسا باقی نتھا اور نہ کوئی قریشیہ کہ جسکا مال بمقدار مثقال یا زائد از مثقال کا ہو مگر یہ کہ اوسنے اپنا
وہ مال ہمراہ قافلے کے بھیجا تھا یہان تک کہ ایک عورت نے ایک شئی یعنے نافہ محمول مال بھیجا تھا چنانچہ کہتے ہین
کہ اوس قافلے مین البتہ پچاس ہزار دینار نقد تھا اور بعضون نے کچھ کم کہا ہے اور کہتے ہین کہ اوس قافلہ مین

اکثر مال ابی احیحہ آل سعید بن العاص کا تھا اور وہ مال یا تو ازان خاص اون آل کا ہوگیا اور قوم سے بطریق قرضہ جمع کرکے نصف منافع پر دیا تھا وبہرکیف اکثر قافلہ آل سعید بن العاص کا تھا یا یہ کہ اکثر مال اوس قافلہ مین اونہین کا تھا اور یہ کہتے ہین کہ اوس قافلہ مین بنی مخزوم کے دوسو شتر اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا تھا اور ہزار مثقال سونا حارث بن عامر بن نوفل کا تھا اور دو ہزار مثقال امیہ بن خلف کا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے ہشام بن عمارہ بن ابی الحویرث سے نقل حدیث کی ہے کہ اوس قافلہ مین دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف کا تھا اور تجارتگاہ اونکی طرف غزہ کے تھی جو زمین شام سے ہے اور اوس قافلے مین بہت سے عیرات یعنے کاروان شتران عوام قریش کی تھی اور محمد بن عمر **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد اللہ بن جعفر و ابو عون مولی المسور کے مخرمہ بن نوفل سے روایت کی ہے اونہون نے کہا جب ہم شام مین پہونچے (یعنے ہمراہ قافلہ قریش کے) تو قبیلہ جذام سے ہمکو ایک شخص ملا اوسنے ہمسے خبر کی کہ محمد بقصد ہمارے قافلے کے ہماری گذرگاہ پر پیش آئے ہین اور منتظر ہماری مراجعت کے ہین اور باشندگان میانہ راہ سے حلف لیا ہے اور اونسے مصالحہ کرلیا ہے مخرمہ نے کہا کہ تب ہم وہان سے ڈرتے ہوئے نکلے اور خوف کمینگاہ کا رکھتے تھے پس جب شام سے روانہ ہوئے تو ضمضم بن عمرو کو واسطے خبر کے آگے بھیجا یا یہ کہ واسطے اطلاع قریش کے روانہ کیا اور عمرو بن عاص بیان کرتا تھا کہ جب ہم زرقا مین تھے (اور زرقا ملک شام مین معان کے کنارے اذرعات سے دو منزل پر واقع ہے) تو ہم لوگ نیچے نیچے مکے کے راہ چلے جاتے تھے ناگاہ ایک شخص قبیلۂ جذام سے ہمکو ملا اور اوسنے کہا کہ محمد نے قصد تمہارا کرکے تمہاری گذرگاہ پر مع جمعیت اپنے اصحاب کے پیش آئے ہین ہمنے کہا ہمکو معلوم نہین ہے اوسنے کہا ہان ایسا ہوا کہ محمد ایک مہینا مقیم رہکر یثرب کو پھر گئے تھے اگر وہ تمہارے مقابل آتے تو اوس عرصہ مین تم لوگ سبکسار و سبکبار تھے اور اب وہ ضرور تمسے پیش آوینگے وہ تمہاری مراجعت کے انتظار مین اور تمہارے دنونکو شمار کررہے ہین پس تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور تم اپنی راے مین فکر کرو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تمہارے ساز و رخت اور گھوڑے اونٹ اور جمعیت مردم سے کچھ باقی بچے پس لازم ہے کہ اپنے امر کو درست کرو اور لوگون کو جمع کرو یہ سنکے اہل قافلہ نے ضمضم کو جو ہمراہ قافلہ تھا طرف مکے کے روانہ کیا اور یہ وہ شخص ہے کہ کنارے دریا کے رہتا تھا اور قریش اسکو ہمراہ لیتے آئے تھے اور اوسکے پاس دو اونٹ بھی تھے چنانچہ قافلے والون نے اجرت اوسکی بیس مثقال طلا مقرر کی اور ابو سفیان نے اوسکو حکم کیا کہ تو جاکر قریش کو خبر کر کہ محمد ہمارے قافلہ پر آئے ہین اور اوسکو امر کیا کہ جب تو مکے مین داخل ہو تو اپنے اونٹ کا کان کاٹ ڈالیو اور کاٹھی اوسکی کسنا اور پیش و پس سے اپنا پیراہن چاک کرڈالیو و بعد اسکے بلند الغوث الغوث یعنے فریاد ہے فریاد شور کیجیو (مترجم کہتا ہے ایام جاہلیت مین یہ دستور عرب تھا کہ حالت اضطراب

واستغاثہ مین ایسا کیا کرتے تھے اور بعضے برہنہ ہوجاتے تھے اونکو عریان نامیر یعنے برہنہ ڈرانے والے کہتے تھے) اور بعضون نے کہا کہ ضمضم کو تبوک سے بھیجا تھا اور اوس قافلے مین قوم قریش سے تیس (٣٠) آدمی تھے اونمین عمرو بن العاص و مخرمہ بن نوفل تھا *

ذکر خواب دیکھنے عاتکہ بنت عبد المطلب کا شکست لشکر قریش کی اور مجادلہ کرنا ابوجہل کا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے

راوی نے کہا کہ قبل پہونچنے ضمضم کے مکے مین عاتکہ بنت عبد المطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اونکو اوس خواب نے گھبرا دیا اور اونکے دل کو صدمہ عظیم ہوا تب اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب کو بلا بھیجا اور کہنے لگین اے میرے بھائی واللہ مین نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہے کہ مین اوسکو بہت برا جانتی ہون اور مین خوف کرتی ہون کہ تمہاری قوم کو اوس سے مبادا ضرر و مصیبت پہونچے پس جو کچھ مین بیان کرون تم اوسکو مخفی رکھو مین نے ایک شتر سوار کو دیکھا کہ وہ آیا ہے اور ابطح یعنے بطحا مین ٹھہرا ہے و بصدای بلند شور کرکے کہتا ہے اے آل غدر یعنے ای قوم بیوفا تم اپنی قتل گاہ کیطرف روانہ ہو تین روز کی مدت مین اور اس بات کو تین بار پکارا تب مین نے لوگون کو دیکھا کہ اوسکے پاس جمع ہوے بعد ازان وہ شتر سوار مسجد کعبہ مین داخل ہوا اور لوگ اوسکے پیچھے تھے ناگاہ اوسنے اپنے شتر کو پس کعبہ ٹھہرایا اور اوسیطرح تین بار پکارا بعد ازان وہ اونٹ اوسکو بالاے کوہ ابوقبیس چڑھا لیگیا تو وہان بھی اوسنے تین بار اوسیطرح شور سے پکارا بعد ازان اوسنے ابوقبیس سے ایک بھاری پتھر اوٹھا کر لڑھکا یا کہ وہ لڑھکتے ہوے جب زیر کوہ پہونچا تو پاش پاش ہوگیا پس باقی نرہا کوئی بیت بیوت مکہ سے اور نہ کوئی وار دور مکہ سے یعنے کوئی گھر مکے کے گھرون مین باقی نہ بچا کہ اوس پتھر کا ایک ٹکڑہ وہان نہ پہونچا ہو چنانچہ عمرو بن العاص فخر کرتے تھے (یعنے بعد اسلام کے) کہ مین نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا مین نے ایک ٹکڑا اوس صخرہ ابوقبیس کا جو گر کر پارہ پارہ ہوگیا تھا اپنے گھر مین بھی دیکھا اور یہ واقعہ بڑی عبرت کا تھا و لیکن ارادہ الٰہی مین اوس روز اسلام لانا مجھکو نصیب نتھا پس اسلام میرا تا ارادہ باری تعالے مؤخر و ملتوی رہا **راوی** کہتے ہین کہ محلات و مکانات بنی ہاشم و بنی زہرہ کے کسی گھر مین اوس صخرہ سے ایک ریزہ نہین گرا اور کہا راویون نے کہ عباس رضی اللہ عنہ یہ خواب سنکر عاتکہ سے کہنے لگے کہ اِنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا یہ ایک خواب رؤیاے صادقہ سے ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس جملہ سے یہ معنی بھی محتمل ہے کہ یہ ایک خواب ہے خواب خیال چنانچہ یہ کہنا اونکا سہل انکاری سے بنا بر رفع اضطراب عاتکہ کے تھا) پس عباس وہان سے مغموم چلے اثناے راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہ اونکا دوست تھا ملاقات ہوئی اوس سے ذکر اس خواب کا کیا اور تاکید کتمان کی کردی مگر یہ بات لوگون مین فاش ہوگئی چنانچہ

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ صبح کو مین واسطے طواف خانہ کعبہ کے گیا وہان مردم قریش بیٹھے ہوے
ذکر خواب عاتکہ کر رہے تھے اور اونمین ابوجہل بھی تھا وہ مجھے دیکھکر کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ کیا خواب دیکھا ہے
مین نے کہا وہ کیونکر ہے اوسنے کہا اے اولاد عبد المطلب کیا تم ابھی راضی نہین ہوے کہ تمہارے مرد تو نبی بنے
اور اخبار غیب بیان کرتے ہین یہان تک کہ اب تمہاری عورتین بھی نبی بنتی ہین اور خبرین غیب کی بیان
کرنے لگین عاتکہ گمان کرتی ہے کہ اوسنے خواب مین ایسا کچہ دیکھا ہے پس جو کچہ اوسنے دیکھا ہے ہم تین روز تک
تمہارا انتظار کرتے ہین اگر کہنا اوسکا حق ہوگا تو قریب ہی کہ اس عرصے مین واقع ہوگا اور اگر تین روز گذر گئے
اور کچہ وقوع مین نہ آیا تو تمپر لکھا جائیگا یعنے ثابت و مشتہر کیا جائیگا کہ عرب مین تم لوگ اہل خاندان کذب و فریب ہو
تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے مصفر استہ یعنے اے گوز مارنے والے تو ہی سزاوار کذب
وملامت ہے ابوجہل نے کہا جب درمیان ہماری تمہارے دربارہ مجد و شرف کے معارضہ ہوا تو تمنے کہا ہمارے یہان
خدمت سقائی ہے ہمنے کہا کہ ہم کچہ پروا و اعتراض نہین کرتے کہ تم حاجیون کو پانی پلاتے ہو پھر تمنے کہا
ہم مین خدمت دربانی کی ہے تو ہمنے کہا کیا جاے اعتراض ہی کہ تم دربانی خانہ کعبہ کی کرتے ہو پھر تمنے کہا
کہ ہم میزبانی اور دعوت طعام کرتے ہین تو ہمنے کہا ہم اس بات پر بھی کچہ اعتراض نہین کرتے کہ تم طعام داری
کرتے ہو اور لوگون کو کھانا کھلاتے ہو بعد ازان تمنے کہا کہ ہم مین جود و سخاوت ہی تو ہمنے کہا تھا کہ ہم کچہ باک
نہین کرتے کہ تم جمع و مہیا رکھتے ہو اپنے پاس اوسقدر کہ اوس سے ضعفا کو دیتے ہو پس ہرگاہ ہم بھی لوگون کو
کھانا کھلاتے تھے اور تم بھی کھلاتے تھے اور لوگ جمع تھے اور ہم تم مجد و شرف مین مسابقت کرتے تھے
پس ہم تم مثل اون دو گھوڑون کے تھے جو بازی مین برابر دوڑتے ہین اوسوقت تمنے کہا ہم مین نبی ہے
اور اب تم کہتے ہو کہ ہم مین ایک عورت بھی نبی ہے (یعنے غیب کی خبر دینے والی مراد عاتکہ سے ہے) قسم ہے
لات و عزے کی ایسا کبھی نہین ہوسکتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ یہ باعث میری غیرت کا
نہ تھا مگر یہ کہ مین نے اس بات سے تجاہل و انکار کیا کہ عاتکہ نے کچہ خواب دیکھا ہے آخر جب شام ہوئی تو نہ باقی
رہی کوئی ایسی عورت جسکو علاقہ ہوا ولاد ہونے مین عبد المطلب کے مگر یہ کہ وہ سب میرے پاس آئین اور جمع ہو
اور کہتی تھین کیا تم لوگ اس فاسق خبیث یعنے ابوجہل کی باتون کو گوارا کرتے ہو کہ یہ تمہارے مردون کی
توہین تو کرتا ہی تھا بعد ازان اب تمہاری عورتون تک نوبت پہونچائی اور تو اے عباس سنتا ہی اور تجھکو
اس بات کی غیرت نہین آتی یہ سنکے عباس نے کہا مین خاموش نہین رہا مگر اسلیے کہ شر نہو مگر قسم ہے
خدا کی صبح کو مین پھر اوسکے پاس جاؤنگا اگر پھر اوسنے اعادہ تمہاری توہین کا کیا تو مین تمہارا بدلہ اوس سے
لونگا پھر جب صبح ہوئی بعد اوس دن کے جسکی شب کو عاتکہ نے خواب دیکھا تھا تو ابوجہل بولا آج ایک رفعہ ہوا

یعنے پہلا دن ہوا بعد ازان جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوئے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے لگا آج تین دن پورے ہوئے اب کوئی دن باقی نہین ہے حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین گھر سے نکلا اور مین سخت غضبناک تھا کیونکہ مجھے خیال تھا کہ اوس سے میرا امر فوت ہوگیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اوسکا تدارک کرون اور مجکو یاد تھا غیرت لانا عورتون کا اور انکی باتو سے جو کچھ مجھسے کہتی تھین چنانچہ مین ابوجہل کیطرف متوجہ ہوا اور وہ مرد لاغر اندام ترش رو تیز زبان شوخ چشم تھا ناگاہ وہ مجھے دیکھکر شتابی سے طرف باب بنی سہم کے نکل گیا مین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اوسپر لعنت کرے کیا عاجز ہوکر اس خوف سے ٹل گیا کہ مین اوسکو شتم و شماتت کرونگا پس اوسی حال مین یکایک اونے آواز ضمضم بن عمرو کی سنی کہ وہ کہتا تھا اے گروہ قریش اے آل لوی بن غالب اپنے لطیمہ یعنے مالہائے محمولہ شتران کو بچاؤ کہ محمد اور اوسکے تاراج کو آئے ہین فریاد فریاد کو پہونچو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم اونکو سلامت پاؤ گے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اسطرح استغاثہ کر رہا تھا اور اپنے شتر کے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش و پس سے چاک کر ڈالا تھا اور اولٹی کاٹھی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اوسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل داخل ہونے مکے کے مین اپنے اسی ناقے پر سوتے ہوئے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون کا پستی سے بلندی کو بہتا ہے پس مین گھبرا کر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اوٹھا اور قریش کے حق مین مجکو یہ معلوم ہوا اور میرے دل مین یہ تاویل آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جس شخص نے اوسدن صدائے استغاثہ بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش کو اونکے قافلے کیطرف آمادہ روانگی کیا تھا پھر بعد اسکے ضمضم آیا اور فریاد کی اور حکیم بن وہب کا قول تھا کہ ضمضم کے امر عجیب سے کوئی امر عجیب تر مین نے کبھی نہین دیکھا اور اوسکی زبان سے شور و فریاد نہین کیا مگر شیطان نے کہ ہمکو ہمارے امور مین کچھ چارہ نہوا یہانتک کہ ہم لوگ بہ کیفیت حالت شرارت و رنج مین اپنے قافلے کی مدد کو نکل پڑے اور حکیم بن حزم کا یہ قول ہے کہ جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا وہ انسان نہ تھا بلکہ وہ شیطان تھا کہ ناگہ ہمارے تئین قافلے کی مدد کے لیے لیگیا لوگون نے پوچھا اے ابو خالد یہ امر کیونکر واقع ہوا اوسنے کہا مین خود اوس سے نہایت متعجب ہون کہ سوا اسکے کوچ کرنے کے ہمکو اپنے امور مین کچھ چارہ نہوا اور راوی کہتے ہین کہ پھر قریش تہیہ سامان کوچ مین مصروف ہوئے اور ایک دوسرے سے بے پروا تھا یعنے کوئی کسی پر پابند نتھا ہر ایک بجائے خود تیاری سفر مین مشغول ہوا اور جانے والون مین دو طرح کے لوگ تھے کہ یا خود بنفسہ چلنے پر مستعد تھے یا اپنے بدلے دوسرے کو مقرر کیا اور حال قریش یہ تھا کہ خواب عاتکہ سے ڈر گئے تھے اور بنو ہاشم اوس خواب سے خوش تھے اور بعضے کہنے والے کہتے تھے ہرگز یہ بات نہین ہے کہ تم کو جھوٹا جانتے ہوا اور خواب عاتکہ کا سمجھتے ہو غرضکہ قریش تین روز و بقول بعض کے دو روز تیاری کرتے رہے اور اپنے اپنے ہتھیار نکالے

اور مزینیے سپران خرید کیے اور اونکے مقدور والون نے عاجزون کی اعانت کی اور سہیل بن عمرو درمیان مردمان
قریش کھڑا ہوکر کہنے لگا اے گروہ قریش دیکھو یہ محمدؐ اور چند مردم بیدین جو تمہارے ہی جوانون مین سے اونکی
ہمراہ ہین اور اہل یثرب یہ سب واسطے تعرض تمہارے کاروان شتران اور بقصد تاراج لطیمہ قریش کے آئے ہین
(لطیمہ یعنی تجارت یعنے مال تجارت بقول ابن ابی الزناد کے لطیمہ وہ سب مال ہے جو واسطے تجارت کے
اونٹون پر لادا جاتا ہے وبقول بعضون کے لطیمہ خاص عطر کو کہتے ہین) پس جسکو سواری درکار ہو تو سواری
میرے پاس موجود ہے اور جسکو حاجت خرچ کی ہو وہ مجھسے خرچ لیوے اور اسیطرح زمعہ بن الاسود کھڑا ہوا
اور کہنے لگا قسم ہے لات وعزیٰ کی اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم تمپر کبھی نازل نہوا ہوگا کہ محمدؐ اور اہل یثرب
قصد تاراج تمہارے عیر کا کرین اور اوسمین تم سب کا مال ہے تو چاہیے کہ تم سب جمع ہوکر چلو اور تم مین سے ایک بھی
تخلف نکرے اور جسکے پاس خرچ نہو مجھسے لے واللہ اگر محمدؐ اوس عیر کو لوٹ لینگے تو پھر ہرگز اونکو خوف تمہارا
نرہیگا مگر یہ کہان تمپر قصد کرینگے اور اسیطرح طعیمہ بن عدی نے کلام کیا کہ اے گروہ قریش اسکو کوئی
امر عظیم تر اس سے تمپر نازل نہوا ہوگا کہ کاروان تمہارا اور لطیمہ قریش کا لوٹ تاراج کیا جاوے اور اوسمین
تم سب کا بہت سا مال و متاع گران بہا ہے واللہ مین کسی مرد یا عورت کو بنی عبد مناف مین سے ایسا نہین
جانتا ہون جسکا مال بوزن نش کے نہو یا زیادہ مگر یہ کہ وہ سب اسی قافلے مین ہے پس جسکے پاس زاد نہو
تو ہمارے پاس زاد موجود ہے ہم اوسکو سواری اور زاد دینگے چنانچہ اوسنے لوگون کو بیس اونٹ سواری
دیے اور اونکو خرچ دیا اور اونکے پیچھے اونکے اہل وعیال مین مدد ومعاونت خرچ کی مقرر کردی وبعد ازان حنظلہ
وعمرو دونون پسران ابی سفیان کھڑے ہوے اور لوگون کو واسطے خروج کے برانگیختہ کرنے لگے ولیکن
کسی سے وعدہ خرچ وسواری کا نہین کرتے تھے تب لوگون نے کہا تم دونون بھی وعدہ خرچ وسواری کا کیون
نہین کرتے جیسا کہ سہیل وغیرہ تمہاری قوم نے دعوت قوم طرف خروج کے خرچ وسواری سے کی ہے
اون دونون نے کہا سنجدا کہ ہمارے پاس کچھ مال نہین ہے اور جو کچھ مال ہے تو ابوسفیان کا ہے اور نوفل
بن معاویۃ الدیلی پاس قریش اہل دول کے گیا و درباره مدد خرچ وسواری واسطے خروج کرنے والون سے
کلام کرنے لگا چنانچہ اس باب مین عبد اللہ بن ربیعہ سے کلام کیا اوسنے کہا یہ پانسو دینار حاضر ہے اسکو
خرچ کر جسطرح تیری راے مین آوے پھر اسیطرح نوفل نے کلام کیا حُوَیطب بن عبد العزیٰ سے چنانچہ
اوس سے بھی دوسو یا تین سو دینار لیے پھر یہ سب خرید سلاح وسواری مین خرچ کیے راوی کہتے ہین
کہ قریش مین سے کوئی پیچھے نہین رہا مگر یہ کہ بعضون نے بجاے اپنے کسی اور کو اجرت پر مقرر کر کے بھیجدیا
بعد ازان قریش پاس ابولہب کے گئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ صنادید قریش مین سے تو ایک سردار ہے اگر تو ہمراہی

نش بوزن بیست درم
نصف اوقیہ

گروہ سے باز رہیگا تو اور لوگ تیرے اعتبار پر عدم خروج سے ستد پیش کرینگے پس تو خود خروج کر خواہ اپنی عوض کسی اور شخص کو مقرر کرکے ہمراہ کر دے یہ سنکے ابولہب نے جواب دیا قسم لات وعزی کی نہین خود جاؤنگا نہ بدلے اپنے کسیکو بھیجونگا تب پاس ابولہب کے ابوجہل آیا اور کہنے لگا اے ابوعتبہ واللہ ہم لوگ خروج نہین کرتے ہین مگر از روے قہر وغضب کے کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیرے بزرگون کے ہے اور اندیشہ ہوا ابوجہل کو کہ شاید ابولہب مسلمان ہو جاوے پس ابولہب کلام ابوجہل سنکر خاموش ہو رہا مگر نہ خود گیا نہ کسی کو اپنی طرف سے بھیجا اور ابولہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ خواب عاتکہ کا ہاتھ پکڑنے والا ہے یعنے یقینی سچا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اوسنے بجای خود عاص بن ہشام بن المغیرہ کو بھیجا تھا کیونکہ عاص اوسکا قرضدار تھا لہذا ابولہب نے اوس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جا کہ زر قرضہ میرا تیرے لیے معاوضہ ہے چنانچہ عاص اوسکی طرف سے روانہ ہوا **راوی** کہتے ہین اور عتبہ و شیبہ نے اپنی زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو اون دونون کی طرف عداس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی اپنی زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے تھے تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہے اونہون نے کہا کیا تو نے اوس شخص کو نہین دیکھا یعنے اوسکو نہین جانتا جسکی طرف ہمنے تجکو انگور اپنی زمین طائف کا دیکر بھیجا تھا عداس نے کہا ہان مین اونکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اوس سے مقابلہ کرین یہ سنکے عداس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون بچاؤ کہ بخدا وہ البتہ رسول خدا ہے مگر اون دونون نے نمانا اور خروج کیا اور عداس بھی اون دونون کی ہمراہ گیا اور اونہین کے ساتھ بدر مین مارا گیا ؂

ذکر قرعہ قریش کا واسطے خروج بدر کے و برآنا منع و عمل برخلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہوکر پیش ہبل بت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاؤل بالازلام کرنے لگے (مترجم کہتا ہے کہ استقسام بالازلام عمل تیرون کا ہوتا ہے کہ اوسپر کچھ نقش کرکے اوس سے بطور قرعہ و استخارہ کے تفاؤل کرتے ہین) چنانچہ امیہ بن خلف نے یہی عمل لطلب حکم یا منع کے کیا تو تیر منع خروج کا برآمد ہوا تب سب نے قیام و اقامت پر اجماع و اتفاق کیا مگر ابوجہل نے باصرار تمام اونکو آمادہ خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاؤل کرینگے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرینگے اور جب زمعہ بن الاسود مکے سے نکلکر روانہ ہوا اور ذی طوی مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچکر اوس سے تفاؤل کیا تو تیر مانع خروج کا نکلا تب غیظ وغصے مین آکر دوسری بار اعادہ اوس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اوس وقت زمعہ نے اوس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کے مین نے ایسا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ اسی حالت مین تھا کہ اوسکے پاس سہیل بن عمرو کا گذر ہوا تو کہنے لگا اے ابو حکیمہ تجھے کیا ہوگیا ہے کہ مین تجکو خشمناک پاتا ہون

تب زمعہ نے سہیل سے وہ ماجرا بیان کیا تب سہیل نے کہا اے شخص تو اپنے ارادے پر روانہ ہو کہ ان
تیرون سے کوئی چیز زیادہ جھوٹی نہین ہی اور عمیر بن وہب نے بھی مجھسے جو کیفیت ان تیرون کی بیان کی
وہ مثل اسکی ہی جیسا کہ تو کہتا ہی کہ اوسنے بھی ایسا ہی کچہ دیکھا تھا بعد ازان قریش اپنے اوسی ارادے پر روانہ ہو
اور ایک روایت مین **واقدی** نے سعید سے **روایت** کی ہی کہ ابوسفیان بن حرب نے ضمضم سے
کہدیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو اونسے کہدینا کہ استقسام بالازلام یعنے عمل فال تیرونکا نکرین
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونہون نے ابی بکر
بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اونہون بیان کیا کہ مین نے حکیم بن حزام سے سنا وہ کہتا تھا کہ مین نے کبھی
ایسا کسی سفر کا قصد نہین کیا کہ وہ مجھے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار ہوا ہو اور کسی سمت کی جانے مین کبھی
مجھے ایسا اضطراب پیدا نہین ہوا جیسا بدر کے جانے مین قبل از خروج میرے تئین انکسار ظاہر ہوا بعد ازان
وہ کہتا ہے کہ پھر ضمضم آیا اور پس میں رحم صیحہ و فریاد کرنے لگا تب مین نے تفاؤل تیرون کا کیا تو ہر بار وہی
نکلتا تھا جو مجکو ناگوار تھا بعد ازان مین اپنے ارادے پر نکلا یہان تک کہ جب ہم لوگ مرّ الظہران تک پہونچے
تو وہان ابن الحنظلیہ نے چند اونٹون کو نحر کیا ناگاہ اونمین سے ایک اونٹ نحر کیا ہوا بھاگا اوسمین جان بھی
یعنے ہنوز وہ ذبح نہین ہوا تھا پس وہ تمام لشکر مین بھاگتا پھرا یہان تک کہ لشکر کے خیمون مین سے ایسا
کوئی خیمہ باقی نہ بچا جسمین اوسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ میری فال کی بدشگونی ظاہر ہوئی بعد ازان
مین نے قصد باز رہنے اور پھر آنیکا کیا بعد ازان مین ابن الحنظلیہ کی شامت و بدبختی کو یاد کرتا تھا اور یاد دلاتا تھا
مگر وہ مجھے نہین چھوڑتا تھا آخر مین اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا مین پہونچے
(اور ثنیۃ البیضا یعنے سفیدا کا ٹیلہ کہ مدینے سے آتے ہوئے فتح کو جاتے ملتا ہے) ناگاہ مین نے دیکھا
کہ عداس اوس ثنیہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے دونون بیٹے ربیعہ کے یعنے عتبہ و شیبہ پاس
عداس کے پہونچے (اور وہ دونون اوسکے آقازادے تھے) چنانچہ عداس نے دوڑکر اون دونون کی
پاؤن رکاب مین پکڑ لیے یعنے اونکی رکابین پکڑ لین اور کہنے لگا میرے باپ مان تم دونون پر فدا ہون
واللہ وہ بے شبہہ رسول اللہ ہین تم دونون نہین جاتے ہو مگر یا نکلے جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہون کے اور وہ
یہ کہتا تھا اور اوسکی دونون آنکھون سے اشک رخسارون پر جاری تھا حکیم کہتا ہے کہ مین نے وہان بھی ارادہ کیا
کہ پھر آؤن مگر بناچار آگے چلا اور جسوقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس وہین ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اوسکے پاس
گذر عاص بن منبہ بن الحجاج کا ہوا اوسنے وہان توقف کرکے عداس سے پوچھا تو کیون روتا ہی اوسنے کہا مین
روتا ہون اسلیے کہ میرے دونون آقا اور سردار اہل وادی یعنے سردار اہل دیار کے اپنی قتل گاہون کیطرف

نکلے ہین کہ مقابلہ کرینگے رسول اللہ سے تب عاص نے کہا کیا محمد رسول اللہ ہین یہ سنتے ہی عداس شدت غشی کا پہنچ لگا
اور اوسکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہان واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین کہ مبعوث
ہوے ہین طرف کافہ خلائق کے حکیم کہتا ہے کہ پھر اوسیوقت عاص بن شیبہ اسلام لایا وبعد ازان آگے چلا لیکن
شک مین تھا یہان تک کہ اوسی شک وشبہہ پر مشرکین کے ہمراہ مارا گیا اور کہتے ہین کہ عداس پھر آیا اور بدر کو نہین گیا
اور بعض کہتے ہین کہ حاضر بدر ہوا اور اوسی روز قتل ہوا راوی کہتا ہے ہمارے نزدیک قول اول ثابت تر ہے
راوی نے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے تو گئے اور امیہ بن خلف کے پاس اوترے ناگاہ اوسکے پاس
ابو جہل آیا اور سعد کو دیکھ کر امیہ سے کہنے لگا تو نے اسکو اپنے یہان اوتارا کہ یہ اون لوگون مین سے ہے جنہون نے
محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہم سے آمادہ حرب ہین یہ سنکے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو کیا تمہارے قافلے کی
آمد ورفت ہماری طرف سے نہین ہے (یعنے ہم بھی اوسوقت تمکو لیوینگے) امیہ نے کہا ایسی بات ابو حکم یعنے
ابو جہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہے تب سعد نے کہا اے امیہ تو تو یہ کہتا ہے اور مین نے واللہ محمد سے سنا ہے
وہ فرماتے تھے کہ مین امیہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سنی ہے اونہون نے
کہا ہان مین نے خود سنا ہے اوسوقت سے امیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ جانے والے
امیہ کے لیجانے کو آئے تو اوسنے اونکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا آنکہ امیہ کے پاس عقبہ بن ابی معیط
اور ابو جہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ عود سوز اور مین بخور تھا یعنے بخوردان تھا اور اوس مین خوشبو کی چیزین
سلگاتے تھے اور ابو جہل کے پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان امیہ کے پاس رکھدیا اور کہا لے
اسکی خوشبو سونگھ کہ تو عورت ہے اور ابو جہل نے سرمہ دانی اور سلائی پیش کی کہ سرمہ لگا کیونکہ تو زن ہے
اس سے زینت کر اوسوقت امیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیے ایک شتر تیز رو خرید کرو تب لوگون نے
شتران بنی قشیر سے اوسکے لیے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کردیا چنانچہ اوس اونٹ کو مسلمانون نے
روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خبیب بن یساف کے حصے مین آیا تھا راویون نے کہا اور اون جانیوالون کے
قافلے مین کوئی شخص بڑا مکروہ جاننے والا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے نہ تھا اور وہ کہتا تھا کاشکے قریش عدم
خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبد مناف کا بھی اوس عیر مین تلف وضائع ہوجاوے
تو ہوجاوے لوگ کہتے تھے کہ تو اعیان قریش مین سردار قوم ہے کیا تو قریش کو جانے سے روکتا ہے اوسنے کہا
مین قریش کو خروج پر عازم جازم دیکھتا ہون اور مین کسیکو نہین دیکھتا ہون کہ اوسکو کوئی چارۂ تخلف بغیر
کسی عذر مانع کے ہے اور قریش کی خلاف کرنے مین بھی بد جانتا ہون بلکہ جو باتین مین نے اسوقت کہی ہین نہین
چاہتا ہون کہ وہ اوسکو معلوم کرین وبا اینہمہ بد فالی وبدشگونی ابن حنظلیہ کی قوم مین مشہور ہے وحال آنکہ

مین خوب جانتا ہون کہ وہ اپنی قوم کو اہل یثرب سے بچاتا ہے پس یہ کہکر اوسنے اپنا سارا مال درمیان اپنی اولاد کے
تقسیم کر دیا اور اوسکے دل مین یقین ہوگیا کہ ابکے مین پھر آنا نہو گا بعد اوسکے ان پاس حارث بن عامر کے ضمضم آیا
اور وہ حارث کا ممنون احسان ثابت تھا پس اوسنے کہا اے ابا عامر مین نے ایک خواب دیکھا ہے کہ اوسکو بہت برا جانتا ہون
کہ مین اپنے ناقے پر ایسا سوگیا تھا گویا کہ مین جاگتا تھا تو مین نے دیکھا کہ گویا تمہارے اس میدان مین سیل خون
پستی سے بلندی کو روان ہے حارث نے کہا کوئی کبھی کسیطرف ایسا ناخوش نہین نکلا کہ اوسکو مجھسے زیادہ اوس طرف کا
جانا ناگوار گذرا ہے پھر ضمضم نے اوس سے کہا میری رائے یہ ہے کہ تو بیٹھ رہ اوران لوگون کی ہمراہ نجا حارث نے کہا
اگر قبل از خروج مین تجھسے یہ بات سنتا تو ایک قدم آگے نرکھتا پس اب اس بات کو تو مخفی رکھہ تا وہ نجانین کیونکہ
جو کوئی اونکی ساتھ چلنے سے باز رہیگا تو وہ میری طرف اتہام کرینگے اور مجکو اوسکا باعث جانین گے اور ضمضم نے
بطن یاجج مین اس بات کو حارث سے ذکر کیا تھا راوی کہتے ہین کہ قریش مین جو اہل رائے و اہل شوری تھے
وہ بدر کے جانے سے کارہ و ناخوش تھے چنانچہ شام کو بعضے بعض کے پاس مشورہ کرنیکو گئے اور جو لوگ بدر کے
جانے مین تراخی و تاخیر کرتے تھے اونہین سے حارث بن عامر تھا اور امیہ بن خلف اور عتبہ و شیبہ دونون بیٹے
ربیعہ کے اور حکیم بن حزام و ابو البختری و علی بن امیہ بن خلف و عاص بن منبہ یہ سب سستی کرتے تھے یہانتک کہ
ابوجہل اونکو طعن و تشنیع بجبن و نامردی کرتا تھا اور عقبہ بن ابی معیط و نضر بن الحارث بن کلدہ وغیرہ دربارہ خروج
کے تائید کلام ابوجہل کی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کام عورتون کا ہے یعنے تکاسل و تساہل کرنا عادت نسوان سے ہے پھر
آخر سب نے چلنے پر اتفاق کیا اور قریش آپسمین کہتے تھے کہ اپنے دشمنون مین سے کسیکو اپنے پیچھے نچھوڑو یعنے
مسلمانون مین سے کوئی یہان خفیہ نرہنے پاوے اور راوی کہتے ہین کہ جو بات کہ حارث و عتبہ و شیبہ کے
کراہت خروج پر دلالت کرتی ہے وہ یہ تھی کہ انہین سے کسی نے کسیکو نہ سواری دی نہ کسیکی مدد خرچ کی اور
نہ کسیکو اپنے ساتھ سوار کرلیگئے بلکہ اگر کوئی شخص حلیف اونکا یا عدید یعنی شریک حلیف اونکے پاس آتا تھا اور اونسے
سواری وغیرہ طلب کرتا تھا تو وہ جواب دیتے تھے کہ اگر تیرے پاس کچھ مال ہو اور جانا بدر کا تو چاہتا ہو تو جا اور
نہین تو رہ جا یہانتک کہ یہ قول اونکا جملہ قریش جانتے تھے پھر جب کہ قریش نے خروج پر اتفاق کیا تو اوسوقت قریش
نے عداوت بنی بکر کو جو درمیان انکے اور اونکے تھی یاد کیا اور جنکو چھوڑے جاتے تھے اونکی نسبت بنی بکر سے
خوف و اندیشہ کرنے لگے اور سب سے زیادہ تر خوف زدہ عتبہ بن ربیعہ تھا کہ وہ بار بار کہتا تھا اے معشر قریش جس
شخص پر تم قصد رکھتے ہو اگر تمنے اوسپر ظفر پائی تو کیا حاصل کیونکہ جو لوگ پیچھے چھوڑے جاتے ہین اونپر
مین ایمن اور مطمئن نہین ہون اسلیے کہ پیچھے نہین رہجاتے ہین مگر عورتین اور بچے اور مردم نادار پس تم لوگ
اپنی اپنی رائے سے فکر کرو اوسوقت ابلیس ازروے تلبیس سراقہ بن جعشم المدلجی کی صورت بنکر قریش کے پاس آیا

اور کہنے لگا اے گروہ قریش تم لوگ میرا اشرف و مرتبہ میری قوم مین خوب جانتے ہو پس ہر آینہ مین تمہارا حامی و ضامن ہون اس بات کا کہ قبیلہ کنانہ تمہارے پیچھے کوئی برائی لاوین یہ سنکے عتبہ خوش و مطمئن ہوا اور ابو جہل نے عتبہ سے کہا اب تو کیا چاہتا ہے کہ یہ شخص یعنے سراقہ سردار کنانہ کا ہے بہروہ اون لوگون کی نسبت جنکو ہم پیچھے چھوڑے جاتے ہین ہمارا پشت پناہ ہے تب عتبہ نے کہا اب کچھ باک و اندیشہ نہین ہین چلتا ہون اور جو خصومت کہ درمیان بنی کنانہ اور قریش کی تھی اوس بات مین تھی جسکو یزید بن فراس اللیثی نے شریک بن ابی نمر سے اور اوسنے عطاء بن یزید اللیثی سے سنکر بیان کیا ہے کہ ہر آینہ ایک لڑکا حفص بن الاخیف کا جو ازجملہ بنی معیص بن عامر بن لوی کے تھا تلاش ناقہ گم شدہ اپنے گھر سے نکلا اور اوس لڑکے کے سر پر گیسو تھے یعنے کاکلین اور وہ اچھی پوشاک پہنے اور خوبصورت تھا چنانچہ موضع ضجنان مین گذرا اوسکا پاس عامر بن یزید بن عامر بن الملوح بن یعمر کے ہوا پس عامر نے اوس سے پوچھا اے لڑکے تو کون اور کسکا اور کس قبیلے سے ہے اوسنے بتلایا مین حفص بن الاخیف کا بیٹا ہون تب عامر طرف بنی بکر کے مخاطب ہوکر بولا اے بنی بکر کیا تم کسیکا خون اوپر قریش کی ہے اونہون نے کہا ہان تب عامر بولا کیا ایسا کوئی شخص نہین ہے کہ اسکو عوض اپنے آدمی کے قتل کرے کہ معاوضہ برابر اور پورا ہوجاوے یہ سنکے بنی بکر مین ایک شخص اوس لڑکے کے پیچھے دوڑا اور بدلے اوس خون کی جو قریش پر تھا اوس لڑکے کو قتل کیا چنانچہ اس بات مین قریش نے بہت کچھ کلام کیا عامر نے کہا البتہ ہمارے یہان کا خون درمیان تمہارے باقی تھا سو ہم عوض لے چکے پس اب تم کیا چاہتے ہو کیونکہ اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو حال یہ ہی کہ جو خون ہمارے یہان کا سابق تمہارے یہان ہوا وہ تم برابر سمجھو اور جو تمہارے یہان کا تھا وہ ہم برابر سمجھین سو ایسا ہو چکا اور اگر چاہو یہ سمجھو کہ یہ خون بدلہ ایک آدمی کا ایک آدمی تھا تو یہ بھی ہو چکا اور اگر چاہو کہ جو کچھ پیشتر ہمنے کہا اب تم ہمسے درگذر کرو اور جو کچھ سابق تمنے کیا اب ہم تمسے درگذر کرین تو ایسا کرو بہرکیف خون اس جوان نے قریش پر تخفیف و سبک واری کی یعنے عوض معاوضہ ہوگیا کہ بالآخر قریش نے اوسکے خون سے درگذر کیا اور کہنے لگے کہ عامر سچ کہتا ہے البتہ ہمارا آدمی اونکا آدمی کی عوض مارا گیا پس اوسکے طلب خون سے باز رہے پس اوسی عرصے مین اوس جوان کا بھائی مکرز بن حفص کہ مرالظہران مین تھا ناگاہ اوسنے عامر بن یزید کو دیکھا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور وہ سردار بنی بکر کا تھا پھر جب مکرز نے اوسکو دیکھا تو اپنے دل مین کہنے لگا کہ اب عوض اپنا کیون لون بعد عین کے یعنے بعد معاینہ کرنے کے چنانچہ مکرز نے اوسکا ناقہ بٹھا دیا اور وہ تلوار اپنی لپیٹے تھا تو مکرز نے اوسکی تلوار کھینچ لی اور اوسکو قتل کیا بعد ازان وقت شب مکہ مین آیا اور تلوار عامر کی جسمین سے اوسکو قتل کیا تھا کعبے کے پردہ سے لٹکا دی جب صبح ہوئی تو قریش نے تلوار عامر کی پہچانی اور معلوم کیا کہ مکرز نے اوسکو قتل کیا ہے اور قبل از قتل عامر کے بھی مکرز کی باتین اس بارہ مین سنی جاتی تھین

کہ وہ اس فکر مین تھے چنانچہ بنو بکر نے مارے جانے سے عامر اپنے سردار کے بہت جزع و فزع کی اور باہم آمادہ ہوئے
اس بات پر کہ اعیان قریش سے دو یا تین سردارون کو بدلے عامر کے قتل کرین چنانچہ چند آدمی اونکے اسی امر پر
آمادہ ہوکر آئے تھے اور اسی فکر مین رہتے تھے کہ ناگاہ اسی اثنا مین قریش کو خروج طرف بدر کا پیش آیا پس خوف
اون لوگون کا نسبت زنان و فرزندان کے جنکو یہ مکے مین چھوڑے جاتے تھے قریش پر غالب ہوا پھر جب کہ
سراقہ نے بزبان ابلیس کہا جو کچھ کہا (مترجم کہتا ہے بلکہ جو کچھ ابلیس نے کہا بزبان سراقہ کے کہا) تب لوگ مطمئن ہوئے
اور قریش نے بشتابی تمام کوچ کیا اور کنیزین گانی والیان دف بجانے والیان ہمراہ لین کہ منجملہ اون گانیون کے
سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبد المطلب کی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی اور کنیز امیہ بن خلف کی تھی کہ یہ سب ہر منزل و ہر
مقام پر گانا گاتی بجاتی تھین اور قریش وہان کھانے کے اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے اور اونکی ہمراہ حبشی غلام تھے کہ وہ پیش پیش
لشکر نیزہ بازی و پٹہ بازی کرتے چلتے تھے اور قریش نوسو پچاس مرد مقاتل و مبارز سے نکلے تھے اور سو گھوڑے
اونکی ہمراہ تھے کہ اتراتے اور نمود داری کرتے جاتے تھے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مذمت بطر و ریا کی قرآن
مین فرمائی ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ
یعنی مثل اون لوگون کے تم نہو جو اپنے گھرون سے اتراتے اور نمود داری کرتے نکلے تھے اور ابوجہل کہتا تھا
کیا محمدؐ اور اونکے اصحاب کو یہ گمان ہے کہ جسطرح وہ اہل نخلہ پر غالب آئے تھے ہمپر بھی ظفریاب ہونگے عنقریب
اونکو معلوم ہوجائیگا کہ ہم اپنے قافلے کی حمایت کرکے بچاتے ہین یا نہین اور قریش مین جو اہل دول تھے اونکے
پاس گھوڑے تھے چنانچہ اونمین سے بنی مخزوم کے پاس تیس گھوڑے تھے اور اونکے لشکر مین سات سو اونٹ
سواری کے تھے اور جتنے اسپ سوار تھے وہ سب زرہ پوش تھے اور سب ملا کر سو تھے اور سو آدمی اونکے پیادون مین بھی
اکثر زرہ پوش تھے راوی کہتے ہین کہ ابوسفیان قافلہ لیکر روانہ ہوا جب قافلہ مدینے سے قریب ہوا تو خوف شدید
اوسپر غالب ہوا تب لوگون نے ضمضم کو مع چند نفر روانہ کیا یعنے اسلیے کہ اہل مکہ کو خبر کرے پھر جب وہ رات آئی
جسکی صبح کو بدر پہونچینگے تو عیر یعنے اونٹون نے طرف چشمہ بدر کا رخ کیا اور آخر شب تھی کہ عقب بدر سے اہل عیر
آئے تھے اور ارادہ رکھتے تھے کہ اگر کوئی متعرض نہوا تو صبح کو بدر پہونچین گے پس عیر یعنے اونٹون نے اہل عیر کو
قرار و آرام لینے نہ دیا کیونکہ وہ چھوٹے ہوئے چشمہ بدر پر دوڑے سے چلے جاتے تھے آخر اون اونٹون کو عقال کیا یعنے
چھان دیا اور بعضون کو دوہری عقال سے باندھ دیا کہ وہ عین کی راہ پر چلے جاتے تھے تا کہ چشمہ بدر پر وارد ہون
در حالیکہ اون اونٹون کو پانی کی خواہش تھی کیونکہ کل روز گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان کہتے تھے
کہ جب سے ہم نکلے ہین ایسی نوبت کبھی نہین پہونچی یعنے ایسا ماجرا اونٹون کا کبھی نہ دیکھا تھا کہ اوس رات کو ہمپر
ایسی تاریکی طاری ہوئی کہ ہمکو کچھ دکھائی نہین دیتا تھا اور بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغبا وہ دونون پاس

بھیجا تھا کہ بدر مین واسطے تفحص خبر کے گئے جب چشمہ بدر پر نازل ہوئے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے بٹھایا
پھر اون دونون نے اپنی مشکون مین پانی بھرا اور پیا اور اونٹون کو پلایا اوسوقت ان دونون نے دو چھوکریون
کی باتین سنین اور وہ دونون چھوکریان جواری قبیلہ جہینہ سے تھین اور انھین سے ایک کا نام برزہ تھا
اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درمون کے جو اوسپر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری
اوس سے وعدہ کرتی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاروان جو روحاء مین اوترا ہے یہان پہونچیگا یعنے بروقت
آنے اوس قافلے کے مین قرضہ ادا کرونگی اور مجدی بن عمر اوس لڑکی کی بات سنکر بولا تو سچ کہتی ہے پھر جب
بسبس اور عدی نے یہ باتین سنین تو وہان سے روانہ ہوے اور پھر کر حاضر خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہوے
اور مقام عرق الظبیہ مین دونون نے حضرت سے ملاقات کر کے کیفیت بدر گزارش کی اور واقدی رحمہ اللہ نے
کہا مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے عبداللہ بن عمرو بن عوف المزنی سے اونھون نے اپنے باپ و دادا سے اور عبداللہ
ایک جملہ باکمین کرتے تھے یعنے رقت قلب سے بہت بکا کرتے تھے اونھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ موسی نبی علیہ السلام
ہمراہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے وادی روحاء کے نالون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو درمیان عرق الظبیہ کے
واقع ہے نماز پڑھتے تھے (اور عرق الظبیہ روحا سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہے اور مدینہ روحا کو
جاتے ہوے بائین طرف پڑتا ہے) غرض کہ ابو سفیان اوس شب کی صبح کو بدر مین پہونچا اور وہان
قافلہ کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ کمینگاہ سے خوف زدہ ہوکر مجدی سے دریافت کرنے گیا کہ تو علم اسنے
سکی جانتا ہے جو وہ جاسوسی کو آیا ہوا اور تیرا الکھی مین کوئی مرد و عورت وہ نہین جسکے پاس ایک نش مال
یا زیادہ اوس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش نصف اوقیہ بیس درہم کا وزن ہوتا ہے) اور اگر تو حال
ہمارے دشمنون کا ہمسے چھپا دیگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھسے صلح نکریگا جب تک کہ دریا مین تری
بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہیگی یعنے ایسا کبھی نہوگا تب مجدی نے کہا بخدا مین نے کسیکو ایسا یہان
نہین دیکھا جسکو مین نہ پہچانتا ہون یا یہان سے درمیان تیرے اور یثرب کے کوئی دشمن نہین ہے اور اگر یہان
سے یثرب تک کوئی دشمن ہوتا تو مجھسے کوئی مخفی نرہتا اور ایسا نہین ہے کہ مین تجھسے اوسکو پوشیدہ رکھتا مگر
ہان مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد تھے اور اشارہ کیا اسے اونٹ بٹھانے کی جس جگہ
کے کیا کہ اون دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھائے تھے اور مشک پانی سے بھر لیا تھا بعد ازان یہان سے
پھر گئے پس ابوسفیان مناخ پر یعنے جس جگہ اون دونون نے اونٹ بٹھائے تھے آیا اور اون دونون کے اونٹون
کی مینگنیان اوٹھا کر توڑنے لگا ناگاہ اوسمین سے [illegible] نکلا تو ابوسفیان بولا واللہ اہل یثرب کے اونٹون کا
یہی چارہ ہے یہ لوگ محمد و اصحاب محمد کے جاسوس تھے مجکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بہت قریب ہین پھر وہان

اپنے قافلے کا روان کو پھیر کر رستہ کنارہ دریا کا لیا اور بدر کو بائین ہاتہ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی چلو جاتی تھے اور قریش جو مکے سے چلے تھے وہ ہر چشمہ سار پر اوترتے تھے اور وہان کہانا کہاتے کہلاتے تھے اور اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنے چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونون پیچھے رہ گئے اور وہ دونون باہم باتین کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجکو روپاے عاتکہ یاد نہین ہے ہر آئنہ مین تو اوس سے ڈرتا ہون اور دوسرا کہتا تھا ہان مجکو بھی یاد ہے اس حال مین ابوجہل اونکے پاس جا پہونچا اور پوچھا تم دونون کیا باتین کرتے ہو اونہون نے کہا ہم خواب عاتکہ کا ذکر کرتے ہین ابوجہل نے کہا کیا تعجب کی باتین ہین بنی عبد المطلب سے کہ وہ اکتفا نہین کرتے ہین اس بات پر کہ اونکے مرد پیغمبر بنی بنائے جاوین یہانتک کہ اونکی عورتین بھی پیغمبر نبی بنائی جاتی ہین یعنے اب اونکی عورتین بھی نبوت کرنے لگین اور خبرین غیب کی بیان کرتی ہین آگاہ ہو واللہ جسوقت ہم مکے مین پھر آوینگے تو البتہ بنی عبد المطلب کے ساتہ کرینگے جو کچہ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آئنہ ہمارے اونکی صلہ رحم اور قرابت قریبہ ہے پھر اون دونون یعنے عتبہ و شیبہ مین سے ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم پھر چلین تب ابوجہل بولا کیا تم دونون بعد خروج کے پھر لوٹ جاوگے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور اوس سے قطع کروگے وحال آنکہ تم بدلہ لینا اپنا اپنی آنکھون سے دیکھتے ہو کہ عنقریب ہے اور کیا تم دونون گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمد اور اونکے اصحاب تم سے مقابلہ کرینگے اور غالب آوینگے ہرگز واللہ ایسا نہوگا آگاہ ہو بتحقیق کہ میرے ساتہ میری قوم سے ایک سو اسی آدمی ہین جو خاص میرے گھر والے ہین جس جا مین مقام کرتا ہون وہ بھی وہین مقام کرتے ہین اور جب مین کوچ کرتا ہون تب وہ بھی کوچ کرتے ہین اگر تم دونون پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاوٴ تب اون دونون نے کہا واللہ تو نے اپنی قوم کو مفت ہلاک کیا بعد ازان عتبہ نے شیبہ اپنے بھائی سے کہا یہ شخص یعنی ابوجہل شامت زدہ ہے اور قرابت محمد سے اسکو وہ علاقہ نہین ہے جو ہمکو اوس سے تعلق ہے وباوجود اسکے ہمارا بیٹا بھی اونکی ہمراہ ہے پس تو ہماری ساتہ لوٹ چل اور اسکی باتون کو چھوڑ دے تب شیبہ نے کہا اے ابو الولید گھر سے بعد چل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاوینگے تو واللہ ہمپر گالیان پڑینگی آخر وہ دونون ہمراہ قافلہ چلے گئے بعد ازان وہ سب شام کو بمقام جحفہ پہونچے تا آنکہ جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہان سویا اور بعد بیداری کے کہنے لگا کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہے اور مین اوس حالت مین کچہ سوتا کچہ جاگتا تھا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے گھوڑے پے سوار آیا ہے اور اوسکے ساتہ ایک شتر بھی ہے اور وہ میرے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونون پسران ربیعہ مارے گئے اور زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف و ابو البختری و ابو الحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر مردم اشراف قریش سے کہ اونکی بھی نام لیے یہ لوگ قتل ہوے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنے بھائی کو چھوڑ کر بھاگا

اور کوئی کہنے والا کہتا تھا واللہ مین یقین کرتا ہون کہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف خود نکلے ہو بعد ازان مین نے
اوس سوار کو دیکھا کہ اوسنے اپنے اوس شتر کے جو اوسکے ہمراہ تھا سینے مین سنان ماری اور اوسکو لشکر مین
چھوڑ دیا پس خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جسمین کچھ خون اوسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابوجہل سے
کیا گیا اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابوجہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہے اولاد مطلب سے قریب ہے
کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول اور مغلوب ہے ہم ہین یا محمد اور اصحاب اونکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ تیرے
خواب مین شیطان تجھسے کھیلتا ہے قریب ہے کہ جو تونے دیکھا ہے خلاف اوسکے کل تو دیکھ لیگا کہ اکابر اصحاب
محمد قتل کیے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعد ازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علحدہ لیجاکر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین
تیری کیا رای ہے کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویاے عاتکہ اور موافق قول عداس کی ہے واللہ مجھسے عداس نے
جھوٹھ نہین کہا ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی اگر محمد کاذب ہونگے تو ہمراہ انکے عرب بہت ہین بجای ہمارے
اونکو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہین تو ہم یہان سے جدا ہوجانے پر البتہ اوسکے
نزدیک بہترین عرب ہونگے اسلیے کہ ہم اونکے یگانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہے یون ہی ہے لیکن
ایسا ہوسکتا ہے کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کر چلے جاوین ناگاہ جسوقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے
کہ ابوجہل آیا اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو اونہون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو
خیال نہین کرتا کہ خواب عاتکہ اور رویای جہیم بن ابی الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابوجہل نے کہا
واللہ تم اپنی قوم کو رسوا اور اونسے قطع کرتے ہو اونہون نے جواب دیا واللہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور اپنی
قوم کو بھی ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابوسفیان اپنی کاروان کو قرآن سے بچا کر
نکال لیگیا اور اونکے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امری القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ مکہ سے
آیا تھا اور ساتھ تھا اوسکو ابوسفیان نے طرف قریش کو جو مکہ سے کمک کے لیے چلے تھے روانہ کیا تا اون لوگون کو
پھیر لیجاوے اور اونسے کہدیوے کہ کاروان تمہارا بسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تئین اہل یثرب کے قابو مین
یعنے اپنی جانون کو اونکے ہاتھون مین نہ دو کیونکہ سواے اسکے تمہاری حاجت نہ تھی بلکہ تم واسطے حمایت و حراست
اپنے عیر اور مال کے نکلے تھے سو حق تعالی نے اوسکو نجات دی پس اگر وہ لوگ پھر جانے سے انکار کرین تو چاہیے
کہ ایک خصلت سے یعنے اس ایک بات سے تو انکار نہ کرین کہ گانیون کو اپنے ساتھ سے پھیر دیوین اسلیے کہ جنگ مین
گرانی و آسانی اور کسر و انکسار دونون واقع ہوتے ہین پس قیس نے جا کر قریش کو پیغام پہونچایا اور اونکو نصیحت کی
مگر اونہون نے پھر جانے سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ البتہ گانیون کو ہم پھیر دیتے ہین آخر اون گانیون کو جحفہ
سے پھیر دیا اور قیس قاصد پھر کر مقام ہدہ مین ابوسفیان کو مل گیا (اور ہدہ سات میل پر ہے عقبہ جحفہ سے

اور اوتالیس میل ہے نکے ہے) پھر اوسنے ابو سفیان کو عدم مراجعت اور کوچ قریش سے خبر دی اوسنے کہا واہ
یعنے افسوس ہے حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام کا ہے کہ پھر جانا اوسکو ناگوار ہوگا پس سر آئینہ اوسی لوگوں کی سرکشی
اور غرور سرکشی کی کہ یہ سراسر منقصت و شامت ہے کیونکہ اگر اصحاب محمدؐ اس گروہ کو پا جاوینگے تو کے تک ہمارا
پیچھا کرینگے اور راوی کہتے ہین کہ وہ تگائنین جو لشکر ابو جہل کی ہمراہ آئین تھین ایک سارہ تھی کنیز عمرو
بن ہشام اور کنیز امیہ بن خلف تھی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی تھی اور ابو جہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز
نہ پھر جائینگے جب تک داخل بدر ہونگے اور اون دنون بدر مین موسمہای جاہلیت سے موسم یعنے مجمع تھا
کہ عرب وہان جمع ہوتے تھے اور وہان بازار لگتا تھا لہذا ابو جہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہان تک عرب سنین
یعنے ہمارے ارادے اور اولوالعزمی کو جانین اور ہم بدر مین تین روز مقام کرین اور وہان اونٹون کو
ذبح کرین اور لوگون کو کھانے کھلاوین اور شرابین پیین اور گائنون کا گانا سنین تاکہ عرب یہ حشمت و
شوکت ہماری دیکھکر ہمیشہ ہماری بہادری و مردانگی سے ہیبت کرینگے اور ایسا ہوا کہ جسوقت قریش مکہ سے
روانہ ہوے تھے تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان بن حرب کے روانہ کیا تا اوسکو اونکے
کوچ و مردانگی او جمعیت لشکر کی خبر کرے چنانچہ فرات خلاف راستہ ہو گیا ابو سفیان سے اسلیے کہ ابو سفیان
دریا کی ترائی گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین ہی جحفہ مین آکر ملگیا اور وہان کلام ابو جہل کا
سنا وہ کہتا تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اونکو یعنی ابو سفیان وغیرہ کو تیری
کچھ پروا نہین ہے پس جو شخص بدلہ پانا عنقریب دیکھکر بلا عوض لینے کے پھر جاویگا البتہ وہ کمزور و ناتوان ہے
آخر فرات نے ابو سفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش ہولیا چنانچہ وہی فرات روز بدر بہت زخمی ہو کر پیادہ
بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آجکے دن سے زیادہ کوئی امر سخت مین نے نہین دیکھا ہے شبہ فال حنظلیہ کی نحوس
و نامبارک ہے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن جعفر نے ام بکر بنت المسور
سے اوسنے اپنے باپ سے اونہون نے کہا اخنس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا
اوسنے کہا اے بنی زہرہ خدا نے تمہارے کاروان کو بچا لیا اور تمہارا مال باسن تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن
نوفل تمہارے سردار کو سلامت رکھا و حال آنکہ تم اسیواسطے نکلے ہو کہ مخرمہ اور اوسکے مال کی حفاظت کرو
سو خدا نے اوسکو محفوظ رکھا اب سوا اسکے نہین ہے کہ محمدؐ ایک شخص ہے تم مین سے اور وہ تمہارا خواہر زادہ
ہے اگر وہ نبی ہے تو تم لوگ اوسکے سبب بڑی سعید بختی کار ہوگے اور اگر وہ کاذب ہے تو اوسکے قتل کے لیے
متوقلی ہونا تمہارے قاتلی کا بہتر ہے اس سے کہ تم اپنے خواہر زادے کے قتل پر متولی ہو پس لازم ہے کہ تم پھر جاؤ
اور الزام نامردی کا میرے ذمے رکھو تمکو کیا ضرورت ہے کہ بغیر کسی وجہ کے صرف اس شخص کے کہنے سے خروج کرو

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہے اور بہت جلد اونکو فساد مین ڈالنے والا ہی آخر بنی زہرہ نے اوسکی
اطاعت کی اور اوسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اونمین مطاع و معزز تھا اور وہ سب اوسکو میمون و معتقد جانتے تھے
تب اون لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکہ یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے
چلتے ہین جب شام ہوگی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اوسوقت تم یہ کہنا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹا ہے پھر
جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تا آنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہے یا اگر مرجاوے
تو اوسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلین گے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا (پھر
جب ان لوگون کو پھرتے ہوئے بمقام ابوا صبح ہوئی اوسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے) پس
بنی زہرہ مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نتھا راوی لکھتا ہے کہ یہ سب بنی زہرہ سو آدمی تھے یا سو سے
کم ہون ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہے کہ کم از سو تھے + اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھے اور واقدی
علیہ الرحمہ نے بالواسطہ روایت کی ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اونہون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے
بنو عدی بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیہ لفت یعنی لفت کی چڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر ہوا
تو بنو عدی دریا کے کنارے کی طرف پھر چلے ناگاہ ابو سفیان اونکو ملا کہا اوسنے کہا اے بنو عدی
تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے ہو نہ لشکر کے ساتھ ہو یہ کیا ماجرا ہے اونہون نے کہا تو ہی نے
قریش سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ پھر جاؤ پس جسکو پھرنا منظور تھا وہ پھر گیا اور جسکو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ چلا گیا
چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا + اور بعضون نے کہا ہے کہ ابو سفیان نے بنی عدی
بمقام مر الظہران کی ملاقات کی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین اور واقدی نے کہا کہ بنو زہرہ جحفہ سے
پھر گئے تھے مگر بنو عدی راستہ ہی سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مر الظہران سے اور یہان رسول خدا صلعم تاریخ
چودھوین رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ روانہ ہوئے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تہامہ یعنی بستی و ترائی
کی طرف سے آیا اوس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچھ حال ابوسفیان بن حرب کا معلوم ہے اوسنے کہا
مجھے ابوسفیان کا حال کچھ معلوم نہین ہے تب اصحاب نے کہا آؤ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہو کر سلام کرو اوسنے کہا
کیا تمہارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہے اونہون نے کہا ہان اوسنے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ ہے
لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اوسنے کہا اگر تو صادق ہے تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہے
اوسوقت سلمہ بن سلامہ بن وقش بول اوٹھے کہ تو ہی اس اونٹنی سے مجامعت کی ہے تو وہ تجھسے حاملہ ہے چنانچہ آنحضرت
صلعم کو یہ کلمہ سلمہ کا ناگوار گذرا کہ اوس سے منہ پھیر لیا پھر حضرت وہان سے روانہ ہوئے اور شب چہارشنبہ نیمہ شہر رمضان کو
روحا مین تشریف لائے اور بیر روحا کے قریب نماز پڑھی (یعنی نماز شب) واقدی علیہ الرحمہ نے کہا

مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن عبدالعزیز نے ابان بن صالح سے اونہون سعید بن المسیب سے اونہون نے کہا
جب رسول خدا صلعم نے وتر مین رکوع سے سر اوٹھایا تو عند القنوت کا فرون پر لعن کی کہ اَللّٰهُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ
اَبَا جَهْلٍ فِرْعَوْنَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَللّٰهُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ زَمْعَةَ بْنَ الْاَسْوَدِ اَللّٰهُمَّ
وَاسْخِنْ عَيْنَ اَبِي زَمْعَةَ بْنِ زَمْعَةَ اَللّٰهُمَّ وَاَعْمِ بَصَرَ اَبِي زَمْعَةَ اَللّٰهُمَّ
لَا تُفْلِتَنَّ سُهَيْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے اے میرے پروردگار تو ابوجہل کو نچھوڑ کہ وہ فرعون
اس امت کا ہے اے پروردگار تو زمعہ بن الاسود کو بھی نچھوڑ اے پروردگار تو ابوزمعہ کی آنکھون کو رولا
زمعہ کے مارے جانے سے اے پروردگار ابوزمعہ کی آنکھین اندھی کر اے پروردگار مخلصی ندے سہیل کو اور
اے پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان سست عقیدت کو یعنے ضعفون
اور عاجزون کو اور حضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیے اوسدن تو دعا نکی تا آنکہ وہ بدر مین اسیر ہوا
لیکن جب وہ بعد وقعہ بدر کے مکے کو چلا تب اسلام لایا پھر ارادہ کیا کہ مدینے کو جاوے تو گرفتار کیا گیا اوسوقت
حضرت علیہ السلام نے اوسکے حق مین دعا فرمائی اور سعید بن المسیب راوی نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے
اپنے اصحاب سے مقام روحا مین فرمایا کہ یہ روحا سجاج ہے یعنے یہ وادی کہ روحا نام وادیون عرب سے افضل ہے
اور راوی کہتے ہین کہ خبیب بن یساف ایک مرد شجاع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جسوقت آنحضرت
صلعم نے بدر کیطرف خروج کیا تو خبیب اور قیس بن محرث یہ دونون بھی ہمراہ نکلے اور وہ دونون اپنی قوم کے
دین پر تھے پھر یہ دونون مقام عقیق مین حضرت سے جا ملے اور خبیب اوسوقت زرہ وغیرہ ساز حرب مین
سراپا مقنع یعنے چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اوسکو زیر خود سے یعنے خود کی جھالر مین سے پہچانا اور طرف سعد بن
معاذ کے کہ وہ پہلو مین چلے جاتے تھے ملتفت ہوے اور فرمایا کیا یہ خبیب بن یساف نہین ہے اونہون نے
عرض کی ہان یا رسول اللہ یہ وہی ہے تب خبیب نے آگے بڑھکر رکاب ناقہ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے اوس سے
اور قیس بن المحرث سے کہ لوگ اوسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونون ہمارے ساتھ کیون آئے
اون دونون نے کہا تم ہمارے خواہرزادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کے ساتھ واسطے مال غنیمت کے نکلے ہین
فرمایا جو شخص ہمارے دین مین نہین ہے وہ ہرگز ہمارے ساتھ نچلے تب خبیب نے کہا تحقیق کہ میری قوم
مجکو خوب جانتے ہین کہ مین جنگ مین سخت جفاکش اور بڑا دشمن کش ہون پس مین آپ کے ساتھ ہوکر واسطے
حصول غنیمت کے جنگ کرونگا مگر اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے فرمایا ایسا نہین ہوسکتا مگر یہ کہ تو اسلام قبول کر
تب قتال کر بعد ازان پھر جب مقام روحا مین حاضر حضور ہوا تو عرض کی کہ اب مین اللہ رب العالمین کا

اسلام لایا یعنی خالصاً للّٰہ دین اسلام قبول کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم بیشک رسول اللہ ہو پس حضرت
علیہ السلام مسرور ہوے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اوسنے جنگ بدر وغیرہ مین بڑی بہادری و مردانگی کی
اور قیس بن الحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آن حضرت علیہ السلام نے بدر سے
مراجعت فرمائی اوسوقت قیس بھی اسلام لایا بعد ازان حاضر احد ہو کر شہید ہوا اور راوی کہتے ہین کہ جب
آن حضرت علیہ السلام رمضان مین بعزم بدر روانہ ہوے تو ایک دو دن روزہ رکھکر افطار کیا اور لوگون کو
بھی سفر مین روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نکیا بعد ازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا کی
کہ اے گروہ نافرمان مین نے افطار کیا ہے تم بھی افطار کرو۔

ذکر آمدن لشکر قریش و مشورت رسول خدا صلعم با اصحاب باوفا و آمادگی غازیان جان فدا و بشارت فتح و غنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوے
اور قریب بدر پہونچے تو حضرت کی پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے
مشورت چاہی تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اوٹھ کھڑے ہوے اور کلام پسندیدہ کیا بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ
اوٹھے اونہون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قریش ہین بخدا کہ یہ بڑے مغرور ہین چنانچہ
جبسے انکی عزت اور انکا غلبہ ہے کبھی ذلیل و مغلوب نہین ہوے اور بخدا کہ جبسے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان نہین لائے
اور واللہ [illegible] یہ مغرور لوگ کبھی اسلام نلاوینگے اور ضرور آپ سے مقاتلہ کرینگے پس آپ بھی انکے سامان مین مستعد
ہو جیے اور اپنی تیاری کیجیے بعد ازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ آپ واسطے امتثال
امر خدا کے تشریف لیچلیے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ باتین نہ کہین گے جو بنی اسرائیل نے اپنے
نبی سے کہی تھین اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا یعنی موسے علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے کہا کہ تو جا اور تیرا
رب یعنی ہارون جاوے پھر تم دونون ملکر مقابلہ کرو اور ہم بھی تمہارے ساتھ مقابلہ کرنیوالے ہین اور قسم ہے
اوس خدا کی جسنے آپکو حق مبعوث کیا اگر آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپ کے ہم چلے جاوینگے
(اور برک الغماد نام مقام ہے عقب مکہ سے پانچ منزل ہے اور وہ درمیان ساحل یعنی اوس ترائی کنارے کے
جو دریا سے ملی ہے اور مکے سے آٹھ منزل جانب یمن کے واقع ہے) یہ کلام مقداد سے سنکر حضرت نے
فرمایا تو خیر سے ہے اور انکے لیے دعاے خیر فرمائی کہ جزاک اللہ خیرا بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ مجھے
مشورہ دو اور اس گروہ سے مراد انصار تھی اور حضرت علیہ السلام کو گمان تھا کہ انصار سوا درمیان ہی کی

بیرون مدینہ نصرت کرنے کو نجاوینگے اسلیے کہ اونہون نے حضرت سے شرط کرلی تھی کہ جس چیز سے یا جن سے
ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست وحمایت کرتے ہین اوسیطرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے (اورحال یہتھا
کہ وہ لوگ ہمیشہ حصن مدینہ سے لڑتے تھے باہر نہین جاتے تھے) اسلیے حضرت نے اونکی طرف خطاب کرکے
فرمایا کہ مجکو مشورہ دو اوسوقت سعد بن معاذ اوٹھہ کھڑے ہوے اور عرض کی کہ مین انصار کیجانب سے جواب
دیتا ہون کہ یارسول اللہ گویا کہ آپ کے ارادے ہین یہ خطاب ہماری طرف ہے فرمایا سچ ہے تب معاذ نے
کہا اگر آپ ایسے امر کے لیے خروج کرین کہ شاید اوسمین وحی آپکو نہ آئے یعنے اگر آپ بغیر حکم وحی کے بھی خروج
کرین تب بھی ہم ہمراہ آپ کے حاضر ہین اسواسطے کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہین اور ہمنے آپکی
تصدیق کی اور ہمنے گواہی دی ہے اس بات کی کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب حق ہے اور ہمنے آپکو
قول و قرار دیا ہے اور سمع وطاعت پر عہد کیا ہے یعنے فرمان آپکا بگوش جان سنین گے اور بسر و چشم
بجالاوینگے پس آپ چلیے جہان آپکا ارادہ ہو قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو حق مبعوث کیا اگر پیش آوے
یہ بحر یعنے دریاے سمندر اور آپ اوسمین دراوین تو ہم بھی اوسمین آپ کے ساتھ گھس جاوین اور ہم مین سے
کوئی باقی نہ رہ جاویگا پس آپ جس سے چاہیے مواصلت کیجیے اور جس سے چاہیے مباینت کیجیے یعنے جسکو
(اتفاق و آشنائی ۱۲) (قطع و جدائی ۱۲)
چاہیے نزدیک کیجیے جسکو چاہیے دور کیجیے اور ہمارے مال مین سے جسقدر اور جو چاہیے لیجیے اور جو کچھ آپ
لیوینگے وہ ہمارے نزدیک اوس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوینگے قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری
جان ہے مین اس رستے پر کبھی نہین گیا اور نہ مجھے کچھ حال اس جنگ کا معلوم ہے اور ہمکو اوسکا خوف بھی نہین ہے اگر
کل کے روز دشمن سے مقابلہ کرینگے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہین اور وقت مقابلہ کے بڑے ثابت قدم ہین
کیا بعید ہے کہ حق تعالے ہمسے کوئی ایسا کام آپکو دکھلاوے جس سے آپکی آنکھین ٹھنڈی ہون اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونھون نے محمود بن لبید سے
کہ سعد نے کہا یارسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینے مین ایسے لوگ چھوڑ آئے ہین کہ ہم آپکی محبت مین
اونسے زیادہ نہون گے اور آپکی اطاعت کرنے والے اونسے زیادہ نہونگے یعنے وہ لوگ بہت زیادہ آپکے
محب اور مطیع ہین اور جہاد مین اونکو بڑی رغبت ہے اور نیت اونکی خالص ہے (یعنے جہاد اونکی بطمع غنیمت
نہین ہے) پس اگر اونکو گمان اس بات کا ہوتا کہ آپ ضرور مقابلہ دشمنون کا کرینگے تو وہ آپ سے پیچھے
نہ رہ جاتے ولیکن اونکو گمان ہوا کہ یہ خروج واسطے تاراج کاروان کے ہے سو اب ہم آپ کے لیے ایک شامیانہ
یہان ایستادہ کر دیتے ہین اور آپکی سواریان یعنے اسپ و ناقہ بھی اسی جگہ تیار و مہیا کر دیتے ہین بعد ازان
ہم لوگ دشمن کے مقابلے کو آگے بڑھتے ہین اگر حق سبحانہ تعالے نے ہمکو دشمنون پر غالب و فیروزمند کیا تو یہ ہمین

ہماری تمنا ہی جیسا ہم چاہتے ہین اور اگر مبادا امر دگرگون ہوا تو آپ ان سواریون پر فوراً سوار ہو کر اون لوگون سے
جا ملیے جو پیچھے رہ گئے ہین (یعنے وہ آپ کی اطاعت و اعانت مین ہمسے زیادہ جہد و کوشش کرینگے) حضرت نے
یہ کلام سعد سنکے فرمایا جزاک اللہ خیرا اور فرمایا اے سعد حق تعالے چاہیگا تو انہین بہتری کریگا (یعنے جو کچھ تم
کہتے ہو ضرورت اوسکی نہوگی) **راوی** کہتے ہین کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوے تو رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ برکات خدا کی توقع اور توکل پر روانہ ہو کہ ہر آئنہ حق تعالی نے دونون گروہون مین سے ایک کا مجھسے
وعدہ کیا ہے (یعنے یا ظفر لشکر ابوجہل پر یا تاراج کاروان ابوسفیان) اور فرمایا واللہ گویا کہ مین قتل گاہ قوم کو دیکھتا ہون
اور سعد نے کہا حضرت نے ہمکو اوس روز اونکی قتل گاہون کو دکھلایا کہ یہ مقتل فلان کا ہے اور یہ قتل گاہ فلان
کی ہے اور سوا اسکے ہر ایک کی قتل گاہ کو بتادیا سعد نے کہا پس قوم کو یقین حاصل ہوا کہ بالضرور قتال ہوگی
اور پھر یعنے کاروان ابوسفیان کا چھوٹ جاوے گا کیونکہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبکو امید فتح حاصل تھی اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسمعیل بن عبد اللہ بن عطیہ بن عبد اللہ بن انیس نے
اپنے باپ سے سنکر کہ اوسی روز سے یعنے جس روز خبر لشکر مشرکین پہونچی رسول خدا صلعم نے حکم تیاری تمامی
لشکر اسلام کا کیا اور وہ جو [illegible] تھے اور ہتھیارون کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینے سے چلے تھے تو کوئی
علم منعقد یعنے تیار نتھا پھر حضرت [illegible] روحا سے کوچ کیا اور مضیق تنگ راستے یعنے درہ کو دستے چلے اور دیبا
خیبرتین کے پہونچے اور یا مین دونون موضع خیبرہ کے [illegible] بعد ازان داہنی طرف روانہ ہوے پھر بائین
طرف وادی کا رستہ لیا جب نصیف الصفرا پر پہونچے تو وہان سے ثنیۃ الصفرا مین داخل ہوے یہان تک کہ قریب
تیا پر پہونچے اور وہان سفیان ضمری حاضر ہوا اور رسول خدا صلعم بہت جلد جاتے تھے اور قتادہ بن نعمان ظفری
ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبد اللہ بن کعب مازنی تھے اور بعض نے کہا معاذ بن جبل تھے چنانچہ جب سفیان ضمری
مقام تیا پر ملا تو حضرت نے فرمایا تو کون ہے تب ضمری نے کہا بلکہ تم کہو کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا تو ہمکو بتا تو
ہم تجھکو بتادین ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہے یعنے کیا یہی شرط ہے کہ مین بتاؤن تو تم بتاؤ گے
فرمایا ہان تب ضمری نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہمسے بیان کر ضمری نے کہا مجھے خبر
معلوم ہوئی ہے کہ وہ لوگ فلان روز و فلان تاریخ مکے سے روانہ ہوے ہین پس جسنے مجھے خبر دی ہے اگر
وہ سچا ہے تو وہ اب اسی وادی کے قریب ایک جانب مین ہونگے تب حضرت نے پھر پوچھا آپنے خبر
محمد اور اونکے اصحاب کی بیان کر [illegible] کہا مین نے خبر پائی ہے کہ یہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہین
اگر مخبر سچا ہے تو یہ لوگ بھی اب اسی وادی مین کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا پس تم کون ہو حضرت صلعم
نے فرمایا ہم اس چشمہ [illegible] ہین اور ہاتھ سے اشارہ طرف عراق کے کیا تو ضمری اس اشارہ سے باشندہ عراق سمجھا

بعد ازان حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوئے اور دونون فریق مین سے کوئی یعنے
فرقۂ مسلمین و فرقۂ مشرکین مین سے ایک دوسرے فریق کی منزل و مقام سے مطلع نتھا اسلیے کہ اونکے درمیان مابین
ٹیلے بڑے بڑے تودے اور ٹیلے ریگ بیابان کے تھے اور آن حضرت صلعم نے مقام دبہ مین نماز پڑھی بعد ازان سیرین
جا کر نماز پڑھی پھر ذات الاجدال مین نماز پڑھی بعد ازان خیف عین الحمام مین پھر صخیرات الیمام مین نماز پڑھی بعد ازان
وہان دو پہاڑون کو دیکھا تو پوچھا ان دونون پہاڑون کا کیا نام ہے لوگون نے کہا مسلح و مخری نام ہے
فرمایا ان دونون پہ کون رہتے ہین لوگون نے کہا بنو النار و بنو حراق تب حضرت صخیرات کے قریب پھر گئے
اور روانہ ہوئے یہان تک کہ مقام خیرت کو طے کیا اور اوسکو بائین طرف چھوڑتے ہوئے مضیقہ مین پہونچے
وہان پر بسبس و عدی بن ابی الزغبا خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوئے اور یہ دونون جو کہ بنا بر استخبار بھیجے گئے تھے
تو دونون نے آکر حضرت سے خبر بیان کی اور آن حضرت علیہ السلام نے قریب بدر وقت عشا شب جمعہ کو مقام
کیا اور تاریخ سترہوین رمضان کی تھی چنانچہ آن حضرت صلعم نے وہان سے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و
بسبس بن عمرو کو واسطے تفحص حال کے اوپر چشمہ آب کے روانہ کیا اور ان لوگون سے اشارہ کیا کہ طرف ظریب
کے جاؤ امید ہے کہ نزدیک اس قلیب کے جو ظریب سے ملا ہوا ہے وہان خبر پاؤ گے اور قلیب چاہ ہے نیز ظریب
اور ظریب پہاڑی ہے پس یہ لوگ جانب ظریب کے گئے چنانچہ ان لوگون نے اوس چاہ پر جسکا پتہ رسول خدا صلعم
نے بتایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا اور انکے ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقون سے
ملاقات کی تو اکثر اونمین سے بھاگ گئے اور اون بھاگنے والون مین سے ایک وہ جو پہچانا گیا عجیر تھا کہ پہلے
اوسی نے قریش کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہونچائی اور آگے پکارا اے آل غالب یہ ابن کبشہ یعنی محمد صلعم
اور اصحاب اونکے آگئے ہین اور تمہارے سقون کو گرفتار کر لیا ہے یہ خبر سنکر تمام لشکر گھبرا گیا اور ہل چل پڑ گئی
حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے خیمے مین گوشت شتر کا کباب بریان کر رہے تھے کہ ہمنے یہ خبر سنی تو کھانا
ہمسے چھوٹ رہا اور بعضے ہم مین سے بعض کے پاس دوڑے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا
اے ابو خالد مین کسیکو نہین جانتا کہ وہ اپنے آنے مین ایسا حیران ہو جیسا مین اپنے آنے مین پشیمان
ہون و ہراسندہ کاروان ہمارا تو بچ گیا اور ہم اس قوم کی طرف انکے ملک مین انہین پر سرکشی کرتے ہوئے آئے ہین
پھر اوسنے کہا خیر یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس شوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت پیروی
کرتا ہے وہ بے عقل ہے اے ابو خالد آیا تجھکو بھی اندیشہ اس بات کا ہے کہ یہ قوم ہمپر شب خون مارینگے مین نے
کہا البتہ مین بھی اس سے ایمن نہین ہون اوسنے کہا اے ابو خالد پھر تدبیری کیا رائے ہے مین نے کہا ہم لوگ تمام
حراست و بیداری کرین آمین تمہاری جو رائے ہو عتبہ نے کہا یہ رائے بہت خوب ہے حکیم نے کہا پس ہم تمام

تا صبح نگہبانی کی ابوجہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کام عتبہ کا ہے کہ وہ قتال کرنا محمدؐ اور اونکے اصحاب سے بد جانتا ہے
یہ بات نہایت تعجب کی ہے کیا تم لوگون کو یہ گمان ہے کہ محمد اور اونکے اصحاب تمہارے لشکر سے مقابلہ کرینگے بجز اسکے
مین اپنی قوم کو علیحدہ ایک طرف لیجاتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر ابوجہل ایکطرف ہوگیا
اور اوسوقت ترشح بارش کی ہورہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت ناکارہ اور شوم ہے اور عقل اسکی زائل ہے
وحال آنکہ اصحاب محمد نے تمہارے سقون تک کو گرفتار کر لیے ہین غرض اوس شب کو جو گرفتار غلام عبید بن سعید
بن العاص اور اسلم غلام منبہ بن الحجاج و ابو رافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوے تھے تو یہ سب پیش نبی صلعم حاضر
کیے گئے اور حضرت اوسوقت مصروف نماز تھے چنانچہ اون غلامون نے کہا ہم سقے ہین قریش کے اونہون نے
ہمکو پانی لانے کے لیے بھیجا تھا اور یہ بیان اونکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ سچ سچ ظاہر کرین
کہ ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین تھے تا آنکہ اصحاب اونکو مارنے لگے پھر جب
اون غلامون کو ایذا مار کی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابوسفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے تھے اور وہ
کاروان ان ٹیلون کے تلے سے ہے آخر جب اون غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے زدوکوب سے
ہاتھ روک لیا اس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب اون غلامون نے تمسے سچ کہا
تو تم اونکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام بیان
کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا سچ کہتے ہین درحقیقت قریش اپنی کاروان کے بچانے کو
آئے ہین کہ اوسکے لوٹے جانے کا تمسے اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام اون سقون کی طرف
متوجہ ہوے اور فرمایا قریش کہان ہین اونہون نے کہا ان تودون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے ہین
فرمایا وہ لوگ کتنے ہونگے اونہون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار مین کسقدر ہونگے اونہون نے کہا
ہم شمار اونکا نہین جانتے فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین اونہون نے کہا ایک روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین
ایک روز نو اونٹ تب آپنے فرمایا کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نوسو کے ہین پھر آنحضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ
مکے سے کون کون چلا ہے اونہون نے کہا جنکے پاس خرچ تھا اونمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ آیا ہو یہ سنکر
آنحضرت صلعم لوگون کی جانب متوجہ ہوے اور فرمایا هٰذه مكّة ألقت أفلاذ كبدها یعنی مکے نے
اپنے کلیجے کے ٹکڑون کو سامنے ڈال دیا ہے اس سے کنایہ ہے کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان
پھر حضرت نے اون غلامون سے پوچھا کہ کوئی ان قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہے وہ بولے ہان ابی بن
شریق بنی زہرہ کو پھیر لیگیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق اونکا راہبر ہوا اور خود راہ پر نہ آیا اگرچہ یہ بات مجھے
کہ مین اوسکو دشمن خدا اور دشمن کتاب اللہ نہین جانتا ہون پھر اون غلامون سے پوچھا کہ بھلا بنی زہرہ کے سوا

اور بھی کوئی پلٹ گیا ہے وہ بوے ہان بنو عدی بن کعب بھی چلے گئے ہین لبعد ازان حضرت علیہ السلام نے
اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دربارۂ منزل و مقام یہان کے تمہارا کیا مشورہ ہے اوسوقت حباب بن المنذر نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ فرمایئے کہ اگر یہ منزل وہ مقام ہے کہ خدا نے آپکو یہان اوترنیکا حکم کیا ہے تو ہمکو سزاوار
نہین ہے کہ ہم یہان سے آگے بڑھین یا پیچھے ہٹین اور اگر یہ مشورہ راے سے ہے تو جنگ خدع ہو یکید ہے یعنے
لڑائی مین چال کرنا اور دھوکا دینا ہے بصورت ہین یہ مقام اوترنے کا نہین ہے بلکہ آپ ہم سب کو قریب
چشمۂ قوم کے لیچلیے کہ مین وہان سے اور وہان کے کنوٗن سے واقف ہون وہان ایک کنوان ہے مین اوسکو
پہچانتا ہون کہ اوسکا پانی بہت شیرین ہے اور اوسمین بہت پانی ہے کہ وہ کم نہین ہوتا پس وہان ہم ایک
حوض بناکر بھر لینگے اور اوسمین شربی اور کٹورے چھوڑ دینگے پھر اوسمین سے پانی پیین گے اور لڑینگے اور
اوس کنوے کے سواے اور جو کنوے ہین اونہین بند کر دینگے اور **واقدی** نے بواسطہ راویون کے
بیان کیا کہ اوسوقت یعنے وقت مکالمہ حباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام پاس نبی صلعم کے نازل ہوے
اور کہا اسے وہی ہے جسکا مشورہ حباب نے دیا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اسے حباب تیرا مشورہ
موافق راے کے ہے پس حضرت نے وہان سے کوچ کیا اور جو جو کچھ حباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور
واقدی نے بواسطہ عبید بن یحیے وغیرہ کے **روایت** کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اوس مقام سے
کوچ کیا تو حق تعالے نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہم لوگون کو
چلنا اوسپر بہت آسان ہوا اور قریش کیطرف تمام کیچڑ ہوگئی کہ اونکو چلنا دشوار ہوگیا اور درمیان فریقین
کے ٹیلہ ریگ کا حائل تھا **راوی** کہتے ہین کہ اور اوس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہان تک کہ وہ
خوب سوے اور بارش نے اونکو کچھ ایذا نہین پہونچائی زبیر بن العوام نے کہا اوس شب کو مجھپر ایسی نیند غالب
ہوئی کہ مین ہر چند اپنے تئین سخت و مضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اوٹھنے کی نرکھتا تھا اور
یہی حال رسول خدا صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند مین تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا مین نے
اپنے تئین دیکھا یعنے اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے مین دھکا مارتا تو مجھے کچھ خبر نہوتی
یہانتک کہ مین گر پڑتا اور اسیطرح رفاعہ بن رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی تو مجھکو احتلام
ہوا تا آنکہ مین نے آخر شب غسل کیا اور **راوی** کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم نے بعد گرفتاری سقون
کے اسطرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو یہ دونون
گرد لشکر مشرکین کے پھر کر خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور بیان کیا یا رسول اللہ قوم مشرکین بہت
مضطر اور خوف زدہ ہین اگر اونکے گھوڑے بولتے ہین تو اونکے منھ پر مارتے ہین کہ اونکے بولنے پر تاخت

مسلمین سے اندیشہ کرتے ہین اور باوجود اسکے آسمان اونپر شدت کی بارش برساتا ہے وبعد ازان جب صبح ہوئی تو نُبیہ بن الحجاج کہ وہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ نقش قدم ابن سمیہ اور ابن ام عبد اللہ کا ہین مجھے معلوم ہوا کہ محمد ہمارے یہان کے احمقون اور یثرب کے احمقون کو جمع کرکے لایا ہے شعر لم یترک الجوع لنا مبیتًا + لا بُدّ ان نموت او نمیتا یعنے گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے نہ دیا ضرور ہے کہ ہم مرجاوین یا مار ین یعنے سوا اسے جنگ کے چارہ نہین ہی ابو عبد اللہ نے کہا مین نے قول نُبیہ بن الحجاج یعنے لم یترک الجوع لنا الخ محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اونے کہا قسم ہی زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت گرسنہ تھے کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اوس شب کو دس اونٹ نحر کیے تھے اور ہم اپنے خیمون مین گوشت کوہان و کلیجی اور پسندے بریان کرتے تھے اور شب خون سے خوف زدہ تھے پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی اوسوقت مین نے مُنَبِّہ سے سنا کہ بعد پھیلنے روشنی کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہے اور مین نے اوس سے یہ کہتے سنا لم یترک الخوف لنا مبیتًا + لا بُدّ ان نموت او نمیتا یعنے ہمکو خوف نے نچھوڑا کہ ہم شب گذاری کرین ضرور ہے کہ ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش صبح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمد اور اونکے اصحاب سے مقابلہ کرین تو تم اپنے ان جوانون کو باقی رکھو اور اہل یثرب سے خوب مقاتلہ کرو کیونکہ اگر ہم اونکو یہان سے مکہ مین بجا لیجاوینگے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہو کر نادم ہونگے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے نہ پھرینگے ✤

ذکر نزول لشکر اسلام قریب چاہ بدر و تہیۂ صفوف افواج لشکر قریش

اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اونہون محمود بن لبید سے اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوئے تو حضرت کے لیے ایک عریشہ سایبان شاخہائے خرما سے تیار کیا گیا اور اوسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچ کر کھڑے ہوئے اور اندر اوس عریشہ کے جناب رسالت مآب مقیم ہوئے اور حضرت کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ یحیے بن عبد اللہ بن ابی قتادہ کے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی اونہون نے کہا کہ قبل آنے قریش سے رسول خدا صلعم اور اصحاب ترتیب صف کرتے تھے پس اوسوقت قریش آپہونچے اور رسول خدا صفوف اصحاب آراستہ کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اوسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے اور اوسمین آبخورے ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا زحمت اوس سے سیراب ہوں اور رسول خدا صلعم نے علم لشکر مصعب بن عمیر کو عطا کیا تھا چنانچہ عمیر مصعب اوس علم کو لیکر آگے بڑھے اور جس جگہ رسول خدا نے بپا ہونا علم کا چاہا تھا اور بنایا تھا وہان لیجا کر نصب کیا اور یہان رسول خدا صلعم کھڑے ہوئے ملاحظہ صفوف کر رہے تھے

پس حضرت نے رخ صفون کا سمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو اپنے
سامنے کیا تھا اور نزول حضرت کا عدوۃ الشامیہ مین تھا اور مشرکین عدوۃ الیمانیہ مین اوترے تھے (نہر یا وادی
کے دونون طرف سے ہر طرف کو عدوہ کہتے ہین چنانچہ حضرت جس طرف اوترے تھے وہ عدوہ وادی جانب شام تھا
اور جدہر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اوسوقت اصحاب مین سے ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ
اگر نزول آپکا اس مقام پر بموجب حکم الٰہی کے ہے تو آپ اوسکو بجا لائیے ورنہ میری راے یہ ہے کہ آپ بالاے
وادی صعود کیجیے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون ایک آندھی بلندی وادی سے آتی ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کی نصرت
کے لیے بھیجی گئی ہو تب حضرت نے فرمایا اب تو مین اپنی صفون کو مرتب کر چکا اور علم لشکر قائم کر چکا اب اسکو مین
نہ بدلونگا بعد ازان حضرت نے اپنے پروردگار سے دعا نصرت کی اوسوقت پاس حضرت کے جبرئیل نازل ہوے
اور یہ آیت لائے اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ
مُرْدِفِیْنَ یعنے جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اوسنے تمھاری فریاد
سن لی کہ ضرور مین تمھاری مدد کرونگا ہزار فرشتون پیہم آنے والون سے راوی نے کہا مراد مردفین سے
بعض کا بعض کے بعد ہے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر سے روایت کی اونہون نے کہا
کہ اوس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب و تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے بڑھا
حضرت نے چوب دستی اوسکے پیٹ مین لگا کر اوسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا اے سود صف سے ملا سود نے کہا
آپ نے میرے پیٹ مین مارا قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض قصاص دیجیے
حضرت علیہ السلام نے اپنا بطن اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلہ لے اوسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر اوسپر بوسہ دیا
حضرت نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تونے کیا باعث اسکا کیا تھا اوسنے کہا آپ دیکھتے ہین کہ حکم خدا آچکا مجکو اپنے قتل کا
اندیشہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملون اور آپ سے معانقہ کرون اور راوی کہتے ہین
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلْعَم یُسَوِّی الصُّفُوْفَ وَکَاَنَّمَا یُقَوِّمُ بِہَا الْقِدَاحَ یعنی اوس روز رسول خدا صلعم نے صفون کو ایسی
برابر و ہموار کیا تھا گویا لوگ ایسے کھڑے تھے جیسے تیر گڑے تھے یا یہ کہ صفون کو ایسا مستوی کیا تھا کہ
اون سے تیر راست کرین اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے ایک شخص بنی اود سے روایت کی
اوسنے کہا مین نے علی علیہ السلام سے سنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ خطبے مین فرماتے تھے بینا اَنَا اَمِیْحُ فِیْ قَلِیْبِ
بَدْرٍ (امیح بمعنی استقی یعنے پانی بھرتا تھا ومتح بمعنی ڈول نکالنا) یعنے ہنگام درپیش جنگ بدر کے
مین چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا ناگاہ ایک ایسی آندھی آئی کہ مین نے ویسی شدت کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان
وہ جاتی رہی پھر ایک اور آندھی آئی کہ ویسی کبھی سواے پہلے کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان ایک اور آندھی آئی کہ

ویسی ہی سواے پہلی والی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی پس صف اول تو جبرئیل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتون سے ہمراہ
رسول خدا صلعم حاضر ہوے اور صف ثانی میکائیل علیہ السلام با جماعت ہزار ملائک داہنے رسول خدا صلعم اور ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے نازل تھی اور صف ثالثہ اسرافیل علیہ السلام با جمعیت ہزار ملک بائین طرف حضرت کے آئے اور مین بھی
بائین طرف موجود تھا پھر جسوقت حق تعالی نے مشرکین کو شکست دی رسول خدا صلعم نے مجکو اپنے گھوڑے پر سوار کیا
تو وہ میری سواری مین اڑ گیا اور جب وہ دفعتہً چل نکلا تو مین اوسکی گردن پر آ پڑا اوسوقت مین نے اپنے پروردگار سے
دعا کی تو اوسنے مجھے گرنے سے روک لیا تا آنکہ مین سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑون سے کیا کام تھا مین تو صاحب غنم تھا
یعنے بکریان چرانے والا تھا پھر مین جب سیدھا ہوا تو مین تیغ زنی کرنے لگا یہان تک کہ میرا ہاتھ یہان تک یعنے
تا بغل خون مین رنگین ہوگیا **راوی** کہتے ہین کہ اوس روز میمنہ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور افسر سواران
مشرکین کا زمعہ بن الاسود تھا اور دوسری روایت مین ہے کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام افسر تھا اور اونکے
لشکر میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگروہ لشکر میسرہ زمعہ بن الاسود تھا اور بعض نے کہا میمنہ پر
حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے دوسرے طرق سے **روایت**
کی ہے کہ روز بدر لشکر نبی صلعم مین نہ میمنہ والے افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والے کا اور یہی حال میمنہ و میسرہ لشکر
مشرکین کا تھا کہ ہمنے اونمین بھی کسی افسر کا نام نہین سنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہے
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ نے عمر بن حسین سے اونہون نے کہا کہ روز بدر علم
لشکر نبی صلعم سب علمون سے بڑا وہ تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ مین تھا اور لواء قبیلہ
خزرج حباب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان گروہ اوس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہان بھی تین
نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا نشان بردار نضر بن الحارث تھا اور تیسرا نشان بردار
طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ روز بدر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ
بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور اونکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب جہاد سے ترغیب دیتے تھے
اور اوس خطبے مین ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد و ثنا کے مین تمکو اوس امر پر آمادہ کرتا ہون جس امر پر تمکو حق تعالی نے
آمادہ کیا ہے اور مین تمکو منع کرتا ہون اوس بات سے جس سے تمکو خدا نے منع کیا ہے پھر آنحضرت نے فرمایا شان خدا کی
عزوجل بہت عظیم ہے وہ تمکو حکم حق کرتا ہے اور تمسے راستبازی چاہتا ہے اور اہل خیر کو جزاے خیر علے قدر منازل
اونکی اپنے پاس سے عطا کرتا ہے اور وہ اہل خیر ایسے ہین کہ ہمیشہ اوسی کار خیر مین مشغول رہتے ہین اور اوسی مین وہ باہم اگر
تفاضل و سبقت ڈھونڈھتے ہین اور تم لوگ ایسے مقام حق پر ہو کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا مگر اوس شخص سے
جو اوسکو خالصاً لوجہ اللہ اپنے واسطے خوشنودی خدا کے ڈھونڈھتا ہو اور پھر آنحضرت نے مقامات خوف و خطر مین صبر وہ شے ہے

کہ اوسیکے سبب خدا دفع رنج کرتا ہے اور سبب اوسیکے غمون دنیا سے نجات ہوتا ہے اور اوسی سے تم نجات آخرت
حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ تمہارے درمیان نبی خدا کا موجود ہے کہ ڈراتا ہے تمکو غضب خدا سے اور
حکم کرتا ہے تمکو رضاے خدا کا پس لازم ہے کہ تم شرم و حیا کرو آجکے دن اس بات سے کہ حق تعالے تمہارے
ایسے کامون پر نگاہ کرے جس سے تمپر غضب نازل کرے یعنے تم شرم و لحاظ رکھو اوس کام سے جسکے سبب تمپر غضب
نازل ہو چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے لَمَقْتُ اللّٰہِ اَکْبَرُ مِنْ مَقْتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ یعنے
غضب خدا بہت بڑا ہے تمہارے غضب کرنے سے اپنی جانون پر۔ اے قوم دیکھو اور فکر کرو کہ حق تعالی تمکو جس
کام کا حکم کرتا ہے اپنی کتاب مین اور جو نشانیان دکھلاتا ہے تمکو اپنی نشانیون سے اور عزت دیتا ہے تمکو بعد ذلت کے
پس چاہیے کہ اوس سے متمسک رہو یعنے اوسکو مضبوط تھامے رہو تو اوسکے سبب پروردگار تمہارا تمسے راضی رہیگا
اور ان مقامون مین تم اپنے پروردگار کے کامون کو پورا کرو اور امتحان مین پورے نکلو تاکہ تم مستوجب و مستحق
اوسکی رحمت و مغفرت کے ہو جسکا تمسے خدا نے وعدہ فرمایا ہے وہر آئنہ وعدہ خدا برحق ہے اور قول اوسکا
واقع ہے اور عذاب اوسکا سخت ہے اور سوا اسکے نہین ہے کہ ہم تم سب سامنے خداے حی القیوم کے حاضر ہین اور اوسیکی طرف
ہماری پشت پناہ ہے اور ساتھ اوسیکے اعتصام ہے یعنے ہم اوسیکے دست بدامان ہین اور اوسی پر ہم توکل رکھتے ہین
اور اوسیکیطرف پھر ہماری بازگشت ہے پس خدا یتعالی ہماری اور سب مومنون کی مغفرت کرے اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن عمرو بن یزید بن رومان سے **روایت** کی کہ
اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوے دیکھا اور پہلے جو شخص نظر آیا وہ زمعہ
بن الاسود تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور پیچھے اوسکے اوسکا بیٹا آیا اور زمعہ اپنے گھوڑے کو کاوے دینے لگا
اور اسسے ارادہ اوسکا یہ تھا کہ آگے قوم کے اپنے فر و شکوہ کی نمود کرے اوسوقت رسول خدا صلعم نے یہ دعا کی کہ
اے میرے پروردگار تو نے مجھپر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھے حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے ایک گروہ کا
دونون گروہون مین سے یعنے غنیمت عیر یا فتح پاتا لشکر مشرکین پر و حال آنکہ وعدہ تیرا خلاف نہین ہوتا ہے اے
میرے پروردگار یہ قریش آئے ہین تکبر اور نخوت کرتے ہوے تجھسے لڑنے کو اور تکذیب کرتے ہین تیرے رسول کی
اے میرے پروردگار مین تجھسے نصرت مانگتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے اور اے میرے پروردگار تو اونکو
کل صبح کو شکست دے اور ہلاک کر اور اوسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ
اس قوم سے اگر کسی مین خیر ہے تو صاحب شتر سرخ مین ہے اگر قوم مشرکین اوسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبید اللہ بن مالک سے **روایت** کی کہ جب گذر لشکر قریش کا
طرف ایما بن رحضہ کی ہوا تو اوسنے اپنے بیٹے کو دس جزائر یعنے کھانے کے اونٹ دیکر بطریق ہدیہ جناب

قریش کی روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تمکو حاجت ہو تو مین تمہاری مدد کے لیے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون کہ لوگ
تمہاری کومک کیواسطے مستعد ہین اور ہم اپنے اس کام کی آرزو مین ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ تو نے
صلہ رحم کیا یعنے قرابت کو قائم رکھا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تو نے ادا کیا اور قسم ہے زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا
آدمیون سے ہے تو ہمکو اونسے کچھ ضعف و عجز نہین ہے یعنے ہم اونکو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب زعم محمد کے
خدا سے ہے تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے خفاف
بن ایما بن رحضہ سے **روایت** کی ہے کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو صلاح فیما بین مردم سے زیادہ کوئی
بات محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ موکل و آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوے ہماری طرف
گذرے تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ اونکے لیے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا اور میرے
پیچھے سے میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالہ قریش کیا اونہون نے اونٹون کو ذبح کر کے سب قبیلون مین
تقسیم کر دیا بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اوس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ
اوس سے پوچھا ای ابو الولید اس سفر کا کیا باعث ہوا عتبہ نے کہا مجکو معلوم نہین بخدا کہ مین اس آنے مین مجبور تھا
تب میرے باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہے کونسا امر تجکو مانع ہے کہ لوگون کو پھیر لیجاوے اور اپنے حلیفون کے
خون کا تحمل کر لیوے یعنے تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے اونکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس سے ہی
اور بدلہ اوس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لیگئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر تقسیم کر دے بخدا کہ
ان لوگون کو محمد اور اونکے اصحاب سے سوا اس بات کی اور کچھ دعویٰ و طلب نہین ہے اور ای ابو الولید واسطے لڑائی
تم لوگ محمد اور اونکے اصحاب سے نہین کرتے ہو مگر اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی الزناد
کے ابی الزناد سے **روایت** کی اونسے کہا ہمنے کسیکو ایسا نہین سنا کہ سوا عتبہ بن ربیعہ کے کوئی بغیر صرف زر سردار
قوم بنا ہو یعنے عتبہ محض بنہج حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار قوم ہوا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ
بواسطہ موسی بن یعقوب و ابو الحویرث کے محمد بن جبیر بن مطعم سے **روایت** کی اونہون نے کہا جب قوم
بمقابل یکدیگر نازل ہوئی اوسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پاس قریش کے بھیجا یعنے
برای اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے کہا کہ تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو پھر جاؤ اسلیے کہ مرتکب ہونا اس کا
یعنے جنگ کرنا غیرون کا ہمسے میرے نزدیک خوشتر ہے اس بات سے کہ تم لوگ جنگ کرو ہمسے اور اسطرح جنگ کرنا
ہمارا تمہارے غیر سے مجھے خوشتر ہے اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تمسے یہ سنکر حکیم بن حزام نے کہا کہ اس شخص نے انصاف
پیش کیا ہے چاہیے کہ اوسکو قبول کرو واللہ بعد عرض اس انصاف کی پھر اوسپر نصرت و ظفر نپاؤگے یعنے پھر ایسا موقع
اور ایسی بات منصفی کی ہاتھ نہ آویگی تب ابو جہل بولا واہ بعد ازان کہ خدا نے ہمکو اونپر قابو و دسترس دیا تو اب ہم

ہرگز یہان سے یون ہی نہ پھر جاوینگے کہ بعد مغاہبہ اپنے غلبہ کے ہم اپنا عوض نہ لیوین اور **راوی** کہتے ہین
کہ پھر چند آدمی قریش سے آگے بڑھے یہانتک کہ وارد حوض مسلمین ہوئے اور اون لوگون مین حکیم بن حزام بھی تھا
تب مسلمین نے قصد اونکے تخلیہ یعنے ارادہ اونکے دفاع کا کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑ دو اونکو یعنے اونسے
مزاحم و متعرض نہو آخر وہ لوگ اوس چشمہ پر آئے اور اوسمین پانی پیا اور جس جس نے اوسمین سے پانی پیا وہ مارا گیا
سوائے حکیم بن حزام کے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے
روایت کی ہے اونہون نے کہا حکیم بن حزام نے دو مرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اسیلیے کہ ارادہ باریتعالے
مین اوسکے واسطے بہرہ مندی خیر سے تھی چنانچہ ایک اوسوقت جب رسول خدا صلعم بعزم ہجرت اپنے گھر سے
نکلے سامنے مردم چند قریش کی برآمد ہوئے تھے اور یہ وہ لوگ بقصد آن حضرت علیہ السلام تاک مین بیٹھے تھے تب حضرت نے
سورۂ یٰس پڑھکر مشت خاک اونکے سرون پر پھینکی پس اونمین سوائے حکیم بن حزام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے روز بدر
جب مشرک وارد حوض مسلمین ہوئے پس جو جو اوس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سوائے حکیم کے اور جب قوم مشرکین کو
اطمینان فی الجملہ حاصل ہوئی تو اونہون نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو سر و قداح اندازہ مین تھا بھیجا تا اندازہ و شمار لشکر
اسلام کا کرے چنانچہ اوسنے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور زیر وادی اوترا اور بلندی پر چڑھا اسیلیے کہ
شاید مسلمانون کی کوئی مدد یعنے مردم دیدبان و جاسے بلند دیدبانی یا کمینگاہ ہو بعد ازان واپس آیا اور بیان کیا
کہ مسلمانون کی یہان نہ مدد ہے نہ کمین اور جمعیت مردم کچھ زیادہ تین سو آدمی ہونگے اور اونکے ساتھ ستر شتر اور دو گھوڑے
ہین بعد ازان اوسنے کہا اے گروہ قریش سختیان انکی موت کی اوٹھانے والیان ہین اور شتران یثرب موت
آنیوالی کے اوٹھانے والے ہین یعنے انکے اونٹون پر بار موت لدا ہوا ہے اور یہ وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارون کے
سوائے کوئی جائے امان و پناہ نہین رکھتے کیا تم انکو نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش رہتے ہین اور زبانین مانند زبان مار
کے لبون پر پھراتے ہین گویا ذوق شہادت مین ہونٹ چاٹتے ہین قسم اللہ کی مین ایسا نہین سمجھتا کہ کوئی انمین مارا جاوے
جبتک وہ کسیکو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد و شمار کے تم مین سے قتل کر لیوینگے یعنے جتنے وہ ہین
اوتنے ہی تم مین سے مار لینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور پھر زیست بخیر نہین ہے پس چاہیے کہ اس بارہ مین تم باہم
مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے
اونہون نے بیان کیا کہ جسوقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کیے تو اون لوگون نے ابو اسامہ الجشمی کو
برائے تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تو نے کیا دیکھا
اوسنے کہا وہان نہ مین نے جاہ دیکھا نہ عدد نہ حلقہ نہ کراع یعنے نہ سامان سلاح وغیرہ ہے نہ کثرت نہ جمعیت نہ گھوڑے
ہین ولیکن واللہ مین نے اوس قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے اہل کیطرف ارادہ پھر جانیکا نہین رکھتے ہین یا ہمین نے دیکھا

اوس قوم کو کہ وہ سب طالب موت ہین یعنے مرنے پر تیار ہین اور وہ اپنی تلوارون کے سوا اور کوئی جاے امان
نہین جانتے ہین وبعد ازان ابو اسامہ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اونکی کوئی کمینگاہ ہو یا اونکی دیدبان ہون کہ جا بجا
دیدبانی مین چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی مین اوترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ وہان نہ
کمین ہے نہ دیدبان ہین اب جو تمہاری راے ہو مشورہ کرو اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونہون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے
پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سنا تو لوگون کے درمیان گیا اور عتبہ بن ربیعہ
کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد تو بزرگ قریش اور اونکا سردار ہے اور اونمین تو مطاع ہے کہ وہ سب تیرا کہنا
مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خیر ہوسکتا ہے کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تو نے روز عکاظہ کیا تھا
(عکاظہ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اوس روز عتبہ سردار مردم تھا)
پس عتبہ نے کہا اے ابو خالد وہ کون سا امر ہے حکیم نے کہا تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خون بہا جو نخلہ
مین مارے گئے اور بدلہ اوس مال کا جو محمد کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لے گئے ہین تو اپنے ذمہ کر لے اور اپنے
پاس سے دے کیونکہ قریش سواے اس خون بہا اور عوض اوس لوٹ کے اور کچھ محمد سے دعوے وطلب نہین رکھتے ہین
تب عتبہ نے کہا مین نے اس بات کو قبول کیا اور تجھکو اس بات کا گواہ کرتا ہون بعد ازان عتبہ اپنے ناقہ پر سوار ہوکر
درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا اے قوم میرا کہنا مانو کہ محمد اور اصحاب محمد سے مقابلہ نکرو اور اس امر کو میرے سر
باندھو یعنے خون بہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمہ رکھو اور لوٹ جانے کی نامردی وبدنامی میرے نام لگاو
کیونکہ ان لوگون مین یعنے وہ لوگ ہین جنکی قرابت تمسے بہت قریب ہے اور علاوہ ہر شخص تم مین سے جو اپنے باپ
بھائی کے قاتل کو دیکھیگا تو وہ صورت کینہ خواہی کا رہیگا اور ہمیشہ یہ خونریزی جاری رہیگی اور تم ان لوگون کے
قتل پر قادر نہوگے یہانتک کہ وہ جتنے ہین لا اقل اوسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے وعلاوہ مین ایمن نہین ہون
اس بات سے کہ تمکو شکست وہزیمت ہو اور تمکو اوسسے دعوی وطلب نہین ہے بجز اسکے کہ تم عوض خون کا چاہتے ہو
اور بدلہ اوس کاروان کا جسکو اونہون نے تاراج کیا ہے یعنے نخلہ مین اور مین ذمہ اسکی مکافات کا کرتا ہون وہ سب
مجھپر ہے اے قوم اگر محمد کاذب ہین تو ذوبان عرب اونکو کافی ہونگے (ذوبان یعنے صعالیک عرب یعنے
عوام وغارتگران) اور اگر وہ بادشاہ ہے تو تم لوگ اپنے خواہرزادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہوگے
اور اگر وہ نبی ہے تو تم اوسکے سبب بہترین مردم ہوگے اے قوم تم میری نصیحت کو رد نکرو اور میری راے کو
بیوقوفی نہ سمجھو پھر جب ابو جہل نے کلام عتبہ کا سنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سنکر پھر جاینگے
تو وہ سردار قوم کا ہوجاویگا اسلیے کہ عتبہ ساری قوم مین بڑا گویا اور وسیع البیان ہے اور وجاہت وسرداری

سب سے بہتر ہے پس عتبہ نے کہا اے قوم مین تمکو قسم دیتا ہون خدا کی دربارہ ان لوگون کے جنکے چہرے
شمع کی مانند روشن ہین تو اونکو تم مقابل کرتے ہو اونکے چہرون ہی جنکی صورتین سانپون کی سی ہین یعنے ان شمع رو
لوگون سامنے افعی شکلون کو کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابوجہل قوم سے مخاطب ہوکر
کہنے لگا کہ عتبہ تم لوگون کو ایسی باتون کا مشورہ اسلیے دیتا ہی کہ اوسکا بیٹا محمدؐ کے ساتھ ہی اور محمدؐ اوسکا ابن عم ہے
وہ نہین چاہتا کہ اوسکا بیٹا اور اوسکے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہوکر بولا کہ واللہ تیرا جادو پھوٹ گیا
اور جب دونون حلقے رکاب کے ملگئے یعنے دونون لشکر مقابل ہوگئے تو نامرد ہوگیا اور اب تو ہمارے درمیان سحر
باز رہا جاتا ہے اور ہم لوگون کو بھی پھیرتا ہے ایسا نہین ہوسکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان
ہمارے اور محمدؐ کے کچھ حکم فیصل کرے یہ سنکے عتبہ غضبناک و خشمگین ہوکر بولا اے مصفر استہ یعنے اے
گوز مارنے والے عنقریب تجکو معلوم ہوگا کہ ہم مین اور تم مین کون بڑا نامرد اور کون بڑا اصلح ہے اور قریب ہے
کہ قریش نامرد اور مفسد قوم کو پہچان لینگے اور یہ میری رای تھی کہ مین نے امر کیا اور تو امّ عمرو کو لاولدی کی خوشخبری دے
بعد ازان ابوجہل پاس عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول نخلہ کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنے عتبہ چاہتا ہے کہ
لوگون کو پھیر لیجاوے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھون سے دیکھتا ہے کہ سامنے اور عنقریب ہی اور یہ عتبہ
لوگون مین تفرقہ ڈالتا ہے اور اوسنے خون تیرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنے اوسکے خون بہا کا تحمل خود کیا ہی
اور اوسکو گمان ہے کہ تو اپنے بھائی کا خون بہا لیکر راضی ہوجائیگا کیا تجکو شرم نہین آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت
لیگا اس حالت مین کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہوچکا ہے اوٹھ کھڑا ہو اور لوگون کے سامنے
اپنی شرم اور عذر اپنا بیان کر آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کی خاک ڈالی اور نام
اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا کہ واعمراہ اور ان حرکات سے ارادہ اوسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے
کیونکہ درمیان قریش کے وہ اوسکا حلیف تھا آخر وہ راے لوگون کی جسپر اونکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد
ہوگئی یعنے بدل گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یہان سے نہ پھرونگا جب تک کہ اصحاب محمدؐ مین سے کسیکو قتل کرو
اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کو متفرق و منتشر کردے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور مسلمین مین در آیا
تاکہ اونکی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفون مین ثابت قدم و قائم رہے اور وہان سے نہ ہٹے اور ابن الحضرمی
آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا تا آنکہ جنگ شروع ہوگئی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے
روایت کی ہے اوسنے کہا جب ابوجہل نے لوگون کی راے کو برہم کردیا اور درمیان اونکے پہلے جو باعث
جنگ ہوا وہ عامر بن الحضرمی تھا پس جسدم وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر مقابلے پر آیا تو اول جو اوس سے لڑنے کو
لشکر اسلام سے نکلے وہ مہجع مولیٰ عمر کے تھے چنانچہ عامر نے اونکو شہید کیا اور گروہ انصار مین سے جو شہید ہوے

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھے جنکو حبان بن العرقہ نے شہید کیا اور بعض نے کہا کہ اول قتیل انصار مین عمیر بن الحمام
تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مین نے کسیون مین کسی سے
نہین سنا کہ وہ سواے حبان بن عرقہ کو کہتا ہو یعنے انصار مین سے جو اول قتیل ہے اوسکا قاتل سواے
حبان کے دوسرا تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعہد خلافت اپنی اپنی مجلس مین
عمیر بن وہب سے فرماتے تھے کہ اے عمیر تو ہی ہے کہ روز بدر اندازہ وشمار ہم لوگون کا مشرکین کیجانب سے
کرتا تھا کہ بالاے وادی چڑھتا تھا اور وادی کی نشیب مین اوترتا تھا گویا مین تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا
کہ وہ گرد بگرد پھر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے یہان کی خبر دیے رہا تھا کہ وہان نہ کمینگاہ ہے اور نہ دیدبان ہین
اوسنے کہا ہان واللہ یہ سچ ہے یا امیر المومنین اور مین شرمندہ وپشیمان ہوتا ہون اسلیے کہ واللہ مین ہی تھا
جو اوس روز اون لوگون مین سے باعث جنگ ہوا لیکن حق تعالے نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی
اور جو کچھ مجھ مین شرک تھا وہ بہت زیادہ ہے اس سے جو تجسس کیا یعنے خبر دینا مشرکین کو احوال مسلمین سے
یہ سنکے حضرت عمر رض نے فرمایا تو نے سچ کہا اور **راوی** کہتے ہین کہ عتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور
یہ کہا کہ سواے ابن الحنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہین ہے یعنی میری رائے سے پس تو اوسکے
پاس جا اور میرا پیام پہونچا کہ سر آینہ عتبہ اپنے حلیف کا خون بہا خود اپنے ذمہ لیتا ہے اور اوس کاروان کا بھی
ضامن ہوتا ہے جو نخلہ مین تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہے کہ مین ابو جہل کے پاس گیا تو اوسوقت اوسکے
سامنے اوسکی زرہ رکھی ہوئی تھی اور اوسمین وہ خوشبو ملتا تھا مین نے اوس سے کہا کہ عتبہ نے مجکو تیرے
پاس بھیجا ہے تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عتبہ کو سواے تیرے کوئی نہین ملا جو وہ اوسکو تیرے پاس
بھیجتا تب مین نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر اوسکے سواے کوئی اور شخص مجکو بھیجتا تو مین اس کام کے لیے نہ آتا
لیکن مین آیا ہون واسطے اصلاح کرانے درمیان مردم کے اور ابو الولید سردار قوم کا ہے پس ابو جہل یہ سنکے
دوبارہ غضب مین آیا اور کہا تو بھی کہتا ہے کہ وہ سردار قوم ہے مین نے کہا مین اوسکو رئیس قوم کہتا ہون
یا کہ سارے قریش اوسکو رئیس کہتے ہین تب ابو جہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے بیچ قوم
برہنہ ہوکر فریاد کرے اور خود کہنے لگا اے قوم عتبہ بہکتا ہے اسکو ستو پلاؤ یعنے شدت گرسنگی مین وہ
ایسی ایسی باتین کہتا ہے یہ سنکے سارے مشرکین کہنے لگے کہ عتبہ بھوکا ہے اوسکو ستو پلاؤ پس یہ باتین
جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابو جہل خوش ہوتا تھا یعنے اوسکی تفضیح وتوہین سے مسرور ہوتا تھا حکیم
کہتا ہے تب مین منبہ بن الحجاج کے پاس گیا اوس سے بھی مین نے وہ کلام کیا جو ابو جہل سے کہا تھا
تو مین نے اوسکو ابو جہل سے بہتر پایا کہ اوسنے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہے اور جس بات کا عتبہ طالب ہے

بہتر ہے حکیم نے کہا پس مین عتبہ کے پاس پھر گیا تو مین نے اوسکو کلمات قریش سے غیظ و غضب مین پایا اسلیے کہ وہ تمام لشکر مین پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمایش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہین اور اون لوگون نے باز رہنے سے انکار کیا تھا لہذا عتبہ غصے مین تھا اور اپنے ناقے سے اوتر کر اپنی زرہ پہنی اور لوگون سے اوسکے لیے ایک خود باندازہ سر اوسکے تلاش کیا تو لشکر مین کہین ایسا خود نملا جو اوسکے سر پر درست آوے اسلیے کہ وہ بزرگ سر تھا پھر جب ایسا خود نملا تو اوسنے سر پیچہ باندھا بعد ازان باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے آگے آگے چلا ناگاہ ابوجہل مادہ اسپ پر سوار صف مین کھڑا تھا پھر جسوقت عتبہ کا سامنا ہوا تو عتبہ نے اپنی تلوار کھینچی لوگون نے کہا واللہ یہ ابوجہل کو قتل کریگا مگر اوسنے گھوڑی ابوجہل کے کوچون پر تلوار ماری کہ وہ گھوڑی تڑپکر گر پڑی مین نے کہا آج کا سا ماجرا مین نے نہین دیکھا پھر عتبہ نے ابوجہل سے کہا پیدل ہو کہ آج سوار رہنے کا دن نہین ہے اور ساری قوم تیری پیادہ ہے پس ابوجہل اوتر پڑا اور عتبہ نے کہا عنقریب تو جانیگا کہ ہم مین سے کون بدخواہ اپنی قوم کا ہے بعد ازان عتبہ نے مبارز طلبی کی اور یہان رسول خدا صلعم اپنے عریشہ مین تھے اور اصحاب اپنی صفون مین قائم تھے پس اوسوقت حضرت باعث غلبۂ نیند کے لیٹ گئے تھے اور حکم کیا تھا کہ جب تک مین تمکو اذن جہاد ندون تم لوگ قتال نکیجیو اور اگر مشرکین تمھارے قریب آوین تو اونکو تیر مار کر دفع کرنا مگر تلوار نکھینچنا جب تک کہ وہ تمکو گھیر لیوین چنانچہ جسوقت مشرکین مقابل ہوے اور عتبہ طالب مبارز ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ قوم بہت قریب آگئے اور ہمسے بھڑ گئے ہین اور جگایا رسول خدا صلعم کو اور اوسوقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی خواب مین قلیل کر دکھلائی اور بعض اصحاب کی نگاہون مین بھی اونکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت فوراً بیدار ہوے اور اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے ہوے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اوسکے دعا ئے فتح کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اے پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہو جاوینگے تو شرک غالب ہو جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اوسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ البتہ حق تعالے آپ کو فتح دیگا اور ضرور آپکا منہ روشن کریگا اور اوسوقت ابن رواحہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کو مشورہ دیتا ہون و حالانکہ رسول خدا صلعم امر الہی کو بہت جانتے ہین اور اعظم تر ہین اس بات سے کہ اونکو مشورہ دیا جاوے یعنے وہ مشورہ مردم سے مستغنی ہین اور وہ مشورہ ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حق تعالے بزرگ تر و برتر ہے اس بات سے کہ آپ اوسکو وعدہ یاد دلاوین حضرت نے جواب دیا اے ابن رواحہ کیا مین حق تعالے سے اوسکے وعدے کو طلب نکرون کہ وہ خلف وعدہ نہین ہے غرضکہ عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا تب اوس سے حکیم بن حزام نے کہا اے ابوالولید جلدی نکر جا کہ تو جس امر سے اورون کو روکتا تھا وہ کام پہلے تو ہی کرتا ہے اور خفاف بن ایما نے بیان کیا کہ مین نے اصحاب

نبی صلعم کو دیکھا کہ روز بدر وہ اپنی صفین آراستہ کیے ہوے باہم راجع یعنے ملے ہوے تھے پھر مین نے اونکو دیکھا
کہ وہ تلوار نہین نکالتے تھے بلکہ اونکے ہاتھون مین کمانین کھینچی ہوئی یعنے بعضے تیر چلا رہے تھے اور اپنی ہتھون
قریب قریب اسطرح ملے ہوے تھے کہ درمیان اون صفون کے کچھ شگاف نتھا اور دوسرون نے اوسوقت تلوار
میان سے نہ لی جب مشرکین بہت قریب آگئے تھے پس مجکو اس بات سے بہت تعجب ہوا آخر مین نے بعد اس
واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اوسنے کہا ہم لوگون کو رسول خدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ تم تلوار
نہ کھینچیو جب تک کہ مشرکین ہمپر آپڑین اور ہمکو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ
مقابل ہوے اور اسود بن عبد الاسد مخزومی جسوقت حوض مسلمین کے قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے
عہد کیا ہے کہ مین جا کر حوض مسلمین سے ضرور پانی پیونگا پھر اوسکو یا تو مین توڑ ڈالونگا یا قریب اوسکے مارا جاؤنگا
یعنے یا تو مارا ہی جاؤنگا یا اوسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کرکے حوض کے قریب آیا تب اوسکو روکنے کو حضرت حمزہ
بن عبد المطلب آگے بڑھے اور اوسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسکا ایک پانو کٹ گیا مگر وہ اوچھل کر حوض مین
جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پانو سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اوس سے پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ بھی اوسکے
پیچھے لگے ہوے برجستہ جا پہونچے اور اوسی حوض کے اندر اوسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے
یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہین گے بعد ازان لوگ ان مین ایک دوسرے کے مقابلہ کو نکلے

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنے سے سب سے پہلے اور حکم کرنا مہاجرین کو واسطے مقابلے مشرکین کے اور غالب آنا علی و حمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ و شیبہ اور ولید یہ تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اونکے مقابلے کو انصار
مین سے تین جوان برآمد ہوے کہ وہ معاذ و معوذ و عوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے کہا
اونمین تیسرا شخص عبد اللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہے کہ وہ تینون پسران
عفرا تھے پس آنحضرت صلعم کو پسران عفرا کے نکلنے سے حیا آئی اور ناپسند ہوا کہ اول قتال مشرکین سے درمیان انصار
کے واقع ہو بلکہ منظور ہوا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو
حکم کیا کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اونکے حق مین دعای خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیرا بعد ازان مشرکین کے
کسی منادی نے پکار کر کہا اے محمد ہمارے مقابلہ کو ہماری قوم مین سے ہمارے ہمسرون کو بھیج یعنے قبائل قریش
مین سے جو تمہارے ساتھ ہین اونکو بھیج تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے بنو ہاشم اوٹھو اور قتال کرو اور
خیال کرو کہ ہرگاہ گروہ مشرکین واسطے باطل کے لڑنے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دوین تو
چاہیے کہ تم اوس حق پر قتال کرو جسکو نبی تمہارا تمہارے پاس لایا ہے یہ سنکے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن

ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہم اوٹھکر کھڑے ہوے اور بجانب میدان متوجہ ہوے اور ان لوگون کے سرون پر بیض تھے یعنے خود یا سے جھالردار کہ وہ انکو نہین پہچان سکتے تھے تب عتبہ نے کہا کچہ تم لوگ کلام کرو تاکہ ہم تمکو پہچانین اسلیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہوگے تو ہم تمسے مقابلہ کرینگے یہ سنکے حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ مین ہون شیر خدا اور شیر رسول کا تب عتبہ نے کہا ہان یہ ہمسر بزرگ ہے اور بولا کہ مین بھی اپنے حلیفون کا شیر ہون اور یہ دونون تمہارے ساتہ کون ہین حمزہ نے کہا علی بن ابیطالب اور عبیدہ بن الحارث وہ بولا یہ دونون بھی ہمسران بزرگ ہین چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے سنکر نقل کیا کہ ہمنے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہین سنا تھا جو کہ اوسنے کہا انا اسد الحلفا یعنے حلفاء الاجمہ یعنی مردم فریادی بعد ازان عتبہ اپنے بیٹے ولید سے بولا اوٹھ اے ولید پس ادھر ولید کھڑا ہوا اور ادھر علی اوٹھے اور حضرت کوتاہ قد تھے پھر دونون نے باہم کچھ تیغ زنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا بعد ازان ادھر سے عتبہ آیا اور ادھر سے حمزہ چلے اور دونون نے بایکدیگر وار تلوار کا کیا آخر حضرت حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا بعد ازان شیبہ کھڑا ہوا اور اوسکے مقابلہ پر عبیدہ بن الحارث اوٹھے اور وہ اوس صف مین درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت سن دار تھے تا آنکہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر ماری کہ پیر گوشت کٹ گیا تب حمزہ اور علی نے شیبہ پر حملہ کرکے اوسکو بھی قتل کیا اور دونون صاحب ملکر عبیدہ کو زخمی اوٹھالائے اور صف کے ایک کنارے اوتار دیا اونکی پنڈلی کا گودا خون کے ساتہ بہا جاتا تھا اوسوقت عبیدہ نے کہا یا رسول اللہ کیا مین شہید نہین ہون فرمایا البتہ تو شہید ہے تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابو طالب زندہ ہوتے تو وہ خوب و بہتر جانتے کہ ہم اونکے قول کے زیادہ تر مستحق ہین جسوقت اونہون نے یہ شعار پڑھے تھے

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللّٰهِ نُخْلِي مُحَمَّدًا + وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُونَهُ وَنُنَاضِلِ + وَنُسْلِمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ وَنَذْهَلَ عَنْ أَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ

یعنے تم جھوٹے ہو قسم خانہ کعبہ کی کہ ہم محمد کو تنہا چھوڑ دینگے وحال آنکہ ابھی ہمنے نیزے مارے نہ تیر چلائے اور مصرعہ ثالث مین نسلمہ بھی جواب قسم معطوف ہے نخلی پر یعنے اور تم جھوٹے ہو قسم ہے بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دینگے محمد کو یہان تک کہ ہم مارے جاوینگے گرد اوسکے اور بھول جاوینگے ہم اپنے فرزندان اور زنان کو اور یہ آیت انہین دونون کے حق مین نازل ہوئی

هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ یعنے یہ دونون اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ و معارضہ کرتے ہین اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم سے تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان مین مبارز طلبی کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے کو اوٹھے مگر رسول خدا صلعم نے اونکو روک لیا۔

فرمایا تو بیٹھ جا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لڑنے کو گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کے قتل ہیں اون لوگون کی اعانت کی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے **روایت** کی ہے کہ شیبہ اپنے بھائی عتبہ سے تین برس بڑا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر بن راشد او زہری کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے **روایت** کی ہے کہ روز بدر جب ابو جہل دعاء فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اَللّٰهُمَّ اَقْطَعُنَا لِلرَّحِمِ وَاٰتَانَا بِمَا لَا نَعْرِفُ فَاَحِنْهُ الْغَدَاةَ اے پروردگار جنے ہم مین قطع رحم یعنے قرابت شکنی کی ہے اور ہمارے پاس وہ باتین لایا جو ہم نہین جانتے ہین تو اوسکو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حق تعالی نے اس باب مین یہ آیت نازل فرمائی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ یعنے اگر تم حکم فیصل چاہتے ہو تو حکم فیصل تمکو آچکا اور اگر باز رہو گے تم اپنے شر سے تو یہ تمہارے حق مین بہتر ہوگا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولے ابن عباس سے **روایت** کی ہے کہ شعبہ نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادہ جنگ ہوئے اوسوقت حضرت صلعم پر ایک بیہوشی طاری ہوئی یعنے وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی ہے پھر جب وہ حالت منقطع ہوئی تو حضرت نے مومنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر ملائک میمنہ لشکر پر حضرت کی آگے ہوے ہین او میکائیل با لشکر دیگر میسرہ پر نازل ہین او سرافیل ساتھ اور ایک لشکر ہزار فرشتون کے وارد ہین اور اوس روز ابلیس صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کی بنکر مشرکین کو اغوا سے جنگ کرتا تھا اور انکو ورغلاتا تھا کہ اون لوگون مین کوئی تمپر غالب نہ آویگا مگر جسوقت اوس دشمن خدا یعنے ابلیس نے جنود ملائکہ معاینہ کیا تو اپنے پچھلے پاؤن ہٹا اور کہنے لگا مین تمسے بری و بیزار ہون کیونکہ جو کچھ مین دیکھتا ہون تم نہین دیکھ سکتے ہو پس جسوقت اوسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سنا تو اوسکو سراقہ سمجھا اوس سے لپٹ گیا اور اوسنے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گر پڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے پیچھے پناہ نہین دیکھتا تھا یہان تک کہ وہ دریا مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ اے پروردگار تو اپنا وعدہ جو مجھسے کیا ہے پورا کر (یعنے وعدہ مہلت تاقیامت) اور ابو جہل اپنے اصحاب کے آگے آیا اور اونکو جنگ پر ابھارنے لگا اور اونسے کہنے لگا کہ تم دھوکے مین نہ آؤ اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تمسے باز رہا اور بھاگ گیا کیونکہ سوا اسکے نہین ہے کہ وہ محمد اور اوسکے اصحاب کی میعاد و معاملہ پر تھا عنقریب اوسکو معلوم ہوگا کہ جسوقت ہم پھرتے ہو سے مقام قدید مین جاوینگے تو دیکھو ہم اوسکی قوم کے ساتھ کیا کرتے ہین اور تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ اور ولید سے بھی ہول و خوف مین نہ پڑو اسلیے کہ اونہون نے البتہ وقت جنگ بہت جلدی کی اور قسم ہے خدا کی کہ آج ہم نہ پھرینگے یہان تک کہ محمد اور اوسکے

اصحاب کو رستیون مین باندہ لاوینگے پس اوسوقت مین کسیکو تم مین ہرگز نپاؤن یعنے رخصت ندونگا
کہ وہ اونمین سے کسیکو قتل کرے ولیکن اونکو قید وبند مین گرفتار رکھو تاکہ ہم اونکو زچ کرین اور یاد دلاوین
اون باتون کو جو اونہون نے کہا ہے کہ اونہون نے تمہارا دین چھوڑا اور جسکو تمہارے باپ دادا پوجتے تھے
اوس سے منحرف ہوگئے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کی حضرت عائشہ
ام المومنین رضی اللہ عنہا سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار
مہاجرین کا یا بنی عبد الرحمن مقرر کیا تھا (یعنے جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ مہاجرین
مین سے ہے) اور شعار خزرج کا یا بنی عبد اللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اوس کا یا بنی عبد اور **واقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے زید بن علی سے **روایت** کی ہے کہ روز بدر شعار رسول خدا کا یا منصور امت تھا اور
راوی کہتے ہین کہ قریش مین سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور اونکے باپون نے اونکو
قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے پدر کے ہمراہ بدر مین آئے تھے اور وہ سب شک و شبہات مین تھے
یعنے ہنوز اسلام اونکا کامل نتھا از انجملہ قیس بن الولید بن المغیرہ تھا اور ابو قیس بن الفاکہہ بن المغیرہ
اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ ابن خلف و عاص بن منبہ بن الحجاج اور دو اور تھے پھر جب یہ لوگ
بدر مین آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھکر کہنے لگے کہ انکے دین نے انکو مغرور کردیا ہے اور یہ لوگ
اب مارے جاوینگے چنانچہ اسمقدمہ مین حق تعالی فرماتا ہے کہ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم
مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ یعنے مردم منافق اور جنکے
دلون مین مرض ہے یعنے شرک و شک ہے وہ کہتے ہین کہ ان مسلمانون کو انکے دین نے مغرور و بے پروا کردیا ہے
وحالانکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ رکھتا ہے تو حق تعالے غالب صاحب حکمت ہے بعد ازان حق تعالی نے
حال کفار کا بدترین مذمت ذکر کیا إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ
الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ
بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ یعنے قوم کفار پیش خدا بدترین جانورون مین ہین جو
ایمان نہ لاوینگے اور یہ وہ ہین جنسے تو نے عہد مقرر کیا بعد ازان اونہون نے عہد شکنی کی بار بار اور ڈرتے
نہین ہین اگر تو اونکو ہنگام جنگ پاجاوے تو بھگا دے اونکے پیچھے والون کو شاید کہ وہ عبرت پذیر ہون
اور **راوی** نے کہا کہ من خلفہم سے مراد یہ ہے کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے ہین وہ سب قتل
کیے جاوین وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکین تو تو بھی اونکی طرف مائل ہو مگر توکل و تکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سننے جاننے والا ہے

راوی نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہے یعنے اگر وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان ہین تو
چاہیے کہ تو اونسے یہ اقرار محض اونکا قبول کرے وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ
اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ
مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ
اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ یعنے اور اگر وہ اس اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتے ہون
تو حق تعالے تیری جانب سے اونکو کفایت کرتا ہے کہ وہ ایسا خدا ہے جسنے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نصرت مؤمنین سے
اور مسلمین کے دلون کو باہم مؤلف و متفق کر دیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اسطرح تالیف قلوب اونکی
تو نکر سکتا لیکن حق تعالے نے مومنان اونکے ایسی الفت ڈالدی ہے کہ وہ غالب حکمت والا ہے راوی
نے تفسیر مین اس آیت کے کہا ہے یعنے الفت ڈالی ہے اونکے دلون مین قبول اسلام پر اور واقدی علیہ الرحمہ
نے بواسطہ عبد الرحمان بن محمد بن ابی الرجال و محمد بن عبد اللہ کے محمد بن کعب القرظی سے روایت
کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر حق تعالے نے مومنین کو ایسی قوت و توانائی عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت
کرین تو وہ بیس آدمی سو مشرکین پر غالب ہین اور روز بدر حق سبحانہ تعالے نے دو ہزار فرشتون سے اونکی تائید کی
پھر جب کہ حق سبحانہ تعالے نے بعلم ظہوری معلوم کیا کہ مسلمانون مین ناتوانی ہے تو اونسے تخفیف کی یعنے مقابلہ
وہ جسکے حکم کے دو چند پر مقرر رکھا پھر جب کہ رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو حق مین اون لوگون کے
جو دعوی اسلام کا شک کرتے تھے اور وہ بدر مین مارے گئے اور حق مین اون ساتون آدمیون کے جنکو ابتدا مین
اسلام کے شک تھا اور اونکو اونکے باپ نے روک رکھا اور آخر کو وہ اوس روز مشرکین ساتھ مارے گئے
کہ اونمین ایک ولید بن عتبہ بن ربیعہ تھا کہ ذکر ان لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین گذرا اور حق مین اون مسلمانون
جو مکے مین رہ گئے تھے اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس ان سب کے حق مین خدا عز و جل نے
یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا
كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا الآیۃ
یعنے جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین نافرمانی کرنے سے تو فرشتے جب اونکی روحین قبض کرتے ہین
اوسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بے بس تھے تو فرشتے
کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہے کہ تم اوسمین چلے جاتے اور راوی نے کہا جب مہاجرین نے
اون مسلمانون کو جو مکے مین رہ گئے تھے ہجرت کرنے کے لیے لکھ بھیجا تو جندب بن ضمرۃ الجندعی نے
کہا کہ مکے مین میرے رہ جانے سے کوئی عذر و حیلہ میرا پیش خدا پیش رفت نجائیگا اور ہرچند وہ مریض تھا

اپنے عزیزون سے کہنے لگا مجکو یہان سے لیچلو کیا عجب ہی کہ مجھے صحت ہوجاوے لوگون نے کہا کس طرف تو جایا چاہتا ہے اوسنے کہا تنعیم کی طرف تب وہ اوسکو تنعیم مین لیگئے اور درمیان تنعیم و مکہ کے چار میل کا فاصلہ ہے ہنوز رستے پر اوسوقت جندب یہ کہتا تھا اَللّٰھُمَّ اِنِّی خَرَجْتُ اِلَیْکَ مُھَاجِرًا یعنے اے پروردگار مین تیرے واسطے وطن چھوڑکر نکلا ہون پس حق تعالیٰ نے اوسکے باب مین یہ آیہ نازل کیا وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ الاٰیۃ یعنے جو شخص اپنے گھر سے بارادہ ہجرت و ترک وطن واسطے خدا و رسول کی نکلتا ہے وبعد ازان اوسکو موت آجاتی ہے تو اجر و ثواب اوسکا پیش خدا ثابت ہوجاتا ہے پھر جب کہ اون مسلمانون نے جو مکے مین تھے یہ بات دیکھی اور سُنی (یعنے پیام مہاجرین اور ہجرت جندب اور نزول آیت سے مطلع ہوے) تو اونمین سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اوسوقت ابوسفیان مشرکین مین سے کچھ لوگون کو ہمراہ لیکر اون مسلمانون کی تلاش مین نکلا پھر اونکو گرفتار کرکے پھر لیگیا اور اونکو قید کیا پس وہ لوگ آفت مین مبتلا رہے پھر جو لوگ اس مصیبت و بلا مین گرفتار تھے اونکے حق مین حق تعالے نے یہ آیہ نازل کیا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ کَعَذَابِ اللّٰہِ تا آخر آیۃ اور دو آیتین بعد والی یعنے لوگون مین بعضے ایسے ہین جو کہتے ہین کہ ہم خدا کے ساتھ ایمان لائے ہین مگر جب اوسکو راہ خدا مین کچھ ایذا پہونچتی ہے تو وہ فتنہ مردم کو گویا عذاب خدا کا سمجھتا ہے چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب اونکو وہ نوشتہ پہونچا اور جو کچھ اونکے حق مین نازل ہوا تھا اونکو معلوم ہوا تب اون لوگون نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیْنَا اَنْ لَّا نَعْدِلَ بِکَ اَحَدًا یعنے اے پروردگار ہمارے ہم تیرے لیے اپنے اوپر نذر واجب کرتے ہین اس بات کی کہ اگر تو یہان سے ہماری مخلصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنے شرک نکرینگے آخر وہ لوگ باہر نکلے اور یہ نکلنا اونکا دوسری بار تھا چنانچہ ابوسفیان اور مشرکون کو ہمراہ لیکر اونکی تلاش مین نکلا مگر یہ لوگ اونکے پانے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑون مین ہو رہے تب ابوسفیان وغیرہ مکے مین واپس آئے اور نہایت سختی کرنے لگے اون مسلمانون پر جنکو پہلے پکڑ لیگئے تھے اور اونکو مار کی ایذا دینے لگے اور زبردستی کرتے تھے ترک اسلام پر اور اوسی عرصے مین ابن ابی سرح مدینے مین چلا آیا اور قریش سے بیان کرنے لگا کہ محمد کے پاس کوئی وحی نازل نہین ہوتی ہے مگر یہ کہ ابن قمطہ غلام نصرانی محمد کو جو کچھ تعلیم کرتا ہے مین اوسکو بحکم محمد لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا لکھدیتا تھا پس حق تعالیٰ نے اس بارہ مین یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْہِ اَعْجَمِیٌّ وَّھٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ

یعنے ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اوسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہے وحالآنکہ زبان اوس شخص کی
جسکی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہے اور یہ قرآن عربی خالص ہے اور جن
مسلمانون کو ابوسفیان اور اوسکے ہمراہی گرفتار کرلے گئے تھے اور وہ مبتلائے مصیبت ہوئے تھے اونکے
حق مین حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ پہلے
اس آیت مین وعید ہے واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گئے یعنے کفر اونکا بالاجبار
ہے ولیکن قلب اونکا جازم ثابت ہے ایمان پر یعنے پس وہ مستثنے ہین کفار سے غرض کہ ابن ابی سرح
اون لوگون مین سے ہے جنکو شرح صدر ہے کفر سے یعنے وہ دل کشادہ ہین واسطے کفر کے بعد ازان
حق تعالے نے حق مین اون لوگون کے جو ابوسفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے حاضر ہوئے جنھون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ
لِلَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا الیٰ آخر الآیہ یعنے
یہ وہ لوگ ہین جنھون نے صبر کیا ایذا اون پر بعد فتنہ ابوسفیان کے بعد ازان رب تیرا واسطے
اون لوگون کے جنھون نے وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے
محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابواسحق بن محمد نے
اسحاق بن عبد اللہ سے اونھون نے عمر بن الحکم سے اونھون نے کہا اوس روز نوفل بن خویلد بن العدویہ
نے پکار کر کہا اے گروہ قریش بہ تحقیق کہ یہ سراقہ وہ سراقہ نہین ہے یعنے اب وہ تمھارا دوست نہین ہے
اوسکی قوم کو تم خوب پہچانتے ہو اور اون لوگون کا تمسے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اوس
قوم سے خوب لڑو اور مین جانتا ہون کہ پسران ربیعہ یعنے عتبہ وشیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی
کی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے روایت کی ہے کہ اونھون نے
کہا ہرانئہ ہم لوگ اوس روز نہ کارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور وانسے واویلا وسکی
سنتے تھے اور وہ صورت سراقہ بن جعشم کی بنکر ظاہر ہوا تھا یہان تک کہ وہ بھاگا یعنے جنود ملائکہ
دیکھکر گریزان ہوا اور سمندر مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ یارب
مَا وَعَدْتَنِیْ یعنے اے پروردگار وفا کر جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہے
وبعد ازان جب قریش مکے مین آئے تو سراقہ کو ملامت وسرزنش کرتے تھے کہ تو نے
روز بدر ایسا ایسا کیا تھا اوسنے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز ایسا نہین کیا اور
واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے شیخ عذاک سے روایت

کی ہے اور عمر اک صیاد ماہی گیر تھا قبیلہ جحی سے اوس روز وہ کنارہ دریا پر تھا اور اوپر سے نشیب پانی کی
طرف دیکھتا ہوا شکار ماہی مین مشغول تھا تو وہ کہتا ہے کہ مین نے ایک شور واویلا واحسرتا کا سُنا کہ تمام
دشت وادی صدائے فغان سے پر تھا اوسوقت متحیر ہو کر مین ادھر ادھر دیکھنے لگا تو ناگاہ مجھے سراقہ
بن جعشم نظر آیا مین اوسکے قریب گیا اور مین نے اوس سے پوچھا کہ میرے ماں باپ تجھپر فدا ہوں یہ تیرا
کیا حال ہے اوسنے مجھے کچھ جواب نہ دیا بعد ازان مین نے اوسکو دیکھا کہ دریا مین کود پڑا اور اپنے دونون ہاتھ ہلا
کہنے لگا اے پروردگار تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت کیا ہے اوسکو وفا کر تب مین نے یہ حال دیکھ
اپنے دل مین خیال کیا کہ قسم ہے خانہ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہو گیا اور یہ حال ہو وقت غروب آفتاب کا روز بدر
ہنگام شکست مشرکین کے اور اوس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سرخ و زرد اونکے
سرون پر بندھے ہوے تھے اور اونکے شانون پر لٹکتے تھے اور اونکے گھوڑون کی پیشانیون پر پشمینہ کی چوٹیان
چھوٹی تھین اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے محمود بن لبید سے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے تحقیق کہ ملائکہ نشانیان لیکے وردیان باندھے آئے ہین چاہیے کہ تم بھی نشانیان
باندھو تب اصحاب نے اپنی مغفرون اور کلاہون مین پشمینہ باندھ لیا تھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث
نقل کی موسے بن محمد نے اپنے والد سے اونہون نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے چار شخص
نشانیان باندھے ہوے معرکہ جنگ مین نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہ وہ روز بدر
پر شتر مرغ اپنے خود مین لگائے تھے اور علی علیہ السلام سر پر پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد رنگ
سر پر باندھے تھے اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑون پر سوار نازل ہوے تھے اور اونکے
سرون پر عمامے زرد رنگ بندھے تھے اسلیے اوس روز زبیر نے زرد سر پیچ باندھا تھا اور ابودجانہ کا
سربند سرخ رنگ تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے موسے سہیل سے روایت کی ہے اونہون نے
کہا مین نے سہیل بن عمرو سے سُنا وہ بیان کرتا تھا کہ مین نے روز بدر چند اشخاص سفید پوش کو
ابلق گھوڑون پر سوار نشانیان باندھے ہوے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کرتے ہین اور
ابو اسید ساعدی بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اس عرصہ مین اگر مین تمھارے ساتھ بدر مین
ہوتا اور میری آنکھین بھی بینا ہوتین تو مین تمکو شعب جبل بتا دیتا وہ درہ جسمین سے مین نے ملائکہ کو
نکلتے دیکھا تھا دکھا دیتا اور مین مجھکو کچھ شک و شبہہ نہین ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار مین سے نقل کرتے تھے
کہ اوسنے کہا روز بدر مین اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اوسوقت ہم دونون مشرک تھے اور بدر کے
دو ٹیلون مین سے جو تو دو ڈونگ کا جانب شام واقع ہے ہم دونون اوسکے کنارے پر تھے اور منتظر جنگ کا

دیکھ رہے تھے کہ جسکی طرف شکست ہو تو اوسکی لوٹ مین لوٹنے والون کی شریک ہوکر ہم بھی لوٹین ناگاہ ہمنے
ایک ٹکڑا ابر دیکھا کہ وہ ہمسے بہت قریب آیا پھر اوسمین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صدا ہتھیارون کی یعنے
ہنہنانا اور کھڑکھڑانا سُنا اور یہ بھی مین نے سُنا جیسے کوئی کہتا ہے اَقۡدِمۡ حَیۡزُوۡمُ یعنے اے حیزوم آگے بڑھ
(حیزوم اسپ و نام اسپ) چنانچہ حال میری ابن عم کا یہ ہوا کہ ہیبت سی پردہ اوسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مرگیا
اور مین بھی قریب بہلاکت پہونچا اور بے حس و حرکت ہوگیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اوسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کی گیا اور مین بھی اوس جگہ سے چلا آیا پھر اوسکا برین کچھ شور نتھا اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث **بیان** کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابراہیم بن محمد بن ثابت بن قیس بن
شماس کی اونہون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون کہنے والا تھا کہ اقدم
یا حیزوم یعنے آگے بڑھ اے حیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمد مین آسمان کی ساری فرشتون کو نہین پہچانتا ہون اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کرام ابی رہم سے **روایت** کی اونہون نے کہا مین اور میرے چچا کا بیٹا ہم دونون
چشمہ بدر پر تھے پھر ہمنے جب قلت اصحاب محمد اور کثرت احزاب قریش کی دیکھی تو ہمنے باخود یہ صلاح کی کہ جسوقت
دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمد مین ملجاوینگے آخر ہم لوگ حضرت کے بائین والی جماعت کی طرف چلے
اور ہم کہ رہے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش سے ہین پس اسی عرصہ مین کہ ہم یہ کہتے ہوئے میسرہ لشکر پر چلے جاتے تھے
ناگاہ ایک ابر آکر ہمپر چھا گیا ہمنے آنکھ اوٹھا کر جو دیکھا تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سُنی اور ایک کو سُنا کہ
وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اے حیزوم آگے بڑھ اور اوسی ہمنے یہ کہتے ہوئے سُنا رُوَیۡدًا تَتَامَّ اُخۡرَاکُمۡ
یعنے ٹھہرے چلو کہ تمہارے پیچھے والے آگے آجاوین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے میمنہ پر نازل ہوئے بعد ازان مثل
اوسکے ایک اور ابر آیا اور رسول خدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اوسوقت جو ہمنے طرف رسول خدا صلعم اور اصحاب کے
نگاہ کی تو یہ لوگ قریش سے دو چند نظر آئے اور ہنگام مشاہدہ نزول ابر و استماع صدائے مہیب میرے چچا کا بیٹا تو دہشت کے
خوف سے مرگیا اور مین بے حس و حرکت ہوگیا آخر مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا
اور **راوی** کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سوائے روز بدر کے شیطان کسی روز ایسا نہین دیکھا گیا کہ وہ
ذلیل و حقیر تر و پشیمان و پر خشم زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہو اسلیے کہ اوسنے نزول رحمت خدا و عفو گناہان عظیم بندون
معاینہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر کیا دیکھا تھا فرمایا کیا اوسنے نہین دیکھا تھا کہ
جبرئیل جنود ملائکہ لائے ہین اور **راویون** نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو یہ جبرئیل آندھی کی طرح
آتے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت و صورت مین دحیہ کلبی دکھائی دیتے ہین پس مین منصور و فیروز مند ہوا صبا سے
یعنے اور قوم عاد ہلاک ہوئی دبور سے پیدا ہوا ہے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمن بن عوف سے

روایت کی کہ اونھون نے کہا مین نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مردون کو دیکھا کہ ایک داہنی
پہلو اور ایک بائین اور دونون قتال شدید کر رہے تھے پھر ایک اور تیسرا آیا عقب پر حضرت صلعم کے بعد ازان ایک اور
چوتھا آیا آگے حضرت کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے سعد سے روایت کی ہے اونھون نے
کہا روز بدر مین نے دو مردون کو دیکھا کہ وہ حضرت کیطرف قتال کر رہے ہین ایک داہنی سے دوسرا بائین سے اور
مین حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اسکو دیکھتے تھے کبھی اسکو دیکھتے تھے اور فتح و ظفر الہی سے مسرور ہوتے تھے اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ کے صہیب سے روایت کی کہ اونھون نے کہا روز بدر مین نے بہت سے ہاتھ کٹے پڑے دیکھے
اور بہت سے جراحات اندرونی دیکھے کہ اون زخمون نے خون نہین دیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے
ابی بُردہ بن نیار سے روایت کی ہے اونھون نے کہا کہ روز بدر مین تین سر کاٹ لایا اور روبروے جناب رسول خدا
صلعم کے رکھا اور عرض کی یا رسول اللہ انمین دو سرون کو تو مین نے کاٹا ہے مگر تیسرا سر سو مین نے ایک شخص ابیض یعنی
سفید پوش یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اوسنے اس سر والے کو قتل کیا اور سر اوسکا آگے پھینکدیا تو مین اوسکو اوٹھا لایا
یہ سنکے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلان ملک تھا اور ابن عباسؓ کہتے تھے کہ سواے روز بدر کے ملائکہ نے اور کہین
نہین قتال کی ہے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اونھون نے
کہا کہ روز بدر فرشتے اون لوگون کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا مسلمانون کے دلون کو مستقل و مطمئن
کرین چنانچہ مین اونکے پاس گیا تو مین نے سنا کہ وہ مسلمانون سے یہ کہتے تھے اگر وہ مشرکین تمپر حملہ کرینگے
تو تمہارے سامنے ثابت و قائم نہ رہ سکینگے کیونکہ وہ کچھ مال نہین ہین اور اونکی کچھ حقیقت نہین ہے اور یہ بموجب ارشاد
حق تعالی کے ہے اِذْ یُوحِی رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّی مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الی اخر الآیۃ
یعنے جب تیرے پروردگار نے فرشتون کو وحی کی کہ مین تمہارے ساتھ ہون تم مسلمانون کو تقویت اور
تسلی دو اور واقدی نے موسی بن محمد سے روایت کی ہے کہ سائب بن ابی حبیش الاسدی بعہد حضرت
عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ واللہ مسلمانون مین سے مجھکو کسی نے اسیر نہین کیا لوگون نے کہا پھر کسنے تجھکو اسیر کیا تھا
اوسنے کہا جب قریش بھاگے تو مین بھی اونکے ساتھ بھاگا اوس وقت ایک شخص گورہ رنگ دراز قد ابلق گھوڑے پر سوار
ہوا سے اوترا یعنے بین آسمان و زمین سے آیا اور مجھکو مضبوط باندھ دیا بعد ازان عبد الرحمان بن عوف میرے
پاس آیا اوسنے مجھے بندھا ہوا پایا تب عبد الرحمن لشکر مین پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہے مگر کوئی نہ بولا کہ مین نے
اسکو قید کیا ہے یہان تک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لیگئے اور آنحضرت علیہ السلام نے مجھسے فرمایا اے ابن حبیش
تجھکو کسنے قید کیا ہے مین نے کہا مین اوسے نہین پہچانتا ہون اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہے اوسکا
وہ حال بیان کرون جو مین نے بچشم خود دیکھا تھا آخر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتون مین سے ایک فرشتہ نے

بزرگ نے اسکو اسیر کیا ہی پھر فرمایا اہی پسر عوف تو اپنے اس قیدی کو لیجا آخر عبد الرحمان مجکو لیگیا اور وہ کلمہ حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجکو یاد رہا او قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہانتک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے اوسنے کہا روز بدر مین نے دیکھا کہ وادی خلص مین ایک کالا کمل بنا نمودار ہوا اور سارا افق آسمان اوس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہے مقام رویثہ کا) ناگاہ وہ وادی پر از نملہ ہوگیا کہ وہ سب مانند سیل کے روان ہوئین اوسوقت میرے دل مین خیال آیا کہ یہ کوئی شئی ہے جو واسطے تائید محمد کے آسمان سے نازل ہوئی ہی آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ شکست کفار ہوئی

ذکر امتناع قتل ابو البختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا اونکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابو البختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک روز مکے مین واسطے دفاع ایذاے رسول خدا کی ہتھیار لگا کر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آجکے دن جو کوئی محمد سے بد پیش آوے گا مین اوسکو قتل کرونگا پس حضرت نے اس بات کی شکر گذاری اور احسان مندی مین روز بدر اوس کے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابو داؤد مازنی نے بیان کیا مین نے ابو البختری سے ملاقات کرکے کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہی بہتر ہے کہ تو ہاتھ اپنا دے (یعنے میرا اسیر ہو) اوسنے جواب دیا کہ تو مجھسے کیا چاہتا یعنے اس کلام سے میرے ساتھ تیری کیا غرض ہے کیونکہ اگر محمد نے میرے قتل کرنے سے منع کیا ہی تو مین از دست دفع بلا کی تھی ولیکن ہاتھ دینا میرا پس قسم ہے لات وعزی کی کہ مکے کی عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتھ نہ دونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھسے باز نہ رہیگا تو کر گذر مجھسے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابو داؤد نے اوسکو تیر مارا اور کہا اَللّٰهُمَّ سَهْمُكَ اے پروردگار یہ تیرا تیر ہے اور ابو البختری تیرا بندہ ہے یعنے قبضہ قدرت مین ہے پس اس تیر کو تو مقتل پر پہونچا دے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہے جہان کی صدمہ وزخم سے آدمی مرجاتا ہی) اور حال یہ تھا کہ ابو البختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑ کر اوسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا یعنے وہ اوسکو پہچانتا نتھا اور مجذر نے اس مضمون کا شعر کہا ہی جس سے قتل کرنا اوسکا ثابت ہوتا ہی اور اسیطرح حضرت رسول خدا صلعم نے قتل کرنے سے نسبت حارث بن عامر کے منع کیا اور فرمایا کہ اوسکو اسیر کرلو قتل نکرو اسلیے کہ وہ خروج بدر سے بہت کنارہ کش تھا (یعنے قریش اوسکو باکراہ واجبار لائی تھی) خبیب بن یساف سے اوسکا مقابلہ ہوگیا اور وہ اوسکو پہچانتے نتھے پس لاعلمی مین اوسکو قتل کیا پھر جسوقت آنحضرت صلعم کو اوسکے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا اگر پہلے سے مین اوسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نہوتا تو مین اوسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل وعیال مین چلا جاتا اور اسیطرح آنحضرت صلعم نے قتل زمعہ بن الاسود سے منع فرمایا تھا مگر ثابت بن الجذع نے ناشناسائی مین اوسکو قتل کیا

در بیان گرمی معرکۂ قتال و ظہور فتح و ظفر و نزول ملائک از پیش ملک متعال

اور راوی کہتے ہین جسوقت ہنگامہ حرب شدید گرم تھا تو رسول خدا صلعم اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے ہوے
حق سبحانہ تعالے سے نصرت اور وعدۂ ظفر طلب کررہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین مجھپر غالب آوینگے
تو شرک پھیل جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یا رسول اللہ حق تعالے ضرور
آپکی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حق سبحانہ تعالے نے ہزار فرشتے بہیم کفار پر نازل کیے
اوسوقت حضرت علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے اے ابوبکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامہ زرد باندھے ہوے
اپنے گھوڑے کی باگ اوٹھائے ہوے مابین آسمان و زمین یعنے ہوا سے نظر آئے ہین اور جب مین بیر او تیرے
تو تھوڑی دیر مجھسے غائب رہے پھر حاضر آئے ہین اسطرح کہ اونکے سامنے کے دانت یعنے چہرہ اونکا گرد آلودہ ہوا اور کہتے ہین
کہ فتح و نصرت خدا کی جسے تونے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہے اور راوی کہتے ہین کہ جناب
رسالتمآب صلعم بجانب پروردگار راغب ہوے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکا اور یہ دعا پڑھی شَاهَتِ
الْوُجُوْهُ اَللّٰهُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ یعنے سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا انکے منہ
بگڑ جاوین یعنے انکا کالا منہ ہوا ے پروردگار انکے دلون مین ہیبت ڈال اور انکے پاؤن کو ڈگادے کہ بھاگ جاوین
بالاخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی شے کو مڑ کر نہ دیکھتے تھے اور اہل اسلام اونکو خاطر خواہ قتل کرتے تھے
یا اسیر کر لیتے تھے اور اون مشرکین مین سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا منہ اور آنکھین اوس کی
کنکریون سے پرنہون اور وہ نہین جانتا تھا کہ آنکھون سے کدھر دیکھے یعنے اوسکی آنکھین کسیطرف کھلتی نہ تھین
اور اونکو ملائکہ و مومنین قتل کررہے تھے اوسوقت عدی بن ابی الزغباء نے یہ شعر کہا اور پڑھا **شعر**
اَنَا عَدِیٌّ وَالسَّحَلْ + اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحَلْ یعنے مین عدی ہون اور یہ میری زرہ ہے کہ مین اوسکو
پہنے ہوے چلتا ہون چال شیر نر کی راوی کہتا ہے مراد سحل سے زرہ ہے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا
کہ درمیان جماعت کے عدی کونسا ہے تب ایک شخص نے قوم مین سے عرض کی یا رسول اللہ مین عدی ہون فرمایا
ابن فلان نے وہ کیا شعر پڑھا ہے اوسنے کہا مین وہ عدی نہین ہون جسنے شعر کہا ہے بعد ازان عدی بن الزغباء
نے کہا یا رسول اللہ وہ عدی مین ہون فرمایا تونے کیا شعر کہا ہے اوسنے کہا وَالسَّحَلْ اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحَلْ
حضرت علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا چیز ہے اوسنے عرض کی زرہ ہے (یعنے ہمارے یہان زرہ کو سحل کہتے ہین)
بعد ازان حضرت نے اوسکی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہے عدی جو عدی بن الزغباء ہے اور راوی
کہتے ہین کہ عقبہ بن ابی معیط جب گرفتار ہو چکا تھا اور آنحضرت صلعم بسبیل ہجرت مدینے مین تشریف لائے تھے
تو عقبہ نے یہ اشعار کہے تھے **قطعہ** یَا رَاکِبَ النَّاقَةِ الْقَصْوَاءِ هَاجَرْنَا

عَمّا قَلِیْلٍ تَرانِی رَاکِبَ الفَرَسِ ✦ اُعِلُّ رُمحِی فِیکُم ثُمَّ اَنھَلُہٗ ✦ وَالسَّیفُ یَاخُذ مِنکُم کُلَّ مُلتَبِسٍ

یعنے اسے سوار ناقۂ قصوا کے اب تمنے بھی مکہ سے ہجرت کی ہے عنقریب ہیکہ تو مجکو گھوڑے پر سوار دیکھیگا کہ میں اپنے نیزے کو تمہارے خون سی سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنے بار بار نیزے مارونگا اور ہماری تلوار سارا ساز و رخت تمہارا سلب کریگی یعنے چھین لیگی **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا ان اشعار کو میرے سامنے ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسول خدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اَللّٰھُمَّ اَکِبَّہٗ لِمَنخرِہٖ وَاصرَعہُ یعنے اے پروردگار اوسکو سرنگون اوندھے منہ گرا اور ہلاک کر **راوی** نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے شوخی کی اور اوسکو گرادیا چنانچہ عبداللہ بن سلمۃ العجلانی نے اوسکو پکڑکر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر کیا حضرت نے عاصم بن ثابت بن ابی الافلح کو حکم کیا تو اونہوں نے اوسکی مشکیں باندہ کر قتل کیا ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

ذکر قتل امیہ و ابوجہل و غیرہ سرداران لشکر قریش و ہیری کفار و بہادری اصحاب کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت و غنیمت عظیمہ

مروی ہے عبدالرحمان بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے میں زرہوں کو جمع کرنے لگا اوسوقت امیہ بن خلف نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت میں میرا دوست تھا اور اوس زمانے میں میرا نام عبد عمرو تھا اور بعد اسلام میرا نام عبدالرحمان ہوا پس وقت ملاقات کی اوسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو میں نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا تب اوسنے کہا میں تجکو عبدالرحمان اسلیے نہیں کہتا ہوں کہ مسیلمہ یمامہ میں نام رحمان پکارا جاتا تھا لہذا میں تجکو اوس نام سے نہیں پکارتا ہون آخر وہ مجکو بنام عبدالالہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب میں نے اوسکو دیکھا تو وہ گویا کہ جمل اورق ہے یعنے شتر خاکستر گون اور اوسکے ہمراہ علی اوسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو میں نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا تب اوسنے مجھی پکارا ای عبدالالہ تو میں نے جواب دیا اوسنے کہا اگر تمکو حاجت دودہ پینے کی یعنے احتیاج مال ہو تو میں تیرے لیے تیری ان زرہوں سے بہتر ہون تب میں نے کہا آؤ تم دونوں میرے ساتھ چلو پھر میں اون دونوں کو اپنے آگے آگے لیچلا اوسوقت امیہ نے کسیقدر اپنے تئیں امن میں دیکھا تو مجھسے پوچھنے لگا کہ آج میں نے ایک شخص کو تمہارے درمیان دیکھا تھا کہ اوسکے سینہ و سر پر بطور نشان سر بند پر شتر مرغ بندھا تھا وہ کون شخص ہے میں نے کہا وہ حمزہ بن عبدالمطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہے جسنے میرے ساتھ بڑی بڑی سختیاں کی ہیں پھر اوسنے پوچھا وہ شخص دحداح قصیر یعنے بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان سرخ سر پر باندھے تھا کون ہے میں نے کہا یہ ایک مرد ہے انصار میں سے اسکا نام سماک بن خرشہ ہے امیہ نے کہا اس سے بھی میں نے بہت ایذا پائی یا عبدالالہ آجکے روز ہم تمہارے لیے جزر ہوگئے یعنے شتران کشتنی و خوردنی ہوگئے عبدالرحمان کہتا اسی اثنا میں کہ وہ میرے آگے آگے قدم اوٹھائے اور لمبے قدم چلا جاتا تھا اور اوسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ بلال کی اوسپر نظر پڑی اور وہ اوسوقت اپنا آٹا گوندہ رہے تھے پھر اونہوں نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اٹھ

آیا نزور زور ملک چھوڑا سے لگی اور پکارتے جاتے تھے اے گروہ انصار امیہ بن خلف سرغنہ اہل کفر ہے اگر بچ گیا تو میں بچ نہ سکا یہ سنکے لوگ امیہ کیطرف دوڑ پڑے جسطرح ناقہ نوزائیدہ بلبلاتی ہوئی اپنے بچے کیطرف دوڑتی ہے یہان تک کہ امیہ گر پڑا اور مین بھی اوسکے بچانے کو اوسپر لوٹ گیا مگر حباب بن المنذر نے بڑھکر اپنی تلوار نیچے سے ڈالی کہ ناک امیہ کی نوک کٹ گئی پھر جب وہ قطع بینی سے آگاہ ہوا تو کہا اِیۡہًا عَنۡکَ یعنے ہمارے اور اونکے درمیان سے توجدا ہوجا عبدالرحمان نے کہا اوسوقت مجھے قول حسان کا یاد آیا وَعَنۡ ذٰلِکَ الۡاَنۡفُ جَادِعٌ یعنے کیا وہ اس بات سے ناک کاٹنے والا ہے بعدازان خبیب بن یساف اوسکی طرف بڑھا اور اوسکو قتل کیا اور امیہ نے بھی خبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری کہ ہاتھ اونکا شانے سے جدا ہوگیا مگر حضرت رسول خدا صلعم نے اپنے دست مبارک سے اونکا ہاتھ شانے سے ملا دیا کہ وہ وصل ہوگیا اور زخم بھر آیا اور برابر ہوگیا بعدازان خبیب بن یساف نے بعد اس واقعہ کے دختر امیہ بن خلف سے عقد نکاح کیا ایک روز اوس زوجہ نے نشان اوس ضربکا دیکھکر بولی لَا یَشۡلَلِ اللّٰہُ یَدَ رَجُلٍ فَعَلَ ھٰذَا یعنے خدا شل نکرے ہاتھ اوس شخص کا جسنے یہ کام کیا یعنے خدا اوسے یعنے اوسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہین کہ کہا شل نکرے خدا ہاتھ اوس شخص کے جسنے یہ کام کیا خبیب نے کہا مین نے بھی اوسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اوسکی پسلی تک اوتر آئی وحال آنکہ وہ زرہ پہنے ہوئے تھا اور مین کہتا تھا لے اس وار کو کہ مین ابن یساف ہون اور مین نے اوسکے ہتھیار لیے اور اوسکی زرہ کٹی ہوئی بھی لی بعدازان علی بن امیہ میرے مقابلے پر آیا تو اوسکا سامنا حباب نے کیا کہ اوسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اوسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اوسکی کبھی کوئی شور نہین سنا گیا تھا پھر عمار بر سر وقت پہونچے اونہون نے ضربت شمشیر سے کام اوسکا تمام کیا اور بعضے کہتے ہین کہ عمار قبل زخمی ہونے اوسکے آئے تھے پھر دونون نے باہم جنگ کی اور بالکید یگر وار کیے آخر عمار نے اوسکو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہے کہ عمار نے اوسکو بعد قطع پاؤن کے قتل کیا اور دربارۂ قتل امیہ کے ہمنے سوا اسکے اور روایت بھی سنی ہے **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے رفاعہ بن رافع سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر جب ہمنے امیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ قریش میں بڑا شان دار تھا اور میرے ہاتھ مین برچھا تھا اور اوسکے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونون نے باہم نیزہ بازی کی یہان تک کہ نوک دونون کے نیزون کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونون نے تلوار لی کہ بالکید یگر خوب تیغ زنی ہوئی تا آنکہ تلوارین بھی صرف ہو گئین بعدازان مین نے اوسکی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اوس جگہ سے زرہ پھٹی تھی تب مین نے نوک تلوار کی اوسکی بغل مین بھونک دی تو وہ قتل ہوگیا اور تلوار جو مین نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ تھی اور راوی نے کہا ہمنے دوسری روایت بھی اس بارہ مین سنی ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ بن موسی نے اپنے باپ سے اونہون نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے **بیان** کیا کہ صفوان

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدام روز بدر میرے پدر کا ہاتھ تو نے قطع کیا قدامہ نے کہا
ایسا نہین ہوا واللہ مین نے یہ کام نہین کیا اگر مین ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذر خواہ نہوتا صفوان نے
کہا اے قدام پھر روز بدر کسنے میرے باپ کا ہاتھ قطع کیا اوسنے کہا مین نے چند جوانان انصاری کو دیکھا کہ وہ
امیہ کیطرف بڑھے اونمین معمر بن حبیب بن عبید بن الحارث بھی تھا اوسکو مین نے تلوار اوٹھاتے اور مارتے
دیکھا صفوان نے کہا وہ ابو قرد ہے یعنی بندر کا باپ اور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو
حارث بن حاطب نے سنا وہ اوسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کے پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن حبیب تھی پھر بیان کیا
کہ صفوان ہمکو ایذا رسانی سے نہ ایام جاہلیت مین چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام مین چھوڑتا ہے کریمہ نے کہا
وہ کیا بات ہے حارث نے کہنا صفوان کا کہ معمر کو ابو قرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہو کر کہا اے صفوان
تو معمر بن حبیب کی مذمت کرتا ہے اور اوسکو بد کہتا ہے حالانکہ وہ اہل بدر سے ہے واللہ مین سال بھر تیری عزت
و توقیر نکرونگی صفوان نے کہا اے مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نکہونگا اور مین نے تو یہ کلمہ بیساختہ کہا تھا میرے دل مین
کچھ اسکا خیال نتھا اور دوسری **روایت** مین **واقدی** نے بواسطہ محمد بن قدامہ اور قدامہ نے عائشہ بنت
قدامہ سے **روایت** کی ہے کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے حباب بن المنذر کو مکہ مین دیکھا تو لوگون نے
مادر صفوان سے کہا یہ وہی شخص ہے جسنے روز بدر علی بن امیہ کا پانو قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف کرو
ایسے شخص کے ذکر سے جو اوپر شرک و کفر کے مارا گیا حق تعالے نے علی بن امیہ کو حباب بن المنذر کے ہاتھ سے خوار و
ذلیل کیا اور حباب کو حق تعالے نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ حباب جسوقت مکہ سے نکلا اسلام پر تھا پس
اوسنے اوسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور **راوی** کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعید
بن العاص مجھکو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنی دامن دار پہنے تھا اوسمین سے سوائے
اوسکی دونون آنکھون کے اور کوئی عضو دکھائی نہین دیتا تھا اور اوسکے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی
کہ آزار سے اوسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اوس لڑکی کو گود مین اوٹھائے ہوئے لوگون سے پکار کر کہتا تھا انا
ابو ذات الکرش انا ابو ذات الکرش یعنی مین باپ ہون اطفال خرد سال کا زبیر کہتے تھے اور اوسوقت میرے ہاتھ مین
برچھی تھی مین نے اوسکی آنکھ مین ماری تو انی برچھی کی اٹک گئی پھر مین نے اوسکے رخسارہ پر پانو رکھکر برچھی کھینچ کر
کھینچی کہ حلقہ آنکھ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسول خدا صلعم نے لے لی اور وہ مثل نیزہ عنزہ ان کے پیش پیش رسول خدا
صلعم اوٹھایا جاتا تھا اور آنحضرت صلعم کے بعد آگے آگے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بھی رہا کرتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت
اہل اسلام پھر گئے اور باہم مختلط ہوگئے تو عاصم بن ابی عوف بن صبیرۃ السہمی مانند گرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا
اے گروہ قریش تمپر لازم ہے کہ قاطع رحم و قرابت اور پراگندہ کنندہ جماعت اور غیر معروف باتین لانے والے کو [illegible]

مجھکو باقی چھوڑو کہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہم نہ بچین گے اوسوقت ابودجانہ اوسکے مقابلے پر آئے پھر دونون مین
خوب تلوار چلی آخر ابودجانہ نے اوسکو قتل کیا اور ابودجانہ وہان ٹھہر کر رخت وسلاح مقتول کا اوتارنے لگے
اس عرصہ مین کہ وہ رخت اوسکا کھینچ رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اوس طرف ہوا تو اونہون نے
سلب رخت سے اونکو منع کیا اور کہا اوسکا اسباب چھوڑ دے جب تک کہ دشمنون کو ہم دفع کرین اور مین
اس بات کا شاہد رہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہے اور اوسیوقت معبد بن وہب نے بڑھکر ابودجانہ کو ایسی ضربت
تلوار کی ماری کہ وہ بیٹھ گئے جسطرح اونٹ بیٹھ جاتا ہے بعد ازان پھر کھڑے ہوے اور آگے بڑھے اور
چند ضربات شمشیر معبد پر لگائین مگر تلوار اونکی کچھ اوسکو کارگر نہوئی یہان تک کہ معبد ایک غار مین جو اوسکے
سامنے تھا اور اوسکو دیکھا نتھا گر پڑا اور اوسکے اوپر ابودجانہ بھی کود پڑے پھر اوسکو ذبح کرنے کے طور پر
ذبح کیا اور اوسکا اسباب اوتار لیا اور راوی کہتے ہین جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہونا ہر ایک
مقتول کا دیکھا تو اونہون نے کہا نسبت ابوالحکم یعنے ابوجہل کے ہمکو اندیشہ ہے اسکو تنہا چھوڑو کہ سر آئینہ
پسران ربیعہ جنگ مین جلدی کر گئے اور اپنی شجاعت پر نازان ہوے وحال آنکہ اونکی قوم نے اونکی کچھ
حمایت نہ کی پھر بنی مخزوم نے مجتمع ہوکر ابوجہل کو حلقہ مین کر لیا جسطرح قاطر درمیان گلہ شتران کے پھر سبنے باہم
مشورہ کیا کہ زرہ ابوجہل کی کسی اور شخص کو اپنے لوگون مین سے پہناوین چنانچہ زرہ ابوجہل کی عبداللہ بن المنذر
بن ابی رفاعہ کو پہنائی آخر علی علیہ السلام نے اوسپر حملہ کرکے قتل کیا اور وہ اوسکو ابوجہل سمجھے تھے اور وقت
قتل کے فرمایا لے اس ضربت کو کہ مین اولاد عبدالمطلب ہون پھر بعد قتل اوس جگہ سے پھر آئے بعد ازان
بنی مخزوم نے وہ زرہ ابوقیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو پہنائی اوسکو حمزہ بن عبدالمطلب نے ابوجہل جانکر حملہ کیا آخر
اوسکو قتل کیا اور کہا لے اس ضربت کو مین پسر عبدالمطلب ہون بعد ازان وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پہنائی گئی تو اوسپر
علی علیہ السلام نے حملہ کرکے قتل کیا اور ابوجہل اپنی جماعت مین تھا بعد ازان لوگون نے ارادہ کیا کہ وہ زرہ خالد
بن الاعلم کو پہناوین مگر اوسنے اوسدن اوسکے پہننے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے کہا مین نے
ابوجہل کو دیکھا کہ وہ حلقۂ مردم مین جسطرح درمیان گلہ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ نسبت ابوجہل کے
ہمکو اندیشہ ہے اسکو تنہا چھوڑو اوسوقت مین نے جانا کہ ابوجہل یہان ہے تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ یا تو آج مین اوسکے پاس مرونگا یا اوسکو مارونگا پس مین قصد اوسکا کرکے چلا یہان تک کہ اوسکی نمود سے
یا اوسکی ناآزمودہ کاری سے خدا نے مجھکو اوسپر قدرت دی کہ مین نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اوسکا پانو کٹ کر
جدا جا پڑا جسطرح خستہ خرما زیر سنگ سے چھٹک اور اوچھل جاتا ہے بعد ازان اوسکا بیٹا مجھپر آیا اور میرے شانے پر
تلوار ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہگیا کہ ہاتھ لٹکنے لگا اور مین اوس ہاتھ کو کہ پیچھے بھی پیوستہ مین

لگا تھا اوس معرکہ مین کھینچتا پھرا پھر جب مجکو اوس سے اذیت شدید ہوئی تو مین نے اپنا پانو اوس ہاتہ پر رکھکر کھینچا تا آنکہ مین نے اوسکو الگ کر دیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اوسکو دیکھا کہ وہ جاے امن و پناہ اپنے لیے ڈھونڈھتا تھا اگر اوسوقت میرا ہاتہ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اوس روز مین اوسکو بھی قتل کرتا راوی نے کہا کہ معاذ نے زمان عثمانؓ مین وفات پائی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا مجھسے عبد الرحمٰن بن عوف نے حدیث بیان کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن عمرو بن الجموح کو تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آجتک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہے کہ اوسمین کچہ رخنہ بھی ہے یعنے تھوڑی سی مڑی ہے اور عطا فرمائی تھی بعد اسکے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پوچھو ا بھیجا کہ تیرے باپ کو کسنے قتل کیا تھا اوسنے کہا میرے باپ کو اوس شخص نے قتل کیا ہے جسکا ہاتہ مین نے قطع کیا ہے تب حضرت صلعم معاذ کو تلوار ابوجہل کی مرحمت فرمائی کہ اونکا ہاتہ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور **واقدی** نے ثابت بن قیس سے **روایت** کی کہ اونہون نے نافع بن مطعم سے سُنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچہ شک نتھا کہ تلوار ابو الحکم کی معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ اونہون نے روز بدر اوسکو قتل کیا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ ابو اسحاق کے یونس بن یوسف سے **روایت** کی اونہون نے کہا مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جس سے بیان کیا معاذ بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے ساز و رخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ کہتے ہین کہ مین نے اوسکی زرہ اور تلوار لی و بعد ازان اوس تلوار کو مین نے بیچا اور **واقدی** نے کہا کہ دربارۂ قتل ابی جہل اور سلب رخت اوسکے اور طرح بھی روایت سُنی ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کی عبد الرحمان بن عوف سے **روایت** کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی صف مین حاضر تھے ناگاہ مین نے دو نوجوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین تسمہ اوسکی تلوار کا لٹکا تھا پھر اونمین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا اے چچا ان قریش مین ابوجہل کون ہے مین نے کہا اے میرے بھتیجے تو اوسکی ساتہ کیا کریگا اوسنے کہا مین نے سُنا ہے کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہے تو مین نے حلف کیا ہے کہ اگر مین اوسکو دیکھون تو قتل کرون یا اوسکے پاس مارا جاؤن تب مین نے اوسکو طرف ابوجہل کے اشارہ کیا بعد ازان اوس دوسرے لڑکے نے بھی مثل اوسی پہلے کے خطاب کیا تو اوسکو بھی مین نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے اون دونون سے پوچھا تم دونون کون ہو اونہون نے کہا ہم دونون حارث کے پسر ہین پھر مین نے اون دونون کو دیکھا کہ وہ طرف اللعین ابوجہل کی تاک سے غافل نتھے یہان تک کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اوسکی طرف گئے اور قتل کیا پر اوسنے بھی اون دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے اون دونون پر اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا روز بدر مین نے اپنے داہنے

بائین اون دونون نوجوانون کو دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کاش ان دونون نوجوانون مین کوئی میری ہمراہ
ہوتا تو وہ خوب تائید کرتا پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ اونمین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا ان قریش مین
ابوجہل کون ہے مین نے کہا وہ ہے جسے تو سامنے دیکھتا ہے یکایک وہ طرف ابوجہل کے ایسی شتابی سے نکلا جیسے
شیر جھپٹتا ہے پھر اوسکے پاس اوسکا بھائی بھی جا ملا اور مین اونکی تلوارون کی وارین دیکھ رہا تھا بعد ازان
مین نے رسول خدا صلعم کو دیکھا کہ وہان پہونچکر لاشون مین پھر رہے ہین اور وہ دونون نوجوان بھی ساتھ ہین
اور **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ابی مالک نے اپنے والد سے سنا کہ دربارہ کم سنی
دونون پسران عفرا کے جو کچھ لوگ کہتے ہین میرے والد کو انکار تھا بلکہ وہ کہتے تھے کہ روز بدر اونمین جو چھوٹا تھا
وہ پینتیس ۳۵ برس کا تھا پس یہ جوان تسمہ اپنی تلوار کا اپنے گلے مین ڈالے تھا اور **واقدی** نے کہا کہ قول اول
ہمارے نزدیک ثابت تر ہے یعنے صغر سنی **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے رُبیّع بنت معوذ سے
روایت کی ہے اوسنے کہا کہ بعہد عمر بن الخطاب مین ہمراہ زنان انصار کے پاس اسماء بنت مخرّبہ مادر
ابی جہل کے گئی اور اوسکا بیٹا عبد اللہ بن ابی ربیعہ یمن سے اوسکے پاس عطر بھیجا کرتا تھا اور وہ بیچتی تھی میری ماں
سوا اسے عطیہ کے جو بطریق تحفہ کے دیتی تھی چنانچہ ایکبار ہم عطر مول لے رہی تھی پھر جب اوسنے میری شیشی مین
عطر ڈالا تو اوسکا وزن کیا جیسا میرے ساتھیون کے عطر کو وزن کیا اور کہا تم اپنے نام سے میرا حق یعنے
قیمت مال لکھا دو مین نے کہا بہتر ہے تو اپنے پاس بنام ربیع بنت معوذ کے یعنے میرے نام سے لکھ لے
جب اسما نے نام معوذ کا سنا تو کہنے لگی اسے سر مونڈی تو بیٹی ہے اوس شخص کی جو قاتل ہے اپنے آقا اور سردار
یعنے ابی جہل کا مین نے کہا نہین بلکہ مین بیٹی اوس شخص کی ہون جو قاتل تھا اپنے غلام کا تب اسما نے کہا
واللہ مین تیرے ہاتھ کبھی کچھ نہ بیچونگی مین نے کہا مین بھی واللہ کبھی کچھ تجھسے مول نہ لونگی کہ بخدا یہ عطر تیرا
نہ طیب ہے نہ عُرف یعنے خوب خوشبودار نہین اور نہ بدبو بعد ازان ربیع اپنے بیٹے سے کہنے لگی اے فرزند
مین نے کبھی کوئی ایسا عطر نہین سونگھا جو اس سے زیادہ خوشبودار ہو لیکن اسے فرزند مجکو اوسکے کلام سے
غصہ آگیا اور **راویون** نے کہا ہے جب اوزار حرب اوتارے گئے یعنے جب خاتمہ جنگ ہوا تو رسول خدا صلعم
نے حکم کیا کہ ابوجہل تلاش کیا جاے ابن مسعود نے کہا مین تلاش مین گیا تو مین نے جو اوسکو پایا اوسوقت تک
اوسمین رتی جان باقی تھی جب مین نے اپنا پانون اوسکی گردن پر رکھکر شکر خدا کیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
اَخْزَاکَ یعنے حمد ہے اوس خدا کا جسنے تجھے ذلیل و خوار کیا اوسنے جواب دیا نہین خراب کیا خدا اسنے مگر
عبد ابن ام عبد کو یعنے اوس غلام کو جو بیٹا ہے مادر غلام کا تو چڑھا ہوا ہے ایسے مقام بلند پر ایسی سختی سے
اے بکریون کے چرانے والے بیان کر کہ آخر فتح کسکی ہوئی مین نے کہا فتح اللہ و رسول کی ہے پھر ابن مسعود

نے کہا کہ جانب قفا اوسکے سر سے خود سرک گیا تب مین نے کہا اے ابوجہل مین تیرا قاتل ہون اوسنے کہا
تو بھلا وہ غلام نہین ہے جسنے اپنے آقا و سردار کو قتل کیا تو آگاہ ہو کہ جو کچھ مصیبت تیرے قتل کرنے سے میری ذات پر
واقع ہوئی زیادہ اوس سے نہین ہے کہ شخص ناکس و ناہنجار میرے قتل پر متسلط ہو غرض کہ عبداللہ نے اوسکو
ایک ایسی ضربت ماری کہ سر اوسکا آگے آپڑا پھر اوسکو اوٹھا لیا اور اوسکے تن پر جو نظر کی تو اوسکے پہلو پر
نشان کوڑے کے دیکھے پھر اوسکی زرہ و خود اور اوسکا ہتھیار اوتار لیا اور پیشگاہ رسول خدا صلعم کے لاکر
حاضر کیا اور عرض کی یا نبی اللہ قتل ہونے سے دشمن خدا ابی جہل کے خوش ہوجیے حضرتؐ نے فرمایا کیا تو
سچ کہتا ہے اے عبداللہ قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے البتہ قتل ہونا اوسکا مجکو
خوشتر آیا ہے پانی سے شتران سرخ کے عبداللہ نے کہا پھر مین نے خدمت شریف مین ذکر اوس نشان کا کیا
جو اوسکی پشت پر مین نے دیکھا تھا فرمایا یہ نشان تھا ملائک کے کوڑون کا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ ایک وقت ابن جدعان کے گھر ضیافت مہمانی تھی وہان ابوجہل کو زخم خراش پہونچا تھا اسطرح کہ مین نے
اوسکو ایک دھکا دیا تھا تو زانو اوسکا چھل گیا تھا تم اوس خراش کو جاکر دیکھو اگر وہ مقتول ابوجہل ہے تو وہ
نشان اوسمین پاؤگے اور **بعضون** نے کہا ہے کہ وقت بیان ابن مسعود کے ابوسلمہ بن عبد الاسد
المخزومی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا اوسکے دل مین دعوی عبداللہ پر نسبت قتل ابی جہل کے
شک گذرا تو وہ ابن مسعود کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کیا تو نے ابوجہل کو قتل کیا ہے ابن مسعود نے کہا ہان
اللہ نے اوسکو قتل کیا (یعنے میرے ہاتھ سے) پھر ابوسلمہ نے کہا تو ہی اوسکے قتل پر قادر ہوا ابن مسعود بولے
ہان مین نے ہی اوسکو مارا وہ کہنے لگا اگر ابوجہل چاہتا تو تجکو اپنی آستین مین ڈال لیتا ابن مسعود نے کہا
بخدا مین نے ہی اوسکو قتل کیا اور اوسکا رخت و ساز تن سے اوتار لیا ابوسلمہ نے پوچھا بھلا اوسمین کوئی علامت
بھی تھی کہا ہان ایک داغ سیاہ اوسکے داہنی ران مین اندر طرف تھا تب ابوسلمہ نے بیان ابن مسعود کا راست جانا
پھر ابوسلمہ نے کہا تو نے ابوجہل کو برہنہ کیا وحالانکہ اوسکے سوا کوئی قرشی برہنہ نہین کیا گیا ابن مسعود نے
جواب دیا کہ واللہ قریش اور حلیفان قریش مین ابوجہل سے زیادہ تر کوئی دشمن خدا و رسولؐ نتھا اور مین کوئی عذر تیرا
پذیرا نہین کرتا ہون اسلیے کہ تو اوسکی حمایت کرتا ہے پس ابوسلمہ چپ ہو رہا اور بعد ازان لوگون نے اوس سے سنا
کہ وہ در بارۂ ابی جہل کے اپنے کلام سے استغفار بجا کرتا تھا اور رسول خدا صلعم قتل ابی جہل سے بہت مسرور تھے
اور کہتے تھے اَللّٰھُمَّ اَنْجَزْتَ مَا وَعَدْتَنِیْ فَتَمِّمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ اے پروردگار تو نے جو مجھسے
وعدہ کیا تھا وہ وفا کیا پس اپنی نعمتون کو مجھپر تمام کر راوی نے کہا آل ابن مسعود کہتے تھے کہ سیف ابی جہل کی
سیم کوفتہ یعنے چاندی لگی ہوئی یا چاندی چڑھی ہوئی جسکو عبداللہ بن مسعود نے اوس روز غنیمت مین پائی تھی

ہمارے پاس ہے الغرض اجتماع اقوال ہمارے اصحاب کا یہ ہے کہ معاذ بن عمرو اور دونون پسران عفرا نے ابوجہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر دم مین عبداللہ بن مسعود نے اوسکا سر کاٹا پس یہ سب کے سب اوسکی قتل مین شریک تھے اور **راویون** نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم اوپر مقتل پسران عفرا کے کھڑے ہوے فرماتے تھے خداوندا دونون فرزندان عفرا پر رحم کر کہ اون دونون نے قتل مین فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کی شرکت کی ہے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اوسکے قتل مین اون دونون کے ساتہ اور کون شریک تھا فرمایا ملائک شریک تھے اور آخر کو ابن مسعود نے اوسکو زخمی قتل کیا پس یہ بھی اوسکے قتل مین شریک ہوا اور **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث **بیان** کی معمر نے زہری سے اونہون نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اے پروردگار تو کافی ہو میری جانب سے نوفل بن خویلد کو یعنے اوس سے انتقام کر اور اوس روز نوفل آگے نکلکر شور کرتا تھا یعنے اپنی جماعت کو پکارتا تھا اور وہ خوف زدہ تھا اسلیے کہ اوسنے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا کہ اوائل مین جسوقت مشرکین اور مسلمین مقابل ہوے تو وہ باواز بلند شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش یہ آجکا دن روز بلندی اور نیکنامی کا ہے اور جب اوسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے تمہاری کیا غرض ہے کیا تم خیال نہین کرتے ہو کہ کسکو تم قتل کرتے ہو کیا تمکو دودہ پینے کی حاجت نہین ہے یعنے کیا تمکو مجھسے متمتع ہونے کی احتیاج نہین ہے یہ سنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کرلیا اور اوسکو اپنے آگے آگے لیچلے اور نوفل جبار سے باتین کرتا جاتا تھا اوسوقت اوسنے علی کو اپنی سمت آتے دیکھکر پوچھنے لگا اے برادر انصار یہ کون شخص ہے قسم ہے لات عزّے کی مین اس شخص کو دیکھتا ہون کہ وہ میرے قصد سے میری جانب چلا آتا ہے جبار نے کہا یہ علی بن ابی طالب ہے تب نوفل نے کہا مین نے مثل آج کے کوئی ایسا مرد تیز و چالاک اوسکی قوم بھر مین نہین دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اوسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اوسکی سپر مین در آئی پھر اوسکو سپر سے کھینچکر اوسکے دونون پانون پر ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اوسکی کمر سے لپٹی تھی یا زرہ نیمہ تھی یعنے کمر تک اونچی تھی پس حضرت نے اوسکے دونون پاؤن کاٹنے بعد ازان اوسکو قتل کیا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین کسکو حال قتل نوفل بن خویلد کا معلوم ہے علی علیہ السلام نے جواب دیا یا رسول اللہ مین نے اوسکو قتل کیا یہ سنکے آنحضرت صلعم نے تکبیر کی اور فرمایا وہ خدا ایسا ہے جسنے میری دعا کو اوسکے بارہ مین قبول فرمائی اور اوس روز عاص بن سعید آگے بڑھکر لوگون کو واسطے قتال کے اغوا کرتا تھا اوسوقت درمیان اوسکے اور علی کے ملاقات ہوئی تو علی نے اوسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سعید اوسکے بیٹے سے کہتے تھے کہ مین تجکو اپنی طرف کشیدہ خاطر دیکھتا ہون گویا تجکو گمان ہے کہ مین نے تیرے باپ کو مارا ہے وحالآنکہ مین قتل مشرک سے عذر خواہی نہین کرتا ہون و بلکہ مین نے عاص بن ہشام

بن المغیرہ اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے سعید نے جواب دیا اگر تو ہی اوسکو قتل کرتا تو قتل کرتا تیرا
البتہ باطل پر تھا یعنے اسلیے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریش بہترین مردم
ہین از روے عقل کے اور بہترین ہین امانت مین کوئی شخص تلاش انکی برائی کی نکریگا مگر یہ کہ خدا اوسکو اوندھے منہ
گراویگا یعنے ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ اور مشرکین مقابلے
مین باہم بھڑ گئے اور صفین ہماری اور اونکی مل گئین تو مین پیچھے ایک شخص کے اونمین سے بقصد جنگ چلا
اوسوقت مین نے دیکھا کہ ایک اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خثیمہ یہ دونون ایک تودہ ریگ پر باہم
جنگ کرتے تھے یہانتک کہ اوس مشرک نے سعد بن خثیمہ کو مار لیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین
ڈھکا ہوا تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اوترا اور مجھے اوسنے پہچانا مگر مین نے
اوسکو نہین پہچانا کہ وہ وردی پہنے تھا پھر وہ مجھسے پکار کر کہنے لگا اے ابن ابی طالب لڑنے کو ادھر آ پھر مین
اوسکی طرف مڑا اور وہ آگے بڑھکر مجھپر آیا و چونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین نیچے کو پیچھے ہٹا تاکہ وہ بلندی سے
میری طرف اوتر آوے کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آپڑے اور مجھکو قابو مین کر لیوے تب وہ بولا
اے ابن ابی طالب تو بھاگ چلا پھر جب کہ دونون قدم میرے مل گئے (یعنے مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا)
اور قدم ایک جا جم گئے تو وہ میری طرف بڑھا اور قریب آکر اوسنے مجھے تلوار ماری مین نے وار اوسکا
سپر پر روکا پس تلوار اوسکی سپر مین گڑ گئی مین نے فرصت پاکر اوسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری
تو وہ تھرا گیا اور میری تلوار نے اوسکی زرہ کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اوسکا کام تمام کریگی کہ
ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے دیکھی تو مین نے اپنا سر نیچا کر لیا دفعتہً وہ تلوار اوسپر آپڑی کہ کاسہ سر
اوسکا مع خود کاٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر بولا لے اس ضربت کو مین ابن عبدالمطلب ہون اوسوقت
مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ بن عبدالمطلب تھے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن
محصن سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا روز بدر میری تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجھکو
ایک چھڑی عنایت فرمائی تو یکایک وہ ایک شمشیر دراز ہو گئی صاف و صیقل کی ہوئی کہ اوسی سے مین برابر
جنگ کرتا رہا یہانتک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ وہ تلوار تا بمرگ اوسکے پاس رہی اور **واقدی**
نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے **روایت** کی کہ اونہون نے چند اشخاص بنی
عبد الاشہل سے سنکر بیان کیا کہ روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم بن حریش کی ٹوٹ گئی پس وہ بیکار یعنے نہتی
رہگئی کہ اونکے پاس اور کوئی ہتھیار نتھا تب رسول خدا صلعم نے ایک شاخ شاخہاے سنر سے کہ آپکے
ہاتھ مین تھی اوسکو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ لکڑی بہترین تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اوسکے پاس رہی

یہان تک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبیدہ کے شہید ہوے اور راوی نے کہا کہ اوسی عرصے مین حارث بن سراقہ
لب حوض حاضر تھے ناگاہ ایک تیر آیا کہ وہ بہت تیز تھا حارث کے سینے پر لگا پس لوگون نے شام تک وہی پانی
خون ملا ہوا پیا چنانچہ جب مدینے مین خبر قتل حارث کی اونکی مادر و خواہر نے سُنی تو اونکی والدہ نے کہا واللہ
جب تک رسول خدا صلعم تشریف نہ لاوینگے مین حارث کے غم مین نہ روُونگی اسلیے کہ مین حضرت سے پوچھونگی
اگر میرا بیٹا جنت مین ہے تو مین اوسکے لیے نہ روُونگی اور اگر وہ دوزخ مین ہے تو روُونگی وَلَعَمْرُ اللّٰهِ فَاعْوَلَنَّه
اور قسم ہے خدا کی کہ پھر مین اوسکو چلا چلا کے روُونگی یا بمعنی تعویل یعنے مین نے اس غم کو اپنے دل پہ
بار کر رکھا ہے یعنے موقوف رکھا ہے آخر جب رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت والا
مین آئی اور عرض کی یا رسول اللہ صدمہ حارث کا جو میرے دل پہ ہے آپ خوب جانتے ہین مین نے چاہا کہ
اوسکے غم مین بکا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ایسا نکرونگی تا وقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات
پوچھ نہ لونگی کہ اگر حارث جنت مین ہے تو اوسپر بکا نکرونگی اور اگر جہنم مین گیا تو اوسکے ماتم مین گریہ و زاری
بشور و شیون کرونگی یہ سنکے حضرت نے فرمایا هَبِلْتِ یعنے تو بے فرزند ہو یا تو اپنے فرزند کے
مثل ثکلت
غم مین رو کیا جنت ایک ہے بلکہ بہت سی جنتین ہین قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے
البتہ حارث فردوس برین مین ہے اوسنے کہا تو پھر مین اب کبھی اوسکے لیے بکا نکرونگی اور رسول خدا صلعم
نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اوسمین دست اطہر دھویا اور اوسمین دہن اقدس سے کُلّی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر
حارث کو مرحمت کیا تب اوسنے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا کہ اوسنے بھی پیا بعد ازان دونون کو حکم کیا
کہ کچھ پانی اپنے گریبانون کے اندر چھڑک لو اون دونون نے یون ہی کیا اور حضرت علیہ السلام کی حضور سے
رخصت ہوکر اپنے گھر مین آئین چنانچہ مدینے مین کوئی عورت زیادہ ان دونون عورتون سے خنک چشم
و دلشاد نتھی اور راوی کہتے ہین کہ ہُبیرہ بن ابی وہب نے جب شکست قوم کی دیکھی تو اوندھے منہ گرا اوسکو
کسی نے پے کیا کہ وہ قدرت اوٹھنے کی نرکھتا تھا اوسوقت اوسکے پاس ابو اسامہ جُشمی حلیف اوسکا آیا
اوسنے اوسکی زرہ تن سے جدا کرکے اوسکو اوٹھا لیگیا اور بعضون نے کہا ہے کہ ہُبیرہ کو ابو داؤد مازنی
نے تلوار سے مارا کہ اوسکی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ منہ کے بل گرا کہ پھر زمین سے جنبش نکر سکا اور ابو داؤد
وہان سے چلے گئے تب یہ حال ہُبیرہ کا دونون پسران زہیر جُشمی یعنے ابو اسامہ اور مالک نے دیکھا اور یہ دونون
جُشمی اوسکے حلیف تھے چنانچہ ان دونون نے لوگون کو اوسکے پاس سے بزور تلوار ہٹایا اور اوسکو
قاتلون کے ہاتھ سے بچایا پھر اوسکو ابو اسامہ اوٹھا لے بھاگا اور بچا لیگیا اور لوگون کو اوس سے دفع کرتا جاتا تھا
اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اون دونون کُتّون نے جو حلیف تھے اوسکی حمایت کی شل اللہ ابو اسامہ

کہ گویا وہ زقل تھا یعنے نخلہ دراز اور **بعضون** نے کہا ہی کہ جس شخص نے اوسکو تلوار ماری تھی وہ مجذر ابن
ذیاد تھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسے بن یعقوب نے اپنے عم سے اونھون نے
کہا مین نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سنا اونسے کہا مین نے مروان بن الحکم سے سنا کہ اونسے
حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اس حال سے انکار کرتا تھا آخر اونسے اس بات مین
اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے مقاتلہ کیا اوسوقت مین نے ایک صدا سنی کہ کوئی چیز
آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین پتھر گرتا ہے اوسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
مشت بھر کر اون لوگون پر پھینکی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر
سے **روایت** کی ہے اونسے کہا مین نے نوفل بن معویۃ الدیلی سے سنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست
پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین پس
اس آواز سے سخت ہیبت ہمپر طاری تھی اور حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہم لوگ شکست پاکر بھاگے ہین
تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہے کہ دن تمام ہوا درحال آنکہ
ابھی دن اوسیقدر ہے جو تھا حکیم کہتا ہے غرض میری اس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کسیطرح رات
ہو جاوے تا قوم ہماری طلب و تلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اوسوقت حکیم کو عبید اللہ اور عبد الرحمان
پسران عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبد الرحمان نے اپنے بھائی سے کہا
آؤ ہم اوتر پڑین اور ابوخالد کو سوار کر دین درحال آنکہ عبید اللہ لنگڑا تھا تب عبید اللہ نے کہا تو دیکھتا ہے
کہ میرے پاؤن نہین ہین ہین کیونکر چلونگا عبد الرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی اسوقت ضرور ہے
کہ اگر ہم مر جاوینگے تو ہمارے پیچھے ہمارے عیال کی وہ کفالت کریگا اور اگر زندہ رہے تو وہ ہم سب کو سواری دیگا
آخر عبد الرحمان اور اوسکا بھائی لنگڑا دونون اونٹ سے اوتر پڑے اور حکیم کو سوار کر دیا اور خود دونون
پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مر الظہران مین پہونچے تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان
وہ امر دیکھا تھا کہ مثل اوسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہان سے آگے نجاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان
چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسیکا باقی نہ بچا تھا جسپر خون اونٹون کا نہ پہونچا ہو یہ سنکے وہ دونون بھی
کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا تھا ولیکن ہمنے تمکو اور اپنی قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمہارے
ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہمکو تمہارے ساتھ مین کچھ اختیار نتھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے مخلد بن خفاف
سے **روایت** کی کہ اونسے اپنے والد سے سنکے بیان کیا کہ قریش کے ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب
وہ شکست پاکر بھاگے تو اونہون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور مسلمین اونکا پیچھا کیے تھے اور جو کچھ

وہ ڈالے جاتے تھے یہ لوگ اوسے اوٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے کہا مین بھی اوس روز تین زرہ پڑی ہوئی اپنے اہل مین اوٹھا لایا اور بعد اس واقعہ کے وہ ہمارے یہان رہین چنانچہ ایک شخص قریش نے اون زرہون مین سے ایک زرہ کو ہمارے پاس دیکھکر پہچانا اور بولا یہ زرہ حارث بن ہشام کی ہے اور

واقدی نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبداللہ بن عمرو بن امیہ سے **روایت** کی ہے اونے کہا مین نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سُنا وہ کہتے تھے مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جو اوس روز بھاگنے والون مین تھا یہ کہ مین اوس روز اپنے دل مین کہتا تھا مین نے ایسا امر کبھی نہین دیکھا کہ سب مرد عورتون کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور **راوی** کہتے ہین کہ ایک شخص قباث بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین ہمراہ مشرکین کے بدر مین حاضر ہوا اور مین اصحاب محمد کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ مین قلیل نظر آتے تھے اور جو آدمی اور گھوڑے ہمارے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر باایں ہمہ وہ سب جب بھاگے تو مین بھی اونکے ہمراہ بھاگا اور مین دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ مین نے مثل اسکی کبھی نہین دیکھا کہ لوگ عورتون کو چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین اوس وقت ایک اور شخص جو میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آملا مین نے اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہے اوسنے کہا نہین واللہ یہ میرے ہمراہ نہین ہے تا آنکہ اوس شخص نے میرے ہمراہی کو زخمی کیا اور مین نکل گیا اور موضع غمیقہ مین قبل طلوع آفتاب پہونچا (موضع غمیقہ مقام سُقیا سے جانب یسار واقع ہے اور درمیان غمیقہ اور مقام فُرع کے ایک شب کی راہ ہے اور وہان سے مدینہ آٹھ بُرد ہے اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہے) اور مین اپنے ہمراہیون کا راہبر تھا اور مین شارع عام پر نہین چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے کوئی بطلب و تلاش ہمارے آتا ہو سو مین نے رستہ بدل دیا اور راہ سے کج ہو کر چلا چنانچہ مقام غمیقہ مین ایک شخص میری قوم سے مجکو ملا اوسنے مجھسے پوچھا تیرے پیچھے کی کیا خبر ہے مین نے کہا کچھ نہین سوا اسکے کہ ہم لوگ مارے گئے اور قید ہوے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے پاس کوئی سواری بھی ہے تب اوسنے مجکو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور کچھ زاد راہ بھی دیدی تا آنکہ مین جحفہ مین پہونچکر راستے پر ہو لیا اور مکے مین پہونچا اور مین نے حیسمان بن حابس الخزاعی کو مقام غمیم مین دیکھا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہے تاکہ مکے مین قریش سے خبر ہلاکی و تباہی قوم کی بیان کرے اگر اوس وقت مین چاہتا تو اوس سے پہلے مکے مین پہونچتا مگر مین نے اونس سے رستہ اپنا کاٹ لیا تا آنکہ وہ مجھسے پہلے دن کو پہونچ گیا تھا پھر جس وقت مین مکے مین پہونچا اور قریش کو خبر اونکے مقتولون کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ خزاعی کو لعن کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص خبر اچھی نہین لایا ہے بعد ازان مین مکے مین مقیم رہا پھر جب کہ جنگ خندق بھی ہو چکی ہے تو مین نے

خیال کیا کہ اگر مین مدینے مین جاتا تو مین دیکھتا کہ محمد کیا کہتے ہین اور میرے دل مین اسلام مرتکز ہو چکا تھا
آخر مدینے کو مین گیا اور وہان لوگون سے رسول خدا صلعم کو استفسار کیا اونہون نے کہا وہ دیکھیو مسجد کو بیٹھے ہین
اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین تب مین اوس مجمع مین آیا اور اونمین سے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا تھا
چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا یا قباث بن اشیم روز بدر تو ہی کہتا تھا مَارَأَیْتُ مِثْلَ هٰذَا الْاَمْرِ
فَرَّ مِنْهُ اِلَّا النِّسَاءُ یعنے مین نے مثل اس امر کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سواے عورتون کے یعنے
عورتون کو چھوڑکر مین نے کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ تو رسول اللہ ہے
کیونکہ یہ بات مین نے کبھی کسی سے نہین کہی تھی اور زبان سے مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین
یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ نبی نہوتے تو حق تعالی آپ کو اس کلام پر مطلع نکرتا آپ مجھپر
توجہ فرمایئے کہ مین آپ سے بیعت کرتا ہون تب حضرت نے مجکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا اور راوی
کہتے ہین کہ جسوقت مسلمانون نے اور مشرکون نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنے جب طرفین سے بمقابلہ
پیش آئے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جو جسکو قتل کرے اوسکے لیے کذا وکذا یعنے ایسا ایسا امر ہے اور
جو کوئی اسیر کریگا کسیکو اوسکے واسطے یہ یہ اجر ہے پھر جسوقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوے
تو لشکر اسلام مین لوگ تین فرقہ ہوگئے ایک فرقہ تو گرد خیمۂ رسول خدا صلعم کے حاضر باش رہے اور اوس خیمہ مین
ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقہ غارت و تاراج پر جا پڑے اور ایک فرقہ درپے طلب دشمن تعاقب کرتے
چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کر لائے اور مال غنیمت بھی لے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ جو منجملہ حضار خیمہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اونہون نے کلام کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو تعاقب وطلب دشمن سے اس بات نے نہین روکا
کہ ہم مال سے بے پرواہ ہین یا دشمنون کے مقابلے مین ہم نامرد ہین بلکہ ہمکو اس خوف نے منع کیا اور باز رکھا کہ
اگر ہم آپکے مقام کو خالی چھوڑ دیوین تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا آپپر آپڑے اور حال یہ ہے
کہ جو لوگ گرد خیمہ آپکی نگہبانی کو رہ گئے وہ وجوہ الناس یعنے رودار و ممتاز ہین مہاجرین و انصار مین سے
کہ انمین سے ایک بھی آپکی خدمت سے جدا نہوا اور با وراے اسکے کثرت مردم کی بہت ہے اگر مال غنیمت سارا
آپ ان سبکو دیدیوینگے تو آپکے اصحاب کے لیے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نرہیگا اور حال یہ ہے
کہ اسیر و قتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہے (اور مترجم کہتا ہے کہ اخیر کلام سعد سے مراد یہ ہے کہ ہر گاہ
سرہنگا اسیرون کا اور رخت وساز مقتولون کا جو کہ کثیر التعداد ہے وہی لوگ پاوینگے جو حکم من قتل قتیلا
ومن اسر اسیرا کے ہین یعنے جنہون نے جسکو قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیل ہین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے
اون اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نبچیگا) چنانچہ اس باب مین درمیان مردم اختلاف پڑا

پس حق تعالے نے یہ آیۃ نازل فرمائی يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ
یعنے دربارہ مال غنیمت کے لوگ تجھسے سوال کرتے ہین تو اونسے کہدے کہ غنیمت مال خدا و رسول کا ہے آخر الامر
جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت سے اونکو کچھ وصول نہوا تو بعد اوسکے حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا
وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ یعنے تم لوگ آگاہ ہو
اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اوسکا خمس خدا اور رسول کے واسطے ہوگا چنانچہ بعد نزول اس حکم کے رسول خدا
صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کردیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبادۃ بن الصامت
سے **روایت** کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون نے سارا انفال مال واسطے خدا و رسول کے سپرد کردیا یہانتک
کہ اوس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے بھی خمس نہین لیا بعد ازان یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوا أَنَّمَا
غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ سو رسول خدا صلعم نے بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا
اوس مال سے جو اول غنیمت مین حاصل ہوا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عکرمہ سے **روایت**
کی ہے اونسے کہا لوگون نے دربارہ غنیمت بدر کے باہمدگر اختلاف کیا یعنے آپس مین جھگڑا ڈالا تب رسول خدا
صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگون کے پاس ہے لیجاوے اور بیت المال مین جمع رہے چنانچہ اوسمین سے
کسیکے پاس کچھ باقی نرہا مگر یہ کہ سب جمع ہوگیا اوسوقت اہل شجاعت یعنے لڑنے والون نے یہ جانا کہ یہ مال مخصوص
ہمین لوگ پاوینگے اور سواے ہمارے اورون کو جو اہل ضعف ہین یعنے جنکو یاراے جنگ نتھا نملیگا بعد ازان
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی یا رسول اللہ
سواران قوم جنہون نے لوگون کی حمایت کی کیا اونکو آپ حصہ برابر اون لوگون کے دینگے جو ضعیف و عاجز
قابل جنگ نہین ہین حضرت نے فرمایا تیری مادر تیرے ماتم مین روے تم لوگ فیروزمند و ظفریاب نہین ہوتے
مگر اپنے ضعفا کی دعا سے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے
اونہون نے کہا مین نے موسے بن سعد بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے دربارہ
اسیران مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ مقتولین کے اور درباب انفال غنیمت کے کسطرح حکم کیا تھا اونہون نے کہا
اوس روز نقیب بحکم حضرت علیہ السلام کے ندا دیتا تھا کہ جس کسی نے کسیکو قتل کیا ہو اوسکا رخت و ساز اوسی
قاتل کے لیے ہے اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اوسیکا بندی ہے یعنے اوس قیدی کا سر بہا اوسی شخص کے واسطے
پس ہر قاتل کو اوسکے قتیل کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر مین دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ ہاتھ لگا وہ سب
درمیان مردم اوسی عرصہ مین تقسیم کیا گیا پھر مین نے عبد الحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت و ساز ابی جہل کا کسکو ملا
اونہون نے کہا ہمارے نزدیک اسمین اختلاف ہے چنانچہ بعض نے کہا کہ اوسکا اسباب معاذ بن عمرو بن الجموح کو دیا

اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابن مسعود کو دیا تب مین نے عبد الحمید بن سے کہا تجھے اس بات
کی کس نے خبر دی بیٹے تو نے کس سے سنا اونہون نے کہا جس نے مجھسے بیان کیا کہ زرہ اسباب
حضرت نے معاذ بن عمرو کو دیا تو اسکی خبر مجھکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی ہے اور
جس شخص نے پایا ابن مسعود کا نقل کیا تو اس روایت کو مجھسے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا
اور راویون نے کہا ہے کہ زرہ ولید بن عتبہ کی اور خود و کلاہ اوسکا یہ سب علی علیہ السلام
نے لیا اور سلاح عتبہ کا حضرت حمزہ رضی اللہ نے پایا اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو
ملی یہان تک کہ اونکے ورثہ کے پاس باقی تھی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے
محمد بن سہل بن حثمہ سے **روایت** کی اونہون نے کہا رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ جملہ
قیدی اور تمام رخت و ساز مقتولون کا اور جو کچھ غنیمت سے جسکو دستیاب ہوا ہے سب اونہین کو
پھیر دیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم دربارۂ اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور
اسباب مقتولون کا مخصوص اون قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنہون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچھ
غنیمت لشکر سے ہاتھ لگا تھا وہ سب درمیان مردم تقسیم کر دیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہے
کہ جو کچھ جنکے لیے حضرت علیہ السلام مقرر و تجویز کر چکے تھے وہ بدستور اونکو سپرد کیا اور باقی غنیمت مین
جو غیر مقرر تھا وہ درمیان مردم بالتقسیم کیا گیا اور جب مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اوسپر جو شخص مہتمم
مقرر ہوا تھا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے اور **واقدی** نے دوسری روایت
مین بواسطہ رواۃ کے ابو حثمہ سے نقل کیا ہے کہ نبی صلعم نے مال غنائم کو بمقام سیر تقسیم کیا تھا
(اور سیر ایک گھاٹی ہے کوچہ صفرا مین) اور بعضون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم نے مہتمم مال غنیمت کا
خباب بن الارت کو کیا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ انصاری سے **روایت** کی کہ
جب مال غنیمت جمع ہوا تو مین اونٹ تھے اور جنس متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان لوگون کے
تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ مع اسباب اوسکا اور بعضون کو دو دو اونٹ اور ایک کو مع [illegible] تقسیم ہوا
اور مال غنیمت کے تین سو ستر حصہ ہوئے تھے اور پیدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے سوار دو حصے
چار حصے لگے یعنے دوہرا حصہ اور آٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے اونکے حصے بھی رسول خدا صلعم نے عطا کئے کہ وہ
سب تین سو [illegible] تھے اونمین سے تین شخص مہاجر تھے جنمین سے ایک [illegible] عثمان
بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول خدا صلعم اونکو پاس رقیہ اپنی دختر کے چھوڑ آئے تھے کہ وہ بیمار تھین
اونہون نے وفات پائی جس دن کہ زید بن حارثہ مدینہ مین خبر فتح لائے تھے اور دوسرے طلحہ بن عبید اللہ [illegible]

بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ ان دونوں کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کاروان کے بھیجا تھا سو یہ دونوں
موضع حوراء تک پہونچے تھے (حوراء عقب ذی المروہ کنارۂ دریا کے واقع ہے اور درمیان حوراء اور ذی المروہ کے
دو شب کی راہ ہے اور درمیان ذی المروہ اور مدینے کے فاصلہ آٹھ برد کا یا کچھ کم ہوگا اور ایک برد بارہ میل کا
ہوتا ہے) اور انصار میں سے ایک ابو لبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم اونکو مدینے میں اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے
اور دوسرے عاصم بن عدی تھے اونکو حضرت نے اہل قباء اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر کیا تھا اور تیسرے حارث
بن حاطب کہ اونکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا چوتھے خوات بن جبیر پانچوین حارث بن الصمہ
کہ یہ دونوں مقام روحا مین چھوڑے گئے پایہ کہ یہ دونوں بیمار ہوگئے تھے پس یہ لوگ ہیں کہ ہمارے نزدیک انکی
غیر حاضری اور حصہ پانے میں کچھ اختلاف نہیں اور مروی ہے کہ رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا حالانکہ وہ بھی غیر حاضر تھے
اور جسوقت قتال بدر سے فارغ ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہیں ہوا لیکن اوسکو اسمین رغبت بہت تھی اور
یہ اسطرح ہوا کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے مدینے میں لوگون سے بیعت جہاد لی ہے تو سعد بن عبادہ محلہ انصار میں جاکر اونکو خروج پر تاکید کرتے تھے اور
وہیں کسی مقام میں اونکو سانپ نے کاٹا تھا سو جسکے وہ حاضری سے باز رہے تھے سو اونکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک الساعدی کو بھی حصہ
لگایا گیا اسلیے کہ وہ بدر چلنے کی تیاری کر چکے تھے دفعتہً بیمار ہوگئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مرگئے اور اونہون نے خدمت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مین وصیت بھی کی تھی (یعنے در بارہ حصہ اپنے واسطے اہل و عیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا
یہ سب چار آدمی ہیں کہ انکی بارہ میں اجتماع اہل حدیث کا ویسا نہیں ہے جیسا اون آٹھون پر اتفاق ہے اور **واقدی** نے
بواسطہ ابن ابی سبرہ کے زید بن یعقوب سے **روایت** کی ہے کہ ہرآئینہ رسول خدا صلعم نے چودہ مقتولوں کا بھی سہم جو بدر مین شہید
ہوئے عطا کیا چنانچہ زید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھسے عبد اللہ بن سعد بن خیثمہ بیان کرتے تھے کہ جسوقت رسول خدا صلعم تقسیم
غنائم کرتے تھے تو ہمنے اپنے والد کا سہم بھی پایا کہ اوسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لائے تھے اور **واقدی** نے بواسطہ
رواۃ کے عبد اللہ بن مکنف سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا ہیں نے سائب بن ابی لبابہ سے سنا
وہ بیان کرتے تھے کہ ہرآئینہ رسول خدا صلعم نے مبشر بن عبد المنذر کا بھی حصہ عنایت کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس
معن بن عدی لے آئے تھے اور تعداد اون اونٹون کی جو روز بدر دستیاب ہوے ایک سو پچاس اونٹ تھے
اونپر ادم یعنے اویم یا گندم وغیرہ غلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب اوس دن مسلمانوں کو ہاتھ لگا اور اوس
اسباب غنیمت میں جو اوس روز حاصل ہوا تھا ایک چادر پیچیدہ تھی سرخ رنگ وہ گم ہوگئی تھی تو بعض نے مسلمین میں سے
یہ بات کہی کیا ہوا جو ہم اوس قطیفہ کو نہیں دیکھتے ہیں یعنے وہ نظر نہیں آتا اور نہیں ملتا شاید رسول خدا صلعم نے لیا ہے
پس اس بات پر حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ الی آخرہ یعنے نبی کے لیے
یہ بات سزاوار نہیں ہے کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور اوسوقت ایک شخص رسول خدا صلعم کی خدمت میں آیا اور عرض کی

یارسول اللہ فلان شخص نے وہ قطیفہ چرالیا ہے تب حضرت نے اوس آدمی سے پوچھا اوسنے انکار کیا کہ مین نے ایسا نہین کیا پھر مخبر نے عرض کیا یارسول اللہ فلانی جگہ کھودی جاوے پس حضرت علیہ السلام نے حکم کیا تو وہان کھودا گیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اوسوقت ایک شخص نے کہا یارسول اللہ فلان شخص کے حق مین استغفار کیجیے اور اوس کہنے والے نے دو مرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا دَعْنِیْ عَنْ اٰخَرِیْ یعنے فرمایا مجکو باز رکھو اپنی خر سے یعنی اس شخص کے ذکر سے مجھے معاف کرو اور لشکر اسلام مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور بعضے کہتے ہین وہ گھوڑا مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور میرے گھوڑے کا بھی حصہ عطا کیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اوس روز گھوڑے کا دوہرا حصہ لگایا اور ایک حصہ اوسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابو عُفیر محمد بن سہل سے **روایت** کی ہے اونہون کہا کہ روز بدر ابو بُردہ بن نیار ایک گھوڑا لوٹ مین لائے اور وہ گھوڑا زمعہ بن الاسود کا تھا آخر وہ اونہین کے سہم مین آیا اور اوس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتھ لگین اور بہت سے ہتھیار اور سواریان ہاتھ آئین اور اونہین ناقہ ابو جہل کا بھی تھا کہ اوسکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے خود لیا اور اکثر اوسی پر سوار ہوکر جہاد کرتے تھے یہان تک کہ روز حدیبیہ اوسکو ہدی کعبہ کردیا و بعد ازان اون دنون مشرکین نے اوس ناقہ کو بعوض سو ناقون کے درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اوسکو نامزد ہدی کعبہ نکردیا ہوتا تو البتہ مین بدل لیتا اور رسول خدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباس رضہ سے اور دوسرے طرق مین سعید بن المسیب سے **روایت** کی ہے کہ ان دونون نے کہا کہ ذوالفقار تلوار کو رسول خدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا تھا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور جس تلوار سے حضرت نے روز بدر جہاد کی اوسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ اونہون نے وہ تلوار اور ایک زرہ جسکا نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے صالح بن کیسان سے **روایت** کی وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا تو کوئی تلوار حضرت کے ہاتھ مین نہ تھی اور اول تلوار جو حضرت نے باندھی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ روز بدر غنیمت سے ہاتھ آئی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابو اسید الساعدی سے **روایت** کی ہے کہ جب روبروے ابی اسید کے ذکر ارقم بن ابی ارقم کا آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اوس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہے جو کسی سے نہین لوگون نے پوچھا آخر باعث اسکا کیا ہے اونہون نے بیان کیا جب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ مسلمین نے جو کچھ لوٹ مین پایا ہے وہ سب پھیر دوین یعنے حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی داخل کردی اور اوسکا نام مرزبان تھا

اور اوسکی بڑی قدر وقیمت تھی اور مجھے آرزو تھی کہ وہ پھر بھی کو ملے ناگاہ ارقم نے رسول خدا صلعم سے اوسیکو مانگا اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جو کوئی کچھ مانگتا تھا تو انکار نہین کرتے تھے چنانچہ وہ تلوار اوسکو دیدی اور پھر ایسا ہوا کہ میرا بیٹا لیقیفہ گھر سے باہر نکلا تو اوسکو غول بیابانی نے اوٹھا لیا اور اپنی پیٹھ پر لادکر اوٹھا لیگیا اور درمیان اس ذکر کے ایک شخص نے ابو اُسید سے پوچھا کیا اوس زمانے مین غیلان بھی تھے اونھون نے کہا ہان اوس وقت تو تھے مگر اب ہلاک ہو گئے ناگاہ صحرا مین میرے بیٹے کو ابن ارقم ملا تو میرا بیٹا اوسکو دیکھکر خوش ہوا اور اوس سے روکر استغاثہ کیا اونھون نے پوچھا تو کون ہے غول بولا اسکو مین نے اپنی گود مین پالا ہے اور وہ غول اوس سے بازی کرتا تھا اور لڑکا اوسکو جھوٹھا کہتا تھا پس ارقم نے اوس پر کچھ التفات نکی اور پھر ایسا ہوا کہ میرے گھر سے گھوڑا رسی توڑا کر نکل گیا اور مقام غابہ مین ارقم کو ملا اونھون نے اوسکو پکڑا اور اوس پر سوار ہو کر آتے تھے جب قریب مدینہ پہونچے تو گھوڑا اونسے چھوٹکر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس عذر خواہی کو آئے اور کہا وہ گھوڑا مجھسے چھوٹکر بھاگ گیا پھر مین اوسکے پکڑنے پر قادر نہوا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے **روایت** کی ہے کہ روز بدر مین نے تلوار عاص بن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی حضرت نے مجھے عطا کی اور میرے ہی باب مین یہ آیہ نازل ہوا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور **راوی** کہتے ہین کہ چند غلام مملوک بدر مین حاضر ہوے تھے اونکو حضرت علیہ السلام نے غنیمت سے حصہ نہین دیا وہ تین غلام تھے ایک غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور غلام عبدالرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسول خدا صلعم نے شقران اپنے غلام کو اسیرون پر مہتمم مقرر کیا تھا سو اون تینون غلامون نے ہر ایک قیدی سے اسقدر مال پایا کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت مین اتنا پاتے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے **روایت** کی ہے اونھون نے کہا مین نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اوسکی رگ عرق النسا کٹ گئی پھر مین نے اوسکا پیچھا کیا اوسکے نشان خون پر یہان تک کہ مین نے اوسکو پایا اوس حال مین کہ مالک بن دخشم نے اوسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اوسکے سر کے بال تھامے تھے تب مین نے کہا یہ میرا بندی ہے کہ مین نے اسکو تیر مارا اور مالک نے کہا یہ قیدی میرا ہے کہ مین نے اسکو گرفتار کیا ہے مگر رسول خدا صلعم نے اوسکو ان دونون سے خود لے لیا آخر مقام روحا مین مالک کی حراست سے سہیل نکل بھاگا تب مالک نے لوگون مین اوسکے بھاگ جانیکا شور کیا اور اوسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ خود آن حضرت صلعم نے اوسکو پایا مگر قتل نہین کیا اور **واقدی** نے بواسطہ روات کے عاصم سے **روایت** کی ہے اونھون نے کہا کہ ابو بردہ بن نیار نے مشرکین مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اوسکا نام سعید بن وہب تھا اور وہ بنی سعد بن لیث سے تھا اور اوس عہد مین عمر رضی اللہ نے ابی بردہ سے ملاقات کی اور اونکو دیا کہ

قتل قیدی کی تاکید کرتے تھے بلکہ وہ جسکے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اوسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور یہ ماجرا
قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر سعد بن وہب اوسی حالت مین کہ وہ ابی بردہ کے پاس قید تھا حضرت عمر
رضی اللہ سے مخاطب ہو کر بولا اے عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہمپر غالب ہو ہرگز نہین قسم ہے لات وعزیٰ کی
تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا مسلم فرمان بردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا کلام
کرتا ہے وحال آنکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہے یہ کہکر اوسکو ابی بردہ سے لے لیا اور اوسکو قتل کیا اور بعضون نے
کہا کہ خود ابو بردہ نے اوسکو قتل کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے **روایت**
کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلعم نے فرمایا سعد کو اونکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر نکرو نہین تو سارے
اسیرون کو جو تمہارے پاس قید ہین مار ڈالیگا اور **واقدی** نے بواسطہ روات کے یحیےٰ بن ابی کثیر سے **روایت**
کی ہے اونہون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کے اسیر کو بزور چھین نہ لیوے
اسلیے کہ اوسکو قتل کرے اور جسوقت مردم مشرکین بندی مین آئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا (یعنے بلکہ مارا جانا
اون قیدیون کا گوارا تھا) چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا اے ابو عمرو گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرون کا تجھپر بہت شاق
گذرا عرض کی ہان یا رسول اللہ مجھکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا الہذا مین نے
چاہا کہ خدا تعالے ان مشرکون کو ذلیل وخوار کرے کہ ہم انکو قتل کرکے خون بہاوین اور اوس روز نضر بن الحارث کو
مقداد نے اسیر کیا تھا پھر جسوقت رسول خدا صلعم بدر سے نکل کر مقام اثیل مین پہونچے تو وہان سارے قیدی
حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کیے گئے اوسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کی طرف نظر کی
اور دیر تک اوسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث نے ایک شخص سے جو اوسکے پہلو مین کھڑا تھا کہنے لگا
کہ واللہ محمد مجھکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ اونکی آنکھون مین مجھکو اپنی موت نظر آتی ہے
اوس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہے مگر تجھپر رعب غالب ہے تب نضر نے مصعب بن عمیر سے کہا اے
مصعب تجھ ان لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھسے از روے صلہ رحم کے نزدیکتر ہے تو اپنے صاحب یعنے
محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچھ کیا گیا اگر اوسی طرح میرے ساتھ بھی کرین اور
اگر تو میرے حق مین یہ کلام نکریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کرینگے مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری سفارش کرون
تو وہ ہے کہ در باب کتاب اللہ ودر بارہ نبی اللہ ایسا ایسا یعنے بد وناسزا کہتا تھا اوسنے کہا اے مصعب تو ایسا کہہ کر
کہ میری قوم مین سے جو امر کسیکے لیے کیا جاے وہی میرے واسطے کیا جاے کہ اگر وہ سب قتل کیے جاوین تو مین بھی
قتل کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو ستاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
اوسنے کہا آگاہ ہو اے مصعب اگر اسطرح تجھکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل نکیا جاتا مصعب نے کہا

واللہ ہر چند مین تجکو سچا نہین جانتا ولیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی مین مثل شریر نہین ہون کہ تیری حمایت
کرون کیونکہ اسلام نے قطع کر دیا عہود قرابت جاہلیت یا معاہدہ فیمابین کو بعد تمہارے خروج و نقض عہود کے تب
مقداد نے کہا یہ میرا قیدی ہے آن حضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اسکو قتل کر اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اَغْنِ الْمِقْدَادَ مِنْ فَضْلِكَ
یعنے خداوندا مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی بن ابی طالب علیہ السلام نے نضر بن حارث کو در حالیکہ وہ
اسیر تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا رضی اللہ عنہ نے شاید مراد راوی علی بن
ابی طالب سے ہو کہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ اسکے دندان پیشین کھنچوا ڈالیے تا زبان اسکی جو باہر نکلی رہیگی تو
اسکو پھر قدرت باقی نرہیگی کہ آپ پر کبھی خطبہ کر توہین بیان کر سکے حضرت نے فرمایا کہ مین اوسکے تئین اس قسم کی عقوبت
یعنے قطع اعضا نکرونگا تا نہو کہ حق تعالے میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہون و علاوہ کیا عجب ہے کہ وہ
کھڑا ہوگا اوس مقام پر جو تجکو ناگوار نہوگا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آن حضرت صلعم کی مکے مین پہونچی تو
سہیل کھڑا ہوا پڑھتا ہوا وہ خطبہ جو ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینے مین پڑھ رہے تھے گویا سہیل اوسکو سن رہا تھا
پس جسوقت یہ خبر یعنے کیفیت کلام سہیل حضرت عمرؓ نے سنی تو کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون
کہ بیشک تو رسول خدا ہے مراد حضرت عمرؓ کی اس کلمہ سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی کہ لَعَلَّهُ
يَقُوْمُ مَقَامًا لَا تَكْرَهُهُ یعنے وہ کھڑا ہوگا اوس مقام پر جو تجکو ناگوار نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرور کائنات وہ کھڑا ہوا
مکہ مین پڑھتا ہوا خطبہ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور علی علیہ السلام دربیان حدیث کہتے تھے کہ آئے جبرئیلؑ
روز جنگ بدر خدمت مین نبی صلعم کے اور منجانب حق تعالے حضرت صلعم کے لیے دربارہ اسیران بدر اختیار دیا
کہ اونکو قتل کرین خواہ اونسے سر بہا لیوین تو اوتنے مسلمان یعنے جتنے اسیرون سے سر بہا لیا جائیگا سال آئندہ
شہید ہونگے تب حضرت صلعم نے اپنے سب اصحاب کو طلب کیا اور فرمایا ابھی جبرئیلؑ آئے ہوے ہین اور دربارہ
اسیرون کے تمہین اختیار دیتے ہین کہ خواہ اونکی گردنین مارین خواہ اونسے بہاے سر لیوین تو دریں صورت
شہید ہونگے سال آئندہ تم مین سے بعدد انہین اسیرون کے جنسے فدا لوگے لوگون نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول
کرتے ہین کہ اوس سے اعانت اپنی چاہتے ہین اور جو کہ شہید ہونگے ہم مین سے تو داخل ہونگے ہم جنت مین یعنے
فدیہ لینے مین فائدہ دنیوی تو یہ ہے کہ توسع و رفاہ حال حاصل ہوگی اور شہید ہونے مین جزاے اخروی یہ ملیگی
کہ فائز جنت ہونگے پس آن حضرت صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سر بہا لینا اسیرون سے قبول کیا ولیکن
سال آئندہ یعنے جنگ احد مین اصحاب مین سے اوسقدر شہید ہوے جتنے باخذ فدیہ رہا ہوے تھے اور کہا
راویان حدیث نے کہ جب اسیران بدر محبوس ہوے تھے تو اون بندیون کی حراست پر شقران موالی رسول خدا
کے مقرر ہوے و چونکہ مسلمین اونپر کچھ رفق و نرمی کرنے لگے تھے تو اون لوگون کو کچھ بھروسا اپنی زندگی کا ہوا تب

اون قیدیون نے کہا کاش ہم جا کے پاتے ابوبکر کے پاس تو اونکو پاس صلہ رحم ہم قریش کا ضرور ہوتا کیونکہ اوس سے
بہتر کوئی نزدیک محمد کے ہم سے نہین جانتے ہین راوی کہتے ہین کہ وہ قیدی ابوبکر کے نزدیک بھیجے گئے اور
ابوبکر اونکے پاس آئے تو اون لوگون نے کہا اے ابوبکر ہم مین باپ بیٹے بہائی چچا اور چچا کی اولاد ہین اور ہمارے
دور والے بھی جیسے انکی پشتون مین قرابت تھی وہ بھی ہمارے قریب اور قرابتدار ہین تو ہماری سعی مین کلام کیجیے اپنے
صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ ہمپر احسان کرین اور ہمکو امان دیوین خواہ ہمسے سربہا لیوین ابوبکر نے کہا
اچھا انشاء اللہ تعالے مین خیر مین کوتاہی نکرونگا پھر ابوبکر خدمت مین رسول خدا صلعم کے گئے لوگون نے کہا
ان قیدیون کو پاس عمر بن الخطاب کے بھیجو کیونکہ وہ ایسا ہی شخص ہے کہ ہر آئندہ تم لوگ بھی جانتے ہو پس انکو
باور نہین ہے کہ وہ تمپر فساد کریگا بلکہ عجب نہین کہ وہ تمسے بد فساد کرے پس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت عمر کے اور
آئے وہ رضی اللہ عنہ اونکے پاس تب اون قیدیون نے وہی کلام اونسے کیا جو کچھ ابوبکر سے کیا تھا تب حضرت عمر نے
جواب دیا کہ مین کوتاہی کرونگا شر کرنے سے تمہارے حق مین بعد ازان وہ بھی گئے خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
تو دیکھا ابوبکر کو اور لوگون کو گرد آنحضرت صلعم کے اور ابوبکر کلام و نرم دل کر رہے ہین حضرت صلعم کو اور اونکی غضب کے
قیدیون سے فرو اور کم کرتے جاتے ہین اور کہتے ہین یا رسول خدا فدا ہون میرے باپ مان آپپر یہ لوگ قریش آپکی
قوم ہین ان مین باپ بیٹے بہائی چچا اور چچازادے ہین اور اونکے دور والے بھی اورون کی نسبت آپسے قریب ہین
انپر احسان کیجیے اور انکو امان دیجیے احسان و امان ہو خدا کا آپپر یا فائدہ و فدا لیجیے انسے تا نجات دیوے انکو خدا بطفیل
آپکے آتش جہنم سے پس لیجیے انسے کچھ کہ لیجیگا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین کے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالی متوجہ کر دیوے
انکے دلون کو بعد ازان اوٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر اوس جگہ سے اور ایک کنارے ہو رہے اور رسول خدا صلعم خاموش تھے
کچھ جواب ابوبکر کو نہ دیا تھا کہ آئے عمر اور بیٹھے اوس جگہ جہان پہلے ابوبکر بیٹھے تھے پھر عرض کی یا رسول خدا یہ سارے آپکے
دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپکی اور مقابلہ کیا آپسے اور وطن سے نکالا آپکو قتل کیجیے انکو کہ یہ سب سرغنہ کفر اور پیشوایان
ضلالت ہین حق تعالے انکو مارے جانے سے اسلام کو بسیط کریگا اور اہل شرک کو خوار کریگا چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا
صلعم نے کہ عمر کو بھی کچھ جواب نہ دیا پھر رجوع کی ابوبکر نے اپنے اول مقام پر اور عرض کی یا رسول خدا فدا ہون آپپر میرے
ماں باپ یہ لوگ آپکی قوم ہین انمین آباؤ ابناء و اعمام و بنو اعمام و اخوان ہین اور اونکے دور والے بھی جیسے انکی قرابت تھی
آپسے قریب ہین پس احسان کیجیے انپر اور امان دیجیے انکو یا سربہا لیجیے انسے کہ آپکی اصل نکالا آبائی اور آپکی قوم ہین
آپکا قاتلین انکے سوچیے حق تعالے ان لوگون کو ہدایت کرے تو بہتر ہے اس سے کہ انکو ہلاک کرے چنانچہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بات مین بھی خاموش ہو رہے اور کچھ نفرمایا پس ابوبکر ایک کنارے اوٹھ گئے پھر عمر اور
بیٹھے ابوبکر جہان سے وہ اوٹھ گئے تھے آ بیٹھے اور عرض کرنے لگے یا رسول خدا آپ کیا انتظار کرتے ہین ان لوگون کے

بارہ مین انکو قتل کیجیے کہ حق تعالے بسط دیگا اسلام کو اور خوار کریگا مشرکین کو یہ لوگ دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپکی
اور ستایا انکو کیا آپسے اور جلاوطن کیا آپکو یا رسول خدا مومنون کو اونکے مارے جانے سے خوشدل کیجیے اگر
یہ لوگ قادر ہوتے اسطرح ہمپر تو کبھی نہ کوتاہی و کمی کرتے ہمارے قتل مین پس آن حضرت صلعم نے سکوت کیا اور کچھ
جواب ندیا چنانچہ عمر وہان سے اوٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابوبکر نے اور کلام کرنے لگے
جیسا کہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پھر حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور ابوبکر کنارے ہو رہے پھر اوٹھے عمر تیسری دفعہ
اور کلام کیا مثل پچھلے کلام کے اور حضرت صلعم نے ابھی کچھ جواب ندیا بعد ازان برخاست کیا رسول خدا صلعم نے اور
داخل ہوئے اپنے مکان مین اوسمین تھوڑی دیر توقف کرکے پھر برآمد ہوئے اور لوگ دربارہ قیدیون کے خوض و غور مین تھے
کوئی تو کہتا تھا بات وہی درست ہے جو ابوبکر نے کہی اور اور لوگ کہتے تھے بات وہی ہے جو عمر کہتے ہین چنانچہ جب
رسول خدا صلعم برآمد ہوئے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق مین ان دونون صاحبون کے یعنے ابی بکر و عمر کے ان دونون کو
تو بجاے خود چھوڑو کیونکہ ان دونون کے لیے مثل ہے مثل ابی بکر کی مثل میکال کی ہے کہ وہ جو نازل ہوا کرتے ہین بیچ
تو خوشنودی خدا او آمرزش واسطے بندون کے لیے ہوے آتے ہین اور انبیا مین مثل ابی بکر کی مثل ہے ابراہیم کی
کہ وہ اپنی قوم کے حق مین نہایت نرم دل و شیرین زبان تھے شہد سے زیادہ چنانچہ اونکی قوم نے جب اونکے لیے آگ کو
مشتعل کیا اور اونکو اوسمین ڈالا تو زیادہ اس کلمہ سے اور کچھ نکہا کہ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا
تَعْقِلُونَ یعنے تفو ہے تمپر اور اوسپر جسکو سواے خدا کے تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اوس حال مین خدا سے رجوع کی تو بس یہ کہا
کہ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی وہ مجھی مین سے ہے یعنے وہ میرا ہے اور جسنے
میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہے اور مثل ابی بکر کی مثل عیسی کی سی ہے کہ وہ اپنی امت کے حق مین
خدا سے کہتا تھا کہ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنے اگر تو ان لوگون کو
عذاب کریگا تو تیرے ہی تو بندے ہین اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو بیشک تو بڑا حکیم ہے اور مثل عمر کی ملائکہ مین مثل
جبرئیل کی کہ وہ نازل ہوتے ہین زمین پر غضب و قہر خدا لیے ہوئے اوپر دشمنان خدا کے اور انبیا مین مثل عمر کی
مثل ہے نوح کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ تر پتھر سے جب کہا اونہون نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ
مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنے خدایا نچھوڑ روے زمین پر ان کافرون مین سے کسیکو بسنے والا پس نوح نے ایسی بد دعا کی
اوس قوم پر کہ خدا نے ساری زمین کو غرق کردیا اور مثل عمر کی جیسے مثل موسے کے جب کہا اونہون نے رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ یعنے اے پروردگار ہمارے مٹا ڈال
انکے مالون کو جو باعث انکی سرکشی کا ہے اور سختی ڈال انکے دلون مین اسلیے کہ یہ ایمان نلاوینگے جب تک دیکھین نگے
عذاب دردناک و بعد ذکر ان مثالون کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر آئنہ تمہارے یہان ناداری و محتاجی ہے پس ہرگز

نہ چھوٹیگا تمسے کوئی شخص ان قیدیون مین سے مگر سر بہا دینے یا قتل ہونے سے تب کہا عبد اللہ بن مسعود نے یا رسول اللہ
سوا سہیل بن بیضا کے یعنے یہ شخص مستثنے کیا جاوے قیدیون مین سے (کہا واقدی نے کہ سہیل وہم ہے راوی کا کیونکہ
وہ مہاجرین حبشہ مین سے ہے حاضر بدر نہین ہوا بلکہ وہ بھائی ہے سہل کا جسکا ذکر ابن مسعود نے کیا اور کہا) کہ مین نے
اوسکو دیکھا تھا مکہ مین کہ اظہار اسلام کرتا تھا پس سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہا عبد اللہ نے کہ کبھی نہین گذری تھی مجھپر
کوئی ایسی گھڑی جو سخت تر ہو مجھپر اوس گھڑی سے چنانچہ مین دیکھنے لگا آسمان کی طرف خوف کہاتا ہوا اس بات سے کہ
مجھپر آسمان سے پتھر گرین اسواسطے کہ مین نے سبقت کی کلام کرنے مین آگے رسول خدا اور رسول کے پس رسول خدا صلعم نے
سر اپنا بلند کیا اور فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنے آن حضرت صلعم نے بھی بقول عبد اللہ کے اوسکو مستثنے کیا تب عبد اللہ نے کہا
کہ کوئی ایسی ساعت خوشوقتی کی مجھپر نہین گذری کہ ٹھنڈھی ہوئی ہو آنکھ میری بہ نسبت اوس ساعت کے جبکہ فرمایا اس بات کو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یعنے دربارہ استثنا سہیل بن بیضا بعد ازان فرمایا کہ حق تعالی ہر آئینہ سخت کر دیتا ہے دلون کو انکے بارہ مین یہان تک کہ وہ دل سنگ
سے بھی سخت تر ہو جاتا ہے اور حق سبحانہ نرم کر دیتا ہے دلون کو انکے امر مین یہان تک کہ وہ مسکہ سے بھی ملائم تر ہو جاتا ہے پھر قبول کیا رسول خدا
صلعم نے سر بہا اون قیدیون سے اور فرمایا اگر نازل ہوتا عذاب تو نجات نپاتا کوئی اوس سے سوا عمر کے اسلیے کہ وہ کہتے تھے قتل
اسیرون کو اور سر بہا نہ لو اور سعد بن معاذ بھی یہی کہتے تھے کہ قتل کیجاوین قیدی اور عذاب آیا ہوتا تو اونسے واقدی نے کہا مجھسے بیان کیا
پیغمبر نے اونکے قتل کی اسیری کی ہے اور محمد بن جبیر بن مطعم سے اور اونسے حدیث اپنی والدہ کے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے روز بدر کہ اگر مطعم
بن عدی زندہ ہوتا تو بیشک قبول کرتا شفاعت اوسکی بخشتا اور واسطے مطعم بن عدی کے اجرت تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ
پھر آتا وہ طائف سے کہا راوی نے خبر دی مجھکو رواہ کثیر نے سعید بن المسیب سے اونہون نے کہا کہ امان دی رسول خدا صلعم نے روز بدر
ابا عزہ عمرو بن عبد اللہ بن عمیر الجمحی کو اور یہ مرد شاعر تھا پس آزاد و رہا کیا اوسکو حضرت صلعم نے اور اوسنے کہا
میری پانچ بیٹیان ہین اونکے لیے میرے پاس کچھ نہین ہے پس کچھ اونکے واسطے مجھے دیجیے یا محمد چنانچہ
عطا کیا اوسکو رسول خدا صلعم نے تب کہا ابو عزہ نے کہ مین آپ سے عہد و اثق کرتا ہون کہ مقاتلہ نکرونگا آپسے
اور جمع نکرونگا لوگون کو آپ پر کبھی پس رخصت کر دیا اوسکو رسول خدا صلعم نے چنانچہ جب خروج کیا قریش نے طرف احد کے
تو صفوان بن امیہ پاس ابی عزہ کے گیا اور کہا نکل ہمارے ساتھ اوسنے کہا مین نے محمد سے عہد و میثاق کیا ہے کہ مین
اون سے کبھی مقاتلہ نکرونگا اور نہ اوسپر لوگون کو جمع کرونگا کبھی کہ مجھپر اوسنے احسان کیا اور مجھکو امان دی اور سوا میرے
کسی کے ساتھ یہ سلوک نہین کیا یہان تک کہ یا اوسکو قتل کیا یا اوس سے سر بہا لیا تب صفوان بن امیہ نے اس بات کی
ضمانت کی کہ اگر تو قتل کیا جائیگا تو تیری بیٹیان میری بیٹیون کے ساتھ ہونگی اور اگر زندہ رہیگا تو اسقدر مال کثیر دونگا کہ
عیال تیرے نہ کہا سکین گے پس اوس وعدہ پر ابو عزہ صفوان کے ساتھ نکلا اور عرب کو بلا کر جمع کرتا تھا بعد ازان جب
روز احد ابو عزہ ہمراہ جمعیت قریش کے نکلا تو اتفاقاً لشکر اسلام مین اسیر ہو گیا اور اوسکے سوا قریش مین سے کوئی اونمین

تب ابو عزہ نے کہا اے محمد میں نے بخوشی اپنے خروج نہیں کیا بلکہ مجھکو ہمراہ قریش لایا میری بیٹیاں ہیں اونکا کوئی نہیں
مجھپر احسان کیجیے مجھکو امان دیجیے فرمایا رسول خدا صلعم نے اے ابو عزہ وہ عہد و میثاق جو تو نے ہمسے کیا تھا کہاں گئے
واللہ اب ایسا نہوگا کہ تو مکہ میں جاکر اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر لوگوں سے یہ بات کہے کہ میں نے محمد کو دوبار فریب دیا
راوی نے کہا کہ فلاں فلاں روات کثیر نے مجھکو خبر دی سعد بن المسیب سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ پھر آئندہ مومن ایک
پتھر سے دوبارہ گزند نہیں اوٹھاتا یعنے ایک دغاباز سے دو دفعہ دھوکھا نہیں کھاتا اے عاصم بن ثابت لے اسکو
اور قتل کر پس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اوسکو کہا راویوں نے کہ حکم کیا رسول خدا صلعم نے غار ہائے عمیق یعنے
گڑھے گہرے کھودے جاویں بعد ازاں حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اون غاروں میں ڈالے جاویں سواے
امیہ بن خلف کے کہ وہ فربہ اندام تھا بعد قتل اوسی روز پھول گیا تھا جب لوگوں نے ارادہ کیا کہ اوسکو غار میں ڈالیں
تو گوشت اوسکا کھنڈ گیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دو یعنے یوں ہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسول خدا صلعم
نے کہ مردہ عتبہ کا غار کیطرف کھینچا جاتا ہے اور یہ شخص فربہ تھا اوسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اوسکے بیٹے ابی حذیفہ
کا چہرہ متغیر ہو گیا آن حضرت صلعم نے فرمایا اے ابو حذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھکر تجھکو بہت ناگوار گذرا اونے کہا
واللہ ایسا نہیں یا رسول اللہ ولیکن میں اپنے باپ میں چونکہ عقل و شرافت دیکھتا تھا تو مجھکو امید تھی کہ وہ عقل اوسکو
بطرف اسلام ہدایت کریگی مگر جبکہ عقل نے اوسکو قبول اسلام سے غلطی میں ڈالا یعنے جسوقت کہ اوسنے اس امر میں خطا کی
اور میں نے اوسکو ایسی خواری میں دیکھا تو اوسکی خطا نے مجھکو غیظ و غضب میں ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچھ ہوا ابو بکر نے کہا
یا رسول اللہ واللہ یہ شخص بڑا حیادار و حلیم تھا بہ نسبت غیر کے اپنی قوم میں اور کارہ تھا اس امر سے جو اوسکو پیش آیا
ولیکن مرگ سے ناچار ہوا فرمایا رسول خدا صلعم نے شکر خدا کہ اوسنے منہ ابو جہل کا زیر خاک دابا اور اوسکو مٹی میں ملایا
اور ہمارے دلوں کو چین و آرام دیا پھر جب وہ سب مقتول غاروں میں باہم اکٹھال گئے اور رسول خدا صلعم اونپر گشت
کرتے تھے یعنے گرد اونکے دیکھتے پھرتے تھے اور وہ لوگ خندق میں ڈالے جاتے تھے اور ابو بکر اون مقتولوں میں سے
ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلاں وہ فلاں ہے اور رسول اللہ حمد و شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے حمد کرتا ہوں اوس
خدا کا جسنے وفا کیا جو مجھسے وعدہ کیا تھا وہ یہ کہ اوسنے مجھسے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ میں سے کیا تھا قولہ تعالیٰ اذ یعدکم اللہ
احدی الطائفتین انہا لکم یعنے جسوقت خدا نے تمسے دو طائفوں میں سے ایک کا تمسے وعدہ کیا کہ وہ تمھارے لیے ہے
چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابی سفیان کی معلوم ہوئی کہ جمعیت قلیل ہے اور مال کثیر تب سبنے ارادہ مقابلہ اور
غارت مال کا کیا اوسی اثنا میں ابو جہل قافلہ قریش لیکر واسطے کومک ابی سفیان کے نکلا اوسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے ارادہ مقابلہ ابی جہل کا کیا اور فرمایا حق تعالیٰ نے مجھسے وعدہ ایک کا دونوں طائفوں میں سے کیا ہے مگر نصرت پانا اوس کے
بہتر ہے واسطے فتح و شوکت کفار کے پس سبنے ہوسے ارادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ارادہ مقابلہ ابو جہل سے کیا

مارے گئے اور ستر اسیر ہوے واقعۂ جنگ بدر مین راوی نے کہا کہ بعد ازان کھڑے ہوے رسول خدا صلعم اہل غار پر
اور اونمین سے ایک ایک کو پکارنے لگے کہ اے عتبہ بن ربیعہ و اے شیبہ بن ربیعہ اور اے امیہ بن خلف اور
اے ابوجہل بن ہشام آیا تمنے دیکھ لیا کہ جو کچھ تمپر وعید کی تھی خدا نے وہ سچ ہوئی اور ہر آئینہ ہمنے تو جو کچھ ہمسے خدا نے سچا
وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا تم لوگ بری قوم اپنے نبی کے تھے کہ تمنے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی
اور تمنے مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھسے مقاتلہ کیا اور لوگون نے میری
نصرت کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ جنکو ندا دیتے ہین وہ تو مر گئے حضرت صلعم نے فرمایا بتحقیق کہ اونکو معلوم ہوا ہے
کہ جو کچھ اونسے خدا نے وعدہ وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور کہا راویون نے کہ جسوقت اوس قوم نے ہزیمت پائی اور
منہ پھیرا تو ہنگام زوال شمس تھا پس حضرت نے بدر مین قیام کیا اور حکم کیا عبد اللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے
قبضے اور حفاظت مین لے اور اوسکو اوٹھوا اور لدوا لے اور حضرت صلعم نے ایک اور شخص کو اوسکا معین مقرر کیا
پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی بعد ازان اوسوقت وہان سے روانہ ہوے اور اثیل مین پہونچے اثیل
ایک وادی ہے طول اوسکا تین میل اور درمیان اثیل اور بدر کے دو میل کا فاصلہ ہے پس گویا کہ حضرت صلعم بدر سے
چار میل پر جا کر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اوترے اور شب باش ہوے اور حضرت کے اصحاب کو خستگی تھی
مگر بہت خستگی نہ تھی اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آجکی شب ہماری حفاظت یعنی نگہبانی
کریگا پس سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہے یعنی تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا ذکوان
بن عبد قیس فرمایا تو بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کو یعنی کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی شخص کھڑا ہوا
فرمایا تو کون ہے اوسنے کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا
تو کون ہے اوسنے کہا ابو سبع پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ تب تنہا ذکوان
بن عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دوسری اور تیسری بار کھڑے ہوے تھے
اوسنے کہا یا رسول اللہ مین ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی کرے پس اوس رات
اوسی شخص نے نگہبانی کی مسلمین کی یہانتک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور راوی نے کہا بعض کا یہ بھی
قول ہے کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اثیل مین تو جسوقت ایک رکعت حضرت نے پڑھی تبسم کیا اور
بعد فراغ سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکال آئے تھے اونکے شانون پر گرد تھی
اونہون نے تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش و گرد آوری قوم مین مصروف تھا اور کہا راوی نے کہ جسوقت قتال اہل بدر سے
فراغ ہوئی تو جبرئیل خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پر سوار اور یال کو باندھے ہوے تھے
اور وہ یادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا اے محمد حق تعالے نے مجھے آپ پاس بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ تا راضی آپ کے

آپ سے جدا ہونا نہیں آیا آپ راضی ہوئے فرمایا ہان مین راضی ہون اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے بمقام
عرق ظبیہ پیش کیے گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی افلح کو حکم کیا کہ قتل کر عقبہ بن ابی معیط کو جنکو
جنکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے پس عقبہ کہنے لگا واویلا اے گروہ قریش ان لوگون مین کہ یہان
موجود ہین مین کس بات پر مارا جاتا ہون حضرت صلعم نے جواب دیا اسواسطے تو قتل کیا جاتا ہے کہ تو عداوت رکھتا ہے
خدا اور رسول سے اوسنے کہا اے محمد آپکا احسان بہت بڑا ہے میری قوم مین سے جو کچھ کیسکے ساتھ کیا جاوے وہی
میرا بھی حال کیجیے اگر اونکو قتل کیجیے تو مجھے بھی قتل کیجیے اور اگر اونپر احسان کیجیے تو مجھپر بھی احسان کیجیے اور اونکے
ہمراہ کیجیے تو مین بھی ایک اونمین سے ہون اے محمد میرے لڑکون کا کفیل کون ہوگا فرمایا آتش دوزخ پھر فرمایا اوسکو
اسکو قتل کر پس آگے بڑھا عاصم اور اوسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اوس مقتول کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ واللہ
تو بڑا بد ذات آدمی تھا مین نہین جانتا ہون کسی کافر کو کہ ایسا منکر خدا اور رسول منکر کتاب خدا اور ایسا موذی نبی اللہ کا ہو
پس مین شکر کرتا ہون اوس خدا کا جسنے تجکو قتل کیا اور میری آنکھون کو ٹھنڈا کیا تیرے قتل سے اور جب لوگ فارغ
ہوئے بمقام سیر جو شعب ہے صفرا مین واقع ہے تو رسول خدا صلعم نے اوس مقام مین تقسیم غنائم کی درمیان اپنے
اصحاب کے راوی نے کہا کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے کہ جب زید بن حارثہ و عبد اللہ بن رواحہ اثیل سے چلکر
عقبہ مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوئے وہ روز یکشنبہ تھا کہ وقت ضحی یعنی پہر دن چڑھے پہونچے تھے اور دونون
اپنی گروہ مین سے آگے تھے اور جدا ہوا عبد اللہ زید سے بمقام عقیق اور عبد اللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوئے
ندا کرنی شروع کی کہ اے گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم کی اور قتل مشرکین اور اونکے اسیر ہونے پر
کہ مارے گئے دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابوجہل اور قتل ہوئے زمعہ بن الاسود و امیہ
بن خلف اور منجملہ اسیرون کے سہیل بن عمرو جسکا لقب ذو الانیاب تھا قید ہوا اور وجہ لقب یہ ہے کہ اوسکے دندان پیشین
دراز تھے مثل درندون کے اور وہ زبان دراز دریدہ دہن بھی تھا عاصم بن عدی نے کہا کہ مین نے عبد اللہ کے پاس
جاکر بطریق سرگوشی کے کہا کہ اے ابن رواحہ جو تو کہتا ہے کیا یہ سچ ہے اوسنے کہا ہان واللہ سچ ہے اور کل
انشاء اللہ تعالے رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور اونکے ساتھ قیدی بھی بندھے ہوئے ہونگے بعد ازان عبد اللہ بن
بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہے جہان عمرو بن عوف و خطمہ و وائل نے اپنے مکان
پس اوسنے اونکو گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچاکر کہتے تھے کہ ابوجہل فاسق مارا گیا یہان تک کہ وہ لڑکے گلی کوچون
بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی اسواری قصوی ناقہ نبی صلعم کے پہونچکر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی
پس جب زید بمقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے چلاکر کہا کہ مارے گئے عقبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے
حجاج کے اور ابوجہل و ابو البختری و زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف یہ سب مارے گئے اور بہت سے اسیر ہوئے اونمین

سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا اسیر ہوا ہیں لوگوں نے نسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے
کہ زید جو خبر پھیلاتا ہے وہ رخنہ اندازی اور فوج بھگانے کی باتیں ہیں یہانتک کہ لوگوں کو اس بات نے اندیشہ میں ڈالا
کہ وہ خوف کرنے لگے اور آنا زید کا اوسوقت ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ کو لوگ بقیع میں دفن کر چکے تھے تب
منافقین میں سے ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمہارا یعنے محمد اور اصحاب اوسکے سب قتل ہوئے
اور اونہیں منافقین میں سے ایک اور شخص نے ابولبابہ بن عبد المنذر سے کہا کہ تمہارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان
ہو گئے کہ پھر کبھی جمع نہیں ہونگے اور تحقیق کہ مارا گیا محمد مع اصحاب اپنے اور ذلیل قتل ہوئے محمد کی یہ ہے کہ یہ ناقہ اونکا ہم
ہم اسکو پہچانتے ہیں اور یہ زید نہیں جانتا ہے کہ وہ کیا کہتا ہے یعنے مجنون ہو گیا اس سبب سے کہ نہیں معلوم کیا کہتا ہے
رعب سے یعنے خوف زدہ آیا ہے اور آیا ہے ڈرانے والا ابولبابہ نے کہا تیری بات کو خدا جھوٹھا کریگا اور یہود کہتے تھے
کہ زید باتیں بنا کر لایا ہے اسامہ بن زید نے کہا کہ میں اپنے باپ کے پاس خلوت میں گیا اور میں نے کہا اے ابا
جو آپ کہتے ہیں کیا یہ سچ ہے اونہوں نے کہا بیٹا واللہ یہ سچ ہے تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور میں اپنے
دل میں قوی ہو کر اوس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بے خبری رسول خدا صلعم سے مسلمین کو لرزان و ترسان کرنیوالا ہے
تحقیق کہ وہ تیرے سامنے آتے ہیں اور جب آوینگے تو بے شک تیری گردن مارینگے اوسنے کہا اے ابو محمد میں یہ بات
نہیں کہتا ہوں مگر میں نے لوگوں سے سنی ہے کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہیں بعد ازاں قیدی آپہونچے اور اونپر شقران
غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے انچاس نفر تھے در اصل تعداد قیدیوں کی بغیر اختلاف کے
جسمیں کچھ شک نہیں اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آئے روحا میں مبارکبادی دیتے ہوئے ساتھ فتح خدا کے
پھر اسطرح ملاقات کی ان حضرت سے اشراف قبیلہ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامۃ بن وقش نے وہ کیا ہے جسکی
مبارکبادی تم ہمکو دیتے ہو واللہ ہمنے جو قتل کیا تو بڈھوں کل سروں کو جنکے سر کے بال کھنگی سال سے گر گئے تھے
پس یہ سنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا اے میرے برادر زادے وہ لوگ ایسے گروہ تھے کہ اگر تو اونکو
دیکھتا تو اونسے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجھکو حکم کرتے تو اونکی تو اطاعت کرتا اور اگر تو اونکے کردار شائستہ کو ساتھ اپنے
کردار کے دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو مگر باوجود اسکے یہ لوگ بد تھے حق میں اپنے نبی کے سلمہ نے کہا میں
پناہ مانگتا ہوں ساتھ خدا کے غضب خدا اور غضب رسول خدا سے بیشک یا رسول اللہ آپ ہمیشہ مجھسے درگذر کرتے
آئے ہیں جبسے کہ بیچ روحا میں ابتدا سے سکونت کی ہے تب آپ نے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مگر وہ بات جو کہ تونے
اعرابی سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنے جماع کیا کہ وہ ناقہ تجھسے حاملہ ہوئی ہے یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا اور
تونے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہیں ولیکن جو کہ تونے دربارہ اس قوم کے کہا کہ نہیں قتل کیا ہمنے مگر بڈھوں کو
پس بیشک تونے قصد کیا کہ اس نعمت کا الزام خدا سے انکار کرے بعد ازاں رسول خدا صلعم نے اوکی معذرت کو

قبول کیا کہ وہ محتاج ترین اصحاب مین سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجھکو رواۃ کثیرہ نے زہری سے کہ جب ابو ہند البیاضی
مولے فروہ بن عمرو نے آنحضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اوسکے ساتھ ایک مشک مین حیس تھا یعنے خرما بریان
بروغن و پرورده باست تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہے اوسکو نکاح دو اور اوس سے
نکاح لو یعنے مناکحت فیما بین قبول کرو اور کہا راوی نے خبر دی مجھکو فلان فلان رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن ابی سفیان سے
اونسے کہا اور ملاقات کو آیا اسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہے اوس خدا کی جسنے ظفریاب کیا آپکو اور ٹھنڈا کیا
آپ کی آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اس ظنہ پر نتھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے خیال مین
یہ تھا کہ جنپر آپ جاتے ہین وہ عیر یعنے قافلہ ہے اور اگر مجھکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ واسطے مقابلہ دشمن کے جاتے ہین
تو ہرگز مین پیچھے نرہتا پس آنحضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان
و فلان راویان بسیار نے خبیب بن عبد الرحمان سے اونسے کہا جب عبد اللہ بن انیس تربان مین حضرت صلعم
کی ملاقات کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپکی سلامتی پر اور آپکی ظفریابی پر یا رسول اللہ مین آنا
چاہتا تھا حالت تپ مین پس اوسنے مجھسے مفارقت نکی یعنی کل تک کہ مین آپکے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے
فرمایا خدا تجھکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شنوکہ مین اور شنوکہ فیما بین سقیا و ملل کے
واقع ہے تو تھا سہیل ساتھ مالک بن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جاے ضرور کو جانے دے تب مالک بھی اوسکے
ہمراہ کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہے تو ٹھہر جا تب آدمی توقف کیا اور سہیل اوسکے ساتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑا کر
سامنے چلا جب چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور و غوغا کیا تو لوگ اوسکی تلاش مین نکلے
اور رسول خدا صلعم بھی ایک طرف اوسکی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اوسکو گرفتار کرے وہ ہی اوسکو قتل کرے
پس اتفاقاً خاص رسول اللہ صلعم نے اوسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اوسکے دونون ہاتھ اوسکی
گردن سے باندھے گئے اور اوسکو اپنے ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے تھے کہ مدینہ مین پہونچے اور
اسامہ بن زید ملاقات کو آئے راوی کہتا ہے کہ مجھے خبر دی راویان بسیار نے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب
اسامہ بن زید واسطے ملاقات رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اوسوقت حضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ
سوار تھے تو اسامہ کو اپنے آگے بٹھا لیا اور سہیل کے ہاتھ اوسکی گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کیطرف
دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابو یزید ہے فرمایا ہان یہ وہی ہے جو مکہ مین روٹیان بانٹتا تھا اور کہا راوی نے
کہ خبر دی مجھکو محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی واقدی نے اونسے کہا مجھسے عبد الرحمان
بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اونسے یحیی بن عبد الرحمان بن سعد بن زرارہ سے اونسے کہا داخل ہوے
رسول خدا صلعم مدینہ مین اور جسوقت کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہان ماتم داری مین عوف و معوذ

کے تھین اور یہ واقعہ قبل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہم لوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آئے تو ہم لوگون نے سنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو اوسی جا پر رسول خدا صلعم بھی آپہونچے تھے اور یکا یک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین اور گھر کے کنارے آگیا ہے واللہ جسوقت مین نے اوسکے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہتی اسے ابو یزید تمنے اپنے ہاتھ بندھا لیے کیون اچھی موت نہ مرے یعنے لڑکر کیون نہ مرگئے کہ آرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین ڈالا مگر صدا سے رسول خدا صلعم نے جانب اوس بیت سے کہ اسے سودہ علی اللہ وعلی رسول اللہ یعنے تو آمادہ حرب تھی بخدا اور رسول خدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہے اوسکی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر مجکو قدرت حاصل ہوتی جسوقت کہ مین نے ابو یزید کو ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا تھا تو وہی کہتی جو مین نے ابھی کہا **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اوسنے کہا مجھسے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم نے اوسنے کہا کہ خالد بن ہشام بن المغیرہ و امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ بیچ مناحۃ آل عفرا کے تھین یعنے ماتم داری مین عوف و معوذ کے اوسوقت کسی نے اون ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین قیدیون کے پاس مگر اونسے کچھ کلام نہین کیا یہان تک کہ وہان سے پھرین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ اوسوقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو بنا پر تین آئے ہین چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اسلیے کہ مین اونکی مہمانی کرون اور زاونکی تیمارداری و سربراہی کرون اور پریشانیون سے اونکی خاطر جمع کرون و حالانکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہان تک کہ آپ سے اجازت حاصل کرون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان سب باتون مین کوئی امر مجکو ناگوار نہین ہے ان امور سے جو تجھے منظور ہو وہ کر **واقدی** نے کہا مجھسے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اوسنے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے استوصوا بالاسری خیرا یعنے قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امور خیر مین تب ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے ساتھ تھا اور وہ انصار مین سے تھے حق تعالے اونکو جزاے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا یا وقت طعام چاشت ہوتا تھا یعنے جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تھا تو وہ لوگ مجھے تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اونکے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اونکی زاد راہ تھے یہان تک کہ اونمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا بطریق حصہ جاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دیدیتا تھا اور اسیطرح ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اوسکے بیان کیا اور زیادہ برآن یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اونٹ پر لادے چلتے تھے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے اوس سے واقدی نے اوس سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے کہ لائے گئے قیدی ایک روز پیش از تقسیم یعنے بری نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور بعضے کہتے ہین کہ قیدی اوسی روز آخر وقت آئے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوئے تھے
یعنے جس روز پہلے آن حضرت صلعم پہونچے اوسی دن آخر روز قیدی آئے اور **راوی** کہتے ہین کہ جب قریش
بدر کی طرف متوجہ و عازم ہوئے تو کچھ لوگ جو اونسے پیچھے رہ گئے اونہین چند جوان افسانہ خوان تھے شبہائے ماہ مین
بمقام ذی طوی داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ سب آپسمین اشعار پڑھتے تھے اور
باتین کیا کرتے تھے اسی عرصہ مین اون لوگون نے اپنے قریب ایک آواز سنی کہ کوئی شخص باواز بلند اشعار مین
گاتا ہے اور وہ دکھلائی نہین دیتا ہے مضمون اشعار کا یہ ہے کہ حنیفیون یعنے مسلمانون نے بدر مین وہ مصیبتین
ڈالین اور دکھلائین کہ اوس سے ارکان و ایوان کسرے و قیصر قریب ہین کہ زلزلہ مین آوین فریاد مین آئے
اوس سے سخت جبال اور زاری کرتے ہین قبائل مابین وتیر اور خیبر کے اور خشبان دونون پہاڑ مکے کے شور کر رہے ہین
اور زنان حرہ بیوہ سر برہنہ ہوکر چھاتی پیٹتی ہین حسرت سے **راوی** کہتا ہے کہ ان اشعار کو میرے سامنے
عبد اللہ بن ابی عبیدہ ابن محمد بن عمار بن یاسر نے پڑھا پس اون جوانون نے جب آواز سنی اور کسیکو نہ دیکھا تو وہانسے
اوسکی تلاش مین نکلے جب کسیکو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوئے یہان تک کہ مقام حجر کے مقابل ہوئے
وہان چند مشائخ کو پایا کہ اونہین سے چند بزرگ سمار تھے یعنے افسانہ خوان تب ان لوگون نے اونکو اوس خبر سے
مطلع کیا اونہون نے انسے کہا جو کچھ تم کہتے ہو حق ہے کہ بتحقیق محمد اور اصحاب اوسکے موسوم بحنیفیہ ہین اور
وہ لوگ اوس روز تک اسم حنیفیہ نہین جانتے تھے پس اون جوانون مین جو ذی طوی مین تھے کوئی ایسا
باقی نہ رہا جو یہ بات سنکر مبتلائے شدت تپ نہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہان دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان
بن حابس الخزاعی خبر اہل بدر اور اونکے مقتولین کی وہان لائے اور اون لوگون کو ماجرائے قتل عتبہ و شیبہ پسران
ربیعہ سے اور قتل پسران حجاج و ابی البختری و زمعہ پسر اسود کی خبر دینے لگے **راوی** نے کہا کہ صفوان بن امیہ
بمقام حجر بیٹھا کہتا تھا کہ یہ شخص یعنے حیسمان جو کلام کرتا ہے نہین جانتا ہے یعنے مخبوط ہے بھلا اوس سے
میرا حال تو پوچھو تب لوگون نے کہا اے حیسمان تجکو کچھ صفوان کا حال معلوم ہے اوسنے کہا ہان یہ شخص مقام حجر مین
ہے اور مین نے اوسکے باپ و بھائی کو بدر مین مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث
اسیر ہوئے لوگون نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اسیر ہین اوسنے کہا مین نے اون دونون کو رسیون مین
بندھا ہوا دیکھا ہے اور **راوی** نے کہا کہ جب نجاشی کو ملکے مین خبر مقتل قریش اور بشارت فتح پہونچی کہ حق تعالی
نے اپنے نبی کو مظفر و منصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوئے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا
بعد ازان جعفر بن ابی طالب اور اوسکے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم مین سے کون جانتا ہے کہ بدر کدھر ہے اون لوگون نے
اوسکو اوسطرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا مین بھی اوس سمت کو پہچانتا ہون اکثر مین نے اوسکے حوالی مین

بعضے مین چرائی ہین کہ وہ بعضی نہر کی ترائی مین سے ہے ولیکن مین نے چاہا کہ تمسے تثبت و تحقق سے ہم پہونچاؤن تحقیق کہ حق تعالے نے اپنے رسول کو نصرت دی ہے بدر مین پس مین حمد خدا کرتا ہون اس بات پر تب سپاہیان ہمراہی سے کہا خدا اصلاح کرے بادشاہ کی یعنے آپ کی خیر ہو ہر آئینہ یہ امر عجیب ہے تو نے کبھی ایسا نہین کیا کہ دو کپڑے پہنکر زمین پر بیٹھا ہو اوسنے کہا مین اوس قوم مین سے ہون کہ جب اونکی لیے حق تعالے کوئی نعمت مہیا کرتا ہے تو وہ تواضع و فروتنی زیادہ کرتے ہین و بنا بر بعض قول کو اوسنے یہ کہا کہ جب عیسی بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تھی تو وہ تواضع زیادہ کرتے تھے اور جب قریش نے مکہ مین مراجعت کی تو ابو سفیان بن حرب اونمین کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے گروہ قریش تم اپنے مقتولون کے لیے بکا نکرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اونپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر اونپر مرثیہ پڑھے کہ ظاہر کرین جزع و فزع کو پس ہر آئینہ تم جسوقت اونپر نوحہ کروگے اور اشعار پڑھکر روؤگی تو یہ بات تمہارے غیظ و غصہ کو زائل کر دیگی پس مین عداوت محمد اور عناد اوسکے اصحاب سے یہ کلام تمہارے ساتھ کرتا ہون و علاوہ اگر محمد اور اوسکے اصحاب کو خبر تمہارے نوحہ و بکا کی پہونچیگی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی اونکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہے تم بدلہ خون کا لوگے پس سر کا تیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھپر حرام ہے جب تک کہ پھر محمد سے جنگ کرون پس خاموش رہے قریش ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا اونپر کسی زن نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیون کا مدینہ مین پہونچا تو خدا نے اس ذلت سے گردنین مشرکین و منافقین اور یہود کی جھکا دین اور کوئی یہود و منافق مدینہ مین ایسا باقی نرہا جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبد اللہ بن نبتل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسول خدا صلعم کے ساتھ تو مال غنیمت پاتے اور صباح واقعہ بدر سے یعنے بعد اس واقعہ کے حق تعالے نے فرق کر دیا درمیان کفر و اسلام کے کہ لوگون کو دونون امر مین تمیز حاصل ہوئی اور اسی درمیان مین یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے یعنے آن حضرت صلعم کہ ہم اوسکو منصف بعون اللہ پاتے ہین آج سے جو علم اوسکا اوٹھیگا وہ غالب ہوگا اور کعب بن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین ہونا بہتر ہے رہنے بالائے زمین سے یعنے اس زندگی سے مرنا بہتر ہے کیونکہ یہ قریش جو بزرگترین خلائق اور سرداران مردم اور شاہان عرب اور صاحبان حرم اور اہل امن و امان تھے کہ مبتلائے مصائب ہوے و بعد ازان کعب مکے کو چلا گیا اور ابی وداعہ بن ضبیرہ کے یہان اوترا اور وہان سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر مین مارے گئے بھیجنا شروع کیا چنانچہ یہ ابیات بھیجے جسکا مضمون یہ ہے چکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی اور بھی آگے مثل بدر کے شور و شیون و اشکباری ہے کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر مین تو بعید نہین کیونکہ اکثر بادشاہ جنگ مین مارے جاتے ہین اور لوگ کہتے ہین کہ ہم ذلیل ہوے باعث غضب اونکی یعنے شماتت مسلمین سے کہ ہر آئینہ کعب بن اشرف جزع کرتا ہے لوگ سچ کہتے ہین مگر کاش کے زمین جسوقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کو یعنے کل اہل مین کو خسف کر ڈالتی اور مکے مین ہو جاتی مجھے خبر ہوئی ہے کہ حارث بن ہشام لوگون مین امر و نہی با مور خیر ہے اور لوگون کو

جمع کرتا ہے تاکہ زیارت و ملاقات کرے جمعیت کو ہمراہ لیکر یثرب والون سے اور سعی نہین کرتا ہے اوسپر دستور قدیم کی
مگر بڑا دلیر واقدی نے کہا کہ ان ابیات کو عبد اللہ بن جعفر و محمد بن صالح و ابن ابی الزناد نے میرے پاس لکھ بھیجا
کہا رواۃ نے کہ بعد پہونچنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے بلایا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے اور اوسکو
ابیات کعب اور اوسکے مقام سے خبر دی کہ وہ ابی وداعہ کے یہان مکے مین مقیم ہے پس حسان نے ہجو اوسکی اور اونکی
جو اوسکے پاس تھے کرنی شروع کی یہان تک کہ کعب مدینے کو پھر آیا اور جب کہ اوسنے اون ابیات کو مکے سے بھیجا تھا
تو اوسکو لوگون نے اوس سے لیکر بطریق مرثیہ خوانی پڑھتے تھے اور چھوکرون اور چھوکریون مین سے جو اون لوگون کے
پاس آئے اون ابیات کو مکے مین پڑھتے تھے بعد ازان لوگون نے اوسکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولون پر
ایک مہینے نوحہ خوانی کی اور کوئی گھر مکے مین ایسا باقی نہین رہا جسمین ماتم برپا نہوا ہو اور عورتون نے اپنے سر کے
بال نوچ ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش مین سے کسیکا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عزاداروں کے سامنے کھڑا کیا جاتا تھا
تو لوگ اوسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے۔ اور حال عورتون کا یہ ہوا کہ کوچون مین اور تنگ گلیون مین نکل پڑین تو پردے
ڈال دیے اور راستے بند کردیے اور وہان نوحہ کرتی پھرتی تھین اور خواب عاتکہ و جہیم بن صلت کی تصدیق کرتی تھین
اور یہ ہوا کہ اسود بن عبد المطلب کی آنکھین اپنے بیٹون کے مارے جانے سے جاتی رہی تھین اور سخت اندوہ و قلق مین تھا
اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹون پر روئے مگر قریش اوسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایک دن درمیان مین اپنے
غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشہ شراب میری ہمراہ لے اور مجھے لیچل اوس رہ اور راہ پر جہان ابو حکیمہ یعنے اوسکا بیٹا گیا تھا
پس وہ غلام اوسکو اوس راستے پر نزدیک اوس ذرہ کے لاتا تھا اور وہ وہان بیٹھتا تھا اور غلام اوسکو شراب پلاتا تھا یہان تک
کہ نشے مین آکر ابی حکیمہ اور اوسکے بھائیون پر روتا تھا بعد ازان اپنے سر پر خاک اوڑاتا تھا اور کہتا تھا اپنے غلام سے
مخفی رکھیو میرے حال کو تا قریش معلوم نکرین کیونکہ ہر آئینہ مین دیکھتا ہون قریش کو نہین کہ وہ اپنے مقتولون پر رونے کو
جمع ہوتے ہون **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی مصعب بن ثابت نے عیسی بن معمر سے اوسنے عباد بن عبد اللہ
بن زبیر سے اوسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اونہون نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکے کو پھرے تو کہتے تھے
کہ اپنے مقتولون پر بکا نکرو کہ یہ خبر محمد اور اونکے اصحاب کو پہونچے گی تو وہ تمکو شماتت کرینگے اور اون اسیرون کی بابت
جو تم مین سے محبوس ہین کسی کو وہان نبھیجو کہ وہ قوم تمسے حصول مطالب میگی آگاہ ہو کہ باز رہو بکا سے اور کہا رضی اللہ عنہا نے
کہ اسود بن مطلب اپنے تین بیٹون کے غم و الم مین مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ پس چاہتا تھا
کہ ان قتلا پر بکا کرے اسی خیال مین وہ تھا کہ یکایک رات کو اوسنے آواز ایک عورت نوحہ کرنے والی کی سنی چونکہ
اوسکی آنکھین جاتی رہی تھین تو اپنے غلام سے کہا آیا قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین کاش کہ مین بھی ابی حکیمہ
یعنے زمعہ پر بکا کرون کیونکہ میرا سینہ و جگر میرا جل گیا ہے تب غلام دریافت کے لیے گیا اور پھر آکر جواب دیا کہ ایک عورت

جو روتی ہے اسواسطے کہ اوسکا شتر گم ہوگیا ہے پس اوسوقت اسود اشعار پڑھنے لگا جسکا مضمون یہ ہے کہ وہ عورت
روتی ہے اسلیے کہ اوسکا شتر گم ہوگیا ہے اور بیداری رات کی اوسکے تئین سونے سے منع کرتی ہے پس بکا [illegible]
ولیکن بکا اوس واقعہ بدر پر جسنے بڑے کلی والون کو خوار کیا اگر بکا کرتی ہے تو بکا کر عقیل پر اور بکا کر حارث پر جو شیرون کے
شیر تھے اور بکا کر اونکے لیے کہ اونہین سے کسیکا نظیر و مثل نتھا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تھا اور بکا کر اونکے لیے
جو بدر پر سردار تھے بنی حصیص و بنی مخزوم و گروہ ابی الولید آگاہ ہو کہ بعد اون لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہوگئے
کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہوتا تو وہ سردار نہوتے اور کہا راویون نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان
اور کہنے لگین کہ تو بکا کیون نہین کرتی ہے اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اوسنے کہا ای [illegible]
آیا اونکے لیے مین بکا کرون کہ یہ خبر محمد اور اوسکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے ہمکو اور زنان
بنی خزرج کو واللہ ہرگز بکا نکرونگی جبتک بدلا قتل کا لیا جاوے محمد و اصحاب محمد سے اور اپنے سر مین تیل ڈالنا
مجکو حرام ہے جبتک غزوہ کیا جاوے محمد سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو بکا کرتی
ولیکن بکا اس غم کو دور نکریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل احبا کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اوسنے
حلف کیا تا واقعہ احد وہ اپنی اوسی حالت پر رہی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کے قریب گئی
اور جب نوفل بن معویۃ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنے اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہونچی کہ قریش
اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا اے گروہ قریش تمہاری عقلین سبک ہوگئین اور تمہاری
راے نے خطا کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی [illegible] اے گروہ قریش تمہارے مقتولون کی بکا کیجاوے
یعنے ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم تہے بکا سے باوجود اس بات کے غیظ تمہارا عداوت محمد و اصحاب محمد سے
جاتا رہیگا پس لازم نہین ہے کہ غیظ و غصہ تمسے جاتا رہے تاوقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابو سفیان
بن حرب نے یہ کلام اوسکا سنا تو کہا اے ابو معاویہ آج تک ماتم داریان زنان بنی عبد الشمس کی اونکے مقتولون پر
منع کی گئی ہین اور بکا نہین کراتا ہے کوئی شاعر مگر اوسکو باز رکھتا ہون یہانتک کہ ہمارا بدلا محمد اور اصحاب سے لیا جاوے
اسواسطے کہ ہمنے عوض خون اپنے قتلے کا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سردار
اس وادی کے قتل کیے گئے جنکے گم جانے سے یہ وادی ویران ہے **واقدی** نے کہا مجھسے روایت کیا
معاذ بن محمد انصاری نے عاصم بن عمیر ابن قتادہ سے اونسنے کہا جبکہ قریش مکہ کو پھرے اور قتل ہوگئے
بڑے بڑے بزرگوار اونکے تو عمیر بن وہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر
بیٹھا صفوان نے کہا قبح اللہ العیش بعد قتلی البدر یعنے بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو منغص کرے عمیر بن وہب
نے کہا سچ ہے واللہ بعد اونکے زندگانی مین کچھ بہتری نہین اور اگر مجھپر دین ایسا نہوتا کہ ادا کرنا اوسکا اپنے امکان مین

نہین پاتا اور ہوتے عیال کہ اونکے لیے کچھ چھوڑتا نہوتا البتہ طرف محمدؐ کے مین قصد کرتا تا اوسکو قتل کرون بشرطیکہ آنکھ حضر
اوسکو دیکھون یعنے بشرطیکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ وہ بازارون مین آمد و شد
رکھتا ہے پس میرے لیے اونکے نزدیک ایک باعث ہے کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ
صفوان اوسکی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا اے ابوامیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنے تو اس کام کو
انجام دیگا اوسنے کہا ہان قسم ہے رب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجپر ہے اور عیال
تیرے میرے عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہے کہ مکے مین کوئی شخص توسع کرنے مین ساتھ عیال کے
مجھسے زیادہ نہین ہے عمیر نے کہا اے ابووہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال
میرے عیال کے ساتھ ہین مجھے وسعت ہو کسی شے کی درحالیکہ مین اونسے عاجز ہون یعنے اپنے حق مین دعا نہو
کرتا ہے کہ اگر مین اونکی کفالت سے کوتاہی کرون تو مجکو کچھ میسر ہووے اور دین تیرا مجپر ہے پس عمیر کو صفوان نے
اپنے ناقہ پر سوار کیا اور اوسکو زادراہ دیا اور صرف اوسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا
عمیر کو کہ اپنی تلوار کو تیز کرے اور زہر مین بجھا ہووے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہہ دیا کہ اس راز کو چند روز
مخفی رکھو یہانتک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اوسکا ذکر نہین کیا تب
عمیر مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے مین لٹکا کر طرف رسول خدا صلعم کے
عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ساتھ چند صحابیون کے بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے اور نعمت خدا کو جو بدر مین اونپر
متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کر رہے تھے عمیر کو مسلح دیکھ کر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے کو یہ وہی
دشمن خدا ہے جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے
مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اوترکر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ انکے یہان عدد جمعیت ہے
نہ کمینگاہ ہے پس اصحاب نے آگے بڑھکر اوسکو گرفتار لیا **واقدی** نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت
مین رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ وہ
غدار خبیث ہے جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہے حضرت صلعم نے فرمایا اوسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ
گئے اور اوسکی تلوار کا تسمہ پکڑکر ایک ہاتھ سے گرفت کر لیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کے حضور مین
اوسکو حاضر کیا جب حضرت نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اے عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اوسنے کہا
اَنعَمَ اللّٰہُ صَبَاحًا یعنے خدا آپکی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالے نے ہمکو تیری تحیت یعنے تیری دعا خیر سے
مستغنی کیا ہے تحیت ہماری سلام ہے کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہے اوسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہے حضرت نے فرمایا حق تعالے
نے اس تحیت کو ہمارے لیے بجاے خیر باد و اعز قرار دیا ہے پس اے عمیر تو یہان کیون آیا ہے اوسنے کہا مین اپنے

اسیرون پاس آیا ہون جو آپ کے یہان قید ہین کہ اونمین ہمسے قرابت رکھتے ہین اور یہ وہ ہماری اصل قوم ہین
حضرت صلعم نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہے اوسنے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوارون سے کیا یہ ہمارے کچھ کام آئی
روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آکر اوترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہ گئی اور قسم ہے مجھکو اپنی زندگانی کی
کہ میرا قصد اور کچھ سوا اسکے جو آپکو گمان ہوا ہے تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادے سے
تو یہان آیا ہے اوسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی حجر مین صفوان ابن امیہ سے
پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط ہے مین نے اوس سے کی تھی یعنی مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا تو نے اوس سے
میرے قتل کی شرط کی ہے اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے وحال آنکہ
حق تعالے درمیان تیرے اور تیرے قصد کے حائل ہے عمیر نے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون
کہ تو رسول خدا ہے اور بے شک تو سچا ہے واشہد ان لا الہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے خدا کے
کوئی دوسرا معبود نہین یارسول اللہ مین آپکے وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہے تکذیب کرتا تھا وحال آنکہ یہ بات
جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اوسکی خبر دی تو سوائے میرے اور اوسکے اوسپر کسیکو اطلاع نتھی
اور اوسنے مجکو حکم کتمان کیا تھا ارات کو مگر خدا نے آپکو اوسپر مطلع کر دیا پس مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول اوسکے
اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنے جو کچھ آپ کہتے ہین وہ سب حق ہے حمد ہے اوس خدا کی جو مجھے اس راہ پر لایا
تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوے کہ خدا نے اوسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اسکو
دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اس سے بہتر تھا اور اسوقت میرے نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہے
حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو قرآن تعلیم کرو اور اسکے قیدی کو اسکے لیے رہا کر دو عمیر نے کہا یارسول اللہ مین
نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنے والا تھا ولیکن حمد ہے خدا کی کہ اوسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین
قریش میں مکہ مین جا کر رہون اور اونکو طرف خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہے کہ حق تعالے اونکو
ہدایت کرے اور ہلاکت سے اونکو نکالے پس حضرت صلعم نے اوسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال
صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کیطرف سے آتا تھا اوس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کوئی خبر
مدینے مین تمنے پائی ہے اور قریش مکہ سے کہا کرتا تھا کہ خوشی مناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو
بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے آیا صفوان نے اوس سے حال عمیر کا دریافت کیا اوسنے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر
صفوان نے اور سب مشرکون نے اوسپر لعن کی اور کہا کہ عمیر بد دین ہو گیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی
کلام نکریگا اور نہ اوسکو کچھ نفع دیگا اور اوسکے عیال کو چھوڑ دیا اسی حال مین عمیر اونپر داخل ہوا اور لوگون کو طرف
اسلام کے دعوت کی اور صداقت رسول خدا سے اونکو خبر دی چنانچہ اوسکے ساتھ گروہ کثیر ایمان لائے راوی نے کہا

مجھے خبر دی فلان فلان رواۃ کثیر نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل مین پہونچا او صفوان بن امیہ کے پاس نگیا
تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو اوسنے کہا مین نے اوسیوقت
سمجھا تھا جب وہ قبل داخل ہونے اپنے گہر کے اول میرے پاس نہین آیا یہ ایک شخص ہے کہ ہمارے پاس سے
اولٹا پھرا اوسطرف جہان سے مخلصی پائی تھی اور مین اوس سے کبھی اپنی جانب سے کلام نکرونگا اور نہ کبھی اوسکو
نفع دونگا اور نہ اوسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے حجر مین گیا اور خطاب کیا کہ اے ابو وہب مگر اوسنے
اوس سے منہ پھیر لیا پھر عمیر نے کہا تو منجملہ ہمارے سردارون کے سردار ہے تو ہمکو بتا کہ جس امر پر ہم لوگ تھے
کہ پتھر پوجتے تھے اور اوسکے لیے ذبح حیوان کرتے تھے آیا یہی دین ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
یعنے مین گواہی دیتا ہون اوس خدا کی کہ سواے اوسکے کوئی خدا نہین ہے اور بے شک محمد بندہ اور رسول ہے
[illegible] پس صفوان نے کسی کلمہ سے اوسکو جواب نہ دیا المطعمون یعنے تقسیم کنندگان طعام جنکے ساتھ قافلہ قافلہ
کی روٹی مقرر تھی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف مین تو حارث بن عامر بن نوفل و شیبہ و عتبہ دونون بیٹے ربیعہ
کے تھے اور بنی اسد مین سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدویہ تھے اور بنی مخزوم
مین سے ابوجہل تھا اور بنی جمح مین سے امیہ بن خلف تھا اور بنی سہم مین سے نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج
کے تھے راوی نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ نہین روٹی دیتا تھا کوئی بار مین مگر یہ کہ مقتول ہوا
یعنے ہر کوئی جو بدر مین قافلہ قافلہ کو اپنے ہمراہ روٹی کھلاتے تھے وہ سب مارے گئے راوی نے کہا کہ ان
لوگون کے باب مین ہمپر اختلاف واقع ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے اور لوگون نے اور چند
اشخاص کا ذکر کیا ہے کہ اونمین سے سہیل ہے و ابو البختری وغیرہ راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو
عبد الوہاب نے اوس سے حدیث بیان کی واقدی نے اونہون نے کہا مجھسے روایت کی ہشام بن عمارہ نے عثمان بن
ابی سلیمان سے اوسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے کہا کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی
بوقت سربہا لیے جانے اسیرون سے مدینہ مین گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد مین لیٹ رہا کیونکہ مجھکو ماندگی بہت
پہونچی تھی یہان تک کہ مین سو گیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا صلعم جسوقت نماز مغرب مین والطور
وکتاب مسطور پڑہنے لگے تو مین گھبرا کے اوٹھ کھڑا ہوا اور حضرت کی قرات خوب سنتا تھا یہان تک کہ مسجد
سے باہر نکلا پس وہ اول روز تھا کہ اسلام میرے قلب مین داخل ہوا اور راوی نے کہا کہ خبر دی مجھے فلان فلان
رواۃ کثیرہ نے کہ چودہ آدمی قریش مین سے بیچ فداے اصحاب اپنے کے آئے تھے یعنے واسطے سربہا دینے عوض رہائی
اپنے اصحاب کے اور کہا راوی نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیرہ کے کہ بمقابلہ سربہا کے اسیران [illegible] آدمی بھی آئے
اونمین سے پہلا مطلب بن ابی وداعہ آیا پھر بعد اوسکے سب تین شبون مین آئے اور کہا راوی نے باسناد کثیرہ

کہ رسول خدا صلعم نے سربہا بدر کا چار ہزار واسطے ہر شخص کے مقرر فرمایا اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان
و فلان رواۃ نے اسحاق بن یحیی سے اونے کہا مین نے پوچھا نافع بن جبیر سے کہ کسقدر سربہا مقرر تھا اونے کہا
سربہا اونکے واسطے درجہ کا چار ہزار تین ہزار تک دو ہزار تک ایکہزار تک یہان تک کہ جس قوم کے پاس کچھ مال نتھا
اوپر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے بمقدمہ ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہے
اوسکے پاس مال ہے اور وہ ناگزیر فدیہ اپنے باپ کا دینے والا ہے پس اوس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے
جس سے اول فدا لیا گیا ابو وداعہ تھا اور یہ اسواسطے کہ جب بیٹا اوسکا مطلب مکے سے اپنے باپ کیواسطے
مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے اوسکو دیکھکر کہا کہ تو سب سے پہلے جلدی نکر ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اسیرون
کے باب مین تو ہمپر فساد ڈالیگا کیونکہ محمد کو ہماری ہلاکت منظور ہے تو وہ سربہا ہے اسیران مین ہمپر غلو و گرانی کرینگے
ہان اگر تجکو وسعت و مقدرت ہے تو تیری قوم کو وہ مقدرت نہین ہے جو تجکو ہے مطلب نے کہا مین ٹلون گا
جب تک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اوسنے اونسے فریب کیا کہ جب وہ غافل ہوئے تو رات کو اپنے ناقہ پر سوار ہو کر نکلا
اور چار شب مین مدینہ کو پہونچا اور چار ہزار سربہا اپنے باپ کا دیکر چھوڑا لایا پس قریش نے اوسکو اس بات پر
ملامت کی اوسنے کہا مین ایسا نتھا کہ اپنے باپ کو اوس قوم کے ہاتھ مین اسیر چھوڑون اور تم لوگ سو رہنے والے
اور باز رہنے والے ہو کام سے یعنے غافل و کاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا نوجوان خود رائے ہے ہمپر فساد ڈالنے والا ہے
واقعہ مین جو بہانہ ہے والا ہون عمرو بن ابی سفیان یعنے اپنے بیٹے کا اگرچہ وہ سال بھر وہان پڑا رہے یا چھوڑ دیوین اوسکو محمد واسطے زیادہ
تاوان دینے کے ہون لیکن مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو کہ واقع کرو تم پر وہ امر جو شاق ہے تمپر و حال آنکہ عمرو بھی مثل اور اسیرون تمہارے کے ہے

نام اون لوگون کے جو بمقدمہ اسیرون کے آئے تھے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط و عمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے جبیر بن مطعم
اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ربیعہ و خالد بن الولید و ہشام بن الولید
بن المغیرہ و فروہ بن السائب و عکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف و عمیر بن وہب اور بنی سہم سے المطلب بن ابی وداعہ
و عمرو بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے مکرز بن حفص بن الاخیف راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان
رواۃ کثیرہ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب اہل مکہ نے بمقدمہ فدا اسے دینے اسیرون کے لوگون کو روانہ
کیا تو زینب بنت رسول خدا صلعم نے بھی بمقدمہ سربہا ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا
اور اسی مقدمہ مین ایک اپنا قلادہ بھی منجملہ جو حضرت رضی اللہ عنہا کی تھی بطریق سربہا بھیجا اور راوی کہتے ہین
کہ وہ قلادہ مہرہ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے زینب کو دیکر ابو العاص کے پاس بھیجا تھا اور جب عقد ابو العاص کا
ساتھ زینب بنت خدیجہ کے ہوا تھا چنانچہ جب حضرت صلعم نے اوس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا اور دلگیر ہوئے

ایسے دل بھر آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد کیا اور اونپر رحمت بھیجی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمہاری
رائے ہو یہ کہ رہا کردو اسیر زینب یعنے ابو العاص کو اور پھیردو زینب کو اوسکی متاع یعنے قلادہ تو ایسا کرو
تب اصحاب نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ پس چھوڑ دیا ابو العاص کو اور پھیر دی زینب کو اوسکی متاع کے تئین
اور عہد لیا نبی صلعم نے ابی العاص سے اس بات کا کہ پہونچکر زینب کو یہان رخصت کر دیوے اوسنے وعدہ کیا
اور بمقدمہ فداے ابی العاص کے بھائی اوسکا عمرو بن الربیع بھیجا ہوا زینب کا آیا تھا اور جس شخص نے
ابو العاص کو اسیر کیا تھا وہ عبد اللہ بن جبیر بن النعمان تھا جسکا بھائی خوات بن جبیر تھا

ذکر سورۂ انفال

یسئلونک عن الانفال راوی نے کہا جب رسول خدا صلعم نے روز بدر غنیمت حاصل کی تو
لوگون نے باخود با اختلاف کیا اسطور پر کہ ہر گروہ نے دعوے کیا کہ بابت اس غنیمت کے بڑے حقدار ہم ہین
تب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی و در بارہ قولہ تعالے انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللہ
وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا یعنے یقینا
و در بارہ قولہ تعالے اولئک ہم المؤمنون حقا یعنے یقینا و در بارہ قولہ تعالے کما اخرجک
ربک من بیتک بالحق یعنے جب امر کیا تیرے پروردگار نے واسطے خروج کرنے طرف بدر کے
وہی حق تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان روات کثیرہ کے محمد بن عباد بن جعفر المخزومی
سے در بارہ قولہ تعالے من بیتک راوی نے کہا یعنے مدینہ سے و در بارہ قولہ تعالے وان
فریقا من المؤمنین لکارہون یجادلونک فی الحق بعد ما تبین کانما یساقون الی الموت
وہم ینظرون یعنے اصحاب ہین سے بعض قوم کے تئین خروج و عزم رسول خدا صلعم کا طرف بدر کے
ناگوار معلوم ہوا اور کہتے تھے ہم لوگ قلیل ہین یہ خروج خلاف رائے ہے چنانچہ اس باب مین لوگون کے
درمیان اختلاف بسیار واقع ہوا و در بارہ قولہ تعالے واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم
یعنے جسوقت رسول خدا صلعم قریب بدر کے تھے اور ارادہ قافلہ پر رکھتے تھے تو جبرئیل حضرت کے پاس آئے
اور خبر دی کہ لشکر قریش مکہ سے چلا ہے پس وعدہ کیا ہے خدا نے آپ سے کہ یا قافلہ پر جا پڑیا مقابلہ قریش کا
کرو کہ ہم تمکو اونسے بہرہ مند کرینگے چنانچہ جب لشکر اسلام قریب بدر تھا تو لوگون نے سقون کو پکڑا اور اونسے
خبر قافلہ کی پوچھی وہ لوگ خبر لشکر قریش کی بیان کرنے لگے پس اصحاب اس بات کو مکروہ جانتے تھے یعنے اونکا
مقابلہ نہین چاہتے تھے کہ اسمین کھٹکا اور خطرہ ہے اسلیے قافلہ کو چاہتے تھے کہ وہ بے خلش ہے و در باب
قولہ تعالے ویرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ یعنے خدا غالب کریگا دین کو اور استیصال کریگا کفار کا

یعنے وہ لوگ جو بدر میں مارے گئے لِیُحِقَّ الْحَقَّ یعنے تا غالب کرے حق کو اور خوار کرے باطل کو جو کفار لائے تھے
سامان جنگ وغیرہ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ یعنے قریش اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ
بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُرْدِفِیْنَ یعنے بعض ملائکہ بعد بعض کے یعنے پے در پے وغیرہم
وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشْرٰی یعنے تعداد اون فرشتوں کی خبر مسلمین کو دی گئی تھی اور تا کہ وہ لوگ یقین کریں کہ
خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً مِّنْہُ یعنے اونگی تمکو نیند جب امن پاؤ گے دشمن سے
آخر اوس امن کو خدا نے تمہارے دل میں ڈال دیا وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَہِّرَکُمْ بِہٖ
جبکہ بعض اصحاب کو جنب ہوا تھا وَیُذْہِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ یعنے وسوسہ شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل
جنابت نہیں کرتے تھے وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ یعنے ساتھ طمانینت کے وَیُثَبِّتَ بِہِ الْاَقْدَامَ کیونکہ
مقام وہ ریت کا تھا پس محکم کیا قدم کو لغزش سے اِذْ یُوْحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا پس ملک بصورت انسان متمثل ہو کر کہتے تھے ہم ثابت قدم ہیں یعنے تم بھی ثابت رہو کہ قریش
کوئی چیز نہیں ہیں سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ یعنے ہاتھ اونکے کانپتے تھے اس واقعے
اور ترسان و لرزان تھے حالت اضطراب میں مثل سنگریزوں کے طشت میں فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ
یعنے اعناق جمع عنق گردن وَاضْرِبُوْا مِنْہُمْ کُلَّ بَنَانٍ یعنے دست و پا ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ شَآقُّوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
یعنے جن لوگوں نے ساتھ خدا کے کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا و قولہ تعالیٰ فَذُوْقُوْہُ یعنے بدر میں
قتل اور آخرت میں عذاب نار اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا اِلٰی قَوْلِہٖ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ یعنے روز بدر
فَلَمْ تَقْتُلُوْہُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَہُمْ یعنے بنا بر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم میں سے کہ میں نے فلاں کو
قتل کیا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنے جسوقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف کفار کے
پھینکی تھی یہاں تک کہ اونہوں نے حضرت کو سامنے سے جاتے نہیں دیکھا وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْہُ بَلَآءً حَسَنًا
یعنے نصرت خدا کی واسطے مومنین کے بروز بدر اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَکُمُ الْفَتْحُ قول ابو جہل
اللّٰہم اقطعنا للرحم واتانا بما لا نعرف فاحنہ یعنے اے خدا جو ہم میں سے قطع رحم کرتا ہے اور وہ باتیں
ہمارے پاس لایا ہے جو پہچانی نہیں جاتی پس ہلاک کر اوسکو وَاِنْ تَنْتَہُوْا یہ خطاب ہے اون لوگوں سے
جو باقی رہ گئے تھے قریش میں سے فَہُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ یعنے اسلام قبول کرو وَاِنْ تَعُوْدُوْا یعنے واسطے
قتال کے نَعُدْ یعنے واسطے قتل تمہارے وَلَنْ تُغْنِیَ عَنْکُمْ فِئَتُکُمْ شَیْئًا یعنے قریش نے کہا تھا کہ ہماری
کثیر جماعت ہے کہ خوب جنگ کرینگے محمد سے پس ہم فائز ہونگے اوس سے یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ یعنے تا حضرت کا

سو یہ نازل ہوا روز احد کہ عتاب کیا خدا نے لوگون کے تئین اوس بات پر لا تخونوا اللہ والرسول
وتخونوا اماناتکم یعنے باہم نفاق وخیانت نکرو اور جو چیز تمہارے سپرد ہو ادا کرو واعلموا انما
اموالکم واولادکم فتنۃ یعنے جب کسیکے پاس مال کثیر ہوتا ہے تو فساد اوسکا عظیم ہوتا ہے
اور جسکے لیے کثرت اولاد ہوتی ہے تو وہ اپنے تئین غالب ومعزز سمجھتا ہے وقولہ تعالے یجعل لکم فرقانا
یعنے مخرج ورستگاری واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک یعنے یہ مکہ مین قبل ہجرت کے
جسوقت حضرت ارادہ خروج کا طرف مدینہ کے رکھتے تھے واذا تتلی علیہم آیاتنا قالوا قد سمعنا
لو نشاء لقلنا الی اخر الآیۃ واذ قالوا اللہم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا
حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اس بات کا کہنے والا نضر بن الحارث تھا پس نازل کیا
حق تعالے نے اوسکے حق مین اس آیہ کو یعنے افبعذابنا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء
صباح المنذرین یعنے روز بدر وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے اہل مکہ وما کان اللہ معذبہم
وہم یستغفرون یعنے نماز بجالاتے ہین بعد ازان اس بات سے اعراض کرکے فرمایا وما لہم الا یعذبہم اللہ
وہم یصدون عن المسجد الحرام یعنے ہم عذاب کرینگے اونپر عذاب ہزیمت وقتل بدر سے وقولہ تعالے
فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون یعنے یوم بدر ان الذین کفروا ینفقون اموالہم
لیصدوا عن سبیل اللہ الی قولہ ثم یغلبون یعنے جسوقت وہ لوگ طرف بدر کے نکلے حسرت زندہ
کرتے تھے واسطے اپنے قافلہ کے جسکے لوٹے جانیکا اندیشہ تھا تو فرمایا کہ مغلوب ہونگے یعنے مقتول ہونگے بدر مین
قل للذین کفروا ان ینتہوا یغفر لہم ما قد سلف یعنے اگر وہ لوگ ایمان لاوینگے
تو اعمال گذشتہ اونکے بخشے جاوینگے وان یعودوا تو تم دیکھ چکے ہو اون لوگون کو جو قتل کیے گئے بدر مین
وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ یعنے باقی نرہے شرک ویکون الدین کلہ للہ کہ بھول جاوین
اساف ونایلہ کو جو یہ دونون دو بت ہین واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول
ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے جو چیز خدا کے لیے ہے وہی واسطے
رسول کے ہے اور جو چیز واسطے ذی القربی کے ہے وہ قرابت رسول اللہ کی ہے وما انزلنا علی
عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان یعنے روز بدر فرق کیا گیا درمیان حق وباطل کے
اذ انتم بالعدوۃ الدنیا یعنے اصحاب نبی صاحب کہ نازل تھے بدر مین اور مشرکین قریش
بالعدوۃ القصوی یعنے کہ درمیان تھے ان لوگون سے کہ وہ ہر گز تھا والرکب قافلہ شتر سواران
ابوسفیان کا متصل تھا دریا سے ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد یعنے لا محالہ

قافلے آگے قافلے کے آتے یعنے قافلہ شتر سواران کے قبل از دو گہڑی کے آگے پیچھے نکل جاتے لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ
عَنْ بَيِّنَةٍ یعنے قتل کیا گیا وہ شخص جو قتل کیا گیا ہے عذر وحجت سے یعنے جو کشتہ حجت ہو وَيَحْيَىٰ یعنے جو زندہ رہا
اونہیں سے عذر وحجت پر اِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا یعنے اوس روز جب خواب فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے تو وہ لوگ قلیل نظر آئے حضرت کی نگاہ میں وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ یعنے رعب میں آجاتے تم
وَلَتَنَازَعْتُمْ یعنے تم باہم اختلاف کرتے وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ یعنے اختلاف فیما بین إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ
یعنے تمہارے ضمن قلوب کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا
یعنے جمع ہوکر تم سب کہ سب پس فرار نکرو بلکہ تکبیر خدا کرو وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا یعنی [illegible]
فرماتا ہے کہ تکبیر کرو خدا کی اپنے دلون میں اور اوٹھا نکرو تکبیر کا کیونکہ اللہ اکبر کا [illegible] میں جن و وہ [illegible] سے
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ
یعنے مخرج قریش سے طرف بدر کے وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ
مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ یہ سارا کلام سراقہ بن جعشم کا تھا فرماتا ہے حق تعالے کہ جس امر میں کہ لوگ شورہ
کرتے تھے اوس روز ابلیس بصورت سراقہ ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم وقریش
نَكَصَ یعنے ابلیس کیونکہ وہ دیکھتا تھا ملائکہ کو کہ قتل کرتے ہیں اور اسیر کرتے ہیں وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ
مَا لَا تَرَوْنَ کہ اوسنے دیکھا ملائکہ کو إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ
دِينُهُمْ یعنے کچھ لوگ تھے کہ اقرار کیا تھا اسلام کا پھر جب قلیل نظر آئے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اونکی
نگاہ میں تو ذلیل وحقیر سمجھا اونہوں نے اور یہ کلام کیا پس مارے گئے اوسی حالت کفر پر يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ
وَأَدْبَارَهُمْ یعنے اونکے سرین کو کہ ادبار کنایہ ہے سرین سے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان
وفلان رواۃ کثیر کے مجاہد واسامہ بن زید سے اور اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کی كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ
یعنے مثل کردار آل فرعون و در بارہ قولہ تعالے إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الی قولہ وَهُمْ
لَا يَتَّقُونَ یعنے قینقاع وبنی النضیر وقریظہ کہ یہ تینوں نام قبیلہ کا ہے فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ
بِهِمْ یعنے قتل کر اونکو وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً آخر آیہ تک نازل ہوا در بارہ بنی قینقاع
کے تب رسول خدا صلعم اس آیہ کو اونکے پاس لیگئے وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ یعنے تیر اندازی وَمِنْ
رِبَاطِ الْخَيْلِ یعنے باندھو گھوڑون کو کہ وہ سہیل کرتے ہیں اور نمایش کیے جاتے ہیں وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ
لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ یعنے خیبر والے وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا تا آخر آیہ یعنے قریظہ وَإِنْ يُرِيدُوا
أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ یعنے قریظہ ونضیر جب کہ اونکو [illegible]

کہا تھا کہ ہم اسلام لاوینگے اور آپ کی اتباع کرینگے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ نازل ہوئی یہ آیت بدر مین
بعد ازان منسوخ ہوگئی بقولہ تعالے اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ
مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ پس حاصل تھا یہ امر کہ نہین فرار کرتا تھا ایک آدمی دو آدمی سے
مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ یعنے اسیر لینا مسلمین کا بدر مین اعنے لوگون کو اسیر کھنا
تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا یعنے سر بہا وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ یعنے خدا ارادہ رکھتا ہے کہ وہ قتل کیے جاوین
لَوْ لَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ یعنے حلال کردینا غنیمت کا آگے سے ہوچکا ہے
فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا یعنے حلال کرنا غنیمت کا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا مراد ہے اون قریش سے جنہون نے
ہجرت کی قبل بدر کے اور جگہ دی اور نصرت کی انصار نے اُولٰٓىٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ
مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰى یُهَاجِرُوْا یعنے درمیان تمہارے اور اونکے وراثت
نہین ہے جب تک کہ وہ بھی ہجرت کرین یعنے اپنا وطن ترک کرین وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ
فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ یعنے مدت سین اور عہد وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا
بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِیْرٌ یعنے کفار مین سے
کسیکو دوست نہ سمجھو کہ وہ سب آپسمین ایکدوسرے کا دوستدار ہے بعد ازان وراثت فیمابین مہاجرین کی تئین
آیت میراث نے منسوخ کردی وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ
بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ وہ قولہ تعالے یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى یعنے یوم بدر فَسَوْفَ یَكُوْنُ لِزَامًا یعنے یوم
بدر اَوْ یَاْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَقِیْمٍ یعنے یوم بدر حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ
شَدِیْدٍ یعنے یوم بدر سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یعنے یوم بدر وَاَنْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ
اَجَلُهُمْ یس نہتی وہ مدت مگر اندک یہان تک کہ واقع ہوئی جنگ بدر وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ
وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا یہ آیہ اندکے پیش از جنگ بدر نازل ہوا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا
یعنے یوم بدر وَاصْبِرْ حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ایک روز پیش از یوم بدر وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ
یَوْمَىٕذٍ دُبُرَهٗ یعنے خاص بروز بدر اور ہر آئینہ یہ امر اونکے لیے قرار پاچکا تھا کہ جب بیس آدمی دو سو کے
مقابل ہون تو فرار نہ کرینگے پس جب کہ وہ فرار نکرینگے تو غالب ہونگے بعد ازان اوسنے تخفیف تکلیف کی گئی چنانچہ
فرمایا اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ پس منسوخ ہوئی پہلی آیت پس ابن عباس کہتے تھے کہ

جو شخص فرار کرے دو آدمی سے تو بیشک اوسنے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہین ہے و درباره قولہ تعالے الم تر الی الذین بدلوا نعمة الله کفرا و احلوا قومهم دار البوار مراد اس آیۃ مین قوم قریش ہین روز بدر و قولہ تعالے حتی اذا اخذنا مترفیهم بالعذاب یعنے بسیف روز بدر و قولہ تعالے ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر عذاب ادنے یعنے سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو ہریرہ سے درباره قولہ تعالے اخذنا مترفیهم بالعذاب اوسنے کہا یعنے یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بطرق اسناد دیگر رواۃ کی مجاہد سے اوسنے کہا مراد ہے سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اوسنے عبد الملک بن عبید سے اوسنے مجاہد سے اوسنے ابی بن کعب سے درباب قولہ تعالے یاتیهم عذاب یوم عقیم اوسنے کہا مراد ہے روز بدر سے

ذکر اون لوگون کا جو اسیر ہوے تھے مشرکین مین سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اوسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم مین سے عقیل بن ابی طالب محمود نے کہا اونکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس الظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث و عباس بن عبد المطلب اور عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنے ہم عہد و ہم قسم تھا اس باہمی کہ دونون مین جسپر کوئی قتال واقع ہو دوسرا اوسکی کمک و مدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابی الحویرث سے اوسنے کہا اسیر ہوے بنی المطلب بن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید و عبید بن عمرو بن علقمہ کہ ان دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا خبر دی مجکو محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اوسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبد الرحمان بن عبد الرحمان الانصاری سے کہ کوئی ان دونون یعنے سائب و عبید سے قیدیون مین مقدم نتھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نرکھتے تھے پس نبی صلعم نے ان دونون کو بغیر فدیہ آزاد کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قیدیون مین بمقام صفرا قتل کیا گیا تھا اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے بحکم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اوسکو قتل کیا اور اوسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے و دیگر منجملہ اسیرون کے حارث بن ابی وجرہ تھا کہ اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور درباره فدیہ دینے اوسکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اوسکا چار ہزار درہم دیکر چھوڑا گیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو جعفر سے کہ جب حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے بھیجنے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا سعد بن ابی وقاص نے اول مرتبہ بعد ازان جب باہم قرعہ کیا لوگون نے قیدیون پر تب بھی وہ سعد کی حصہ مین آیا

اور عمرو بن ابی سفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا قرعہ سے حصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین آیا اوسکو حضرت صلعم نے
ساتھ سعد بن النعمان بن اکال کے جب وہ عمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ مین محبوس ہوگیا اور ابو العاص
بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھسے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن خارجہ بن
عبد اللہ نے اپنے باپ سے اوسنے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اوسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور اپنے بھائی ابی العاص کو
اور ابو ریشہ اپنے حلیف کو فدیہ دیکر چھوڑا لیگیا اور عمرو بن الازرق کو بھی عمرو بن الربیع چھوڑا لیگیا اور وہ حصہ مین
تمیم مولے خراش بن صمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارۃ بن حزم نے قید کیا تھا اور وہ از روی قرعہ کے
حصہ مین ابی بن کعب کے آیا تھا اوسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ مین لیا اور ابو العاص بن نوفل بن
عبد شمس کو اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اوسکے فدا کے لیے اوسکا برادر عم زاد آیا تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف
سے عدی بن الخیار تھا کہ اسکو خراش بن صمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب
نے اوس سے حدیث بیان کی محمد نے اوس سے واقدی نے اوسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان
نے کہ منجملہ قیدیون کے عثمان بن عبد شمس بن ابی عقبہ بن غزوان حلیف قریش کا تھا اوسکو حارثہ بن النعمان نے
اسیر کیا تھا اور ایک ابو ثور تھا کہ ان لوگون کو جبیر بن مطعم نے فدیہ مین لیا تھا اور ابو ثور کو مرثد الغنوی نے تین ابیون
مین قید کیا تھا اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابو الیسر نے بعد ازان قرعہ کیا گیا
اور یہ اسیر حصہ مین محرز بن نضلہ کے آگیا اور ابو عزیز کے برادر مادری و پدری یعنے حقیقی مصعب بن عمیر تھے
اونھون نے محرز سے کہا کہ دونون ہاتھ ابو عزیز کے مضبوط باندھ لے یعنے اسکو قابو مین رکھ کہ اسکی مادر مکہ مین
بڑی مالدار ہے تب ابو عزیز نے کہا اے میرے بھائی تو میرے حق مین اوسکو ایسی وصیت کرتا ہے مصعب نے کہا
وہ ہی میرا بھائی ہے قریب تر تجھسے پس اوسکی مادر نے اوسکے لیے چار ہزار فدیہ بھیجا اور یہ بعد اسکے کہ اوسنے دریافت کیا تھا
کہ کسقدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہے قریش کا لوگون نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیون کے اسود بن عامر بن الحارث
بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبد المطلب نے اسیر کیا تھا پس درباره فدیہ اوسکے طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار سے
آیا تھا اور بنی اسد بن عبد العزی مین سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد تھا اوسکو عبد الرحمان بن عوف نے اسیر کیا تھا اور منجملہ
اونکے حارث بن عائذ بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن شماخ تھا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا
پس ان تینون اسیرون کے فدیہ مین عثمان بن حبیش نے انکے تینون کے فدیہ مین چار ہزار داخل کیا اور بنی تیم سے مالک بن عبد اللہ بن عثمان تھا
اوسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ بحالت قید مدینہ مین مر گیا اور بنی مخزوم سے خالد بن ہشام
بن المغیرہ تھا اوسکو سواد بن غزیہ نے اسیر کیا تھا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ تھا وہ بلال کا اسیر تھا
اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ تھا جو چھوڑا ہوا گا تھا وہ نخلہ کے جو درمیان مکہ و طائف کے واقع ہے

اور اوسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ تیمی نے روز جنگ بدر پس عبد اللہ نے کہا حمد ہے خدا کا کہ اوسنے غالب کیا مجکو تجھپر
کہ پھر اپنے تو چھوڑا جاگا تھا اول مرتبہ میں روز نخلہ پس ان سب کے فدا مین عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اقدام کیا اور
ہر ایک کے لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیوں کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اوسکو عبد اللہ بن جحش نے
اسیر کیا تھا پس اوسکے فدیہ کے واسطے اوسکے دونوں بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس یا زرہا و
بجائے خود رہا عبد اللہ بن جحش یہان تک کے اون دونون نے چار ہزار فدا دیکر لے لیا ولیکن ارادہ ہشام کا ہمقدار
تھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا تب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا وہ تیری ماں کا بیٹا نہین ہے
لیئے کیا برادر حقیقی نہین ہے واللہ اگر انکار کیا جاتا اسقدر سے اس ہمقدار تک تو بھی مین ایسا کرتا بعد ازان وہ دونون
اوسکو لیکر چلے جب پہونچے ذوالحلیفہ مین جو میقات احرام ہے اہل مدینہ کا پس بھاگ ولید بن الولید اپنے بھائیون سے
چھوڑ بھاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے کہا تونے قبل فدیہ کے
قبول اسلام کیون نکیا تھا اوسنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا تا وقتیکہ فدیہ دون جسطرح فدیہ دی گئی میری قوم
تب اسلام لائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل کیا
یحیی بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اوسنے خبر دی مثل اسکے جو مذکور ہوا سوا اس بات کے کہ اوسکو اسیر کیا تھا سلیط
بن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اوسکے غلام ابن حسحاس نے اسیر کیا تھا اور چند روز
اپنے پاس اوسکو محبوس رکھا اس مظنہ سے کہ اوسکے پاس مال ہے چنانچہ فروہ بن السائب برادر قیس کا واسطے فدیہ قیس کے
آیا اور وہ بھی چند روز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کہ مع نقد وجنس تھا فدا دیکر اوسکو لیگیا اور قیدیون مین قبیلہ بنی
ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اسکا کچہ مال نتھا اوسکو کسی نے مسلمین مین سے
اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چند روز پاس مسلمین کے نظر بند رہا پھر رہا ہوا اور قیدیون مین سے ابو المنذر بن ابی رفاعہ
بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سربہا اوسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبد اللہ تھا جسکی کنیت ابو عطا ابن سائب بن
عائذ بن عبد اللہ تھی کہ اسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین
مطلب بن حنطب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہے جسکو ابو ایوب انصاری نے اسیر کیا تھا
اوسکا کچہ مال نتھا کہ بعد چند روز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف قریش کا تھا قبیلہ عقیلی سے
کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا لسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا + ولکن علی اقدامنا تقطر الدما ٭ ہم وہ نہین ہین کہ ہمارے
پس پشت پر ہمارے زخمون سے خون جاری ہو ولیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگون کے قطرات خون
ٹپکین چنانچہ اسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اوسکو حباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا اور
یہ سب آٹھ اسیر تھے اور قیدیون مین بنی جمح سے عبد اللہ بن ابی بن خلف تھا اور اوسکو فروہ بن عمرو البیاضی نے

اسیر کیا تھا و درباب فدیہ اوسکے باپ اوسکا اُبی بن خلف آیا تھا پس فروہ نے ایک مدت تک اوسکو باز رکھا
اور قیدیون مین ابو عزۃ عمرو بن عبد اللہ بن وہب تھا جسپر احسان کیا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اوس سے
حلف لیا تھا کہ اونپر کسیکے لیے لوگون کو جمع نکرے پس حضرت صلعم نے اوسکو بغیر فدیہ چھوڑ دیا چنانچہ پھر وہ روز جنگ
احد گروہ مشرکین مین سے قید ہوکر قتل کیا گیا اور قیدیون مین وہب بن عمیر بن وہب بن خلف تھا کہ اوسکے
فدیہ کے واسطے اوسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جبکہ اوسکو صفوان نے طرف رسول خدا صلعم کے
بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اوسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدا چھوڑ دیا اور اوسکو رفاعہ بن رافع الزُرقی نے اسیر کیا تھا
منجملہ قیدیون کے ربیعہ بن دراج بن العنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا وہ نادار تھا تو اوس سے
کچھ لیکر چھوڑ دیا اور اسیرون مین فاکہہ مولی امیہ بن خلف تھا اوسکو سعد ابی وقاص نے اسیر کیا تھا یہ سب چار آدمی تھے
اور اسیرون مین اولاد سہم بن عمرو سے ابو وداعہ بن ضبیرۃ تھا اور اول جس اسیر کا فدیہ لیا گیا وہی تھا اوسکے
فدیہ کے واسطے اوسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درہم فدیہ اوسکا دیا تھا اور اسیرون مین فروہ بن خنیس بن
حذافہ بن سُعید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اوسکو اسیر کیا تھا اوسکے فدیہ کے باب مین عمرو بن قیس
آیا تھا کہ چار ہزار درہم اوسکے فدا مین دیا تھا اور اسیرون مین حنظلہ بن قبیصہ بن حذافہ بن سعید (بن سعد) بن سہم تھا
کہ اوسکو عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین حجاج بن الحارث بن سعد تھا اوسکو عبد الرحمان بن عوف
نے اسیر کیا تھا و ناگاہ اوسکو پکڑ لیا تھا ابو داؤد المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد مالک بن
حسل سے سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک تھا اوسکے فدیہ کے باب مین مکرز بن حفص بن
الاخیف آیا تھا اور سہیل کو مالک ابن دخشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جنکا مضمون یہ ہے کہ مین نے
اسیر کیا سہیل کو کہ تمامی مردم مین سے مجکو بجاے سہیل کے اوسکی تلاش نتھی اور قبیلہ خندف جانتے ہین کہ
کہ ہر اینہ جوان مرد سہیل جوانمرد ہے اونکا جبکہ اوس سے تظلم و استغاثہ کرتے ہین و حال آنکہ مین نے یہ تلوار اوسکے
ماری کہ وہ خم ہوگیا یعنی عجز سے جھک گیا اور ایسے صاحب شہرت کو قتل کرنا مین نے اپنے دل پر جبر کیا پس
جب کہ مکرز آیا تو درباب سہیل کے منتہاے رضا کے مسلمین اعلے درجہ کا فدیہ چار ہزار درہم قرار پایا تب مسلمانون نے کہا
حاضر کر اوسنے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اوس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اوسکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے وطن سے
جاکر زر فدا بھیجیگا تب عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزناد نے کہا کہ اسیکو اوسکے بدلے رکھو
پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جاکر مکہ سے زر فدا اپنا بھیجدیا اور اسیرون مین عبد بن زمعہ
بن قیس بن نصر بن مالک تھا کہ اوسکو عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین عبد الرحمان
تھا اوسکا نام پہلے عبد العزی تھا تب رسول اللہ صلعم نے بعد اسلام کے اوسکا نام عبد الرحمان رکھا اور وہ عبد

بن شعوب وقدان بن قیس ہے اسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے اور اسیرون میں تھا
بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع وابن جحدم تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے
محمد بن یحیی بن حبان سے اوسنے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے ونچاس ۴۹ تھے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی
محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب سے اوسنے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول تھے
اور ابن عباس سے بھی مثل اسیکے منقول ہے اور راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان
رواۃ کے زہری سے اوسنے کہا کہ شمار قیدیون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے
اوسنے کہا روز جنگ بدر چوہتر ۷۴ آدمی اسیر ہوئے تھے ؎

نام اون لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیونکی شمار ۲۸ بدر مین
واقدی نے روایت کی عبد اللہ بن جعفر سے اوسنے محمد بن عثمان الیربوعی سے اوسنے عبد الرحمان بن سعید بن یربوع
سے اوسنے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے از انجملہ بنی عبد مناف مین سے تین شخص تھے
حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص تھے
زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد ونوفل بن خویلد بن العدویہ اور بنی المخزوم سے ایک ابو جہل بن ہشام تھا
اور بنی جمح سے ایک امیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے نبیہ ومنبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا
راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوس سے حدیث بیان کی محمد نے واقدی نے
کہا مجھسے روایت کی اسمعیل بن ابراہیم نے موسی بن عقبہ سے اوسنے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر
واسطے قافلہ کے بیچ راہ ظہران کے وہ ابو جہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور
سہیل بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ
بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا اون لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان
صبح کو جحفہ مین داخل ہوے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد ازان بمقام ابوا
پہونچے تو قیس الجمحی نے اون لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا
اونکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابو البختری نے آب بدر پر یعنی چاہ پر پہونچکر دس شتر ذبح کیے
اور اوسی مقام پر مقیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشغول حرب ہوے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے
زاد وتوشہ سے اور کہا ابن ابی الزناد نے کہ واللہ میرے خیال مین مقیس ایک شتر پر بھی قدرت نہین رکھتا تھا
اور واقدی مقیس جمحی کو نہین پہچانتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی عبد الوہاب نے باسناد فلان فلان

رواۃ کثیرہ کے ام بکر بنت المسور سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے کہا طعام داری مین بہت سے لوگ
شریک ہوتے تھے مگر نسبت ایک شخص کی طرف دیجاتی تھی اور باقی غیر مشہور تھے **واقدی** نے روایت
کی عبد اللہ بن جعفر سے اوسنے کہا مین نے سوال کیا زہری سے کہ کسقدر لوگ مسلمین مین سے شہید ہوے
بدر مین اوسنے کہا چودہ آدمی بعد ازان اوسنے مجھے شمار کرا دیا پس وہ لوگ ہین جنکا مین نے نام لیا **راوی**
نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے باسناد فلان رواۃ کے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل خبر
مذکور کے اور کہا چھہ مرد مہاجرین مین سے تھے اور آٹھہ انصار مین سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف مین سے
تو عبیدہ بن الحارث تھے اونکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور اونکو رسول خدا صلعم نے صفرا مین دفن کیا
اور بنی زہرہ مین سے عمیر بن ابی وقاص تھے اونکو قتل کیا تھا عمرو بن عبد نے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی
محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ اسمعیل بن محمد سے اوسنے کہا کہ اور شہداء بدر مین عمیر بن عبد عمرو ذو الشمالین تھے
یعنے اونکے دست چپ مین بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونون ہاتھ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے
اسلیے حضرت نے اونکو خطاب ذو الشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہین اونکے بائین ہاتھ مین ایک دوسرا ہاتھ
بطریق غدود کے نکلا تھا اسواسطے وہ ذو الشمالین مشہور تھے لیکن صحیح شق اول ہے اونکو اسامہ جشمی نے
قتل کیا اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد بن بکر تھے اونکو قتل کیا مالک بن زہیر جشمی نے
اور شہید ہوے مہجع مولی عمر اونکو عامر بن الحضرمی نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد
رواۃ کثیرہ کے زہری سے اوسنے کہا کہتے ہین کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع مولی عمر تھے
اور بنی الحارث بن فہر سے صفوان بن بیضا تھے اونکو قتل کیا طعیمہ بن عدی نے **راوی** نے کہا مجھہ
اس حدیث کو بیان کیا محمد بن جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار مین بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
تھے جنکو شہید کیا ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبد نے اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمہ
بن عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ تھے جنکو تیر مارا تھا حبان بن العرقہ نے کہ اونکے
گلو مین لگا تو شہید ہوے **واقدی** نے کہا مین نے دو شخص اہل مکہ سے سنا کہ وہ ابن العرقہ کہتے تھے
یعنے بالفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف و معوذ دونون پسر عفرا کے تھے کہ اون دونون کو ابوجہل نے
شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے اونکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے کہا **راوی**
کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ اول قتیل جو شہید ہوے انصار مین سے بیچ اسلام کے وہ عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہین جنکو تیر مارا
حبان بن العرقہ نے اور بنی زریق مین سے رافع بن المعلی ہین اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور

بنی الحارث بن الخزرج میں سے یزید بن الحارث بن سحم ہیں جنکو شہید کیا نوفل بن معویۃ الدیلی نے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباس سے اونہوں نے کہا کہ انصاری النبی صلعم بدر میں شہید ہوئے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے اوسنے عطا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شہداء بدر پر نماز جنازہ پڑھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباس سے مثل اس حدیث کے اور واقدی نے کہا مجھسے روایت کی یونس بن محمد الظفری نے اونہوں نے کہا میرے باپ نے مجھکو چار قبریں دکھلائیں بمقام سیر شعب کے تنگنائے صفراء سے اور کہا یہ لوگ مسلمین سے شہداء بدر ہیں اور تین قبریں بمقام دبہ تھیں جو زیر میں المستعجلہ واقع ہے اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے دکھلائی بمقام ذات اجبال ایک گوشۂ تنگ میں جو نیچے عین الجدول کے واقع ہے اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو عبد الوہاب نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ سے اونہوں نے کہا کہ معاذ بن ماعص زخمی ہوئے تھے بدر میں اور اوسی زخم سے وفات کی مدینہ میں اور عبید بن السکن جبکہ جنگ کو چلے تھے یعنی بدر کو تو بیمار ہوئے اور وفات پائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے سعید بن عمرو سے اونہوں نے کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوئے مسلمین میں سے وہ عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے کہ اونکو عامر بن الحضرمی نے بدر میں شہید کیا اور مسلمانوں میں اول جو شخص شہید ہوا مہاجرین میں سے وہ مہجع تھے اونکو شہید کیا عامر بن الحضرمی نے و نیز انصار میں سے عمیر بن الحمام تھے اونکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہیں کہ انصار میں شہید اول حارثہ بن سراقہ ہیں جنکو حبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

نام اون لوگون کے مشرکین میں سے جو قتل کیے گئے بدر میں

بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اوسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داؤد بن الحصین سے اوسنے کہا کہ منجملہ مقتولین مشرکین کے حارث بن الحضرمی تھا اوسکو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اوسکو قتل کیا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور مقتولین میں عمیر بن ابی عمیر اور پسر اوسکا اور دو غلام اونکے تھے کہ سالم مولی ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوام نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاص بن سعید کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جبکہ وہ صفراء میں قید تھا تو عاصم بن ثابت نے بحکم نبی صلعم بسبب قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ بن ربیعہ کو عبیدہ بن الحارث نے قتل کیا و چونکہ ضربت عبیدہ سے وہ زخمی ہو گیا تھا تو اوسپر حمزہ اور علی نے تیز دستی سے حملہ کرکے کام اوسکا تمام کیا اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

اور عامر بن عبد اللہ کو جو حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا
اور دوسری روایت میں جو داود بن الحصین سے منقول ہے عامر بن عبد اللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا
یہ سب بارہ آدمی قتل ہوئے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو خبیب بن اساف
نے قتل کیا اور طعیمہ بن عدی کو حمزہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی اسد سے
ربیعہ بن اسد کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے
جعفر بن عمرو سے اوسنے کہا ربیعہ بن اسد کو ثابت الجذع نے قتل کیا اور حارث بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب
علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل بن الاسود بن المطلب کو حمزہ و علی نے شریک ہو کر قتل کیا **واقدی**
نے کہا مجھسے **روایت** کی ابو معشر نے اوسنے کہا کہ عقیل بن الاسود کو تنہا علی نے قتل کیا اور ابو البختری
عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے
مروی ہے کہ ابو البختری عاص بن ہشام کو ابو داود المازنی نے قتل کیا اور ایک روایت میں ابو الیسر
بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہے کہ ابو البختری کو ابو الیسر نے قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہیں حضرت
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل ہوا **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن قتادہ سے اوس نے ابن
ابی حبیبہ نے داود بن الحصین سے اوس نے حدیث بیان کی عمرو بن عائذ بن ابی الاسود نے ان پانچ مقتولوں کو اور بنی عبد الدار بن قصی سے نضر بن
الحارث بن کلدہ کو جو بعد اثیل میں قید تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل کیا اور زید بن ملیص کو جو مولی عمیر بن ہشام
بن عبد مناف ابن عبد الدار کا تھا علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ بسیار یعقوب بن
عتبہ سے منقول ہے کہ زید بن ملیص کو بلال نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی تیم ابن مرہ سے عمیر بن عثمان
بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت میں رواۃ کثیرہ سے
منقول ہے کہ عثمان بن مالک کو خبیب نے قتل کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے اس
حدیث کو بیان کیا موسی بن محمد نے اپنے باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوئے اور ابو جہل
جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہے وبعد ازاں بنی المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے ہے اوسکو معاذ
بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونوں بیٹے عفراء کے ان تینوں نے ملکر زخمی کیا اور عبد اللہ بن مسعود
نے اوسکا کام تمام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا
راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو رواۃ کثیرہ نے نافع بن جبیر سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن
عمرو بن قتادہ سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یزید بن تمیم التمیمی کو جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا
عمار یاسر نے اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ عبد اللہ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے

نقل کی اوسنے کہا کہ بعضے کہتے ہین یزید بن تمیم کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور ابو سافع الاشعری حلیف
قریش کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو بن ابی عتبہ کو علی نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا
اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہے اور بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام
نے قتل کیا اور کہا راوی نے خبر دی مجھکو محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی الفاکہ
بن المغیرہ سے ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ
اسحاق بن خارجہ نے مجھسے بیان کیا کہ ابو قیس بن الفاکہ کو حباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور
بنی امیہ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا محمد بن عمر
الواقدی نے کہا کہ اور مقتولین مشرکین بدر مین رفاعہ بن ابی رفاعہ تھا بنی عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن
مخزوم مین سے جو منجملہ بنی رفاعہ ہے کہ اوسکو امیہ بن عائذ بھی کہتے ہین اوسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور
ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو معن بن عدی العجلانی نے قتل کیا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام
نے قتل کیا اور زہیر بن ابی رفاعہ کو اسید الساعدی نے قتل کیا اور واقدی نے کہا اس حدیث کو
بیان کیا ابی بن عباس بن سہل نے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمان
بن عوف نے قتل کیا اور بنی ابی السائب سے کہ وہ صیفی بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہے سائب
بن ابی السائب تھا اوسکو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر
بن مخزوم کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی اس بات کی ہمارے اصحاب نے
بالاتفاق کہ واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اوسکو یزید بن
رقیش نے قتل کیا اور دوسرا اوسکا بھائی جابر بن سفیان تھا اوسکو ابو بردہ بن نیار نے قتل کیا اور
بنی عمران بن مخزوم سے حاجز ابن سائب بن عویمر بن عائذ تھا اوسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
قتل کیا اور عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب انیس آدمی قتل ہوئے
اور بنی جمح بن عمرو بن ہصیص سے امیہ بن خلف تھا اوسکو خبیب بن یساف اور بلال نے شریک ہو کر
قتل کیا اور راوی نے کہا ہمکو خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے
اوسنے کہا امیہ بن خلف کو ابو رفاعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے
قتل کیا اور اوس بن المعیر بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہو کر قتل کیا
اور دوسری روایت مین عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہے اوسنے کہا کہ اوس بن المعیرہ کو عثمان بن
مظعون نے قتل کیا اور منبہ بن الحجاج کو ابو الیسر نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے اور بعضے کہتے ہین

ابو اسید الساعدی سے اور کہا **راوی** نے کہ ہمکو خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے
اوسکو واقدی نے اوس سے **حدیث** بیان کی ابی بن عباس نے اپنے باپ سے اوسنے ابو اسید سے
اوسنے کہا منبہ بن الحجاج کو ہین نے قتل کیا اور نبیہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا
اور عاص بن منبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کو
ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت ہین باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہے کہ **واقدی** نے کہا
مجھسے **حدیث** بیان کی ابو معشر نے اپنے اصحاب سے کہ اونہون نے کہا کہ ابو العاص بن قیس کو
علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسنا د رواۃ کثیرہ کے کہ عاصم بن
ابی عوف بن ضبیرہ بن سعید بن سعد مقتول ابو دجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور معویہ بن قیس حلیف
قریش کا جو بنی عامر بن لوی سے جو منجملہ بنی مالک بن حسل کے تھا اوسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور
معبد بن وہب حلیف قریش کا جو قبیلہ کلب سے تھا اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت
ہین بھی عاصم سے منقول ہے کہ اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا پس جملہ مقتولین از روے شمار کے
اونچاس ۴۹ آدمی تھے اونہین سے کتنون کو امیر المومنین علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیس داور تھو قتل کہا [illegible]

نام اون لوگون کے قریش اور انصار مین سے جو حاضر بدر ہوے تھے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلعم نے اونکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب تین سو تیرہ ۳۱۳ مرد تھے

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اوسنے
عکرمہ سے اوسنے ابن عباس سے اونہون نے کہا کہ بیس مرد موالی و غلامون سے حاضر بدر ہوے تھے
اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اوس سے
حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اوسنے کہا مین نے عبد اللہ بن حسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ
بدر مین جو لوگ حاضر ہوے تھے وہ قرشی تھے یا انصار یا حلیف قریشی یا حلیف انصار یا موالی ان لوگون
یعنی بندگان آزاد و غیر آزاد پس بنی ہاشم سے تو محمد رسول خدا صلعم بذات طیب مبارک اور حمزہ بن عبد المطلب
اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابو مرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونون
حلیف حمزہ تھے و انسہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابو کبشہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حاضر بدر تھے
شقران مملوک رسول خدا صلعم اور انکو کچھ حصہ سہام سے حضرت صلعم نے نہین دیا تھا اگرچہ اسیرون پر تعینات تھے

پس ہر ایک شخص نے ایک اسیر اونکو حوالہ کیا چنانچہ اونکو حاصل ہوا زیادہ اوس سے جو کچھ کسیکو قوم مین حاصل ہوا چنانچہ
یہ سب غیر حاضران بدر جنہون نے سہم پایا سواے شقران کے آٹھ آدمی تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث**
بیان کی عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے کہا کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے جعفر
بن ابی طالب کو سہم اور اجر اونکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر اونکا نہین کیا ہی اور صدر کتاب مین نام اونکا داخل نہین ہے
یعنی کہ تا مجاہدین بدر مین اور بنی المطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف تھے اور حصین بن الحارث بن المطلب بن
عبد مناف و طفیل بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و مسطح بن اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف چارون
حاضرین بدر سے تھے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس
حاضر بدر نہ تھے بلکہ تخلف انکا واسطے نگہبانی رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تھا مگر سہم اور اجرت انکی حضرت صلعم نے
عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سب نے ذکر کیا ہے اور حضار بدر مین ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و سالم مولی ابی حذیفہ
تھے اور حلفاے قریش مین بنی غنم بن دودان سے عبد اللہ بن جحش بن رباب تھے اور عکاشہ بن محصن و ابو سنان
بن محصن و سنان بن ابی سنان بن محصن و شجاع بن وہب و عقبہ بن وہب و ربیعہ بن اکثم و یزید بن رقیش و محرز بن
نضلہ بن عبد اللہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی سلیم سے مالک بن عمرو و مدلاج بن عمرو و ثقاف بن عمرو اور قبیلہ
طی سے سوید بن مخشی حلیف قریش تھے **واقدی** نے کہا اس **حدیث** کو مجھسے ابو معشر و ابن حبیبہ نے داؤد بن
الحصین سے بیان کیا اوسنے کہا بعض نے مجھسے نقل کی کہ عبد اللہ بن جعفر الزہری وہی ارشد بن حمیرہ ہے اور ابو مخشی
اونکی کنیت ہے اور وہ بنی اسد بن خزیمہ مین اونکے اقربا سے ہے اور کہا داؤد بن الحصین نے کہ [illegible]
اصحاب نے خبر دی کہ صبیح مولی العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہو گیا پس اوسنے اپنے شتر پر بجاے خود
ابا سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کر کے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد مین حاضر رہا یہ سب سولہ آدمی ہین
سواے صبیح کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن مالک بن الحارث
بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سلیم کے اور بنی مازن سے خباب مولی عتبہ بن غزوان تھے یہ دونون شخص
حاضر بدر تھے اور بنی اسد بن عبد العزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن العوام دوسرے حاطب بن ابی بلتعہ
حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب تھے **راوی** مصنف
کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو فلان و فلان رواۃ نے اسمعیل بن محمد سے و فلان و فلان رواۃ نے عائشہ
بنت قدامہ سے اوسنے کہا کہ بنی عبد الدار بن قصی سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ بن مالک
بن عمیلہ بن السباق بن عبد الدار اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث
بن زہرہ تھے اور سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھے اور عمیر بن ابی وقاص [illegible] حلیفان قریش

مین سے عبد اللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن زہیر بن ثعلبہ
بن مالک بن الشرید بن قاس بن ذریم بن القین بن اہود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہین کہ بعضے انکو مقداد بن الاسود
بن عبد یغوث بن عبد بن الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن
سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے اور دوسری روایت مین مسعود بن الربیع بن القارہ و ذوالیدین بن عمیر بن عبد عمرو
بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن افصی قبیلہ خزاعہ مین سے یہ آٹھون آدمی حاضر تھے اور بنی تیم سے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام اونکا عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہے اور طلحہ بن عبید اللہ
تھے کہ رسول اللہ صلعم نے سہم انکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب بن سنان
یہ پانچون شخص حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابوسلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور
شماس بن عثمان بن الشرید اور ارقم بن ابی الارقم و عمار بن یاسر و معتب بن عوف بن الحمرا حلیف قریش قبیلہ خزاعہ کے سے
پس یہ پانچون آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبد العزی بن رباح
اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر قافلہ یعنے
واسطے سراغ رسانی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم و اجرہ دیا گیا اور عمرو بن سراقہ بن
المعتمر بن انس بن اداۃ بن رباح و از جملہ حلفاء قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے عاقل بن ابی البکیر تھے جو شہید
بدر ہین اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعہ رجیع شہید ہوے و ایاس بن ابی البکیر و عامر بن ابی البکیر
و مہجع مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور جولی اور لیپر اوسکا کہ یہ دونون حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعۃ العنزی جو
بطن یعنے گروہ کمتر ہے قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبد اللہ التمیمی حلیف قریش کہ یہ سب
تیرہ آدمی حضار بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون و قدامہ بن مظعون و عبد اللہ بن مظعون و
سائب بن عثمان بن مظعون و معمر بن الحارث یہ پانچون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ
بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی و عبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے ساتھ
آئے تھے اور طرف مسلمین کے آگئے و وہب بن سعد بن ابی سرح تھے **واقدی** نے کہا **روایت کی** مجھسے
فلان فلان رواۃ نے زہری سے اوس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے اوسنے داؤد بن الحصین سے اوسنے
عکرمہ سے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ منجملہ حضار بدر کے ابو سبرہ
بن ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو و سعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو بن
عبد شمس بن عبد ود تھے کہا **راوی** نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھہ آدمی تھے سواے حاطب کے
اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عبد اللہ بن سہیل اپنے باپ کی ہمراہ نکلے اور

خرجہ روز مرہ کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اوسکا اپنے دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عبد اللہ مسلمین مین آملا
اور قبل قتال خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اوسکا غیظ و طیش
مین آیا تب سہیل نے کہا کہ حق تعالے اس امر مین اوسکے لیے اور میرے لیے خیر کرے اور بنی الحارث بن فہر
سے ابو عبیدہ تھے اور نام اونکا عامر بن عبد اللہ بن الجراح تھا و صفوان بن بیضا و سہیل بن بیضا و عیاض بن زہیر
و معمر بن ابی سرح و عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھوٹون کہ بنی ضبہ سے تھے حاضر بدر تھے **واقدی** نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی نافع بن ابی نافع ابو الحصیب و ابن ابی سبرہ ہشام بن عروہ سے اونسے اپنے باپ سے
اوسنے کہا کہ روز بدر جتنے قریش کے سو شخص تھے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسے
بن محمد نے اپنے باپ سے اونسے کہا قریش چھیاسی آدمی تھے اور انصار دوسو ستائیس تھے کہ مجموعاً تین سو تیرہ
آدمی ہوے اور دوسری روایت مین قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دوسو چالیس تھے چنانچہ انصار مین بنی
عبد الاشہل سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امری القیس بن زید بن عبد الاشہل تھے و عمرو بن معاذ بن النعمان
و حارث بن اوس بن معاذ بن النعمان و حارث بن انس بن رافع بن امری القیس تھے اور بنی عبد بن کعب بن
عبد الاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک بن عبد بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن بشر بن وقش
و سلمہ بن ثابت بن وقش و رافع بن یزید بن کرز بن سکن بن زعورا بن عبد الاشہل اور حارث بن خزمہ بن عدی بن
ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم بنی حارثہ سے تھے اور اہل قواقل سے تھی اور اونکا محلہ قوقل تھا
اور اونہین مین اونکا گھر تھا اور محمد بن سلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ بنی حارثہ سے تھے
اور سلمہ بن اسلم بن جریش بن عدی بن مجدعہ تھے جو شہید ہوے روز جنگ جسر ابی عبید ۱۴ھ سنہ ہجری مین اور
ابو الہیثم بن التیہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونون حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبد اللہ
بن سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے
مسعود بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم
بن حارثہ اور حلفاے قوم مین سے ابو بردہ بن نیار قبیلہ بلی سے تھے یہ تینون شخص حاضر بدر تھے کہا **راوی**
نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابو عبس سے و دیگر رواۃ نے عاصم بن عمر سے اونسے محمود بن لبید سے
مثل روایت مذکور کی اور کہا کہ منجملہ انصار کے عبد المجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر بنی سواد
بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید و عبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی رزاح بن کعب سے
نصر بن الحارث بن عبد رزاح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفاے قریش مین سے دو شخص قبیلہ بلی تھے ایک عبد اللہ
بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوے

وقعہ رجیع میں اور اونکے بیٹا اور برادری معتب بن عبید بن اناس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو
بن الحاف بن قضاعہ سے تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو روایت کیا ابن ابی حبیبہ
و محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اوسنے محمود ابن لبید سے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابی حبیبہ نے
داود بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کی اور کہا کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
بن زبیر تھے کہ شہید ہوئے بدر میں اور رفاعہ بن عبد المنذر و سعد بن عبید بن النعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ
بن امیہ و عویم بن ساعدہ و رافع بن عنجدہ کہ عنجدہ اونکی ماں کا نام تھا و عبید بن ابی عبید و ثعلبہ بن حاطب و ابو لبابہ
بن عبد المنذر کہ انکو رسول خدا صلعم مدینہ میں عامل مقرر کر آئے تھے اور انکو روحا سے پھیر دیا تھا اور غنائم سے انکا حصہ
عطا ہوا تھا اور حارث بن حاطب کہ اونکو بھی حضرت صلعم نے روحا سے پھیر دیا تھا اور حصہ اونکا اونکو عطا ہوا یہ
نو آدمی تھے اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے عاصم بن ثابت بن قیس اور قیس جسکی کنیت
ابو الاقلح بن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور عاصم روز جنگ رجیع شہید ہوئے تھے اور احوص الشاعر
جو مشہور ہے اولاد عاصم بن ثابت سے ہے و معتب بن قشیر بن ملیل بن زید بن العطاف و ابو ملیل بن الازعر
بن زید بن العطاف کہ اونکے اولاد نتھی و عمیر بن معبد بن الازعر اونکے بھی اولاد نتھی و سہل بن حنیف بن واہب بن
عکیم بن الحارث بن ثعلبہ یہ سب پانچ شخص تھے اور بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن انیس بن قتادہ
بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید تھے جو روز احد شہید ہوئے اور وہ شوہر تھے تمارہ بنت غنام
کے اونکے اولاد نتھی اور حلفائے انصار سے معن بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ قتل ہوئے روز جنگ یمامہ
اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم مقتول ہوئے روز جنگ طلیحہ اور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن الحارث بن
عدی بن الجد بن العجلان و زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ انکی اولاد نتھی اور عاصم بن عدی
بن الجد بن العجلان جب یہ شخص ہمراہ چلا تھا تو رسول خدا صلعم نے اسکو لوٹا دیا طرف مسجد ضرار کے کہ وہاں کے
لوگوں کی کچھ خبر پہونچی تھی چنانچہ وقت تقسیم غنیمت کے حضرت صلعم نے حصہ اور اجرہ عاصم کا عطا کیا اور سالم
عبیدہ بنت ثبیار کہ وہ روز جنگ یمامہ قتل ہوا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبد اللہ بن
جبیر بن النعمان تھے جو شہید ہوئے روز جنگ احد کہ اونکو رسول خدا صلعم نے روز احد رماۃ پر امیر کیا تھا اور عاصم
بن قیس و ابو ضیاح بن ثابت و ابو حیہ کہ یہ شخص بدریین تھا اور سالم بن عمیر کہ یہ شخص بکائین میں تھا اور حارث
بن النعمان بن ابی خزمہ و خوات بن جبیر بن النعمان کہ روحا میں کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے یہ سب
آٹھ آدمی تھے اور بنی جحجبا ابن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عمرو سے منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن الجلاح بن الحریش
بن جحجبا ابن کلفہ تھے اور اونکی کنیت ابو عبیدہ تھی اونکے اولاد نتھی مگر اچھے تھے اولاد نتھی عمیر متند ہی اور حلفائی

بنی انیف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن بیحان تھے اور نام ابوعقیل کا عبدالعزی تھا کہ رسول خدا صلعم نے
عبدالرحمان عدوالاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوئے اور نسب انکا یہ ہے ابوعقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن بیحان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عقیلہ بن قسمیل بن فران
بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امرئ القیس بن مالک بن الاوس
بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ تھے جو شہید بدر ہوئے و منذر بن قدامہ و مالک بن قدامہ و ابن عرفجہ و تمیم مولی بنی غنم بن
السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر بن عتیک
بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ و مالک بن ثابت بن نبیلہ حلیف قوم قبیلہ مزینہ سے اور نعمان
بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن امیہ کہ یہ تابتین بلی میں سے تھا یعنی
سے پیا اوسکا نجو پلی ثابت نہیں اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو منجملہ بنی غنم ابن مالک ہیں اور یہ منجملہ
بنی ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم کے ہیں ابوایوب تھے کہ نام اونکا خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو زمانہ قسم میں
مر گئے تھے زمانہ معویہ میں اور بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنسان بن عسیرہ تھے
اور بنی عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبدالعزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد عوف
اور بنی عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن قہد اور نام قہد کا خالد بن قیس
بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ و ابن ثعلبہ
بن غنم تھے اور عدی بن ابی الزغبا تھے اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن بدیل بن سعد
بن عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید
بن ثعلبہ بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید تھے اور ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث
بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف و معوذ و معاذ
پسران حارث بن رفاعہ بن سواد اولاد عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کی تھی اور نعمان بن عمرو بن
رفاعہ بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن الحارث بن سواد تھے
و عمرو بن قیس بن سواد و قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد و ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور عصیمہ
حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ جہینہ سے جسکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن غنم بن الربعہ
بن رشدان بن قیس بن جہینہ کہتے تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن ابی عبیدہ نے
اپنے باپ سے اونے کہا میں نے سنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابوالحمرا مولی حارث بن رفاعہ کا حاضر
بدر تھا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبدالوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اونے کہا مجھسے

حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یہ بارہ آدمی تھے مع ابی الحمرا اور پس جملہ حضار بدر بنی غنم بن مالک بن النجار سے تئیس آدمی تھے مع ابی الحمرا اور بنی عامر بن مالک بن النجار سے بعد ازان بنی عمرو بن مبذول سے بعد ازان بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک تھے یعنے ثعلبہ قبیلہ بنی عامر سے تھے پھر اوسی سلسلہ مین طرف عمرو کے کہ وہ نامی تھا نسبت دی گئی بعد ازان اوسی سلسلہ مین عتیک سے کہ وہ بھی سر غنہ قبیلہ تھا نسبت پائی اور سہل بن عتیک بن النعمان بن عمرو بن عتیک اور حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک جو کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے روحا مین مگر رسول خدا صلعم نے حصہ وا جورہ اونکا غنیمت سے عطا کیا تھا اور شہید ہوے دفعۂ بئر معونہ مین پس یہ تین آدمی ہوے اور بنی بن عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو حدیلہ ہین بعد ازان بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معویہ بن عمرو بن مالک سے ابی بن کعب بن قیس بن عبید تھے اور انس بن معاذ بن انس بن قیس ابن عبید کہ یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی عدی بن عمرو بن مالک بن النجار سے اوس بن ثابت بن المنذر بن حرام برادر حسان بن ثابت تھے اور ابو شیخ تھے جنکا نام ابی بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو تھا اور ابو طلحہ تھے اونکا نام زید بن سہل بن الاسود بن حرام تھا یہ سب تین شخص تھے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ بن الحارث بن عدی بن مالک تھے جو شہید بدر ہوے اور عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی تھے اور کنیت عمرو کی ابو حکیمہ تھی اور سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر تھے اور ابو سلیط تھے جنکا نام اسیرہ بن عمرو بن عامر بن مالک تھا وہ روز احد شہید ہوے اور عمرو تھے جنکی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی اور عامر بن امیہ بن زید بن الحسحاس بن مالک بن عدی بن عامر تھی و محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی تھے و ثابت بن خنسا بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی جو روز بدر شہید ہوے اور سواد بن غزیہ بن اہیب حلیف القوم قبیلہ بلی سے یہ سب نو آدمی ہوے اور بنی حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار سے قیس بن السکن بن قیس بن زید بن حرام تھے اور کنیت قیس کی ابو زید تھی اور ابو الاعور کعب بن الحارث بن جناب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب تھے اور سلیم بن ملحان وحرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام تھے یہ سب چار آدمی تھے اور بنی مازن بن النجار سے بعد ازان بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیس بن ابی صعصعہ تھے اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول تھا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد نے عبد اللہ بن عبد الرحمان سے کہ قیس کو نبی صلعم نے ساقہ یعنے پیادون پر مقرر کیا تھا اور عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن غنم بن مازن تھے کہ روز بدر حضرت صلعم کی طرف سے مغانم یعنے مال غنائم پر مقرر تھے اور عصیم

حلیف القوم تھے بنی اسد سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمیر تھے
جنکی کنیت ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنسا تھی اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول تھے یہ دو آدمی تھے
اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار
بن النجار سے بعد ازان بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل
تھے اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے و سلیم بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ وہ برادر مادری تھے
نعمان و ضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعب بن زید تھے جو جنگ خندق مین شہید ہوے اور معرکہ روز بیر معونہ
مین درمیان مقتولان سے زخمی اوٹھوائے گئے تھے اور جابر بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سعید بن
سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن
زید بن مالک تھے و بجیر بن ابی بجیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے
بعد ازان بنی امرئ القیس بن ثعلبہ سے سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس تھے جو شہید
احد مین اور عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس تھے جو روز موتہ شہید ہوے و خلاد بن سوید بن
ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوے اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر
بن مالک تھے جو یوم احد شہید ہوے اور یہ خسر تھے ابی بکر کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکر تھی چنانچہ یہ سب
چار آدمی تھے اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ
بن جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوے و سبیع بن قیس بن عیشہ بن امیہ بن عامر
بن عدی بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہ بن قیس بن مالک تھے اور سماک بن سعد تھے اور عبد اللہ بن
عبس بن عمیر اور یزید بن الحارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے
اور انہین یزید کو بعضے فسحم بھی کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھ آدمی ہوے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے
اور اوسکے بنی اخی سے کہ اخی اوسکا زید بن الحارث بن الخزرج تھا اور یہ دونون توامان تھے یعنے بنی جشم اور
بنی زید برادران توامان سے خبیب بن اساف اور عتبہ بن عمر بن خدیج بن عامر بن جشم و عبد اللہ
بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہین جنہون نے خواب مین اذان
دیکھی تھی اور برادر اونکے حریث بن زید تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی شعیب بن عبادہ نے
بشیر بن محمد سے اونے اپنے باپ سے کہ حریث بے شک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے
اور سفیان بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوے اور بنی جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے
تمیم بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ تھے اور عبد اللہ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزید بن المزین

اور عبد اللہ بن عرفطہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الابجر بن عوف بن الخزرج سے عبد اللہ بن الربیع بن قیس
بن عباد بن الابجر تن واحد تھے اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک تھے
بنی عوف بن الخزرج سے بعد ازان عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الحبلی کہلاتے تھے
اسلیئے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ حبلی مشہور تھا اور مادر ابی کی سلول ایک عورت تھی اور اوس بن خولی
بن عبد اللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونوں شخص حاضر تھے اور بنی جزء بن عدی بن مالک بن
سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ
بن مالک بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبد اللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے
اور عقبہ بن وہب بن کلدہ حلیف اونکے بنی عبد اللہ بن غطفان سے تھے اور معبد بن عباد بن قشعر بن القدم
بن سالم بن غنم تھے اور اونکی کنیت ابو خمیصہ تھی اور عاصم بن الاکین اونکے حلیف تھے یہ سب چھہ آدمی تھے
اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازان بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ
بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھے وغسان بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے وملیل بن وبرہ
بن خالد بن العجلان وعصمہ بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر
بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی اونکے اوس بن الصامت تھے اور
بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد تھے اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے واقدی
کہا اسلیئے نام انکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص اونکی ہمسائگی کرتا تھا تو اوس سے کہتے تھے کہ قوقل باعلا
یثرب واسفلہا یعنے یثرب کی بلندی وپستی میں جس سے رہو اسواسطے اونکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی قریوش
بن غنم بن سالم سے امیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی دعد
دو شخص تھے اور بنی مرضخہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن غنم سے
ربیع بن ایاس تھے اور برادر اونکے ورقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف اونکے
اہل یمن سے تھے اور اونکے حلفا میں قبیلہ بلی سے وبعد ازان بنی عصینہ سے المجذر بن زیاد بن عمرو بن
زمزمہ ابن عمرو بن عمارہ تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمزمہ تھے وبحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم
بن عمرو بن عمارہ تھے اور اونکے برادر عبد اللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف اونکے بن بہرا جنکو عتبہ بن ربیعہ
بن حلف بن معویہ کہتے ہین چنانچہ یہ سب آٹھہ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے اور
پھر زید بن ثعلبہ بن الخزرج سے ابو دجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبد ود بن ثعلبہ تھا
جو روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

اور روز جنگ بیر معونہ شہید ہوئے پس یہ دونوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی ساعدہ سے بعد ازان بنی البدی بن عامر
بن عوف سے ابو اسید الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود کہ یہ بھی منسوب بطرف
بنی البدی تھے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اونے کہا
مجھسے **حدیث** بیان کی ابی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اونے اوسکے جد سے اونے کہا کہ جب سعد
بن مالک نے طرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہو کر مرگئے کہ اونکی قبر نزدیک دار ابن قارظہ کے واقع ہے پس
حصہ و اجر اونکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **روایت** بیان کی عبد المہیمن نے
اپنے باپ سے اونے اپنے باپ سے اونے کہا کہ سعد مقام روحا مین مرے اور اونکا حصہ حضرت صلعم نے
عطا کیا تھا اور وہ بنی البدی سے تھے اور بنی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبد ربہ بن حق بن اوس
بن قیس بن ثعلبہ بن طریف تھے وکعب بن حمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے تھے وحمزہ بن عمرو
بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرقعہ بن عدی بن غنم بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ تھے
اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرقعہ بن عدی بن عمرو بن الربیعہ بن رشدان بن
قیس بن جہینہ تھے اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان بن قیس
بن جہینہ یہ پانچ آدمی تھے اور بنی جشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن یزید بن
جشم ہین و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ہین خراش بن الصمہ بن عمرو بن الجموح بن حرام تھے
اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن الصمہ تھے و عمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوئے اور
معاذ بن الجموح و معوذ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام تھے
اور اونکی کنیت ابو جابر تھی وہ جنگ احد مین شہید ہوئے و حباب بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب تھے
اور خلاد بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور حبیب بن الاسود مولی
اون لوگون کے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیر بن الحارث بن ثعلبہ بن
حرام یہ سب گیارہ آدمی تھے **واقدی** نے کہا مجھے **حدیث** بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ
سے اونے دونوں پسران جابر سے اونہون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا معاذ بن الصمہ بن عمرو بن الجموح کا
بدر مین متفق علیہ نہین ہے اور بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنساء بن سنان
بن عبید سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے اور عبد اللہ بن الجد بن قیس
بن صخر بن خنساء تھے اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے و عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنساء تھے
اور حمزہ بن الحمیر تھے اور کہا **راوی** نے ہمنے سنا کہ وہی خارجہ بن الحمیر ہے اور عبد اللہ بن الحمیر یہ دونوں

حلیف القوم تھے قبیلہ اشجع بنی دہمان سے اور بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم سے عبداللہ بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار تھے اور جابر بن عبداللہ بن رباب بن النعمان تھے اور خلیدہ بن قیس بن نعمان بن سنان تھے جنکو لبیدہ بن قیس بھی کہتے ہیں اور یہ چار آدمی تھے اور بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور برادر اوسکا معقل بن المنذر بن سرح بن خناس تھے اور عبداللہ بن النعمان بن بلذمہ بن خناس یہ تین شخص تھے اور بنی خنسا بن عبید سے جبار بن صخر بن امیہ بن خنسا بن عبید یہ تن واحد تھے اور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عبید اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عبید تھے اور بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبداللہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر اونکے معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے وبعد ازان منجملہ بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید کی ابوالمنذر تھی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور بنی عدی بن نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی و ثعلبہ بن غنمہ و ابوالیسر اور نام اونکا کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا و سہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوئے احد میں اور معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب تھے اور ثعلبہ و عبداللہ دونوں پسران انیس تھے اور اون دونوں نے بنی سلمہ کے بتوں کو توڑا تھا اور بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے بعد ازان منجملہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارث بن قیس بن خالد بن مخلد تھے اور جبیر بن ایاس بن خالد بن مخلد تھے اور سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد تھے اور اونکی کنیت ابوعبادہ تھی اور عقبہ بن عثمان بن خالد تھے اور ذکوان بن عبد قیس بن خالد بن مخلد تھے اور مسعود بن خلدہ بن عامر بن مخلد یہ سب سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے عباد بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق تنہا تھے اور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعد بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر تھے اور فاکہ بن بشر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ تھے اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے اور برادر اونکے عائذ بن ماعص تھے اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ تھے جو شہید ہوئے بئر معونہ میں یہ سب پانچوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور خلاد بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور عبید بن زید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے اور بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے رافع بن المعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن حارثہ بن ثعلبہ بن عدی بن مالک تھے اور برادر اونکے ہلال بن المعلی جو بدر میں شہید ہوئے اور یہ دونوں حاضر بدر تھے

اور بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی
بن امیہ بن بیاضہ تھے و فروہ بن عمرو بن وذفہ بن عبید بن عامر و خالد بن قیس بن مالک بن العجلان بن علی
بن عامر بن بیاضہ تھے و رخیلہ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور بنی امیہ بن بیاضہ سے
حلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس
بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ تھے ؛

ذکر مارے جانے عصماء بنت مروان کا

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصماء بنت مروان
بنی امیہ بن زید کی جو زوجہ یزید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بد زبانی سے ایذا دیتی تھی اور توہین اسلام
کرتی تھی اور لوگون کو رسول خدا صلعم پر آمادہ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جسکا مضمون یہ ہے قباحت
بنو مالک "تا آخر اشعار یعنے برے ہو گئے بنو مالک و بنات مالک اور قبیلہ عوف اور بنو خزرج (یعنے بیبا
بودے و بیدل ہو گئے) کہ تم لوگ مطیع ہو گئے اون مسافرون کے جو تمسے مغائرت رکھتے ہین پس وہ مرادی ہین
نہ مذحج ہین تم اوسکو یعنے محمد کو بعد قتل اپنے رئیسون سردارون کے باقی چھوڑتے ہو جسطرح شوربا سے پختہ
باقی چھوڑا جاتا ہے (یعنے جسطرح بوٹیان کھاکر شوربا چھوٹ رہتا ہے یہ کنایہ ہے توہین و تحقیر شئے سے چنانچہ
اصحاب مین سے جو عمیر بن عدی بن حارثہ بن امیہ الخطمی تھے اونکو جسوقت یہ خبر پہونچی کہ عصماء شان مین نبی صلعم
کے ایسے کلمات کہتی ہے اور لوگون کو اوبھارتی ہے تو اونہون نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوندا تیرے لیے
مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے کہ اگر رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائین تو مین عصماء کو قتل کرونگا
اور اوسوقت رسول خدا صلعم بدر مین تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینے مین مراجعت فرمائی تو عمیر بن
عدی نصف شب کو عصماء کے پاس اوسکے گھر مین پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اسکے گرد چند نفر پسران
اوسکے سوتے تھے اور اوسکے لڑکون مین سے ایک لڑکا شیرخوار تھا جسکو وہ دودہ پلاتی تھی وہ بھی مان کے
سینے پر تھا تب عمیر نے اوس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اعمی تھے پس اوس شیرخوار کو اوس عورت سے
جدا کرکے تلوار اپنی اوس عورت کے سینے پر رکھی کہ پشت تک اوتر گئی تب عمیر نے وہان سے نکلکر نماز صبح کی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے مین جا کر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی طرف
متوجہ ہوکر فرمایا کیا تو نے بنت مروان کو قتل کیا اونہون نے عرض کی ہان یارسول اللہ میرے باپ مان فدا ہون
آپ پر اور عمیر خائف تھے اس بات سے کہ قتل عصماء مبادا خلاف مرضی حضرت کے واقع ہوا ہو بعد ازان عمیر نے
عرض کی یارسول اللہ اس قتل میں مجھپر کچھ لازم آویگا یعنے گناہ یا قصاص فرمایا حضرت نے لا ینتطح فیہا عنزان

یعنے اس مقدمہ مین دو بکریان بھی آپسمین سینگون سے نہ لڑین گی (کنایہ اس مثل سے یہ ہے کہ یہ واقعہ دو بکریون کے
باہم لڑنے سے بھی خفیف تر ہے) پس یہ کلمہ یعنے یہ مثل اول حضرت ہی سے سُننے مین آئی پیشتر کبھی کسی نے اسکو
نہین کہا تھا عمیر نے کہا کہ بعد ازان آنحضرت صلعم اون لوگون کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوے اور فرمایا جب
چاہو کہ دیکھو ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھو تب عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئین طاعت خدا مین بیچا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر اوسکو
اندھا نہ کہو بلکہ وہ بینا ہے پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھر کے لوٹا اپنے راہ مین معلوم کیا کہ
پسران عصماء ایک جماعت کے ساتھ عصماء کو دفن کر رہے ہین پس اون لوگون نے جب عمیر کو مدینے کی طرف سے
آتے دیکھا تو سب اوسکے پاس آئے اور کہنے لگے اے عمیر آیا تو نے عصماء کو قتل کیا ہے عمیر نے کہا ہان مین نے قتل کیا ہے اور یہ آیت پڑھی
فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ یعنے جو شر و فساد سے تم میرے حق مین ہو سکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت نہ دو
یعنے تم میرے ساتھ کچھ نہین کر سکتے ہو پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر
تم لوگ بھی وہی کلمے کہتے جو کچھ عصماء کہتی تھی تو ہر آئنہ تمکو بھی اسی تلوار سے مارتا یہان تک کہ مین مرتا یا تمکو
قتل کرتا پس اوسی روز سے بنی خطمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور انہین سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اپنی
قوم کے خوف سے بظاہر استخفاف اسلام کرتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے
جو اشعار مدح مین عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبد اللہ بن حارث نے پڑھے اشعار بَنِي وَائِلٍ وَبَنِي
وَاقِفٍ، وَخَطْمَةَ دُونَ بَنِي الْخَزْرَجِ، مَتَى مَا دَعَتْ أُخْتُكُمْ وَيْحَهَا، بِعَوْلَتِهَا وَالْمَنَايَا تَجِي
فَهَزَّتْ فَتًى مَاجِدًا عِرْقُهُ، كَرِيمَ الْمَدَاخِلِ وَالْمَخْرَجِ، فَضَرَّجَهَا مِنْ نَجِيعِ الدِّمَاءِ، قُبَيْلَ الصَّبَاحِ وَلَمْ يَحْرَجِ
فَأَوْرَدَكَ اللَّهُ بَرْدَ الْجِنَانِ، جَذْلَانَ فِي نِعْمَةِ الْمَوْلِجِ یعنے اے بنی وائل اور اے بنی واقف اور اے بنی خطمہ
ہمسایہ بنی الخزرج کے جسوقت تمہاری خواہر عصماء رونے والی ہوئی اور اپنے شوہرون کو بلایا در حال آنکہ
مرگ خود اوسکی طرف متوجہ تھی پس وہ عورت ایک ایسے جوان کی رگ حمیت کو جنبش مین لائی جو بزرگ اصل
اور نیک مدخل و نیک مخارج یعنے اوسکا آغاز و انجام کار دونون بخیر ہے چنانچہ اوس جوان نے آخر اوس
عورت کو رنگ خون مین رنگین کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اس کام مین اوسکو کچھ باک نہ تھا پس خدا تیرے
حق دیتا ہے تجکو خنکی جنت مین وارد کرے اس طرح کہ تو خوشدل رہو تمہارے وافر متوالی سے اور **واقدی**
نے کہا کہ جسے **روایت** کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصماء پچیسوین رمضان انیسوان
مہینا ہجرت سے تھا اور یہی روز مراجعت حضرت کا تھا بدر سے مدینے کو

ذکر مارے جانے ابوعفک کا

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعید بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے اونہون نے ابو مصعب اسمعیل
بن مصعب بن اسمعیل بن زید بن ثابت سے اونہون نے اپنے شیوخ سے کہ ابو عفک ایک شخص تھا بنی عمرو بن عوف سے
اور وہ کبرسن تھا چنانچہ جس زمانہ مین رسول خدا صلعم مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین تشریف لائے ہین اوسوقت عمر
اوس شخص کی ایکسو بیس برس کی تھی اور وہ اسلام مین داخل نہوا تھا اور وہ لوگون کو حضرت کی عداوت پر امادہ
کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہان سے مظفر و منصور مدینے مین مراجعت
فرمائی تو وہ شیخ حسد و بغاوت مین اشعار پڑھتا تھا **اشعار** قَدْ عِشْتُ حِيْنًا وَمَا اِنْ اَرٰى + مِنَ النَّاسِ دَارًا وَلَا مَجْمَعًا
اَجَمَّ عُقُوْلًا وَلَا اٰتٰى + مُنْثَبِثٍ سِرَاعًا اِذَا مَا دَعَا + فَسَلَبَهُمْ اَمْرَهُمْ رَاكِبٌ + حَرَامًا
حَلَالًا لِشَتّٰى مَعًا + فَلَوْ كَانَ بِالْمُلْكِ صَدَّقْتُمُوْ + وَبِالنَّصْرِ تَابَعْتُمُوْ تُبَّعَا +
یعنے مین اسوقت تک زندہ رہا اور مین نے کسی مکان و کسی مجمع مین ایسے آدمی نہین دیکھے جو عقلون سے خالی ہین
اور دوڑ کر آنے والے ہین طرف پریشان کرنے والے کے جسوقت وہ بلاتا ہے یعنے محمد صلعم پس سوار نے ان لوگون کے
امر کو سلب کر لیا یعنے انکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرتکب ہو حرام حلال مختلف کا باہم پس اگر یہ بات ہے کہ تم لوگون نے
باعث اوسکی بادشاہی کی اوسکی تصدیق کی ہے اور باعث غلبہ کے اوسکی تبعیت کی ہے تو تصدیق و تبعیت تبع کی کی ہوتی
کہ وہ اوسسے بہتر ہے **راوی** کہتا ہے کہ سالم بن عمیر بنی النجار سے جو بڑے باکی تھے اونہون نے کہا مجھپر نذر واجب ہے
کہ مین ابو عفک کو قتل کرونگا یا اوس سے پہلے مین خود مر جاؤن پس سالم نے چندے تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا یعنی
گھات مین رہا یہان تک کہ ایک شب گرم تاب سے گرما مین ابو عفک بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنی اوسکے
محلے مین سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اوسکے پیٹ مین بھونک دی کہ فرش تک در آئی تب دشمن خدا نے
شور کیا اوسوقت اتباع اوسکے طرف اوسکے دوڑے اور اوسکو گھر مین اوسکے اوٹھا لے گئے اور دفن کر دیا اور کہنے لگے
کسنے اسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اوسکو بھی اسکے بدلے قتل کرتے **واقدی** نے بواسطہ معن کے قتیبہ سے
روایت کی ہے کہ ابو عفک ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے قتل ہوا اور نہلیہ عورت جو سلیمان
تھی اوسنے حال مین ابو عفک کے یہ شعر کہے **اشعار** تُكَذِّبُ دِيْنَ اللّٰهِ وَالْمَرْءَ اَحْمَدَا + لَعَمْرُ الَّذِيْ اَمْنَاكَ اِنْ بِئْسَ
مَا يُمْنِيْ + حَبَاكَ حَنِيْفٌ اٰخِرَ اللَّيْلِ طَعْنَةً + اَبَا عَفَكٍ خُذْهَا عَلٰى كِبَرِ السِّنِّ + فَاِنِّيْ وَاِنْ
اَعْلَمُ بِقَاتِلِكَ الَّذِيْ + اَبَاتَكَ حِلْسَ اللَّيْلِ مِنْ اِنْسِيٍّ اَوْ جِنِّيْ یعنے اے ابو عفک تو تکذیب کرتا تھا دین خدا کی اور رسول خدا
کی جسکا نام احمد ہے قسم ہے اوسکی جسنے تجھکو ہلاک کیا بیشک یہ صورت ہین کہ تو تکذیب کرتا تھا تیری موت نے تجھکو مارا اوس حنیف یعنی سالم نے
آخر شب ایک ضربت ماری اور کہا اس ضربت کو اپنے بڑھاپے مین ... شاعر نے کہا البتہ مین جانتا ہون تیرے قاتل کو جسنے تجھکو فرش شب پر سلا دیا
قاتل ظالم شب تھا یعنی بیگام شب تجھکو سلا دیا یعنے قتل کیا کہ وہ انسان ہے یا جن ہے یہ جملہ متعلق ہے اعلم سے اور یہ ترے قاتل کو

جنہنے ایسا کام کیا مین جانتا ہون کہ وہ انسان ہی یا جن ہے۔

غزوہ قینقاع

روز شنبہ نیمہ شوال بیسوان مہینا ہجرت کے محاصرہ اونکا تا ہلال ذیقعدہ رہا محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
عبد اللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اونسے ابن کعب القرظی سے اونہون نے کہا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو یہود کی قوم
نے حضرت صلعم سے دوستی کی کہ درمیان اونکے اور حضرت کے ایک نوشتہ بطریق عہدنامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے کل قوم کو جو باہم حلیف
یکدیگر تھی ملحق و مجتمع کرکے درمیان اپنے اور اونکے عہد امان مقرر کرایا اور چند شرطین بھی نیز قائم کی گئیں اور منجملہ اون شرطون کے ایک یہ ہے کہ حضرت سے دشمنی کی ساتھ غلبہ اور حرج عالی
نکرین پس جب کہ رسول خدا صلعم اصحاب بدر پر فتحیاب ہوکر مدینے مین تشریف لائے تو یہود نے بغاوت کی اور عہد و پیمان
قطع کیا چنانچہ بعد عہد شکنی اونکے حضرت صلعم نے سفیر اپنا اونکے پاس بھیجا اونسے سب قوم کو جمع کیا تب حضرت نے
پہلے اونسے کلام بدعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا اے گروہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ تحقیق مین رسول خدا ہون
پس تم سب اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ تم پر مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو تب اون لوگون نے جواب دیا اے محمد
تو مغرور نہو ظفر پانی سے اہل بدر پر کہ تو نے اوس قوم ابلہ پر غلبہ پایا واللہ کہ بیشک ہم لوگ اہل حرب ہین اگر تو
ہمسے مقابلہ کریگا تو تجھکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ تو نے کبھی ہم ایسون سے قتال نکیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ مین کہ وہ لوگ
بعد اظہار دشمنی و عہد شکنی کے بسر عناد تھے اتفاقاً ایک زن عربیہ جسکے دونون جانب سر سے بال بکھرے تھے
اور وہ انصار مین سے کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع مین آئی اور اپنا زیور بنوانے کے لیے پاس ایک زرگر کے
بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود قینقاع مین سے آیا اور اوس عورت کی پس پشت بیٹھا اور اوس عورت کو خبر نتھی پس اوسنے
دامن پیراہن اوس عورت کا پیچھے سے اولٹ کر ایک کانٹے سے پیٹھ پر کرتے مین اٹکا دیا پس وہ عورت جب وہان سے
اوٹھی تو اندام نہانی اوسکا کھل گیا پس لوگون نے اوسکی اس بے پردگی سے مضحکہ کیا تب ایک مرد مسلمین مین سے اوٹھکر
اوس یہودی کے پیچھے جسنے عورت کو برہنہ کیا تھا دوڑا اور اوسکو قتل کیا بعد ازان بنو قینقاع جمع ہوے اور اپنی جمعیت
جمع کرکے اوس مرد مسلم کو قتل کیا اور اوس عہد کو جو فیما بین اونکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادہ
حرب ہوے اور اپنے قلعہ گڑھی کی پناہ مین جا بیٹھے پس رسول خدا صلعم نے طرف اونکے لشکر بھیجا اوس لشکر نے
اونکا محاصرہ کیا پس اول جنہون نے یہود پر لشکر کشی کی اور اونکو آوارہ خانمان کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہودیون مین
جسنے اول محاربہ کیا ہے رسول خدا صلعم سے وہ یہود قینقاع تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان
کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونسے عروہ سے اونسے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ
قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ترجمہ آیہ
اگر اندیشہ کرے تو اونکے نسبت خون ریزی یا عہد شکنی کا تو ڈال تو بھی طرف اونکے شرط اونکا بطریق مساوات تا اونکو

عذر باقی نہ رہے تحقیق کہ حق تعالے خائن عہد شکن کو دوست نہیں رکھتا انتہی پس رسول خدا صلعم نے بعد نزول
اس آیتہ کے طرف اہل قینقاع کے لشکر کشی کی کہا زہری وغیرہ نے کہ لشکر نے اونکو اونہیں کے قلعہ مین پندرہ شبانہ روز
سخت محاصرہ مین رکھا یہان تک کہ حق تعالے نے اونکے دلون مین ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی کہ
آیا ہم لوگ اپنے حصن سے اوتر آوین اور چلے جاوین حضرت نے فرمایا یون نہیں کہ تم نکل کر چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے
حکم پر باطاعت حاضر ہو پس وہ لوگ حکم و اطاعت رسول خدا صلعم پر قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا کہ ان کو باندہو پس باندھے گئے جس طرح بازو باندھے
جاتے ہین اور رسول خدا صلعم نے اون بندیون پر منذر بن قدامہ السلمی کو مقرر کیا تہا اس عرصہ مین ابن ابی قیدیون کے پاس آیا اور کہا انکو
کھول دو منذر نے کہا جس قوم کو رسول خدا نے بند ہوایا ہے آیا تم کہلواتے ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا مین اوسکو قتل کرونگا تب ابن ابی
پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور حضرت کے دامن پیراہن پر پیچھے سے ہاتھ ڈالا اور کہا اے محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے
پس حضرت اوسپر غضبناک ہوئے کہ چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا خدا تجھے ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے
اوسنے کہا نہ چھوڑونگا جب تک میرے موالی کے ساتھ احسان کیجیے کہ اونہین چار سو آدمی پیراہن پوش ہین اور تین سو
برہنہ ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنھون نے روز جنگ حدائق و روز جنگ بغاث رومیون اور حبشیون سے ہماری حمایت
کی تھی (ان دونون مقام مین محاربہ فیما بین اقوام واقع ہوا) پس تم ارادہ کیا ہے کہ ان لوگون کو ایک ہی روز قتل
کر ڈالے اے محمد مین وہ شخص ہون کہ اندیشہ کرتا ہون گردش انقلاب اور ہزیمت سے اور یہ قول اوسکا کہ انی اخشی الدوائر
بطریق تخویف ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اون لوگون کو کھول دو خدا اونپر اور اوسپر لعنت کرے چنانچہ جب
اون بندیون کے بارہ مین ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے اون سب کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور کہا
کہ یہ سب مدینے سے نکلے جاوین پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفون کو ہمراہ لیکر
اس ارادہ پر آیا کہ اونکے مقدمہ مین حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھرون مین بدستور آباد رہین اور
در دولت پر عویم بن ساعدہ بطریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہونچا اور چاہا کہ اندر داخل ہو تو عویم
اوسکو روکا کہ جب تک تیرے بارہ مین اذن رسول خدا نہوگا تو اندر جانے نپاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا
تب عویم نے اوسپر حملہ کر کے سر اوسکا دیوار سے ٹکرایا کہ خون بہنے لگا پس یہود نے جو اوسکے حلیف تھے باہم غوغا کر کے
اور کہا اے ابو الحباب اب اس شہر اس گھر مین جہان تجکو یہ صدمہ پہونچا وہان ہم ہرگز نہ رہینگے اور نہ اس بات
قادر ہین کہ اپنے اس ارادے سے باز رہین تب ابن ابی اونپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرے کا خون پوچھتا جاتا تھا اور
کہتا تہا اوسے ہو تجپر قرار پکڑو اور مستقل ہو پہر وہ لوگ آپس مین غوغا کرنے لگے کہ ہم ہرگز نہ رہینگے اس مقام پر جہاں
تجکو گزند پہونچا ہے اور نہ تجکو قدرت ہے کہ اپنے ارادے کو ترک کرین اور یہ لوگ یہود مین سب سے شجاع تھے
بعد ازان ابن ابی نے اونکو حکم کیا کہ پہر قلعہ مین چلے جاوین اور جہوٹا وعدہ کیا کہ مین ابھی تمہارے ساتھ قلعہ مین

داخل ہونگا مگر اونسے وفا کی کہ اونکے ساتھ نہین گیا پس وہ لوگ اپنے قلعہ مین جا گزین ہوے اسطور پر کہ نہ تیر چلایا نہ مقاتلہ
کیا یہانتک کہ حکم رسول خدا صلعم مین اس صلح پر پھر قلعہ سے اوتر آئے کہ مال اونکا مال رسول خدا ہے پس جب کہ
اونہون نے دروازہ قلعہ کھول دیا اور قلعہ سے اوتر آئے تو محمد بن مسلمہ اونکو شہر بدر کر آیا اور مال اونکا ضبط کر لیا چنانچہ
اونکے اسباب حرب مین سے رسول خدا صلعم نے تین کمانین پسند کر لین ایک کمان جسکو کتوم کہتے تھے کہ بعد ازان
وہی جنگ احد مین ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو روحا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضا کہلاتی تھی اور اونکے سلاح
مین سے دو زرہین لین ایک کا نام صغدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلوارین لین ایک کو سیف قلعی
کہتے تھے اور ایک کو بتار اور ایک اور تھی اور تین برچھیان لین اور اونکے قلعہ مین ہتھیار بہت تھے اور اسباب زرگری کا
بھی بہت تھا کہ اکثر اونمین زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اونکی زرہون مین سے ایک زرہ مجکو
مرحمت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور اونکے پاس زمین و زراعت نہ تھی
اور اونکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسول خدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جب رسول خدا صلعم
حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو تا اون لوگون کو جلا وطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابو الولید تو تو بنی الاوس
اور بنی الخزرج مین سے ہے اور ہم لوگ تیرے موالی و دوستدار ہین تو ہمسے اسطور پیش آتا ہے تب عبادہ نے اونکو
جواب دیا کہ جسوقت تم لوگ محاربہ کرتے تھے تو مین نے خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ یا
رسول اللہ مین اون لوگون سے اور اونکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہو کر آپکی طرف آیا ہون اور ابن ابی و عبادہ
بن صامت اونہین مین سے تھے اور حلیف ہونے مین دونون بمنزلہ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبد اللہ بن ابی نے
اوس سے کہا کہ تو بیزار ہو گیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تو نے کیا کام کیا یعنے تو نے بڑا کام کیا پس اوسکو
یاد دلائی اکثر مقامات جنمین وہ مبتلا ہوے تھے و ازیکدیگر دفع بلا کی تھی تب عبادہ نے کہا کہ اے ابو الحباب طبیعتین
بدل گئین اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا ڈالا واللہ تو باز رہنے والا ہے ایسے امر سے کہ قریب ہے انجام اوسکا تو
فردا دیکھیگا اور جب عبادہ اون لوگون کو زجر و تاکید کوچ کر جانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب
مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج کے روز تمہارے لیے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت
یا ثلث یوم کی مہلت ہے مین اوسپر ایک ساعت زیادہ نہین کر سکتا اور اگر ایسا حکم نہوتا بلکہ مین خود مختار ہوتا تو تمکو
دم بھر دم نہ لینے دیتا پس جب کہ وہ تین ساعتین یا ثلث یوم گذر گئے تو اونکو نکالا اور آپ بھی اونکے پیچھے چلا یہانتک کہ
وہ لوگ روانہ سمت ملک شام ہوے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دور تر اور منتہی سے منتہا چلے جاؤ چنانچہ عبادہ
اونکے پیچھے عقب اذرعات تک جا کر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات مین پہونچے اور وہ ایک موضع ہے ملک شام مین
اور قریب ہے شام سے ادھر وہی ہے کہ بروقت نکالے جانے کے اہل قینقاع بحضور رسول خدا صلعم یہ عذر کرتے تھے

کہ اے محمد لوگون پر ہمارا دین ہے حضرت نے فرمایا جلد نکل جاؤ اور چھوڑ دو جو کچھ ہو اور راویان اخبار نقل کرتے ہین
کہ دربارہ نکالے جانے اہل قینقاع بابت عہد شکنی کے ہمنے سوائے حدیث ابن کعب کے دوسری روایت بھی
سُنی ہے کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اونے عروہ سے اونے کہا
کہ تحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو حسد عظیم ہوا اور کینہ درونی ظاہر
کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوئے وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ
عَلَىٰ سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوئے تو حضرت صلعم نے
اونسے کہا کہ البتہ مین ان لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے اونپر لشکر کشی کی
یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوئے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال اونکا مال رسول خدا ہے اور
اونکے زنان و فرزندان اونہین کے ہین واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن القاسم نے
اپنے باپ ربیع بن سبرہ سے اونے اپنے باپ سے کہ مین پھرا ہوا شام سے آتا تھا جب مقام فلحتین مین پہونچا
کہ ناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان و زنان کو اونٹون پر سوار کیے ہوئے چلے جاتے تھے
مین نے اونسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے وطن و مسکن سے نکال دیا اور مال و منال ہمارا چھین لیا
مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے ہین سبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قری مین
پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قری نے پیادون کو سوار اور زاد راہ سے تقویت
کرکے اذرعات مین جو ایک موضع ہے شام مین پہونچا دیا اور اونہون نے وہین بود و باش کی مگر بقا اونکی بہت
تھوڑے دنون رہی کہ تباہ و ہلاک ہوگئے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحیی بن عبد اللہ بن
ابی قتادہ نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اونے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کو تین بار
مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ سویق مین اور غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین
ہجرت سے بائیسوین مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور پانچ
روز مدینے سے حضرت غائب یعنے باہر رہے تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ
نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے اونے کہا جب مشرک بدر سے شکست پاکے مکہ کو پھرے
تو ابو سفیان نے تیل و النساء مین یعنے زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہان تک کہ محمد و اصحاب محمد سے اپنی قوم کا
بدلا لیوے چنانچہ بنا بر حدیث زہری کے دو سو سوار ہمراہ لیکے مکے سے نکلا و بنا بر حدیث ابن کعب کے چالیس
سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر کے پہونچے پھر شبا شب
پاس حیی بن اخطب کے گئے اور اوسکا دروازہ کھٹکھٹایا تاکہ اخبار نبی و اصحاب کی اوس سے دریافت کرین اوسنے

انکار کیا کہ دروازہ اونکے لیے نہ کھولا اور نہ اونسے ملاقات کی پھر اوسی شب کو پاس سلام بن مشکم کے گئے اور اوسکا دروازہ کھٹکھٹایا اوسنے اونکے لیے دروازہ کھولا اور اونکی مہانداری کی اور ابوسفیان کو بطریق مہمانی شراب پلائی اور اخبار نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اوسکو خبر دی جب صبح ہوئی تو ابوسفیان وہان سے نکلکر مقام عریض پہونچا تو وہان ایک شخص انصاری کو پایا کہ وہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت مین مشغول تھا پس ابوسفیان نے اوس انصاری اور اوسکے مزدور کو قتل کیا اور عریض مین دو گھر انصاریون کے اور اونکے کھیت جلا دیے پھر جب اوسنے یہ دیکھا کہ قسم اوسکی دربارہ ترک زینت و بدلا لینے کی اوتر گئی تو وہان سے بخوف پاداش کردار اپنے بھاگ گیا پس یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی حضرت نے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ وہ واسطے تعاقب ابوسفیان کے نکلے اور حال یہ تھا کہ ابوسفیان اور اصحاب اوسکے سب بارہ سے تھے کہ بفور استماع آمد لشکر اسلام سبکدوشی سے مشغول ہوجاتے تھے یہان تک کہ مشک اور تھیلے ستو کے جو اکثر خورش اونکی اور زاد روزمرہ تھی وہ بھی ڈال جاتے تھے کہ مسلم جب اوس مقام پر گذر کرتے تھے تو اوٹھا لیجاتے تھے اسیوجہ سے اوس غزوہ کا نام غزوہ سویق ہوا اور جب رسول خدا صلعم نے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابوسفیان اشعار پڑھتا تھا جو حدیث زہری مین منقول ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ سلام بن مشکم نے حالت تشنگی مین مجکو ام کمیت یعنے شراب سرخ پلائی اور سیراب کیا اور وہ ابن مشکم ابوعمرو ہے جو صاحب جود ہے اور گھر اوسکا یثرب مین ہے کہ وہ امیدگاہ و پناہ تمام بہترین عطا کا ہے *

ذکر غزوہ قرارۃ الکدر

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد نے زہری سے اوسنے کہا کہ غزوہ قرارۃ الکدر جسکو قرقرہ بھی کہتے ہین ساتھ بنی سلیم و غطفان کے ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ نیمہ محرم تیئیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آن حضرتؐ پندرہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اوسنے یعقوب بن عتبہ سے اونہون نے کہا کہ باعث خروج رسول خدا صلعم مدینے سے طرف قرارۃ الکدر کے یہ تھا کہ حضرت برانگیختہ و برہم اس بات سے ہوئے تھے کہ اونکو خبر مجمع غطفان و سلیم کی پہونچی تھی کہ وہ لوگ بطریق بغاوت قرارۃ الکدر مین جمع ہین پس حضرت نے اونپر لشکرکشی کی اور اونکی راہون کو مسدود کیا اور جب وہان پہونچے تو آثار اونکے چارپایون کے اور نشان آمد و رفت اون مویشیون کا وہان دیکھا مگر کسیکو اوس میدان مین نپایا تب حضرت نے چند آدمی کو اپنے اصحاب مین سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب تلاش اونکے بطن وادی مین متوجہ ہوے چنانچہ اوس وادی مین چرواہون کو دیکھا کہ اونمین ایک لڑکا تھا اوسکا نام یسار تھا اوس سے خبر باغیون کی دریافت کی تو یسار نے کہا کہ مجھے اون لوگون کی خبر معلوم نہین ہے پانچوین روز پانی پلانے والے وارد ہوتے ہین

اور آج باری چوتھے روز پانی پلانے والون کی ہے اسواسطے وہ لوگ طرف پانی کے بلندی وادی پر چڑھ گئی اور ہم لوگ عزاب ہین یعنے بے خانمان ہین انہین اونٹون ہین رہنے والے ہین اور ہانک لانے والی چوپایون کے جب وہ چراگاہ ہین دور چلے جاتے ہین پس رسول خدا صلعم نے اون چوپایون کو ہمراہ ہنکوا لیا اور مدینے کو پھرے جب وہان پہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہی یسار لڑکا چرواہے کا نماز پڑھ رہا ہے پھر حضرت صلعم نے لوگون کو حکم تقسیم غنائم کا کیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہر آئنہ ہمارے قوی لوگ تو سارے چوپائے ہانک لائے ہین اور ہم مین وہ لوگ ہین جو اپنے حصہ سے ضعیف ہین یعنے ضعیف الجثہ ہین فرمایا حضرت نے آپسمین تقسیم کرلو لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہے جسکو آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہے یسار وہی ہم آپ کو دیتے ہین کہ وہ آپ کے حصہ مین ہے حضرت نے فرمایا تم سب اس بات مین خوش ہو اونہون نے کہا ہم سب کی خوشی ہے پس حضرت نے اوس غلام کو اپنے حصہ مین قبول کیا اور اوسکو آزاد کیا اور یہ ہوا کہ جب لوگون نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور غنیمت تقسیم کی گئی تو ہر شخص کو اصحاب مین سے سات سات شتر حصہ مین ملے اور اہل حصہ دو سو آدمی تھے بعد دوسری روایت ہین **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن ابی طلحہ سے اوسنے اوس سے جسنے اوسکو خبر دی اوسنے ابی اروی الدوسی سے اوسنے کہا مین ہمراہ لشکر اون لوگون مین تھا جو اونٹون کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار مین پہونچے اور صرار ایک مقام ہے مدینے سے تین میل کے فاصلہ پر تو وہان جملہ شتر پانچ حصہ کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس اونمین سے سو شتر خمس کا الگ باقی چار سو تقسیم کیے گئے سپاہین پر کہ ہر ایک کے حصہ مین دو دو شتر آئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن نوح نے اوسنے ابی عفیر سے اونہون نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن مکتوم کو مدینے مین خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بروقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن مکتوم اہل مدینہ کو جمع کر کے پہلوے منبر مین کھڑے ہو کر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائین جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ قتل اوسکا ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے ہوا تھا

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے اونہون نے یزید بن رومان و معمر سے اور دونون نے زہری سے اور ابن کعب بن مالک اور ابراہیم بن جعفر سے اور اپنے باپ سے اوسنے جابر بن عبد اللہ سے پس ہر ایک نے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جابر سے متفرق رواۃ اپنی اپنی کہی پس جب امر سے لوگونکا اجتماع و اتفاق ہوا وہ یہ ہے کہ ہر آئنہ ابن الاشرف شاعر تھا اور شان مین پیغمبر خدا صلعم اور اونکے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادہ شر کرتا تھا اپنے شعرون مین پھر جب رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور اہل مدینہ باہم مختلط تھے بعضے اونمین سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر مجتمع ہوئے

مگر اونمین سے اہل جمعیت و اہل حصون تھے اور اونمین حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس و خزرج کے
پس رسول خدا صلعم جب مدینے مین تشریف لائے تو اون سب کی نیکو خواہی چاہی اور اونکو مصالحہ باہمی کا
طالب کیا اور اوس وقت حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اوسکا باپ مشرک تھا اور سارے مشرک اور یہود اہل مدینہ
رسول خدا صلعم اور اصحاب کو ایذا سے شدید ستاتے تھے پس حق تعالے نے اپنے نبی اور تمام مسلمین کو
اس بات پر امر بصبر فرمایا اور فرمایا کہ اونسے عفو کرو اور اونہین لوگون کے باب مین یہ آیہ نازل ہوا
وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا
وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ترجمہ البتہ تم لوگ سنتے ہو
اگلے اہل کتاب یعنے یہود سے اور مشرکین سے ایذا سے کثیر یعنے بدزبانیان اونکی و حال آنکہ صبر کرنا تمہارا
اور تقوے رکھنا لازم ہے کیونکہ یہ امر غالب امور سے ہے فقط اور انہین لوگون کے باب مین خدا نے نازل کی
یہ آیت وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الآیہ ترجمہ یعنے آرزو کرتے ہین اکثر مردم اہل کتاب مین سے
کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیرین باعث حسد زروئی کے پس جب کہ ابن الاشرف ایذا رسانی نبی اور
اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلمین کی خبر اوسکو پہونچی تھی چنانچہ جب زید بن حارثہ بدر سے خوشخبری فتح لائے
کہ مشرکین قتل ہوئے اور اکثر اسیر ہوئے و بالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا کہ بندی بناے ہوئے
آئے ہین تو سرنگون اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ واسطے بہتر واللہ آجکے روز شکم زمین تمہارے لیے
بہتر ہے پشت زمین سے یعنے زمین پر چلنے سے قبر مین جانا بہتر ہے کہ ایسے لوگ سرداران مردم قتل کیے گئے
اور اسیر ہوئے پس تمہارے نزدیک کیا ہے اور کیا تمہاری راے ہے لوگون نے کہا ہم جب تک زندہ ہین ہمکو
تجھ سے عداوت ہے اوسنے کہا تم کیا ہو کہ ہر آئینہ قوم اوسکی غالب آئی اور ظفریاب ہوئی ولیکن مین قریش کے پاس
جاتا ہون اور اونکو برانگیختہ و آمادہ جنگ کرتا ہون اور اونکو اونکے مقتولون کو یاد دلا کر رلاتا ہون کیا عجب ہے
کہ وہ لوگ نادم ہو کر خروج کرین تو مین بھی اونکے ہمراہ خروج کرون پس ابن الاشرف یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکے
مین پہونچکر پاس ابو وداعہ بن ضبیرہ سہمی کے جسکی زوجہ عاتکہ بنت اسید بن ابی العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے
مرثیے مین اشعار کہتا تھا شعر طحنت رحا بدر لمهلك اهله + ولمثل بدر تستهل
وتدمع + قتلت سراة الناس حول حياضهم + لا تبعدوا ان الملوك تصرع + ويقول
اقوام اذل بسخطهم + ان ابن اشرف ظل كعبا يجزع + صدقوا فليت
الارض ساعة قتلوا + ظلت تسوخ باهلها وتصدع + كم قد
اصيب بها من ابيض ماجد + ذي بهجة ياوي اليه الضيع +

طَلْقُ الْيَدَيْنِ اِذَا الْكَوَاكِبُ اَخْلَفَتْ + حَمَّالُ اَثْقَالٍ يَسُوْدُ
وَيَرْبَعُ + نُبِّئْتُ اَنَّ بَنِي اُمَيَّةَ كُلَّهُمْ خَشَعُوْا
لِقَتْلِ اَبِي الْحَكِيْمِ وَجُدِّعُوْا + وَابْنَا رَبِيْعَةَ عِنْدَهُ
وَمُنَبِّهٍ + هَلْ نَالَ مِثْلَ الْمُهْلَكِيْنَ تُبَّعُ +

یعنے چلی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی + اور لازم ہے واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور و فغان اور
اشک روان کرین + کیونکہ قتل کیے گئے سرداران مرحوم گروہ چشمہ کسار بدر کے + اور یہ بعید نہین ہے اسلیے کہ اکثر ملوک ہی
مارے جاتے ہین + اور اکثر اقوام ازرال اپنے غصے اور غیظ مین کہتے ہین کہ ہر آئینہ کعب ابن اشرف بے صبر گیا + سچ
کہتے ہین حال یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوے کاش زمین اوسوقت پھٹ جاتی اور خسف کر لیتی اپنے اہل کو
اور البتہ قتل ہوے بدر مین وہ لوگ جو بہترین برترین مرحوم تھے اور وہ ایسے خوبیون والے تھے کہ مردم حاجتمند
اونکی طرف پناہ پاتے تھے + اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہوتے ہین یعنے ہر صبح سخاوت
کرنے والے تھے + پھر جو لوگ بھاری بوجھ اوٹھانے والے ہین وہی سرداری کرتے ہین اور آزمائے جاتے ہین +
مجھے خبر پہونچی ہے کہ بنی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابو الحکیم کے ڈر گئے ہین اور ناک کاٹی گئی یعنے
ننگے و خوار ہوگئے + چنانچہ درجواب اسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہکر مکے مین بھیجے + شعر + بَكَتْ

عَيْنُ كَعْبٍ ثُمَّ عُلَّ بِعَبْرَةٍ + مِنْهُ وَعَاشَ مُجَدَّعًا لَا يَسْمَعُ + وَلَقَدْ
رَاَيْتُ بِبَطْنِ بَدْرٍ مِنْهُمُ + قَتْلَى تَسُحُّ لَهَا الْعُيُوْنُ وَتَدْمَعُ + فَابْكِيْ
فَقَدْ اَبْكَيْتَ عَبْدًا رَاضِعًا + شِبْهَ الْكُلَيْبِ لِلْكُلَيْبَةِ يَتْبَعُ +
وَلَقَدْ شَفَى الرَّحْمٰنُ مِنْهُمْ سَيِّدًا + وَاَهَانَ قَوْمًا قَاتَلُوْهُ وَصُرِّعُوْا
وَنَجَا وَاَفْلَتَ مِنْهُمْ مَنْ قَلْبُهُ + شَغَفٌ يَظَلُّ لِخَوْفِهٖ يَتَصَدَّعُ + وَنَجَا
وَاَفْلَتَ مِنْهُمُ مُتَسَرِّعًا + فَلٌّ فَلِيْلٌ هَارِبٌ يَتَهَزَّعُ +

یعنے کعب کی آنکھین روئین اور بہائے گئے اشک اوسکی آنکھ سے یعنے رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا کٹا ہوا
یہ کنایہ ہے کہ وہ ذلیل و خوار جیا + اور مین نے بدر کے میدان مین مشرکین کے + ایسے مقتولون کو دیکھا کہ اونپر
بہت سی آنکھین روتی ہین + اور رو تو اے کعب کہ تو نے شیر خوارون کو رولایا ہے مانند پلون کتے کے کہ وہ پیچھے
کتیا کے ہوتے ہین یعنے ہرگاہ تو نے زنان مشرکین کو اونکے مقتولون کا مرثیہ بیان کرکے رولایا تو اونکے بچے بھی
مثل سگ بچون کے کتیا کی ساتھ روئے + اور البتہ خدا نے ہمارے سردار یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی طرف سے
تشفی خاطر عطا کی + اور ہنر اور ہلاکت کیا اوس قوم کو جنہون نے اوس سید سردار سے مقاتلہ کیا و حال آنکہ وہ مارے گئے +

اور اوکئین سے وہ شخص بچگیا اور نکل بھاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا + اور اسیطرح بچ گیا اور نکل بھاگا
وہ شخص جو بڑا دوڑنے والا + اور شکست پاکر فرار کرنے والا اور تیز بھاگنے والا تھا جب وہ گریز کرتا تھا + بعد ازان رسول خدا
صلعم نے حسان کو بلوایا اور فرمایا کہ کعب فلانی جگہ ٹکے ہین اوترا ہے تب حسان نے اشعار ہجو کہکر وہان بھی بھیجنا
شروع کیا **شعر** الا ابلغا عنی اسید ارسالۃ + فخالک عبد بالسراب
مجرب + لعمرک ما اوفی اسید بجارہ + ولا خالد ولا المفاضۃ
زینب + وعتاب عبد غیر موف بذمۃ + کذوب
شئون الراس قہد مدرب + الا ابلغا عنی (مترجم کہتا ہے ابلغا تثنیہ ہے کہ عرب
اپنے اشعار مین اکثر خطابات مین استعمال صیغہ تثنیہ کا کرتے ہین اور کبھی وزن شعر کی رعایت سے الف زائد
لاتے ہین) یعنے آگاہ ہو کہ اسید کو میری طرف سے یہ پیام پہونچادو + کہ خال تیرا غلام اور مکر و فریب مین آزمودہ تھا +
قسم ہے زندگانی کی کہ اسید اپنی ہمسایہ اور اپنے ذمیون کے ساتھ وفا کرنے والا نتھا + اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مفاضہ
ایسی تھی (مفاضہ یعنے عورت بڑی پیٹ والی) اور عتاب بھی غلام بیوفا تھا اپنے ذمیون سے + اور وہ بڑا کاذب
اور ندھی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بندر تھا + غرض کہ جب اشعار حسان بن ثابت جنمین مذمت کعب اور اسید پدر عاتکہ
کی تھی عاتکہ کو پہونچی تو اوسنے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور کہا تجکو اس یہودی سے کیا کام ہے
کیا تو نہین دیکھتا کہ حسان نے کیسی تفضیح ہماری کی ہے چنانچہ کعب وہان سے اپنا اسباب اوٹھا لیگیا اور دوسری
قوم کے پاس اوٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسان کو بلوا کر فرمایا کہ کعب فلان فلان جگہ اوترا ہے پس حسان
ہمیشہ اون لوگون کی ہجو کہتے تھے یہان تک کہ اونہون نے بھی اوسکا رخت اقامت اپنے یہان سے پھینک دیا
پھر جب کعب نے کہین ٹھکانا نپایا تو مدینے مین چلا آیا جب رسول خدا صلعم کو اوسکے آنے کی خبر ہوئی تو حضرت نے
دعا کی اللھم اکفنی ابن الاشرف بما شئت فی اعلانہ الشر وقولہ الاشعار
کہ اے پروردگار میری تو کفایت و مکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جسطرح تیری مشیت ہو اوس بارہ مین
کہ اوسنے اعلان شر اور اشتہار اپنے اشعار کا کیا ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا کون میری جانب سے اوسکو
کفایت کریگا اسواسطے کہ اوسنے مجکو بہت ایذا دی ہے تب محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اوس سے انتقام کرونگا
اور اوسکو قتل کرونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمد بن مسلمہ نے بانتظار موقع وقت چند روز درنگ کی اور کھانا پینا
چھوڑ دیا تب حضرت نے اونکو بلایا اور فرمایا اسے محمد کیا تو نے ترک آب و طعام کیا ہے اونہون نے کہا ہان یا رسول اللہ
اسواسطے کہ مین نے آپ سے قول کیا ہے مین نہین جانتا ہون کہ مین اوسکو وفا کرسکونگا یا نہین حضرت نے فرمایا
تو بہتیرا صرف کوشش کرنے مین ہے یعنے تجکو فقط جہد لازم ہے لیکن انجام کار بدست خدا ہے اور فرمایا سعد بن معاذ

اس باب مین مشورہ کرکے پس مجتمع ہوے محمد بن مسلمہ اور چند اشخاص قبیلہ اوس سے اونمین عباد بن بشر اور ابو نائلہ سلکان
بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابو عبس بن جبیر تھے اور ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اوسکو قتل کرینگے
مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اوس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اوس سے باتین کرنی ضرور ہونگی (یعنے خدع
وحیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابو نائلہ پاس کعب کے گئے جب اوسنے اونکو دیکھا تو شان اونکی اوسکو
دگرگون نظر آئی اور ترسان وہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اوسکے پیچھے لوگ کمینگاہ مین ہون پس ابو نائلہ
کہا کہ تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہے اور اوسوقت کعب کی مجلس مین اوسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی
تب کعب نے کہا میرے نزدیک آ اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے مگر اوسوقت رعب سے رنگ اوسکا متغیر تھا اور
ابو نائلہ و محمد بن مسلمہ اوسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے اوس سے باتین کین اور دونون نے اشعار پڑھے
اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہتا جاتا تھا کہ تمہاری وہ حاجت کیا ہے مگر ابو نائلہ اوسکے سامنے اشعار
پڑھ رہے تھے یہان تک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت تیری کیا ہے شاید تو یہ چاہتا ہے کہ جو لوگ میری پاس ہین
وہ اوٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سنی تو وہ اوٹھ گئے تب ابو نائلہ نے کہا مجکو ناگوار تھا کہ قوم ہمارے تیرا کلام
سنین اور مظنہ بد کرین اے کعب آنا اس شخص یعنے محمد کا گویا ہمپر منجملہ بلایا کے ہے کہ جیسے عرب نے حرب کیا اور ہمسے
تیراندازی کی ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان ہمجنس ہین اور ہماری راہون کو ہمپر قطع کیا اور ہمارے
نفوس نے تعب و رنج اوٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور ہمنے صدقہ لینا اختیار کیا تو باوجود اسکے پھر ہمکو
اوسقدر میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہوکر کھاوین تب کعب نے کہا واللہ تحقیق کہ مین بھی یہی باتین تجھسے کہا چاہتا تھا
اے ابن سلامہ اب قریب ہے کہ امر ولایت و ریاست اوسکی طرف لینے واسطے رسول خدا صلعم کے ہوا چاہتی ہے
ابو نائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے وہ بھی میری راے پر ہین میرا ارادہ ہے
کہ اونکو بھی تیرے پاس بلاؤن کہ ہم تجھسے باہم خرید و فروخت گندم و تمر کا کرین اور اس باب مین تو ہمارے ساتھ
احسان کرے اور رہن کرینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موثق ہو تب کہا کعب نے آگاہ ہو کہ برور خانہ ہاے
ہمارے پر ہین تمر قسم عجوہ کہ جس سے تمر عجوہ قسم عمدہ ہے پر تمر اور ولدار کہ اوسمین دانت غائب ہوجاتے ہین یعنے سما جاتے ہین
آگاہ ہوا اے ابو نائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجکو ایسی زحمت مین دیکھون کیونکہ تو میرے نزدیک مکرم ترین مردم سے ہے
تو میرا برادر ہمشیر ہے کہ مین نے اور تو نے ایک پستان سے دودھ پینے مین چھینا جھپٹی کی ہے تب ابو نائلہ سلکان
نے کہا جو باتین تمہاری مین نے تجھسے کی ہین اسکو پوشیدہ رکھیو ذکر اسکا کسی سے نہ کیجیو کعب نے کہا مین اوسمین سے
ایک حرف ذکر نکرونگا پھر کعب نے کہا اے ابا نائلہ تو اپنے دل کی بات مجھسے سچ بتا کہ محمد کے امر مین تیرا کیا ارادہ ہے
سلکان نے کہا اوسکی خواری اور اوس سے باز رہنا اور کنارہ کشی کرنا چاہتا ہون کعب نے کہا اے ابا نائلہ تم لوگ

مجھے رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان و فرزندان کو تیرے پاس رہن کروگے اوسنے کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہے اور
کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا لیکن ہم تیرے پاس حلقہ رہن کرینگے یہان تک کہ تو راضی ہو کعب نے کہا حلقہ مین
البتہ صورت وفا ہے اور معنی حلقہ بقاف انگشتری بانقش یعنی خاتم و مُہر ہے اور احتمال ہے کہ وہ لفظ حلفہ بفا ہو یعنی حلف حلیف ہونا جیساکہ معمول عرب تھا
پس ابونائلہ وعدہ پھر آنیکا کرکے اوسکے پاس سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اونسے مشورہ کیا کہ
شام کو جب وعدہ پاس کعب کے جمع ہو کر آنا چاہیے بعد ازان یہ لوگ وقت عشا خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے
اور ماجرا ے فیما بین سے حضرت کو مطلع کیا اور ابونائلہ اپنے ہمراہیون کے ہمراہ بقیع مین گئے بعد ازان لوگون کو
روانہ کیا اور کہا جاؤ خدا کے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمہاری اعانت کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو
بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی مثل دن کے روشن کیونکہ شب چہاردہم ربیع الاول کی تھی اور وہ پچیسوان
مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اوسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہان آئے جب اوسکے محل کے نیچے پہونچے
تو ابونائلہ نے اوسکو آواز دی اوسوقت ابن اشرف اپنی زوجہ پاس تھا اور اوسی عرصہ مین اوسکی نئی شادی ہوئی تھی
کہ وہ اپنی دولہن کے پاس سے یکایک اوٹھا تو اوسکی زوجہ نے گوشہ لحافہ کا پکڑ لیا اور کہا تو اسوقت کہان جاتا ہے
تو مرد ہوشیار ہے ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہین پس تجھسا آدمی چاہیے کہ اسوقت گھر سے نہ نکلے اوسنے کہا
مجھسے وعدہ ہے اور وہ میرا بھائی ابونائلہ ہے واللہ وہ تو ایسا مہربان ہے کہ اگر مجھکو سوتے ہوئے پاتا تو نہ جگاتا
میری تکلیف کے مجھکو نجگاتا بعد ازان لحافہ کو جو مثل دلائی کے ہوتا ہے ہاتھ کے جھٹکے سے چھوڑا کر یہ کہتا ہوا باہر چلا
کہ اگر جوانمرد برچھیون کے سامنے بلایا جاوے تو چاہیے کہ بلاتامل حاضر ہو بعد ازان اونکے پاس آیا اور اونسے
ملاقات بدعاے تحیت کی کہ احیاکم اللہ یعنے تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجاے سلام قبل اسلام معمول عرب تھا
بعد ازان سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتین کین تا آنکہ کعب اونسے مائل بانبساط ہوا تب اون لوگون نے
کہا اے ابن اشرف آیا ہو سکتا ہے کہ مقام شرج العجوز تک تو چلے کہ وہان ہم تم باہم باتین کرین اور بقیہ شب وہین
باتون مین بسر کرین پس وہ سب وہان سے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرج پہونچے تو ابونائلہ نے اپنا ہاتھ کعب کے
سر مین لگایا اور رفق و محبت سے کہا اے ابن اشرف تیرے عطر کی کیا خوب خوشبو ہے کہ ہم تک اوسکی مہک
چلی آتی ہے اور تھا یہ کہ کعب سر مین تیل جو لگاتا تھا اوسمین مشک و عنبر پانی سے گھسکر ملاتا تھا بلکہ اوسکو بطور
افشان یا مثل ضماد صندل کے دونون کنپٹی پر جماتا تھا اور اوسکی زلفین بہت خوب تھین بعد ازان تھوڑی دور
اور تھوڑی دیر اور آگے بڑھے کہ ابونائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتھ زلفون مین لگایا اور خوشبوئی کی مدح کی اور کعب کو
اوس سے طمانیت تھی یہان تک کہ ابونائلہ نے دونون ہاتھون کی گھائیون مین اوسکی زلفون کی لپٹین لین اور
سلسلہ بندی کی اور اوسکے سر کے دونون قرن کو محکم کرکے اپنے اصحاب کو پکارا ہان جلد قتل کرو اس دشمن خدا کو

پس اون سب نے اوسپر تلوارین مارین کہ تلوارین اوسپر ایک ساتھ پڑین کوئی کارگر نہوئی بلکہ ایک دوسرے پر پڑی اور کعب ابونائلہ کو لپٹ گیا محمد بن مسلمہ نے کہا اوسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قرولی میرے تلوار کے میان مین ہے مین نے اوسکو جلدی سے کھینچکر اوسکے ناف پر رکھکر زور کیا اور بھونک دیا کہ وہ چھری اوسکے پیڑو تک اوتر گئی تب اوس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہود جابجا ٹیلون پر رہتے تھے اوسکے شور سے متحیر ہوکر اون ٹیلون پہ آگ روشن کی کوئی ٹیلہ ایسا باقی نتھا جسپر روشنی آگ کی نہوئی ہو چنانچہ یہود مین ابن سنینہ ایک یہودی تھا قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اوسنے اپنے مقام پر کہا کہ یثرب سے بوے خون ریختہ کی آتی ہے اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے تھے تو اونمین سے حارث بن اوس کی پنڈلی پر تلوار کعب کی پڑگئی کہ اوسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے فارغ ہوچکے تو سر اوسکا کاٹ لیا اور ہمراہ لیچلے اور چلنے مین بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود جو بلندی ارصاد پر نگران ہونگے تو مزاحمت و مقابلہ کرینگے یہان تک اون جماعت مسلمین نے بنی امیہ بن زید کی راہ لی یعنے اون تک پہونچ گئی کہ وہ سب ہموار تھے پھر پہونچے قریضہ پاس اور روشنی اونکے آگ کی جو ٹیلون پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بعد ازان سریہ مسلمین بعاث مین پہونچا اور جب وہ سب حرۃ العریض مین پہونچے کہ وہان کی زمین سنگلاخ ہے پس وہان حارث بن اوس کو خون کی قے آئی تو وہ ٹھہر گیا اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا اسلام عرض کرنا تب سب اوسکے پاس لوٹ آئے اور اوسکو سوار کرلیا یہان تک کہ حضرت کی خدمت مین پہونچے اور جسوقت سریہ مسلمین بقیع غرقد مین پہونچا تو سب نے تکبیر بلند کی اور اوسوقت شب کو رسول خدا صلعم نماز پڑھ رہے تھے جب آواز اونکے تکبیر کی سنی تو خود نے بھی تکبیر کی اور سمجھا کہ بیشک لوگون نے کعب کو قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم اوٹھاتے ہوے آپہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوے پایا پس حضرت نے دعا دی کہ افلحت الوجوہ یعنے تم سبکے منھ کو فیروزی اور بقا ہو یعنے تمھارا منھ اوجالا رہے اون سب نے جواب دیا و وجہک یا رسول اللہ یعنے آپکے منھ کو بھی بقا ہو پس اون لوگون نے سر کعب کا حضرت کے روبرو ڈالدیا حضرت نے اوسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو سامنے لائے حضرت نے اوسکے زخم مین تھوک ڈالدیا پھر اوسکو اوس زخم سے ایذا نہوئی اور اس معرکہ مین جو اشعار کہ عباد بن بشر نے موزون کیے ہین اور پڑھے ہین اونکا مضمون یہ ہے

صرخت بہ فلم یحفل لصوتی + واوفی طالعاً من فوق قصر
فعدت فقال من ہذا المنادی + فقلت اخوک عباد بن بشر
فقال محمد اسرع الینا + فقد جئنا لتشکرنا وتقری
وترفدنا فقد جئنا سغابا + بنصف الوسق من حب وتمر
وہذی درعنا رہناً فخذہا + لشہر ان وفا او نصف شہر

فقال معاشر سغبوا وجاعوا + لقد عدموا الغنی من غیر فقر + واقبل نحونا
بهن سریعا + وقال لنا لقد جئتم لامر + وفی ایماننا بیض حداد
مجربة بها الکفار نفری + فعانقه بن مسلمة المرادی
به الکفار کاللیث الهزبر + وشد بسیفه صلتا علیه + فقطره
ابو عبس بن جبر + وصلت وصاحبای فکان لما + قتلناه الخبیث
کذبیحة عنز + ومر برأسه نفر کرام + هم ناهوک من صدق وبر + وکان الله
سادسنا فابنا + بافضل نعمة واعز نصر — یعنے مین نے کعب کو شور سے پکارا اگر اوسنے میری داد کی
کچھ پروا نکی اور چڑھ گیا واسطے اشراف یعنے جھانکنے کے لیے بالاے قصر سے پھر مکرر مین نے پکارا تو اوسنے کہا
پکارنے والا کون ہے + مین نے کہا مین تیرا بھائی عباد بن بشر ہون + پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو ہمارے پاس جلد آ
کہ ہم تیرے یہان آئے تاکہ تو ہماری قدر و منزلت کرے اور مہمانداری کرے + اور تو ہمارے ساتھ بخشش و نوازش کر
بوزن نصف وسق کے دانہ غلہ یا تمر سے + کہ ہم تیرے یہان گرسنہ آئے ہین اور یہ ہماری زرہ ہے کہ ہم رہن کر دینگے
تو اسکو لے + اگر وفا کرے وہ زر واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے + تب لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہین اور بھوکے
آئے ہین تو البتہ معدوم الغنی ہین بدون فقر کے (یعنے اسوقت عدم غنا و ناداری انکی محتاجگی سے نہین ہے
کہ ہمیشہ کے محتاج ہون بلکہ تنگدستی اتفاقیہ ہے) یہ سنکے کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور ہمسے بولا
تم کسی کام کے لیے آئے ہو + پھر شاعر کہتا ہے کہ اور ہمارے ہاتھون مین سیف درخشان تھی اور وہ آزمودہ تھی
کہ اوس سے کفار کو ہم قطع و قتل کرینگے + ناگاہ ابن سلمہ مرادی نے اوسکو اپنی آغوش مین لپٹا لیا کہ دونون ہاتھ [illegible]
کے مثل شیر زبردست کے تھے + آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اوسپر حملہ کیا اور ابو عبس ابن جبیر نے اوسکا
خون بہایا + اور مین نے اور میرے دونون یارون نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہمنے اوس خبیث کو مثل
گوسپند کے ذبح کیا تو سر اوسکا اشخاص کرام کا لے چلے کہ وہ بالغ و کامل ہین صدق و نیکوکاری مین اور چھٹا ہمارا
اللہ تعالی یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ جل شانہ تھا پھر ہم لوٹے بہترین نعمت
اور بہترین نصرت کو اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام ہوئی تو اوسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا
کہ جب تم لوگ کسیکو یہود مین سے پاؤ تو اوسکو قتل کرو تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس اونکے
رؤسا مین سے گھر سے نہ نکلا اور نہ کچھ کلام کیا اور نہ کمربندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن
الاشرف کی کہیں شب خونی یا شب گذاری کرین اور ایسا ہوا کہ ابن سنینہ یہودی جو تجارت پیشہ تھا اور وہ حویصہ
ابن مسعود کا حلیف تھا آخر کو حویصہ ایمان لایا چنانچہ محیصہ نے سینہ پر حملہ کر کے اوسکو قتل کیا پس حویصہ

جو سنینہ کا حلیف تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سے سن مین زیادہ تھا اور کہتا تھا اے دشمن خدا تو نے سنینہ کو
کیون قتل کیا واللہ تیرے پیٹ مین چربی بہت ہے اوسکے مال سے یعنے تو اوس سے بڑا مالدار ہے محیصہ نے کہا
واللہ جس شخص نے مجھے اوسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا
بھلا اگر محمد صلعم تجکو میرے قتل کے لیے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنے تو میرے قتل کرنے مین بھی اونکا حکم بجا لاتا
اوسنے کہا ہان مین اونکا بھی امتثال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ جو دین کہ اس حد تک اخلاص کو پہونچاوے خوشگوار ہے
پس اوسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے راوی نے کہا یہ بات ثابت ہے مین نے
کسیکو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے **شعر** یلوم ابن امی لو امرت بقتله + لطبقت

ذفراه بابیض قاضب + حسام کلون الملح اخلص صقله + متی ما تصوبه فلیس
بکاذب + وما سرنی انی قتلتك طائعا + ولو ان لی ما بین بصری ومارب

یعنے میرا مان جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہے قتل سنینہ پر حال آنکہ اگر مین خود اوسکے قتل پر نبی کی طرف سے
مامور ہوتا تو جدا کر دیتا مین اوسکے دونون طرفون سر کو تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہے کہ رنگ اوسکا
سفید مثل نمک کے ہے کہ نہایت صاف ہے صیقل اوسکا اور جب تو اوسکو راست یعنے علم کرے تو وار اوسکا
جھوٹھا نہین ہے یعنے خالی نہین جاتا اور نہین خوش آتا ہے مجکو قتل کرنا تیرا بطیب خاطر اگرچہ اوسکے عوض مین
میرے لیے حاصل ہو مابین شہر بصری و مارب کا یعنے باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا
لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے قتل کا کرتے تو لامحالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو اونکے
شریک تھے بہت گھبرائے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن الاشرف
جو ہمارے سردارون مین ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریب ناگہانی سے مارا گیا کوئی جرم و خطا اوسکی ہمکو
معلوم نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بجاے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اوسکے جو اوسکی راے
تو وہ ناگہانی سے مارا نجاتا ولیکن اوسنے ہمکو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے و حال آنکہ
تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا والا اوسکے لیے بھی تلوار ہے وبعد ازان حضرت نے اونکو بلوایا کہ اونکے
درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تا جو کچھ اوسمین لکھا جاوے اوسکی طرف منتہی ہو پس یہ لوگ گھر مین
رملہ بنت حارث کے جمع ہوے اور یہود حضرت خدا کے ساتھ ملکر ایک نوشتہ درمیان اپنے اور رسول خدا صلعم
کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک و خوف زدہ اور ذلیل و خوار رہے اور کہا **واقدی**
کہ مجھے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے کہ مروان بن حکم جب مدینہ کا حاکم تھا اور
اوسنے اپنی مجلس مین کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اوسوقت اوسکی مجلس مین ابن یامین حاضر تھا اوسنے کہا

نا گہانی اور قریب سے مار گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ بزرگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے اونہون نے مروان کی طرف خطاب کرکے کہا کہ اے مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم مین غادر تھے واللہ ہمنے ابن اشرف کو نہین قتل کیا مگر بحکم رسول اللہ صلعم واللہ سوا سے مسجد کے کسی گھر کی چھت مجکو اور تجکو جگہ نہ دیگی یعنے خدا تعالے مجکو اور تجکو ایک گھر مین جمع نکرے سوا سے مسجد کے وا آتا تو اے ابن یامین پس خدا کی جانب سے مجھپر واجب ہے کہ اگر تو مجھے اپنے تئین چھوڑکر بھاگے اور مین تجھے پکڑنے کی قدرت نرکھتا ہون اور میرے ہاتھ مین تلوار بھی ہو تو مین تجکو قتل کرون پس اوس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے باہر نہین نکلتا تھا اور جب کہین جانا اوسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلمہ کو دیکھتا رہے اور جب وہ اپنے کسی کھیت یا پانی پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضاے حاجت کو نکلتا تھا و بعد ازان پھر چلا جاتا تھا والا یون نہین نکلتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز محمد بن مسلمہ ایک جنازہ کے ساتھ تھے اور ابن یامین بھی بقیع مین موجود تھا پس محمد نے اوس نعش کو دیکھا کہ اوسپر جریدہ سبز ہے یعنے چھڑیان تازی دیکھین جسکو جریدہ سدر کہتے ہین اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اوسکے پاس آکر جریدہ کو کھولنے لگے پس لوگ اوسکے سامنے آگئے اور کہنے لگے اے ابا عبد الرحمان یہ تو کیا کرتا ہے ہم لوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہین مگر محمد نے ابن یامین کے پاس جاکر اوسکو چھڑیان چھڑیان مارنی شروع کین یہان تک ساری جریدے اوسکے سر و منہ پر ٹوٹ گئے اور بہا تنک مارا کہ اوسکے بدن مین کوئی عضو صحیح و سالم باقی نرہا بعد ازان چھوڑ دیا کہ اوسمین کچھ طاقت و قوت باقی نرہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو مین تجکو قتل کرتا ٭٭٭٭

غزوہ غطفان ذا امر یعنے بمقام ذا امر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا کہ رسول خدا صلعم نے روز پنجشنبہ تاریخ بارہوین ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنے باہر رہے واقدی نے کہا مجھے حدیث بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ نے اوسکو خبر دی زید بن ابی عتاب نے اوسنے کہا مجھے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اوس سے حدیث بیان کی عبد الرحمان بن محمد بن ابی بکر نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور منجملہ ان رواۃ کے بعضون نے بعض پر اس حدیث مین کچھ کچھ زیادہ بیان کیا ہے اور سوا سے اونکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے چنانچہ کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ و محارب سے بمقام ذی امر جمعیت کی ہے اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہر طرف سے رسول خدا صلعم پر بطریق تاخت شب خون مارین اور اونمین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہے وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہے پس رسول خدا صلعم نے بھی

مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چارسو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ اونکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت صلعم
ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام مقا کو جالیا پھر وہان سے جنبت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے ذوالقصہ کو
جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اوسکا نام جبار تھا بنی ثعلبہ مین سے مسلمین نے اوس سے
پوچھا تو کہا کہانکا ارادہ رکھتا ہے اوسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہے اوسنے کہا
میرا ارادہ ہے کہ مین وہان جاکر اپنی بود و باش کی جگہ دیکھہ آؤن یعنے جسطرح قافلہ اعراب کی طرف سے رائد ہوتا
کہ وہ کسی وادی مین جاکر جاے ورود تجویز کرآتا ہے پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پر تیرا گذر ہوا ہے یا تجکو کچھ خبر
تیرے قوم کی پہونچی ہے اوسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجکو اسقدر خبر معلوم ہوئی ہے کہ دعثور بن
الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتھ کہین گوشہ گیر ہے پس لوگ اوسکو حضرت صلعم کی خدمت مین لے گئے تو
حضرت نے پہلے اوسکو طرف اسلام کے دعوت کی اوسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ہرگز آپکا سامنا
نکرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سنینگے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے اور مین ہمراہ آپ کے
چلتا ہون اور آپ کو لیچلتا ہون اور بتلاتا ہون شقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے ہین پس حضرت صلعم اوسکو
ہمراہ لیچلے اور اوسکے ساتھ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اوسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے اونکے سرون پر قریب ترا وتار لایا
اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالاے کوہ ہو رہے اور آگے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے چرائی کے
جانورون کو غائب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر چراگاہون مین بھجوا چکے تھے پس وہان حضرت سے کسی کی ملاقات
نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قلہ کوہ پر نظر آتے تھے آخر کار حضرت وہان سے امر مین پھر آئے اور لشکر گاہ مین اوترا
اور انکو وہان مینہ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اوسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضاے حاجت کے تشریف لیگئے تھے
کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تر بتر ہوگئے تب حضرت نے وادی ذا امر کو اپنے اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کرکے
یعنے اوس وادی کے حجاب مین کپڑے اپنے اوتارے اور پھیلا دیے تا خشک ہو جاوین اور کپڑون کو ایک درخت
ڈال دیا تھا اور اوسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام فرمایا اور وہ اعراب وہان سے
جو کچھ یہان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے اون اعراب نے دعثور سے کہ وہ اونکا سردار اور اون مین شجاع تھا
کہنے لگے کہ اب محمد تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب سے جدا اور تنہا ہے وہان سے اگر اپنے اصحاب کو
پکاریگا اور استغاثہ کریگا تو وہ لوگ اوسکی فریاد کو نہین پہونچ سکتے ہین اوسوقت تک کہ ہم اوسکو قتل کر ڈالین یعنے
اتنے عرصہ تک کہ قتل کرینگے وہ لوگ کمک کو نہ پہونچین گے چنانچہ دعثور نے اپنی تلوارون مین سے ایک جو تیز
و برّان تھی اوٹھالی اور آگے بڑھا اور تیغ علم کیے ہوے حضرت کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تلوار کھینچکر
سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے محمد اب آج تجکو مجھسے کون بچا سکتا ہے حضرت نے فرمایا حق سبحانہ وتعالی بچا تا ہے

اوسوقت جبرئیل علیہ السلام نے اوسکے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اوسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اوس تلوار کو حضرت نے
اوٹھا لیا اور اوسکے سر پر اوٹھائی اور فرمایا اب آج تجکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے اوسنے کہا فی الواقع نہین
کوئی بچا سکتا یہ کہکے اوسنے کلمہ شہادتین پڑھا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے
مین گواہی دیتا ہون کہ سواے حق تعالے کے کوئی دوسرا الٰہ پرستش نہین ہے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بیشک
رسول اوسی خدا کا ہے اور کہا واللہ اب کبھی مین لوگون کو آپ پر جمع نکرونگا تب حضرت نے اوسکی تلوار اوسی کو دیدی
اور وہان سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دعثور حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا کہ بخدا آپ امور خیر مین مجھسے بہتر ہین
حضرت نے فرمایا بخدا البتہ مین تجھسے اس بات مین بہتر ہون پھر دعثور اپنی قوم مین آیا سب نے کہا وہ باتین جو تو کہتا تھا
کیا ہوئین وحال آنکہ تو اوسپر قادر ہو چکا تھا اور تیرے ہاتھ مین تلوار بھی موجود تھی اوسنے کہا واللہ ایسا تو تھا ولیکن
مین نے ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا بدن طویل قامت کو دیکھا کہ اوسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین چت گر پڑا
تو مین نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہے تب مین نے شہادت پڑھی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مین نے
عہد کیا کہ بخدا اب لوگون کو اوسپر جمع نکرونگا پھر تو اوسنے اپنی قوم کو بھی طرف اسلام کے دعوت کرنی شروع کی اوسوقت
یہ آیت اوسکے بارہ مین نازل ہوئی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْا
اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ترجمہ یعنے اے اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا
اوس قوم نے کہ تمہاری طرف دست درازی کرین پس اونکے ہاتھون کو تمسے روک لیا یعنے اونکو تمسے باز رکھا
اور اس واقعہ مین حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور اس عرصہ تک حضرت نے مدینہ مین
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا۔

ذکر غزوہ بنی سلیم بمقام بحران

جو جانب فرع کے واقع ہے اور چند شب ماہ جمادی الاول سے جو ستائیسوان مہینا ہجرت کا تھا
گذری تھین چنانچہ اس واقعہ مین آنحضرت صلعم دس دن مدینے سے غائب یعنے باہر رہے
اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر بن راشد نے زہری سے اونھون نے کہا جب رسول خدا صلعم کو
یہ خبر پہنچی کہ بمقام بحران مین جماعت کثیر قبیلہ بنی سلیم سے جمع ہے تو حضرت نے اوس طرف کی تیاری کی اور
سامان مہیا کیا مگر حضرت نے یہ کچھ ظاہر نکیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب مین سے ہمراہ لیکر نکلے
اور آمادہ سفر ہوے جب پہنچے اوس منزل پر کہ وہان سے بحران تک ایک شب کی راہ باقی رہ گئی تھی تو قبیلہ
بنی سلیم کا ایک آدمی ملا اوس سے خبر قوم کی دریافت کی کہ وہ لوگ کہان جمع ہین اوسنے بیان کیا کہ وہ لوگ تو

کل کے روز متفرق ہوکر اپنے اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرت نے اوسکے محبوس رکھنے کا حکم کیا اور اوسکی قوم سے ایک شخص کی حوالات مین سپرد ہوا بعد ازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ نجران مین پہونچے تو دیکھا کہ فی الواقع وہان کوئی نتھا پس کئی روز مقام کر کے وہان سے پھرے اور جب کہ کوئی کید و مکر اوس قوم کا یا اس قیدی کا پایا تو اوسکو قید سے رہا کیا اور اس واقعہ مین غیبت حضرت کی مدینے سے دس روز کی تھی اور اس عرصہ مین ابن مکتوم حسب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر رہے تھے ؁

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین جسکے ہمراہ رسول خدا صلعم نہو تے تھے بلکہ اوس مین کوئی آور امیر و سرگروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور یہ اول سریہ ہے جسمین امیر و سرگروہ زید تھے اور روانگی لشکر کی روز ہلال ماہ جمادی الآخر کی ہوئی کہ یہ ستائیسوان مہینا ہجرت سے تھا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن الحسن بن اسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے راستے سے حذر کرتے تھے اور اودھر کی آمد و شد سے ڈرتے تھے اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے اونکو رسول خدا صلعم اور اونکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ صفوان بن امیہ نے آپکے مشورہ مین کہا کہ ہر آئینہ محمد اور اوسکے اصحاب نے ہماری تجارات اور تجارت کے مقامات کو ناقص کر دیا ہے پس ہم نہین جانتے ہین کہ اوسکے اصحاب سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ ساحل مین لشکر دریا کے کنارے کے پھارون اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل وسیے مصالحہ رکھتے ہین اور اونکی رعایا بھی اونکی شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد و شد کرین اور اگر ہم قیام رکھین تو اصل مال کھا جاوینگے اور ہم بھی اپنے ان گھرون مین پڑے رہین گے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت بقا نہین ہے اور نہین ہے بود و باش ہماری ان گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ تک ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت رکھتے تھے تب اسود بن المطلب نے اوس سے کہا کہ پھر راہ ساحل کو کنارہ کر اور راستہ عراق کا اختیار کر صفوان نے کہا مین اوس راستے سے واقف نہین ہون ابو زمعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے ایک ایسا رہبر ٹھہرا دونگا کہ وہ اوس راستے کا رہبر ہے اور اوس راہ سے آتا جاتا ہے اوسکی آنکھ باریک نما دو بین ہے صفوان نے کہا وہ کون ہے اوس نے کہا فرات بن حیان العجلی کہ وہ رستہ اوسکا سمجھا ہوا ہے اور اکثر اودھر آیا گیا ہے صفوان نے کہا بخدا یہ تدبیر بہت خوب ہے پس فرات کو میرے پاس بھیجدے چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے جانیکا ارادہ رکھتا ہون اور حال یہ ہے کہ محمد نے ہماری تجارات اور مقامات تجارت کو فاسد و ناقص کر دیا ہے کہ ہمارے قافلہ شتران کا راستہ اودھر

نہین ہے پس مین نے راہ عراق کا ارادہ کیا ہے فرات نے کہا مین تجھے لے چلونگا راہ عراق سے کہ اصحاب محمد مین سے
اودھر کسیکا گذر نہین ہوتا کہ وہ راہ بلند اور میدان ہے اور میدانون کا حال یہ ہے کہ ہم لوگ ایام سرما مین چلتے ہین
اور اندنون ہمارے تئین حاجت پانی کی کمتر ہے پس صفوان بن امیہ نے سامان سفر کا مہیا کیا تو ابوزمعہ نے تین سو
مثقال طلا ونقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم قریش نے اپنی اپنی بضاعت سرمایہ اوسکے ہمراہ کر دی اور عبد اللہ
بن ابی ربیعہ وحویطب بن عبد العزی با دیگر مردم قریش اوسکے ہمراہ چلے پس صفوان مع مال کثیر نقرہ وظروف نقرہ کہ
اون سب کا وزن تین ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور سب کے سب ذات عرق کی راہ پر چلے اتفاقاً نعیم بن مسعود الاشجعی
کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ بن ابی الحقیق کے یہان محلہ بنی النضیر مین مقیم ہوا اور اوسکے ساتھ بطریق
مہمانی کے شراب پینے مین مشغول ہوا اور اونکے ساتھ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اوس روز تک شراب
حرام نہوئی تھی اور سلیط اکثر بنی النضیر کے یہان آتے جاتے تھے اور اونکے ساتھ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے
اوس مجمع مین بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا بہمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اونکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس سلیط اوسی وقت
حضور مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوئے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن حارثہ کو سو سوار کے ساتھ
روانہ کیا پس اونہون نے جاکر اوسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ تھے نکل بھاگے ایک یا دو آدمی
اونمین سے اسیر ہوگئے اور قافلہ شتران محمولہ مال کو خدمت نبی صلعم مین حاضر لائے اوسکے پانچ حصے ہوئے کہ
اوس روز پانچوان حصہ یعنے خمس بیس ہزار درہم تھے اور مابقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا اور اسیرون مین وہی فرات
بن حیان تھا پس حضرت کے سامنے اوسکو حاضر کیا اوس سے کہا گیا اسلام قبول کر اوسنے قبول کیا پس قتل سے
اوسنے امان پائی ٭٭

غزوہ احد

غزوۂ احد روز شنبہ ساتوین شوال کو بتیسوین مہینے ہجرت کو واقع ہوا اور رسولخدا صلعم نے ایام احد مین ابن ام مکتوم کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کر دیا تھا
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے اور موسے بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے
اور عبد اللہ بن جعفر اور ابن ابی سبرہ اور محمد بن صالح بن دینار اور معاذ بن محمد اور ابن حبیبہ اور محمد بن یحیے بن سہل
بن ابی حثمہ اور عبد الرحمان بن عبد العزیز اور یحیے بن عبد اللہ بن ابی قتادہ اور یوسف بن محمد الظفری اور معمر بن راشد
اور عبد الرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان مجمع اون اشخاص کے جنکا نام مجکو معلوم نہین پس ہر ایک نے
مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث کے اور بعض قوم اونمین سے زیادہ تر حافظ حدیث تھی بعض سے
چنانچہ یہ ان لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی ہین نے تمامتر جمع کیا پس روات موصوفہ نے کہا کہ جب وہ لوگ
مشرکین مین سے جو حاضر بدر ہوئے تھے مکہ کو پھرے اور وہ قافلہ شتران جسکو ابوسفیان شام سے لایا تھا سب

دار الندوہ مین متوقف تھے اور دار ندوہ مکے مین ایک مکان ہے جسمین قوم مشاورة کے لیے جمع ہوتے تھے پس
وہ سب وہان اوسیطرح ٹھہرائے ہوئے تھے کہ ابوسفیان نے وہان سے اونکو حرکت کرنے نہ دی تھی اور وہان سے
جدا انہون نے دیا تھا تاکہ اہل عیر غائب نہو جاوین اوسی عرصہ مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد و جبیر
بن مطعم و صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل و حارث بن ہشام و عبد اللہ بن ابی ربیعہ و خویطب بن عبد العزی و حجیر
بن ابی اہاب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے جمع ہوے اور کہنے لگے اے ابوسفیان دیکھ ان کاروان شتر کو
جنکو تو لایا تھا اور اونکو روک رکھا ہے پس تو جانتا ہے کہ یہ مال اہل مکہ اور مال لطیمہ قریش ہے اور وہ سب
بطیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر بھاری تیار کر دیتے ہین کہ طرف محمدؐ کے قصد کرین اور تو نے دیکھا کہ
کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران و فرزندان اور ہمارے اقربا سے ابوسفیان نے کہا آیا اس بات مین
خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہے سب نے کہا ہان اونکی یہی مرضی ہے ابوسفیان نے کہا تو پھر اس امر کے
قبول کرنے والون مین اول مین ہی ہون اور بنی عبد مناف میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص بدلا اپنے
مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور اشراف میری قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور وہ گلہ شتران
متوقف تھا تا آنکہ طرف احد کے تیاری چلنے کی کی پس اون لوگون نے اپنی عیرات کو بطریق بیع خیار بیچ کر ڈالا ابوسفیان
اوسکو وعدہ پر خرید لیا پس وہ اوسکے پاس وعدہ پر رہن رہے کہ اونکو بیچ کر روپیہ دیا جائیگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ
زر نقد ہوگیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد اوسکا ابوسفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہے کہ لوگون نے
کہا ای ابوسفیان اونٹون کو بیچ ڈال اور منافع اوسکا علیحدہ رکھ اور گلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مال پچاس ہزار دینار کی قیمت کا تھا گویا کہ
مال پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور اونکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے تھے
اور متجرہ لینے جاتے خرید و فروخت اونکا صرف سرزمین شام تھی تمام اوسکے نواح و اطراف مین خرید و فروخت
کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجاوز نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابوسفیان نے کاروان شتران
بنی زہرہ کا ضبط و قبضہ کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنی حاضر بدر نہوے تھے
اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اوسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبد مناف بن زہرہ کا تھا
وہ سب اونہین لوگون کو سپرد کر دیا اوسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر و انکار کیا تا وقتیکہ عیر بنی زہرہ کا
تمام اونہین کو سپرد کیا جاے اور اس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہے کہ عیر بنی زہرہ کا اونکو
نہین ملتا اور جمیع قریش کو اونکے عیرات دیے جاتے ہین ابوسفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش سے عیر [illegible]
لینے بدر کے جانے مین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ پھر چلے جاؤ
اسلیے کہ تم لوگ جو ہماری کمک کو آتے ہو تو ہم اپنا قافلہ بچا لاتے ہین تم لوگ لوٹ جاؤ پس تیرے کہنے سے ہم لوٹ گئے

غرض کہ بنی زہرہ نے بھی عیر اپنا پایا اور ہر قوم نے اہل مکہ مین سے جو کہ اہل ضعف ہین جنکے نہ اقربا ہین نہ اونکا
کوئی مانع ضرر و مددگار ہے کل اونکا جو کچھ عیر مین تھا اپنا اپنا لے لیا راوی نے کہا پس یہ قول ہین سے کہ قوم
نے منافع اپنے اپنے عیر کا نکالا یعنے ہر قوم نے منافع اپنی بضاعت کا اس کام مین دیا اور انھین لوگون کی بارہ مین
یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنے
قوم کفار مال اپنا صرف کرتے ہین اسلیے تا لوگون کو راہ خدا سے روکین الغرض جب لوگون نے روانگی پر اتفاق
و اجتماع کیا تو اوسوقت سب نے باخود باہم مشورہ کیا کہ آؤ اب ہم عرب مین پھر کر اونسے نصرت کی درخواست کرین کہ
ہر ایک پرستندگان و بندگان مناۃ ہمسے تخلف نکرینگے کیونکہ وہ صلہ رحم مین ہمسے قریب تر ہین اور اونکو ہمارے
صلہ رحمی کا بڑا پاس ہوگا اور اون لوگون سے طلب نصرت کرین جو ہمارے اتباع مین ہر قوم و ہر قبیلہ سے پس
و اتفاق رائے ہوا لوگونکا اس بات پر کہ چار آدمی قریش مین سے بھیجے جاوین تا وہ لوگ عرب مین گشت کرکے
اونکو نصرت پر طلب کرین چنانچہ عمرو بن العاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن الزبعری اور ابو عزۃ الجمحی ان چارونکو
بھیجنے کے لیے تجویز کیا سب نے اقبال کیا مگر ابو عزہ نے جانے سے انکار اور عذر کیا کہ محمد نے روز بدر مجھپر بڑا
احسان کیا ہے اور مین نے اونکے روبرو حلف کیا ہے کہ تمہارے دشمن کو کبھی تیر چڑھا نہ لاؤنگا تب ابو عزہ کے
پاس صفوان بن امیہ گیا اور کہا تو کیون نہین چلتا اوسنے کہا مین نے روز بدر محمد سے عہد کیا ہے کہ مین کبھی
دشمن کو آپ پر کبھی نہ چڑھا لاؤنگا پس مین نے جس بات پر عہد کیا ہے اوسکو وفا کرونگا کیونکہ اونہون نے
مجھپر وہ احسان کیا ہے کہ ویسا میرے سواے کسی اور پر نہین کیا یہانتک کہ اورون کو یا قتل کیا یا اونسے
زر بہا لیا صفوان نے کہا تو ہمارے ساتھ چل اگر تو ہمارا کہنا مانیگا تو جسقدر مال تو مانگیگا اوتنا ہم تجکو دینگے
اور اگر تو قتل ہو جاویگا تو پرورش تیرے عیال کی ہم اپنے عیال کے برابر کرینگے مگر ابو عزہ نے نمانا یہانتک
کہ دوسرا دن ہوگیا تب صفوان ابو عزہ کے پاس سے نا امید ہوکر چلا گیا پھر دوسرے روز صفوان اور جبیر
بن مطعم دونون باہم ابو عزہ کے پاس آئے پس صفوان نے اپنے پہلے کلام کا اعادہ کیا مگر ابو عزہ نے انکار کیا
اور وہی عذر بیان کیا تب جبیر نے کہا مجھے گمان اس بات کا تھا کہ مین زندہ رہون یہانتک کہ تیرے پاس
ابو وہب چلکر آوے اور اوسکی بات سے تو انکار کرے پس اس بات کو تو یاد رکھیو تب ابو عزہ نے کہا کہ
مین چلتا ہون آخر ابو عزہ نکلا عرب مین اور لوگون کو جمع کرتا تھا اور وہ اشعار پڑھتا تھا جنکا
مضمون یہ ہے کہ اے بنی عبد مناۃ اور عبد مناۃ ایک شخص تھا یعنے بندہ مناۃ بت کا پس
اوسکی اولاد بنی عبد مناۃ بمنزلہ ایک قبیلہ کے کہلاتے تھے پس اوسنے خطاب کیا
کہ اے اولاد عبد مناۃ تم بڑے بہادر ہو تم بھی مددگار ہو اور تمہارا باپ بھی مددگار رہتا تجکو چھوڑو کہ

بلا حمایت چھوڑنا صلاح نہین ہے اور بعد اس سال کے پھر ایسا ہوگا تو میرے لیے اپنی نصرت کا اعادہ نہ کیجیو اور اگر
تجدید وعدہ سے لیا جاوے تو یہ معنے ہین کہ تم مجکو وعدۂ نصرت سال آئندہ کا نہ دو اور کہا **راوی** نے کہ ابوعزہ کے
ہمراہ اور چند آدمی بھی تھے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور ثقیف مین پہونچے تو اونکو بھی فراہم کیا
جب گشت تمام کر چکے اور مردم عرب جو اونکے ساتھ تھے ہر جانب سے مجتمع ہو چکے اور حاضر آئے اوسوقت
قریش نے دربارہ ہمراہ لیچلنے سواریان زنانی کے اختلاف کیا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث**
بیان کی بکیر بن مسمار نے زیاد مولی سعد سے اور اونسے نسطاس سے اونسے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی
سواریان لیچلو اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تمکو یاد دلاینگی
مقتولان بدر کے تئین اور اوسمین تمکو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب موت ہین ارادہ نہین رکھتے ہین کہ اپنے گھرون کو
زندہ پھر آوینگے یہان تک یا بدلا لینگے یا بغیر اوسکے مر جاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا مدعا ہے اوسکے
قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویہ الدیلی ان امر مین
بمضائقہ پیش آیا کہا اے گروہ قریش یہ میری راے نہین ہے کہ اپنے حرم کو دشمنون کے حوالہ کرو کیونکہ مجکو
یہ یقین نہین کہ خواہ مخواہ اونکی شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن امیہ
نے کہا جو بات قرار پائی ہے اوسکے خلاف کبھی نہو گا پس نوفل ابوسفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون سے دربارہ
عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی عورتون کے پاس پھر آیا
ہان ہم تو ضرور چلینگے اور معرکہ قتال مین ساتھ رہینگے کیونکہ سفر بدر مین مقام جحفہ سے جو درمیان مکہ و مدینہ
کے ہے کنیزین مغنیہ یعنے گانیوالی جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہے پھیری گئین تھین آخر اوسی روز بہتیرے
مردم مارے گئے ابوسفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نکرونگا کیونکہ مین بھی تو اونہین مین سے ہون
جو کچھ ارادہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیچلے چنانچہ ابوسفیان بن حرب نے اپنی دونون عورتون کو ہمراہ لیا
کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیمہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان بن امیہ نے بھی
اپنی دونون عورتین ہمراہ لین کہ ایک برزہ بنت مسعود الثقفی تھی جو مادر عبداللہ اکبر کی تھی اور دوسری جو بعد اوسکی
بغوم بنت المعذل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبداللہ اصغر تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے اپنی زوجہ سلامہ بنت سعد
بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور کنیت اوسکی ام بنی طلحہ تھی اسلیے کہ وہ مادر مسافع و حارث و کلاب
و جلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث
بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص
کے ساتھ اوسکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج چلی اور وہ مادر عبداللہ بن عمرو بن العاص تھی اور خناس بنت مالک

بن المضرب اپنے بیٹے ابو عزیز بن عمیر عبدری کے ہمراہ چلی اور حارث بن سفیان بن عبد الاسد کے ہمراہ
اوسکی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ نکلی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبد العزی اپنی عورت ام حکیم بنت طارق کو
ہمراہ لیچلا اور سفیان بن عویف کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان وجابر دونون فرزندان
مسک الذئب نے معہ عتبہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور غراب بن سفیان بن عویف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت الحارث
بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہے جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا تو اوٹھا لیا تھا
اور لیے رہی تھی جب تک کہ قریش اپنے نشان کے پاس پھر آئے اور سفیان بن عویف نے اپنی دسون بیٹون کو
بھی ہمراہ لیا اور بنو کنانہ بھی جمع ہوے اور روز روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دار الندوہ مین آراستہ
وتیار کیے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عویف تھا اور ایک نشان قبیلہ احابش کا تھا
کہ اونہین مین سے ایک شخص اوسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تھا اور بعضے یون
روایت کرتے ہین کہ جب قریش مکے سے نکلے ہین تو اون تینون نشانون کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اوسکو
طلحہ بن ابی طلحہ اوٹھائے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہے اور قریش جب مکہ سے
چلے ہین تو تین ہزار آدمی تھے مع اون لوگون کے جو اونسے آملے تھے کہ اونہین بنی ثقیف سے سو آدمی تھے
او ساز ورخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیچلے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اوس لشکر مین سات سو
زرہ پوش تھے اور لشکر مین تین ہزار شتر تھے اور جب سب چلنے پر آمادہ ہو چکے تو اوس وقت عباس بن
عبد المطلب نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار مین سے قاصدا جورہ دار مقرر کر کے مدینہ کو بھیجا اور
اوس سے یہ شرط کر لی کہ تین شبانہ روز مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچے اوس خط مین یہ خبر لکھی تھی
کہ ہرآئنہ قریش جمعیت کثیر فراہم کر کے آپکی طرف بقصد حرب چلے ہین پس جب یہ لوگ وہان پہونچین تو جو کچھ
آپکو فکر وتدبیر کرنی ہے اوسکا بندوبست کیجیے اور وہ لوگ جمع ہو کر چلے ہین وہ سب تین ہزار آدمی ہین
اور اونکے ہمراہ دو سو گھوڑے ہین اور اونمین سات سو زرہ پوش ہین اور تین سو شتر ہمراہ ہین اور بہت سے
سلاح فراہم کر کے لیچلے ہین جب غفاری مدینہ مین آیا تو وہان رسول خدا صلعم کو نپایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبا پر
حضرت کو دیکھا کہ اوس وقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اوسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا
ایا فرمایا تو اوسنے خط لیکر حضور مین پڑھا حضرت نے ابی کو کتمان مضمون راز ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس
اوسوقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر مین اور کوئی بھی ہے سعد نے کہا یہان کوئی
نہین ہے آپ ارشاد حاجت کیجیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبد المطلب سے سعد کو مطلع فرمایا
اونہون نے عرض کی یا رسول اللہ واسطے اس امر مین امید خیر ہے اور حال یہ ہے کہ یہود مدینہ اور مردم منافق خبر لیتے رہتے ہین کہ

اور کہا کرتے تھے کہ محمد کے پاس ابھی کوئی ایسا شر وہ نہیں آیا ہے جو دونا خوش کرے الغرض حضرت صلعم سعد کو امر باخفاے راز کرکے مدینے کو پھرے اور ایسا ہوا کہ جب آنحضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجہ سعد بن ربیع ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھسے رسول خدا نے کیا کہا ہے اوسنے کہا لا ام لک یعنے تیری ماں مری تجکو ان باتون سے کیا کام اوسنے کہا مین تمہاری طرف کان لگائے سنتی تھی چنانچہ اوسنے اوس خبر کو سعد سے بیان کیا تو سعد نے استرجاع کیا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اور کہا مین نے تو تجکو نہین دیکھا تھا کہ تو ہماری باتین سنتی ہے وحال آنکہ مین نے رسول خدا صلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہے آپ بے تامل ارشاد مدعا کیجئے ابید از ان سعد نے اوس عورت کے سر کی لٹون کو ملا کر پکڑا یعنے اوسکی چوٹی پکڑ کے کھینچتا ہوا باہر نکلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کو بل پڑا اور وہ عورت بہت خستہ ہو گئی تھی تب سعد نے کہا یا رسول اللہ جو باتین آپ نے مجھسے در پردہ فرمائی تھین اونکو اس عورت میری زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اوس سے چھپایا اوسنے کہا مین نے کلام رسول خدا خود سنا ہے تب اوس نے وہ ساری باتین بیان کین پس مین ڈر گیا یا رسول اللہ ایسا نہو یہ خبر ظاہر ہو جاوے تو آپ سمجھتے میری جانب کہ مین کہ مین نے آپ کے راز کو ظاہر کر دیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے و بالآخر خبر روانگی قریش کی مکہ سے لوگون مین مشہور ہو گئی اور اوسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی پہونچے کہ اونکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوے چوتھا روز تھا اور پہونچے تھے قریش کے پاس جبکہ لشکر اونکا مقام ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آنکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور اثناے راہ مین قریش سے ملے مگر اونسے علحدہ یعنے کنارہ کیے رہے اور رابغ کی رات کی راہ پر سے مدینے سے باقی حال آیندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن عمرو بن زہیر نے عبد اللہ بن عمرو بن ابی حکیمۃ الاسلمی سے اونہون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابو سفیان نے کہا قسم خدا کی کہ یہ لوگ یعنے عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمد کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی اوسکو خبر کر آئے ہین اور اونکو ڈرا کر ہوشیار کر دیا ہے اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے اونکو خبر دی ہے پس وہی لوگ اب آنکر اپنے گڑھیون مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہے کہ ہمکو اونسے کچھ ضرر پہونچے تب صفوان نے کہا اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خزرج مین جاکر اوسکو قطع کر ڈالین اور اونکو نادار و مفلس کر دوین تاکہ پھر کبھی جبر نقصان اونکا نہو سکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ اونسے اندیشہ نہین ہے کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی اونکی تعداد مردم سے زیادہ ہے اور ہتھیار ہمارے پاس اونکے ہتھیار سے زیادہ ہین اور ہمارے پاس گھوڑے ہین اور اونکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقابلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو اونسے دعویٰ خون ہے اور اونکا کچھ دعوے خون ہمارے ذمہ نہین اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ کو تشریف لے گئے تھے تو اوس نے مدینہ

ایک شخص ابو عامر فاسق پچاس آدمی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور یہ سب قبیلہ اوس سے تھے اور مکے کو گئے اور قریش کے
ساتھ قیام پذیر ہوئے اور یہ ابو عامر اپنی قوم کو بلا کر کہا کرتا تھا کہ محمد نے ہمپر غلبہ کیا پس ہمکو چلو اس قوم کے پاس
تا ہم اونسے درخواست پشت پناہی کی کرین چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور اونکو ابھارنے لگا اور اونکو معلوم
کراتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور جو کچھ محمد کہتے ہین باطل ہے پس اونکے ابھارنے سے قریش نے قصد بدر کیا تھا
اور ابو عامر اونکے ساتھ نکلا تھا لیکن جب قریش نے بقصد احد خروج کیا تو ابو عامر بھی اونکے ساتھ نکلا اور قریش سے
یہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنی قوم مین مقدم الجیش اور اونکا پیشرو ہوتا جیسے بدر مین تو اونمین سے دو آدمی بھی تمپر باہم
اختلاف نکرتے اور اب یہ چند آدمی ہین میری قوم سے کہ گنتی وہ پچاس نفر ہین یعنے یہ سب باہم متفق و مجموع رہینگے
پس اون لوگون نے اسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور اون لوگون کو اسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا
کہ عورتین اوس لشکر کی ہاتھون مین دف لیے ہوئے لشکر مین نکلین کہ گا بجا کر مردون کو ابھارتی تھین اور اونکو
طیش مین لا کر آمادہ جنگ کرتی تھین اور اونکو اونکے مقتولان بدر کو ہر منزل مین یاد دلا کر غیظ و غضب مین لاتی تھین
اور جب قریش کے لوگ منزل پر پانی کی جگہہ اوترتے تھے تو بہت اونکے شتران سے کہ جو شتر نحر کرتے اور کھانے کے واسطے لاتے تھے
اونکو ذبح کر کھاتے کھلاتے تھے اور اوس سے تقویت و توانائی راہ نوردی کی پاتے تھے اور جو کچھ اونکے ساتھ زاد تھا
اوس مال کے جو اونکے پاس جمع تھا اوسی سے باہم کھاتے تھے اور جب کہ قریش کا مقام ابوا پر پہونچا تو وہ لوگ باہم
کہنے لگے کہ تم لوگ زنانی سواریان ہمراہ لائے ہو ہم اپنی عورتون کے بارہ مین خوف کرتے ہین پس آؤ کہ قبر مادر
محمد کو نبش کرین اور کھود کر نکالین اسلیے کہ عورتین ننگ و ناموس ہین انکا اظہار سے مخفی کیا گیا ہی اگر وہ
تمھاری عورتون مین سے کسیکو پاویگا اور ستاویگا تو تم کہو گے کہ یہ استخوان بوسیدہ تیری مان کی ہمارے
پاس ہین پس اگر وہ نیا بیگمان اپنی اپنی مان کے ساتھ نیکوکار ہوگا تو قسم ہے مجھکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان اوسکی
اوسکی مادر کے البتہ انکو فائدہ دینگے کہ اوسکی شرم سے تمھاری عورتون سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمھاری عورتون
مین سے کسی پر ظفر پاویگا تو مین قسم کھاتا ہون اپنی زندگانی کی کہ تو بھی اوسکی مان کی پرانی ہڈیان کو نفع کرینگی
کہ وہ اگر بوجہ اپنی مان کے نیکوکار ہے تو بازخواست اون استخوان بوسیدہ کی بال کثیر کریگا چنانچہ ابو سفیان بن
حرب نے اس باب مین اہل عقل و رائے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا اونہون نے کہا اس بات کا کچھہ ذکر مذکور
نکر کیونکہ اگر ہم ایسا فعل کرینگے تو بنو بکر و بنو خزاعہ ہمارے تمام مردون کی قبرین کھود ڈالین گے اور ایسا ہوا کہ
قریش اپنے نکلنے کے دن سے دسوین روز صبح کو مقام ذوالحلیفہ مین تھے اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ شبین
ماہ شوال کی گذر گئین تھین یعنے تاریخ پانچوین ماہ شوال کی تھی بتیسوین مہینے ہجرت سے اور اون لوگون کے
ساتھ تین ہزار شتر اور دو سو اسپ مہیا تھے چنانچہ جب قریش ذوالحلیفہ مین داخل ہوئے تھے تو قبیلہ فرسان نے

آنکر اونکو وتارا اور اوسی شب پنجشنبہ کو رسول خدا صلعم نے دو شخص دیدبان وجاسوس انس و مونس دونون
پسران فضالہ کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ وہ دونون مقام عقیق مین شامل قریش ہوے تھے اور اونکے ساتھ
رہے یہان تک کہ وہ سب بالوطا پر آکر اوترے تب وہ دونون حاضر خدمت رسول خدا صلعم ہوے اور دونون نے
حضرت کو اونکے حالات سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ مسلمانون نے قریب مدینہ موضع عرض مین زراعت کی تھی
اور عرض مابین وطا اور راحا کے ہے متصل باصطرف جرف کے اور جرف یعنے نالہ واقع ہے اوس میدان مین
جسکو اندنون عرصۃ البقل کہتے ہین اور مالک اوس عرض اور اوس عرصہ کے بنو سلمہ و بنو حارثہ و بنو ظفر و بنو عبد الاشہل
تھے اور اون دنون پانی جرف مین بطور آبکشی کے چاہ سے تھا کہ آب پاشی اوس سے نہین ہوتی تھی تو شتران
آبکش مسابقت کرتے تھے (یعنے کھینچنے مین دلو کلان کے) عجلس و راحا تک اور پھر آتے تھے ایک ساعت مین
(یعنے اتنی دیر مین) یہان تک کہ پانی اوسکا نہر غابہ لیگیا یعنے چشمہ غابہ مین جسکو معاویہ بن ابی سفیان نے
کھدوایا تھا الحاصل گیا غرض کہ اوس روز اکثر مسلمان اپنے آلات زراعت شب پنجشنبہ کو مدینہ مین پہونچا گئے تھے
کہ ناگہان مشرکین وہان آپہونچا اور اونہون نے اپنے اونٹون اور گھوڑون کو اون کھیتون مین چھوڑ دیا
کہ وہ کھیت اونکے لوٹنے چلنے پھرنے سے پامال اور روند گیا اور اوس نواح عرض مین ملکیت اسید
بن حضیر سے بیس شتر آبکش تھے کہ وہ سب کھیت جوکا چبتے تھے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کو خیال تھا شتران
اور شبان و مزارعان کے اور نسبت آلات زراعت مثل قلبہ وغیرہ کے اندیشہ تھا اور حال مشرکین کا یہ تھا کہ روز
پنجشنبہ اونہون نے اونٹ چرائی پہ چھوڑے تھے تا آنکہ جب شام ہوئی تو اونٹون کو جمع کرکے اور شب جمعہ کو [illegible]
کھلانے کے لیے کھیت کاٹ کاٹ کر اونٹون اور گھوڑون پر لا دے گئے پھر روز جمعہ جب صبح ہوئی تو اونہون نے
اپنے اونٹون بیلون گھوڑون کو کھیتون مین چھوڑ دیا اور چرا سے یہان تک کہ اوس سرزمین عرض مین کچھ
سبزی باقی نرہی پھر جب وہ لوگ اپنے خیمون مین اوترے اور اسباب کھولے اور اطمینان سے مقیم ہو گئے
اوسی حالت مین رسول خدا صلعم نے حباب بن المنذر بن الجموح کو اوس قوم کی طرف بھیجا [illegible] مین داخل ہوا
اور اندازہ جمعیت مردم اور عدد اور اسلحہ وغیرہ کا کرنے لگا اور جو ارادہ تھا بخوبی اوسکا نگران ہوا اور چونکہ حضرت
حباب کو خفیہ بھیجا تھا تو اوس سے تاکید کر دی تھی کہ جماعت مسلمین مین کسی سے کچھ خبر بیان نکیجو لیکن جب کہ
تو اون لوگون کی جمعیت قلیل دیکھے تو اظہار اسکا مضائقہ نہین پس حباب لوٹ کر آئے اور حضرت کو تنہائی مین
خبر دی حضرت نے پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا اونہون نے کہا یا رسول اللہ مین نے اونکی جمعیت کا جو اندازہ کیا
تو تین ہزار کچھ بیش و کم ہونگے اور دو سو گھوڑے ہونگے اور مین نے زرہین رکھی ہوئی دیکھین اور اونکا اندازہ کیا
تو وہ سات سو ہونگی فرمایا تو نے عورتون کو بھی دیکھا اونہون نے کہا ہان مین نے عورتون کو بھی دیکھا کہ اونکے پاس

باجے دف و ڈھول تھے حضرت نے فرمایا اون عورتون کا یہ ارادہ ہے کہ قوم کو ابھارین اور مقتولان بدر کی یاد دلا کر
اونکو غیظ و غضب مین لاوین اور اسطرح کی خبر اونکی جو ہمارے پاس آئی ہے تو چاہیے کہ اونکے حالات سے ایک حرف بھی
ذکر نکر بعد ازان فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یعنے حق تعالے ہمکو کفایت کرتا ہے اور وہ بہترین کفیل ہے
اَللّٰهُمَّ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ یعنے اے پروردگار تیری اعانت سے میری توانائی ہے اور تیری مدد سے مین مقصد کو
پہونچونگا اوسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلے جب قریب تر زمین عرض کے پہونچے تو یکایک ایک
طلایہ دس سوارون کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو اون لوگون نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک
ٹیلہ سنگلاخ پر کھڑے ہوگئے اور اونپر کبھی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہان تک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب
وہ لوگ چلے گئے تو سلمہ قریب تر اوس عرض سے اپنے کھیت پر آئے اور ایک تلوار اپنی اور زرہ آہنی کہ یہ دونون
گوشہ مزرعہ مین دفن تھین کھود کر نکالی اور تیغ بدست و زرہ دربر وہان سے پھرے اور بنی عبد الاشہل کے یہان
پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجراے ملاقات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ ورود لشکر مشرکین کا
روز پنجشنبہ تاریخ پانچوین شوال کو ہوا تھا اور روز شنبہ ساتوین شوال کو محاربہ فیمابین واقع ہوا چنانچہ اشراف اوس
و خزرج مثل سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن عبادہ با چندکس دیگر شب جمعہ کو مسلح ہو کر مسجد مین دروازہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پر اندیشہ شبخون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینہ کی کی تا آنکہ صبح ہوئی
اور اوس شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوئے تو حضرت صلعم نے خطبہ
ارشاد کیا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے
محمود بن لبید سے اونہون نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا اے گروہ مسلمین مین نے
ایک خواب دیکھا ہے گویا مین ایک زرہ محکم پہنے ہون اور مین نے دیکھا گویا کہ میری تلوار ذوالفقار ٹوٹ گئی
نزدیک پیپلے یعنے نوک سے اور مین نے ایک گائے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہے اور مین نے دیکھا کہ مین دریے ایک گوسفند
کے روان ہون لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اسکی کیا تاویل کی ہے فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہے
پس تم لوگ اسمین قیام رکھو اور شکستگی میری سیف کی نزدیک نوک کے وہ مصیبت ہے میری ذات پر وارد ہوگا اور گائے جو ذبح ہوئی
وہ مقتول ہین میرے اصحاب مین سے اور در پے ہونا مینڈھے کے یعنے پس سردار لشکر مشرکین کو ہم قتل کرینگے
انشاء اللہ تعالے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونہون نے
عروہ سے اونہون نے مسور بن مخرمہ سے اونہون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا
میری تلوار شکستہ ہے پس یہ مجکو ناگوار ہوا اور یہ وہی چوٹ ہے جو روے مبارک پر گزند پہونچا یعنے صدمہ دندان اور فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجکو مشورہ دو اور راے آن حضرت صلعم کی یہ ہوئی کہ تابع اس خواب کے مدینے سے

باہر نہ نکلین اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اس خواب کے اور مثل تعبیر اپنی اس خواب کے عمل کرین یعنی اس خواب اور اوسکی
تعبیر کی موافقت کرین اوس وقت عبد اللہ بن ابی سامنے کھڑے ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ ہملوگ ایام جاہلیہ مین جو مدینہ مین سے
مقاتلہ کرتے تھے تو عورتون کو اور لڑکون کو اسی قلعہ مدینہ مین متمکن کردیتے تھے اور اونکے پاس بہت سے پتھر سنگریزے رکھدیتے تھے واللہ اکثر
مہینہ مہینہ بھر وہ لڑکے گھر مین رہتے تھے اور ہمارے دشمنون کو ہشیار پتھر مارتے تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو کل تودہ سے گھیر لیتے تھے پس
یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے ہوجاتا تھا کہ بالاخانیان اور ٹیلون پر سے صبیان اور نسوان تھے وہ ہی سنگریزے مارتی تھی اور ہملوگ کوچون اور
راہون مین تلوارون سے قتل کرتے تھے یا رسول اللہ ہمارا یہ شہر مدینہ عذرا یعنے باکرہ ہے یعنے کسیکا اسپر دسترس نہین ہوا
اور اسمین ہمپر کبھی کوئی آفت و شکستگی نہین پہونچی اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہون
اور اونسے ہمسے ہزیمت نپائی ہو اور جب کبھی ایسا ہوا کہ اہمین دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمین نے اوسپر ظفر پائی یا رسول اللہ
چھوڑ دیجیے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام رکھینگے تو مقام انکا بدترین محبس ہوگا اور اگر نا امید و محروم لوٹ جاوین گے
تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچین گے یا رسول اللہ اس باب مین میری عرض پذیرا کیجیے اور یقین جانیے کہ مین
اس رائے و تدبیر کا وارث ہون کہ مجکو میرے اکابر قوم سے میراث پہونچی ہے کہ اونہین اہل رائے تھے و اہل حرب
اور اہل تجربہ بھی تھے چنانچہ رائے رسول خدا صلعم کی موافق رائے ابن ابی کے تھی اور یہی رائے جملہ صحابہ کبار
مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینے مین قیام گزین رہو اور نسوان و صبیان کو
ٹیلون پر کردو اگر وہ ہمپر چڑھ آوینگے تو ہم اونسے مقاتلہ کرینگے مورچون اور کوچون مین کیونکہ گلیون سے ہم
بہ نسبت اونکے زیادہ واقف ہین اور کوٹھون اور ٹیلون پر سے نسوان و صبیان اونکو پتھر مارینگی اور حال یہ تھا
کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تودہائے گل اور دیوارون سے گھیر دیا تھا کہ وہ مانند قلعہ کے تھا اور حال بہادری
و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ توجوانان مدینہ جو جنگ بدر مین حاضر نتھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول خدا صلعم
سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ
ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اپنے دشمنون کی طرف خروج و پیش قدمی کرین اور مردم سردار و اولو العزم مثل حمزہ بن عبد المطلب
و سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک بن ثعلبہ وغیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ
اس بات کا ہے کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نکرنے سے اونکو مظنہ ہوگا کہ گویا ہمکو اونکی طرف خروج و پیش قدمی اور
اونسے بڑھکے مقابلہ کرنا جبن و نامردی سے ناگوار و انکار ہے پس یہ اونکی جانب سے ہمپر یادداشت ہوجاویگی
اور اونکی جرأت و جسارت ہمپر بڑھ جاویگی اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ روز جنگ بدر ہمگی تین سو مرد تھے کہ حق تعالے نے
آپکو اونپر فتحمند کیا تھا اور آج تو ہم جماعت کثیر ہین و بتحقیق کہ ہم لوگ اسی دن کی تمنا کرتے تھے اور حق تعالے سے
اسی روز کے لیے دعا مانگتے تھے سو خدا نے ہمکو وہ دن دکھایا اور ہمارے دشمنون کو ہمارے میدان مین اوس

ہماری زدپر ہانک لایا وحالانکہ جس امر مین یہ لوگ الحاح ومبالغہ کرتے تھے رسول خدا صلعم کو ناپسند تھا و بہ تحقیق
یہ سب ہتھیار لگائے ہوئے اپنی تلواروں کو ہلاتے ہوئے بناز و تبختر آگے بڑھے جاتے تھے اور اپنے اسلحہ سے اپنے تئین
آراستہ کیے ہوئے نوجوانون کیطرح جوانمردی و دلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان ابو ابی سعید الخدری نے
کہا یا رسول اللہ ہم لوگ دو خوبیون کے درمیان مین ہین کہ دونون مین سے ایک ہمارے لیے بالضرور ہے یعنے
فتح یا شہادت کہ اگر حق تعالے ہمکو اونپر ظفریاب کرے یہ تو ہماری مراد ہی ہے پس حق تعالے اونکو ہمسے خوار کریگا
کہ یہ جنگ مثل جنگ بدر کے فیروزمند ہوجاوینگی تو اونمین سے کسیکو باقی نہ چھوڑینگے سوا اون لوگون کے
جو سامنے سے بھاگ جاوینگے اور دوسرے یہ کہ یا رسول اللہ حق سبحانہ وتعالے ہمکو شہادت نصیب کرے اور
یا رسول اللہ ہم کچھ پروا نہین کرتے ہین کہ دونون مین سے کون ہو کیونکہ ہر آئینہ اوس ہر ایک مین خیر وخوبی ہے **راوی**
نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیرا یا رد کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام مین
سکوت کیا تب حمزہ بن عبد المطلب رضؓ نے کہا یا رسول اللہ مین قسم کھاتا ہون اوس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا
مین آج کھانا نکھاؤنگا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے اونکے ساتھ جنگ کرون اور بعضے روایت
کرتے ہین کہ اوس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ بھی صائم تھے یعنے بہ نیت عہد تا بدون جنگ وجدال افطار
نکرین پس اوسی روز شنبہ کو کہ صائم تھے مشرکین سے جاکر مقاتلہ کیا اور مروی ہے کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر
بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ مین شہادت دیتا ہون کہ ہر آئینہ گاوان مذبحہ جنکی تعبیر آپ نے مقتولان اصحاب اپنے کی
کی ہے مین بھی اونمین سے ہون پھر آپ مجکو کیون محروم رکھتے ہین جنت سے پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے سوا
کوئی معبود نہین ہے البتہ وہ مجکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر مین تجکو جنت سے محروم رکھتا ہون اونہونے
کہا مین خدا ورسول سے محبت رکھتا ہون روز معرکہ صف جنگ سے گریز نکرونگا حضرت نے فرمایا تو سچا ہے چنانچہ وہ
اوسی روز شہید ہوے رضی اللہ عنہ اور اسیطرح ایاس بن اوس بن عتیک نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ اولاد عبد الا شہل
بھی اونہین گاوان مذبحہ مین سے ہین ہمکو تمنا ہے یا رسول اللہ کہ ہم اوس قوم مین ذبح کیے جاوین اور وہ لوگ
ہمارے درمیان مارے جاوین پس ہم داخل جنت ہون اور وہ جہنم مین جاوین وعلاوہ یا رسول اللہ مین نہین
چاہتا ہون کہ وہ لوگ اپنی قوم کیطرف پھرکر جاوین او بیان کرین کہ ہمنے محمد کو یثرب کے کوٹھون او ٹیلون پر
گھیر لیا تھا پس یہ بات باعث اونکی جرأت ودلیری کی ہوگی و تحقیق کہ اونہون نے ہمارے مزرعات کو پامال کیا
او شاخہای نخلستان کو قطع کرڈالا پس اگر ہم اونکو اپنے موضع عرض سے دفع نکرینگے تو ہماری زراعات سرسبز نہونگی
یا رسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت مین رہتا تھا کہ عرب لوگ ہمسے اسی قسم کی طمع کرکے ہمارے یہان
آتے تھے تو ہم لوگ تلوار پکڑکر اونکی طرف نکلتے تھے تا آنکہ اونکو اپنے یہان سے دفع کردیتے تھے پس ہم آج زیادہ

حقدار اور پہلے سے اب اسکے حق پر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپ کی حق تعالی نے ہماری تائید کی ہی اور پہنچوایا ہمکو
ہماری جاے بازگشت یعنے جنت کو تو اب ہم لوگ اپنے گہرون مین محاصرہ نہ کیے جاوینگے اور اسیطرح خیثمہ ابو سعید
بن خیثمہ سامنے حضرت کے کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ قریش نے ایک سال توقف کیا یعنی بعد
بدر کہ جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور اونکے رعایا کو ہر قسم کی قوم سے اپنے وادی مین کھینچ بلوایا بعد ازان
آئے ہمارے یہان گھوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کھینچتے ہوے تا آنکہ ہمارے
نواح میدانون مین آکر اوترے ہین اور ہمکو ہمارے گھرون اور کوٹھون مین محاصرہ کیا ہے بعد ازان جب
وہ یہان سے سالم وافر لیکر بلا خرچ وگزند پھر ینگے تو یہ بات اونکو جرأت دلاویگی پھر یہانتک کہ وہ تبفاریق ہم پر
تاخت لاوینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو لیجاوینگے اور خراب کرینگے ہمارے چشمون اور حصدون کو باوجود
اسکے کہ کیا کچھ کر چکے ہین ہمارے کھیتون مین و بعد ازان اون عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین پھر دلیری ہوگی
یہانتک کہ جب یہ لوگ دیکھینگے کہ ہم لوگ طرف اعداکے خروج نہین کرتے تو اونکو بھی ہم مین طمع ہوگی پس لازم ہے
کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہی کہ حق تعالے ہمکو اونپر ظفریاب کریگا تو ہمارے نزدیک
یہ عادت اللہ ہے کہ گویا اعادہ پیروزی بدر کا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہوکہ وہ شہادت ہے اور حال یہ ہے
کہ جنگ بدر نے مجکو خطا اور غلطی مین ڈالا تھا یعنے مجکو دھوکھا دیا وحال آنکہ مجکو اوس معرکہ کی بڑی حرص تھی
اور میرے حرص کی یہ نوبت پہنچی تھی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتھ دربارۂ خروج طرف بدر کے مساہمہ کیا
یعنے باہم قرعہ ڈالا مگر اوسیکے نام قرعہ نکلا پس اوسکو شہادت روزی ہوئی وحال آنکہ شہادت پر مین اوس سے
زیادہ حریص تھا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین بنہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکھا کہ اثمار جنت
اور اوسکی نہرون مین بلا قید چھوٹا ہوا پھرتا ہے اور وہ مجھسے کہتا ہی کہ جنت مین آکر مجھسے مل اور جنت مین ہماری رفیق
رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا تھا اوسکو مین نے برحق پایا ہر آئینہ واللہ یا رسول اللہ
مین آج صبح سے اوسکے مرافقت کا جنت مین بنہایت مشتاق ہون اور میرا سن بھی دراز ہوگیا اور ہڈیان کھل
گئین ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب و مطلوب ہے پس آپ دعا کیجیے خدا سے یا رسول اللہ کہ وہ
مجھے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم نے اونکے لیے
اس بات کی دعا کی کہ آخر وہ احد مین شہید ہوے اور اسیطرح انس بن قتادہ نے کہا یا رسول اللہ یہ سفر کرنا احدی
الحسنیین ہے یعنے ہمارے لیے دو خوبیون مین ایک ضرور ہے یا شہادت یا غنیمت و فیروزی بقتل کفار
تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجکو تمپر خوف ہزیمت کا ہے **راوی** کہتے ہین کہ جب لوگون نے بغیر از خروج
کے مدینے مین رہ کر لڑنے کو انکار کیا تب رسول خدا صلعم نے لوگون کو نماز جمعہ پڑھائی بعد ازان لوگون کو وعظ

وعظ فرمایا اور امر بجد وجہاد کیا اور اونکو خبر دی کہ اگر تم لوگ صبر واستقامت رکھو گے تو تمہارے لیے نصرت
وظفر ہے پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوے جبکہ رسول خدا صلعم نے اونکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے
یعنی جبکہ اذن جہاد دیا وحال آنکہ اکثر اشخاص اصحاب مین سے اس خروج کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسول خدا
صلعم نے اونکو حکم کیا کہ اپنے دشمنون کے لیے تیاری وکمربندی کرو بعد ازان حضرت نے لوگون کو نماز عصر پڑھائی
اور لوگ مجتمع ومستعد ہوے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوے اور عورتون کو اونچے ٹیلون پر چڑھا دیا بعد ازان بنو عمرو
بن عوف اور جو لوگ اونکے شریک تھے اور قبیلہ نبیت اور مشرکا اونکے سب حاضر آئے اور ہتھیار لگائے
اوسوقت رسول خدا اپنی دولتسرا مین تشریف فرما ہوے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کے ساتھ تھے
کہ اون دونون نے حضرت صلعم کو عمامہ ولباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ ومنبر کے یعنی حجرہ سے تا منبر مسجد
لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعتہً اون لوگون کے پاس سعد بن معاذ و
اسید بن حضیر آپہونچے اور اونسے کلام کرنے لگے کہ تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے کہا جو کچھ کہا اور سامنے
حضرت کے تمنے خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہے کہ ہر امر اونپر نازل ہوتا ہے آسمان سے پس چاہیے کہ
اس امر کو اونہین کی طرف رد کرو اور اونہین کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ اونہون نے تمکو امر کیا ہے اوسکو
بجا لاؤ اور جس بات مین تم اونکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ اونکی راے ہو اوسمین اونکی اطاعت کرو پس ابھی
درمیان مین کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہی ہے جو سعد نے کہی اور بعضون نے
از روے علم ویقین واسطے مقابلہ وستیزہ کے اپنی زرہ کو زیب تن کیا اور بعضے خروج سے کارہ ومنکر تھے
کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوے اور اوسوقت زرہ اپنی پہنے ہوے تھے وقد لبس لامتہ فاظہرها وبر آستہ
زرہ اپنی پہنے تھے مگر اوسکو اوپر سے پہنے تھے یعنی زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور میانہ زرہ کو منطقہ چرمی کہ
کہ وہ حمائل یعنی پرتلہ سیف ہوکسی تھے یعنی تسمہ پرتلہ سے مضبوط باندھے تھے چنانچہ وہ منطقہ بالآخر پاس آل
ابی رافع مولے رسول خدا صلعم کے رہا تھا اور آن حضرت صلعم عمامہ پہنے ہوے اور سیف حمائل کیے ہوے تھے
پس جب آن حضرت اس تیاری سے برآمد ہوے تو لوگ اپنے کردار وگفتار سے پشیمان ہوے اور جو لوگ آن حضرت سے
سوال خروج بالحاح واصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ ہم حضرت سے اصرار کرتے تھے اوس امر مین جو
خلاف مرضی مبارک تھا (یعنی پہلے راے حضرت کی قیام پر تھی) چنانچہ اہل راے جو مشورہ عدم خروج کا کرتے تھے
اہل اصرار کو نادم کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم آپ کی مخالفت کرین پس جو کچھ
آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا فائدہ جو آپکے امر کو ہم ناپسند کرین اور اوس سے انکار کرین وحال آنکہ یہ امر منجانب خدا
ورسول ہے تب فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین نے تم لوگون کو اس امر کی طرف بلایا یعنی جنگ با قیام مدینہ مگر تم لوگون نے

انکار کیا وحال آنکہ نبی کے تئین لازم و سزاوار نہین ہے کہ جب اوسنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اوسکو اوتار ڈالے
یعنے نبی کو فسخ عزیمت جہاد لازم نہین ہے جب تک حق تعالے درمیان اوسکے اور اوسکے اعدا کے حکم مناسب کرے
اور یہی طریقہ تھا انبیاے سابقین علیہم السلام کا کہ جب کوئی نبی زرہ اپنے تن پر آراستہ کر لیتا تھا تو پھر اوسکو نہین اوتارتا تھا
جب تک کہ حق تعالے درمیان اوسکے اور اوسکے اعدا کے حکم مناسب کرتا تھا بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا دیکھو
جس امر کا مین نے تمکو امر کیا ہے اوسکی اطاعت کرو اور بسم اللہ کرکے چل نکلو کہ جسقدر تم صبر و استقامت رکھوگے
تمہارے لیے نصرت ہے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب ابن محمد الظفری نے اپنے
باپ سے کہ مالک بن عمرو النجاری اوسی جمعہ کو مر گئے جب رسول خدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو جنازہ اونکا
جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھا اوسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنے سواری کا طلب کیا پھر سوار ہو کر
احد کو تشریف لیگئے واقدی نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ زید سے اونہون نے بیان کیا
کہ جعال بن سراقہ نے احد کو جاتے ہوے رسول خدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو
قتل ہوگا اور جعال یہ کہتا اس کرب سے دم اوس شخص کا گھٹا تھا حضرت نے اپنا ہاتھ اوسکے سینہ پر مارا اپنے
اوسکا شرح صدر کیا اور تسلی دی اوس کلمہ لا جواب سے کہ الیس الدہر کلہ غدا یعنے کیا کل زمانہ کل نہین کہلاتا ہے
بعد ازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرمائین اونکے تین نشان علم تیار کراے چنانچہ ایک لوا قبیلہ
اوس کا قرار دیکر اوسکو اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لوا خزرج حباب بن المنذر بن الجموح کو عطا کیا
اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا
قول ہے کہ مصعب بن عمیر کو بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اوسپر سوار ہوے اور دوش
مبارک پر کمان لگائی اور قناة یعنے نیزہ کو چک ہاتھ مین لیکر اوس روز بن نیزہ کا برچھی تھا یعنے بونڈی نیچے کا پھل
برچھی تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار ردیف وار جاتے تھے کہ اونمین سو زرہ پوش تھے
پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ تھے
اور ایک سعد بن معاذ اور یہ ہر ایک زرہ پوش تھے اور سب آدمی حضرت کے داہنی بائین چلے جاتے تھے تا آنکہ
بدائع مین پہونچے اور وہانسے زقاق حسی مین گئے یہان تک شیخین مین پہونچے اور شیخین نام دو ٹیلون کا ہے
کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڑھا اندھا اور ایک بوڑھیا اندھی رہتے تھے اور وہ دونون آپسمین
باتین کیا کرتے تھے اسواسطے اون دونون ٹیلون کا نام شیخین ہوا اور جب شیخین مین پہونچے اور دیکھا تو ایک لشکر
ہتھیار بند نظر آیا اوسکا شور اوسکے پیچھے سے سنائی دیتا تھا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہے اور کیسا شور ہے لوگون نے
خبر دی یا رسول اللہ یہ لوگ حلیف کوئی ابن ابی کے ہین قوم یہود سے حضرت نے فرمایا طلب نصرت اہل شرک سے

اور اہل شرک کے نہین کیجا قی ہے پھر وہان سے رسول خدا صلعم آگے بڑھے تا آنکہ شیخین مین پہونچے وہان لشکرگاہ کیا وہان گروہ نوجوانان حضرت کے سامنے آئے مثل عبد اللہ بن عمرو و زید بن ثابت و اسامہ بن زید و نعمان بن بشیر و زید بن ارقم و براء بن عازب و اسید بن ظہیر و عرابہ بن اوس و ابو سعید الخدری و سمرہ بن جندب و رافع بن خدیج مگر حضرت نے سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اوسوقت ظہیر بن رافع نے عرض کی یعنے میری سفارش کی کہ یا رسول اللہ وہ یعنے رافع بن خدیج تیرانداز و سنگ انداز ہے اور مین نے اپنی گردن بلند کرنی شروع کی تا کہ اونچا معلوم ہون اور مین موزے پہنے ہوے تھا کہ کچھ اوس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجکو اجازت میدان کی دی پھر جب مجکو اجازت مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جنے اوسکو پالا تھا اور اوسکی مان کا شوہر تھا کہا اے اب رسول خدا صلعم نے رافع بن خدیج کو تو رخصت حرب کی دی اور مجکو پھیر دیا وحال آنکہ مین رافع کو کشتی مین گرا دیتا ہون تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن خدیج کو لے لیا وحال آنکہ میرا بیٹا اوسکو کشتی مین گرا دیتا ہے حضرت نے فرمایا اچھا دونون کشتی کرین پس دونون نے باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور مادر سمرہ کی بنی اسد سے تھی اور آگے بڑھا ابن ابی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اوترا تب اوسکے حلیف یہودی اور منافقین جو اوسکے ساتھ تھے ابن ابی سے کہنے لگے کہ تو نے اپنی راے محمد سے ظاہر کر دی اور اوسکی خیر خواہی کی اور اوسکو خبر دی تو نے کہ یہی راے اون لوگون کی تھی جو گذر گئے تمہارے باپ دادا اور پہلی راے اونکی بھی موافق تیری راے سے ہوئی تھی مگر محمد نے اوسکے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا اون چھوکرون کا جو اوسکے ساتھ ہین پھر رفیقون نے ابن ابی سے ازراہ نفاق وکینہ کے روگردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اپنے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین مین شب باشی کی اور ابن ابی اپنے اصحاب کے درمیان شب باش ہوا اور یہ یون ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جائزہ سے اون لوگون کے جو پیش کیے گئے تھے فارغ ہوے اور آفتاب نے غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازان بلال نے اذان عشا کی کہی پس حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی النجار کے اوترے تھے اور شب کی نگہبانی پر محمد بن مسلمہ کو پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرداگرد لشکر کے گشت کرین تا آنکہ شب شروع ہوئی اور مشرکین نے دیکھا کہ جسوقت رسول خدا صلعم اول شب سے آکر شیخین مین شب باش ہوے تو مشرکین نے اپنے اسپ سوارون اور شتر سوارون کو جمع کیا اور رات کی نگہبانی ونگرانی پر اپنے یہان عکرمہ بن ابی جہل کو سرکردگی اسپان سوار کے مقرر کیا چنانچہ تمام شب گھوڑے اونکو سہلا کرتے رہے یعنے ہنہنا رہے آرام نکرتے تھے اور نزدیک آتے تھے طلایہ اونکے دبے ہوے بمقام حرہ جو موضع سنگلاخ ہے اور وہان بلندی پر نہین چڑھ سکتے تھے تا آنکہ وہان سے سوار پھر جاتے تھے اور مقام حرہ سے خوف کرتے تھے کہ وہان محمد بن مسلمہ بھی پچاس سوار سے

گشت کرتے رہتے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص امشب ہماری نگہبانی
نگرانی کریگا تو ایک شخص نے اوٹھ کر کہا میں پاسبانی کرونگا یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا تو کون ہے تیرا کیا نام ہے
اوسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص امشب ہماری نگہبانی و پاسداری کریگا تو ایک شخص
کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہے اوسنے کہا میں ابو سبع ہون فرمایا بیٹھ جا پھر حضرتؐ نے
پوچھا کہ آج کی رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا میں ایسا کر سکتا ہون کہا تو کون ہے
اوسنے عرض کی میں ابن عبد قیس ہون فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کرکے فرمایا تم تینون
آدمی جو اوٹھے تھے کھڑے ہو جاؤ پس فقط ذکوان بن عبد قیس کھڑے ہوے حضرتؐ نے فرمایا تیرے دونون ساتھی کیا ہوے
اونہون نے عرض کی میں ہی تینون تھا آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی جا حق تعالیٰ تیری نگرانی کریگا
پس اونہون نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر میں گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ صرف حضرت صلعم
کے گرد پھرتے تھے اور ایکدم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک پھر جب وقت سحر ہوا تو حضرت
نے فرمایا رہبر لوگ کہان ہین کون شخص ہمکو راہ بتاویگا اور راہ مطلب پر لگا دیگا کہ ہمکو قریب کی راہ سے اوس قوم پر
لیچلے تب ابو حثمہ الحارثی اوٹھ کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں اوس راستے پر لیچلونگا اور بعضون نے کہا
وہ اوس بن قیظی تھے اور بعضون نے کہا ہے وہ محیصہ تھے اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ہونا ابو حثمہ کا ثابت
و متحقق ہے چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوے تو ابو حثمہ حضرت کو
بنی حارثہ میں لیگئے پھر بمقام اموال جا پہونچے تا آنکہ حائطے میں مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور مربع اندھا منافق تھا
پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب داخل حائط ہوے تو مربع کھڑا ہوا اور سبکے سامنے خاک اوڑانے لگا اور کہنے لگا
کہ اگر تو رسول خدا کا ہے تو میرے حائطے کے اندر قدم نرکھ تب سعد بن زید الاشہلی گوشہ کمان سے جو اوسکے ہاتھ میں تھی
اوس اندھے منافق کو مارنے لگے اور اوسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون بہنے لگا پس بعضے بنی حارثہ اون لوگون میں سے
جو مربع کی رای پر تھے سعد پر غضبناک ہوے اور کہنے لگے ای بنی عبد الاشہل یہ تم لوگون کے عداوت کی باتین ہین کہ اوسکو
تم ہمارے حق میں کبھی نچھوڑوگے تب اسید بن حضیر نے کہا لا واللہ یہ بات نہین بلکہ باعث تمہارے نفاق کا ہے
واللہ اگر مجھکو یہ بات کہ میں نہین جانتا ہون کہ اس امر میں کیا موافق مرضی رسول خدا صلعم کے ہے تو میں بے شک
مربع کو اور جو کوئی مثل اوسکے اوسکی راے پر ہے اوسکو بھی قتل کرتا پس اون سب نے یہ بات سنکر سکوت کیا اور
رسول خدا صلعم وہان سے آگے چلے اور اسی درمیان میں کہ حضرتؐ چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ابو بردہ بن نیار کے گھوڑے نے
دم اوچھالی اور ابو بردہ کے نیام شمشیر پر دم گھوڑے کی جا پڑی میان کھینچ گیا تلوار ننگی ہوگئی حضرت نے فرمایا ای صاحب شمشیر
اپنی شمشیر کو اونچی رکھ میں گمان کرتا ہون کہ عنقریب تلوارین کھینچینگی پھر اسکا آغاز ہوگا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم

فال کو پسند کرتے تھے اور طیرہ سے کراہت کرتے تھے یعنے فال نیک شگون و طیرہ بدشگون اور رسول خدا صلعم نے
مقام شیخین سے فقط زرہ واحد پہنی تھی جب احد میں پہونچے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور سر پر مغفر یعنے قلنسوہ اوہنیر
خود رکھا پھر جب حضرت نے منزل شیخین سے کوچ کیا اوسیوقت مشرکین نے بھی لشکر اپنا تعبیہ کو روانہ کیا پھر قریب
وہ ایک مقام پر ہیں ابن عامر میں اوسی روز پہونچے پھر جب رسول خدا صلعم احد میں گئے اور اوسی روز موضع قنطر
میں آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اوسوقت اوس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے بلالؓ کو
اذن اذان دیا اور وہان ٹھہر کر صحابہؓ کی صفیں بنا ہمیں حضرتؐ نے نماز صبح پڑھائی اور اوسی مقام سے ابن ابی
اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اپنے لشکر کے شتر مرغ کیطرح سر اوٹھا کے چلا جاتا تھا اور
عبد اللہ بن عمرو بن حرام اون لوگون کے پیچھے ہوے اور فہمائش کرتے جاتے تھے کہ میں تمکو پند و نصیحت کرتا ہون
اور یاد دلاتا ہون دربارہ خدا و رسول و دین تمہارے و مقدمہ عہد تمہارے جو تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے
شرط کی ہے کہ تم اونکی حمایت کروگے اور اونکو باز رکھوگے اوس ضرر سے جس سے تم اپنی جانون کو اور اپنی زنان
و فرزندان کو باز رکھتے ہو ابن ابیؓ نے جواب دیا کہ میری رائے نہیں کہ نہیں اسکے اور اونکے قتال ہوا اے ابو جابر
اگر تو میرا کہنا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ اہل عقل و رائے ہیں وہ سب پھر گئے اور ہم لوگ
محمد کی نصرت کرنے والے ہیں مگر مدینے میں وہاں آنکر اونھون نے ہماری مخالفت کی ہر چند ہمنے اونسے اپنی رائے
بیان کی مگر اونھون نے ہمارا کہنا نمانا مگر کہنا مانا چھوکرون کا جن پر جہاد واجب بھی نہیں پھر جب ابن ابیؓ نے عبد اللہ
کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیون میں داخل ہو گئے تو ابو جابر نے اون لوگون سے کہا خدا تمکو
دور رکھے اور تمپر لعنت کرے قریب ہے کہ حق تعالے اپنے نبی اور سارے مومنین کو تمہاری نصرت سے بے نیاز و بے پروا
کریگا مگر ابن ابیؓ پیچھا پھیرے چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا آیا ہو سکتا ہے کہ محمدؐ میرا کہنا نمانین اور لڑکون کا کہا کرین پس
عبد اللہ بھی وہان سے پھر کر دوڑتے ہوے رسول خدا صلعم سے آملے اور اوسوقت حضرتؐ صف کو صفوف صحابہ کی
آراستہ کر رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسول خدا صلعم کو گزند عظیم پہونچا تھا تو ابن ابیؓ سنکر بہت
خوش ہوا اور اظہار شماتت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد نے ہمارے خلاف کیا اور بے عقلون کی رائے پر چلے الغرض
جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کی صفیں باندھتے تھے تو پچاس مردان تیر انداز کو عینین کیطرف قائم کیا اور اونپر
عبد اللہ بن جبیر کو افسر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اونپر سعد بن ابی وقاص کو افسر کیا ابن واقد راوی نے کہا ہمارے
نزدیک اونپر افسر ہونا عبد اللہ بن جبیر کا صحیح و ثابت تر ہے اور رسول خدا صلعم نے صفوف اصحاب اس موقع سے
مرتب کی کہ احد کو اپنی پشت پر کیا اور مدینے کو سامنے کے رخ کیا اور عینین کو اپنے یسار پر رکھا اور مشرکین نے
ترتیب اپنے لشکر کی وادی میں اسطرح شروع کی کہ مدینے کو پس پشت رکھا اور احد کو رخ کے سامنے کیا اور بعضون نے

روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے عینین کو پس پشت کیا تو آفتاب بھی پشت پر تھا اور مشرکین نے آفتاب کو
مواجہہ مین لیا تھا ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک قول اول صحیح تر ہے کہ احد حضرت کے پس پشت تھا اور
مدینہ کی طرف رخ تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے حصین بن
عبد الرحمان بن عمرو سے اونہون نے محمود بن عمرو بن یزید بن السکن سے اونہون نے کہا جب پہونچے رسول خدا
صلعم احد مین اور کفار قریب عینین اوترے تھے تب حضرت نے احد کو پس پشت کیا اور حضرت نے منع کیا کہ جبتک
مین کسیکو حکم کرون کوئی قتال نکرے جب اس بات کو عمارہ بن یزید بن السکن نے سنا تو کہنے لگا کیا ہمین
کھیت چرواوین اپنے بیٹے کا جسکو اون لوگون نے قتل کیا اور ہنوز ہمنے اونکو نہین مارا اور متوجہ ہوے مشرکین
کہ اونہون نے بھی اپنی صفون کو آراستہ کیا اسطرح کہ میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو مقرر کیا
اور اونہون نے اپنے بیان دو سو سوار کے دو مجنبہ بنائے یعنی دو غول داہنے بائین اور سوارون پر صفوان
بن امیہ کو افسر کیا تھا اور بعضے کہتے ہین عمرو بن العاص کو افسر کیا تھا اور تیراندازون پر عبد اللہ بن ربیعہ کو افسر
کیا تھا اور تیرانداز سو آدمی تھے اور نشان لشکر کا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا تھا اور نام ابی طلحہ کا عبد العزی بن عثمان
بن عبد الدار بن قصی تھا اور اوس روز ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ اے بنی عبد الدار ہم خوب جانتے ہین کہ تم لوگ
نشان برداری مین ہمسے زیادہ حقدار ہو اور ہمکو چند روز کے لیے صرف بدر مین نشان برداری ملی تھی اور تمہاری
قوم سابق سے حامل لوا رہے ہین پس تم اپنے اس لوا کو مضبوط پکڑو اور اوسکی حفاظت کرو یا ہمارے اور اوسکے
درمیان چھوڑ دو یعنے اوسکو ہمارے درمیان چھوڑ دو اسواسطے کہ ہم لوگ طالب موت اور طالب خون ہین کہ عوض
چاہتے ہین جو ابھی تازہ عہد ہے اور ابوسفیان کہتا تھا کہ جب نشانون پر زوال آویگا تو بعد اوسکے پھر
لوگون کو نہ قیام ہوگا اور نہ بقا ہوگی پس یہ سنکر بنی عبد الدار غضب مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے لوا کو
تمہارے سپرد کرین یہ کبھی نہوگا لیکن اوسکی محافظت کرنی بس قریب ہے کہ تو دیکھیگا تب اوسوقت اعیان
لشکر نے اوس نیزہ نشان کے تئین طلحہ کو سپرد کیا اور بنو عبد الدار نے نشان کو قبضے مین لاکر ابوسفیان کو
سخت وناسزا کہا اوسوقت ابوسفیان نے کہا ہم دوسرا نشان تیار کرینگے اون لوگون نے کہا ہان مگر اوسکو کوئی
سواے کسی بنی عبد الدار کے کوئی غیر نہ اوٹھانے پاویگا اور سواے اس امر کے دوسری بات کبھی نہوگی اور حال رسول خدا
صلعم کا یہ تھا کہ پاپیادہ ہوکر صفوف اصحاب کو برابر کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو واسطے قتال کے آمادہ کرتے تھے
اور فرماتے تھے تو آگے بڑہ اے فلانے اور اے فلانی تو پیچھے ہو جا اور یہ اسلیے تاکہ اگر شانہ کسی شخص کا باہر نکلا ہوا
دیکھین تو اوسکو آگے پیچھے کر دیتے تھے پس آنحضرت اون لوگون کو ایسا راست کرتے تھے گویا کہ اوس صف سے
تیرون کو راست کرلیتے ہین راوی نے کہا جب صفین برابر ہوچکین تو حضرت صلعم نے پوچھا کہ نشان مشرکین کا

کس شخص اوٹھائے ہے لوگون نے کہا اونکے لوارث کے حامل بنی عبد الدار ہین فرمایا ہمارے لوگ وفاداری مین
اونسے زیادہ سزاوار ہین پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہان ہے مصعب نے عرض کی مین یہ حاضر ہون فرمایا تو
ہمارا علم لے پس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبروے رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوے بعد ازان حضرت کھڑے ہوے
اور لوگون کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہے فرمایا اے گروہ مردم مین تمہارے تئین پند واندرز
کرتا ہون اوس بات کی جسکی بابت حق تعالے نے اپنی کتاب مین مجکو نصیحت کی ہے کہ وہ عمل بطاعت اور پرہیزگاری
حرام چیزون سے ہے اور تم لوگ آجکے روز بمقام ذخیرہ خیر واجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ سب اوس شخص کے لیے ہے
کہ جو کچھ اوسپر واجب ہے یاد کرے اور اوس امر کے واسطے اپنی نفس کو استقامت اور یقین پر قائم رکھے
و جد و جہد کی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد با دشمن سخت و دشوار ہے اس امر پر قائم رہنے والے بہت قلیل ہین
اور وہ وہی ہین جنکے رشد و قوت کو خدا نے استوار کیا ہے پس جو کوئی فرمانبردار خدا کا ہے اوسکا مددگار
خدا ہے اور جو کوئی تابعدار شیطان کا ہے اوسکا یار شیطان ہے پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت کرنے سے
اپنے اعمالون کو کشادہ کرو اور بدینوسیلہ جو کچھ خدا نے تمہارے حق مین وعدہ کیا ہے خدا سے طلب کرو اور طریق
طلب یہ ہے کہ جو کچھ مین تمکو حکم کرتا ہون اوسکو اپنی نفس پر لازم کرو اور بجا لاؤ کہ ہر آئینہ مین تمہاری راست بازی کا
حریص ہون اور آپسمین اختلاف ڈالنا و تنازع و ناپروائی کرنا موجب پستی ہمت و ضعف ایمان کا ہے اور ایسی باتین
خدا پسند نہین کرتا اور نہ ایسی باتون پر خدا نصرت و فیروزی دیتا ہے اے گروہ مردمان اسوقت ایک امر تازہ
میری خاطر مین گذرا ہے کہ جو شخص حرام سے بچے حق تعالے اوسکو اپنے نبی سے دور رکھیگا اور جو کوئی مجھپر ایک مرتبہ
صلوۃ و درود بھیجیگا اوسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجینگے اور جو کوئی نیک کام کریگا مسلم ہو یا کافر اوسکا اجر
خدا کے نزدیک ثابت ہے خواہ وہ بلا مدت اسی دنیا مین ملے خواہ مدت آخرت مین حاصل ہو اور جو کوئی ایمان
و یقین لاتا ہے خدا پر اور برحق جانتا ہے روز حشر کو اوسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہے مگر اطفال نابالغ اور نسوان پر
اور مریضون پر واجب نہین ہے اور نہ اوس غلام پر جو مالک کے قبضہ مین ہے اور جو کوئی ان امور سے ناپروا ہے
اوس سے خدا بے پروا ہے اور خدا بے نیاز و صاحب حمد و ثنا ہے اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہے جس سے تمکو
تقرب بخدا حاصل ہو سوا اوس امر کے جسکا مین تمکو حکم کرتا ہون اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہے جس سے تمکو قرب جہنم کی حاصل ہو سوا
اون کامون کے جس سے مین تمکو منع کرتا ہون اور امر واقعی یہ ہے کہ روح الامین جبرئیل نے میرے دل مین القا کیا ہے یعنی مجھے وحی کی ہے کہ
کوئی جاندار اوسوقت تک ہرگز نہ مریگا کہ جبتک پورا اور تمام رزق اپنا پالیوے اور اوسمین سے کچھ کم نہوگا اگرچہ اوسکی طلب حاصل کرنے مین
سستی و تاخیر کرے پس خوف خدا رکھو اور طلب رزق مین خوبی و شائستگی عمل مین لاؤ یعنی بوجہ حلال طلب کرو اور اوسکی دیر یابی
تمکو اس بات پر آمادہ نکرے کہ اوسکو خدا کی نافرمانی اور گناہ مین طلب کرو یعنے اوسکو حرام سے طلب نکرو کیونکہ

جو چیز خدا کے پاس ہے کوئی شخص اوسے معصیت کر کے قدرت نہین پاسکتا اگر پاسکتا ہے تو خدا کی طاعت سے
و بتحقیق کہ خدا نے تمہارے لیے حلال و حرام کو بیان واضح کر دیا ہے سواے اون امور کے جو درمیان حلال
و حرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنے حکم اوسکی حلت و حرمت کا معلوم نہین کہ وہ متشابہات مین سے ہین مگر ویان
کثیر اوسکو نہین جان سکتے سواے بعض کے جو معصوم یعنے گناہ سے دور ہین پس جو کوئی اون شبہات کا
ارتکاب نکریگا تو وہ محفوظ رکھیگا اپنی آبرو اور اپنے دین کو اور جو کوئی اون شبہات کے اندر پڑیگا تو وہ مثل
اوس چرواہے کے ہے جو کنارے ایک حد یا حدیقہ کے ہو عنقریب ہو کہ اوسمین درآوے یعنے کیا عجب
کہ اوسکا گلہ غنم وغیرہ اوس حدیقہ مین گھس جاوین اور حال یہ ہے کہ ایسا کوئی بادشاہ نہین جسکا کوئی حد یعنے حدیقہ
یا حدیقہ مخصوصہ نہو پس آگاہ ہو کہ حدود خداے عزوجل اور حدیقہ اوسکا اوسکی محارم ہین یعنے وہ چیزین اور وہ باتین
کہ خدا نے حرام کیا پس اجتناب اوس سے موجب حفاظت دین ہے اور مومن مومنون مین جیسے سر ہوتا ہے
دھڑ پر جب درد سر ہوتا ہے تو تمام بدن اوسکی طرف متوجہ و مصروف ہوجاتا ہے والسلام علیکم راوی
مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے مطلب بن عبداللہ سے اونھون نے کہا
کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے بنا حرب کی ڈالی وہ ابو عامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لیکر میدان مین
آیا اور اوسکے ساتھ اکثر عبید یعنے غلامان قریش تھے اور ابو عامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلہ اوس مین پس او
ندا دی اے قوم مین ابو عامر ہون مسلمین نے جواب دیا اے فاسق لا مرحبا بک لا اہلا یعنے تجکو فراخی و وسعت
نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اوسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت پہونچی (یعنے میری غیبت مین
روز بدر کہ وہ حاضر نتھا) اور اوسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اونکو
پتھر مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلے تا آنکہ ابو عامر اور اوسکے ساتھی بھاگے اور طلحہ لوگون کو پکارتا تھا
کہ میدان مین لڑنے کو آؤ اور لوگ کہتے تھے کہ عبید یعنے غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہے اور نہین کر سکتے
اسلیے اونکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی لشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابلہ مین آوین زنان
مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے ڈہول دف و دائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفون کے
ہوجاتی تھین اور مطلب بن عبداللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آجاتی تھی تو وہ عورتین اون
صفون کے پیچھے ہو رہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص اونمین سے پیچھے ہٹتا
اور منہ پھیرتا تھا تو وہ عورتین اوبھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اوسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی تھین
اور ایسا ہوا کہ قزمان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ معرکہ احد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام
مدینے سے چلا گیا تو صبح کو زنان بنی ظفر اوسکو غیرت دلانے لگین اور کہنے لگین اے قزمان ہر دون نے

جانب احد خروج کیا اور تو باقی رہ گیا اے قزمان جو تو نے ایسا کیا ہے تو تجھکو شرم نہین آتی ہے تو مرد نہین
مگر زن ہے تیری قوم تو چلی گئی تو گھر مین بیٹھا رہ گیا پس وہ عورتین اوسکو یہ سب باتین یاد دلاتی تھین تا آنکہ
قزمان اپنے گھر کے اندر گھسکر کمان اپنی اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ معروف بشجاعت تھا پس
دوڑتا ہوا لشکر کو چلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اوسوقت حضرت صلعم صفوف مسلمین برابر کر رہے تھے
پس وہ صفون کے عقب سے آیا تا آنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اوسی صف مین شامل رہا پس مسلمین مین سب سے
پہلے پہل جسنے تیر چلایا وہ وہی قزمان تھا پس اوسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اوسکے گویا رماح یعنے برچھے تھے
اور وہ غضب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازان اوسنے تلوار پکڑی پھر بڑے کام کیے مگر آخر کو اوسنے
خودکشی کی کہ آپ اپنے تئین قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اوسکے حین حیات جب ذکر اوسکی شجاعت و قتال کا پیش رسول خدا
صلعم کے آجاتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم مین سے ہے اور ایسا ہوا کہ جب مسلمین اوس معرکہ مین بیدل
ہونے لگے تھے تو قزمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہے اے آل اوس
قتال کرو اپنے حسب نسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا مین کرتا ہون مطلب ابن عبد اللہ راوی نے کہا کہ
قزمان تلوار پکڑ کر درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہان تک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ
اونمین سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا مین ظفری کا لڑکا ہون یعنے قبیلہ ظفر سے ہون غرض اوسکے اس کلمہ سے
کہ شجاعت بنی ظفر سے ہے چنانچہ اوسنے مشرکین مین سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہوگیا اور زخم
کثرت سے لگے تھے گر پڑا پس قتادہ بن النعمان اوسکے پاس آئے اور اوسکو آواز دی کہ اے ابو الغیداق
تیرا کیا حال ہے قزمان بولا یا لبیک یعنے کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجھکو معلوم ہوتا تب قتادہ نے کہا تجھکو شہادت
مبارک ہو قزمان نے کہا اے ابو عمرو واللہ مین نے دین کے واسطے قتال نہین کیا بلکہ اس نظر سے مین نے
قتال کیا کہ قریش مکہ اگر ہمارے یہان آوینگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو تباہ کر ڈالینگے یا آنکہ جب قریش
مسلمین پھر کر مدینے مین آوینگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اوسکے مجروح ہونیکا پیش رسول خدا
صلعم مذکور ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہے چنانچہ جب اوسکے زخمون نے بہت شدت کی تو اوسنے اپنے تئین آپ
ہلاک کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالے تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کرا دیتا ہے اور بیان کیا
راویون نے کہ رسول خدا صلعم نے تیر اندازون کو آگے مقدم کیا اور اون لوگون سے فرمایا ہمارے پیچھے
والون کی خبرداری کرو کیونکہ مین اندیشہ کرتا ہون کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آپڑین اور اپنی جگہ کو پکڑے رہو
اوس سے نہ ہٹو نہ تجاوز کرو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم اونکو بھگا کر اونکے لشکر مین گھس گئے ہین تب بھی تم اپنی اس جگہ کو
نہ چھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھیو کہ ہم لوگ قتل ہوئے تب بھی تم ہماری کمک کو اور اونکو ہم سے دفع کرنے کو اپنے مقام

جدا ہو جیو پھر حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُکَ عَلَیْھِمْ یعنے اے خداوند مین تجھکو اونپر حاضر و ناظر کرتا ہون اور فرمایا کہ تم اونکے گھوڑون کو چوڑے پھال کے تیرون سے مارو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل کچھ نہین کرتے ہین اوس حال یہ ہے کہ مشرکین کے یہان دو غول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید افسر تھا اور میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم نے لشکر راست و چپ جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لوائے اکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لوائے اوس اوسید بن حضیر کو عنایت ہوا اور لوائے خزرج کو سعد یا حباب نے پایا اور گروہ تیر اندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوئے سواران مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس بھگوڑے سامنے سے منہ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیر اندازون نے بیان کیا کہ ہم اپنے تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم اونکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہو یعنے خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور کہا راویون نے کہ وہ قوم باہم بگر قریب قریب ہو گئے اور اونہون نے اپنے صاحب لوا یعنے نشان بردار طلحہ بن طلحہ کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون کو پس پشت مردون کے قریب اونکے نشانون کے کیا کہ ہندا اور اوسکے ساتھ والیان طبل و دف بجا بجا کے اور گا گا کر لوگون کو جوش مین لاتی تھین اور اپنے مردون کو آمادہ جنگ کرتی تھین اور واقعات بدر کو یاد دلاتی تھین اور شعر گاتی تھین جنکا مضمون یہ ہے کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہائے نرم پر سوتے بیٹھتے تھے اگر تم لوگ اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑو گے تو ہم تم باہم پھر ملین گے اور اگر پیٹھ پھیرو گے تو ہم تمسے مفارقت کرینگے اور ہمارے تمھارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا کہ پھر ملاقات نہوگی تب اودھر طلحہ بن طلحہ نشان بردار نے پکار کے کہا کہ کون شخص لڑنے کو نکلتا ہے پس علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلیگا اوسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ دونون اپنی اپنی طرف سے درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسول خدا صلعم وسہری زرہ اور خود و قبہ بالائے خود پہنے ہوئے زیر علم بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوئے پس علی ؑ نے چابکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضرب اوسکے سر پر لگائی کہ تلوار اوسکے سر مین تیر گئی یہان تک کہ سر اوسکا اوسکے ریش و دہن تک دو پارہ ہو گیا پس طلحہ تو زمین پر گرا اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے تو لوگون نے علی ؑ سے کہا کہ آپ نے اوس کا سر کیون نہ کاٹ لیا اور اوسکو جان سے کیون مار نہ ڈالا اونہون نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اوسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجھکو اوسپر رحم و ترس آیا کہ مین اوسپر دوبارہ وار کرون اور یہ بھی خیال آیا کہ وہ سردار لشکر ہے اور مجھکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اسکو قتل کریگا یعنی وہ ایسا زخمی ہے کہ خود مر جائیگا اور بعض روایت مین یون ہے کہ طلحہ نے علی پر حملہ کیا پس اوسکے وار کو علی نے سپر پر روکا پس اوسکی تلوار نے کچھ کام نکیا تو پھر علی نے اوسپر حملہ کیا اور اوسکے زرہ مشمرہ یعنے ران تک اونچی تھی یا دامن گردانی پہنے تھا پس علی نے اوسکے دونون رانون کو تاک کے تلوار ماری کہ دونون پاون اوسکے کٹ کے جدا ہو گئے پھر جب

ارادہ کیا کہ اوسکو قتل کرینا تو اوسنے کہا تجھپر رحم و ترس کرو پس علی نے اوسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلمین مین سے
اوسکے پاس گیا اور اوس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت مین ہے کہ خود علیؑ نے اوسکو قتل بھی کیا پس جب
طلحہ قتل ہو گیا تو رسول خدا صلعم کو سرور ہوا اور اظہار تکبیر کا فرمایا پھر سارے مسلمین نے تکبیر کی و بعد ازان اصحاب
نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور اونکو ایسا مارنا شروع کیا کہ صفین اونکی پراگندہ ہو گئین اور اوسوقت تک کہ
سوائے طلحہ کے کوئی قتل نہوا تھا تو بعد طلحہ کے لواء مشرکین کو ابو شیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تھا اور وہ آگے آ
عورتون کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہے[۱] کہ اہل لواء یعنے نشان بردار پر حق یہ ہے کہ نیزہ اوسکا خون مین
رنگین ہو یا پرزے کیا جاوے آخر کار ابو شیبہ نشان لیے ہوئے آگے بڑھا اور عورتین دف بجا بجا کر گاتی تھین
کہ لوگون کو اوبھارتی اور جوش مین لاتی تھین چنانچہ ابو شیبہ عثمان حامل نشان پر حضرت حمزہ بن عبد المطلب
رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اوسکے دونون شانون کے درمیان مین ایسی تلوار ماری کہ اوسکا ہاتھ و شانہ جدا ہو گیا یہانتک
کہ تلوار اوسکی کمر و ناف تک اوتر گئی کہ اوسکا پھیپھڑا تک کھل گیا بعد ازان حضرت حمزہ یہ کہتے ہوئے پھرے کہ مین
اوس شخص کا بیٹا ہون جو حاجیون کا پانی پلانے والا تھا اوسوقت اوس نشان کو ابو سعید بن ابی طلحہ نے اوٹھایا
تو سعد بن ابی وقاص نے اوسکو تیر مارا کہ اوسکے حلق مین جا لگا اور وہ زرہ پہنے تھا اور اوسکے سر پر خود بستہ تھا
اور زرہ مین دامن یعنے جھالر نتھی جو قفا پر لٹکتی ہے اسوجہ سے حلق اوسکا کھلا ہوا تھا کہ تیر سے چھد گیا پس زبان
اوسکی باہر نکل آئی جیسے کتے زبان نکالتے ہین اور بعض روایت مین ہے کہ جب ابو سعید نے نشان اوٹھایا تھا
تو عورتین اوسکے پیچھے کھڑی ہوئین یہ شعر پڑھتی تھین جسکا مضمون یہ ہے[۲] اے بنی عبد الدار تم اپنے دشمنون کی
پشتون پر ایسی تلوارین تیز مارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہین چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب
مین اوسکو یعنے ابو سعد بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اوسکا دست راست قطع کرتا تھا تب اوسنے نشان کو دست چپ
مین لیا تب مین نے اوسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ مین اوس ہاتھ کو بھی جدا کیا تب اوسنے نشان کو دونون
بازو ملا کر تھام لیا اور اپنے سینے سے لپٹا لیا کہ اوس سے پشت اوسکی خمیدہ ہو گئی یعنے جھک گیا سعد نے کہا
تب مین نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اوسکے ڈالکر کھینچا تو خود اوسکا اوتر آیا مین نے اوس خود کو اوسکی
پشت پر پھینک مارا پھر مین نے اوسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہو گیا بعد ازان مین اوسکی زرہ اوتارنے لگا کہ دفعتہً سبیع
بن عبد مناف مع چند نفر ہمراہی میری طرف آیا اور اوتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور سازِ زرہ جملہ مشرکین کی اسباب
زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اوسکی بہت فراخ سیم کوفتہ تھی اور اوسکا خود اور اوسکی تلوار بھی بہت
خوب تھی ولیکن سبیع درمیان میرے اور مقتول کے آنکر حائل ہو گیا راوی نے کہا دونون قول مین یہ قول اصح و اثبت ہے
(یعنے لینا زرہ و خود کا نہ پانا باعث حائل ہونے سبیع کے) اور اسطرح اتفاق ہے اس بات پر کہ سعد نے اوسکو

[۱] اِنَّ عَلٰی اَهْلِ اللِّوَاءِ حَقًّا اَنْ يُخْضِبَ الصَّعْدَةَ اَوْ تَنْدَقَّا
[۲] ضَرْبًا بَنِي عَبْدِ الدَّارِ ضَرْبَ حُمَاةِ الْاَدْبَارِ ضَرْبًا بِكُلِّ بَتَّارِ

قتل کیا تب مسافع بن طلحہ ابن ابی طلحہ نے وہ نشان اونکا اوٹھایا اوسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الاقلح نے مسافع کو
تیر مارا اور کہا لے اسکو یعنے تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون پھر اوسکو قتل کیا پس جب کہ مسافع تھوکرا بھی اوسمین جان
باقی تھی لوگ اوسکی مان سلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس اوٹھا لیگئے اور وہ اوسوقت سب عورتون کے ساتھ تھی
تو سلافہ نے کہا تجکو کسنے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر کہنا اوسکا سنا کہ لے اسکو یعنے تیر کو
کہ مین ابن ابی الاقلح ہون سلافہ نے کہا واللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہے اور بعض روایت مین یون ہے کہ
سعد نے کہا لے اس وار کو اور مین اوراین کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین بنی کسر الذہب کہتے تھے چنانچہ جب سلافہ
نے مسافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجکو کسنے مارا اوسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اوس سے اسقدر لیکن سنا
کہ لے اسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی واللہ کسرے ہے یعنے وہ کسرے ایک شخص ہے ہم مین سے
پس اوسی روز سلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ مین عاصم کے کاسۂ سر مین قوم کو شراب پلاؤن گی اور پیون گی اور
جو کوئی اوسکا سر لاوے مین اوسکو سو شتر دون گی بعد ازان جب اوس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے
اوٹھا لیا تو اوسکو زبیر ابن العوام نے مار لیا تب نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اوٹھا لیا تو اوسکو طلحہ بن
عبید اللہ نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اوٹھایا اوسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا
بعد ازان شریح بن قارظ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہے ہم نہین جانتے اوسکو کسنے قتل کیا بعد ازان صواب غلام
بنی عبد الدار نے نشان اوٹھایا اوسکے قاتل مین اختلاف ہے بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اوسکو
قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے قتل کیا اور بعض کا قول ہے کہ قزمان اوسکا قاتل ہے راوی نے کہا ہمارے نزدیک
صحیح قزمان ہے کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اوسپر حملہ کیا اور اوسکا دست راست تن سے جدا کیا
تو اوسنے نشان کو دست چپ مین لیا جب وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو اوسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش مین
چمٹا لیا اور اوسپر جھک گیا پھر اوسنے صدا دی کہ اے بنی عبد الدار آیا میرا عذر پذیرا ہے تب قزمان نے اوسپر
حملہ کیا اور قتل کیا راوی یعنے صحابہ بنی کہتے ہین کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروزمند نہین کیا
جیسا اونکو اور اونکے اصحاب کو روز احد ظفریاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول خدا صلعم
کی کی تھی اور حکم مین باخود ہا تنازع ڈالی تھی چنانچہ جب نشان برداران لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین
شکست پاکر بھاگ چلے اور رجز نکرتے تھے اور اونکی عورتین دہل ودف بجا بجا کے اور کوس کوس کے اونکو اوس جا
بلاتی تھین جہان ہم لوگ جمع تھے واللہ مین ہند کو اور اوسکے ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بد حواس بھاگی
جاتی تھین اور کوئی چیز اپنی خواہش اور حاجت کی اوٹھا نہ سکی تھین اور جب خالد بائین طرف سے رسول خدا صلعم پر
آتا تھا تاکہ نکل جاوے اور بجانب سفح کے چلا جاوے اور سفح یعنے سر کوہ اور ایک موضع کا نام بھی ہے تو اوسکو تیر اندازن

تیر مارکر پھیر دیتے تھے یہانتک کہ وہ کئی مرتبہ آیا اور تیراندازون نے یون ہی ہنکا دیا اور جب مسلمین تیراندازون کے
پاس سے آگے چلے تو رسول خدا صلعم تیراندازون کے سامنے آکر فرمانے لگے کہ تم اپنے اسی جا سے مصاف پر
کھڑے رہو اور ہماری پشت پر نگہبانی کرو اگر تم دیکھنا کہ ہم لوگ مال غنیمت لے رہے ہین تو تم اگر شریک نہوتا اور
اگر تم دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوتے ہین تو بھی تم ہماری نصرت کے لیے نہ آنا یعنے کسی حالت مین اپنی جگہ سے نہ سرکنا
چنانچہ جب مشرک شکست پاکر بھاگے اور مسلمین نے پیچھا کیا اور جسطرح چاہا اونکو قتل کیا تا آنکہ اونکو لشکر سے دور بھگا دیا
اور لشکر یعنے لشکرگاہ کی لوٹ پر مستعد ہوے اوسوقت تیراندازون مین سے جو مصاف پر مامور باستقامت تھے
بعض نے بعض سے کہا کہ اس جگہ جہان کچھ نہین ہے تم لوگ کیون کھڑے ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالی نے
تمہارے دشمنون کو ہزیمت دی اور یہ لوگ برادر تمہارے یعنے مسلمین اونکے لشکر کو لوٹ رہے ہین تم بھی مشرکین
کے لشکر مین داخل ہو اور اپنے بھائیون کے ساتھ تم بھی مال غنیمت حاصل کرو تب ایک تیرانداز نے دوسرے سے کہا
کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمکو اپنی پشت پناہی کے واسطے مامور و مقرر کیا ہے اور تاکید فرمائی ہے
کہ اپنے مقام سے نہ ہٹو اگر ہمکو قتل ہوتے دیکھو تو ہماری نصرت کے لیے بھی نہ آؤ اور اگر ہم لوگ مال غنیمت کے لینے مین
مشغول ہون تو بھی تم شریک نہو بلکہ ہماری پشت پر نگہبانی رکھو مگر اون دوسرون نے کہا یہ ارادہ رسول خدا صلعم کا
نہ تھا جو تم سمجھتے ہو کیونکہ مشرکین کو تو خدا نے خوار کر دیا اور اونکو شکست دیکر بھگا دیا اب چلو لشکر مین اور اپنے بھائیون کے
ساتھ ملکر لوٹو آخر لوگون نے جب اس امر مین باہم اختلاف کیا تو عبد اللہ ابن جبیر نے جو اون تیراندازون کے افسر تھے
اونکو فہمایش کی اور اونکے سامنے خطبہ بیان کرنے لگے اور اوس روز اوسوقت سفید لباس پہنے ہوئے تھے پہلے حمد و ثنا کی
خداوند عز و جل کے جو سزاوار حمد و ثنا ہے اون لوگون کو حکم باطاعت خدا و رسول کیا اور تہدید کی اس بات کی کہ کوئی شخص
مخالفت رسول خدا صلعم کی نکرے لیکن لوگون نے اونکا کہنا نمانا اور لوٹ کے لیے چلے گئے صرف اونمین سے قریب
دس آدمی کے ہمراہ اپنے افسر عبد اللہ بن جبیر کے باقی رہ گئے تھے از انجملہ حارث بن انس بن رافع تھے جو کہتے تھے اے قوم
اپنے نبی کے عہد کو یاد کرو اور اپنے افسر کی اطاعت کرو مگر اون لوگون نے نمانا آخر لشکر مشرکین مین لوٹنے کے لیے چلے ہی گئے
مقام کو خالی کر دیا اور گھوڑون کو جبل کی طرف چھوڑ دیا اور لوٹنا شروع کیا و چونکہ صفوف مشرکین درہم برہم ہو گئی تھین
اور وہ لوگ اونکے منتشر ہو گئے تھے اور اوسوقت آندھی چل رہی تھی اور اول نہار تھا یعنے دن چڑھتا تھا تا آنکہ اون لوگون
نے رجوع کی اوسوقت ہوا پروا تھی پھر دفعۃً پچھوا ہوا چلنے لگی یعنے مسلمین کا رخ جو کہ پچھم طرف تھا تو ہوا سامنے کی تھی اوسوقت
مشرکین پھر آئے اور اوس عرصہ مین مسلمین مشغول نہب و غارت تھے تنطاس مع لی صفوان بن امیہ جو آخر کو بوجہ احسن
اسلام لایا تھا اوسنے بیان کیا کہ مین صفوان کا مملوک تھا یعنے آزاد نتھا اور مین اون لوگون مین تھا جنکو مشرکین
بھاگتے وقت لشکرگاہ مین چھوڑ گئے تھے اور اوس روز تک سوائے وحشی و صواب غلام بنی عبد الدار کے کسی مملوک نے

مقابلہ کیا تھا اور ابو سفیان نے کہا تھا یعنے وقت معرکہ جنگ کے کہ اے گروہ قریش اپنے اپنے غلامون کو اپنی
اپنی متاع پر چھوڑ چلو کہ یہ لوگ تمہارے اسباب اور خرجیون پر نگہبان رہین گے چنانچہ ہمنے اسباب متفرق کو ایک جا
جمع کر دیا اور اونٹون کو عقال کر دیا یعنے چھانڈ دیا اور قوم لڑنے کو میمنہ و میسرہ پر گئی تب ہمنے اسباب پر پوشش
ڈال دی اور خرجیون کو چھپا دیا اور اوسوقت قوم مین سے ایک دوسرے کی مدد و کمک کو لڑنے جاتا تھا سیطرح
تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے ناگاہ ہمارے لوگ شکست پاکر بھاگے اور اصحاب محمد ہمارے لشکر گاہ مین
داخل ہوگئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنے ہم بھاگے نتھے تب اونہون نے ہمین گھیر لیا اور جن غلامونکو
اونہون نے اسیر کر لیا اونمین مین بھی تھا پھر اونہون نے لشکر کو خاطر خواہ لوٹا ایک شخص نے مجھسے پوچھا کہ مال
صفوان بن امیہ کا کہان ہے مین نے کہا وہ مال تو لاد نہین لایا ہے مگر جو کچھ زاد لایا ہے وہ انہین خرجیون مین ہے
تب وہ شکلک میرے تئین کھینچنے لگا تا آنکہ جو کچھ مال تھا مین نے گٹھری سے نکال دیا اور وہ مال مقدار سو مثقال کے تھا
اور بعض روایت مین ایک سو پچاس مثقال تھا و ہر گاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم اونسے مایوس ہو گئے تھے
اور عورتین بھاگ بھاگ گوشون مین چھپ رہی تھین اور جو لوگ مسلمین مین سے اون عورتون کا ارادہ رکھتے تھے
اون سے محفوظ رہین اور مال قبضہ مین مسلمین کے تھا اور ہم اوسی حالت اسیری مین تھے کہ ناگاہ مین نے سوارونکو
دیکھا کہ وہ چلے آتے ہین اور لشکر مین داخل ہوگئے اور مسلمین مین سے کوئی اونکو رد کرنیوالا نہ تھا کیونکہ اونہون نے
اپنے مورچال جائے حرب کو جہان تیرانداز مامور ہوئے تھے خالی و بے پروا چھوڑ کر لوٹنے چلے آئے تھے اور لوٹ رہے تھے
اور مین دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانین اور ترکش بغلون مین ڈالے تھے اور اونمین سے ہر ایک نے جو کچھ پایا تھا اوسکو
ہاتھ یا اوسکی گود مین تھا پس اوسی حالت مین کہ یہ لوگ بخوف و خطر غارت و تاراج مال مین مصروف تھے سوار ہمارے
آپہونچے اور تلوارین مارنے لگے تا آنکہ قدم بڑھا بڑھا کے اور جا بجا بدستی سے بہتون کو قتل کیا اور مسلمین ہر طرف
متفرق و پریشان ہوگئے اور جو کچھ لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکل گئے پھر ہم لوگ اپنی متاع کے
پاس پھر آئے اور ہمارا کچھ اوسمین سے نہین گیا تھا اور جو ہم مین سے اسیر ہوئے تھے وہ بھی چھوٹ رہے اور
وہ زر طلا ہمنے مقتل مین پایا (یعنے وہ ایکسو پچاس مثقال مال صفوان) اور مین نے [illegible] ایک شخص کو [illegible] دیکھا
کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپٹ گیا اور دبا بیٹھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مرا جاتا ہے تا آنکہ مین جا پہونچا تو اوسمین کچھ جان
باقی تھی اوسوقت میرے پاس خنجر تھا مین نے اوسپر جنبیہ چلائی کہ وہ گر پڑا اور مین نے کہا یہ کون شخص ہے کسی نے کہا
یہ شخص بنی ساعدہ مین سے ہے وبعد ازان حق تعالے نے مجکو ہدایت کی کہ مین نے قبول اسلام کیا اور **واقدی**
نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبد اللہ سے اونہون نے عمر بن الحکم سے اونہون نے
کہا کہ اصحاب نبی جو غارت و تاراج مین پڑ گئے تھے اور قسم قسم و ہب غیرہ سے جو کچھ اونکے ہاتھ لگا تھا پس جسوقت مشرکین

اونپر آپڑے اور گھیر لیا اور مختلط و متسلط ہوگئے تو ہمنے نہین دیکھا کہ اون اصحاب مین سے کسی کے پاس اوس
مال مفروشہ سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے پھرا ہو سواے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کہ پہلے سے
وہ ایک منطقہ کہ جو لشکر مین پایا تھا لے آئے تھے اوسمین پچاس دینار تھے کہ اونہون نے زیر جامہ اپنے اوسکو
ازار بند کی گرہ مین باندھ رکھا تھا اور دوسرے عباد بن بشر کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اوسمین تیرہ مثقال زر طلا تھا
اوسکو اپنی قمیص کی جیب مین ڈال لیا تھا اور اوسپر اوڑ ایک قمیص اور اوسکے اوپر ایک زرہ پہنے تھے اور اوسکو درمیان
مین کر کے کمر بند سے مضبوط کر لیا تھا پس وہ دونون شخص اوس مال کو بجنسہ پیش رسول خدا صلعم احد مین حاضر لائے
حضرت نے نہ اوسکا خمس لیا نہ اون دونون کے مال یافتہ مین سے کم کرایا یعنے کسی اور کو اوسمین سے نہین دلایا
اور بقیہ احوال آیندہ بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی **واقدی** نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جب گروہ
تیر انداز اوس مقام سے جہان مامور تھے چلے گئے اور باقی رہ گیا جو رہ گیا تو خالد بن الولید نے نظر کی کہ شعب جبل خالی ہے
اور لوگ وہان قلیل ہین تو سوارون کو ہمراہ لیکر دوڑ ماری اور عکرمہ بھی سوارون مین اوسکے ساتھ ہو لیا تب
یہ دونون مع سواران ہمراہی اوس مقام مین پہونچے جہان تیر انداز تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے
پس اون لوگون نے اونپر حملہ کیا اور بقیہ تیر اندازون نے بھی اوس قوم کو تیر مارے تا آنکہ اونپر غالب رہے اور عبد اللہ
بن جُبیر جو تیر انداز تھے جب اونکا ترکش تیرون سے خالی ہو گیا تو اونہون نے نیزہ مارنا شروع کیا تا آنکہ نیزہ
ٹوٹ گیا تو اونہون نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور اونسے مقابلہ کرنے لگے یہان تک کہ قتل ہو گئے تب
جعال ابن سراقہ و ابو بردہ بن نیار آگے بڑھے اور یہ دونون وقت قتل عبد اللہ بن جُبیر حاضر تھے اور جو لوگ
اوس شعب جبل سے چلے آئے تھے یہ دونون اونہین مین سے تھے مگر یہ کہ بعد اونکے اخیر مین چلے آئے تھے
اور قوم مین مل گئے اور اسوقت خیل مشرکین کا بڑی استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفین ٹوٹ گئین
اوسوقت ابلیس صورت جعال بن سراقہ بنکر پکارنے لگا کہ بتحقیق محمد قتل کیا گیا اسیطرح تین بار چیخ ماری پس اوس
روز جعال بن سراقہ بلیہ عظیم مین مبتلا ہو گئے اسلیے کہ ابلیس اونہین کی صورت بنکر پکارا تھا درحال آنکہ وہ ہمراہ
مسلمین کے بقتال شدید مقاتلہ با مشرکین کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو مین ابی بردہ بن نیار و خوات بن جبیر کے
موجود تھے راوی رافع بن خدیج کہتے ہین کہ ہمنے ایسی فیروزی جلد تر پلٹتے ہوے نہین دیکھی جیسی فیروزی مشرکین
کی جلدی سے ہمپر پھری چنانچہ گروہ مسلمین ساتھ جعال بن سراقہ کے یون پیش آئے کہ ارادہ اوسکے قتل کا کیا
اور کہنے لگے یہ وہی ہے جو پکارتا تھا کہ محمد قتل ہوے تب خوات بن جُبیر اور ابو بردہ نے اوسکے لیے گواہی دی
کہ جب پکارنے والا پکارتا تھا تو جعال ہم دونون کے پہلو مین موجود تھا وہ پکارنے والا کوئی اور تھا اور رافع نے کہا
کہ بعد اسکے مین نے بھی اوسکی گواہی دی بعد ازان رافع بن خدیج نے کہا کہ ہرگاہ ہم بخواہش نفسی و معصیت اپنے

تھی کے اپنے ہمنفسان کے آگے چلے آئے تھے اور مسلمین ساتھ مشرکین کے مختلط ہوگئے تو باہم مشتبہ ہوکر مقاتلہ
کرنے لگے اور باخود ہا ایک دوسرے کو مارتے تھے مگر عجلت مین اور حالت اضطراب مین جسکو مارتے تھے اوسکو
پہچانتے نتھے کہ وہ کون ہے چنانچہ اوسی روز اسید بن حضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابو بردہ کی ضرب سے لگا
مگر وہ نہین جانتا تھا جب یہ کہکر اوسنے ضرب لگائی کہ لے اس ضربت کو مین ایک انصاری ہون یعنے دستور عرب
یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خذہا انا فلان بن فلان اس ضربت کو لے کہ مین فلان بن فلان
ہون اوسوقت ابو زعنہ اوس معرکۂ عظیم مین آگے بڑھے اور ابو بردہ کو دشمن سمجھ کر اونکو دو ضربتین مارین اور
بولے اس ضربت کو مین ابو زعنہ ہون مگر ابو بردہ نے اوسوقت یہ نجانا تھا کہ کسنے مارا جب یہ آواز سنی
کہ مین ابو زعنہ ہون تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھ تو نے میرے ساتھ کیا کیا تب ابو زعنہ نے
کہا کہ تو نے بھی تو لاعلمی مین اسید بن حضیر کو ضربت لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہین کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہے
پس اس بات کا ذکر پیش رسول خدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہے اے ابو بردہ اس جراحت کا
تیرے لیے اجر ہے گویا تجھے کوئی مشرکین مین سے مارتا اور فرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہے اور
ایسا ہوا تھا کہ یمان جنکو حسیل بن جابر کہتے ہین اور رفاعہ بن وقش یہ دونون بزرگ جو کبیر السن تھے مدینہ کے
ٹیلون اور کوٹھون پر عورتون کے ساتھ چڑھا دیے گئے تھے تو ایکنے دوسرے سے کہا لا ابا لک یہ کلمہ
بد دعا ہے یعنے تیرا باپ مرے یا کلمۂ غیرت ہے کہ تیرے لیے باپ نہین ہے کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ہمنفسون سے
چھوٹ رہین ہمکو شرم ہے جو ہمنے اونکو چھوڑ دیا واللہ سواے اسکے کیا ہے کہ ہم آج یا کل کے مہمان ہین اور
ہمارے مرگ مین کوئی دم بقدر ظمئی دابہ باقی ہے یعنے اوسقدر کہ جانور پیاسا درمیان دو پانی پینے کے
سانس لیتا ہے کاش ہم اپنی تلوارین پکڑ کر رسول خدا صلعم کے ساتھ چلکر احد مین کچھ دن رہتے تک بھی ملجاوین (راوی
نے کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا) کہ جب وہ دونون بزرگ آنکر لاحق ہوے تو رفاعہ کو مشرکین نے قتل کیا وا ما حسیل
ابن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہوگئے تھے اور تلوار چل رہی تھی تو اوسوقت اونپر تلوار مسلمین کی نادانستہ
پڑ گئی اور حذیفہ شور کرتی ہی رہی کہ میرا باپ ہے میرا باپ ہے تا آنکہ حسیل قتل ہوگئے تب حذیفہ نے کہا
مسلمانون خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین ہے جو کچھ تمنے کیا اوسنے میرے باپ کے درجات و خیر کو پیش رسول خدا
صلعم زیادہ کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت مین ہے
کہ یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے ہاتھ سے لگا و پھر تمیت حذیفہ بن یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر تصدق کیا
اور اوسی روز حباب بن المنذر بن الجموح نے صیحہ کیا کہ اے آل سلمہ ابتغا اجل کہتے ہوے کہ بارگی اپنی
گردنون کو پیش کر دیتے آگے بڑھو اور اوسی روز جبار بن صخر [illegible] تمامتر حباب بن المنذر

لگائی تھی تا آنکہ مسلمین نے باخودہا یہ نشانی قراردی کہ اُمّت اُمّت کہکر صیحہ کرنا شروع کیا (یعنے تا لوگ اپنے لوگون کو پہچانین) تا آنکہ لوگون نے ہاتہ اپنے روک لیے اور آپسمین ایک دوسرے کے قتل و ضرب سے باز رہا اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی زبیر بن سعد نے عبد اللہ بن الفضل سے اونہون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوے اوسوقت ایک فرشتے نے بصورت مصعب شکل ہوکر علم کو اوٹھا لیا تو آخر روز رسول خدا صلعم نے فرمایا اے مصعب آگے بڑہ اوسوقت وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہوکر بولا کہ مین مصعب نہین ہون تب حضرت نے پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے تائید کو آیا ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبیدہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے اونہون نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اونہون نے کہا اوس روز مین اپنے تئین دیکھتا ہون کہ تیر چلا رہا ہون اور ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا رنگ خوبصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہی (یعنے اوسوقت جب مسلمین با مشرکین مختلط ہو گئے تھے کہ اوس تہلکہ مین اکثر مسلمین مسلمین کے ہاتہ سے دہوکھے مین خطا گو نادانستہ قتل ہوتے تھے) اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اوسنے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اونہون نے کہا مین نے دو شخص کو سفید کپڑے پہنے ہوے دیکھا کہ اونمین سے ایک داہنے رسول خدا صلعم کے اور دوسرا بائین سے یہ دونون قتال شدید کر رہے تھے اور ان دونون کو مین نے کبھی نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد اوسکے دیکھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے اونہون نے عبید بن عمیر سے اونہون نے کہا جب قریش احد سے پھرے ہین تو اپنی محفلون مین اپنی ظفر یابی کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ابلق گھوڑون کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشون کو جو معرکہ بدر مین دکھائی دیے تھے اس معرکہ مین ہمنے اونکو نہین دیکھا عُبید بن عمیر نے کہا کہ یوم احد ملائکہ نے قتال نہین کیا اور دوسری روایت مین عمر بن الحکم سے منقول ہے کہ معرکہ احد مین ایک ملک نے بھی تائید رسول خدا صلعم کی نہین کی بلکہ جنود ملک وزیدہ بدر مؤید تھے اور دوسری روایت مین مجاہد سے منقول ہے کہ روز احد ملائکہ حاضر ہوے مگر قتال نہین کیا یعنے لشکر مسلمین کافی تھا احتیاج تائید ملائکہ نتھی اور دوسری روایت مین مجاہد سے ہے کہ سوای بدر کے کسی غزوہ مین ملائکہ نے قتال نہین کی اور ایک روایت مین ابی ہریرہ سے مروی ہے اونہون نے کہا حق تعالے نے مسلمین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ مین صبر و استقامت رکھوگے تو ہم ملائکہ سے تمہاری تائید کرینگے اور جب کہ وہ مصاف سے ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے مقاتلہ نہین کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ نے موسے بن ضمرہ بن سعید سے اونہون نے

اپنے باپ سے اونہون نے ابی بشیر المازنی سے اونہون نے بیان کیا کہ جسوقت میان عقبہ سے شیطان نے پکارا
کہ محمد قتل ہوے اس بات سے ارادۂ عزوجل مین یون تھا تا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان و نادم ہون اور ہر طرف متفرق
ہو کر جبل پر چڑہ جاوین تو پہلے جسنے اونکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی وہ کعب بن مالک تھے کعب نے کہا
مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اوسوقت حضرت صلعم اپنا ہاتہ منہ پر رکھکر میری طرف
اشارہ کرتے تھے کہ چپ رہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہے کہ کعب نے کہا جب مسلمین
نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسول خدا صلعم کو پہچانکر مومنین کو خوشخبری دی کہ آنحضرت صلعم زندہ و سالم ہین
اور کعب نے کہا اوسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور راوی حدیث نے کہا کہ اوسوقت رسول خدا صلعم نے کعب کو
اپنے پاس بلایا اور اونکی زرہ لیکر آپ پہن لی اور وہ زرہ روئینہ تھی یا کچھ روئینہ تھی اور کچھ غیر روئینہ اور حضرت نے
اپنی زرہ اوتار دی اوسکو کعب نے پہن لیا پس اوس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ وہ مجروح ہوے کہ سترہ
زخم لگے تھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کعب نے کہا مین نے اوس روز حضرت کی آنکھون کو نیچے خود چمکتے
دیکھکر پہچانا اور ندا دی کہ اے گروہ انصار باہم خوشی کرو یہ رسول خدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف
اشارہ کیا کہ چپ رہو اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن ریاح سے
اونہون نے اعرج سے اونہون نے کہا جب شیطان نے صیحہ کیا کہ ہر آئینہ محمد قتل کیا گیا تو ابو سفیان بن حرب نے کہا
اے گروہ قریش تم مین سے کسنے قتل کیا محمد کو ابن قمیئہ نے کہا اوسکو مین نے قتل کیا ابو سفیان نے کہا
مین تیرے ہاتھون مین کڑے ڈلوا دونگا جیسا کہ صنادید عجم دلاورون اور بہادرون کے ساتہ یہ معاملہ کیا کرتے ہین
چنانچہ ابو سفیان ابو عامر فاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پھرنے لگا تا کہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے اوس حال مین
گذر اوسکا نعش پر خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا اے ابو سفیان تو جانتا ہے یہ قتیل کون ہے
اوسنے کہا مجکو معلوم نہین اوسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہے اور یہ سردار بلحرث بن الخزرج کا ہے
و بعد ازان گذر اوسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا
یہ ابن قوقل ہے جو بیت الشرف یعنے کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذر اوسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا
ابو عامر نے کہا یہ شخص اوس قوم کی سادات سردارون مین سے ہے بعد ازان گذر اوسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کی ہوا
ابو سفیان نے کہا اے ابو عامر یہ کون ہے اوسنے کہا یہان جتنے ہین یہ سب سے زیادہ مجھے عزیز ہے یہ حنظلہ بن ابی عامر
ہے یعنے ابو عامر کنیت ذکوان کی ہی تھی پھر ابو سفیان نے کہا مین مقتل محمد نہین دیکھتا ہون یعنے اونکی نعش کہین
نظر نہین آتی ہے اگر اونکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم اونکو دیکھتے ابن قمیئہ جھوٹھ کہتا ہے بعد ازان خالد بن ولید سے
ملاقات ہوئی تو اوسنے اوس سے پوچھا کہ حال قتل محمد تجکو کچھ معلوم ہے اوسنے کہا قبل ازین مین نے اونکو دیکھا ہے

کہ وہ اپنے چند نفر اصحاب کے ہمراہ جبل پر چڑھے جاتے تھے ابوسفیان نے کہا یہ بات البتہ سچ ہے اور ابن
قمیئہ جھوٹھ کہتا ہے کہ اونکو قتل کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے
خالد بن رباح سے اونہون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اونہون نے کہا مین نے سنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے تھے
کہ مین نے اپنے کانون سے سنا اور میری آنکھون نے دیکھا کہ جب مسلمین نے طرف جبل کے گریز کی اور رسول خدا
صلعم کسیطرف منہ نہین کرتے تھے تو اوس روز حضرت فرماتے تھے کہ اے فلان میرے پاس آ اے فلان میری
طرف آ مین رسول خدا ہون مگر اون دونون مین سے ایک بھی حضرت کی طرف نہ مڑا اور وہ دونون یعنے جنکو
بلاتے تھے چلے ہی گئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابو بکر بن عبداللہ
بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبیدہ تھا اونہون نے کہا کہ خالد بن الولید شام مین حدیث بیان کرتا تھا اور
کہتا تھا حمد ہے اوس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی کہ روز احد جس وقت مسلمین روگردان و گریزان ہوے تھے
تو مین نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور اونکے ساتھ کوئی نہ تھا اور مین نے اپنے تئین دیکھا کہ
مین ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہون مگر اونمین سے کسی نے میرے سوا اے اونکو نہین پہچانا تو مین نے
دیدہ و دانستہ اونکو طرح دی اور مین نے کنارہ کیا کہ مبادا اس خوف سے کہ گویا مین اونکو اغوا و اغرا کرونگا
اس بات مین کہ لوگ اونکو سردار سمجہکر اونکے ہمراہ چلے جانیکا قصد کرینگے آخر مین نے عمر کو دیکھا کہ وہ شعب جبل
کی جانب متوجہ تھے اور کہا **واقدی** نے مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ
بن ابی فروہ سے اونہون نے ابی الحویرث سے اونہون نے نافع بن جبیر سے اونہون نے کہا مین نے مہاجرین
مین سے ایک شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ جب مین حاضر احد تھا تو مین نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے ہیں
اور رسول خدا صلعم بیچ مین کھڑے ہین مگر جو تیر آتا ہے وہ حضرت سے کترا کر نکل جاتا ہے اور مین نے عبداللہ
بن شہاب کو دیکھا کہ اوس روز وہ کہتا تھا یارو مجھے بتاؤ محمد کدھر ہین اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہین بچینگے
وحالانکہ رسول خدا صلعم اوسکے برابر پہلو مین تھے اور حضرت کے ساتھ کوئی نہ تھا تا آنکہ وہ اوس جگہ سے چلا گیا
اور اوس سے صفوان بن ابی امیہ نے ملاقات کرکے کہا اب تو تجھسے فاصلہ پر چلا آیا کیا تیرے امکان مین تھا
کہ تو اونکو قتل کرتا اور اس مہم شاقہ کو قطع کر دیا ہوتا وحالانکہ خدا نے اوسکو تیرے قابو مین کر دیا تھا اوسنے کہا
کیا تو نے اونکو کہین دیکھا تھا اوسنے کہا ہان تو اونہین کے پہلو مین تو تھا اوسنے کہا بخدا مین نے اونکو نہین دیکھا
اب مین بخدا حلف کرتا ہون کہ وہ بیشبہ ہملوگون سے محفوظ و مصئون رہیگا کیونکہ ہم چار آدمی اوسکے قتل پر
قول و قسم کرکے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسیکو نہ ملا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن
ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے اونہون نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے اس سے یعنے ثعلبہ بن ابی ثعلبہ کی

اور نام ابی نملہ کا عبداللہ بن معاذ تھا یعنے معاذ باپ تھے ابی نملہ عبداللہ کے اور معاذ برادر مادری براء بن معرور کے تھے
چنانچہ ابونملہ بیان کرتے تھے کہ جب اوس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے اوسوقت مہاجرین
وانصار مین سے چند اشخاص نے جو حضرت کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھکر شعب جبل کی طرف چلے
اور اوس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ اونکی جمعیت وجماعت تھی اور لشکر مشرکین سے تن تن واسطے گھیرنے
مسلمین کے یا واسطے دور بھگانے اونکے آگے پیچھے اوس وادی مین پھرتی تھی کبھی غول غول باہم یکجا ہوتی تھی
کبھی پھر جدا ہو جاتے تھے مگر مسلمین سے کسیکو نہ دیکھتے تھے کہ جو اونکا مانع و دافع ہو اور اوسوقت مین بھی رسول خدا
صلعم کے پیچھے تھا اور دیکھتا جاتا تھا کہ حضرت اون چند اصحاب ہمراہیون کے آگے ہین بعد ازان مشرکین
اپنے لشکر اور [illegible] کیطرف پھر آئے اور باخود ہا مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ چلین یا کہ تلاش وطلب مسلمین مین نکلین
پس اس باب مین درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم ایک جماعت اصحاب کو نظر آئے
توجسوقت اونہون نے حضرت کو صحیح وسالم پایا ایسا خوش ہوئے گویا اونکو کچھ بھی صدمہ نہ پہونچا تھا اور **واقدی**
نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن محمد بن شرحبیل العبدری نے اپنے باپ سے اونہون نے بیان کیا
کہ ہر گاہ لشکر اسلام مین حامل لوا مصعب تھے پس جب مسلمین نے روگردانی کی تو مصعب اوس علم کو لیے ہوئے
ثابت قدم رہے اوسوقت ابن قمیئہ اسپ سوار آگے بڑھا اور اونکے دست راست پر تلوار ماری کہ ہاتھ جدا ہو گیا
اوسوقت مصعب یہ آیہ پڑھنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے فرمایا ہے
حق سبحانہ تعالے نے کہ چنین نیست محمد رسول ہی اور اوسکے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہین اور آخر آیہ تک مضمون ہے
کہ اگر وہ محمد مر جاوے یا قتل کیا جاوے تو تم اسے کافر ہو جاؤ یعنی کیا دین سے پھر جاؤگے غرض کہ مصعب نے
علم کو دست چپ مین لیا اور اوسپر جھک گئے تب اوسنے اونکا دست چپ بھی قطع کیا تو پھر وہ اوس علم پر جھکے
اور اوس علم کو اپنے دونون بازو سے سینے مین لپٹا لیا اور وہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ بعد ازان ابن قمیئہ نے تیسری مرتبہ اونپر تیزی سے حملہ کیا اور خوب زور سے
نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گرے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبدالدار مین سے دو آدمی نے تابڑ توڑ
وچالاکی سے اوس علم کو اوٹھا لیا ایک سویبط بن حرملہ اور دوسرے ابوالروم پس ابوالروم نے اوس علم کو لے لیا
اور ہمیشہ اوسکے پاس وہ علم رہا یہانتک کہ جب مسلمین مدینہ کو لوٹ آئے ہین تو ابوالروم ہمراہ اوسکے
مع علم داخل مدینہ ہوئے اور **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی موسی بن یعقوب نے اپنی عمہ سے اور ہمشیرہ سے
اون بی بی نے اپنی ماں سے اوس بی بی نے مقداد سے اونہون نے بیان کیا کہ جب ہم لوگون نے اپنی صفون
واسطے قتال کے آراستہ کیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے علم مصعب بن عمیر کو تشریف رکھتے تھے پھر جب [illegible]

لشکر اعدا قتل ہو گئے تو مشرکین پہلی مرتبہ شکست پاکر بھاگ گئے اور مسلمین بطریق غارت اموال اونکے لشکر گاہ مین
آ پڑے اور لوٹنے لگے بعد ازان مشرکین ناگاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اوسوقت
رسول خدا صلعم نے اپنے یہان کے علمدارون کو ندا دی تو مصعب بن عمیر نے علم اوٹھایا کہ بعد اونکی وہ شہید ہوے
اور علم کتیبہ بنی الخزرج کا سعد بن عبادہ نے اوٹھایا اوسوقت رسول خدا صلعم زیر اوس علم کے تشریف فرما تھے اور
سب اصحاب حضرت کے گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا یعنی بعد شہادت مصعب بن
عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا مین نے اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیکھا اوسوقت پہلے تو ایک ساعت مسلمین نے
مشرکین پر خوب یورش کی پھر جب صفوف طرفین مختلط ہو گئین تو آپس ہی مین مقاتلہ ہونے لگا کہ اوس معرکہ آرائی
مین امتیاز فیما بین یگانہ و بیگانہ کے نتھا اوسوقت مشرکین نے بنا بر شعار اپنے بنام عزی کے ندا دی کہ اے
آل ہبل پھر آؤ کہ یہ قتال عظیم ہے راوی نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنی آنحضرت
صلعم سخت متالم ہوئے پر اونکے ہاتھ نہ آئے و حال آنکہ قسم اوس خدا کی جسنے اونکو بحق مبعوث کیا کہ مین نے حضرت کو
ایک بالشت جگہ سے ہٹتے یا پیچھے ہوتے نہین دیکھا بلکہ اوسیطرح روبروے اعدا قائم رہے اور حال مسلمین کا
یہ تھا کہ کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرت کے پاس جمع ہو جاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہو جاتی تھی اور
جب مین حضرت کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ مشرکین
ٹھہر گئے اور باز رہے اور رسول خدا صلعم اپنی اوسی جماعت قلیلہ مین بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت
جو حضرت کے ساتھ بطور ثابت قدم رہی وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین
مین سے ابو بکر و عبد الرحمان بن عوف و علی بن ابی طالب و سعد بن ابی وقاص و طلحہ بن عبید اللہ و ابو عبیدہ بن
الجراح و زبیر بن العوام اور انصار مین سے حباب بن المنذر و ابو دجانہ و عاصم بن ثابت و حارث بن الصمہ و سہل
بن حنیف و اسید بن حضیر و سعد بن معاذ اور بعض روایت مین بجاے اسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے سعد
بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اوس روز آٹھ آدمیون نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت مرگ کی
کی تھی تین نے مہاجرین مین سے علی و زبیر و طلحہ اور پانچ نے انصار مین سے ابو دجانہ و حارث بن صمہ
و حباب بن المنذر و عاصم بن ثابت و سہیل بن حنیف مگر ان آٹھون مین سے ایک بھی قتل نہوا یعنی یہ سب قتل سے
محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب مین مسلمین منہزمین کے پکارتے تھے تا آنکہ اونمین سے بعض اشخاص
قریب مہراس کے حضرت کے پاس لوٹ آئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عتبہ بن
جبیر نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے بیان کیا کہ اوس روز رسول خدا صلعم کے حضور مین
تیس آدمی ثابت قدم رہے اور وہ سب یہی کہتے تھے کہ ہمارا سر آپ کے سر پر فدا اور جان ہماری آپکی جان پر

نثار اور آپ پر ہمارا اسلام غیر مودع یعنے خدا نخواستہ یہ سلام وداعی و رخصتی نہین ہے اور جب رسول خدا صلعم کو
قتال شدید پیش آئے اور حضرت پر مشرکین ٹوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابو جانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوے
اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہان تک کہ وہ بہت زخمی ہوے اوسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص اپنی جان بیچتا ہے
یعنے جان فروشون و جانبازون مین کون حاضر ہے تب ایک جماعت انصار مین سے یہ سنکر اوچھل پڑی اور
سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک اونمین عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سب نے قتال کیا یہانتک کہ ثابت قدم رہے
اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے پلٹکر آمادہ ہوگئی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو دفع کیا اور حضرت نے عمارہ
بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آ جب وہ نزدیک آ گئے تو اونکو اپنے قدم مبارک کا تکیہ لگا دیا کہ اونکے چودہ زخم
لگے تھے یہان تک کہ وہ مر گئے اور اوس روز رسول خدا صلعم لوگون کو آمادہ حرب اور اونکو قتال پر برانگیختہ کرتے تھے
اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر مار مار کر مسلمین کو پریشان و از جا رفتہ کرتے تھے اون لوگون مین یہ آدمی تھے
ایک حبان بن العرقہ اور ابو اسامہ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے لگے میرے باپ مان
تیرے فدا ہون مار تیر اور اوسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے دامن مین لگا اور اوسکے
دامن کو لیے اوڑا یعنے دامن اولٹ گیا اوسکو برہنہ کر دیا اس بات سے حبان کو ضحکہ و استہزا نے لیا رسول خدا صلعم کو
یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہی تیر یا دوسرا ایک تیر جسمین پیکان نتھا حوالہ کیا اور فرمایا
مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقہ ہنسلی مین جا لگا کہ وہ چت گرا کہ اوسکا عضو پوشیدہ کھل گیا سعد نے کہا ہے کہ
رسول خدا صلعم کو اوس روز ایسا ہنستے ہوے دیکھا کہ دندان پیشین نظر آئے اور فرمایا کہ سعد نے خوب بدلا لیا ام ایمن کا
حق تعالے نے تیری دعا قبول فرمائی اور تیرے تیر کو نشانے پہ پہونچا دیا و ایضاً اوس روز مالک بن زہیر برادر ابو اسامہ
الجشمی کا بھی تیر اندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونون بہت درپے اصحاب نبی
تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور اون لوگون کو ان دونون نے اکثر تیرون ہی سے قتل کیا تھا کہ یہ دونون
پتھرون کی آڑ مین چھپکر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت اسی گھات و تاک مین تھے کہ ناگاہ سعد
ابن ابی وقاص نے پتھرون کے پیچھے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگا رہا ہے اور اوسکا سر نظر آتا ہے تب سعد نے
اوسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اوسکی آنکھ مین جا لگا اور اوسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تڑپا ایک قد بلند ہو کے
گرا اور خدا نے اوسے قتل کیا یعنے وہ مر گیا اور اوس روز رسول خدا صلعم نے اتنے تیر چلائے کہ کمان پرچے پرچے
ہوگئی اور اوسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ اونہین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اوسی روز جنگ احد مین
قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین ایک ایسا پیکان لگا تھا کہ آنکھ اونکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی تھی قتادہ بیان
کرتے ہین کہ مین اوسی حالت مین رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری زوجہ ہے جسے میں

ایک عورت ہے کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن جمال ہے میں اوسکو بہت چاہتا ہون اور وہ مجھے بہت چاہتی ہے
مجکو اندیشہ وخوف ہے کہ میری آنکھہ اوسکو مکروہ وناگوار نظر آوے گی یعنے میں اوسکی نگاہ مین معیوب وبدنما دکھائی دونگا
پس حضرت نے اوسکی آنکھہ کو ہاتھ سے اوٹھا کر حدقہ مین پھر رکھدی کہ وہ بینا ہوگئی اور جیسے تھی ویسے ہوگئی پھر کبھی اوسمین
آنکھہ نے ایک ساعت بھی شب وروز مین اونکو ایذا نہدی چنانچہ بعد ازان جب سن اونکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے
کہ یہ آنکھہ میری قوت بصر مین تیز تر ہے اور وہ آنکھہ بہ نسبت دوسری آنکھہ کے خوش نما وخوش منظر زیادہ تھی یعنے
کیچی وغیرہ عیوب سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول ومصروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے یہانتک
کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے پیشتر اوسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا اور حضرت کے ہاتھ مین ایک ٹکڑہ
باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان مین بقدر بالشت کے لگا تھا تب اوس کمان کو عکاشہ بن محصن لیکر اوسکا رودہ کھینچکر
چڑھانے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ رودہ نہین پہونچتا ہے یعنے پورا نہین ہوتا فرمایا کھینچ پہونچ جائیگا عکاشہ
نے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے اوس رسول کو بحق مبعوث کیا ہر آئنہ مین نے اوس رودہ کو کھینچا تو وہ اسقدر
بڑھا کہ پورا ہو کر دو تین پھیرے زیادہ ہوے کہ مین نے گوشہ مین لپیٹ دیے تب حضرت نے اوس کمان کو لیا
اور بدستور اوسی سے قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابو طلحہ آگے اصحاب کے حضرت کو آڑ مین لیے ہوے
سامنے سپر ہوکے ہوے تھے راوی نے کہا مین نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہوگئی تو
اوسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور کہا رواۃ نے کہ روز احد ابو طلحہ نے اپنی ترکش سے تیرون کو نکال کر سامنے
رسول خدا صلعم کے پھیلا دیے یعنے کہ میرے پاس اسقدر تیر ہین ان سب کو صرف کرتا ہون اور یہ بڑے تیر انداز تھے
اور وا صت ڈپٹ انکی بڑے زور وشور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر مین للکار ابو طلحہ کی بہتر ہے پچاس
آدمیون سے یعنے اتنے لوگون کے زور وشور سے یا اونکے حرب وضرب سے اور ابو طلحہ کے تیر دان مین پچاس
تیر تھے اونہون نے اون سب تیرون کو روبرو سے حضرت بکھیر دیے اور باواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ میری
جان آپ پر نثار ہے پھر پیہم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے مابین سر ودوش اونکو سر اقدس
نکالے ہوے مواقع پیکان ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہان جاتا ہے اور کس نشانے پر واقع ہوتا ہے اور یہی صورت رہی
جب تک کہ تیر اونکے تمام ہوگئے تھے اور ابو طلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے (یعنے تہ جھک گئے) مجکو جان
آپ پر فدا کیجے اور آن حضرت صلعم چوب خشک زمین سے اوٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے مار اس تیر کو اے
ابا طلحہ تا آنکہ وہ اوسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہو جاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم مین جو تیر انداز کہ مذکور ومشہور تھے
از انجملہ سعد بن ابی وقاص تھے وصائب بن عثمان بن مظعون ومقداد بن عمرو وزید بن حارثہ وحاطب بن ابی بلتعہ
وعتبہ بن غزوان وخراش بن صمہ وقطبہ بن عامر بن حدیدہ وبشر بن البراء بن معرور وابو نائلہ سلکان بن سلامہ

وابوطلحہ وعاصم بن ثابت بن ابی الاقلح وقتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اوس روز ابورہم الغفاری کے سینہ پر
ایک تیر لگا وہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرت نے لعاب دہن مل دیا وہ اچھے ہوگئے چنانچہ ابورہم
نام منحور مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش مین سے چار آدمی حضرت کے قتل پر باہم متقسم ہم عہد ہوئے تھے اور
مشرکین اس بات مین اون چارون کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چارون عبد اللہ بن شہاب و عتبہ بن ابی وقاص
و ابن قمیئہ و ابی بن خلف اور اوسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ حضرت کا
ٹوٹ گیا یعنے جو دو دو دانت اوپر نیچے کے بعد دو دو اوپر نیچے کے ہوتے ہین اونکو رباعیہ کہتے ہین پس داہنی طرف
نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہوگیا تھا اور حضرت کے دونون رخسارون پر سخت صدمہ پہونچا یہانتک کہ کڑیان مغفر کی
رخسارون مین گھس گئین اور زانون پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونون زانون کا چمڑا پھٹ گیا اور ابو عامر نے گڑھے
مثل خندقون کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسول خدا صلعم بعض غار کے کنارے نادانستہ گرے تھے یعنی غار نے
اوس سے بچا لیا اور واقدی نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ حضرت کی رخسارون پر جسنے پتھر مارا وہ
ابن قمیئہ تھا اور جسکا پتھر لبون پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور اوس روز ابن قمیئہ
آگے بڑھا اور کہنے لگا مجھکو کوئی بتاوے کہ محمد کدھر ہین تو قسم ہے اوسکی جسکے لیے قسم سزاوار ہے اگر مین محمد کو دیکھ پاؤن
تو بے شک اونکو قتل کر ڈالون تا آنکہ جب اوسنے حضرت کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوئے دوڑا اور عتبہ بن ابی وقاص نے بھی
تلوار کی وار کے ساتھ پتھر مارا اوسوقت حضرت سامنے والے غار مین ہو رہے دونون رانین چھل گئین اور ابن قمیئہ کی
تلوار نے کچھ کام نکیا مگر چونکہ اوسنے بہ زور ضرب لگائی تھی تو ثقل وصدمہ سیف سے حضرت صلعم غار مین گر گئے
بعد ازان حضرت اوس غار سے نکلے اسطرح کہ عقب سے طلحہ نے اوٹھایا اور علی نے ہاتھ پکڑ کھینچ لیا تا آنکہ حضرت
سیدھے کھڑے ہوئے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید
ابی بشیر المازنی سے اونہون نے کہا مین روز احد حاضر تھا اوسوقت مین لڑکا تھا مین نے دیکھا ابن قمیئہ کو کہ اوسنے
رسول خدا صلعم پر تلوار اوٹھائی اور وار کی پھر مین نے دیکھا کہ حضرت اپنی زانوون کے بل آگے کے غار مین جا رہے
اور اوسکی آڑ مین ہو رہے اور چونکہ مین لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ اوس غار مین کود پڑے
اور مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا کہ اونہون نے حضرت کو گود مین اوٹھایا کہ حضرت اونکی گود سے سیدھے کھڑے ہوے اور بعضون نے
یون بیان کیا ہے کہ پیشانی رسول خدا صلعم کو جسنے سخت شکستگی پہونچائی یعنے پتھر سے وہ ابن شہاب تھا اور جسنے
حضرت کی رباعیہ توڑی اور خون بہایا لبون سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرت کے رخسارون پر ایسا
پتھر مارا کہ مغفر کی کڑیان رخسارون مین بیٹھ گئین وہ ابن قمیئہ تھا اور جبین منور زخمی ہوگئی تھی اور اوس سے خون بہتا تھا
اور ریش مبارک تر ہوگئی تھی چنانچہ سالم مولے ابی حذیفہ چہرۂ اقدس سے خون دھوتے تھے اور حضرت فرماتے تھے

کر وہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو اپنے نبی کے ساتھ اسطرح پیش آئے وحالانکہ نبی اونکو خدا کی طرف بلاتا تھا پس حق تعالیٰ
نے اوسوقت یہ آیہ نازل کیا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ یعنے تجکو اس امر مین کچہ دخل نہین چاہین ہم اونپر متوجہ ہون
خواہ اونپر عذاب کرین اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ مین نے حضرت سے یہ کہتے ہوے سنا کہ غضب خدا کا
اوس قوم پر بہت سخت ہے جنہنے اپنے نبی کے چہرہ سے خون بہایا اور نیز غضب خدا اوسپر بہت سخت ہی جسکو نبی نے
قتل کیا سعد نے کہا بہ دعا سے رسول خدا صلعم نے حق مین عتبہ میرے بھائی کے مجکو تسلی بخشی کہ ہر آئنہ مجکو اوسکے
قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجکو کبھی ایسی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجکو معلوم ہے کہ بیشک وہ والد کا عاق
و نافرمان بردار اور اونکے ساتھ بدخلق تھا چنانچہ مین نے مشرکین کی صفون کو دو مرتبہ چیرا ہے اور دونون بار
مین تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تا کہ اوسکو قتل کرون لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جسطرح لومڑی
کترائی کٹا جاتی ہے جب مین نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا اے بندہ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہے
کیا تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہے پس مین اس ارادہ سے یعنے اونکے لشکر مین گھس جانے سے باز رہا
پھر حضرت نے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ لَا يَحُولَنَّ الْحَوْلُ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ یعنے اے پروردگار اونمین سے
کسی پر یہ سال ہرگز گذرنے نہ پاوے سعد نے کہا واللہ اونمین سے جنہون نے حضرت کو پتھر مارا اور مجروح کیا تھا کسی پر
سال تمام نہین گذرا چنانچہ عتبہ تو مر گیا مگر ابن قمیہ کے بارہ مین خلاف ہے بعضے قائل ہین کہ وہ اوسی معرکہ مین
قتل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ روز احد جب اوسنے تیر چلایا اور تیر اوسکا مصعب بن عمیر کو لگا اور اونہی کہا لے
اس تیر کو مین ابن قمیہ ہون پس اوسکے اوس تیر نے مصعب کو قتل کیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
سوا سے اسکے کیا ہے کہ خدا تعالیٰ اوسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اوسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اوسے ذبح کریگا
اوسنے اوسکی کنپٹی مین سینگ مارا تب ابن قمیہ نے اوسکی ٹانگ چیر ڈالی اور مار ڈالا اور وہ خود بھی بسبب
بد دعا سے رسول خدا صلعم کے اوسی زخم سے اندر جبل کے مرا پڑا ہوا دکھائی دیا اور تھا ایک دشمن خدا کہ جب وہ اپنے
یارون کیطرف پہونچا اونکو خبر دی کہ رسول خدا صلعم قتل ہوگئے اور وہ شخص اولاد آرزم بنی فہر سے تھا اور اوسکا نام تھا
کہ عبد اللہ بن حمید بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اوس حالت مین جسمین تھے دیکھتا تھا تا آنکہ گھوڑا دوڑا کر آیا
اور لوہے مین تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون مجھکو
محمد کے تئین بتاو تا کہ مین اونکو قتل کرون یا پہلے اوسکے مین ہی مرون تب ابو دجانہ نے اوسے روکا اور کہا
اوس شخص کی طرف قصد کر جو بدلے محمد کے اپنی جان فدا کرتا ہے یعنے میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کر کے
ابن زہیر کے گھوڑے کو لڑکیا کہ گھوڑے نے دم دونون رانون کے اندر دبالی پھر ابو دجانہ نے اوسپر تیغ علم کرکے
للکارا کہ لے اس ضرب کو مین ابن خرشہ ہون پس اوسکو قتل کیا اور رسول خدا صلعم اونکی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے

اللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْ ابْنِ خَرَشَةَ كَمَا اَنَا عَنْهُ رَاضٍ یعنے اے خداوندا ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ مین اوس سے راضی ہون اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسحاق بن طلحہ نے عیسیٰ بن طلحہ سے اونہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اونہون نے کہا مین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے جب روز اُحد ہوا اور رسول خدا صلعم کے روے مبارک پر پتھر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرت کے رخسارون مین چبھ گئین تب مین حضرت کیطرف دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اَور لوگ بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیز روی سے گویا اوڑتے ہوے آئے مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبید اللہ آیا ہو پھر جب ہم لوگ حضرت کی خدمت مین پہنچ گئے تو یکایک ابو عبیدہ بن الجراح میرے پاس دوڑتے ہوے پہنچے اور کہا مین تجھسے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنے مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسارہ سے جو کچھ اوسمین چبھا ہے مین اوسکو نکال ڈالون ابوبکر نے کہا تب مین نے اوسکو چھوڑ دیا یعنے آگے کر دیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنے طلحہ بن عبید اللہ کو میرے پاس آنے دو تب ابو عبیدہ نے حلقہ مغفر کو اپنے دندان پیشین سے بہ زور پکڑ کر کھینچ لیا کہ پیٹھ کے بل گر پڑے اور ابو عبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا بعد ازان دوسری کڑی کو دوسرے سامنے کے دانت سے کھینچا پس ابو عبیدہ سب لوگون کے درمیان مین کھونڈے تھے اور بعضون نے یون بیان کیا ہے کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارہ حضرت سے کھینچ لیا تھا وہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور بعض نے کہا ابو الیسر تھے اور ہمارے نزدیک ثابت یہ ہے کہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور ابو سعید الخدری بیان کرتے تھے کہ روز اُحد جب رسول خدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا بہتا تھا جیسے رخنہ مشک دریدہ سے پانی بہتا ہے اور حال ابو مالک بن سنان کا یہ تھا کہ اوس خون کو اپنے منھ مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جسکا خون میرے خون مین مخلوط ہو گیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو پی لیتا ہے اونہون نے کہا ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنے پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جسکا خون میرے خون سے مس یعنے مخلوط ہو جاوے گا اوسکو آتش دوزخ نہ پہونچیگی اور ابو سعید نے کہا مین ان لوگون مین تھا جو مقام شعب سے پھیر دیے گئے تھے کہ بتابلہ کے ساتھ حاضر ہوے تھے جب وہ مسلمان جدا ہو کر جس جگہ مین بمقام رسول خدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوے جاتے تھے چنانچہ مین [illegible] ہم [illegible] حاضر ہوا پس ہم [illegible] کو ئی حضرت کی طرف آتا تھا اور ہم حضرت کو بسلامت دیکھکر اپنے دل اور [illegible] تھے تا آنکہ [illegible]

اچھی طرح سے جانتے تھے مقام قناة تک میرے ہمراہ تھے میں اور ہماری ہمت سوا سے نبی صلعم کے اور کسی طرف مصروف نہ تھی
تاہم ان کو دیکھتے ہیں اور نگہبانی کرتے ہیں (یعنی پیچھے گیا تھی ۱۲) حضرت نے جب میری طرف نگاہ کی تو فرمایا سعد بن مالک ہو میں نے
عرض کی ہاں میں ہی ہوں میرے باپ ماں آپ پر تصدق ہوں پھر میں قریب گیا اور حضرت کے پانون کو
بوسہ دیا اور حضرت اوسوقت گھوڑے پر سوار تھے فرمایا حق تعالے تیرے باپ کے بارہ میں تجھے اجر خیر
عطا کرے بعد ازان مین نے روے اقدس کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت کے دونون رخسارون پر
مثل درہم کے غار ہے اور پیشانی انور قریب جڑ بالون کے شق ہے اور کیا دیکھتا ہون کہ نیچے کے لب
مبارک سے خون جاری ہے اور داہنی رباعیہ شکستہ ہوگئی ہے اور یہ دیکھا کہ زخمون پر کچھ سیاہ سا لگا ہوا ہے
مین نے لوگون سے پوچھا کہ زخمون پر یہ سیاہ سیاہ کیا چیز لگی ہے اون لوگون نے کہا بوریا جلا کر خاکستر
اوسکی لگائی گئی ہے پھر مین نے پوچھا کہ حضرت کے رخسارون پر کسنے پتھر مارا ہے اونھون نے کہا ابن قمیئہ نے
پھر مین نے کہا یہ پیشانی پر کسکے ہاتھ سے چوٹ آئی ہے اونھون نے کہا ابن شہاب کے پتھر سے پھر مین نے کہا
لب پر کسنے پتھر مارا اونھون نے کہا عتبہ نے تب مین حضرت کی سواری کے آگے آگے دوڑتا چلا تا آنکہ حضرت
اپنے دولتسرا پر پہونچے پس گھوڑے سے اوترنے لگے لوگون نے اوٹھا کر اوتارا اور مین حضرت کی دونون ٹانگون کو
دیکھتا تھا تو دونون کا پوست شگافتہ و سنجیدہ بیٹھنے سے اٹھا ہوا تھا اور حضرت دونون سعد پر تکیہ دیے ہوے تھے
سعد بن عبادہ اور سعد ابن معاذ تا آنکہ داخل دولتسرا ہوے جب غروب آفتاب ہوا اور بلال نے اذان مغرب
کی دی تو رسول خدا صلعم اوسی حالت سے تکیہ دیے ہوے دونون سعد پر برآمد ہوے بعد ازان دولتسرا مین
تشریف لیگئے اور لوگ مسجد مین آگ جلاتے ہوے اپنے زخمون کو سینکا ہوتے تھے پھر جسوقت شفق غائب ہوئی
تو بلال نے اذان عشا کی کہی اوسوقت تک حضرت برآمد نہوے اور بلال حضرت کے دروازہ پر بیٹھے رہے
جب ایک تہائی رات کی گذری تو بلال نے ندا دی کہ الصلوۃ یا رسول اللہ یعنے جماعت تیار ہے نماز کو تشریف لائیے
تب حضرت سوتے سے اوٹھکر برآمد ہوے پھر جسوقت داخل دولتسرا ہوے تھے تو مین نے دیکھا کہ بہت
آہستہ آہستہ قدم اوٹھاتے تھے اور جسوقت مین نے حضرت کی ساتھ نماز پڑھی اور حضرت اپنی دولتسرا کیطرف
تشریف لیچلے اور لوگ حضرت کے سامنے مصلے تک صف بستہ کھڑے تھے تو مین نے دیکھا کہ اوسوقت
حضرت تنہا چلے جاتے تھے یعنے بلا اعانت غیرے تا آنکہ داخل منزل شریف ہوے اور مین اپنے اہل و قوم
کیطرف پھرا اور اونکو سلامتی حضرت کی خبر دی اون لوگون نے اس خوشخبری پر شکر خدا کیا اور باطمینان
سورہے اور اوس شب کو گروہ خزرج اور اوس مسجد مین باب نبی صلعم پر حاضر تھے اور حراست حضرت کی
فرقہ قریش سے کرتے رہے تا ایسا نہو کہ وہ دوڑ مارین اور روات کہتے ہین کہ فاطمہ علیہا السلام مع چند عورتون

ہمراہی کے اپنے گھر سے برآمد ہو کر رسول خدا صلعم کے پاس آئیں اور چہرہ مبارک دیکھا تو حضرت
کے گلے سے لپٹ گئیں اور چہرہ انور سے خون پونچھنے لگیں اور حضرت فرماتے تھے اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی
قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْہَ رَسُوْلِہٖ یعنے غضب خدا اوس قوم پر سخت ہے جنہوں نے اوسکے نبی کے
منہ سے خون بہایا اور علی علیہ السلام مقام مہراس سے پانی لائے اور فاطمہ سے کہا کہ یہ میری سیف لیو
اور پاس پانی کو اپنی سپر میں بھرا اور چاہا کہ رسول خدا صلعم کو اوس میں سے پینے او حضرت پیاسے بھی تھے
مگر پی نہ سکے اور اوس پانی میں بو بھی پائی اوس سے کراہت آئی اور فرمایا یہ پانی بدمزہ ہے پھر اوس پانی سے
صرف کلی کی تا دہن مبارک سے خون صاف ہو جاوے اور فاطمہ علیہا السلام نے اپنے باپ کا خون دھو کر
صاف کیا اور جب کہ رسول خدا صلعم نے تیغ علی کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا تو نے بہت خوب قتال کی اور تیرے ساتھ
عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمہ اور سہل بن حنیف نے بھی اچھی قتال کی اور ابو دجانہ کی سیف بھی خوب چلی
الغرض جب حضرت نے اوس پانی کے پینے کی طاقت نہ پائی تو محمد بن مسلمہ باہر نکلے اور عورتوں کے پاس پانی
تلاش کرنے لگے اور اوس وقت وہاں چودہ بیبیاں آئی تھیں اونہیں چودہ میں فاطمہ بنت رسول خدا بھی تھیں
اور وہ سب کھانا اور پانی اپنے ساتھ لائی تھیں اور مجروحوں کو کھلاتی پلاتی تھیں اور اونکی دوا کرتی تھیں
کعب بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ (یعنی بنت سعد) کو دیکھا کہ روز احد یہ دونوں
اپنے دوش پہ مشک اوٹھائے ہوئے تھیں اور حمنہ بنت جحش پیاسوں کو پانی پلاتی تھیں اور مجروحوں کا
علاج کرتی تھیں اور ام ایمن بھی مجروحوں کو پانی پلاتی تھیں الغرض جب محمد بن مسلمہ نے عورتوں کے پاس
پانی نہ پایا اور اوس روز رسول خدا صلعم کو شدت کی پیاس تھی تب محمد بن مسلمہ ایک قناۃ یعنے کاریز کی طرف مشک
لیکر گئے اور پانی اوس کاریز سے طلب کیا اور وہ مقام آج معروف بقصور تیمین ہے پس محمد بن مسلمہ آب شیرین
بھر لائے رسول خدا صلعم نے وہ پانی پیا اور محمد بن مسلمہ کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور حال خون کا یہ تھا کہ
بند نہ ہوتا تھا اور اوس حالت میں حضرت فرماتے تھے وہ لوگ اب ہرگز مثل ایسی فیروزی کے جو اونکو ملی ہے
نہ پہنچیں گے یہاں تک کہ تم رکن کو لیوینگے یعنے پہنچیں گے کہ میں اور جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون تھم
نہیں ہوتا حالانکہ وہ آپ خون دھوتی جاتی تھیں اور علی علیہ السلام ڈھال سے اوپر پانی ڈالتے تھے لہذا
فاطمہ نے ایک ٹکڑا حصیر کا لیکر جلایا جب وہ خاکستر ہوا تو اوس کو زخم پر چپکا دیا تا آنکہ خون بند ہو گیا اور
بعضے کہتے ہیں کہ پشمینہ جلا کر رکھا تھا اور بعد ازاں رسول خدا صلعم زخمہائے روئے مبارک کی دوا ہڈی کے گوند
پیسے ہوئے سے کرتے تھے تا کہ نشان زخم جاتا رہے اور ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ابن قمیئہ کا حضرت کے
شانے پر ایک ضرب لگا یا زیادہ ایک ہفتے سے پر اور چوٹ نشان روئے مبارک پر رہ گیا تھا اونکی دوا حضرت نے

استخوان کہنہ سے کی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے
اونہون نے سعید بن المسیب سے اونہون نے کہا جب روز احد ہوا تو ابی بن خلف آگے بڑھا اور مہمیز کر کے گھوڑا
دوڑا کر رسول خدا صلعم کے قریب آیا لوگون نے اوسکو روکا اور ارادہ اوسکے قتل کا کیا حضرت نے فرمایا تامل
و تاخیر کرو پس حضرت کھڑے ہوئے اور اوسوقت ہاتھ مین آپ کے حربہ تھا یعنے نیزہ کوتاہ خواہ چوب بستی
با سنان اوس سے اوسکو مارا کہ درمیان خود و زرہ کے جو دامن خود کا گردن پر آویزان رہتا ہے وہان اوسکی
گلے مین نوک سنان پیوستہ ہوگئی پس ابی اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا کہ ہڈی پسلی کی ٹوٹ گئی تب اوسکے
ہمراہی اوسکے تئین زندہ مع رخت تن لے بھاگے اور وہان سے پلٹ گئے تا آنکہ وہ اثناے راہ مین مر گیا اور
اسی کے بارے مین یہ آیہ نازل ہوا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنے جب تو نے اوسکو
مارا تو تو نے نہین مارا بلکہ خدا نے اوسکو مارا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری
نے عاصم بن عمر سے اونہون نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے اونہون نے اپنے والد سے اونہون نے
بیان کیا کہ بعد معرکہ بدر کے جب ابی بن خلف بمقدمہ فدیہ دینے اور چھوڑا لیجانے اپنے پسر کے جو روز بدر اسیر ہوا تھا
مدینے مین آیا تو کہنے لگا یا رسول اللہ میرے پاس میرا ایک گھوڑا ہے کہ مین اوسپر ہر روز سوار رہا کرتا ہون
بخوف تیزی اوسکے (یعنے براے عادت و مہارت) تا مین اوسپر سوار ہو کر آپکو قتل کرون فرمایا رسول خدا صلعم
نے بلکہ مین تجکو قتل کرونگا اوسی پر انشاء اللہ یعنے درانحالیکہ تو اوسپر سوار ہوگا اور دوسری روایت مین یون
منقول ہے کہ یہ کلمہ ابی بن خلف نے مکہ مین کہا تھا پس خبر اس بات کی حضرت کو مدینہ مین پہونچی اوسوقت
فرمایا کہ انشاء اللہ مین اوسکو قتل کرونگا درانحالیکہ وہ اوسی گھوڑے پر سوار ہوگا اور راویون نے بیان کیا
کہ عادت رسول خدا صلعم کی یہ تھی کہ قتال مین پیچھے پھر کر نہین دیکھتے تھے اسوجہ سے فرماتے تھے مجکو اندیشہ ہے
کہ ابی بن خلف کہین میرے عقب سے نہ آجاوے لہذا تم لوگ جب اوسکو آتے دیکھو تو مجھے مطلع کیجیو
وہ یہ فرما رہے تھے کہ یکبارگی ابی اپنے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا دوڑاتا ہوا آپہونچا اور اوسنے حضرت کو دیکھ پہچانا
اور باواز بلند کہنے لگا اے محمد اگر تم بچ گئے تو مین نہ بچونگا تب مسلمین نے عرض کی یا رسول اللہ اگر وہ آکر
آپکو دبوچ لیگا یعنے اگر وہ پہلے آپ پر سبقت کریگا تو اوسوقت آپ کیا کرینگے حال آنکہ وہ خود آگیا ہے
اگر اجازت ہو تو ہم مین سے کوئی اوسپر حملہ سبقت کرے حضرت نے انکار کیا پھر ابی
جب نزدیک آگیا تو حضرت نے حارث بن صمہ سے حربہ لے لیا اور اصحاب سے ہٹکر میدان لیا
ہم لوگ سامنے سے مثل پروانہ پرواز کر گئے اور جمال و شفقت و شمائل حضرت کا یہ تھا کہ جب وہ کسی امر میں کوشش
کرتے تھے تو کوئی اونکا اوس کام مین شریک نہین ہو سکتا تھا یعنے مثل اونکے کوئی کوشش نہین کر سکتا تھا

یا اونکی سی کوشش کوئی نہین کرسکتا تھا الغرض حضرت نے اوسی حربہ سے ابی کی گردن مین انی ماری کہ وہ
اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور ہنکارتا تھا جسطرح بیل ہنکارتا ہے اور اوسکے ہمراہی اوس سے کہنے لگے اے
ابو عامر واللہ تجکو کچھ ضرر نہو گا یہ شخص جسنے تجکو صدمہ پہونچایا اگر ہم مین سے کسیکے سامنے پڑجائیگا تو کسقدر ضرر
اوٹھاویگا ابی نے کہا قسم ہے لات وعزے کی یہ شخص جسنے مجکو گزند پہونچایا اگر اسیطرح ساتھ کل اہل ذی المجاز کے
پیش آیا تو وہ سب مارے جاوینگے کیا اوسنے پہلے ہی نہین کہا تھا کہ مین تجکو قتل کرونگا (ذو المجاز ایک مقام
ہے منا مین کہ ابی وہین کا باشندہ تھا) بالآخر ابی کو اوسکے اصحاب اوٹھا لیگئے اور اس شغل کے باعث وہ لوگ
طلب رسول خدا صلعم سے باز رہے بعد ازان رسول خدا صلعم جماعت اصحاب کے ساتھ چوگھاٹیون مین تھی جا ملے
اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے حربہ زبیر بن العوام سے لیا تھا اور ابن عمر کہتے تھے کہ ابی بن خلف درمیان
وادی رابغ کے مرگیا اور مین وادی رابغ مین بعد گذرنے تھوڑی رات کے چلا جاتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون
کہ میرے سامنے ایک شعلہ چمکا تو مین اوس سے ڈر گیا پھر یکایک اوسی شعلہ مین سے ایک شخص زنجیرون مین جکڑا ہوا
نکلا کہ زنجیرین بھی آگ کی طرح سرخ تھین اور العطش کہکے غل وشور کرتا تھا وناگاہ ایک شخص کہتا ہے کہ اسکو پانی
نہ پلا یہ قتل کیا ہوا رسول خدا کا ہے یہی ابی بن خلف ہے مین نے کہا دور ہو دور ہو اور بعضون نے کہا ہے
کہ وہ بمقام سرف مرگیا تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہے کہ جب حضرت نے حربہ زبیر سے لیا تھا اوسوقت
ابی نے حضرت پر حملہ کیا تا کہ اوسپر تلوار لگا وار کرے دفعۃً مصعب بن عمیر اوسکے آگے آگئے اور اپنے درمیان
اوسکے اور حضرت کے حائل کردیا اور اوسکے منہ پر تلوار ماری اور رسول خدا نے درمیان دامن خود اور زرہ کے اوسکے
ایک فرجہ شگاف یعنے جاے خالی اوسکی گردن مین تاک کر ہاتھ برچھی کی انی ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا اور
بیل کی طرح ہنکارنے لگا اور راوی نے کہا کہ اوسی عرصہ مین عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ المخزومی اپنا گھوڑا الجون
دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ اپنی پوری زرہ پہنے تھا یعنے تابیا اور رسول خدا صلعم اوسوقت شعب کیطرف جاتے تھے
تب عثمان بن عبد اللہ بقصد رسول خدا صلعم آگے بڑھا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر اسوقت تو مجسے بچ گیا تو مین
تجھسے نہ بچونگا یہ سنکر حضرت ٹھہر گئے کہ یکبارگی اوسکے گھوڑے کا پاون پھسلکر درمیان کسی غار کے اون غارون
مین سے جا تارہا جسکو ابو عامر نے حضرت کے لیے کھودا تھا پس اوسمین گھوڑا منہ کے بھل گرا پھر گھوڑا اوسمین سے
اوچھل کر نکل آیا اوسکو اصحاب نبی نے پکڑ لیا کیا اور حارث بن صمہ عثمان کے اوپر گئے اور ایک ساعت دونون مین
تلوار چلی بالآخر حارث نے اوسکے پاؤن مین تلوار ماری کیونکہ اوسوقت اوسکی زرہ کا دامن لپٹا تھا پس حارث نے
چابکدستی کرکے اوسکو حمی پر تلوار مار کر قتل کیا اور حارث نے اوس روز اوسکی زرہ جتنی نفیس اور خود جو بہت نفیس
عمدہ تھے سب لیے اور اوس روز اونکے سواے کسیکو نہین سنا کہ کسیکا سلب رخت کیا ہو اور رسول خدا صلعم

اون دونون کی قتال ملاحظہ کر رہے تھے اور حضرت نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے ناگاہ معلوم ہوا کہ عثمان
بن عبد اللہ بن المغیرہ ہے فرمایا اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَعَانَہٗ یعنی حمد ہے اوسکی جسنے اوسکو ہلاک کیا اور ایسا ہوا تھا
کہ اسی عثمان بن عبد اللہ کو عبد اللہ بن جحش نے بمقام لطن نخلہ یعنے وادی نخلہ مین اسیر کیا تھا تا آنکہ اوسکو
رسول خدا صلعم کے پاس حاضر کیا کہ فدیہ لیکر اوسکو چھوڑ دیا تھا تب وہ وہان سے پھر کر قریش کے پاس گیا
یہان تک کہ احد مین آنکر لڑا اور مارا گیا اور اوسوقت اوسکا مارا جانا عبید بن حاجز العامری بن عامر بن لوی نے
دیکھا تو آگے بڑھا اور باشند درندون کے دوڑتا ہوا آیا اور حارث بن صمہ کے شانے پر تلوار مارکر مجروح کیا پس
حارث زخمی ہوکر زمین پر گرے تا آنکہ اونکو اونکے اصحاب اوٹھا لائے تب ابودجانہ عبید کے مقابلہ پر آئے
پھر اون دونون نے تھوڑی دیر باہم چالش و کاوش کی اور ہر ایک دوسری کی ضرب سیف کو سپر پر روکتا تھا
تا آنکہ ابودجانہ نے اوسپر حملہ کیا اور اوسکو گودمین اوٹھاکر زمین پر دے مارا پھر اوسکو ذبح کر ڈالا جسطرح کوئی
بکری کو ذبح کرتا ہے بعد ازان مقتل سے پھرے اور حضرت کی خدمت مین آملے اور کہا راویون نے کہ سہل بن
حنیف دفع کرتے تھے اعدا کو رسول خدا صلعم سے ساتھ تیر زنی کے تب حضرت نے فرمایا اوز تیر دو سہل کو کہ فی الحقیقت
وہ سہل ہے یعنے سہل الخلق اور رسول خدا علیہ السلام نے التفات کی طرف ابی الدرداء کے اور حال یہ تھا کہ
صحابہ ہر طرف شکست پاکر بھاگے جاتے تھے تب حضرت نے فرمایا عویمر کیا اچھا سوار ہے بخلاف اس بات کے
کہ لوگ کہتے ہین وہ حاضر احد نہوے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ
نے محمد بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اونہون نے حارث بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اونہون نے کہا
مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جسنے ابو اسیرہ بن الحارث بن علقمہ کو دیکھا جبکہ وہ مقابل ہین تھے ایک شخص کے
بنی عوف سے چنانچہ اون دونون نے بایکدیگر تیغ زنی کی اور ہر مرتبہ ایک دوسرے پر بغلبہ حملہ کرتا تھا پس
اوس دیکھنے والے نے دیکھنا اپنا اون دونون کے تئین بیان کیا کہ وہ دونون گویا دو شیر تھے باہم لڑنے والے
کہ کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی قتال کرتے تھے بعد ازان دونون باہم لپٹ گئے اور ایک نے دوسری کو مضبوط
اور زور سے پکڑا پھر دونون لپٹے ہوے زمین پر گرے تب ابو اسیرہ اوسپر چڑھ بیٹھے اور اپنی تلوار سے اوسکو
ذبح کیا جسطرح بکری کو ذبح کیا اور اوسکو اوسیطرح چھوڑکر چلے کہ ناگاہ خالد بن الولید اپنے چپکلیان گھوڑے
سوار اور نیزہ طویل ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ابو اسیرہ کی پشت پر اکنیزہ لگایا راوی کہتا ہے مین نے دیکھا
نوک سنان سینے سے باہر نکل آئی کہ ابو اسیرہ زمین پر گرے اور مر گئے اور خالد بن الولید یہ کہتا ہوا پھرا کہ
مین ابو سلیمان ہون اور کہا راویان نے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے اوس روز قتال شدید کی چنانچہ طلحہ
کہتے ہین کہ جسوقت صحابہ نے شکست پائی تو مین نے دیکھا رسول خدا صلعم کو کہ مشرکین نے آنکر اونکو ہر طرف

گھیر لیا اوسوقت میری خاطر مین کچھ نہ آتا تھا کہ مین حضرت کے آگے رہون یا پیچھے یا داہنے رہون یا بائین
آخر کو مین کبھی سامنے حضرت کے کبھی عقب پر اعدا کو بحملۂ شمشیر دفع کرنے لگا یہان تک کہ وہ لوگ گریزان ہوئے
چنانچہ اوس روز حضرت فرماتے تھے کہ طلحہ نے بڑی کوشش کی ہے اور سعد بن ابی وقاص ذکر کرین احوال
طلحہ کے کہتے تھے کہ خدا طلحہ پر رحم کرے وہ ہم مین روز احد بزرگتر تھا از روے حمایت نبی صلعم کے لوگون نے
پوچھا اے ابو اسحاق یہ بات کیونکر ہے اونہون نے کہا کہ طلحہ حضرت کے ساتھ لپٹے رہے یعنے ساتھی تھے ساتھ رہے
اور ہم لوگ اونسے متفرق ہوگئے تھے اور کبھی جمع بھی ہوجاتے تھے مگر اونہون نے ایکدم ساتھ نچھوڑا مین نے
اونکو دیکھا کہ وہ حضرت کے گرد چارون طرف پھرتے تھے اور اپنے تئین سپر کردیا تھا یعنے سینہ سپر تھے
اور جب لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ تمہاری اونگلی مین کیا ہوا تھا اونہون نے کہا جسوقت مالک بن زہیر
الجشمی نے رسول خدا صلعم کو تاک کر تیر چھوڑا اور حال یہ تھا کہ اوسکا تیر کبھی خطا نکرتا تھا تو مین نے اپنا ہاتھ
روے مبارک کے سامنے کردیا کہ وہ تیر میرے انگشت خنصر مین آلگا اور پھاڑ دیا کہ اونگلی بیکار ہوگئی اور جب
طلحہ نے تیر چلایا تو کہا حَس (اور حَس ایک آواز ہے کہ وقت تیر زنی منہ سے عرب کے نکلتی ہے) تب حضرت
نے فرمایا اگر طلحہ بسم اللہ کہتا تو داخل جنت ہوتا اور لوگ اوسکو دیکھتے اور پھر بتصریح فرمایا کہ جو کوئی چاہتا ہو کہ دیکھنا
ایسے شخص کو جو دنیا مین چلتا پھرتا ہے یعنے زندہ ہے وحال آنکہ وہ اہل جنت سے ہے تو چاہیے کہ
دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو پس طلحہ اون لوگون مین سے ہے جنہون نے اپنی مدت عمر کو یا اپنے عہد کو پورا کیا
یعنے شہیدون مین سے ہے اور طلحہ نے کہا جب اس تفرقہ مین مسلمین متفرق ہوگئے وبعد ازان پھر جمع ہوئے
تو ایک شخص بنی عامر بن لوی بن مالک بن المضرب مین سے اپنا نیزہ ہلاتا ہوا کمیت ستارہ پیشانی گھوڑے پر
سوار مغرق باہن آگے بڑھا اور باواز بلند کہتا تھا کہ مین ابو ذات الودع ہون مجھے بتاؤ کہ محمد کدھر ہین
پس طلحہ نے کہا کہ دفعتہً مین نے اوسکے گھوڑے کو پے کیا کہ وہ اپنی دُم رانون مین دبا کے رہ گیا یعنے گر پڑا
تب مین نے اوسکا نیزہ لے لیا اور واللہ مین نے خطا نکی کہ مین اوسکی آنکھ کی پتلی مین انی ماری وہ بیل
کیطرح ہنکارنے لگا اور مین برابر اوسکے رخسار پر پاؤن اپنا رکھے رہا یہان تک کہ مین نے اوسکے تئین موت
سے ملاقات کرائی اور ایسا ہوا کہ طلحہ کے سر مین استخوان پر کسی نے مشرکین مین سے دو ضربت ماری تھی
ایک ضربت تو جب وہ مقابل تھے اور ایک جب وہ پھرے تھے پس اوس زخم سے خون بہت سا بہا تھا
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روز احد خدمت مین رسول خدا صلعم کی مین گیا تو فرمایا کہ تو اپنے
ابن عم کی ملاقات وعیادت کو جا پس مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور حال اونکا یہ تھا کہ خون اونکا
سارا بہ گیا تھا وہ بہت ناتوان و بیہوش تھے مین نے اونکے منہ پر پانی چھڑکنا شروع کیا تا آنکہ وہ ہوش مین آگئے

اور کہنے لگے رسول خدا کیسے ہین اور کیا کرتے ہین مین نے کہا بخیریت ہین اونہون ہی نے مجکو تیری پاس
بھیجا ہے تب وہ بولے الحمد للہ کہ بعد ہر مصیبت کے آسانی ہوتی ہے اور ضرار بن الخطاب الفہری نے کہا کہ
مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا جب اونہون نے اپنے عمرہ مین بمقام مروہ اپنا سر منڈایا تھا تو اونکے
سر مین استخوان کا سر پر زخم نظر آیا تو مین بولا واللہ یہ ضربت مین نے ہی اونکو لگائی تھی چنانچہ جب طلحہ میرے
سامنے آئے تھے تو ایک ضربت اوسوقت ماری تھی اور جب یہ پھر کر چلے ہین تو مین نے مکرر حملہ کرکے دوسری
ضربت لگائی تھی اور بیان کیا راویون نے کہ جب معرکہ روز جمل ہوا تھا اور علی نے اون لوگون مین سے
قتل کیا جسکو کیا اور بصرہ مین داخل ہوے تو ایک شخص عرب کا حضرت کے پاس آیا اور روبرو اونکے
کلام کرنے لگا اور کہا طلحہ کون ہے تب علی اوسے گھڑک کر بولے کیا تو روز احد حاضر تھا عظم غنائہ یعنے بزرگ تھا
کفایت کرنا طلحہ کا اسلام سے یعنے حمایت کرنا اور بچانے خود قائم و ثابت قدم رہنا اونکا پیش رسول خدا صلعم
پس وہ شخص منفعل ہوا اور چپ رہا تب ایک اور شخص قوم مین سے بولا یا علی غناء و بلاء طلحہ رحمہ اللہ یعنے کفایت
کرنا اوسکا اور سختی اوٹھانا اونکا روز احد کیونکر تھا فرمایا علی علیہ السلام نے ہان یون تھا کہ ہذا رحم کرے طلحہ پر
بتحقیق کہ مین نے اوسکو دیکھا کہ اپنے تئین اوسنے سامنے رسول خدا صلعم کے سپر کر دیا تھا یعنے سینہ سپر
ہوگیا تھا اور تلوارون مین وہ چھپ گیا اور گھر گیا تھا اور ہر طرف سے تیرون کی بوچھار آتی تھی اور وہ اوس
حالت مین واسطے رسول خدا صلعم کے سپر تھا تب اوس کہنے والے نے کہا کہ ہر آئینہ وہ دن وہ تھا جسدن
اصحاب رسول خدا صلعم قتل ہوے اور حضرت بھی اوسی روز زخمی ہوے پس علی علیہ السلام نے کہا مین حاضر تھا
شاہد ہون کہ مین نے رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کاش مین بھی اصحاب کے ساتھ در غار ہوتا اہل
جبل مین بعد ازان علی نے کہا اوس روز مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اعدا کو ایک طرف مین دفع کرتا تھا اور
ایک طرف ابو دجانہ ایک گروہ کو اونمین سے ہٹکاتا تھا اور ایک طائفہ کو اونمین سے ایک طرف سعد بن ابی وقاص
ہٹکاتا تھا یہانتک کہ حق تعالے نے اون سب کو دور کیا اور اس تہلکہ سے نجات تمام حاصل ہوئی اور اوسی روز
مین نے دیکھا کہ اونمین سے ایک غول سلاح بند جدا ہوے ہین اور اوسمین عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا پس مین
تیغ بکف اونکے درمیان مارتا ہوا گھس گیا اور اونہون نے مجھپر ہجوم کیا تا آنکہ مین بھیڑ چیرتا ہوا آخر جماعت
پہونچا اور دوبارہ اونمین مارتا ہوا پھر پھرا یہانتک کہ اپنی جا پر لوٹ آیا ولیکن اجل نے مہلت دی تھی کیونکہ
جاری کرتا ہے حق تعالے اوس امر کو جو مقدر ہوگیا ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی جابر بن سلیم نے عثمان بن صفوان سے اونہون نے عمارہ بن خزیمہ سے اونہون نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی اوس شخص نے جسنے حباب بن المنذر الجموح کو دیکھا تھا کہ وہ اوس روز دشمنون کو ہانکتا پھرتا تھا

ہانکتے تھے بعد ازان وہ لوگ اونپر ٹوٹ پڑے یہان تک کہ لوگون سنے کہا وہ قتل ہوگئے پھر وہ تیغ بکف ہمیدان
مین نکلے اور وہ لوگ اونسے متفرق ہوگئے اور جب حباب سنے اونکے ایک فرقہ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر اپنے
لشکر مین جا ملے اور حباب خدمت مین نبی صلعم کی واپس آئے اور حباب اوس روز سر بند سبز واسطے نشان
اپنے لشکر کے اپنے مغفر مین باندھے ہوئے تھے اور اوس روز عبدالرحمان بن ابی بکر گھوڑے پر سوار غرق
باہن کہ سوائے آنکھون کے کوئی عضو نہین دکھائی دیتا تھا پرے سے باہر نکلا اور ندا دی کہ انا عبدالرحمان
بن عتیق سے کون لڑنے کو نکلتا ہے راوی نے کہا یہ سنکر ابوبکر اوسکی طرف چلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
مین اوس سے لڑنے کو نکلتا ہون اور تلوار میان سے لی اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تلوار میان مین کر
اور اپنی جگہ پھر جا اور اپنی ذات سے ہمکو منفعت پہونچا اور رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن
عثمان کا مثل کسیکو نپایا سوائے سپر کے کیونکہ وہ اوس روز خاص حضرت کی طرف مقاتلہ کرتے تھے چنانچہ
رسول خدا صلعم جب داہنے بائین ضرب کے تیر چلاتے تھے تو اوسیطرف شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ تلوار کی
وار سے دشمنون کو دفع کر رہے ہین یہان تک کہ حضرت گھر گئے تو شماس حضرت پر سینہ سپر ہوگئے تاآنکہ
وہ قتل ہوگئے پس اسیوجہ سے حضرت فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن عثمان سا کسیکو نپایا مگر یہ کہ وہ سپر تھا
اور بعد تولیہ و روگردانی کے مسلمین مین سے جس شخص نے حاضر ہونے مین سبقت کی وہ قیس بن محرث تھے
کہ مسکن بنی حارثہ تک جا کر مع ایک جماعت انصار کے بہت جلد پھر آئے اور مشرکین مین سے منہ ایک جماعت کا
پھیر دیا اور اونکے ہجوم مین گھس گئے پس اوس جماعت مین سے کوئی بھاگ نہ بچا تاآنکہ قتل ہوئے اور قیس
بن محرث اونکو مار رہے تھے اور دفع کرتے تھے اپنی تلوار سے تاآنکہ اونہون نے تنہا اونمین سے چند آدمیون کو
قتل کیا پس اون لوگون نے قیس کو نیزہ سے چھید لیا چنانچہ اونکے بدن مین چودہ زخم سنان پائے گئے
کہ وہ سب اندر جسم کے کارگر ہوگئے تھے یعنے کاری لگے تھے اور دس زخم تلوار کے اونکے بدن پر لگے تھے
اور ایسا ہوا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ و خارجہ بن زید بن ابی زہیر و اوس بن ارقم بن زید یہ سب مجتمع تھا
عباس باآواز بلند کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمین اللہ و نبیکم یعنے سچا ہے اللہ و نبی تمہارا کہ یہ جو کچھ مصیبت تمپر
نازل ہوئی اوسوجہ سے ہے کہ تم لوگون نے اپنے نبی کا عصیان کیا یعنے نافرمانی و روگردانی کی حالانکہ
وہ تمسے وعدہ فتح کا کرتے تھے مگر تمنے صبر نکیا بعد ازان عباس نے اپنے سر سے خود اوتار ڈالا اور اپنے
تن سے زرہ اوتار رکھی اور خارجہ سے کہا کہ تجکو میری زرہ و خود کی حاجت ہے اونہون نے کہا مجکو حاجت نہین
بلکہ جو تمہارا ارادہ ہے وہی میرا بھی ارادہ ہے پس یہ سب کے سب قوم مشرکین مین گھس گئے اور عباس
یہ کہتے تھے کہ ہمرگاہ رسول خدا صلعم مبتلائے مصیبت ہوگئے یعنے اگر شہید ہوئے اور ہم گوشہ چشم سے دیکھتے ہین

توجہ کیا فقد رجا ایش پروردگار باقی رہا اور یہی کلمہ خارجہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے لیے پیش پروردگار ہمارے
نکچہ عذر کی جا ہے نہ کوئی حجت باقی رہی فاما عباس کو توسفیان بن عبد شمس السلمی نے شہید کیا مگر عباس نے بھی
اوسکو دو ضربتین ایسی ماری تھین کہ اوسکو دونون زخم کاری لگے تھے تب لوگ اوسکو زندہ جنگگاہ سے خستہ و مجروح
اوٹھا لیگئے اور وہ اوسی حالت جراحت مین سال بھر رہا بعد ازان زخم اوسکا اچھا ہوگیا اور خارجہ بن زید بھی
مجروح ہوئے کہ زائد از دہ زخم اونکے بدن پر لگے تھے اوسوقت صفوان بن امیہ اونکے پاس گیا اور اونکو پہچان کر
کہنے لگا کہ یہ شخص محمد کے اکابر اصحاب مین سے ہے اور اوسوقت تک رمق جان باقی تھی پس اوسنے اونکو اوسی
حالت مین شہید کیا اور اسی معرکہ مین اوس بن ارقم بھی شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ کہتا تھا کہ خبیب بن اساف کو
کسنے دیکھا ہے کیونکہ وہ اونکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور اوسی روز خارجہ کو مثلہ کیا تھا یعنے اونکا گوشت و ہیجنی اونکی
کاٹ لی تھی اور صفوان کہتا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسنے روز بدر میرے باپ کی زبان نکال لی تھی یعنے اپنے
خلف پدر صفوان پس اب مین نے اپنے دل کو تشفی و تسلی دی جب کہ مین نے اماثل و اکابر اصحاب محمد کو قتل کیا
چنانچہ ابن نوفل کو مین نے قتل کیا اور ابن ابی زہیر کو مین نے قتل کیا اور ابن اوس کو مین نے ہی قتل کیا
محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تم مین سے کون شخص اس تلوار کو
لیتا ہے جیسا کہ حق تلوار پکڑنے کا ہے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ یعنے حق تلوار پکڑنے کا کیا ہے فرمایا دشمنون کو
قتل کرنا عمر نے کہا یا رسول اللہ اس تلوار کو مین لونگا حضرت نے اونکی طرف سے منہ پھیر لیا اور اوس تلوار کو
اسی شرط پر پھر پیش کیا تب زبیر کھڑے ہوئے اور عرض کی یہ تلوار مجکو عنایت ہو پس حضرت نے اون سے بھی
اعراض کیا تب عمر اور زبیر نے اپنے دلون مین برا مانا بعد ازان حضرت نے تیسری بار پھر اوس تلوار کو پیش کیا
اوسوقت ابو دجانہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اس تلوار کو لونگا جیسا کہ حق اسکے لینے کا ہے پس حضرت نے
وہ تلوار اونکو مرحمت کی چنانچہ جب اونہون نے مقابلہ دشمنون کا کیا تو جو شرط اوس تلوار کے لینے کی تھی ادا وفا کی
کہ وہ کوسر تلوار کی ضرب دی اوسوقت ایک نے اون دونون سے یا تو عمر نے یا زبیر نے کہا کہ وہ تمہین بجائے
وشایان خود تفحص احوال اس شخص کا کرونگا اس طور پر کہ رسول خدا صلعم نے اوسکو تلوار عطا کی اور مجکو اوس سے باز رکھا تھا
راوی نے کہا پس عمر اونکے پیچھے رہے اور بیان کرتے تھے کہ واللہ مین نے کسیکو نہین دیکھا کہ ابو دجانہ کے
قتال سے بہتر قتال کی ہو البتہ مین نے اونکو ایسا دیکھا کہ وہ وہی تلوار مارتے تھے یہان تک کہ جب وہ تلوار کند
ہو جاتی تھی اور اندیشہ اس بات کا ہوتا تھا کہ یہ تلوار اب کچھ کام نکرے گی تو اوسکو پتھر پر لگاکر تیز کر لیتے تھے تب
دشمنون کو اوس سے قتل کرتے تھے یہانتک کہ وہ تلوار مانند درانتی کے شکستہ و فرسودہ ہوگئی اور ایسا ہوا تھا کہ جب رسول خدا صلعم
نے ابو دجانہ کو تلوار دی تھی تو وہ درمیان دونون صف یعنے میانہ صفوف طرفین کے ایسی چال ڈھال سے

قدم اوٹھاتے تھے کہ اونکی رفتار مین ناز و تبختر تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم نے ونکو اس روش کی رفتار سے
دیکھا تو فرمایا کہ ایسی رفتار کو یعنی اترا کر چلنے کو خدا ناپسند کرتا ہے مگر مثل اس مقام کے پسند ہے اور اصحاب مین سے بھی
چار آدمی ایسے تھے جنہون نے درمیان لشکر کے شناخت کے واسطے اپنے سرون پر سرپیچ نشانی باندھی تھی
کہ ایک اون چارون مین ابو دجانہ تھے اونہون نے اپنے سر پہ سربند سرخ باندھا تھا اسواسطے کہ جب ایسا
سربند باندھین تو قوم اونکی اونکو پہچانین کہ اسنے خوب قتال کیا ہے اور علی رضی اللہ عنہ کا سربند پشمینہ سفید تھا
اور زبیر کا سرپیچ تمغہ زرد تھا اور حمزہ کا تمغہ پر شتر مرغ تھا اور ابو دجانہ نے بیان کیا کہ اوس روز مین نے ایک عورت کو
دیکھا کہ وہ اپنے لوگون کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور بے شرمی کی شرم دلاتی تھی تب مین نے
اوسپر تلوار اوٹھائی اور پہلے مین اوسکو مرد جانتا تھا پھر جب مین نے معلوم کیا کہ وہ عورت ہے تو مجھکو ناگوار ہوا
کہ رسول خدا صلعم کی دی ہوئی تلوار سے عورت کو کیا مارون اور نام اوس عورت کا عمرہ بنت الحارث تھا اور
کعب بن مالک کہتے تھے کہ روز احد مجکو بہت زخم لگے پھر مین نے جب دیکھا مثلہ کرنا یعنی گوش و بینی کاٹنا مشرکین کا
مقتولان مسلمین کو کہ اشد و اقبح طور پر مثلہ کر رہے ہین تو مین وہان سے اوٹھا اور قتلے سے علیحدہ جا کر ایک گوشے مین
بیٹھا اور مین اپنے اوس مقام سے کیا دیکھتا ہون کہ خالد بن الاعلم العقیلی زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوئے
آہن مین سراپا غرق آگے بڑھا اور مسلمین کو گھیرتا تھا اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ گھیر لو مسلمانون کو جس طرح
چرواہے گلہ بھیڑون کا فراہم کر لیتے ہین وبآواز بلند کہتا تھا کہ اے گروہ قریش محمد کو قتل نکرو بلکہ اسیرون کی طرح
اوسکو اسیر کر لو تاکہ ہم اوسکو آگاہ کرین جو کچھ اوسنے ہم لوگون کے ساتھ کیا اور اوسکو زخمی کر کے مارین چنانچہ
وہ یہ کہہ رہا تھا کہ قزمان نے اوسکی طرف قصد کیا اور اوسکے شانے پر تلوار ماری کہ اوسکے سینے تک مین نے کھلا دیکھا
بعد ازان قزمان نے اوسکی تلوار لے لی اور پھرا کہ ایک شخص اور مشرکین مین سے سامنے قزمان کے آپڑا مین نے
اوسکی دونون آنکھون کے سوا اسکے اور کچھ اوسکے بدن سے نہین دیکھا یعنی اسباب حرب سے اوسکا تمام جسم بجز
آنکھون کے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ قزمان نے اوسکو بھی ایک ضرب تلوار ایسی ماری کہ اوسکو دو ٹکڑے کر دیا تب
ہم لوگون نے کہا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا ولید بن العاص بن ہشام تھا بعد ازان کعب نے کہا کہ مین اوسکو
دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مثل اس شخص کے کوئی اشجع یعنی البائس بہادر نہین دیکھا بعد ازان اوسکے لیے
جس بات سے مہر کر دی گئی پس اوسکی مہر ہوگئی یعنی جو کچھ اوسکے حق مین ہونا تھا وہی ہوا راوی نے کہا کس بات سے
اوسکے واسطے مہر کر دی گئی کعب نے کہا وہ یعنی قزمان اہل نار سے ہے چنانچہ اوسی روز خود کشی کی یعنی اپنے تئین
آپ ہلاک کیا اور کعب نے بیان کیا اوس روز مین نے یہ دیکھا کہ مشرکین مین سے ایک شخص زرہ وغیرہ اسباب حرب
پہنے ہوئے باواز بلند کہتا ہے کہ گھیر لو جس طرح چرواہے بھیڑون کو اکٹھا کر لیتے ہین اور اسکا ترجمہ یون بھی

کہ انکو باندہ لو جسطرح مشکیزہ یا تھیلہ پوست غنم وغیرہ کا باندھا جاتا ہے وہ یہ کہ رہا تھا کہ ناگاہ ایک مرد مسلمین میں سے اپنی زرہ پہنے ہوے اوسکے مقابل ہوا مین اوسوقت اپنی جگہ سے جا کر ابن مسلم کے عقب پر ہو گیا بعد ازان مین نے کھڑے ہو کر اپنی نگاہون مین اندازہ کرنا سامان اور آثار ہیبت دونون کا شروع کیا تو دونون مین نسبت ہر چیز کے وہ کافر بہت زیادہ معلوم ہوا الغرض مین اون دونون کو جو ایک مشرک اور ایک مسلم دوچار ہوے تھے دیکھ رہا تھا یہان تک کہ جب وہ دونون باہم مقابل ہوے تو مسلم نے اوس کافر کے شانے پر تلوار ماری کہ اوسکے سرین تک تلوار اوتر گئی کہ مشرک دو ٹکڑے ہو گیا تب وہ مسلم اوس سے جدا ہوا اور مجھسے کہنے لگا اے کعب تو نے یہ کیفیت دیکھی اور پہچانا مین ابو دجانہ ہون اور ایسا ہوا کہ ایک صحابی تھے رشید الفارسی مولی بنی معاویہ اونہون نے طرف ایک شخص کے مشرکین مین سے قصد کیا اور وہ بنی کنانہ سے تھا اور وہ لوہے مین سراپا ڈھکا تھا یعنے اسباب حرب بہت سا پہنے تھا اور وہ رجز مین کہتا تھا کہ مین ابن عویمر ہون اور اوسوقت سعد مولی حاطب اوس سے قتال کر چکے تھے کہ اوسنے اونکو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیا تھا تب رشید نے اوسپر حملہ کر کے اوسکے شانے پر ایسی ضرب تلوار کی لگائی تھی کہ زرہ کاٹ کر اوسکو دو ٹکڑے کیا اور وہ کہتے تھے لو اس ضربت کو مین غلام الفارسی ہون یعنے بچہ فارسی ہون اور رسول خدا صلعم اوسکی حرب وضرب کو دیکھ رہے تھے اور اوسکا کلام سنتے تھے تب فرمایا تو نے یہ کیون نکہا کہ خذہا وانا الغلام الانصاری یعنے لے اس ضربت کو کہ مین غلام الانصاری ہون اور اوسیوقت برادر ابن عویمر پیش آیا اور کتون کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور کہنے لگا مین ابن عویمر ہون تب رشید نے اوس خود کے سر پر بھی تلوار ماری کہ خود سر اوسکا کاٹ کر سر دو پارہ کیا اور حسب تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے لگے لے اس ضربت کو مین غلام الانصاری ہون یہ سنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا احسنت وآفرین اے ابا عبداللہ پس اوس روز یہ خطاب کنیت کا حضرت نے اونکو عطا کیا وحال آنکہ وہ لاولد تھے یعنے عبداللہ کوئی اونکا پسر نتھا جسکے نام سے اونکی کنیت ہوئی ہو اور ابو النمر الکنانی نے کہا ہے کہ جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین مشرکین کے ہمراہ آگے بڑھا اور مین اپنے دس بھائیون کے ساتھ آیا تھا کہ چار اونمین سے قتل ہو گئے تھے چنانچہ اول جسوقت ہم طرفین سے باہم مقابل ہوے تھے تو قوۃ وغلبہ واسطے مسلمین کے تھا پس مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین مشرکین کے ساتھ بھاگنے والون مین ہون اور اصحاب بنی حارث لشکر کے لیے آگے بڑھے تا آنکہ مین پاپیادہ مقام ختا تک پہونچا تھا کہ مین نے دیکھا ہمارے خیل نے پھر عود کیا مین نے خیال کیا کہ ہمارے خیل نے یون تو عود نہین کیا مگر کوئی امر اونکی راے مین بہتر آیا ہوگا پس ہم بھی اپنی قدمون پھر پلٹے گویا کہ ہم شریک خیل تھے تا آنکہ ہمنے قوم کو دیکھا بعض نے بعض کو آگے دھر لیا کہ بغیر ترتیب صفوف مقاتلہ کر رہے ہین یعنے باہم یکدیگر مختلط ہو گئے ہین ایک دوسرے کو نہین پہچانتا کہ کسکو کون مارتا ہے

اور مسلمین کا علم تو بہت پا نہیں سکتے مگر ہمارے یہانکا نشان بنی عبد الدار میں سے ایک شخص کے ہاتھ میں ہے
اور میں صدا سے شعار فیما بین اصحاب محمد کی سنتا تھا کہ وہ آپس میں پہچان کو واسطے کہتے تھے امت امت (یعنی اس
لفظ کی تکرار سے آپس کے لوگ پہچانے جاتے تھے) تو میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ امت کیا چیز ہے اور میں
دیکھتا تھا رسول خدا صلعم کو کہ اپنے اصحاب کے حلقہ میں ہیں اور تیر اونکے داہنے بائیں سے نکل جاتے ہیں
اور سامنے آونکے گر پڑتے ہیں اور پیچھے کو کترا جاتے ہیں اور اوس روز میں نے پچاس تیر چلائے اونمیں سے
بعض تیر میرا اصحاب نبی کو لگا بعد ازان مجکو حق تعالے نے اسلام کی ہدایت کی اور عمرو بن ثابت ابن وقش کو
بھی اسلام میں بڑا شک تھا کہ قوم اوسکی درباب اسلام اوس سے کلام کرتی تھی اور جواب میں کہتا تھا کہ جو کچھ لوگ درباره
اسلام گفتگو کرتے ہیں اگر میں اوسکو حق جانتا تو میں اوس سے تاخیر و انکار نکرتا چنانچہ جب روز احد ہوا تو اوسکا
اسلام ظاہر ہوا کہ رسول خدا صلعم جسوقت احد میں تھے اوسنے اسلام قبول کیا اور اپنی تلوار پکڑ کر لڑنے کو نکلا
جب قوم مشرکین میں پہونچا تو خوب قتال کرتا رہا اور ثابت قدم رہا جب بہت زخمی ہوا تو مقتولوں میں نعش
اوسکی پائی گئی اور جسوقت اوسمیں کچھ جان باقی تھی تو میں اوسکے قریب گیا اوسوقت لوگ اوس سے کہہ رہے تھے
کہ اے عمرو تجکو اس معرکہ میں کون لایا اوسنے کہا مجکو یہان اسلام لایا کہ میں ساتھ خدا اور اوسکے رسول کے ایمان لایا
اور میں اپنی تلوار پکڑ کر حاضر رزمگاه ہوا لیکن حق تعالے نے مجکو شہادت نصیب کی یہ کہکے اونہیں لوگوں کے ہاتھ
میں دم نکل گیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا وہ بیشک اہل جنت سے ہے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے
کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی خارجہ بن عبد اللہ بن سلیمان نے داؤد بن الحصین سے اونہوں نے
ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اونہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ وہ لوگوں سے جو اوسکے
گرد تھے کہتے تھے مجھے بتاؤ ایسا شخص جسنے کبھی نماز کا ایک سجدہ بھی خدا کے واسطے نکیا ہو اور وہ داخل جنت
ہوگیا اور لوگ جواب سے ساکت تھے تب ابو ہریرہ نے کہا وہ عمرو بن ثابت بن وقش ہے اور برادر بنی عبد الاشہل
کا ہے اور **راویوں** نے کہا کہ مخیریق ایک یہودی تھا علمائے یہود سے اوسنے روز سبت جب رسول خدا
صلعم احد میں تھے اپنی قوم سے کہا اے فرقہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ محمد بیشک نبی ہے اور نصرت
اوسکی تمپر حق و واجب ہے اون لوگوں نے جواب دیا کہ آج تو یوم السبت ہے یعنی اسلیے کہ شریعت یہود میں
روز سبت کوئی کام نہیں کرتے تب مخیریق نے کہا لا سبت یعنی اسلام میں حکم سبت باقی نہیں رہا یہ کہکر
اوسنے اپنا ہتھیار لگایا اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ ہولیا تا آنکہ شہید ہوا تب حضرت نے فرمایا مخیریق
بہترین یہود تھا اور ایسا ہوا تھا کہ جب مخیریق نے احد کا قصد کیا تھا تو کہا تھا یعنی وصیت کی تھی کہ اگر
میں قتل ہوں تو میرا سارا مال مال محمد کا ہے اوسکو صرف کریں جیسا اونکو خدا حکم کرے بس وہ رسول خدا صلعم کا

عامہ صدقات تھا یعنے اونکا صدقہ عام تھا اور حاطب بن امیہ جو منافق تھا اوسکا بیٹا یزید بن حاطب مرد
راستباز تھا ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر احد ہوا اور جب وہ مجروح ہوا تو قوم اوسکو زخمی و زندہ اوٹھا لے گئے
اور اوسکے گھر پہونچا دیا چنانچہ گھر والے اوسکے نزدیک بیٹھے ہوے روتے تھے تب اوسکا باپ حاطب حال
دیکھکر کہنے لگا واللہ تمہین لوگون نے اوسکے ساتھ ایسا کیا لوگون نے کہا کیونکر ہمنے کیا اور ہمنے
کیا کیا اوسنے کہا تمنے اوسکو ورغلایا یہانتک کہ وہ لڑنے کو نکلا پس مارا گیا بعد ازان وہ تم مین سے
اور یہی حالت مین ہوگیا یعنے وہ تما مسلمان ہوگیا کہ آخر کار تم اوس سے وعدۂ جنت کا کرتے ہو
کہ وہ اوسی حالت مین داخل جنت ہوگا وحال آنکہ جنت ایک باغ ہے نباتات سے (یعنے گھاس پھوس ہے)
تب اون لوگون نے کہا قاتلک اللہ یعنے تجکو خدا ہلاک کرے اوسنے کہا ایسا ہی سہی اور اقرار اسلام نکیا اور
کہا راوی نے کہ قزمان بنی ظفر مین شمار کیا جاتا تھا لیکن معلوم نتھا کہ کسکی اولاد مین سے ہے اور یہ قزمان اوس
قبیلہ کے واسطے دیوار محکم و مستحکم تھا یعنے اونکے لیے پناہ تھا اور وہ مقتل مجرد تھا کہ نہ فرزند رکھتا تھا نہ زن
اور قبیلہ مین اوس قوم و قبائل کے جو لڑائیان واقع ہوتی تھین تو اونمین شجاعت قزمان کی مشہور تھی چنانچہ
جب وہ حاضر احد ہوا تو اوسنے قتال شدید کیے کہ چھ یا سات مبارزون کو قتل کیا اور وہ خود بھی بہت زخمی ہوا
لوگون نے حضور مین رسول خدا صلعم کے ذکر کیا کہ قزمان بہت مجروح ہوگیا پس وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا
وہ اہل جہنم مین سے ہے اور جب لوگون نے قزمان سے کہا کہ اے ابوالغیداق تیرے تئین شہادت
مبارک ہو اوسنے کہا تم لوگ مجکو کس بات کی بشارت دیتے ہو واللہ ہمنے قتال جو کیا ہے تو محض اپنی
شرافت آبائی پر لوگون نے کہا ہم تجکو بشارت جنت کی دیتے ہین اوسنے کہا جنت تو حرمل یعنے نبات کوچک ہے
واللہ ہمنے قتال نہ جنت پر کیا نہ نار پر بلکہ ہمنے اپنے حسب یعنے شرافت آبائی پر مقاتلہ کیا بعد ازان قزمان نے
اپنی ترکش سے ایک تیر نکالکر اپنی گردن پر رگ سے دینے لگا دبا وجودیکہ پیکان تیز و پہنا ور تھا مگر تیر بدن مین
درنگ ہوئی تب اوسنے تلوار کی نوک سینے مین اڑاکر اور قبضہ زمین پر رکھکر ایسا زور کیا کہ پیٹھ کی پار ہوگیا
جب یہ خبر رسول خدا صلعم اس بات کا ذکر کیا گیا تو فرمایا وہ اہل نار مین سے ہے اور راوی کہتے ہین کہ
عمرو بن الجموح مرد لنگ تھے یعنے لنگڑے تھے اونکے چار بیٹے تھے جب روز احد ہوا تو وہ چارون ہمراہ رسول خدا
صلعم کے مجاہدانہ ہمیشہ شامل لشکرون کے حاضرباش رہے جب روز احد ہوا اور عمرو آمادۂ جنگ ہوے تو
اونکے بیٹون نے ارادہ کیا کہ اونکو اس قصد سے باز رکھین اور محبوس کرین اور لوگ کہنے لگے کہ تم لنگڑے ہو
تکلیف جنگ تمسے ساقط ہے دہر آئے بیٹے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے ہین یہ تمکو کافی ہے
اونہون نے کہا خوشا حال وہ تو جنت کو جاتے ہین اور مین تمہارے پاس بیٹھا رہ جاؤن تب اونکی زوجہ

بنت عمرو بن حرام نے کہا کہ مین اونکو اوس طرف متوجہ و عازم دیکھتی تھی کہ اونھون نے اپنی سپر اوٹھالی اور
یہ دعا پڑھتے چلے اللھم لا تردنی الی اھلی خزیا یعنے اے پروردگار میرے مجھکو میرے اہل کیطرف خوار و رسوا
نہ پھیریو پس جب وہ گھر سے نکلے تو اونکے بیٹے بھی ساتھ چلے و دوبارہ خانہ نشینی کے فہمایش کرتے جاتے تھے
پر اونھون نے نمانا تا آنکہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بیٹے ارادہ
کرتے ہین کہ مجھے اس سعادت سے محروم رکھین اور آپ کے ساتھ چلنے سے روکتے ہین واللہ مین تمنا رکھتا ہون
کہ اپنی اسی لنگڑی ٹانگ سے جنت مین مشی کرون حضرت نے فرمایا مگر تجھکو توحق تعالے نے معذور کیا ہے
تجھپر جہاد واجب نہین ہے اور اونکے بیٹون سے فرمایا تمپر لازم نہین ہے کہ اوسکو باز رکھو کیا عجب ہے کہ
حق تعالے اوسکو شہادت روزی کرے پس اوسکی راہ اور اسکا پیچھا چھوڑ دو چنانچہ وہ اوسی روز شہید ہوگئے
اور ابوطلحہ نے بیان کیا کہ جب مسلمین بعد ہزیمت کے جمع ہو کر آ گئے تھے تو مین نے عمرو بن الجموح کو دیکھا
کہ وہ گروہ اول مین موجود تھے (یعنے جو لوگ متفرق نہوے تھے یا جو لوگ سب سے پہلے پھر آئے) گویا کہ اوسوقت
اونکو بھی اور شہید کی پائون کیطرف مین دیکھ رہا ہون اور وہ یہ کہتے ہین کہ واللہ مین کمال مشتاق جنت
ہون بعد ازان مین نے اونکے پسر کو دیکھا کہ وہ بھی اونکے پیچھے پیچھے جھپٹا چلا جاتا ہے یہان تک کہ وہ دونون
باپ بیٹے ایک ساتھ شہید ہوے اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتون
ساتھ گھر سے نکلین اور آخر روز تفحص خبر کرتی تھین اور اوس روز تک حکم حجاب نازل نہین ہوا تھا تا آنکہ جب
انتہا سے مقام حرہ پر پہونچین کہ وہ جگہ طرف وادی کے جانے ورود بنی حارثہ کی ہے وہان ہند بنت عمرو
بن حرام خواہر عبد اللہ بن عمرو سے ملاقات ہوئی اور وہ اپنے ناقہ کو ہانکتی تھی اور اوس ناقہ پر شوہر اوسکا
عمرو بن الجموح اور بیٹا اوسکا خلاد بن عمرو اور بھائی ہند کا عبد اللہ بن عمرو بن حرام جسکی کنیت ابو جابر تھی
ان سب کی نعشین تھین تب عائشہ نے پوچھا تجھکو کچھ خبر معلوم ہے تو پیچھے اپنے وہان لوگون کو کسطرح
چھوڑ آئی ہے ہند نے کہا خیریت سے ہے رسول خدا صلعم بخیر و عافیت ہین اور ہر ایک مصیبت بعد آپکے
آسان ہے پھر ہند نے یہ پڑھا واتخذ اللہ من المؤمنین شہداء ورد اللہ الذین
کفروا بغیظھم لم ینالوا خیرا وکفی اللہ المؤمنین
القتال وکان اللہ قویا عزیزا یعنے خدا نے مومنین سے شاہد و شہید بنائے اور
کافرون کو باعث غیظ اونکے روکا کہ نہ پہونچے وہ خیر کو اور حق تعالے واسطے مومنین کے قتال کی
کفایت کرتا ہے اور حق سبحانہ تعالے بڑی قوت والا و غالب ہے چنانچہ حضرت عائشہ نے کہا یہ سب
ناقہ پر بار ہین تیرے کون ہین ہند نے کہا میرا بھائی اور میرا بیٹا خلاد اور شوہر میرا عمرو بن الجموح ہے

اونہون نے پوچھا پھر تو اونکو کہان لیے جاتی ہے اوسنے کہا بیٹے ہین انکو دفن کرنے لیے جاتی ہون
پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگی آخر ناقہ اوسکا زمین پر بیٹھ گیا ہین نے کہا اسپر بار بہت ہے اوسنے کہا
یہ کیا بار ہے اکثر اس ناقہ نے دو بار پھیر اوٹھایا ہے ولیکن اسوقت اوسکو مین برخلاف اسکے دیکھتی ہون
چنانچہ پھر اوسنے اوسکو زجر کیا تب وہ کھڑا ہوا جب اوسکو لیچلی مدینہ کیطرف تو وہ ناقہ پھر بیٹھ گیا اور جب اوسکی
اوسکا رخ پھیرا پھر چلنے کو احد کیطرف تو وہ ناقہ بہت جلد روان ہوا آخر کو ہند پاس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے واپس آئی اور حضرت کو اس بات سے خبر دی تو فرمایا یہ ناقہ مامور بامر خدا ہے بھلا تیرے
شوہر نے کبھی کچھ کہا تھا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ جب عمرو جانب احد عازم و متوجہ ہوا تھا تو اوسنے
روبقبلہ ہوکر یہ کہا تھا اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِی اِلٰی اَھْلِی خَزِیًّا وَارْزُقْنِی الشَّھَادَۃَ یعنی اے پروردگار مجھکو
پھر اہل کیطرف خوار و شرمسار نہ پھیریو اور مجھے شہادت نصیب کیجیو فرمایا اسی وجہ سے ناقہ نہین چلتا ہے
یا معاشر الانصار ہر آئنہ تم مین سے وہ لوگ ہین کہ اگر خدا کو اونمین سے کسی شے نیکوکاری کی قسم دون تو وہ
عمرو بن الجموح ہے اے ہند جسوقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہے اس دم تک ہمیشہ ملائکہ اوسپر سایہ کیے ہوئے ہین
اور انتظار دفن ہین بعد ازان رسول خدا صلعم نے تا دفن ہونے اون شہیدون کے وہین توقف کیا
بعد ازان فرمایا اے ہند عمرو بن الجموح اور تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبداللہ یہ سب جنت مین باہم یک
جا ہین ہند نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حق مین بھی خدا سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اونکی رفاقت
مین پہونچا دے جابر بن عبداللہ نے کہا روز احد لوگون نے شغل صبوح کا کیا یعنے صبح کی مے نوشی کی اون
مین سے باپ بھی تھے بعد ازان وہ سب شہید ہوئے اور کہا جابر نے کہ روز احد مسلمین مین سے جو لوگ
شہید ہوئے اونمین اول قتیل میرے باپ تھے کہ اونکو سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے قتل کیا تھا
اور جنازہ میرے باپ پر رسول خدا صلعم نے پڑھی تھی اور یہ امر قبل ہزیمت مسلمین کے ہوا تھا اور
جابر نے کہا جسوقت میرے باپ شہید ہوئے تو میری پھوپھی روتی تھین تب حضرت نے فرمایا یہ کیون
روتی ہے وحال آنکہ اوسکو یہ مرتبہ ملا ہے کہ ہمیشہ دفن تک فرشتے اپنے پرون کا اوسپر سایہ کیے ہوئے رہے
اور عبداللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے تھے کہ چند روز قبل از واقعہ احد کے مین نے مبشر بن عبد المنذر
کو خواب مین دیکھا تھا کہ اونہون نے مجھے کہا تو تھوڑے دنون مین ہمارے پاس آنے والا ہے مین نے
اور مین خواب ہی مین اوس سے پوچھا تو کہان ہے اوسنے جواب دیا کہ مین جنت مین ہون اور ہم سیر
کرتے پھرتے ہین اوسمین جہان چاہتے ہین مین نے کہا کیا تو روز بدر قتل نہین ہوا تھا اوسنے کہا ہان
مین قتل ہوا تھا پھر زندہ کیا گیا تھا جب اس خواب کا ذکر پیش رسول خدا صلعم کے ہوا تو فرمایا اے جابر یہ شہادت

تھی یعنے جو اوسنے خواب مین دیکھی تھی اور آن حضرت صلعم نے روز احد فرمایا کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو
اور عمرو بن الجموح کو ایک قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ نعش اون دونون کی جب ملی ہے تو
دونون کے عضو عضو بدن ایسے ٹکڑے ٹکڑے تھے کہ دونون کے جسم ازبسکہ پہچانے نجاتے تھے اسلیے
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ دونون کو ایک ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے
جو حکم کیا کہ اون دونون کو ایک قبر مین دفن کرو تو اس لیے کہ اون دونون مین دوستی خالص تھی جیسا فرمایا
کہ یہ دونون جو دنیا مین باہم دوستدار تھے تو دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو اور عبد اللہ بن عمرو بن
حرام سرخ رنگ فربہ اندام تھے دراز قد تھے اور عمرو بن الجموح کشیدہ قامت تھے اسوجہ سے وہ دونون
پہچانے جاتے تھے و چونکہ قبر اونکی نشیب مین تا سیل روان سے متصل تھی کہ جب اوسپر پانی جاری ہوا تو مٹی بہ گئی
قبر کھل گئی نعشین دکھلائی دیتی تھین اور اون دونون پر وہ کمل تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جسوقت عبد اللہ کے
رخسار پر زخم لگا تھا اوسوقت ہاتھ اونکا زخم پر تھا جب زخم سے ہاتھ اونکا ہٹایا گیا تھا تو خون جاری ہوا تھا
ہاتھ اونکا پھر اوسی زخم پر رکھدیا گیا تھا کہ خون تھم گیا چنانچہ اوسیطرح چہرے پر ہاتھ رکھا نظر آیا جابر نے کہا
مین نے اپنے باپ کو قبر مین دیکھا گویا کہ وہ سوتے ہین اور کچھ تغیر اونکے حال مین نہ آیا تھا لوگون نے پوچھا
تو نے اوسکے کفن کو کیسا دیکھا اونھون نے کہا نمرہ یعنے جامہ صوفی کملی مین وہ کفنائے گئے تھے کہ اون مین
اونکا چہرہ بطور خمار لپٹا ہوا تھا اور اونکے پاؤن حرمل گھاس سے چھپے تھے پس مین نے اوس نمرہ و حرمل کو
بدستور اوسی حال و ہیئت پر پایا و حال آنکہ زمانہ چھیالیس برس کا گذر گیا تھا تب جابر نے لوگون سے
مشورہ کیا کہ اوس نعش پر مشک سے استعمال خوشبو کا کیا جاوے مگر اصحاب نبی صلعم نے اس بات سے منع کیا اور
کہا اوس قبر و نعش مین کچھ احداث یعنے کوئی نئی بات نکرو اور بعضے کہتے ہین کہ معویہ نے جب ارادہ جاری کرنے
کظامہ یعنے نہر یا کاریز کا کیا اوسوقت اونکے منادی نے مدینہ مین ندا دی کہ جسکے کوئی قتیل احد کا ہو وہ حاضر ہو
یعنی اگر نہر کھودنے مین کوئی نعش نکل آوے تو وارث اوسکا اوسکو کسی جگہ دفن کرے تب لوگ اپنے مقتولون کی لینے کو گئے چنانچہ اونکی نعشین
تر و تازہ دو دو ایک قبر مین پائی گئین ناگاہ اون شہدا مین سے ایک شخص پر بیل آہنی پہنچا اوس سے خون جاری ہوا ابو سعید خدری
نے کہا اسکے بعد کوئی منکر یہ مشاہدہ اس کرامت کا کبھی انکار نکریگا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو و عمرو بن الجموح ایک ہی قبر مین
پائے گئے اور اسیطرح خارجہ بن زید بن ابی زہیر و سعد بن ربیع یہ دونون بھی ایک ہی قبر مین پائے گئے ولیکن قبر عبد اللہ بن عمرو و عمرو
بن الجموح کھل گئی تھی اسلیے کہ اوس قبر پر سیل کا ریلا بہتا تھا اور قبر خارجہ و سعد بن ربیع کی چھوٹ رہی اسلیے کہ وہ قبر گوشہ مین تھی
چنانچہ اون دونون قبرون پر مٹی برابر کر دی تھی اور جب مٹی کھودتے تھے اور کھودنے مین گرد اوڑتی تھی
اون لوگون کو خوشبو مشک کی آنے لگی اور راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے جابر سے فرمایا اے جابر

میں تجھکو خوشخبری دوں جابر نے عرض کی بہت اچھا میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں فرمایا ہے کہ اللہ حق تعالیٰ نے
تیرے باپ کو زندہ کیا اور اوس سے کلام کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے اپنے رب سے درخواست کر
اوسنے عرض کی میری آرزو یہ ہے کہ میں دنیا میں پھر رجوع کروں اور تیرے نبی کے ساتھ پھر قتل کیا جاؤں
بعد ازاں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر تیرے نبی کے ہمراہ مارا جاؤں تب حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارا حکم
جاری ہو چکا ہے کہ لوگ بعد قتل و مرگ پھر رجوع بطرف دنیا نکرینگے اور کہا راویوں نے کہ نسیبہ بنت کعب
یا عمارہ ہو کہ شک راوی ہے پس وہ زوجہ عزیہ بن عمرو تھی کہ احد میں مع شوہر اور دو پسر اپنے حاضر ہوئی تھی
اور گھر سے صبح نکلی تھی اور اوسکے ہمراہ مشک تھی ارادہ رکھتی تھی کہ مجروحوں کو پانی پلاوے پس اوسنے بھی اوس روز
قتال کی اور بلا اختشہ مبتلا ہوئی تھا اوسکو بارہ زخم برچھے اور تلوار کے لگے تھے چنانچہ ام سعد بنت سعد بن ربیع
کہتی ہے کہ میں اوس بی بی کے پاس گئی اور میں نے کہا اے خالہ تو اپنی کیفیت مجھسے بیان کر اونہوں نے بیان کیا
کہ میں اپنے گھر سے صبح کو طرف احد کے نکلی اور میں دیکھتی تھی جو کچھ کہ لوگ کر رہے تھے اور میرے پاس ایک مشک تھی
اوس میں پانی تھا تا آنکہ میں رسول خدا صلعم کی خدمت میں پہونچی اور حضرت اوسوقت اپنے اصحاب کے ساتھ تھے
اور اوسوقت تک ظفر و غلبہ مسلمین کے لیے تھا پس جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو میں حضرت کے گرد ہو کے
قتال کرنے لگی اور اعدا کو حضرت کے پاس سے بضرب شمشیر دفع کرتی تھی اور تیر مارتی تھی تا آنکہ میں زخمی ہو گئی
ام سعد نے کہا کہ پھر میں نے اوس بی بی کے شانے پر ایک زخم دیکھا کہ جسمیں غار و جوف تھا میں نے پوچھا
اے ام عمارہ یہ زخم تجھکو کسکے ہاتھ سے لگا اوسنے کہا جب لوگوں نے حضرت کے پاس سے روگردانی کی تو ابن
قمیہ آگے بڑھا اور باواز بلند کہنے لگا کہ مجھے بتاؤ محمد کہاں ہیں اگر وہ بچ گئے تو پھر میں نہ بچونگا اوسوقت
مصعب بن عمیر آگے آئے اور کچھ اور لوگ بھی اونکے ساتھ تھے کہ اونمیں میں بھی تھی تب ابن قمیہ نے مجھپر ضرب
لگائی یہ اسیکا اثر ہے باوجود زخمی ہونے کے میں نے بھی اوسکو کئی ضربیں ماریں مگر اوس دشمن خدا پر دو زرہیں
تھیں اس صورت میں کوئی ضرب کارگر نہوئی ام سعد نے کہا کہ پھر میں نے پوچھا تیرے ہاتھ میں کیونکر
یہ صدمہ پہونچا اوسنے کہا یہ صدمہ تجھکو روز یمامہ کے پہونچا کہ وہاں جب اعراب نے لوگوں کو شکست دی
اور سب بھاگ گئے تھے اوسوقت انصار نے ندا دی کہ اب ہمارے ساتھ ہو لیجیے ہم تم باہم ہو جاویں پس انصار
اکٹھا اور مجتمع ہو گئے اور میں بھی اونمیں کے ساتھ تھی یہاں تک کہ جب ہم لوگ حدیقۃ الموت میں پہونچے تب وہاں
لوگوں نے ایک ساعت قتال کی تا آنکہ ابو دجانہ باب حدیقہ پر شہید ہوئے اوسوقت اندر حدیقہ کے میں گھس گئی
اور اوس دشمن خدا مسیلمہ کو میں تلاش کرتی تھی اور ارادہ قتل اوسکا رکھتی تھی چنانچہ اونمیں سے ایک شخص
میرے سامنے آیا اور میرے ہاتھ پر تلوار مار کر قطع کیا اور واللہ وہ صدمہ میرے تئیں باہر آنے سے مانع تھا اگر

مین اوس حدیقہ پر اسواسطے چڑھی تھی تاکہ اوسکے قتل سے مطلع ہون یہانتک کہ مین اوس خبیث مردہ
مقتول پر پہونچی اور میرا بیٹا عبداللہ بن زید المازنی کپڑے سے اپنی تلوار صاف کر رہا تھا مین نے کہا تونے اسکو
قتل کیا اوسنے کہا ہان مین نے قتل کیا تب مین نے سجدہ شکر کیا اور ضمرہ بن سعید اپنی جدہ سے ذکر کرتے تھے
کہ میری جدہ احد مین حاضر ہوئین لوگون کو پانی پلاتی تھین اونہون نے کہا مین نے سنا رسول خدا صلعم سے کہ
فرماتے تھے مقام نسیبہ بنت کعب کا آجکے روز مقام فلان و فلان سے بہتر ہے اور حال یہ ہے کہ حضرت اوسکو
اوس روز قتال شدید کرتے ہوے دیکھتے تھے اور وہ اپنے کپڑے سے کمر مضبوط باندھے تھی تاآنکہ زخمی ہوئی
تیرہ زخم لگے تھے پھر جب اوس بی بی نے وفات پائی تو مین غسل دینے والیون مین تھی اوسوقت مین نے
اوسکے زخمون کو ایک ایک شمار کیا تو وہ سب تیرہ تھے اور کہا مین دیکھتی تھی ابن قمیہ کو جسوقت اوسنے اوس
بی بی کے شانے پر تلوار ماری کہ اوسکا زخم بہت گہرا تھا کہ سال بھر اوسکی دوا کی بعد ازان رسول خدا صلعم کے
منادی نے برابر جنگ حمراء الاسد کے ندا دی تب اوس بی بی نے اوس زخم کو اپنے کپڑے سے خوب کس باندھا
مگر خون بہنے سے اونمین کچھ قوت باقی نرہی تھی یہانتک کہ ہم لوگ ساری رات ٹھہرے رہے اور زخم کی تکمید
تا صبح کرتے رہے اور جب کہ رسول خدا صلعم نے حمراء سے مراجعت فرمائی اور ہنوز اپنے دولتمنزل مین داخل
نہین ہوے تھے کہ عبداللہ بن کعب المازنی کو پاس اوس بی بی کے واسطے عیادت کے بھیجا پس عبداللہ پھر
اور حضرت کو اوسکی سلامتی سے خبر دی پس آنحضرت صلعم اس بات سے خوش ہوے اور واقدی نے کہا
مجھسے حدیث بیان کی عبدالجبار بن عمارہ نے عمارہ بن غزیہ سے اونہون نے کہا کہ مجھسے ام عمارہ نے بیان کیا
کہ مین اپنے تئین دیکھتی تھی کہ جسوقت لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے گریزان ہوے اور حضرت کے پاس سواے چند آدمیون
کے دس بھی پورے نہونگے باقی رہگئے تھے اور مین اور دونون بیٹے میرے اور شوہر میرا ہم چارون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے موجود تھے اور دشمنونکو
دفع کرتی تھی اور لوگ حضرت کے پاس سے بھاگے جاتے تھے اور حضرت نے جب دیکھا کہ میرے پاس سپر نہین ہے تو حضرت نے ایک شخص بھاگنے والے کو دیکھا
کہ اوسکے پاس سپر تھی فرمایا اے صاحب سپر اپنی سپر کو اوس شخص کے تئین حوالہ کر جو قتال کر رہا ہے تب آدمی نے اپنی سپر ڈالدی
مین نے اوسکو اوٹھالی اور اوسکو حضرت کے سامنے روکے تھی اور سواران مشرکین ہمپر ایذا وار کرتے تھے
اگر وہ لوگ بھی مثل ہمارے پاپیادہ ہوتے تو انشاء اللہ ہم اونکو مار لیتے چنانچہ اونمین سے ایک سوار آگے بڑھا
اور مجھپر تلوار چلائی مین نے اوسکو سپر پر لیا پس اوسکی تلوار نے کچھ کام نکیا اور وہ پھر کر چلا کہ مین نے اوسکے
گھوڑے کو سے پے کیا تاآنکہ وہ پشت پر یعنی چت گرا اوسوقت نبی صلعم نے باواز بلند فرمایا اے پسر ام عمارہ اپنی ماں کی
یعنی جلد جا اپنی ماں کی خبر لے اوسکی اعانت کر ام عمارہ نے کہا کہ پس میرے بیٹے نے پھر میری اعانت کی
یہانتک کہ مین نے اوسکو شعوب مین وارد کیا یعنی اوسکو حوالہ مرگ کیا اور کہا واقدی رحمۃ اللہ نے کہ مجھسے

حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ عمرو بن یحیی سے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے عبد اللہ ابن زید
اونہون نے کہا مین اوس روز مجروح ہوا کہ ایک شخص نے گویا کہ وہ قتل ہوتا میرے بائین بازو پر تلوار ماری
اور پھر اوسنے مجھپر حملہ نکیا اور میرے پاس سے چلا گیا اور خون میرے زخم کا تھمتا نتھا تب حضرت نے فرمایا
اپنے زخم پر پٹی باندہ لے اوسوقت میری والدہ میرے پاس آئین اور اونکے پاس کمر مین چند پٹیان کپڑے کی
موجود تھین کیونکہ اونہون نے اسی خیال سے چند پٹیان زخمون کے لیے تیار کر رکھی تھین تب مین نے اپنے
زخم کو باندہ لیا اور حضرت صلعم کھڑے ہوے دیکھتے تھے بعد ازان میری والدہ نے کہا بیٹا جلد جا اور قوم کو مار
اور حضرت فرماتے تھے یا ام عمارہ مین لایق بالتحقیق کہ کون ایسی طاقت رکھتا ہے جیسی تو طاقت رکھتی ہے
یعنے جو کچھ تجھسے ہوسکتا ہے ویسا کون کرسکتا ہے ام عمارہ نے کہا پھر وہ شخص جسنے مجھے تلوار ماری تھی آگے بڑھا
تب حضرت نے فرمایا یہی شخص تیرے بیٹے کا یہی تلوار مارنے والا ہے ام عمارہ نے کہا پھر مین اوس سے
پیش آئی مین نے اوسکی ران پر تلوار ماری کہ وہ گر پڑا اوسوقت مین نے رسول خدا صلعم کو ہنستے دیکھا یہانتک
کہ ہنسی یہان تک کہ دندان مبارک دکھائی دیے بعد ازان حضرت نے فرمایا اے ام عمارہ آخر تو نے بدلہ لیا بعد ازان
ہم اوسپر جا پہونچے اور ہتھیارون سے حملہ کرنے لگے یہانتک کہ اوسکو قتل کیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
حمد ہے اوس خدا کا جسنے تجکو مظفر یاب کیا اور تیرے دشمن سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور بدلا تیرا اونکو آنکھون سے
دکھا دیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھکو خبر دی یعقوب بن محمد نے موسی بن ضمرہ بن سعید سے اونہون نے
اپنے باپ سے اونہون نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یعنے اونکے عہد دولت مین چند مرط یعنے
گلیم صوف و خز سے بنی ہوئے کہیں سے آئے تھے اونمین ایک گلیم بڑا عمدہ لانبا اور بہت خوب بنا ہوا تھا مردم
حضار مین سے بعض نے کہا کہ یہ چادر اسقدر قیمت کا ہے کاش آپ اس چادر کو صفیہ بنت ابی عبید
کے جو زوجہ عبد اللہ ابن عمر کی ہے بھیج دیتے (یعنے اپنی بہو کو بھیجدیجیے) اسلیے کہ وہ ابھی کم سن ہے ہنوز
عبد اللہ بن عمر کے پاس داخل نہین ہوئی ہے (یعنے تا روز عروسی اوسکے لیے زینت ہو) عمر نے کہا مین اس
گلیم کو اوس شخص کے تئین بھیجونگا جو صفیہ سے زیادہ تر حقدار ہے وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہے کیونکہ مین نے روز احد
رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جب جب مین نے دہنے بائین اپنے مڑکے دیکھا تو ام عمارہ ہی کو دیکھا
کہ وہ میرے قریب قتال کر رہی ہے اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی سعید ابن ابی زید
نے مروان بن ابی سعید بن المعلی سے اونہون نے بیان کیا کہ کسی نے ام عمارہ سے پوچھا اسنے ام عمارہ روز احد
کیا قریش کی بھی عورتین اپنے شوہرون کے ہمراہ ہوکر قتال کرتی تھین ام عمارہ نے کہا اعوذ باللہ لا واللہ یعنے
خدا کی پناہ مجھے ایسا نہین ہوا مین نے اونکی عورتون مین سے کسی عورت کو نہین دیکھا کہ اوسنے تیر چلایا ہو

یا پتھر مارا ہو مگر مین نے یہ دیکھا کہ اون عورتون کی پاس دف و ڈہل باجے تھے کہ بجا بجا کے اپنی قوم کو اونکے مرے ہوے مقتولان ہمہ یاد دلاتی تھین اور اونکے ساتھ سرمہ دانیان اور سلائیان تھین کہ جب کوئی اونکی مردون مین بھاگتا تھا یا نامردی سے ٹھہر جاتا تھا تو وہ عورتین سرمہ دانی اور سلائی پیش کرتی تھین اور کہتی تھین کہ تو عورت ہے (یعنے عورتون کا سنگار کر) اور مین نے اون عورتون کو دیکھا کہ منہ پھرائے بھاگی جاتی تھین اور وہ اپنی کمر مین لپٹے ہوے تھین اور اونکے مرد گھوڑون پر سوار اونکے سامنے سے جان بچائے منہ پھرائے بھاگے جاتے تھے تا آنکہ اوہ عورتین بھی اون مردون کے پیچھے پیچھے بھاگی جاتی تھین اور راہ مین گرتی پڑتی تھین اوسوقت مین نے ہند بنت عتبہ کو دیکھا کہ وہ قوی ہیکل اور بھاری ڈیل کی عورت ہے اور وہ خوشخو تھی چنانچہ سوارون سے خوف زدہ ہو کر ایک جا بیٹھی ہے اور چل نہین سکتی ہے اور اوسکے ساتھ ایک دوسری عورت بھی ہے یہانتک کہ اوسکی قوم کے لوگ ہم پر پھر پڑے پس وہ لوگ پہلے اپنی فیروزی کو پہونچے جسقدر پہونچے اور ہمکو اوس روز جو کچھ صدمہ منجانب تیر اندازون کے پہونچا اسلیے کہ اونہون نے نافرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی تھی پس اجر و ثواب اوس مصیبت کا ہم خدا سے طلب کرتے ہین اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے اونہون نے حارث بن عبداللہ سے اونہون نے کہا مین نے سنا عبداللہ بن زید بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر احد ہوا جب حضرت کی خدمت سے لوگ متفرق ہو گئے تو مین حضرت کے قریب گیا اوسوقت میری والدہ دشمنون کو اونسے دفع کر رہی تھین تب مجھسے حضرت نے فرمایا اے پسر ام عمارہ مین نے کہا حاضر ہون فرمایا سنگ کر مین نے اونکے حضور مین ایک سوار کو مشرکین مین سے پتھر مارا وہ پتھر اوسکے گھوڑے کی آنکھ پر پڑا اور گر پڑا ایسا تڑپا کہ وہ آپ بھی گرا اور اوسکا سوار بھی گرا تب مین نے اوسکے اوپر اسقدر پیہم پتھر پر پتھر مارے کہ اوسپر انبار ہو گیا اور آن حضرت صلعم ملاحظہ کر کے تبسم فرماتے تھے اوسوقت حضرت نے میری والدہ کے شانی پر زخم دیکھکر فرمایا امک امک یعنے خبر لے اپنی مان کی اوسکے زخم پر پٹی باندہ حق تعالے برکت نازل کرے تم لوگون پر اہل بیت سے (یعنے تم اہل بیت پر کہ تم لوگ ایک گھر والون مین سے ہو) اور فرمایا مقام تیری مان کا (یعنے رتبہ و درجہ اوسکا) بہتر ہے مقام فلان وفلان سے اور مقام تیرے ربیب کا (رابب) یعنے تیری مان کے شوہر کا بہتر ہے مقام فلان وفلان سے اور مقام تیرا بہتر ہے مقام فلان وفلان سے حق تعالی تم لوگ اہل بیت پر رحم کرے تب میری والدہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ ہمکو جنت مین آپکا رفیق کرے چنانچہ حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِی فِی الْجَنَّةِ یعنے اے پروردگار ان لوگون کو جنت مین میرا رفیق کر اوسوقت میری والدہ نے کہا اب کیا پروا ہے اوس مصیبت سے جو مجکو دنیا مین پہونچی

اور **راوی** کہتے ہین کہ حنظلہ بن ابی عامر نے عقد نکاح کیا تھا جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول سے
ناگاہ اوس دولہن کو اونکے گھر مین اوس شب کو لائے جسکی صبح کو قتال احد کا تھا اور حنظلہ نے رسول خدا صلعم
سے اجازت لے لی تھی کہ شب باشی عروس کے پاس کرین جب صبح ہوئی تو نماز صبح کی پڑھکر ارادہ روانگی کا طرف
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا اوسوقت جمیلہ اونسے لپٹ گئین تو وہ اوس بی بی کے پاس ٹھہر گئے پھر اوس سے
جدا ہوکر بعزم روانگی کا کیا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل از خروج حنظلہ کے اوس بی بی نے کسیکو بھیجکر اپنی قوم سے
چار آدمی کو بلا لیا تھا پس اونکو شاہد کیا اس بات پر کہ حنظلہ اوس سے ہم بستر ہوے ہین چنانچہ لوگون نے بعد اس
واقعہ کے جب اوس بی بی سے پوچھا کہ تو نے حنظلہ پر اون لوگون کو کیون شاہد کیا تھا اوسنے جواب دیا مین نے
دیکھا تھا کہ گویا آسمان کھل گیا ہے اور حنظلہ اوسمین داخل ہوے ہین اور آسمان پھر بدستور مل گیا ہے تب مین نے
جانا کہ یہ اونکے لیے شہادت ہے اسلیے لوگون کو مین نے اونپر شاہد کیا اس امر مین کہ وہ ہمصحبت ہوے
چنانچہ اوسی شب سے اوس بی بی کو حمل عبد اللہ بن حنظلہ کا ہوا تھا اور بعد شہادت حنظلہ کے ثابت بن قیس نے
اوس بی بی سے نکاح کیا تھا کہ وہ محمد بن ثابت بن قیس کو جنی تھی الغرض حنظلہ نے اپنا ہتھیار لیا اور احد مین
پہونچکر رسول خدا صلعم سے لاحق ہوے اور اوسوقت آنحضرت صلعم صفون کو آراستہ و مرتب کر رہے تھے لیکن جب
مشرکین بھاگنے لگے تھے تو حنظلہ بن ابی عامر ابو سفیان بن حرب کے سامنے آئے اور اوسکے گھوڑے کو پی کیا
وہ گھوڑا اٹھکر گر پڑا تب ابوسفیان بن حرب زمین پر لوٹنے لگا اور شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش مین ابوسفیان
بن حرب ہون اور حنظلہ اوسکو ذبح کیا چاہتا ہے ہر چند وہ اپنی صدا لوگون کو سناتا تھا مگر بھاگنے مین کسی نے
اوسکی طرف التفات نکی مگر اسود بن شعوب اوسکی مدد کو آیا اور حنظلہ پر حملہ کیا اور بھالا مارا کہ پار ہوگیا اور اوسی
اونکو روکے ہوے تھا لیکن حنظلہ بہ چھپے مین چہار سے ہوسے اوس سے قریب پہونچے تب اوسنے دوسرا ضرب لگایا
کہ اونکو شہید کیا اور ابوسفیان پا پیادہ وہان سے بھاگا اور دوڑتا ہوا قریش سے جا ملا اور اسود بن شعوب بھی
گھوڑے سے اوترکر ابوسفیان کے پیچھے پیچھے آیا تھا چنانچہ قول ابوسفیان کا ہے کہ جب حنظلہ شہید ہوے تو اونکے
والد اونکی نعش پر گئے اونکی نعش اونکی پہلو مین حمزہ بن عبد المطلب اور عبد اللہ بن جحش کے پڑی تھی تب اونکے
والد نے اپنے دل سے خطاب کرکے کہا کہ اس واقعہ سے پہلے مین تجکو اس شخص یعنے حنظلہ سے ڈراتا تھا واللہ
تو اے حنظلہ اپنے والد کے ساتھ نیکو کار تھا اور تو بزرگ خلق تھا اپنی حیات مین و ہر آئینہ ممات تیری ساتھ
اپنے اصحاب اور ہمراہ اشراف قوم کے ہوئی اگر حق تعالے جزاے خیر اس شہادت کی حمزہ کو خواہ اور کسیکو اصحاب
محمد مین سے عطا کرے تو تجکو بھی جزاے خیر مرحمت کرے بعد ازان اوسنے پکار کر کہا اے گروہ قریش حنظلہ کو
مثلہ نکر دینے اوسکی نعش سے ناک کان نہ کاٹو اگرچہ وہ ہمارے اور تمہارے خلاف تھا پر اسلیے کہ وہ حسن امر کو

خبر جانتا تھا اوسمین اوسنے اپنی جان کو دریغ نکیا اور نہ بچایا چنانچہ اور لوگون کی لاش مثلہ کی گئی یعنے گوش و بینی بریدہ ہوئی اور لاش حنظلہ محفوظ و مسلم رہی اور اول جسنے اصحاب نبی صلعم کو مثلہ کیا تھا وہ ہندہ تھی اور اوسنے اپنے ساتھ والیون عورتون کو حکم کیا کہ نعش شہدا کی کان و ناک کاٹ لیوین پس کوئی عورت ایسی نتھی کہ جو چوڑیان بازو بند اور کڑے اور پازیب پہنے ہو یہان تک کہ سواے حنظلہ کے سائر شہدا کی لاشون کو اونہون نے مثلہ کیا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو ما بین آسمان و زمین کے ایک چاندی کے بڑے طشت مین ما مزن سے (یعنے آب باران ابر سپید سے) غسل دیتے تھے ابو اسید الساعدی نے کہا ہم یہ سنکر حنظلہ کی نعش پر جا کر دیکھا تو واقع مین اونکے سر سے پانی ٹپکتا تھا ابو اسید کہتے ہین کہ مین یہ حال دیکھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس واقعہ سے خبر دی تب حضرت نے کسیکو پاس زوجہ حنظلہ کے بھیجکر پوچھوایا تو اون بی بی نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس حنظلہ حالت جنب مین نکلی تھے اور مروی ہے کہ وہب بن قابوس المزنی مع اپنے برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس کے اپنی اپنی بھیڑین ساتھ لیے ہوے جبل مزینہ سے مدینہ مین آئے تو مدینے کو خالی پایا مگر باقی تھے اطفال و زنان تب اون دونون نے پوچھا کہ مردمان شہر کیا ہوے لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم مشرکین قریش سے قتال کرنے احد کو گئے ہین تب اون دونون نے کہا کہ بعد معاینہ ایسے حال کے اب ہم بھی اونکے پیچھے جاتے ہین بعد ازان وہ دونون مدینے سے نکلکر احد مین پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آئے اور لوگون کو مصروف القتال دیکھا اور اوسوقت تک ظفر و غلبہ واسطے رسول خدا صلعم اور واسطے اصحاب کے تھا پس وہب و حارث بھی ساتھ مسلمین کے لوٹ مین مشغول ہوے اور مشرکین بطریق ناگہان آ پہونچے چنانچہ اونکے عقب سے پرا سوارون کا آپڑا اونمین خالد بن الولید و عکرمہ بن ابی جہل دونون تھے پس وہ لوگ کہ باہم مختلط ہو گئے تا آنکہ اون دونون یعنے وہب و حارث نے اشد قتال کی اور جب ایک گروہ مشرکین کا جدا ہو کر مقابلہ پر آیا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین سے اس فرقہ کے لیے کون روکنے والا ہے وہب بن قابوس نے عرض کی مین یا رسول اللہ پس وہب کھڑے ہوے اور اونکو تیر مارنے لگے یہان تک کہ وہ لوگ پلٹ گئے بعد ازان ایک اور گروہ اونکا سامنے آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اس گروہ کے لیے کون ہے پھر مزنی نے عرض کی مین حاضر ہون یا رسول اللہ پس وہب مزنی پھر کھڑے ہوے اور اون لوگون کو تلوار سے دفع کیا یہان تک کہ وہ لوگ لوٹ گئے اور وہب بھی اپنی جگہ پر پھر آئے بعد ازان ایک اور کتیبہ نظر آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا ان لوگون کے لیے کون کھڑا ہوتا ہے مزنی نے عرض کی یا رسول اللہ مین موجود ہون حضرت نے فرمایا اوٹھو کھڑا ہو اور شاد باش ہو جنت سے تب وہب مزنی شادان و فرحان

کھڑے ہوے اور کہنے لگے واللہ مین کسیکو آرام لینے نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہب گھوڑے پر سوار ہو
اور اون لوگون کے درمیان گھس گئے اور تلوار کرنے لگے اور آن حضرت صلعم اور سائر مسلمین دیکھ رہے تھے
یہان تک کہ اونکے لشکر کے منتہا پر نکل گئے اور حضرت دعا کرتے تھے کہ اللھم ارحمہ یعنے اے پروردگار اوسپر
رحم کر بعد ازان وہب پھر کر پھر اونمین درآئے اور برابر یہی حال رہا آخر اعدا نے اونکو گھیر لیا اور اونکی
تلوارین اور برچھیان اونپر پڑنے لگین پس اونکو اونہون نے قتل کیا اور اوس روز اونکے بدن مین
بیس زخم سنان پائے گئے کہ تمام وہ زخم مقتل مین لگے تھے (اور مقتل جسم انسان مین اوس جگہ کو
کہتے ہین جہان زخم و ضرب لگنے سے آدمی مرجاتا ہے) اور اوس روز لاش اونکی بہت بُری طرح سے
مثلہ کی گئی یعنے ناک کان کاٹ لیا تھا بعد ازان اونکا برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس بھی کھڑے ہوے
اور مثل برادر بزرگ اپنے خوب قتال کی یہان تک کہ شہید ہوے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے
خوشتر ین موت جسپر مین اپنا مرنا چاہتا ہون وہ موت ہے جسپر مُزنی مرے اور بلال بن الحارث المزنی بیان
کرتے تھے کہ ہم لوگ ساتھ سعد بن ابی وقاص کے جنگ قادسیہ مین حاضر تھے جب ہماری فتح ہوئی اور غنائم
درمیان ہمارے تقسیم ہوئی پس ایک جوان آل قابوس کا مزینہ مین سے اپنے حصہ سے محروم رہ گیا تب
مین سعد کے پاس گیا اوسوقت وہ سوکر اوٹھے تھے اونہون نے کہا بلال مین نے کہا ہان اونہون نے
کہا مرحبا تم خوب آئے اور یہ شخص کون تمہارے ساتھ ہے مین نے کہا یہ شخص میری قوم مین آل قابوس سے ہے
تب سعد نے کہا اے جوان تو اوس مُزنی کا کون ہے جو روز احُد شہید ہوا اوس جوان نے کہا مین اوس مزنی
کے بھائی کا بیٹا ہون سعد نے کہا مرحباً و اہلاً یعنے تیرے آنے سے دل شاد ہوا اور آرام جان ملا حق تعالے
تیرے دیکھنے سے آنکھون کو ٹھنڈا کرے یہ وہ شخص تھا یعنے وہب مُزنی کہ روز احُد مین نے اوس سے
ایسا مشہد و مقتل دیکھا کہ کسی اور سے نہین دیکھا چنانچہ مین نے اوس روز دیکھا کہ مشرکین نے ہمکو چارون
طرف سے گھیر لیا اور رسول خدا صلعم ہمارے بیچ مین تھے اور گروہ گروہ غول غول ہر طرف نظر آتے تھے
اور آنحضرت صلعم لوگون پر نگاہ ڈالتے تھے اور اونکے بشرے سے اونکی قیافہ شناسی کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اس غول سے کون مقابلہ کرتا ہے تو مُزنی کہتا تھا یا رسول اللہ مین قتال کرونگا اور ہر بار
جب حضرت اعادہ اوس ارشاد کا کرتے تھے تو مُزنی بھی ہر مرتبہ اپنے اوسی جواب کو عرض کرتا تھا پس مجھے
نہین بھولتا ہے آخر مرتبہ کہ آخر کو وہ کھڑا ہوا تھا جب آن حضرت صلعم نے فرمایا اوٹھ کھڑا ہو اور شادمانی
جنت کی حاصل کر پس وہ اوٹھ کھڑا ہوا سعد نے کہا تب مین بھی کھڑا ہوا اور اوسکے پیچھے پیچھے چلا خدا
خوب جانتا ہے کہ اوس روز جسطرح وہ طالب شہادت تھا مین بھی مثل اوسکے طلب کرتا تھا چنانچہ مین

درمیان لشکر مشرکین کے گھس گیا یہان تک کہ دوبارہ اونمین مین پھر گیا اور اعدا اوسکو قتل کر چکے تھے اور مجھے
آرزو تھی کہ واللہ اوس روز اوسکے ساتھ مجکو بھی شہادت نصیب ہو لیکن میری اجل نے تاخیر کی بعد ازان سعد نے
اوس جوان کا سہم اوسیوقت طلب کیا اور اوسکو وہ دیا اور کچھ زیادہ بھی دیا اور کہا تجھے اختیار ہے کہ ہمارے پاس
قیام کر خواہ اپنے اہل کی طرف بازگشت کر بلال نے کہا نہین یہ جوان رجوع بطرف اہل چاہتا ہے پس ہم دونون پھرے
اور سعد نے کہا مین حاضر تھا تو مین نے دیکھا کہ رسول خدا صلعم مزنی کی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے خدا تجھسے
راضی ہو پس مین بے شبہہ تجھسے راضی ہون بعد ازان مین نے دیکھا کہ آن حضرت اپنے دونون پاؤن سے اوسکی
نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے کہ قدر اسکو زخم لگے ہین اور میرے تئین خوب معلوم تھا کہ اوسوقت اوسکی
قبر پر کھڑے رہنا حضرت کو بہت شاق و دشوار تھا یہان تک کہ وہ لحد مین رکھے گئے تو اونکی نعش پر ایک چادر تھی
اوسپر نقش علم سرخ (یعنے بیل بوٹے و نشان وغیرہ کے) بنے تھے کہ حضرت نے اوس چادر کو کھینچکر اونکے سر مین
بطور خمار یعنے سرپیچ کے لپیٹا اور اوسکو طول مین دراز کیا تو وہ نصف رانون تک پہونچی پھر حکم کیا تو حرمل
یعنے گھاس پھوس جمع کیا اور لحد مین اونکے دونون پاؤن پر پھیلا دیا بعد ازان حضرت وہان سے اپنی جا کو پھر
پھرے پس نہتھی کوئی ایسی صورت میرے مرنے کی جو مجھے محبوب زیادہ ہو اس بات سے کہ مین ملاقات کرون خدا سے اسی
مثل حالت سے مزنی کے اور راویون نے بیان کیا کہ جب ابلیس نے باواز بلند پکار کر کہا کہ محمد قتل ہوے
تو لوگ متفرق ہوگئے چنانچہ بعضے اونمین سے وارد مدینہ ہوے اور پہلے جو شخص داخل مدینہ ہو کر خبر دیتا تھا کہ
رسول خدا صلعم قتل ہوے وہ سعد بن عثمان ابو عبادہ تھا پھر بعد اوسکے بہت سے لوگ وارد مدینہ ہوے یہانتک کے
اپنی عورتون کے پاس پہونچے تب اون عورتون نے کہنا شروع کیا کہ تم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے
بھاگ آئے ہو اور ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ آئے ہو پھر ابن ام مکتوم
اون لوگون کے ساتھ رفق و نرمی کرنے لگے اور اونکو اپنی رفاقت مین رکھا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ابن
ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ اپنا مقرر کر گئے تھے کہ وہ لوگون کی پیش نمازی کرتے تھے بعد ازان اونہون نے کہا کہ
مجھے احد کے سیدھے راستے پر لگا دو تب لوگون نے اونکو سیدھا راستہ بتا دیا چنانچہ جو کوئی احد کی راہ پر آتا تھا
اوسکو ملتا تھا اوس سے خبر پوچھتے تھے تا آنکہ وہ ایک ایسی قوم سے لاحق ہوے جنہون نے سلامتی و خیریت نبی صلعم
سے آگاہ کیا تب ابن ام مکتوم اوس جگہ سے مدینہ مین پھر آئے اور جو لوگ بھاگ آئے تھے اونمین سے ایک تو
فلان تھے اور حارث بن حاطب و ثعلبہ بن حاطب و سواد بن غزیہ و سعد بن عثمان و عقبہ بن عثمان و خارجہ بن عامر
کہ پہونچا بنقاص ملل اور اوس بن قیظی تھا مع چند نفر بنی حارثہ سے یہ سب قبیلہ شقرہ کے یہان پہونچے اونسے
ام ایمن کی ملاقات ہوئی وہ اونکے منہون پر خاک اوڑاتی تھین اور اونمین سے بعض کے تئین کہا کہ یہان

ہرچند سے توجہ نہ کی تب اور اپنی تلوار مجکو دے کے چنانچہ ام ایمن مع چند چھوکریون کے طرف اللہ کے متوجہ ہوئین
اور بعض رواۃ مین سے جو اس حدیث کو روایت کرتا ہے کہتا ہے کہ مسلمین اوس جبل سے آگے نکلدے تھے
اور تھکے ورنہ وہ اس مین تھے اور وہان سے دوسری جگہ تجاوز نکی تھی اور وہ گروہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا
اور بعض کہتے ہین کہ درمیان عبد الرحمان اور عثمان رض کے کچھ کلام ورنجش تھا چنانچہ عبد الرحمان نے ولید بن عقبہ کو
بلا بھیجا اور کہا اپنے برادر کے پاس جا اور مین جو کچھ تجھسے بیان کرون اوسکو تو بطریق پیام پہونچا کیونکہ تیرے سوا
کسیکو مین ایسا نہین جانتا کہ وہ اس پیغام کو اوسکے تئین پہونچاوے ولید نے کہا مین ایسا کرونگا عبد الرحمان
نے کہا تو میری طرف سے کیو کہ عبد الرحمان تجھسے کہتا ہے کہ مین حاضر بدر تھا اور تو غیر حاضر تھا اور مین احد مین
ثابت قدم رہا اور تو وہان سے بھاگ آیا اور مین بیعت رضوان مین شریک تھا اور تو شریک نتھا پس ولید عثمان رض
کے پاس گئے اور یہ پیام پہونچایا عثمان نے کہا میرے بھائی نے سچ کہا کہ بدر سے جو مین پیچھے رہ گیا تو واسطے
بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے رہ گیا کہ وہ علیل تھین چنانچہ رسول خدا صلعم نے مجکو میرا سہم وحصہ بھی عطا کیا
پس مین بمنزلہ حضار بدر کے تھا اور روز احد سے باز رہ گیا تو حق تعالے نے اسکو مجھسے عفو کیا واما غیر حاضری
بیعت رضوان سے پس مین مکے کی طرف جو نکلا تو مجکو حضرت نے بھیجا تھا اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ عثمان
طاعت خدا اور طاعت رسول مین جاتا ہے اور رسول خدا صلعم نے اپنے دونون ہاتھون مین سے ایک ہاتھ بیعت مین
دیا کہ وہ ایک مثل دوسرے کے تھا پس نبی کا دست چپ بھی بہتر ہے دست راست سے غرضکہ جب ولید بن عقبہ
عبد الرحمان کے پاس پھر آئے تو عبد الرحمان نے جواب سنکر کہا میرے بھائی نے سچ کہا اور کہا راوی نے کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھکر یہ آیت پڑھی قَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ
اور کہا یہ اون لوگون مین سے ہین جنسے خدا نے عفو کیا اور بجز اکہ خدا نے اور کسی چیز سے عفو نہین کیا مگر یہ کہ
اونکو وہان سے پھیرا اور حال یہ تھا کہ یوم التقی الجمعان یعنے جسروز دونون جماعت باہم دوچار ہوئی تو اونہون نے
روگردانی کی تھی اور ایک شخص نے ابن عمر رضا سے حال عثمان رض کا سوال کیا اور کہا کہ اونہون نے ہرگاہ روز احد گناہ
عظیم کیا اور خدا نے اونسے عفو کیا وحال آنکہ وہ اون لوگون مین تھے جنہون نے روز التقاے جمعان سے
روگردانی کی تھی پھر اونہون نے تمہارے درمیان مین ایک گناہ صغیر کیا پس تم لوگون نے اوسکی عوض مین اونکو
قتل کیا اور علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ جب روز احد لوگون نے اوس معرکہ مین سعادت کی اوسوقت امیہ بن
ابی حذیفہ بن المغیرہ آگے بڑھا اور وہ زرہ پوش اور آہن مین لپٹا تھا کہ سوا دونون آنکھون کے اور کچھ نظر
نہین آتا تھا اور کہتا تھا کہ آج بدلا بدر کا ہے پس ایک شخص مسلمین مین سے پیش آیا کہ امیہ نے اوسکو قتل کیا علی
علیہ السلام نے کہا کہ تب مین نے امیہ پر حملہ کیا اور اوسکے سر پر تلوار ماری وچونکہ اوسکے سر پہ کلاہ آہنی اور آو

تھا اور مین کوتاہ قامت تھا تو تلوار میری اوسکے منہ کی چونچ پر پڑی اور کارگر نہوئی اور اوسنے جو پھیر تلوار چلائی
تو مین نے سپر پر لی پس تلوار اوسکی پھر مین گر گئی پھر مین نے اوسکو تلوار ماری وجہ کہ دامن زرہ اوسکی کر سوندھا
(یعنی پانون کھلے تھے) تو مین نے اوسکے دونون پانون کاٹ ڈالے اور وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار میری کھینچ
کھینچی جب اوسکو نکال لی تو وہ گھٹنے ٹیک کر کھڑا ہو کر دار کرنے لگا تا آنکہ مین نے اوسکے زیر بغل خالی کیا تا وہ دیکھا اور مین
تلوار کا پھیلا دیکھا دیا کہ وہ مرگیا مین وہان سے اپنی جا پر پھر آیا اور مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس روز بطریق رجز فرمایا کہ انا ابن العواتک یعنی مین فرزند عواتک کا ہون (عواتک جمع عاتکہ یعنی حضرت کے
کے جدات مین نو بیبیون کا نام عاتکہ ہوا ہے) والا روایت حضرت نے اوس روز فرمایا کہ مین نبی ہون نہی کذب
نہین کہتا مین ابن عبد المطلب ہون اور صحابہ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
آئے یعنی روز احد اور وہ اوسوقت بیچ مجلس چند مسلمین کے بیٹھے تھے اوسی عرصہ مین انس ابن النضر بن ضمضم
انس بن مالک بھی اوس محفل کی طرف گذرے اور پوچھا کس وجہ سے تمنے قعود و توقف اختیار کیا (یعنی جنگ سے
کیون بیٹھ رہے) اونہون نے جواب دیا کہ رسول خدا صلعم شہید ہوگئے تب انس بن النضر نے کہا کہ پھر بعد اونکے
تم لوگ زندہ رہکر کیا کروگے اونکی کھڑے ہو اور لڑ مرو جسپر مرے رسول خدا صلعم مر گئے بعد ازان انس بن النضر
نیزہ دستی وجا بکی سے تلوار پکڑ کر قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہوے اوسوقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا
مین تمنا رکھتا ہون کہ روز حشر خدا اوسکو امت واحدہ یعنی بے مثل مانند و پیشوا اوٹھاویگا کہ اونکے چہرے پر ستر زخم
لگے تھے کہ وہ پہچانے نجاتے تھے تا آنکہ اونکی خواہر نے اونکے حسن سر انگشتان یا حسن بنان سے اونکو پہچانا تھا اور کہا
راویون نے کہ گذر مالک بن دخشم کا پاس خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا کہ اوسوقت وہ درمیان اپنے حشوہ
یعنی زہرہ مردم خدام مین بیٹھے تھے اور اونکے بدن مین تیرہ زخم تھے اور وہ سارے زخم مقتل مین لگے تھے
(مقتل جسم انسان مین وہ مقام ہے جہان زخم لگنے سے ہلاک ہو جاتا ہے) پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم ہوا
کہ محمد قتل ہوے خارجہ نے کہا اگر محمد قتل ہوے تو خدا تو زندہ ہے جسکو موت نہین ہے اور حال یہ ہے کہ محمد
تبلیغ کر چکے اب تو اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو ایضاً گذر مالک بن دخشم کا طرف سعد بن ربیع کے ہوا اور
اونکے بدن مین بارہ زخم لگے تھے اور تمام وہ زخم مقتل مین تھے پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہے کہ محمد
شہید ہوے سعد بن ربیع نے جواب دیا مین گواہی دیتا ہون کہ آنحضرت محمد نے رسالت اپنے پروردگار کی پہنچا دی
اب تو اپنے دین کے لیے جہاد کر کیونکہ حق تعالی حی و قائم ہے وہ تو نمریگا اور ایک منافق کہتا تھا کہ رسول اللہ
قتل ہوے تم لوگ اپنی قوم مین پھر چلو کہ وہ لوگ اپنے گھرون مین داخل ہوگئے اور واقدی نے کہا
کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمار نے حارث بن الفضیل الخطمی سے اونہون نے بیان کیا کہ

اوس وقت بسبب مسلمین مشغول غنیمت متفرق ہوگئے اور باخود پریشان و پشیمان تھے اوسوقت ثابت بن دحداحہ انکی طرف
کو باواز بلند کہنے لگے اے گروہ انصار میری طرف متوجہ ہو میں ثابت ابن الدحداحہ ہوں اگر محمد شہید ہوئے تو حق تعالےٰ
تو زندہ و باقی ہے جو کبھی نمریگا پس تم لوگ سب اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو کہ حق تعالےٰ تمکو غالب فرمانیوالا ہے
اور تمہاری نصرت کرنیوالا ہے پس چند اشخاص انصار سے اونکے شریک ہوگئے تب ثابت مع اون مسلمین کے
جو اونکے ساتھ تھے آمادہ جنگ ہوے اور اونکے مقابلے کے واسطے ایک فرقہ مشرکین کا سلاح بند مقرر ہوا
اونمین چند رئیس اونکے تھے مثل خالد بن الولید اور عمرو بن العاص و عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن الخطاب کے
پس یہ سب مسلمین پر دست درازی کرنے لگے اور خالد بن الولید نے ثابت بن وحداحہ پر ساتھ نیزہ کے حملہ کیا
پس ایسا نیزہ مارا کہ پار ہوگیا اور وہ بیجان ہوکر زمین پر گرے اور جو مردم انصاری اونکے ہمراہ تھے وہ سب
شہید ہوے چنانچہ کہتے ہیں کہ جو لوگ مسلمین میں سے شہید ہوے یہ لوگ یعنے ثابت بن دحداحہ وغیرہ
آخر شہدا تھے اور رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ طرف شعب کے پہونچے پس وہاں یعنے احد میں کوئی
قتال کنندہ نتھا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل معرکہ احد کے ایک یتیم انصاری نے ابو لبابہ پر بمقدمہ عذق یعنے نخل خرما
باردار کے جو درمیان متخاصمین کے متنازع فیہ تھا دعوے کیا اور رسول خدا صلعم نے فیصلہ بحق ابو لبابہ کے
کیا تھا اور اوس یتیم نے اوس عذق پر بہت جزع و فزع کی تھی تب آنحضرت صلعم نے وہ عذق ابو لبابہ
درخواست اوس یتیم کے طلب فرمایا مگر ابو لبابہ نے دینے سے انکار کیا اور آنحضرت ابو لبابہ سے فرماتے تھے کہ
بدلے اس عذق کے تیرے لیے جنت میں عذق ہے اسپر بھی ابو لبابہ نے انکار کیا اوسوقت ابن الدحداحہ
عرض کی یا رسول اللہ آپ ارشاد کیجیے کہ اگر میں اوس یتیم کو اوسکا عذق دلوا دوں تو میرے لیے کیا جایزہ ہوگا
حضرت نے فرمایا اوسکی عوض تجکو جنت میں عذق ملیگا تب ثابت ابن الدحداحہ یہ مژدہ سنکر پاس ابی لبابہ
بن المنذر کے گئے اور اوس عذق کو بعوض ایک باغچہ نخل کے ابو لبابہ سے خرید کر لیا اور اوس لڑکے یتیم کو حوالہ کردیا تھا
اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ رُبّ عذق مذلّل لابن الدحداحۃ فی الجنۃ یعنے بہت سے
عذق جنت میں ابو دحداحہ کے لیے تیار کیے گئے ہیں یعنے اوسکے لیے مہیا ہیں پس بنابر اس ارشاد کے شہادت
ابن دحداحہ کی امیدگاہ تھی یہانتک کہ وہ احد میں شہید ہوے اور ضرار بن الخطاب گھوڑے پر سوار نیزہ اولار
ہلاتا ہوا آیا اور عمرو بن معاذ کو ایسی انی ماری کہ پار ہوگئی اور حال عمرو کا یہ تھا کہ اوسکے سامنے چلے ہی جاتے تھے
یہانتک کہ اوسکو زیر کیا کہ وہ منہ کے بل گر پڑا اور کہنے لگا کہ ایسے شخص کو تو کم نکر جسنے تیری تزویج حور عین سے
کرادی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ اصحاب محمد میں سے میں نے دس صحابہ کا عقد تزویج کر دیا ہے ابن واقدی نے ابن
جعفر سے سوال کیا کہ کیا ضرار نے دس مرد کو قتل کیا تھا ابن جعفر نے کہا مجھے یہ خبر نہیں پہونچی مگر یہ کہ اوسنے

تین آدمی کو قتل کیا اور اوسی روز ضرار نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھی نیزہ مارا تھا اور یہ اوسوقت جب
اس معرکہ میں لوگ متفرق ہو گئے تھے اور ضرار نے وقت ضرب سنان کے کہا اے ابن خطاب یہ ضربت نعمت
مشکورہ ہے واللہ ایسا نہیں کہ میں تمکو قتل کروں اور ضرار ابن الخطاب اکثر باتیں کیا کرتا تھا اور ذکر وقعہ [illegible]
جنگ احد کا ذکر کرتا تھا اور ذکر انصار کر کے اونپر رحمت بھیجتا تھا اور اونکا غنی ہونا اسلام میں اور شجاعت اونکی
معرکہ میں اور پیش قدم ہونا اونکا واسطے موت کے یاد کیا کرتا تھا بعد ازان کہتا تھا کہ جب شہید ہوئے سردار قوم کے
بدر میں مارے گئے تھے تو میں دریافت کرنے لگا تھا کہ ابو الحکم کو کسنے مارا کہتے تھے ابن عفرا نے اور امیہ بن خلف کو
کسنے قتل کیا کہتے تھے خبیب بن اساف نے اور عقبہ بن ابی معیط کو کسنے قتل کیا کہتے تھے عاصم بن ثابت بن ابی الافلح
اور فلان کو کسنے مارا اوسکا نام بھی مجھسے بتایا پھر میں نے کہا سہیل بن عمرو کو کسنے اسیر کیا لوگون نے کہا مالک
بن دخشم نے پھر جب ہمنے احد کیطرف خروج کیا تو میں کہتا تھا کہ اگر وہ لوگ (یعنے مسلمین) اپنے حصارون میں
اقامت رکھینگے تو وہ بلند بہت ہیں ہمکو اونکی طرف کوئی سبیل سالی کی نہوگی سوا اسکے کہ ہم چند روز
مقیم رہ کر پھر جاوینگے اور اگر وہ لوگ اپنے حصار سے نکلکر ہماری طرف خروج کرینگے تو ہم اونپر ظفر یاب ہونگے
کیونکہ ہمارے ساتھ جمعیت کثیر ہے جو اونکی جمعیت سے بہت زیادہ ہے اور ہماری قوم موتور ہے یعنے عوض
خون سے ہنوز محروم ہیں اور ہم اپنے ساتھ زنانی سواریاں لیکر نکلے ہیں کہ وہ ہمکو ہمارے مقتولان بدر کو یاد دلاوینگی
(یعنے یہ کہ وہ سبب تحریک غیرت و شجاعت و تہور کا ہونگی) اور ہمارے ساتھ کراع ہیں یعنے ہمارے ساتھ گھوڑے ہیں
اور اونکے یہان کراع نہیں ہے اور ہمارے ساتھ سلاح اونکے سلاح سے بہت زیادہ ہیں بالآخر اونکی یہی
امر قرار پایا کہ اونہون نے خود خروج کیا چنانچہ ہمارے اونکا مقابلہ ہوا واللہ پس ہم اونکے سامنے نہ ٹھہر سکے یہانتک
کہ شکست پاکر پسپا ہوئے اور گریزان و روگردان ہوئے اوسوقت میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ جنگ پہلی جنگ
بدر سے بھی سخت تر ہے اور میں نے خالد بن الولید سے کہنا شروع کیا کہ قوم پر حملہ کر تو وہ کہنے لگا تو کسی سمت
موقع دیکھتا ہے کہ اوسطرف ہم حملہ کرین تب میں نے اوس جبل کیطرف نگاہ کی جسپر گروہ تیر اندازان تھا کہ وہ
خالی ہے تب میں نے کہا اے ابو سلیمان اپنے پیچھے دیکھ پس خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی
پھیری اور رجوع کی اور ہمنے بھی اوسکے ساتھ رجوع کی تب ہم اوس جبل پر پہونچے تو اوسپر کسیکو نہ پایا
جسکا کچھ خطرہ ہو مگر وہان ہمنے چند نفر پائے کہ اونکو گرفتار کرلیا بعد ازان ہم جب اپنے لشکر میں پہونچے تو دیکھا
کہ قوم تاراج کر رہی ہے اور لشکر کو لوٹ رہے ہیں تب ہمنے اونپر شدت سے زور ڈالا کہ وہ ہر طرف کنارہ کش ہوگئے
اور جسطرح ہمنے چاہا اونکو تلوارون پر دھرلیا اور ہم سرداران قبیلہ اوس اور خزرج کو ڈھونڈھنے لگے جو ہمارے
احبہ بزرگون کے قاتل تھے مگر ہمنے اونمین سے کسیکو نہ دیکھا کہ وہ لوگ [illegible]

اور وہ دو بیٹے ناقہ کے ہوا تھا کہ اسی ما بین میں انصار آ پڑے اور بہک کر ہم میں خلط ہو گئے اور بعض لوگ کہ سوار تھے
لیکن وہ ہمارے سامنے ثابت قدم رہے اور بڑی کوشش اور جانبازی کی یہاں تک کہ اونہوں نے میرے
گھوڑے کو بے کیا تب میں پیدل ہو گیا پس میں نے اونمیں دس مردوں کو قتل کیا پر اونمیں سے ایک مرد
کے ہاتھ سے میں سوت بالغ سے دو چار ہو گیا تھا اور اوس نے مجھے خون کی لڑائی اور وہ شخص لپٹا تھا چھوڑتا نہ تھا
یہاں تک کہ ہر طرف سے لوگوں نے اوسکو سنان نیزہ سے چھید لیا تب وہ زمین پر گر پڑا پس حمد ہے اوس خدا کی
جسنے اونکو (یعنے شہدا کو) کرم کیا میرے ہاتھ سے (یعنے اونکو شہادت ملی) اور اونکے ہاتھوں سے میرا امر
بھی آسان ہوا اور صحابہ راویوں نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون حال ذکوان بن عبد قیس کا
معلوم ہے علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوئے طرف ذکوان کے
دیکھا یہاں تک کہ جب وہ اوسے لاحق ہوا تو کہتا تھا اگر تو بچ گیا تو پھر میں نہ بچونگا پس گھوڑے سے اوسپر حملہ کیا
اور ذکوان پیدل تھے کہ اونکو یہ کہکے تلوار ماری لے اس ضرب کو میں ابن علاج ہوں تب میں نے اوسپر
کہ وہ سوار تھا حملہ کیا پس اوسکے پاؤں پر تلوار ماری کہ نصف ران سے اوسکا پاؤں جدا ہو گیا بعد ازاں
میں نے اوسکو گھوڑے سے نیچے گرا کر اوسپر چڑھ بیٹھا اور چونکہ وہ زخمی تھا جلد اوسکا کام تمام کیا آخر معلوم ہوا
کہ وہ ابو الحکم بن الاخنس بن شریق بن علاج بن عمرو بن وہب الثقفی ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی صالح بن خوات نے یزید بن رومان سے اونہوں نے کہا کہ خوات بن جبیر بیان کرتے تھے کہ جب مشرکین دوبارہ پھر آئے
اور جبل کی طرف متوجہ ہوئے تو اوسکو قوم نے خالی کیا مگر عبد اللہ بن جبیر مع دس مردوں کے وہاں باقی تھے اور مقام عینین کی بلندی پر قائم تھے
پھر جب خالد بن الولید و عکرمہ مع سواران ہمراہی دکھلائی دیے تو عبد اللہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ جدا جدا
پھیل جاؤ تاکہ قوم اپنی جا سے حرکت نکریں بعد ازاں جدا جدا اعدا کے صدمات بانہی اور آفتاب کو سامنے کرکے
ایک ساعت گرم قتال رہے تا آنکہ امیر اونکے عبد اللہ بن جبیر شہید ہوئے اور ہمراہی اونکے زخمی ہوئے پس
جب عبد اللہ زمین پر گرے تو اونکا رخت تن اوس قوم نے اوتار لیا اور اونکو بری طرح مثل کیا یعنے گوش
و بینی وغیرہ اعضا کو بریدہ کیا اور نیزہ اونکے شکم سے پار ہو گیا تھا کہ ناف سے تا پہلو و شانہ پھٹ گیا تھا اور
انتڑیاں نکل پڑی تھیں پھر جب وہ مسلمین اس حال سے پھرے تو خوات ابن جبیر کہتے ہیں کہ میں اوسی حالت میں
اونکے پاس گیا تو وہاں مجھکو ایک ہنسی آئی کہ اوس ہنسی سے مجھکو ہنسی نہیں آئی اور ایک مقام میں مجھکو
نیند آئی کہ ویسے مقام میں کسیکو نیند نہیں آتی اور میں نے بخشش کی یعنے بذل نفس کیا ایسی جگہ جہاں کوئی
بذل نہیں کرتا لوگوں نے پوچھا کیا بات تھی تو کہا جب میں نے نعش عبد اللہ کو اوٹھایا پس میں نے اوسکی دونوں
بانہیں پکڑیں اور ابو حبہ نے دونوں پاؤں پکڑے اور میں نے اپنے عمامہ سے اونکے زخم کو باندہ لیا تھا چنانچہ

اوسی عرصہ مین کہ ہم اونکو اوٹھانے کے لیے جاتے تھے اور گروہ مشرکین ایک کنارے تھے تا آنکہ عباس میرا زخم سی
کھل پڑا پھر آنتین باہر نکل آئین تب ابو حنّہ گھبرایا اور پیچھے پھر پھر کے دیکھنے لگا اوسکو گمان ہوا کہ کوئی دشمن
آپہونچا اوسوقت مجھی ہنسی آئی پھر ایک شخص نے میرے سینے کے مقابل نیزہ لگایا تو اوس حالت مین دفعتہً
مجھ پر نیند غالب ہوگئی اور وہ نیزہ دور ہوگیا پھر مین نے اپنے تئین دیکھا تو اوس جگہ جا پہونچا تھا جہان عبد اللہ
کی قبر کھودنی منظور تھی اور میرے پاس میری کمان تھی تو کھودنا جبل مین ہمکو سخت ودشوار ہوا تب ہم وادی مین
اوتر آئے اور نوک کمان سے کھودنے لگے وچونکہ اوسمین زہ چڑھی تھی تو مین نے کہا یہ زہ خراب ہوتا کام ہوجاوے
پس مین نے اوسکو اوتار لیا بعد ازان گوشہ کمان سے قبر کھودنے لگا تا آنکہ کام ہمارا درست ہوا تب ہم نے
نعش کو دفن کیا اور وہان سے پھرے اور اوسوقت گروہ مشرکین ہمسے دور ایک کنارے تھے اور ہم اونکو دیکھ
رہے تھے پس اونہون نے جنگ درمیان ڈالی مگر یہ کہ پھر گئے اور کہا راوی نے کہ وحشی نام ایک غلام تھا
دختر حارث بن عامر بن نوفل کا اور بعضے کہتے ہین کہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا چنانچہ دختر حارث نے اوس غلام سے
کہا کہ میرا باپ روز جنگ بدر مارا گیا پس اگر تو تین شخص مین سے کسی ایک کو قتل کرے تو مین تجھکو آزاد کردون
اگر چہ تو قتل کرے محمد کو یا حمزہ بن عبد المطلب کو یا علی بن ابی طالب کو اسلیے کہ سوا اسکے ان تینون سے کوئی
اوس قوم مین کسیکو نہین دیکھتی کہ وہ میرے باپ کا ہمسر ہووے پس وحشی نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم کے بارے مین تو
تجھکو یقین ہے کہ مین اونپر قادر نہونگا کیونکہ اصحاب اونکے اونکو تنہا نہین چھوڑتے ہین پھر وحشی ذکر
کرتا ہے کہ مین نے کہا اور حمزہ پس بخدا اگر اونکو مین سوتا ہوا دیکھون تو ہیبت سے جگا بھی نہین سکتا اور علی
پس اونکو مین طلب کرتا تھا اور اسی اثنا مین کہ مین لوگون کے درمیان سے علی کو طلب کرتا تھا تا آنکہ میرے
سامنے ایک شخص نظر آیا مین نے جانا علی ہے مگر وہ شخص جو نظر آیا تو ڈرا ہوا دہشت زدہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا
مین نے کہا یہ وہ میرا حریف نہین ہے جسکو مین طلب کرتا ہون (یعنے علی) ناگاہ مین نے دیکھا کہ حمزہ
لوگون کی بھیڑ چیرتے ہوئے آپہونچے تب مین اونکو دیکھکر ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اور وہ نیز گیسو اور
پر ریش تھے پس اونسے سباع بن ام انمار نے سامنا کیا اور ام انمار مکہ مین ختانہ تھی (یعنے ختنہ گری عورتون کا
کرتی تھی) اور کنیز تھی شریق بن علاج ابن عمرو بن وہب ثقفی کی اور کنیت سباع کی ابو نیار تھی چنانچہ حمزہ نے کہا
اسے پسر مقطعۃ البظور کے تو بھی اونمین سے ہے جو ہمپر ہجوم کرسکتے ہون (مقطعہ یعنے ختنہ کاٹنے والی بظور وہ چیز
کہ درمیان دو لب فرج کے ہوتی ہے اور اوسکا ختنہ کیا جاتا ہے پس حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ختنہ
کرنے والی کے بیٹے تو بھی ہمپر حملہ کرنے آیا ہے) میرے قریب تو آ پس اوسکو اوٹھا لیا جیسا اوسکے دونون
پاؤن زمین سے اوٹھ گئے تو اوسکو زمین پر دے مارا اور اوسکو پیرون تلے دبا لیا تو وہ تڑپنے لگا

بکری وقت ذبح تڑپتی ہے پھر جب اونہون نے سر بلند کرکے مجکو دیکھا تو میری طرف آگے بڑھے اور ایک نالی کے کنارے ہوکر آنے لگے کہ پاؤن اونکا پھسلگیا تب مین نے نیزہ اپنا ہلایا اور اونکے گرنے سے خوش ہوا پھر اونکے پیچھے پر مین نے نیزہ مارا کہ شانے سے پار ہوگیا اوسوقت ایک گروہ نے اونکے اصحاب مین سے اونکی طرف رجوع کی مین سنتا تھا کہ وہ پکارتے تھے اے ابو عمارہ مگر وہ جواب نہ دیتے تھے تب مین نے کہا واللہ یہ شخص مرگیا اور مین نے جاکر ہند بنت عتبہ سے ذکر کیا اور جو کچہ اوسنے اپنے باپ و چچا و بھائی کا صدمہ حمزہ کے ہاتہ اوٹھایا تھا یاد دلایا اور اوسوقت اصحاب حمزہ کو جب اونکے مرجانے کا یقین ہوا تو وہ لوگ اونکی نعش سے ہٹ گئے تھے اور مجکو وہ نہین دیکھتے تھے کہ مین پھر اوس نعش کے قریب گیا اور پیٹ پھاڑکر کلیجہ نکال لیا اور اوسکو پاس ہند کے لایا اور مین نے اوس سے کہا کہ اگر مین تیرے باپ کے قاتل کو قتل کرون تو میرے لیے کیا جائزہ ہے اوسنے کہا میرا سلب یعنی رخت تن سب حاضر ہے تب مین نے کہا یہ کلیجہ حمزہ کا حاضر ہے اوسنے اوسکو چبالیا اور پھر منہ سے ڈال دیا مگر مجکو معلوم نہین کہ کیون اوسکو پھینک دیا آیا نگل نسکی یا گھن کہا کر اوسکو اوگل دیا بعد ازان اوسنے اپنا کپڑا اور زیور مجکو اوتار دیا اور وعدہ کیا کہ جب تو مکے کو جائیگا تو تجکو دس دینار دونگی بعد ازان اوسنے کہا مجھے اوسکی نعش دکھا دے تب مین نے لاش اونکی بتا دی اوسنے اونکے مذاکیر یعنی ذکر اور انثیین کاٹ لیے اور ناک اور دونون کان کاٹ لیے بعد ازان اوسنے مجکو اپنے دونون کڑے اور بازوبند اور پازیب اوتار دی مین یہ سب مکے مین لیگیا اور وہ کلیجہ اپنے ہمراہ لائی اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اونہون نے سنا زہری سے اونہون نے سنا عروہ سے اونہون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبیداللہ بن عدی بن خیار نے اونہون نے کہا جب ہمنے غزوہ کیا شام مین بزمان عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے تو گذر ہمارا بعد نماز عصر کے مقام حمص مین ہوا تب ہم لوگون نے پوچھا یہان وحشی کہان ہے لوگون نے کہا تم لوگ اسوقت اوسکے پاس نہین جاسکتے ہو کہ وہ اس گھڑی شراب پی رہا ہے اور تیسری مین اوسکی صبح تک یونہی رہیگا تب ہم لوگ اوسکی لیے وہان شب باش رہے اور ہم سب اسی آدمی تھے پھر جب ہم نماز صبح پڑہ چکے تو اوسکے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ایک بہت بوڑھا آدمی ہے اور اوسکے بیٹھنے کے لیے ایک ربیہ (یعنی پوستین یا قالین اونی) بچھا ہے اوسپر وہ بیٹھا ہے ہم لوگون نے اوس سے کہا کہ تجہ حال قتل حمزہ و قتل مسیلمہ کا ہمسے بیان کر اوسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور اس بات سے اوسنے منہ پھیر لیا تب ہمنے کہا کہ آج کی رات ہم لوگ تیرے ہی لیے یہان شب باش رہے ہین تب اوسنے بیان کرنا شروع کیا کہ مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا تھا جب لوگون نے احد کیطرف خروج کیا تو جبیر نے مجھے بلایا اور کہا

تو نے مقتل طعیمہ بن عدی کا دیکھا ہے کہ اوسکو روز بدر حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا تھا چنانچہ اوسوقت سے
آج تک ہمیشہ ہماری عورتین حزن شدید مین ہین اگر تو حمزہ کو قتل کرے تو تیرے لیے آزادی ہے تب مین لوگون کے
ساتھ نکلا اور میرے پاس کئی نیزے تھے اور جب مین پاس ہند بنت عتبہ کے جاتا تھا تو وہ مجھسے کہتی تھی ایہا ابادسمہ
(یعنی خاموش اے ابو دسمہ) میری خاطر حزین کو تسلی دے اور تشفی کر آخر جب ہم وارد احد ہوئے تو مین نے
حمزہ کو دیکھا کہ لوگون کے آگے آگے چلے جاتے ہین اور ہماری جماعت کو بھگاتے ہین اور میری طرف کو دیکھا اور
مین نے ایک درخت کے پیچھے اونکے لیے ایک کمین بنا رکھی تھی تو جب وہ میری طرف آگے بڑھے اوسیوقت
سباع الخزاعی اونکی طرف بڑھا تب حمزہ نے کہا تو بھی اے پسر زن ختنہ کاٹنے والی کے اون لوگون مین سے
ہے مجھپر ہجوم و زیادتی کر سکتے ہون میرے پاس تو آ یہ کہہ کے حمزہ نے آگے بڑھکر اوسکو اوٹھا لیا تا آنکہ مین نے
دیکھا کہ اوسکے دونون پاؤن زمین سے اونچے ہوئے اور سفیدی پاون تلے کی نظر آئی تب اوسکو زمین پر پٹک مارا
پھر اوسکو قتل کیا پھر بسرعت تمام میری طرف کو بڑھے کہ ناگاہ ایک مغاک اونکے سامنے پڑا کہ وہ اوسمین گر پڑے
اوسوقت مین نے اونکو برچھی ماری کہ ان اوسکی اونکے زیر ناف جا لگی کہ اونکی دونون زانون کے پار نکل گئی اوسوقت
مین نے اونکو قتل کیا اور مین ہند بنت عتبہ کے ہمراہ رہتا تھا پس اوسنے مجکو اپنا لباس و زیور صلہ مین دیا
محمد بن الواقدی علیہ الرحمہ نے بیان کیا بقیہ قول وحشی کا کہ اما مسیلمہ پس ہم جب عدیقۃ الموت مین داخل ہوے
اور مسیلمہ کو دیکھا تو مین نے اوسکو نیزہ مارا اور انصار مین سے بھی ایک شخص نے اوسکو تلوار ماری پس خدا بہتر جانتا ہے کہ
ہم دونون مین سے کسنے اوسکو قتل کیا (یعنی کسکی ضربت سے وہ مرگیا) مگر مین نے ایک عورت کو بالاے کاخ سے
یہ کہتے ہوئے سنا کہ مسیلمہ کو غلام حبشی نے مارا تب عبید اللہ نے کہا کہ مین نے وحشی سے پوچھا کہ تو مجھے پہچانتا ہے
اوسنے مجھپر نگاہ کر کے کہا تو ابن عدی ابن عاتکہ بنت ابی العیص ہے مین نے کہا ہان اوسنے کہا مجکو تیرا زمانہ یاد نہین ہے یعنی درمیان اوس زمانہ کے
بہت مدت گذر گئی بعد اوسکے کہ مین نے تجکو وہین اوٹھا کر تیری مان پاس مکہ مین جہان وہ تجکو دودہ پلایا کرتی تھی پہونچایا کرتا تھا
(مکہ مین ہو پیج ہے قبیلہ بنی کجاوہ) اور پھر مین نے دیکھا اوٹھنا تیرے دونون قدمون کا (یعنی چلنا تیرا) بیان تک
کہ تو اسوقت موجود ہے اور یون ہوا کہ ہند کے دونون پاؤن مین دو پاے برنجن یعنی خلخال تھے جڑاو نگینہ یمانی
سے بنے ہوئے اور دو دستبانی چاندی کے تھے یعنی کڑے اور انگشتریان چاندی کی (یعنی چھلے) اوسکے پاون کی
اونگلیون مین تھے پس اوسنے یہ سب مجکو اوتار دیا اور راویون نے کہا کہ صفیہ بنت عبد المطلب کہتی تھین کہ
جب ہم ٹیلون پر چڑھائے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان بن ثابت مقرر کیے گئے تھے اور ہم لوگ فارغ تھین
(فارغ بانہی کو وہ نام حصن ہے) کہ ناگاہ چند نفر یہودی آئے اور اوس ٹیلے پر تیر چلانے لگے تب مین نے کہا
اے پسر فریعہ یہ تیرے پاس آ جا سبب ہے اونہون نے کہا واللہ مجکو سے طاعت و اختیار اوس امر کا نہین

پہنچا ہمراہی رسول خدا صلعم سے بالغ ہوا ہے یعنے اگر ایسی استطاعت ہوتی تو مین ہمراہ حضرت کے احد کو جاتا
پھر کہا صفیہ نے کہ آخر وہ یہودی بالا سے حصار پر چڑھا آتا تھا تب مین نے کہا (یعنے حسان سے) میرے ہاتھ مین
تلوار کو خوب مضبوط باندہ دے پھر تو ہٹ جا تب اونہون نے ایسا ہی کیا کہ تلوار میرے ہاتھ مین باندہ دی کہا
صفیہ نے کہ تب مین نے اوسکی گردن پر تلوار ماری (یعنے جو یہودی کہ حصن پر چڑہ آیا تھا) اور اوسکے سر کو اوسکے
ہمراہیون کی طرف پھینکا جب اونہون نے اوسکے سر کو دیکھا تو پسپا ہو گئے اور مین فارغ مین کچھ دن چڑھے بالائی
حصن سے دیکھ رہی تھی تو مین نے نیزون کا وار دیکھ کہا کہ کیا یہ نیزے اونکے ہاتھون مین سے ہین پھر مین کیونکر
دیکھتی تھی اور نہین جانتی تھی کہ وار اون نیزون کے میرے بھائی حمزہ پر چل رہے ہین اور کہا صفیہ نے کہ بعد ازان
مین آخر روز وہان سے نکلی تا آنکہ پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی وایضاً صفیہ بیان کرتی تھین کہ مین بالائے
حصن سے دیکھتی تھی اور پہچانتی تھی ہزیمت اصحاب نبی کو اور حسان نے اقصائے حصن پر رجوع کی تھی جب اونہون نے
وہان سے غلبہ اصحاب نبی علیہ السلام کا دیکھا تو سامنے آئے اور دیوار حصن پر کھڑے ہوئے وایضاً صفیہ نے
کہا کہ جب مین حصن سے نکلی اور تلوار میرے ہاتھ مین تھی تا آنکہ بنی حارثہ مین پہونچی تو مین نے انصار کی چند عورتون کو
پایا کہ ام ایمن بھی اونکے ساتھ تھین پھر ہم اول چلنا اونکا ہے یعنے ہم سب باہم بلا کشتابی تمام روانہ ہوئے
تا آنکہ مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی اور اوسوقت اصحاب حضرت کے مجتمع تھے پس پہلے مجکو علی میرے بھتیجے ملے
اونہون نے مجھسے کہا اے پھوپھی تم یہان سے پھر جاؤ اسلیے کہ لوگون مین تفرقہ ہے تب مین نے پوچھا کہ رسول خدا
صلعم کا کیا حال ہے اونہون نے کہا بحمد اللہ خیر ہے مین نے کہا مجھے بتا دو وہ کہان ہین تا مین اونکو دیکھون
اونہون نے مشرکین سے خفیہ مجکو طرف حضرت کے اشارہ کیا مین اونکے پاس گئی تو اونکو زخمی دیکھا اور راوی
کہتا ہے کہ رسول خدا صلعم فرما رہے تھے کہ کیا حال ہے میرے عم کا کیا حال ہے میرے عم حمزہ کا اوسوقت حارث
بن صمہ دریافت حال کے لیے گئے جب اونکو دیر لگی تو علی بن ابی طالب گئے اور وہ رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے
یا رب ان الحارث بن الصمہ کان رفیقا و بنا ذا ذمہ قد ضل فی مہامہ مہمہ یلتمس الجنۃ فیما ثمہ
یعنے اے پروردگار حارث بن صمہ جو ہمارا رفیق اور ہمارے ساتھ مین وہ صاحب عہد و ہمت ہے وہ گم ہو گیا ہے
وادی پر آفت و سخت مین وہ طالب ہے جنت کا جس جا مین کہ وہ ہے (واقدی نے کہا مین نے اس حدیث کو
اصبغ بن عبد العزیز سے بھی سنا اور مین اوسوقت لڑکا تھا اور وہ ہم سن ابی الزناد کا تھا) چنانچہ علی حارث تک
پہونچے اور حمزہ رضہ کو مقتول پایا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر خبر بیان کی تب حضرت تشریف لیگئے اور لاش
حمزہ رضہ پر پہونچے اور فرمایا مین کبھی کسی ایسی جگہ نہین کھڑا ہوا ہون کہ اس سے زیادہ مجھے غیظ و غصہ مین لایا ہو
راوی نے کہا پس اوسوقت صفیہ نظر پڑین تو حضرت نے فرمایا اے زبیر میری طرف سے اپنی مان کو روک

اور اوسکو بچاؤ اور اوسوقت حمزہ کی قبر کھودی جاتی تھی تب زبیر نے کہا اے مادر اسوقت لوگون مین تفرقہ ہے
تم پھر جاؤ صفیہ نے جواب دیا مین یہ نہین مانتی جب تک کہ رسول خدا صلعم کو بچشم خود دیکھ لون پھر جب صفیہ نے
حضرت کو دیکھا تو کہنے لگین یا رسول اللہ میرا ان جایا حمزہ کہان ہے حضرت نے فرمایا وہ لوگون مین ہے تب صفیہ نے
کہا جب تک مین اونکو نہ دیکھون گی یہان سے نہ جاؤن گی زبیر نے کہا تب مین والدہ کو ایک اونچی زمین کی
آڑ مین ٹھہرا کے رہا یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ دفن ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا اگر باعث حزن و
اندوہ ہماری عورتون کا ہوتا تو ہم نعش حمزہ کو درندون اور طائرون کے لیے بلا دفن چھوڑ دیتے تا کہ وہ روز
قیامت درندون اور طائرون کے حوصل سے محشور ہوتے اور راویون نے کہا کہ اوس روز صفوان بن امیہ
نے حمزہ کو جہان وہ تھے دیکھا کہ وہ لوگون کو سرگرم جہاد کر رہے ہین تو کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا
یہ حمزہ بن عبد المطلب ہین اوسنے کہا مین نے مثل آج کے کسی شخص کو ایسا جلد باز و جلد دست قوم مین سوائے
حمزہ کے نہین دیکھا اور اوس روز حمزہ رضی اللہ عنہ سر سینہ پر پر نسر طائر کا واسطے نشان و شناخت کے باندھے تھے
اور بعضی روایت مین یون وارد ہوا ہے کہ جب حمزہ شہید ہوئے تو صفیہ بنت عبد المطلب آکر اونکو تلاش کرنے لگین
اوسوقت درمیان اونکے اور نعش حمزہ کے انصار حائل ہو گئے تب حضرت رسول خدا نے فرمایا صفیہ کو چھوڑ دو
اور اوسکو نہ روکو پس وہ آئین اور قریب نعش بیٹھین پھر جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور جب
وہ فریاد و شور سے روتی تھین تو حضرت بھی شور سے روتے تھے اور فاطمہ بنت نبی بھی علیہا السلام روتی تھین
اور جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ جیسا تیرے اس ماتم مین مبتلا کے
مصیبت ہوا ہون ایسا کبھی مصیبت مین نہ پڑونگا بعد ازان حضرت نے فرمایا تم دونون خوش ہو کہ اسوقت
میرے پاس جبرئیل آئے ہین اور خبر دیتے ہین کہ نام حمزہ کا ساتھ اہل آسمان کے مکتوب ہوا ہے اور حمزہ
بن عبد المطلب شیر ہے خدا کا اور شیر ہے اوسکے رسول کا اور کہا راوی نے کہ جب حضرت نے حمزہ کی لاش کی
سخت مثلہ یعنے بریدگی گوش و بینی کی دیکھی تو حضرت کو بہت حزن و ملال ہوا اور فرمایا کہ اگر ہم قریش پر غالب
ہونگے تو اونمین سے تیس آدمیون کو مثلہ کرینگے (یعنے عوض حمزہ کے) تب یہ آیہ نازل ہوا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ
فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ یعنے اگر تم عذاب کرو تو عذاب کرو مثل اوسیقدر اذا
کہ جسقدر تم عذاب کیے گئے ہو اور اگر صبر کرو گے تو بے شبہہ یہ بات صابرون کے لیے بہتر ہے چنانچہ رسول خدا صلعم
نے اس امر سے قطعًا درگذر کیا کہ کسیکو مثلہ نہین کیا یعنے کسی کی لاش سے ناک و کان کو نہین کاٹا اور جب
ابو قتادہ نے ارادہ بدلا لینے کا قریش سے کیا بعوض اسکے کہ جو کچھ قتل مین حمزہ عم رسول خدا صلعم کے حرمت
حضرت کا اور جو صدمہ اونکے مثلہ ہونے مین دیکھا تھا اور ان سب باتون کی بابت حضرت صلعم اونکی تشفی

اشارہ کرتے تھے کہ بیٹھ اور تین بار یہی اشارہ کیا اور ابوقتادہ مستعد کھڑے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا
اے قتادہ مین تیرے لیے پیش خدا اجر وثواب طلب کرتا ہون اور فرمایا اے ابوقتادہ قریش اہل امانت ہین
جو کوئی اونسے باعث لغزش اقدام اونکے بغاوت کریگا تو خدا اوسکو سرنگون ڈالیگا اور قریب ہے کہ مدت عمر تیری
طول ہوگی تو مقابلہ اعمال اونکے تیرا عمل حقیر معلوم ہوگا اور کردار تیرے اونکے کردار کے سامنے ناچیز نظر آوینگے
اگر قریش کبر و سرکشی نکرتے تو جو کچھ اونکے لیے پیش خدا مہیا تھا اوس سے مین اونکو آگاہ کرتا تب ابوقتادہ نے
عرض کی یارسول اللہ مین غضب مین نہین آیا مگر واسطے خدا و رسول کے جب کہ کیا اونہون نے جو کچھ کیا
حضرت نے فرمایا تو سچ کہتا ہے وہ قوم اپنے نبی کے لیے بہت بد ہین اور عبد اللہ بن جحش نے کہا یارسول اللہ
ہر آئنہ یہ قوم بہت بری طرح پیش آئی جیسا آپ نے ملاحظہ کیا اور مین نے خدا و رسول سے سوال کیا ہے اور
یہ کہا کہ اے پروردگار مین تجکو تیری ہی قسم دیتا ہون اس بات کی کہ کل مین ملاقات اعدا کی کرون انشاء اللہ جسطرح
کہ وہ مجھے قتل کرین اور مجھے ٹکڑے کرین اور مجکو مثل کرین کہ ناک و کان کاٹین اور مین مقتول ہوکر تیری ملاقات
کرون اور یہ سب سختیان میرے لیے کیجا دین اوسوقت تو مجھسے پوچھے کہ یہ سب کچھ تیرے لیے کسکے واسطے ہوا
تو مین عرض کرون محض تیرے واسطے اور یارسول اللہ مین آخر سوال آپ سے یہ کرتا ہون کہ بعد میرے
میرے ترکہ کے والی آپ ہون فرمایا حضرت نے اچھا پس عبد اللہ میدان کارزار مین نکلے تا آنکہ شہید ہوے
اور نعش اونکی بہت سختی سے مثلہ کی گئی اور عبد اللہ اور حمزہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے اور حضرت
صلعم ترکہ عبد اللہ کے والی ہوے چنانچہ حضرت نے مادر عبد اللہ کے لیے خیبر سے کچھ مال مول لیا اور حمنہ بنت
جحش خواہر عبد اللہ کی پاس رسول خدا صلعم کے آئی تھی تو حضرت نے فرمایا اے حمنہ حشمہ اشت اجر و ثواب
کی خدا سے رکھ اوسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے خال اپنے حمزہ کے (خال یعنے برادر مادر) تب حمنہ نے کہا
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَرَحِمَهُ هَنِيْئًا لَهُ الشَّهَادَةُ یعنے ہم خدا کے ہین اور اوسکی طرف
ہماری بازگشت ہے اور خدا تعالے حمزہ کی آمرزش کرے اور اوسپر رحم نازل کرے اور شہادت اونکے لیے
سزاوار ہے بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا اے حمنہ حشمہ اشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھ اوسنے کہا
کسکے لیے یارسول اللہ فرمایا واسطے بھائی اپنے عبد اللہ کے تب حمنہ نے کہا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَرَحِمَهُ هَنِيْئًا لَهُ الشَّهَادَةُ بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا کہ اے حمنہ خدا سے التماس اجر و ثواب کی کر
اوسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے مصعب بن عمیر کے اوسنے کہا واحزناہ یعنے ہاے افسوس اور بعضون نے
کہا کہ اوسنے کہا واعقراہ (یعنے ہاے تباہی اوسکی) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئنہ شوہر کے لیے زوجہ
سے وہ مرتبہ ہے کہ کسیکے لیے نہین ہے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو نے یہ کلمہ کیون کہا (یعنے واعقراہ)

اوسنے کہا یا رسول اللہ مین اوسکی اولاد کی یتیمی کو یاد کرکے پریشان ہو گئی تب حضرت نے اوسکے اولاد کے لیے دعا کی تا اوسکے اخلاف پر لوگ احسان و نیکوئی کرین بعد ازان حمنہ زوجیت مین طلحہ بن عبید اللہ کے آئی اور محمد بن طلحہ اون سے جنا چنانچہ طلحہ اولاد مصعب سے زیادہ تر التفات رکھتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ حمنہ اوس روز درمیان احد کے اور عورتون کے ساتھ نکلی جو لوگون کو پانی پلاتی تھین اور سمیرا بنت قیس بھی جو منجملہ زنان بنی دینار تھی اوس روز احد کی طرف نکلی اور اوسکے دونون بیٹے نعمان بن عبد عمرو و سلیم بن الحارث ہمراہ نبی صلعم کے احد مین شہید ہوئے پس جب اون دونون کی ماتم پرسی کی گئی تو اوسنے کہا کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے لوگون نے کہا بحمد اللہ وہ بخیر و صلاح ہین جیسا تو چاہتی ہے اوسنے کہا مجھے بتاؤ وہ کہان ہین اونکو اپنی نظر سے دیکھون تب لوگون نے اوسکو حضرت کیطرف اشارہ کیا تب اوسنے حضرت کو دیکھکر کہا كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ يَا رَسُولَ اللهِ جَلَلٌ یعنی ساری مصیبتین بعد دیکھنے آپکے آسان ہین (یا ہر مصیبت بعد آپکے بہت بڑی مصیبت ہوگی کیونکہ جلل بمعنی اہم و بمعنی آسان لغات اضداد سے ہے) اور وہ اوس روز اپنے دونون بیٹون کی لاشین ناقہ پر بار کیے ہوئے مدینے کو ہانکتی چلی جاتی تھی کہ ناگاہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اوس سے ملاقات ہوئی اوس سے پوچھا کہ تیرے پیچھے والون کی کیا خبر ہے اوسنے جواب دیا کہ بحمد اللہ رسول اللہ صلعم تو بخیر و عافیت زندہ ہین مگر حال مسلمین کا یہ ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَاتَّخَذَ اللهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ شُهَدَاءَ وَرَدَّ اللهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا وَكَفَى اللهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ترجمہ خدا نے مومنین مین سے شہیدون کو اختیار کیا یا شہیدون کو مومنین مین سے لیا اور مردود کر دیا کافرون کو باعث غیظ و غصہ اونکے کہ وہ خیر و برکت کو نہ پہونچے اور حق تعالیٰ مومنون کو جہاد مین کفایت کرتا ہے (یعنے تائید و توفیق کے لیے) تب عائشہ رضی نے اوس سے پوچھا یہ لوگ تیرے ساتھ کون ہین اوسنے کہا یہ دونون بیٹے ہین یہ کہکے حلحا کہا یعنے اونٹ کو ہانکا اور راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون شخص ہے جو سعد بن ربیع کی میرے پاس خبر لاوے کہ مین اوسکو وہان دیکھا ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک گوشہ وادی کے اور اوسکو بارہ زخم سنان لگی تھی پس محمد بن مسلمہ خبر کو نکلے اور بعضون نے کہا کہ ابی بن کعب نکلے تھے پس جب وہ اوس ناحیہ وادی کیطرف نکلے تو کہتے ہین کہ مین درمیان مقتولون کے تھا اور اونکو پہچان رہا تھا کہ اونمین سعد کون ہے ناگاہ مین سعد کے پاس پہونچا کہ وہ وادی مین پڑے ہوئے تھے تب مین نے اونکو آواز دی مگر اونہون نے کچھ جواب نہ دیا تب مین نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلعم نے تمہارے لیے بھیجا ہے تب وہ تنفس کرنے لگے (یعنے سانس لینے لگے جسطرح کوزہ آہنگر یعنے دھوکنی سے سانس نکلتی ہے) اوس حال مین اونہون نے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم تو سلامت ہین مین نے کہا ہان وہ سلامت ہین اور ہمنے خبر پائی ہے کہ تمکو بارہ زخم سنان کاری لگے ہین اونہون نے کہا ہان مجھے

بارہ زخم سنان ایسے لگے ہین کہ سب سنان میرے بدن مین پار ہوگئے ہین میری جانب سے قوم انصار کو سلام پہونچانا اور اونسے کہنا کہ اللہ اللہ یعنے خدا سے خوف رکھیو اوس امر مین جسکا تمنے لیلۃ العقبہ مین محمد صلعم سے عہد کیا ہے واللہ تمہارے دیکھتے ہوے یعنے جیتے جی اگر تمہارے نبی کو کوئی ایذا پہونچائی گئی تو تمہارے لیے پیش خدا کچھ عذر نرہیگا پھر کہا محمد بن مسلمہ نے کہ ابھی مین سعد کے پاس سے ہٹا نہ تھا کہ وہ مرگئے تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے اونکو خبر دی پھر مین نے حضرت کو دیکھا کہ روبقبلہ ہو کر دونون ہاتھ اوٹھا کے اور دعا کی کہ اے پروردگار ملاقات کر سعد بن ربیع سے جیسا کہ تو اوس سے راضی ہے اور **راویون** نے کہا جب ابلیس نے صیحہ کیا تھا کہ محمدؐ قتل ہوے تا کہ لوگون کو اس بات سے غمگین کرے اور تا کہ لوگ ہر طرف متفرق ہوجاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے جاتے تھے اور کوئی اونمین سے رجوع نہین کرتا تھا اور حضرت اونکے پیچھے سے اونکو پکارتے تھے یعنے مین یہان ہون تم کہان جاتے ہو تا آنکہ اونمین سے جو پھر آیا وہ پھر آیا تا مہراس اور رسول خدا صلعم بارادہ اصحاب اپنے طرف شعب کے متوجہ ہوے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید سے اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم اون اصحاب تک پہونچے کہ وہ سب ایک گروہ قلیل تھے (یعنے مہراس والے) تب حضرت شعب کو تشریف لیگئے اور اصحاب اوس جبل مین مجتمع تھے اور جو جو اونمین سے مارے گئے تھے اونکا مقتل یاد کر رہے تھے اور جو خبر اونہون نے دربارہ حضرت کے سنی تھی اوسکا ذکر کرتے تھے کعب نے کہا جسنے پہلے وہان حضرت کو پہچانا وہ مین تھا اور اوس وقت حضرت مغفر پہنے ہوے تھے تب مین پکار کر کہنے لگا کہ یہ دیکھو رسول صلعم زندہ و سالم ہین اور مین اوس وقت شعب مین تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے انگلی اپنے لب پر رکھکر میری طرف اشارہ کیا کہ سکوت کر بعد ازان میری زرہ مجھسے طلب کی اور وہ زرہ تمام رونینہ تھی یا کچھ اوسمین سے رونینہ تھا تب حضرت نے اوسکو پہن لیا اور اپنی زرہ اوتار ڈالی اور کہا راوی نے کہ پھر رسول خدا صلعم شعب مین اپنے اصحاب پر دونون سعد یعنے سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ کے طالع و ظاہر ہوے اور آنحضرت صلعم اپنی زرہ پہنے ہوے بوقار تمام خرامان تھے اور اونکی یہی عادت تھی کہ جب وہ چلتے تھے تو عظم و وقار سے رفتار کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت صلعم طلحہ بن عبید اللہ پر تکیہ دیے ہوے تھے کیونکہ حضرت ایسے مجروح تھے کہ اوس روز بیٹھکر نماز ظہر پڑھائی اور طلحہ نے عرض کی تھی یا رسول اللہ مجھمین قوت ہے پس اونہون نے حضرت کو اپنی آغوش مین اور دوش پر اوٹھا کر صخرہ تک پہونچا یا جو اثنا ے راہ احد مین جاتے ہوے شعب الجزارین کو ملتا ہے پھر وہان سے حضرت کسی اور طرف قصد نکرتے تھے و بعد ازان طلحہ پھر وہان سے حضرت کو اوٹھا کر بلندی مقام صخرہ پر چڑھا لے گئے بعد ازان حضرت اپنے اصحاب کی طرف تشریف لیچلے اور حضرت کے ہمراہ وہ چند اصحاب جانباز تھے جو ساتھ مین

ثابت قدم رہ گئے تھے پھر جب مسلمین نے حضرت کے ہمراہیون کو دیکھا تو اندر شعب کے گریزان ہونے لگے اونکو گمان ہوا کہ یہ گروہ مشرکین کا ہے تب ابودجانہ اپنا عمامہ سرخ اپنے سر سے ظاہر کرنے لگے چنانچہ اون لوگون نے اونکو پہچانا اور رجوع کی یا بعضے پھرے اور بعضے نہ پھرے اور بعضے کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم اون چند اشخاص کے ساتھ جو ہمراہ حضرت کے ثابت قدم رہے تھے طالع ہوے اور وہ سب چودہ شخص تھے سات آدمی مہاجرین مین سے اور سات انصار مین سے تو وہ سب مسلمین اندر جبل کے بھاگنے لگے تو حضرت اوسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھکر تبسم کرنے لگے کہ وہ پہلو مین تھے اور فرمایا تو اپنے تئین اونکی طرف ظاہر کر چنانچہ ابوبکر ہر چند آپ کو اونپر نمایان کرتے تھے پر وہ توقف نکرتے تھے یہان تک کہ ابودجانہ سربند سرخ اپنے سر سے اوتار کر جبل کی طرف اشارہ کرکے دکھلاتے تھے اور شور کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ ٹھہرے اور آملے اور ایسا ہوا تھا کہ مسلمین جب تعاقب مشرکین کا گمان کرکے شعب جبل مین بھاگے جاتے تھے اوسوقت اونمین سے ابوبردہ بن نیار نے تیر کو چلہ سے ملاکر ارادہ کیا تھا کہ قوم پر چلاوے پھر جب لوگون کے درمیان مین باتین ہونے لگین اور حضرت نے اونکو آواز دی تب اون لوگون نے پہچانا اور جب اونھون نے اچھی طرح حضرت کو دیکھا اور پہچانا تو گویا کہ اونکی ذات پر کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اور ایسا ہوا کہ اوس روز شیطان نے اپنا مکر اور اپنا گروہ پیش کیا کہ جب مسلمین نے اعدا کو دیکھا کہ اونسے کنارہ کرگئے رافع بن خدیج کہتے ہین کہ اوسوقت مین پہلو مین ابومسعود انصاری کے تھا وہ اپنی قوم کے مقتولون کا ذکر کرتے تھے اور جب لوگ اونسے اون مقتولون کو پوچھتے تھے تو وہ اون شہیدون کی خبر بیان کرتے تھے کہ اونمین سے سعد بن ربیع و خارجہ بن زہیر اور وہ استرجاع کرتے تھے یعنے انا للہ و انا الیہ راجعون کہتے تھے اور اون شہدا پر رحمت خدا بھیجتے تھے پھر بعضے اون مین سے اپنے بعض دوستون کو پوچھتے تھے تو بعضے اونکے بعضون کو خبر دیتے تھے پس اسی اثنا مین کہ وہ لوگ اس ذکر و فکر مین تھے حق تعالے نے مشرکین کو انکی طرف پھیرا تاکہ اونکا ہم و غم اونکے دل سے غلط کردیوے (یعنے جب وہ اعدا کو دیکھینگے تو اپنے مقتولون کا غم بھول جاوینگے) پس جب گروہ اعدا بالا سر اونکے بلندی پر آپہونچے تو ناگاہ غول بغول لشکر مشرکین سے اونکو نظر آئے تو یہ لوگ جس فکر مین تھے وہ سب بھول گئے (یعنے اب اپنی اپنی فکر پڑگئی) اور کہا رافع بن خدیج راوی نے کہ پھر اوسوقت رسول خدا صلعم نے ہم لوگون کو طلب کیا اور قتال و جہاد پر آمادہ کرنے لگے اور مین دیکھتا تھا کہ فلان و فلان یعنی لوگون کو کہ قلعہ کوہ پر چڑھے جاتے ہین تب اوسوقت شیطان نے صیحہ کیا کہ محمد قتل ہوے (یعنے اسلیے کہ مسلمین سفر و سہو جاوین) چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اوسوقت آگے بڑھا اور جبل پر مثل بز کوہی کے چڑھگیا پھر مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچا اوسوقت وہ فرمارہے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے محمد رسول ہے خدا کا اوسکے پہلے بھی بہت رسول گذرے ہین پس اگر وہ مرجاوے
یا مارا جاوے تو کیا تم لوگ دین سے پھر جاؤ گے اور ابو سفیان ذیل جبل مین تھا اوسوقت رسول خدا صلعم نے دعا کی
اَللّٰهُمَّ لَیْسَ لَهُمْ اَنْ یَعْلُوْنَا اے پروردگار اونکو ہم پر غلبہ نہو اور وہ ہم پر نہ آسکین آخر کو مشرکین منفرد ہوگئے
اور ابو اسید الساعدی کہتے تھے کہ ہم نے اپنے تئین جو دیکھا تو با وجودیکہ لوگ ہم پر قصد کرتے ہین اور ہم اونسے سالم و محفوظ
تھے مگر ہمکو باعث ہم و حزن کے نیند نہین آتی تھی پھر ہمکو نیند آنے لگی پس ہم لوگ سوئے یہان تک کہ سپرین آپسمین
ٹکرانے لگین اور بیدار ہوئے ہم ایسے کہ گویا قبل اس سے کوئی زحمت ہمکو نہ پہونچی تھی اور طلحہ بن عبد اللہ نے بھی کہا کہ
ہم پر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ شدت نیند سے اوسکا ذقن سینے سے نہ مل گیا ہو اور اوسوقت
گویا مین خواب مین تھا کہ مین نے معتب ابن قشیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا
هٰهُنَا یعنے کاش ہمارے لیے کوئی امر غلبہ کا ہوتا تو یہان ہم مارے نجاتے چنانچہ حق تعالے نے
اونہین کے بارہ مین یہ آیہ نازل کیا لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا اور ابو الیسر
کہتے تھے کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اوس روز مین اپنی قوم سے چودہ آدمیون کے ساتھ بیٹھا ہوا
رسول خدا صلعم مین ہون اور باعث امن کے ہمکو نیند آنے لگی ہم لوگون مین سے کوئی ایسا آدمی نہ تھا جسکا
گلا نیند مین خر خر نکرتا ہو یہان تک کہ سپرین آپسمین ٹکرانے لگین اور مین نے دیکھا کہ تلوار بشر بن البراء بن معرور
کی غلبۂ نیند سے اوسکے ہاتھ سے گر پڑی اور اوسکو خبر نتھی یہان تک کہ اوسنے بعد گر جانے یا ٹوٹ جانے کے
تلوار کے اوٹھا لیا اور اوسوقت مشرکین ہمارے پائین تھے اور ابو طلحہ کہتے تھے کہ اوس روز ہم پر نیند نے ایسا
غلبہ کیا کہ سب سے زیادہ مین اونگھتا تھا یہانتک کہ تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑی اور حال یہ تھا کہ اوس روز اہل نفاق
و اہل شک کو نیند نتھی تو ہر ایک منافق اوس روز اپنے دل کی بات زبان پر لاتا تھا اور نیند جو غالب تھی تو فقط
اہل ایمان و یقین پر اور پس راویون نے کہا جب مسلمین جنگ سے باز رہے تھے تو ابو سفیان نے پھر آنیکا
ارادہ کیا اور اپنی گھوڑی مادیان سیاہ و سرخ رنگ پر سوار چالش کرتے ہوئے آگے بڑھا اور بالاے صخرہ یعنی
بلندی جبل پر پہونچکر باواز بلند ندا دینے لگا کہ اُعْلُ هُبَل (ہبل نام بت کا ہے) یعنے اے ہبل بلند ہو ہماری نصرت
کے لیے) بعد ازان اوسنے پکار کر کہا آج کہان ہین پسر ابو کبشہ (یعنے پسر ہاشم) و پسر ابو قحافہ و پسر خطاب کہ آج
بدلہ ہے بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہے اور جنگ ڈولہاے دولاب ہے (کہ ایک بھرتا ہے دوسرا خالی ہوتا ہے
یعنے جنگ ادل بدل) اور حنظلہ بدلے حنظلہ کے ہے یعنے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب جو بدر مین قتل ہوا تو اوسکی
عوض احد مین حنظلہ بن مالک شہید ہوئے تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین اسکو جواب دیتا ہون فرمایا
حضرت نے کہ ہان اوسکو جواب دے پھر جب ابو سفیان نے کہا اُعْلُ هُبَل یعنے بلند ہو اے ہبل

عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ و جل ہے ابو سفیان نے کہا کہ وہ بلند ہے ایسا ہے کہ اوسنے اپنی جانب سے بہر احسان کیا
حضرت ہبل ازان اوسنے کہا کہ پہ پانی کشتہ و بہر الی قوا فہ ولید خطاب ہے سب کہاں ہیں تب عمرؓ نے جواب دیا کہ
یہ ہیں رسول خدا صلعم اور یہ ہیں ابو بکرؓ اور یہ ہوں میں عمر کہا ابو سفیان نے آج بدلا ہے یوم بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کی
گردش ہے اور جنگ دولاب ہے جواب دیا عمرؓ نے کہ مساوات نہیں ہے کہ قتلا ہمارے جنت میں ہیں اور تمہارے
قتلا جہنم میں ہیں ابو سفیان نے کہا کہ تم لوگون کی باتیں ہیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو در صورت ہم نامید و ہلاک
ہوئے ہیں پھر کہا ابو سفیان نے کہ ہمارے لیے عزّی ہے (یعنے جو عزیز و غالب ہے) اور تمہارے لیے عزّی
نہیں ہے عمرؓ نے کہا اللہ ہمارا مولا ہے اور تمہارے لیے کوئی مولا و ناصر نہیں ہے ابو سفیان نے کہا اسے بہر
خطاب پیر آئینہ عزّی سے تیرا کیا نسبت و عزت بخشی اسوجہ سے وہ بلند ہے بعد ازان ابو سفیان نے کہا اے ابن خطاب
اوٹھکر میرے پاس آ کہ میں تجھسے کلام کرون تب عمرؓ اوٹھکر اوسکے قریب آئے ابو سفیان نے کہا میں تجکو تیرے
دین کی قسم دیتا ہون (سچ بتا کہ) آیا ہمنے محمدؐ کو قتل کیا ہے (یعنے وہ قتل ہو گئے ہیں یا نہیں) عمرؓ نے کہا یا اللہ
ایسا نہیں بلکہ وہ اسوقت تیرا کلام سنتے ہیں ابو سفیان نے کہا میرے نزدیک تو ابن قمیہ سے بہت سچا ہے
اور حال یہ ہے کہ ابن قمیہ اون لوگون کو خبر دیتا تھا کہ نبی علیہ السلام قتل ہو گئے بعد ازان ابو سفیان نے پکار کر کہا
کہ تم لوگ دیکھ کر اپنے مقتولون میں خواری و قتل یعنے گوش و بینی بریدہ پاتے ہو تو یہ بات ہمارے یہان کے
سردارون کی راے سے نہیں ہوئی بعد ازان اوسکو حمیت جاہلیت نے لیا تو کہنے لگا آگاہ ہو جبکہ ایسا ہو گیا
تو اسکو ہم برا نہیں جانتے ہیں بعد ازان ابو سفیان نے ندا دی کہ آگاہ ہو کہ اب ہمارا تمہارا وعدہ کا وقت بدر صفرا
شروع سال پر (صفرا نام مقام ہے بدر میں) تب عمرؓ نے جواب دینے سے توقف کیا اور انتظار رہے کہ رسول خدا
صلعم کیا ارشاد کرتے ہیں پس حضرت نے فرمایا تو جواب دے کہ ہان اچھا تب عمرؓ نے کہا ہان اچھا تب ابو سفیان
اپنے لوگون کی طرف پھرا اور سامان اپنے کوچ کا کرنے لگے اوسوقت رسول خدا صلعم اور مسلمین کو اندیشہ ہوا
اور بہت سے خوف ہوا اس بات کا کہ ایسا نہو یہ لوگ مدینہ پر تاراج و غارت کو جاتے ہون تو عورتون اور
بچون کو ہلاک کرین پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا کہ اس قوم کی خبر ہمارے پاس لاؤ اگر وہ
سوار ہوں ناقون پر اور کوتل کرین گھوڑون کو تو کوچ ہے اور اگر سوار ہون گھوڑون پر اور کوتل رکھیں ناقون کو
تو قصد غارت ہے مدینہ پر اور قسم اوس خدا کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر وہ لوگ مدینہ کی طرف جاتے
ہونگے تو میں بھی اونکی طرف جاونگا اور ہاتھون ہاتھ اونکو بدلہ دونگا سعدؓ نے کہا میں یہ سنکر اوسطرف دوڑتا ہوا چلا
اور اپنے دل میں قصد کرتا تھا کہ اگر کوئی بات مجھے خوف و اندیشہ کی معلوم ہوگی تو میں حضرت کے پاس دوڑتا ہوا
پھر اونگا پس جسوقت سے میں روانہ ہوا تو دوڑنا شروع کیا اور اونکے پیچھے روانہ ہوا تا آنکہ وہ عقیق میں پہونچے

اور مین جب اونکو دیکھتا تھا تو اونکے امر مین تامل کرتا تھا یعنے اونکی طرف کان لگاتا تھا اور اونکے کامون پر نظر رکھتا تھا
پس ناگاہ وہ لوگ سوار ہوے اونٹون پر اور کوتل کر لیا گھوڑون کو تب مین نے جانا کہ یہ کوچ ہے اونکے
شہر کی طرف اور اون لوگون نے عقیق مین اندکے توقف کرکے در باب داخل ہونے درمیان مدینے کے باہم
مشورہ کیا تھا تو صفوان بن امیہ نے اونسے کہا کہ تم قوم پر ظفر پا چکے ہو اب پھر چلو اور اونپر قصد نکرو کیونکہ تم لوگ
شکست ہوگئے اور تھک گئے ہو اور تم ظفریاب بھی ہو کیونکہ تم نہین جانتے ہو کیا چیز تمپر طاری ہوئی تھی کہ تم
روز بدر پسپا ہوے تھے واللہ کہ اونہون نے تمہارا پیچھا نہین کیا تھا وحالآنکہ اونکے لیے فتح تھی چنانچہ یہان
رسول خدا صلعم نے بجاے خود فرمایا کہ صفوان نے اونکو اونکے ارادے سے منع کیا ہے پھر جب کہ سعد نے اونکو
اس حال پر دیکھا کہ وہ سب چلے جاتے ہین اور مقام عقیق مین وہ لوگ داخل ہوے تب سعد وہان سے پھرے
اور خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے مگر منکسر اور شکستہ خاطر تھے پس عرض کی یا رسول اللہ وہ قوم چلی گئی
اسطرح سے کہ اپنے اونٹون پر بار کیا تھا اور گھوڑون کو خالی لیگئے فرمایا وہ کیا کہتے تھے مین نے کہا کہتے تھے
بعد ازان میرے ساتھ خلوت کی اور فرمایا تو جو کہتا ہے سچ ہے مین نے عرض کی ہان سچ ہے یا رسول اللہ
تب فرمایا کہ پھر مین تجکو منکسر کیون دیکھتا ہون کہا مجکو ناگوار ہوا خوش ہونا مسلمین کا اونکے چلے جانے سے
اپنے شہرون کو (یعنے بلکہ قتال پر خوش ہونا چاہیے) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سعد بڑا آزمودہ کار ہے
اور دوسری روایت مین یون ہے کہ جب سعد وہان سے پھر کر آئے تو باواز بلند کہنے لگے کہ قوم نے گھوڑون کو
کوتل لیا اور اونٹون پر بار کیا پس رسول خدا صلعم سعد کی طرف اشارہ کرنے لگے کہ اپنی آواز کو پست کر یعنی آہستہ
بیان کر کیونکہ جنگ مین خدع یعنے دھوکا ہوتا ہے پس چاہیے کہ اونکے پھر جانے سے لوگ خوش نہون
کیونکہ خدا نے اونکو پھیر دیا ہے اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے
یحییٰ بن شبل سے اونہون نے سنا ابی جعفر سے اونہون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے سعد سے کہ اگر تو دیکھے
کہ قوم نے ارادہ مدینہ کا کیا ہے تو مجھے خبر دیجو درمیان میرے اور اپنے یعنے جسوقت مین ہون اور تو ہو
اور مسلمین کی قوت کو فوت نکر پس سعد روانہ ہوے اور اونکو دیکھا کہ اونہون نے اونٹون پر بار کیا ہے تو وہ
جلد پھر آئے اور تاب ضبط نرہی کہ اونکے لوٹ جانے کی خبر خوشی سے شور کرکے بیان کرنے لگے چنانچہ جب
ابوسفیان نے مین قریش کے پاس پہونچا تو اپنے گھر نگیا تا آنکہ ہبل بت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تو نے
مجکو نعمت و نصرت دی اور میرے دل کو تشفی و تسکین دی محمد اور اصحاب محمد کیطرف سے اور اپنا سر منڈایا
اور پھر وہین عاص سے لوگون نے پوچھا کہ روز احد مشرکین و مسلمین کیونکر از ہمدیگر متفرق ہوے تھے اونہون نے کہا
اس بات سے تمہاری کیا مراد ہے اصل تو یہ ہے کہ خدا نے اسلام عطا کیا اور کفر اور اہل کفر کو دور کیا بعد ازان

عمرو نے بیان کیا کہ جب ہمنے اونپر غلبہ کیا اور ہمنے پایا اونہیں سے جسکو پایا اور وہ لوگ ہر طرف متفرق ہوگئے وبعد ازان کہ اونکے گروہ پھر جمع ہوگئے (اور اونکو غلبہ ہوا) تب قریش نے باخود مشورت کی اور کہنے لگے کہ ہمارے لیے غلبہ وظفر ہے کاش ہم لوگ پھر چلے چلیں کیونکہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ ابن ابی سلوم منافق لوگون کو ساتھ لیکر جا چکا ہے اور قبیلہ اوس وخزرج سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہیں اور ہم امین نہیں ہیں کہ مسلمین ہمپر پھر عود کرین اور ہم میں اکثر زخمی ہیں اور اکثر گھوڑے ہمارے تیرون سے زخمی ہیں چنانچہ وہ سب چلے گئے پس ہم لوگ روحا تک ہو سمجھے تھے کہ کچھ لوگ آمادہ جنگ ہمارے سامنے آئے مگر ہم لوگ یہان سے روانہ ہوگئے

ذکر شہداء احد

اور کہا واقدی علیہ الرحمہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے یحیے بن سعید سے اونہون نے سنا سعید بن المسیب سے کہ احد میں انصار میں سے ستر مرد شہید ہوئے اور دوسری روایت میں واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبیدہ سے اونہون نے سنا مجاہد سے مثل حدیث مذکور کے اور یہ کہ اون شہداء میں چار شخص قریش سے تھے اور باقی انصار میں سے تھے کہ مُزنی اور اونکا برادر زادہ اور دونون پسر ہبیب کے ملاکر سب چہتر آدمی تھے اور یہ تعداد مجتمع علیہ ہے چنانچہ بنی ہاشم میں سے حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ اونکو وحشی غلام نے شہید کیا تھا اس بات میں ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہیں اور بنی امیہ میں سے عبد اللہ بن جحش بن رباب تھے کہ اونکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ قریش میں سے پانچ شخص تھے پس بنی اسد سے سعد مولی حاطب تھے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان بن الشرید تھے کہ اونکو ابی بن خلف نے شہید کیا تھا اور کہتے ہیں کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد زخمی ہوئے تھے اور وہ تا بزیست مجروح رہے تا آنکہ اونہون نے وفات کی اور وہ غسل دیے گئے درمیان بنی امیہ کے بمقام عالیہ یا بین دوشاخے یعنی دو منارہ اوس چاہ کے جو آج بیر عبد الصمد بن علی مشہور ہے اور بنی عبد الدار میں سے مصعب بن عمیر کہ اونکو ابن قمیہ نے شہید کیا اور بنی سعد بن لیث میں سے عبد اللہ وعبد الرحمان پسران ہبیب شہید ہوئے اور قبیلہ مزینہ سے دو شخص شہید ہوئے ایک وہب بن قابوس دوسرے اونکے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس اور انصار میں پس قبیلہ بنی عبد الاشہل سے بارہ مرد شہید ہوئے عمرو بن معاذ بن النعمان اونکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حارث بن انس بن رافع اور عمارہ بن زیاد بن السکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش انکو ابو سفیان بن حرب نے شہید کیا اور عمرو بن ثابت بن وقش انکو بھی ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور رفاعہ بن وقش کو خالد بن الولید نے شہید کیا اور یمان ابو حذیفہ کو مسلمین نے عند الاختلاط میان فریقین کے خطاءً شہید کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ انکو عتبہ بن مسعود نے خطاءً شہید کیا اور صیفی بن قیظی کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حباب بن قیظی شہید ہوئے اور عباد بن سہل کو

صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور اہل راتج میں سے کہ وہ ہم طرف قبیلہ عبد الاشہل کے ہیں ایاس بن اوس بن عتیک
بن عمرو بن عبد الاعلم بن زعورا بن جشم کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور عبید بن التیہان کو عکرمہ بن ابی جہل نے
شہید کیا اور حبیب بن قیم شہید ہوئے اور بنی عمرو بن عوف سے وہ بنی لوذان منسوب بہ بنی ضبیعہ بن زید ابو سفیان بن
الحارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ شہید ہوئے جنکی کنیت ابو البنات تھی اور وہ وہ تھے جو رسول خدا صلعم سے کہتے تھے
کہ میں قتال کرتا ہوں بعد ازاں رجوع کرتا ہوں طرف دختران اپنے تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ صدق اللہ
عزوجل یعنی سچ فرمایا ہے حق تعالے نے، اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر تھے اونکو اسود بن
شعوب نے شہید کیا اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ تھے جنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے شہید کیا
اور عبد اللہ بن جبیر بن النعمان جو حضرت علیہ السلام کی طرف سے تیر اندازوں کے افسر تھے اونکو عکرمہ بن ابی جہل
نے شہید کیا اور بنی غنم بن السلم بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابو سعد تھے اونکو ہبیرہ بن ابی وہب نے شہید کیا
اور بنی العجلان سے عبد اللہ بن سلمہ تھے اونکو ابن الزبعرا نے شہید کیا اور بنی معویہ سے سبیع بن حاطب بن الحارث
بن قیس تھے اونکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی النجار بنی الخزرج سے عمارہ بن زید
بن ابی زہیر تھے اونکو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سعد بن ربیع شہید ہوئے اور یہ دونوں ایک ہی قبر میں دفن
کیے گئے اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان بن ثعلبہ بن کعب شہید ہوئے یہ چار آدمی تھے اور بنی الابجر
جو بنو خدارہ کہلاتے تھے مالک بن سنان بن عبید ابن الابجر تھے جنکی کنیت ابو ابی سعید الخدری تھی اونکو غراب
بن سفیان نے شہید کیا اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن الابجر شہید ہوئے اور عتبہ بن ربیع بن رافع
بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ شہید ہوئے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک بن
خالد بن ثعلبہ و حارثہ بن عمرو و انس بن فروۃ البدی یہ تینوں شہید ہوئے اور بنی طریف سے عبد اللہ بن ثعلبہ
قیس بن ثعلبہ اور طریف و ضمرہ جو اونکے حلیف تھے اور جہنیہ سے تھے بعد ازاں بنی عوف بن الخزرج سے
جو بنی سالم تھے وہ بعد ازاں منجملہ بنی مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم سے تھے یہ سب شہید ہوئے اور
نوفل بن عبد اللہ تھے اونکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ کو سفیان بن عبد شمس السلمی نے
شہید کیا اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور مجذرہ بن الحسحاس شہید ہوئے
کہ یہ دونوں ایک قبر میں دفن کیے گئے اور مجذر ابن زیاد کو حارث بن سوید نے ناگہانی اور دغا سے شہید کیا
اور کہا **واقدی** نے مجھسے **حدیث** بیان کی یاں بن معن نے ابی وجزہ سے اونہوں نے کہا کہ روز احد
تین آدمی ایک قبر میں دفن ہوئے نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد و عبدہ بن الحسحاس اور قصہ مجذر بن زیاد
یہ ہے کہ حضیر الکتائب بنی عمرو بن عوف کے پاس آیا اور کلام کرنے لگا سوید بن الصامت اور خوات بن جبیر

اور ابولبابہ بن عبد المنذر سے اور بعضے کہتے ہین سہل بن حنیف سے بھی اور کہنے لگا کہ تم سب میرے یہان آؤ تو مین
تمکو پینے کی چیزین پلاؤن اور تمہارے لیے شتر ذبح کر کے کھلاؤن اور چند روز ہمارے یہان قیام کرو اونہونے
کہا اچھا ہم فلان روز آوینگے پس جب وہ روز آیا تو یہ سب اوسکے یہان آئے تو اوسنے اونکے لیے ایک شتر بچہ
نحر کیا اور اونکو شراب پلائی اور وہ لوگ اوسکے پاس تین روز مقیم رہے یہان تک کہ وہ گوشت متغیر ہو گیا اور
سوید اوس زمانے مین کبر سن تھا پھر جب تین دن گذر گئے تو اون لوگون نے کہا اب ہم اپنے اہل کیطرف
رجوع کرنے والے ہین تب حضیر نے کہا جو تمہاری خوشی ہو چاہو رہو چاہو جاؤ چنانچہ وہ دونون جوان نکلے
اور سوید کو اپنے اوپر لادے ہوے تھے اسلیے کہ اوسکو نشہ باقی تھا پس یہ لوگ حرّہ کے متصل ہو کر چلے جاتے تھے
یہان تک کہ وقت طلوع آفتاب قریب بنی غصینہ کے پہونچے کہ یہ مقابل بنی سالم کے ہے پس سوید پیشاب
کرنے بیٹھا اور نشے مین چور تھا تب کوئی آدمی قبیلہ خزرج سے اوسکو مارنے لگا پھر وہی شخص پاس مجذر
بن زیاد کے آکر کہنے لگا کہ آیا تیرے لیے غنیمت بارد یعنے مفت و آسان سے جو گوارا ہو حاجت ہے
مجذر نے کہا یہ کیا بات ہے اوس شخص نے کہا سوید خالی ہاتھ ہے اوسکے پاس ہتھیار نہین باقی ہے تب
مجذر بن زیاد تلوار لٹکائے ہوے نکلا جب دونون جوانون ہمراہی نے اوسکو آتے دیکھا تو منہ پھیر گئے
اسلیے کہ وہ دونون نہتّے تھے اون دونون کے پاس ہتھیار نتھا اور درمیان اوس اور خزرج کے عداوت تھی
پس وہ دونون بھی جلد ہی جلدی چلے گئے اور بڈھا باقی رہ گیا اور وہان سے حرکت نہ کی پس مجذر اوسکے
سر پر جا پہونچا اور کہنے لگا کہ اسوقت خدا نے تجکو مجھپر قدرت دی ہے شیخ نے کہا تو مجھسے کیا ارادہ رکھتا ہے
اوسنے کہا تیرے قتل کا ارادہ ہے تب شیخ نے کہا فارفع عن العظام واخفض عن الدماغ یعنے استخوان چھوڑ کر
اور دماغ سے نیچے اوتار کے یعنے دماغ بچاکر تلوار مار پھر جب تو اپنی مادر کے پاس پھر کر جائیو تو کہیو مین نے
سوید بن الصامت کو قتل کیا (یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ بڈھے نہتّے کو مارنا جوانمردی نہین ہے مگر عورتون کے
سامنے بیان کرنیکو کافی ہے) اور قتل اوسکا باعث ہیجان جنگ بعاث کا ہوا تھا (یعنے جنگ بعاث فیمابین
اوس و خزرج کے باعث قتل سوید واقع ہوئی تھی) بعد ازان جب رسول خدا صلعم تشریف لائے ہین (یعنے
مدینہ مین) تو حارث بن سوید بن الصامت و مجذر بن زیاد یہ دونون اسلام لائے اور جنگ بدر مین دونون
ہمراہ حضرت کے حاضر تھے مگر حارث بدلے اپنے باپ کے فکر مین قتل مجذر کے تھا مگر بدر مین اس بات پر
قادر نہوا پس جب روز احد آیا اور جسوقت کہ مسلمین اوس معرکہ مین باہمہ دیگر روگردان ہوے تب حارث نے
پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کیا پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کی طرف پھرے اور طرف حمراء الاسد کے خروج کیا
اور وہان سے بھی جب پھر آئے تو جبریل علیہ السلام حضرت پاس نازل ہوے اور اونکو خبر دی کہ حارث بن

سوید نے مجذر بن زیاد کو غدر و دغا سے قتل کیا ہے اور حضرت سے حکم اوسکے قتل کا ظاہر کیا چنانچہ جس روز
جبرئیل نے یہ خبر دی اوسی روز رسول خدا صلعم قبا کی طرف سوار ہوے اور وہ دن بہت گرم تھا اور یہ وہ دن تھا
جس دن کو حضرت علیہ السلام قبا کو سوار نہین ہوا کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلعم جس جس روز کو قبا مین تشریف
لاتے تھے وہ روز شنبہ و دوشنبہ ہوتا تھا پس جب حضرت علیہ السلام اوس روز داخل مسجد قبا ہوے اور اوسمین نماز پڑھی جسقدر خدا نے چاہا
اور انصار حضرت کا آنا وہان سنکر حاضر ہوے اور سلام کیا اور اوس روز ایسے وقت مین وہان حضرت علیہ السلام کی تشریف لانے سے حیرت
کرنے لگے اور حضرت علیہ السلام وہان بیٹھکر باتین کرنے لگے اور لوگون مین تفحص کرتے تھے تم نے ناگاہ حارث بن سوید سامنے سے
نظر آیا اور وہ چادر زرد رنگ مغفر سے لپیٹے ہوے تھا جب حضرت نے اوسکو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلاکر
فرمایا کہ حارث ابن سوید کو باب مسجد پر لیجا کر قصاص مین مجذر بن زیاد کے اوسکو قتل کر اسلیے کہ اوسنے روز احد
مجذر کو قتل کیا ہے پس عویم نے اوسکو پکڑا حارث نے کہا مجھے چھوڑ دے کہ مین رسول خدا صلعم سے کچھ کلام
کرون عویم نے انکار کیا مگر اوسنے عویم کو کھینچا اس ارادہ سے کہ حضرت علیہ السلام سے کلام کرے اور
حضرت تشریف لیچلے ارادہ سوار ہونیکا کیا اور حمار اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اوسوقت حارث نے کہنا شروع کیا
کہ یا رسول اللہ واللہ البتہ مین نے اوسکو قتل تو کیا مگر قتل کرنا میرا اوسکو نہین اس راہ سے تھا کہ مین اسلام سے
برگشتہ ہوا ہون اور نہ یہ بات تھی کہ اسلام مین کچھ مجکو شک ہو ولیکن یہ بات حمیۂ شیطانی تھی اور یہ ایک امر تھا
کہ اوسمین مین اپنے نفس کا مغلوب ہوا (یعنے اس امر مین میری نفس نے مجکو عاجز کیا تھا) اور اب مین
اپنے عمل سے طرف خدا و رسول کے توبہ کرتا ہون اور مین خون بہا دونگا اور صوم شہرین متتابعین کفارہ
کرونگا اور غلام آزاد کرونگا اور ساٹھ مسکین کھلاؤنگا اور ہر آئنہ مین توبہ کرتا ہون طرف خدا و رسول اوسکے
اور وہ رکاب حضرت علیہ السلام کی تھامنے لگا اور اولاد مجذر بھی حاضر تھے حضرت اوسسے کچھ نہین فرماتے تھے
(یعنے دربارہ دیت و قصاص) تا آنکہ اوسکا کلام تمام ہوا حضرت علیہ السلام نے عویم کو حکم کیا کہ اوسکے سامنے
اور قتل کر اور حضرت سوار ہو گئے اور عویم اوسکو باب مسجد پر لائے اور قتل کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ جب
حارث نے مجذر کو قتل کیا تھا تو خبیب بن یساف دیکھتے تھے کہ اونہون نے حضرت کے پاس آکر خبر دی تھی
حضرت صلعم سوار ہو کر اون لوگون کی طرف آئے اور اسمین فکر کرتے تھے پس اوسی عرصہ مین کہ حضرت علیہ السلام
ہنوز اپنے فرس پر سوار نہین ناگاہ جبرئیل حضرت پاس نازل ہوے اور اثناے راہ مین اس امر سے خبر دی
پس حضرت نے عویم کو حکم قتل دیا اور حسان بن ثابت نے اوسوقت یہ شعر پڑھا شعر یا حار فی سنۃ من نوم
اولکم ام کنت ویلک مغترا بجبریل اوسکا مضمون یہ ہے کہ اے حارث کیا تو اپنی اوایل نیند مین
اونگھتا تھا یا کہ واسطے ہو تجھ پر تو غافل تھا آنے جبرئیل سے اور کہا راوی نے کہ میرے سامنے مجمع بن یعقوب

اور اونکے شیوخ نے جو اونکے استاد تھے یہ شعر پڑھا کہ سوید بن صامت نے وقت قتل اپنے کہا تھا اشعار

ابلغ جلاسا و عبد اللّٰہ مالکہ + و ان کبرت فلا تخذ لہما لحان + اقتل جد امراۃ اما کنت لاقیتہا + و القیتہ عن فاعلی عرف و انکار ۔ اوسکا مضمون یہ ہے کہ اسے حارث تو اس واقعہ کی خبر جلاس کو اور عبد اللہ اوسکے آقا کو پہونچا دیجیو اور اگر تو تکبر کرے تو اون دونون کو رسوا نکر اور کیا تو بنی جدارہ و قبیلہ عوف کی ملاقات نکریگا تو اونکو بھی قتل کر خواہ تو اونکو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو اور بنی سلمہ بن عشیرہ مولی سلمہ کو نوفل بن معویۃ الدیلی نے شہید کیا اور قبیلہ بلحبلی سے رفاعہ بن عمرو شہید ہوئے اور بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام تھے اونکو سفیان بن عبد شمس نے شہید کیا اور عمرو بن الجموح شہید ہوئے اور خلاد بن عمرو بن الجموح کو اسود بن جعونہ نے قتل کیا یہ سب تین آدمی شہید ہوئے اور بنی حبیب بن عبد سے حارثۃ المعلی بن لوذان ابن حارثہ بن رستم بن ثعلبہ تھے اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس تھے اونکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے شہید کیا اور بنی النجار سے بعد ازان منجملہ بنی سواد سے عمرو بن قیس تھے اونکو نوفل بن معونہ الدیلی نے شہید کیا اور بیٹا اونکا قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو و عامر بن مخلد یہ سب شہید ہوئے اور بنی عمرو بن مبذول سے ابو اسیرہ بن الحارث بن علقمہ بن عمرو بن مالک تھے اونکو خالد بن الولید نے شہید کیا اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو شہید ہوئے اور بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو مغالہ ہین اوس بن حرام شہید ہوئے اور بنی عدی بن النجار سے انس بن النضر بن ضمضم تھے اونکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور بنی مازن بن النجار سے قیس بن مخلد و کیسان مولی اونکے اور بعضے کہتے ہین کہ کیسان اونکے غلام غیر آزاد تھے شہید ہوئے اور بنی دینار سے سلیم بن الحارث اور نعمان بن عمرو شہید ہوئے اور یہ دونون پسران سمیرا بنت قیس کے تھے چنانچہ بنی النجار سے بارہ آدمی شہید ہوئے

اسماے مقتولان مشرکین

بنی اسد سے عبد اللہ بن حمید بن زہیر بن الحارث بن اسد تھا اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور بنی عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اونکے لشکر کا نشان بردار تھا اوسکو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور عثمان بن ابی طلحہ کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور ابو سعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ کو عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے قتل کیا اور حارث بن طلحہ کو بھی عاصم بن ثابت نے قتل کیا اور کلاب بن طلحہ کو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور جلاس بن طلحہ کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا اور ارطاۃ بن عبد شرحبیل کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور قارط بن شریح بن عثمان قتل کیا گیا اور صؤاب کہ غلام اونکا تھا علی علیہ السلام نے حملہ کیا تو اوسکو قزمان نے قتل کیا اور ابو عزیز بن عمیر کو بھی قزمان نے قتل کیا اور بنی زہرہ سے ابو الحکم ابن الاخنس ابن شریق کو علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ نے قتل کیا اور سباع بن عبد العزی الخزاعی کو حمزہ بن عبد المطلب نے

قتل کیا اور عبد العزی کا نام عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیم تھا اور وہ پیش علمبردار تھا اور بنی مخزوم سے ہشام بن
ابی امیہ بن المغیرہ تھا اوسکو قزمان نے قتل کیا اور ولید بن العاص بن ہشام کو بھی قزمان نے قتل کیا اور امیہ
بن ابی حذیفہ بن المغیرہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور خالد بن الاعلم العقیلی کو قزمان نے قتل کیا اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ قزمان اوس روز
جب آگے بڑھا اور مشرکین پر سختی و تیزی کرتا تھا اوسوقت خالد بن الاعلم اوسکے سامنے آیا اور دونون پیدل تھے
پس دونون باہم چالش کرتے تھے و باتکید یکدیگر اپنی اپنی تلوار اوار کرتے تھے چنانچہ وہ دونون کہ اس حال مین تھے
کہ ناگاہ خالد بن ولید کا گذر ہوا اوسنے نیزہ دستی کرکے قزمان پر نیزے سے حملہ کیا مگر نیزہ غیر مقتل مین لگا (مقتل
جسم انسان مین وہ جگہ ہے جہان کی ضرب سے مرجاتا ہے) پس نیزہ بہک کر بے ٹھکانے لگا تب خالد وہان سے چلا
اور وہ یہ جانتا تھا کہ مین نے قزمان کو قتل کیا ہے پس عمرو بن عاص اوپر قزمان کے آیا اور یہ دونون یعنی قزمان
و خالد بن اعلم بدستور لڑ رہے تھے کہ عمرو نے پھر دوسری بار قزمان کو نیزہ مارا مگر وہ اوسپر کارگر نہوا پس یہ دونون
برابر چالش کرتے رہے تا آنکہ قزمان نے خالد کو قتل کیا اور قزمان بھی اوسیوقت اپنی شدت جراحات مین مرگیا
اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو حارث بن صمہ نے قتل کیا یہ سب پانچ آدمی قتل ہوئے اور بنی عامر بن لوی سے
عبید بن حاجز تھا اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور شیبہ بن مالک بن المضرب کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا
اور بنی جمح سے ابی بن خلف تھا اوسکو رسول خدا صلعم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور عمرو بن عبد اللہ بن عمیر بن
وہب بن حذافہ بن جمح کہ وہی ابو عزہ تھا اور وہ روز احد رسول خدا صلعم کے پاس اسیر ہوا تھا اور اوسکے سوا
اور کوئی روز احد اسیر نتھا تب ابو عزہ نے کہا اے محمد مجھپر احسان کیجیے (یعنے مجھکو چھوڑ دیجیے) فرمایا حضرت نے
کہ ہر آئنہ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ گزند نہین اوٹھاتا (یعنے کسی چیز سے ایک بار دغا پاکر دوبارہ اوس سے دھوکا
نہین کھاتا اور یہ اسلیے کہ وہ روز بدر بھی اسیر ہوکر منت کرکے بلا فدیہ رہا ہوگیا تھا) چنانچہ فرمایا کہ تو مکے مین جاکر
اپنے منہ پر ہاتھ پھیریگا اور کہیگا مین نے محمد کو دوبار فریب دیا بعد ازان عاصم بن ثابت کو حکم کیا کہ اونہون نے
اوسکو قتل کیا اور ابو عبد اللہ واقدی نے کہا کہ سوا اسکے مینے اسیری ابو عزہ کے باب مین اور طرح سے بھی سنا
چنانچہ **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھے خبر دی بکیر بن مسمار نے اونہون نے کہا جب مشرکین احد سے پھرے مین
اور حمراء الاسد مین اول شب تھوڑی دیر ٹھہر کر کوچ کر دیا ہے تو ابو عزہ کو وہین سوتا چھوڑ گئے (یعنے قافلہ چلا گیا
اور ابو عزہ سوتا رہ گیا) یہان تک کہ کچھ دن چڑھا اور مسلمین وہان آکر لاحق ہوئے تو وہ بیدار و خبردار ہوکر دائین
بائین دیکھنے لگا اور پہلے جسنے اسکو پکڑا تھا وہ عاصم بن ثابت تھے پس اونہون نے بموجب حکم رسول خدا صلعم
کے اوسکو قتل کیا اور بنی عبد مناۃ بن کنانہ سے خالد بن سفیان بن عویف اور ابو الشعثا بن سفیان بن عویف

اور ابو الحمراء بن سفیان بن عویف اور غراب بن سفیان بن عویف یہ سب قتل ہوئے اور کہا راوی نے
کہ جب گروہ مشرکین احد سے لوٹ گئے تو مسلمین اپنے اموات کے پاس آئے چنانچہ شہداء میں سے لوگ جسکی
لاش کو پہلے رسول خدا کے پاس لائے وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ حضرت علیہ السلام نے اونپر نماز جنازہ پڑھی
اور فرمایا میں نے ملائک کو دیکھا کہ حمزہ کو غسل دیتے تھے کیونکہ حمزہ اوس روز حالت جنب میں تھے اور رسول خدا صلعم
نے شہیدوں کو غسل نہین دلایا اور فرمایا انکو مع خون و زخمون انکے لپیٹ دو کیونکہ ایسا کوئی نہوگا کہ وہ راہ خدا میں
مجروح و مقتول ہو مگر یہ کہ قیامت کو وہ اوسی حالت جراحت سے محشور ہوگا کہ رنگ اوسکا رنگ خون ہوگا اور بو اوسکی
بوے مشک ہوگی پھر فرمایا رکھو انکو (یعنے قبر میں) کہ میں ان لوگون پر گواہ ہونگا قیامت میں پس اول جسپر ہوئی نماز
مع تکبیر کی چار بار (یعنے چار تکبیرین نماز جنازہ کی) وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے بعد ازان حضرت کے پاس شہداء
جمع کیے گئے چنانچہ جب کسی شہید کو لوگ اوٹھا لاتے تھے تو اوسکو حمزہ بن عبد المطلب کے پہلو میں رکھتے جاتے تھے
تو حضرت علیہ السلام حمزہ پر اور اوس شہید پر نماز جنازہ پڑھتے تھے یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار نماز جنازہ
ہوئی کیونکہ شہید بھی ستر تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ نو نو شہید کو لاتے تھے اور دسوین حمزہ ہوتے تھے تب اونپر
نماز جنازہ ہوتی تھی بعد ازان کہ وہ نو وہان سے اوٹھائے جاتے تھے اور نعش حمزہ بدستور اوسی جگہ رہتی تھی
تو نو لاشین اور لاتے تھے کہ وہ بھی پہلو سے حمزہ رض میں رکھی جاتی تھین اور اونپر نماز ہوتی تھی تا آنکہ اسی طرح
سات مرتبہ کیا گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ اونپر نو نو و سات سات و پانچ بار تکبیر ہوئی ہے اور طلحہ رض بن عبید اللہ
و ابن عباس رض و جابر رض بن عبد اللہ یہ لوگ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلعم نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا
میں ان لوگون پر شاہد ہون تب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برادر نتھے کہ اسلام
لائے تھے یہ لوگ جیسا ہم اسلام لائے اور جہاد کی اونہون نے جیسے ہمنے جہاد کی فرمایا ہان یہ سچ ہے ولیکن ان
لوگون نے اپنے اجور و کمائی میں سے کچھ نہین کھایا اور میں نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا احداث و بدعتین
کروگے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے اور کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہینگے (یا کیا ہم بعد آپ کے باقی رہینگے)
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے زہری سے اونہون نے
انس بن مالک سے سنا اونہون نے کہا کہ اون شہداء پر رسول خدا صلعم نے نماز جنازہ نہین پڑھی اور کہا
واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبید سے اونہون سعید بن
المسیب اونہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا کہ اوس روز فرمایا حضرت صلعم نے مسلمین سے
کہ قبر کھودوا اور اوسکو وسیع کرو اور خوب صاف کرو اور اوس قبر میں دو دو اور تین تین کو دفن کرو اور اونمین سے
جو قرآن زیادہ جانتا تھا اوسکو جانب قبلہ مقدم کرو چنانچہ مسلمین اونمین جو زیادہ ماہر قرآن تھا اوسکو مقدم کرتے تھے

اور اون لوگون مین سے جو پہچانے گئے کہ وہ ایک قبر مین دفن کیے گئے وہ عبداللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو
بن الجموح وخارجہ بن زید وسعد بن ربیع ونعمان بن مالک وعبدہ بن الحسحاس تھے یہ سب ایک قبر مین دفن ہوے
اور جبکہ حمزہ بن عبدالمطلب کو قبر مین اوتارا تو حضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ قبر مین اونکے اوپر چادر اوڑھائی جاوے
مگر چادر جب سر سے ہیچ دیگر (یعنے سر سے) اوڑھائی جاتی تھی تو دونون پاؤن کھل جاتے تھے اور جب پاؤن سے
اوڑھائی جاتی تھی تو منہ کھلا رہتا تھا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ منہ اونکا ڈھانک دو اور اونکے پاؤن تو
حرمل یعنے نبات کوہی سے چھپا دیا پس اوس روز مسلم روئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ عم رسول اللہ ہین کہ
اونکے لیے کوئی کپڑا نہین پاتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب فتحیابی ہوگی صحراے سبزہ زار اور
امصار مین اور لوگ اوسطرف نکلین گے اور اپنے اہل کو بلا بھیجین گے باعث قحط مدینہ کے اور کہلا بھیجین گے کہ تم لوگ
زمین حجاز جردیہ مین ہو (جردیہ یعنے خالیہ جسمین درخت نہین) وحال آنکہ مدینہ اونکے لیے بہتر ہوگا کاش کہ
یہ بات اونکو معلوم ہوتی قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے جو کوئی مدینے کی سختی وشدت پر صبر کریگا
مین روز قیامت اوسکا شفیع ہونگا اور شک راوی ہے کہ یا فرمایا مین اونکا شاہد ہونگا اور راویون نے کہا کہ
عبدالرحمان بن عوف کے پاس کھانا آیا اونہون نے اوسوقت کھانا ناگوار سمجھکر کہا کہ حمزہ یا کسی اور شخص کا نام لیا
کہ اوسکے لیے ابھی کفن میسر نہین آیا اور مصعب بن عمیر شہید ہوے اونکے لیے بھی سواے ایک چادر کے کفن میسر
نہین آیا وحال آنکہ وہ مجھسے بہتر ہین اور گذر ہوا رسول خدا صلعم کا اوپر نعش مصعب بن عمیر کے اور وہ ایک چادر مین
لپٹے ہوے تھے تو فرمایا ہر آئنہ مین نے تجکو مکے مین دیکھا ہے کہ تجھسا کوئی مکہ مین نرم تر لباس ونہ خوشتر زلف والا نہ تھا
زیادہ مجھسے بعد ازان اتنو پریشان سر ہے ایک چادر مین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اونکو قبر مین رکھنے کا
حکم کیا اور اونکی قبر مین اوترے اونکے بھائی ابوالروم اور عامر بن ربیعہ اور سویط بن عمرو بن حرملہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ
کی قبر مین علی اوترے اور زبیر اور ابوبکر رضی اللہ عنہم اور رسول خدا اوس قبر کے کنارہ پر بیٹھے تھے اور اکثر مردم
یا بنا بر شک راوی عامہ مردم اپنے اپنے مقتولون کو مدینے مین اوٹھا لیگئے اور بقیع الجبل مین دفن کیا اونمین سے
چند آدمی بازار مین جو سوق الظہر مشہور ہے نزدیک دار زید بن ثابت کے جو آج کے زمانہ مین وہان واقع ہے
دفن کیے گئے اور دفن کیے گئے وہین بعض بنی سلمہ مین سے اور دفن کیے گئے مالک بن سنان بیچ موضع
اصحاب العباء کے جو نزدیک دار نخلہ کے واقع ہے بعد ازان منادی رسول خدا صلعم نے ندا دی کہ پھیر لاؤ اپنے
قتلا کو طرف مضاجع مراقد اونکے اور حال یہ تھا کہ لوگ اپنے قتلا کو دفن کر چکے تھے پس نہ پھیرا گیا کوئی مگر ایک
شخص کہ اوسکو منادی نے پالیا کہ ہنوز وہ دفن نہوا تھا (یعنے ندا منادی تک وہ دفن نہوا تھا) اور وہ
شماس بن عثمان المخزومی تھے کہ لوگ اونکو مدینے مین اوٹھا لائے تھے اوس حالت مین کہ اونمین رمق جان

آتی تھی چنانچہ لوگون نے اونکو داخل کیا پاس عائشہ زوج النبی رضی اللہ عنہا کے اوسوقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ یہ عم میرا میرے سوا اور کسکے گھر مین داخل کیا گیا تب فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اونکو ام سلمہ کے پاس اوٹھا لیجاؤ پس اونکو اوٹھا لائی ام سلمہ کے پاس اور وہ نہین سکے پاس مر گئی چنانچہ ہمکو حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ ہم اونکی نعش پھیر لیجاوین احد مین اور وہ اوسی لباس مین جسمین وہ مر گئے تھے وہین دفن کیے جاوین اور وہ ایک روز وایک شب بے دفن رہے تھے ولیکن کچھ تغیر اونکو نہوا تھا اور رسول خدا صلعم نے اوسپر نماز جنازہ نہین پڑھی اور نہ اونکو غسل دیا تھا اور جو لوگ مسلمین مین سے وہان دفن ہوے تھے تو وادی مین دفن کیے گئے تھے اور طلحہ بن عبید اللہ سے جب لوگون نے سوال اون قبرون کا کیا جو احد مین مجتمع تھین تو وہ کہتے تھے کہ زمان الرّمادیعنے سال ہلاکی مین بعہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایک قوم اعراب سے یہان رہتے تھے پس وہ لوگ جو مرے تو یہ قبرین اونہین کی ہین اور عباد بن تمیم المازنی بھی اس بات سے انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ایک قوم سے تھے کہ یہان رہتے تھے زمانہ قحط مین مر گئے یہ اونہین کی قبرین ہین اور ابن ابی وہب اور عبد العزیز بن محمد یہ دونون بھی کہتے تھے کہ ان قبرون مجتمعہ کو ہم نہین پہچانتے ہین خبر نیست کہ یہ قبرین ہین باشندگان بیابان اور بادیہ نشینون کی اور کچھ قبرین تھین قبور شہدا سے جو غائب و پنہان ہوگئین ہم اونکو نہ وادی مین پہچانتے ہین نہ مدینے مین اور نہ اوسکی نواح مین مگر قبر حمزہ بن عبد المطلب و قبر سہل بن قیس و قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور قبر عمرو بن الجموح کہ ان سب قبرون کو البتہ پہچانتے ہین اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ہمیشہ زیارت کیا کرتے تھے ان شہدا کی قبرون پر ہر سال اور جب وہان داخل ہوتے تھے تو شعب کیطرف رخ کرتے تھے باواز بلند فرماتے تھے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ یعنے سلام تم لوگون پر عوض تمہارے صبر و استقامت کے پس کیا خوب ہے تمہارے لیے دار آخرت اور بعد از وفات حضرت علیہ السلام کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسیطرح زیارت کیا کرتے تھے اونکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال یون ہی کیا کرتے تھے اونکے بعد عثمان رضی اللہ عنہ بھی اونکے بعد معویہ بھی جب وہ حج یا عمرہ کرنے جایا کرتے تھے اور رسول خدا صلعم فرمایا کرتے تھے کاش مین سخنی مین پڑتا ساتھ اصحاب بن کوہ کے (یعنے کاش مین بھی اس شعب مین ان اصحاب کے ساتھ ہوتا) اور اکثر فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو دو تین دن کے یعنے تیسرے روز قبور شہدا پر جاتی تھین اور وہان بکا و دعا مغفرت کرتی تھین اور سعد بن ابی وقاص اکثر جایا کرتے تھے اپنے مال کیواسطے مقام غابہ مین تو آیا کرتے تھے عقب سے قبور شہدا پر اور کہا کرتے تھے السلام علیکم تین بار بعد ازان متوجہ ہوتے تھے اپنے اصحاب کی طرف اور کہتے تھے کہ کیون تم لوگ سلام نہین بھیجتے ہو اوس قوم پر جو جواب دیتے ہین تمکو سلام کا کیونکہ نہین اونپر کوئی سلام کرتا ہی مگر کہ وہ جواب سلام دیا کرتے ہین قیامت تک (یعنے قیامت تک یون ہی رہیگا) اور رسول خدا صلعم

قبر مصعب بن عمیر پر گذرے اور وہان اونکے توقف کیا اور دعاے مغفرت کی اور یہ آیت پڑھی رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ جس امر پر خدا سے عہد کیا تھا اوسکو سچ کیا پس اونمین بعضون نے اپنی مدت پوری کی یعنے شہید ہوے اور بعضے منتظر ہین اور اونھون نے اپنے عہد کو تبدیل نہین کیا اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ مین شاہد ہون اس بات کا کہ یہ لوگ پیش خدا حاضر باش ہین قیامت تک پس تم لوگ انکے پاس (یعنے انکی قبرون پر) آیا کرو اور انکی زیارت کیا کرو اور انپر سلام بھیجا کرو قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے ایسا کوئی نہین ہے کہ سلام کرے انپر قیامت تک مگر یہ کہ وہ جواب سلام اوسپر ادا کرتے ہین اور ابو سعید خدری قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر جاکر توقف کیا کرتے تھے پس دعاے مغفرت کرتے تھے اور جو کوئی اونکے ساتھ ہوتا تھا اوس سے کہتے تھے کہ جو کوئی اونپر سلام بھیجتا ہے تو وہ بھی اوسپر جواب سلام رد کرتے ہین پس تم لوگ اونپر سلام کرنے تو اور اونکی زیارت کو ترک نکرو اور ابو سفیان مولی ابن ابی احمد بیان کرتے تھے کہ وہ کبھی مہینے ساتھ محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلامہ بن وقش کے احد مین رہے پس یہ سب آدمی سب قبرون سے پہلے قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجتے تھے اور نزدیک قبر اونکے اور نزدیک قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور نزدیک اون قبرون کے جو وہان تھین توقف کیا کرتے تھے اور وہین ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر مہینے جایا کرتی تھین اور اونپر سلام بھیجتی تھین اور اوس روز عرصہ طویل تک وہان رہتی تھین چنانچہ ایک روز جو وہ وہان آئین اور اونکے ساتھ نبہان اونکا غلام تھا مگر اوسنے شہدا پر سلام نہ بھیجا تب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے لئیم و غدار تو انپر سلام کیون نہین بھیجتا واللہ نہین انپر کوئی سلام بھیجتا ہے مگر یہ کہ وہ بھی ورجواب اوسکے اوسپر سلام بھیجتے ہین قیامت تک اور ابو ہریرہ اکثر اونکی طرف آمد و شد رکھتے تھے اور عبد اللہ بن عمر و جب غابہ کیطرف سوار ہوتے تھے تو ذباب مین پہونچکر قبور شہدا کیطرف پھر پڑتے تھے اور اونپر سلام کرکے پھر ذباب کو پھر جاتے تھے تا آنکہ متوجہ راہ غابہ ہوتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ ہرگاہ اون شہدا کی طرف کا راستہ لیا ہو اور کوئی دوسری راہ عارض ہوئی تاکہ اودھر سے جاوین مگر یہ کہ وہ اپنی اوسی پہلی راہ پر پھر جاتے تھے اور فاطمہ الخزاعیہ کہ وہ احد مین پہونچی تھین تو وہ کہتی ہین کہ مین نے اپنے تئین قبور شہدا پر دیکھا اور اوسوقت آفتاب غروب ہوچکا تھا اور میرے ہمراہ میری خواہر تھی مین نے اوس سے کہا آؤ قبر حمزہ پہ چلکر زیارت کرین اونپر سلام بھیجین پھر پھر آوینگے اوسنے کہا بہت اچھا پس ہم دونون نے قبر حمزہ پر وقوف کیا اور ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ اوسوقت ہمنے ایک کلام سنا کہ جواب سلام ہمپر پھر آیا کہ وعلیکما السلام ورحمۃ اللہ اور وہ دونون کہتی تھین کہ اوسوقت کوئی آدمی ہمارے

قریب تھا اور کہا راویوں نے کہ جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے دفن سے فارغ ہوئے تو اپنا گھوڑا طلب کیا اور سوار ہوئے اور مسلمین حضرت کے گرد چلے اور اونمین سے اکثر زخمی تھے اور کوئی شل بنی سلمہ و بنی عبد الاشہل کے زخمی نتھا اور حضرت علیہ السلام کے ہمراہ چودہ عورتین بھی تھین جب پیچھے مقام حرہ کے پہونچے تو فرمایا لوگون کو صف بستہ ہوجاؤ ہم بیان حمد وثنا ے خدا کرینگے تب لوگون نے دو صفین کرلین کہ پیچھے اونکے عورتین تھین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے دعا کی اور یہ کلمات فرماے اللھم لک الحمد کلہ اللھم لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ھادی لمن اضللت ولا مضل لمن ھدیت ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت اللھم انی اسئلک من برکتک و رحمتک وفضلک وعافیتک اللھم انی اسئلک النعیم المقیم الذی لا یحول ولا یزول اللھم انی اسئلک الامن یوم الخوف والغناء یوم الفاقۃ عائذا بک اللھم من شر ما اعطیتنا و من شر ما منعت منا اللھم توفنا مسلمین اللھم حبب الینا الایمان و زینہ فی قلوبنا و کرہ الینا الکفر والفسوق والعصیان واجعلنا من الراشدین اللھم عذب کفرۃ اھل الکتاب الذین یکذبون رسلک و یصدون عن سبیلک اللھم انزل علیھم رجسک و عذابک الہ الحق امین یعنے اے پروردگار تمام حمد وثنا تیرے لیے ہین اے پروردگار کوئی بند کرنیوالا نہین ہے اوس چیز کا جسکو تونے کھولا ہے اور کوئی کھولنے والا نہین ہے اوس چیز کا جسکو تونے بند کردیا ہے اور نہین ہے کوئی روکنے والا ہے اوس چیز کا جو تونے دیا ہی اور کوئی دینے والا نہین ہی اوس چیز کا جو تونے روک دیا ہے اور کوئی ہدایت کرنے والا نہین ہی اوسکا جسپر تونے مسلط کیا ضلالت کو اور کوئی گمراہ کرنے والا نہین اوس شخص کا جسکو تونے ہدایت کی اور کوئی قریب لانے والا نہین ہی اوس چیز کا یا اوس شخص کو جسکو تونے دور کیا اور کوئی دور کرنے والا نہین ہے جسکو تونے نزدیکی بخشی ہی اے پروردگار مین تجھسے مانگتا ہون تیری برکت اور تیری رحمت اور تیری عافیت یعنے تیرے عفو کو اور تیرے فضل کو اے خداوند مین تجھسے ایسی نعمتین پایدار مانگتا ہون جسکو نہ تغیر ہو نہ زوال اے خداوند مین تجھسے سوال کرتا ہون امن کا روز خوف اور روز غم والم کے کہ وہ روز قیامت ہے اور اے پروردگار جو شے تونے ہمکو عطا کی ہے اوسکے شر سے ہم تیری پناہ مانگتا ہون (یعنے وہ میرے حق مین مضر نکرے) اور جو چیز تونے ہمسے روک رکھی ہے اوسکے شر کی بھی پناہ

مانگتا ہون اے خداوند ہمکو مسلمان مار (یعنے ہم مرتے مرتے مسلمان رہین) اور اے خداوند ہمارے لیے ایمان کو
پسند کر اور ایمان سے ہمارے دلون کو زینت دے اور باز رکھ ہمسے کفر و فسق و نافرمانی کو اور ہمکو رشد و فلاح پانیوالون
مین کر اے خداوند عذاب کر اون کافرون پر جو اہل کتاب مین سے ہین وہ جو تیرے رسول کی تکذیب کرتے ہین
اور باز رکھتے ہین لوگون کو تیری راہ راست سے اے خداوند تو نازل کر انپر اپنے غضب اور عذاب کو اے الٰہ الحق آمین
بعد ازان حضرت علیہ السلام آگے بڑھے اور بنی حارثہ کی داہنی جانب کو اوترے تا آنکہ آن حضرت علیہ السلام
بنی الاشہل پر وارد ہوے اور اوسوقت وہ لوگ اپنے مقتولون پر گریہ وزاری کر رہے تھے تب حضرت علیہ السلام
نے فرمایا مگر کوئی حمزہ پر بکا کرنے والا نہین ہے پس عورتین دیکھنے نکلین کہ حضرت سلامت ہین چنانچہ ام عامر الاشہلیہ
کہتی ہین کہ جسوقت ہم لوگ اپنے قتلا کے ماتم مین تھے کہ رسول خدا صلعم ہمارے سامنے آئے تو ہم لوگ باہر نکلے
پس مین نے حضرت علیہ السلام کو دیکھا کہ اونکے اوپر زرہ ہے بجنسہا یعنے زرہ پہنے تھے اوسیطرح جیسے پہنے تھے
پس مین حضرت کو دیکھکر بولی کہ کل مصیبت بعد دیکھنے آپ کے آسان ہے **محمد بن عمر الواقدی**
نے بواسطہ رواۃ کے **روایت** کی ہے کہ جب ام سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بنت عبید بن معویہ بن بلحرث بن
الخزرج تھین گھر سے نکلکر دوڑتی ہوئی طرف رسول خدا صلعم کے گئین اور اوسوقت حضرت علیہ السلام اپنے
گھوڑے پر سوار اور ٹھہرے ہوے تھے اور سعد بن معاذ باگ گھوڑے کی تھامے ہوے تھے تب سعد نے
عرض کی یا رسول اللہ یہ میری مادر حاضر ہے حضرت نے اون بی بی کی نسبت مرحبا فرمایا پس وہ نزدیک آئین
تا آنکہ اونہون نے حضرت صلعم کو بتامل دیکھکر بولین یا رسول اللہ اسوقت جو مین نے آپ کو صحیح وسالم دیکھا تو
ساری مصیبتین ہٹ گئین تب حضرت نے اونکو اونکے پسر عمرو بن معاذ کا پرسا دیا اور فرمایا اے ام سعد تو خوش ہو
اور اپنے اہل قبیلہ خزرج کو خوشخبری دے کہ اونکے قتلا سب کے سب جنت مین باہمدیگر رفیق ہین اور وہ سب
بارہ مرد ہین اور وہ سب اپنے اہل کے لیے شفیع ہین یہ سنکر ام سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم سب راضی ہین اور
بعد اسکے ہم مین سے کوئی اب اون قتیلے پر بکا نکریگا پھر عرض کی یا رسول اللہ اون شہیدون کے خلاف اولاد
کے حق مین دعا کیجیے چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حُزْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْبُرْ مُصِيْبَتَهُمْ وَاَحْسِنِ
الْخَلَفَ عَلٰى مَنْ خَلَّفُوْا یعنے اے پروردگار اونکے دلون سے غم کو دور کر اور اونکی مصیبتون کا بدلا دے
اور اونکے جانشین کو اونکے اخلاف اولاد دینیکو کار کر بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے ابو عمرو میرے
مرکب کو چھوڑ دے اونہون نے باگ گھوڑے کی چھوڑ دی اور لوگ حضرت کے پیچھے چلے اور فرمایا رسول خدا صلعم
نے کہ اے ابو عمرو تیرے گھر والون مین مردم مجروح بہت سے ہین اونمین کوئی اونمین مجروح مگر قیامت مین
زخمی آویگا یعنے زخمی محشور ہوگا اوسطرح کہ ہوگا رنگ اوسکا رنگ خون اور بو اوسکی بوے مشک پس جو کوئی زخمی ہو

چاہیے کہ وہ اپنے گھر مین قیام کرے اور اپنے زخمون کی دوا کرے وبقصد میری ہمراہی کے میرے گھر تک میرے ساتھ
نجاوین یہ امر میری جانب سے تاکیداً واجب ہے چنانچہ سعد نے درمیان اونکے تاکید ندا دی کہ کوئی زخمی بنی عبدالاشہل
ساتھ رسول خدا صلعم کے بعزم ہمراہی اونکے نجاوے پس سارے مجروح ٹھہر گئے اور آگ روشن کرکے مجروحون کا علاج
کرتے تھے اور وہ سب تیس زخمی تھے پھر سعد بن معاذ حضرت علیہ السلام کے ہمراہ گھر تک گئے پھر اپنے قبیلہ کی عورتون
پاس جاکر اون سب کو گھرون سے نکالا کوئی عورت باقی نرہی مگر یہ کہ اوسکو رسول خدا صلعم کے گھر مین پہونچایا پس
وہ سب درمیان مغرب وعشا کے بکا کرتی تھین (یعنے بطریق مناحہ وماتم کے) تا آنکہ رسول خدا صلعم جب ثلث شب
گذری تھی خواب سے بیدار ہوے تو اوسوقت صداے بکا سنکر فرمایا یہ کیسی صدا ہے لوگون نے بیان کیا کہ انصار کی
عورتین حمزہ پر بکا کرتی ہین فرمایا حضرت علیہ السلام نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکُنَّ وَعَنْ اَوْلَادِکُنَّ یعنے حق تعالی تم عورتون اور
تمہاری اولاد سے رضامند ہو چنانچہ ام سعد کہتی ہین کہ پھر حضرت نے ہم لوگون کو حکم کیا کہ ہم اپنے مکانون کو پھر جاوین
پس ہم بعد چند شب اپنے اپنے گھرون کو گئے اور ہمارے مرد بھی ہمراہ گئے اوس روز سے اتبک جب کبھی ہم مین
کوئی بی بی بکا کرتی ہے تو ابتدا بحمزہ رضی اللہ عنہ کرتی ہے اور بعض رواۃ نے کہا ہے کہ معاذ بن جبل زنان
بنی سلمہ کو بلا لائے اور عبداللہ بن رواحہ زنان بلحرث بن الخزرج کو لائے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین نے تو
انکے جمع کرنے کا ارادہ نہین کیا تھا پھر صبح کو اونکے تئین نوحہ کرنے سے تاکید منع کیا اور حضرت علیہ السلام نے
نماز مغرب مدینے مین آکر پڑھی اور حضرت مدینے کی طرف جو آئے تھے تو رنج مین تھے اوس صدمہ سے جو اصحاب
اور حضرت کو فی نفسہ پہونچا تھا چنانچہ ابن ابی و منافقین ہمراہی اوسکے شماتت کرتے تھے اور اونکی مصیبت و اندوہ
خوش ہوتے تھے اور کلمات زشت زبان پر لاتے تھے اور اصحاب مین سے ہمراہ حضرت کے پھرے جو پھرے اور
اونمین اکثر زخمی تھے اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بھی ہمراہی مین پھرے اور وہ زخمی تھے کہ وہ اپنے گھر مین
شب باش ہوکر زخمون کو آگ سے داغ دیتے تھے کہ انہین ساری رات گذر گئی اور باپ اونکا عبداللہ ابن ابی
کہتا تھا کہ خروج تیرا محمد کے ساتھ اس جنگ مین موافق راے میرے نتھا محمد نے میری راے کے خلاف کیا اور
چھوکرون کا کہنا مانا واللہ گویا کہ مین اس وقعہ وافتاد کو دیکھ رہا تھا تب عبداللہ نے جواب دیا کہ جو امر خدا نے اپنے
رسول اور مسلمین کے حق مین کیا وہ محض خیر ہے اور بیہودہ باتین زبان سے نکالنے لگے کہتے تھے سواے اسکے
نہین ہے کہ محمد طالب ملک ہین نبی کو کبھی ایسی مصیبت نہین پہونچتی جیسا کہ وہ اپنی ذات خاص اور اپنے اصحاب کے
بارہ مین مبتلاے مصیبت ہوے اور منافقون نے اصحاب کو حضرت سے باز رہنے پر ورغلانا شروع کیا اور
اونکو ترک رفاقت ومفارقت پر مشورہ دیتے تھے اور کہتے تھے جو لوگ تم مین سے مارے گئے اگر وہ ہمارے پاس
ہوتے تو کیون قتل ہوتے یہان تک کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان باتون کو چند جا سے سنا اور خدمت مین رسول خدا

صلعم کی حاضر ہوکر طلب اذن کرتے تھے اس امر مین کہ یہود و منافقین مین سے جس جس سے ایسی باتین سنی ہین
اوسکو قتل کرین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عمر حق تعالے اپنے دین کو غالب فرمانیوالا اور اپنے
نبی کو غالب کرنیوالا ہے اور واسطے یہود کے ذمہ ہے (یعنے یہ لوگ ذمی ہین) پس انکو قتل نکر عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا یا رسول اللہ یہ لوگ منافق ہین فرمایا حضرت نے کیا لوگ شہادت الوہیت خدا اور شہادت میری رسالت کی
ظاہر نہین کرتے ہین عمر نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ لوگ اظہار شہادتین کا اسلیے کرتے ہین تا تلوار سے امان پاوین
پس حال اونکا بھیر ظاہر ہوگیا کہ وقت وقوع اس مصیبت و رنج کے خدا نے اونکے کینہ درونی کو ظاہر کر دیا تب حضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجکو اوس شخص کے قتل سے منع کیا ہے جو لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ
کہتا ہوا سے فرزند خطاب شل آ چکے اب کبھی قریش ہمسے سیر و زمند ہونگے یہان تک کہ ہم استلام رکن کرینگے
(یعنے یہان تک کہ ہم مکے مین داخل ہونگے) اور کہا راویون نے کہ عبد اللہ بن ابی کے لیے ایک مقام تھا کہ
وہ وہان ہر جمعہ کو اپنی بزرگی سمجھ کر کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے کچھ بطریق خطبہ بیان کیا کرتا تھا) اور اس معمول کو کبھی
ترک نکرتا تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم احد سے مدینہ کو پھرے اور روز جمعہ منبر پر تشریف رکھتے تھے اوسوقت عبد اللہ
کھڑا ہوکر بیان کرنے لگا کہ یہ رسول خدا صلعم جو تمہارے درمیان تمہارے سامنے ہے حق تعالے نے اوسکے
طفیل سے تمکو مکرم کیا چاہیے کہ تم لوگ اوسکی نصرت کرو اور اوسکی اطاعت کرو اور ہر گاہ اوسنے احد مین کیا تھا
جو کچھ کیا تھا (یعنے ہمراہی سے پھر آیا تھا) تو جب وہ حسب دستور کھڑا ہوکر یہ بات بیان کرنے لگا پس لوگ اوسکے
پاس گئے اور کہنے لگے اے دشمن خدا بیٹھ جا اور ان لوگون مین جو اوسپر ہجوم کرکے آئے تھے ابو ایوب و
عبادہ بن الصامت یہ دونون سخت تھے چنانچہ یہ دونون اوسکے قریب آئے اور انکے سوا مہاجرین مین سے
کوئی او سپر نہ اوٹھا پس ابو ایوب نے اوسکی ڈاڑھی پکڑی اور عبادہ بن الصامت نے اوسکی گردن مین ہاتھ دیکر
کہنے لگے تو لائق اس مقام کے نہین ہے پس ان دونون نے جب اوسکو نکال دیا تو وہ وہان سے نکلا اور لوگون
پر سے اوچکتا ہوا چلا اور کہتا جاتا تھا کہ گویا مین نے یہ بات بیہودہ و ناشایستہ کہی تھی وحال آنکہ مین کھڑا ہوا تھا
تاکہ تمہارے نبی کے امور کو استوار کرون اوسوقت سعد بن عبادہ نے اوسکی ملاقات کی اور کہا تیرا کیا حال ہے او سنے کہا
مین اوس مقام پر کھڑا ہوا تھا جہان پہلے ہمیشہ کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے وہان وعظ کیا کرتا تھا) پس کچھ لوگ میری قوم کے
میری طرف آئے اور اونمین سخت تر مجپر عبادہ اور خالد بن زید تھے (یعنے ان دونون نے مجپر سختی کی) تب
سعد نے اوس سے کہا تو پھر چل اور اپنے لیے رسول خدا صلعم سے استغفار طلب آمرزش کرا اوسنے جواب دیا مجکو
پروا نہین ہے کہ وہ میرے لیے استغفار کرین پس اس باب مین یہ آیہ نازل ہوا وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ الآیہ یعنے جب ان لوگون سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے حق مین

رسول خدا استغفار کریگا تو وہ لوگ اپنا سر ہلاتے ہین یعنے انکار کرتے ہین راوی کہتا ہے کہ گویا مین دیکھتا اوسکے پسر کی طرف یعنے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کو کہ وہ لوگون مین بیٹھا تھا اور اپنے باپ کی طرف نگاہ نہین کرتا تھا اور اوسکا باپ یعنے ابن ابی کہتا تھا کہ محمد نے مجھے مربد سہل و سہیل سے نکالدیا (مربد نام موضع قریب مدینہ اور سہل و سہیل دو شخص تھے جنکا وہ موضع تھا)

ذکر ما نزل من القرآن باحد

یعنے ذکر ہے اون آیات قرآن کا جو بمقدمہ احد نازل ہوئین

مصنف کتاب نے کہا کہ مجھے خبر دی محمد نے اونکو عبد الوہاب نے اونکو محمد نے اونکو واقدی نے اونہون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ام بکر بنت المسور بن مخرمہ سے اونہون نے کہا میرے باپ مسور بن مخرمہ نے عبد الرحمان بن عوف سے کہا کہ ہمسے احد کا حال بیان کر اونہون نے کہا اے پسر برادر سورۂ آل عمران مین بعد ایکسو بیس [۱۲۰] آیہ کے شمار کر تو مطلع ہوجائیگا تو گویا کہ تو ہمارے ساتھ حاضر تھا وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ الی آخر الآیہ کہا عبد الرحمان نے کہ جب صبح کو رسول خدا صلعم طرف احد کے روانہ ہوئے پس صف اپنے اصحاب کی واسطے قتال کے اسطرح درست کرتے تھے گویا کہ اونکے صف سے تیر راست کیے جاوین اگر سینہ کسیکا نکلا نظر آتا تھا تو فرماتے تھے پیچھے ہٹ جا اور دربارہ قولہ تعالی اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا اسے آخر الآیۃ کہا عبد الرحمان نے کہ وہ دونون جماعت بنو سلمہ و بنو حارثہ تھی جنہون نے قصد کیا کہ رسول خدا صلعم کے ساتھ احد کو نجاوین بعد ازان خدا نے اونکو عزیمت و ہمت دی کہ وہ حضرت کے ہمراہ نکلے تھے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ یعنے قلیل تھے کیونکہ تین سو اور دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ یعنے شکر کرو اوس بات کا کہ بدر مین انکو ظفر و فتح عطا کی اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (یعنے روز احد) اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا الآیۃ حال یہ ہے کہ قبل از خروج طرف احد کے رسول خدا صلعم پر یہ آیہ نازل ہوا تھا کہ اِنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ عبد الرحمان نے کہا کہ پھر اون لوگون نے صبر و استقامت نکی بلکہ روگردانی کی تو روز احد رسول خدا صلعم کی ساتھ ایک ملک سے بھی نہین کی گئی قولہ مسومین راوی نے کہا معلمین یعنے سرنشان شناخت کا سر پر

باندھے ہوئے (یعنی وردی) قولہ تعالے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی یعنے تاکہ مژدہ حاصل کرو تم اون فرشتون کی امداد سے اور تاکہ تم مطمئن ہوجاؤ اونکی طرف لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝ یعنے حصہ پہونچاوین گے ہم اونسے اخذ ہین پس اولٹے پھرینگے وہ ہزیمت وخسارت پاکر لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ راوی نے کہا مراد ہے اون لوگون سے جو منہزم ومفرور ہوئے روز احد اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیہ نازل ہوا المقدمہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے کہ جسوقت اونہون نے دیکھا رسول خدا صلعم کو جو کچھ اوسپر گذرا جراحات سے تو اونہون نے کہا ہم بھی اونکو یعنے کفار کو مثل کرینگے یعنی اونکی عضو عضو کاٹین گے اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور بعضون نے کہا یہ آیہ نازل ہوا شان مین رسول خدا صلعم کے جسوقت حضرت علیہ السلام کو روز احد تیر لگا تو فرمایا کیونکر فلاح پاوینگے یہ قوم جنہون نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کچھ کیا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً راوی نے کہا جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب مدت کسی کے دین کی نسبت کسی دیندار کے تمام ہوجاتی تھی اور اوسکے پاس زر قرضہ ہوجود نہوتا تھا تو صاحب دین اوسکو مہلت دیتا تھا مگر دوگنا زر قرضہ اوسپر باندہ لیتا تھا وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ راوی نے کہا مراد ہے تکبیر اولے سے امام کے ساتھ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہتے ہین ایک جنت ہے چوتھے آسمان مین اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ راوی نے کہا مراد سرا سے یُسر ہے اور ضرا سے عُسر ہے وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ مراد ہے اون لوگون سے جنکو ایذا پہونچی وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ یعنے جو کچھ اونکی طرف عائد ہوا وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ یعنے وہ لوگ دعا کرتے ہین کہ حق تعالے اونکے گناہون کی آمرزش کرے وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا راوی نے کہا یہ مسئلہ مشہور ہے لا کبیرۃ مع توبۃ ولا صغیرۃ مع اصرار یعنے توبہ کرنے سے کبیرہ باقی نہین رہتا اور اصرار کرنے سے صغیرہ نہین رہتا بلکہ کبیرہ ہوجاتا ہے هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ یعنے عمی وکوری سے وَهُدًى یعنے ضلالت وگمراہی سے وَلَا تَهِنُوْا یعنے قتال وجہاد مین ساتھ عدو کے وَلَا تَحْزَنُوْا یعنے اوس مصیبت پر جو تم مین کسیکو پہونچی قتل اور زخمی ہونے سے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ یعنے سرانجام تم فیروزمند ہوئے ہو روز بدر اوسقدر کہ وہ دو چند اون سے اوس فیروزی کا جو اونکو تمسے روز احد حاصل ہوئی ہے اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ یعنے جراحات روز احد فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ یعنے زخمہای روز بدر وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

... اور نہین کیا اونہون نے اوس کام پر جو کیا اونہون نے ۱۲ ... یہ بیان ہے لوگون کو ... ۱۲ ... اور ہدایت ہے ۱۲ ... بودی و بزدل نہو جاؤ ۱۲ ... اور غمگین نہو ۱۲

یعنے اونکے لیے غلبہ وظفر ہے تو تمہارے لیے بھی ہے اور نیکوکی عاقبت خاص تمہارے لیے مقرر ہے وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے قتال کرنے والون کو ہمراہ اپنے نبی کے وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ یعنے جو کوئی قتل ہوا روز احد وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے آزمالیوے اون لوگون کو جنہون نے قتال و جہاد کیا اور ثابت قدم رہے وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ یعنے مشرکین اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ یعنے کہ کون شہید ہوا احد میں یا مبتلا ہے بلا ہوا اون میں وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ یعنے کسنے صبر کیا ہے اوس روز وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ راوی نے کہا کہ تلوارین اونکون کے ہاتھون مین تھین یعنے کچہ لوگ اصحاب نبی صلعم مین وہ تھے جنہون نے تخلف کیا تھا بدر سے یعنے روز بدر پیچھے رہ گئے تھے پس وہی لوگ وہ ہین جنہون نے اب بھی دربارہ خروج طرف احد کے رسول خدا صلعم سے الحاح و اصرار کیا تاکہ جائزہ و غنیمت کو پہونچین پس جبکہ روز احد آیا تو بھاگے اونمین سے جو بھاگے اور بعضون نے کہا کہ نزول اس آیہ کا دربارہ اون چند نفر کے ہے جو قبل خروج نبی صلعم کے طرف احد کے آپسمین کلام کرتے تھے کہ کاش ہم گروہ مشرکین سے ملاقات کرتے پس یا تو ہم اونپر ظفر یاب ہوتے یا ہم فائز بشہادت ہوتے پھر جب کہ روز احد اونکو موت کا سامنا ہوا تو وہ بھاگ گئے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ راوی نے کہا کہ روز احد ابلیس صورت جعال بن سراقہ الثعلبی کی بنکر پکارنے لگا کہ محمد قتل ہوئے پس اصحاب ہر طرف متفرق ہو گئے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ گویا مین مثل بز کوہی کوہ پر چڑھا جاتا تھا یہان تک کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی پہونچا اور اوسیوقت حضرت علیہ السلام پر یہ آیتین نازل ہوئی تھین وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ یعنے جو کوئی منہ پھیریگا وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا یعنے کسی نفس کو اختیار نہین ہے کہ وہ بدون اجل اپنے مرجاوے اور یہ حسب منشار قول ابن ابی ہے جب اوسنے اپنے یارون کو پھیرا ہے اور روز احد جو شہید ہو گئے تھے وہ ہو گئے لَوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا پس حق تعالے نے خبر دی اور اوسکو آگاہ کیا کہ وقت معین کا نوشتہ ہے اور فرمایا ہے حق تعالے نے کہ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا یعنے جو کوئی عمل کرتا ہے واسطے دنیا کے ہم اوسکو اوسی دنیا سے جسقدر چاہتے ہین دیتے ہین وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ یعنے جو کوئی ارادہ آخرت کا رکھتا ہے نُؤْتِهٖ مِنْهَا ہم اوسکو اوسی آخرت سے ثواب دیتے ہین وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ

راوی نے کہا کہ ربیون یعنے جماعت کثیر قتل ہوئی وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَمَا ضَعُفُوا یعنے اون لوگون نے اپنی گردنین نہین ڈالین اور ارادے اونکے ضعیف نہین ہوے
وَمَا اسْتَكَانُوا یعنے ذلیل نہین ہوے سامنے دشمنون کے قوله وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ
خبر دیتا ہے اونکو اس بات کی کہ وہ صابر ہین قوله وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا الی قوله وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ یعنے اونکو ظفر و نصرت عطا کی اور
آخرت مین اونکے یعنے جنت کو واجب کیا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا
يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ یعنے اگر تم لوگ اطاعت یہود و منافقین
کروگے جس بات مین کہ وہ تمکو مخذول کرتے ہین تو پھیر وہ تمکو پچھلے پاؤن پھیر دینگے اور تم پھر جاوگے نقصان
اوٹھائے ہوے بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ مراد ہے مومنین سے کہ حق تعالے تمکو دوست رکھتا ہے
سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ یعنے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فتح ہوئی ہماری رعب سے
ایک مہینے کی راہ سامنے اور ایک مہینے کی راہ پیچھے قوله وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ
إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حس بمعنی قتل ہے یعنے وہ ایسا خدا ہے جسنے تمکو خبر دی کہ اگر تم صبر و استقامت کروگے
تو پروردگار تمہارا مدد کریگا تمہاری پانچہزار فرشتون سے حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ
یعنے سستی و بددلی کی تمنے دشمن سے اور باہم تنازع کی تمنے مراد اس سے اختلاف کرنا تیراندازون کا ہے
اوس مقام مین جہان اونکو رسول خدا صلعم نے ٹھہرایا تھا اور نافرمانی کرنا اونکا حکم قیام سے کیونکہ حضرت علیہ السلام
اونکو پہلے سے مامور کرچکے تھے کہ اوس مقام سے تجاوز نکرنا اور اپنے موضع قیام سے جدا نہونا اگرچہ تم دیکھنا
کہ ہم قتل ہوتے ہین تب بھی تم ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر تم دیکھنا کہ ہم تاراج اموال غنیمت کرتے ہین تب بھی
تم ہمارے شریک نہونا مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ یعنے ہزیمت مشرکین و حال آنکہ تم خود
اونکے پیچھے بھاگتے ہوے مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا یعنے لشکر مشرکین مین جو کچھ
مال غنیمت سے تھا قوله مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ یعنے وہ لوگ جو منجملہ تیراندازون کے
ثابت قدم رہے اور نہین جدا ہوے وہ لوگ عبد اللہ بن جبیر اپنے افسر سے اور نہ اون لوگون سے جو
عبد اللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور کہا ابن مسعود نے کہ جب سے مین نے اس آیہ کو سنا ہے
مین نے اصحاب رسول خدا صلعم مین سے کسیکو ایسا نہین دیکھا کہ وہ ارادہ دنیا کا رکھتا ہو ثُمَّ صَرَفَكُمْ
عَنْهُمْ یعنے اوسوقت کہ تمکو اونپر غلبہ تھا لِيَبْتَلِيَكُمْ تاکہ رجوع کرین مشرکین یعنے دوسری بار پس
قتل کرین اونکو جو قتل ہوے تم مین سے اور مجروح کرین جو زخمی ہوے تم مین سے قوله وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ

یعنے عفو کیا خدا اسلئے اونسے جو اوس روز تم مین سے فرار ہو گئے تھے او عفو کیا اوس شخص سے بھی جسنے ارادہ کیا تھا جو کچھ کیا تھا تاراج غنیمت سے پس خدا نے ان سب باتون کو اون سے عفو کیا إِذْ تُصْعِدُونَ یعنے جب تم بھاگے جاتے تھے وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ یعنے وہ لوگ چلے جاتے تھے بھاگے ہوے اور چڑھے جاتے تھے کوہ پر اور رسول اونکا اونکو پکارتا تھا کہ ای گروہ مسلمین مین رسول خدا ہون میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ پر کوئی حضرت علیہ السلام کیطرف مائل نہوتا تھا پس اس بات کو بھی خدا نے تمسے عفو کیا فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ پس غم اول تو زخم ہونا او قتل ہونا تھا اور دوسرا غم وہ تھا جب سنا تھا کہ رسول خدا صلعم شہید ہو گئے چنانچہ اس غم آخر نے اوس غم اول زخمی ہونے او قتل ہونے کو بھلا دیا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ غم اول وہ تھا جب بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے او نبی صلعم کو چھوڑ گئے تھے اور غم دوسرا جسوقت مشرکین نے ہر طرف سے اونپر ہجوم کیا اور اونکے سرون پر پہونچ گئے بلندی جبل سے پس اوسوقت غم اول بھول گئے اور بعضون نے کہا ہے کہ غما بغم بلا پر بلا آزمایش پر آزمایش ہے لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ یعنے تاکہ یاد کرو جو کچھ کہ فوت ہوا تمہارا اونکے مال کے تاراج کرنے سے اور نہ یاد کرو جو کچھ کہ پہونچا تمکو قتل و مجروح ہونے سے تم مین ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا الی قوله مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے مین نے اس قول کو معتب بن قشیر سے بواسطہ سنا کیونکہ مجھپر اوسوقت نیند کا غلبہ تھا او مین کالیح یعنی سخت نیند مین تھا مین نے خود اوسکی زبانی نہین سنا کہ وہ یہ کلام کہتا ہو وحالانکہ اس بات پر لوگ مجتمع ہین کہ معتب صاحب اس قول کا ہے یعنی لو کان لنا من الامر شیء ما قتلنا ههنا قال اللہ عز وجل لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ یعنے اونکو کچھ چارہ نتھا اس بات سے کہ وہ خود چلے جاتے طرف اپنے مصارع و مقاتل کے وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ یعنے تاکہ خدا تمہارے کینون کو اور تمہاری کھوٹی باتون کو تمہارے دلون سے نکالے وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ یعنے جو لوگ دل مین پوشیدہ رکھتے ہین نصح یا غش یعنی کھری یا کھوٹی باتون کو إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا مراد اون لوگون سے ہے جو روز احد مفرور ہوے تھے یعنے جو کچھ اونکو مصیبت پہونچی تو اونکے بعض گناہون کے سبب تھا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ یعنے اونکو فرار سے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ الی قوله مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی بمقدمہ ابن ابی کے پس حق تعالے فرماتا ہے مومنین سے کہ تم لوگ ایسا کلام نکرو اور نہ کہو جو ابن ابی نے کہا اور وہ ہی وہ ہے جو حق تعالے نے فرمایا كَالَّذِينَ كَفَرُوا یعنے ہو جاؤ

مثل کفر کرنے والون سے لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ الی آخر الآیہ یعنے جو کوئی قتل ہیں ہو یا مر جاوے دشمن کے مقابلے مین یا مرابطہ مورچا کے بیچ تو یہ بہتر ہے جو کچھ جمع کیا جاوے مال دنیا سے لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُونَ یعنے روز قیامت تم سب خدا کی طرف پھیرے جاوگے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ یعنے رحمت خدا سے تو اونکے لیے نرم دل ہے لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یعنے وہ اصحاب جو بھاگ گئے تھے فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ حق تعالے نے حکم کیا اپنے نبی کو کہ اصحاب سے مشورہ کرین مگر خاص دربارہ حرب فقط چنانچہ رسول خدا صلعم کسی سے کسی امر مین مشاورہ نہین کرتے تھے مگر مقدمہ حرب فَاِذَا عَزَمْتَ یعنے جب لوگون کو تو جمع کرے فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی تھی روز بدر جبکہ لوگ غنیمت مین ایک چادر سرخ لائے تھے (کہ وہ گم ہو گئی تھی) چنانچہ منافقین نے کہا کہ ہم نہین دیکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنے ایسا کہ نہین سکتے) مگر حضرت نے اوسکو لیا ہوگا تب یہ آیت نازل ہوئی اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَاۤءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ یعنے جو شخص خدا پر ایمان لاوے کیا وہ مثل اوس شخص کے ہے جو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہو هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ یعنے فضیلتین ہین درمیان اونکے نزدیک حق تعالے کے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ یعنے القرآن وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ یعنے القرآن وَالْحِكْمَةَ قول ربت وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ وقولہ عز وجل اَوَلَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا الی آخر الآیہ یہ وہ مصیبت ہے جو ہوئی اونکو روز احد کہ قتل ہوئے مسلمین مین سے ستر آدمی مع اون لوگون کے جو زخمی ہوئے قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ یعنے بسبب کرنے تمہاری نافرمانی رسول کی مراد نافرمانون سے رماۃ ہین یعنے تیر انداز وقولہ تعالے قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا یعنے قتل کیا مسلمین نے روز بدر ستر آدمی اور اسیر کیا ستر نفر کو وَمَاۤ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ یعنے روز احد فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا یعنے تاکہ معلوم کرے خدا بعلم ظہوری اون لوگون کو جنکو آزمایا کہ اونہون نے قتل کیا اور قتل ہوئے اور معلوم کرے منافقون کو وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ یہ قول ابن ابی ہے وقولہ اَوِ ادْفَعُوْا یعنے زیادہ کرو جمعیت کو اور بعضون نے کہا ہے یعنے دعا مانگو اپنا بچی ز

روز احد کہا اگر ہم جانتے کہ قتال ہوگی تو ہم تمہاری تبعیت کرتے یعنی وہ کہتا تھا کہ نوبت قتال کی نہ آویگی بعد ازان حقتعالی نے فرمایا هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ نازل ہوئی یہ آیت بقدمہ ابن ابی لقولہ تعالے اَلَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا یہ مقولہ ابن ابی ہے قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ نازل ہوئی یہ آیت بقدمہ ابن ابی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الی قولہ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب بھائی تمہارے شہید ہوئے احد مین تو ارواحین اونکی شکمہاے طیور سبز مین داخل کی گئین کہ وہ جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہین اور اوسکے میوون کو کہاتی ہین اور سونے کی قندیلون مین زیر سایہ عرش بسیرا کرتی ہین اور جسوقت اپنے کہانے اور پینے کی چیزون سے خوشبو پاتے ہین اور خوبیان اپنی جائگاہ و سیرگاہ کی دیکھتے ہین تو کہتے ہین کاش بھائی ہمارے اون چیزون کو جانتے جنسے خدا نے ہمکو مکرم کیا ہے اور جن نعمتون مین کہ ہم ہین تاکہ جہاد سے کنارہ نکرتے اور وقت حرب کے باز نرہتے تب فرمایا حق تعالے نے کہ پیغام تمہارا مین اونکو پہونچاتا ہون پس نازل کیا حق تعالے نے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الآیۃ اور رسول خدا صلعم سے ہمکو حدیث پہونچی ہے کہ شہیدون کا مقام لب نہر جنت پر سبز گنبدون مین ہے صبح و شام اونکا رزق وہان مہیا ہوتا ہے اور اس آیۃ کی تفسیر مین ابن مسعود رضؓ کہتے تھے کہ ارواح شہدا کی پیش خدا مانند طیور سبز کے ہے کہ اونکے بسیرون کے لیے قندیلین عرش مین لٹکتی ہین اور عیش و سیر کرتے پہرتے ہین جس جنت مین چاہتے ہین اور پروردگار تمہارا اونپر نگاہ کرتا ہے اور اونکو اطلاع دیتا ہے کہ اونسے کہتا ہے آیا کسی چیز کی تم خواہش رکھتے ہو تا مین تمہارے لیے اوسکو زیادہ کرون تو وہ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے کیا ہم جنت مین عیش و آرام نہین کرتے پہرتے ہین جہان چاہتے ہین پہر دوبارہ اونپر اطلاع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کس چیز کی تم خواہش رکہتے ہو تا وسکو مین تمہارے لیے مہیا کرون تب وہ کہتے ہین اے رب ہمارے اعادہ کر ہماری روحون کو ہمارے بدنون مین کہ ہم پہر قتل کیے جاوین تیری راہ مین اور کہا ابن مسعود نے دربیان قولہ تعالے اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ الی آخر الآیۃ کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نے غزوہ کیا مثل سختی شیرون کے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے خبر دی عبد الحمید بن جعفر نے اونہون نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ ماہ محرم مین شب یکشنبہ کو ناگاہ عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی دروازۂ رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور بلال بھی دردولت پر بیٹھے تھے اور اذان دے چکے تھے منتظر برآمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یہان تک کہ حضرت باہر تشریف لائے تب مزنی حضرت کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ مین اپنے اہل سے چلا جب ملل مین آیا

تو ناگاہ وہان قریش اوترے ہوسے تھے مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ان لوگون مین داخل ہون اور انکے
اخبار سنون چنانچہ مین اونکے پاس جا بیٹھا ہین مین نے ابوسفیان اور اوسکے اصحاب سے سنا وہ کہتے تھے
کہ ہمنے کچھ نہین کیا کہ تم لوگ اوس قوم کی سختیون کو پہونچے اور اونکے لوہے کی تیزی اوٹھائی پس چاہیے کہ
پھر چلو تاکہ جو لوگ باقی رہ گئے ہین ہم اونکا استیصال کرین اور صفوان اس بات سے اونکو منع کرتا تھا پس حضرت
علیہ السلام نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور اون دونون سے جو کچھ مزنی نے کہا تھا ذکر کیا تب اون دونون نے
کہا طلب و تلاش کیجیے دشمنون کو و الا وہ لوگ اطفال پر آپڑین گے پس جب حضرت نے اس مشورہ کو مسلم کیا
تو لوگ گئے ہوسے پھر جمع ہونے لگے اور حضرت علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ وہ لوگون مین ندا دیوے اور
لوگون کو حکم کرے کہ دشمن کو طلب و تلاش کرین **راویون** نے کہا کہ روز یکشنبہ صبح کو رسول خدا صلعم نے مدینہ مین
امر بطلب دشمن کیا پس لوگ نکلے و حال آنکہ وہ زخمی تھے و در بیان قولہ تعالے اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ الی قولہ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ و چونکہ ابوسفیان نے
روز احد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ بدر کا بموعد صفرا شروع سال پر کیا تھا اسیلیے لوگون نے ابوسفیان
سے کہا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وعدے کو کیون وفا نکیا تب اوسنے نعیم بن مسعود الاشجعی کو مدینے
کی طرف روانہ کیا تاکہ مسلمین کو مشغول و مخوف کرے موعود بدر پہ آنے سے اور یہ شرط کی کہ اگر اون لوگون کو عزم خروج
طرف موعود بدر کے باز رکھے تو اوسکے لیے دس ناقے جائزہ مین دلوے اور اونسے سطرح بیان کرے کہ قریش نے
جماعت کثیر جمع کی ہے اور تمہارے گھرون پر آئے ہین اگر تم اونکی طرف خروج کروگے تو وہ تمکو قتل کرینگے
پس قریب تھی یہ بات کہ وہ مسلمین کو یا اونمین سے چند آدمیون کو مشغول و مصروف کرے یہان تک کہ یہ خبر
رسول خدا صلعم کو پہونچی تو فرمایا قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر کوئی میرے ہمراہ
نہ نکلیگا تو مین تن تنہا خروج کرونگا پس یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنکر مسلمانون کی آنکھین کھل گئین یعنی اونکو
بصیرت حاصل ہوئی تب وہ بطریق تجارت کے نکلے اور یہ مین موسم تھا فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَفَضْلٍ یعنے تجارت مین بہت سا نفع اوٹھایا لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ کہ نوبت قتال کی نپہونچی
اور بدر مین آٹھ روز مقام کیا پھر وہان سے پھر آئے اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ
اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ یعنے شیطان خوف مین ڈالتا ہے تمکو اپنا دوستدار بناکر
اور اوسکو ڈراتا ہے جو کوئی اوسکی اطاعت کرتا ہے وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ
اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
یعنے مجبوب بھی ہین کفر خواہان پر وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ

یعنی جسقدر کہ اونکے بدنون کو صحت و تندرستی دیجاتی ہے اور اونکو رزق ملتا ہے اور اونکو غلبہ و ظفر دکھلایا جاتا ہے
اونکے اعدا پر تو یہ سب اونکو یہی سامان مہلت ہے تاکہ موجب مزید اونکے کفر کا ہو مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ
الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اس سے مراد ہے مبتلا سے مصائب ہونا اہل اللہ کا وَلَٰكِنَّ
اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ یعنی مقرب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے رسولوں سے
در بیان قولہ تعالیٰ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ
هُوَ خَيْرًا لَهُمْ الی قولہ يَوْمَ الْقِيَامَةِ راوی نے کہا جس مال کا حق ادا نہین کیا گیا یعنی
زکوۃ وغیرہ نہین دی گئی وہ قیامت مین اژدھا بنکر آویگا اور صاحب مال کی گردن مین لپٹا ہوا اوسکو دونون
سنسلیون مین ڈستا ہوگا اور کہیگا مین تیرا مال ہون لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا
إِنَّ اللّٰهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ راوی نے کہا جب نازل ہوئی یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ
قَرْضًا حَسَنًا فنحاص یہودی نے کہا خدا فقیر ہے اور ہم غنی ہین کہ وہ ہمسے قرضہ مانگتا ہے
وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وقولہ تعالیٰ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ
تمہارے کفر سے اور باعث تمہارے قتل کرنے کے انبیا کو الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ إِلَيْنَا
أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ یہ وہ آیت ہے
جسکو یہود نے پڑھی وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ
یعنی یہود سے وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا یعنی عرب والے أَذًى كَثِيرًا سے آخر الآیہ
راوی نے کہا نازل ہوئی یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مامور ہونے ساتھ جہاد کے وَإِذْ أَخَذَ
اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ الی قولہ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
کہا لیا گیا علما سے یہود سے عہد اس بات کا کہ کتمان صفت حضرت علیہ السلام کا نکرینگے [illegible]
اونہون نے اپنے پس پشت ڈالا اور اسکو اونہون نے وسیلہ اپنی روزی کا کیا اور صفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بدل ڈالا وقولہ تعالیٰ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا
بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی دربارہ مردم منافقین چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب بارادہ جہاد نکلتے تھے تو وہ منافق کہتے تھے کہ جب آپ جہاد کرینگے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ چلینگے پھر جب
حضرت علیہ السلام غزوہ کرتے تھے تو وہ لوگ ساتھ نہین دیتے تھے اور بعضون نے کہا وہ لوگ یہود تھے
الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ کہا راوی نے

کہ نماز پڑھتے تھے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤن پر لیٹے کروٹ سے رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا
مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا راوی نے کہا وہ منادی قرآن
ہے کیونکہ نہین ہے ایسا کہ کل مردم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو وقولہ تعالے فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا یعنے مہاجرین جو مکہ
سے نکل آئے تھے وَلَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ
یعنے تجارت اونکی اور پیشہ اونکا وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ یعنے عبداللہ بن سلام يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا
وَرَابِطُوْا راوی نے کہا عہد رسول خدا صلعم میں رباط سوائے نماز بعد نماز کے نتھا یعنے بدل جملہ
مردم سوائے ربط دینے کے ایک نماز کو دوسری نماز سے نتھا اور بیان کیا جابر بن عبداللہ نے کہ جب
سعد بن ربیع احد مین شہید ہوئے تو رسول خدا صلعم مدینے کیطرف پھرے بعد ازان حمراء الاسد کیجانب
تشریف فرما ہوئے اور برادر سعد بن ربیع نے آنکر میراث سعد کی لی اور سعد کی دو بیٹیان اور بی بی اونکی
حاملہ تھی اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ میراث لیتے تھے اوس دستور پر جو جاہلیت مین مقرر تھا یہان تک کہ شہید ہوے
سعد بن ربیع پھر جب اون لڑکیون کا چچا وہ سارا مال لیگیا اور اوسوقت تک فرائض نازل نہوئی تھی اور
زوجہ سعد کی زن ہوشیار تھی اوسنے طعام ضیافت گوشت و روٹی تیار کرکے رسول خدا صلعم کو طلب کیا اور وہ
اون روزون اسواف مین تھی پس ہم لوگ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین صبح سے حاضر ہوے اور
اسی اثنا مین کہ ہم لوگ حضرت کے پاس بیٹھے تھے اور ذکر معرکہ احد کا کر رہے تھے کہ کون کون شہید ہوا
مسلمین مین سے اور ذکر سعد بن ربیع کا بھی ہوتا تھا ناگاہ حضرت نے فرمایا اوٹھو ہمارے ساتھ چلو پس
ہم ساتھ چلے اور ہملوگ بیس آدمی تھے پھر جب ہم اسواف مین پہونچے اور رسول خدا صلعم اور ہملوگ بھی اونکی
ہمراہ پاس زوجہ سعد کے داخل ہوے تو ہمنے دیکھا کہ اوسنے باغ مین دو درخت خرما کے پانی کا چھڑکاؤ کیا ہے
اور چٹائی خرمے کی وہان ڈال دی تھی جابر بن عبداللہ نے کہا واللہ مسند و فرش پورا نتھا کہ ہم لوگ بیٹھے
اور رسول خدا صلعم سعد بن ربیع کی باتین کرتے تھے اور اونپر رحمت بھیجتے تھے اور فرماتے تھے مین نے
اوس روز دیکھا کہ نیزے دونون کی انی اوسکے بدن سے پار ہوگئین یہان تک کہ وہ شہید ہوا پھر اس حال کو
عورتون نے سنا تو سب رونے لگین اور حضرت کی آنکھون سے بھی آنسو ٹپکنے لگے اور اون عورتون کو
رونے سے کچھ منع نہین کیا جابر نے کہا کہ اوس عالم مین رسول خدا صلی اللہ نے فرمایا کہ اسوقت ایک شخص
اہل جنت سے تمکو سامنے نظر آویگا جابر نے کہا ہملوگ دیکھنے لگے کہ کون شخص ہمارے سامنے سے آتا ہے

ناگاہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے سے نظر آئے تب ہم لوگون نے بڑھکر اونکو خوشخبری دی کہ تمہارے
حق مین حضرت نے ایسا فرمایا ہے بعد ازان ابوبکر رض نے قوم پر سلام کیا لوگون نے جواب سلام دیا پھر وہ بیٹھ گئے
بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمہارے سامنے سے آویگا پھر ہم لوگون نے
درمیان شگاف سے دیکھنا شروع کیا کہ اب کون آتا ہے کہ ناگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سامنے سے
دکھائی دیے تب ہم لوگ اوٹھے اور جو کچھ اونکے حق مین حضرت نے فرمایا تھا اوس سے اونکو مژدہ دیا پھر وہ
آئے اور بعد سلام کے بیٹھ گئے بعد ازان حضرت نے پھر فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمہارے
سامنے نمایان ہوگا پھر ہم درمیان شگاف مردم سے دیکھنے لگے کہ اب کون آتا ہے تو دفعۃً علی بن ابی طالب
سامنے سے نمودار ہوے پھر ہم لوگ اوٹھے اور بڑھکے اونکو بشارت جنت کی دی پس وہ بھی آئے اور
بعد سلام بیٹھ گئے بعد ازان کھانا آیا جو برتنے تھا وہ اسقدر کم تھا کہ اسقدر کھانے ایک آدمی یا دو آدمی کا
چنانچہ حضرت علیہ السلام نے اوس طعام مین اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ لو بسم اللہ تب ہم اوس مین کھانے لگے
یہان تک کہ ہم لوگ سیر و آسودہ ہوگئے اور ہمنے نہین دیکھا کہ اوس طعام مین سے کچھ گھٹا ہو بعد ازان
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اس طعام کو اوٹھا لیجاؤ تب اوسکو اوٹھا لیگئے بعد ازان ایک طبق رطب تازہ
توڑا ہوا یا کچھ دیر کا ہمارے سامنے آیا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بسم اللہ نوش کرو جو برتنے کو تھا پھر ہم کھانے لگے
یہان تک کہ سیر و آسودہ ہوگئے اور بیشک ہمنے دیکھا کہ جسطرح وہ طبق آیا تھا ویسا ہی اور وقت نماز ظہر آیا
پس حضرت علیہ السلام نے ہمکو نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہین لگایا بعد ازان اپنی جگہ پر اپنے مقام
نشست پر پھر آبیٹھے اور باتین کرنے لگے بعد ازان وقت نماز عصر آیا او سوقت بقیہ طعام حاضر کیا گیا کہ اوس سے
سب سیر و آسودہ ہوے تب حضرت اوٹھے او نماز عصر ہمکو پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا (یعنی اوسوقت تک
آیہ وضو نازل نہوا تھا) بعد ازان زوجہ سعد بن ربیع اوٹھکر سامنے آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ سعد بن ربیع
احد مین شہید ہوا اور جو کچھ اوسکا متروکہ تھا اوسکا بھائی آکر وہ سب لے گیا اور حال یہ ہے کہ وہ اپنی دو بیٹیان
چھوڑ گیا ہے اون دونون کے پاس کچھ مال نہین ہے اور یا رسول اللہ عورتین بیاہی نہین جاتی ہین مگر مال سے
تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے اسے پروردگار پیچھے سعد کے اوسکا ترکہ مین احسان اور نیکی سدا الگ کر اور فرمایا
کہ اس مقدمہ مین مجھپر ابھی کچھ حکم نازل نہین ہوا جب مین یہان سے مدینہ کو پھرون تو وہان میرے پاس تم
پھر آئیو پھر جب حضرت علیہ السلام اپنے دولتسرا کو تشریف لائے اور دروازہ پر جلوس فرمایا اور ہم لوگ بھی اونکے
پاس بیٹھے چنانچہ یکایک حضرت پر سختی و حالت ثقل شدت عیان طاری ہوئی ہم لوگون نے جانا کہ حضرت پر ہنگام
نزول وحی کا ہے بعد ازان حضرت اوس سے فارغ ہوے اور عرق پیشانی انور سے مثل موتیون کے ٹپکنے لگے

پس فرمایا زوجہ سعد کو میرے پاس حاضر کرو جابر نے کہا کہ ابو مسعود و عقبہ بن عمرو گئے اور زوجہ سعد کو بلا لائے
جابر نے کہا کہ وہ عورت ہوشیار و تیز طبع تھی پس حضرت نے فرمایا تیرے لڑکون کا چچا کہان ہے اوسنے کہا
یا رسول اللہ وہ اپنے گھر مین ہوگا فرمایا اوسکو میرے پاس بلا لا بعد ازان فرمایا تو بیٹھ اور ایک شخص کو بھیجا
کہ دوڑتا ہوا جاوے اور اوسکو لاوے اور وہ درمیان قبیلہ بلحرث بن الخزرج کے تھا پس وہ آیا اور خستہ و ماندہ تھا
تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مال متروکہ مین سے دو ثلث مال اپنے بھائی کی بیٹیون یعنی
اپنی بھتیجیون کے حوالہ کر یہ سنکر زن سعد نے پکار کر تکبیر کی کہ سب اہل مسجد نے صدا تکبیر سنی پھر فرمایا حضرت
نے کہ اور ثمن اوس متروکہ کا اپنے بھائی کی زوجہ کو دے اور باقی جو تیرے پاس رہ جاوے اوسکو تو لے
اور اوس روز تک بچہ شکم وارث نہین ہوتا تھا اور وہ جو اوسوقت حمل مین تھین وہ ام سعد بنت سعد بن ربیع تھین
زوجہ زید بن ثابت کی یا زوجہ خارجہ بن زید کی تھین اور جبکہ عمر رضی اللہ عنہ متولی خلافت ہوئے اور اوس ام سعد
بنت سعد کو جو حمل مین تھی زید اپنے عقد نکاح مین اسوقت لا چکے تھے تب زید نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجھکو چاہئے
تو اپنے باپ کے میراث مین کلام کر کیونکہ امیر المومنین نے بچہ شکم کو اب وارث کیا ہے اور یہ تو روز شہادت
اپنے باپ سعد کے حمل مین تھی اوسنے کہا مجھے اپنے بھائی سے اب کچھ مطالبہ نہین ہے اور جب احد مین مشرکین
شکست پاکر بھاگ گئے تھے تو اول جو شخص احد سے خبر فرار مشرکین کی لیکر چلا تھا وہ عبد اللہ بن امیہ بن المغیرہ تھا کہ
اوسنے مکے مین جانا ناپسند کیا اور طائف مین گیا اور خبر دی کہ اصحاب محمد ظفر یاب ہوئے اور ہملوگون نے شکست پائی
اور آنے والون مین اول مین تمہارے پاس آیا ہون راوی نے کہا کہ اور یہ ذکر ہے اوسوقت کا جبکہ ابتدا
اول مین مشرکین کو ہزیمت ہوئی تھی و بعد ازان کہ مشرکین جب بطریق تاراج کے پھر پڑے اور پہونچے
پہونچے لیکن اوسوقت اول جس شخص نے حال قتل اصحاب محمد اور ظفر قریش سے قریش مکہ وغیرہ کو خبر دی وہ وحشی
غلام تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی موسیٰ بن شیبہ نے قطن بن وہب اللیثی سے
اوس نے کہا جب وحشی پاس اہل مکہ کے خبر مصائب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خبر قتل و جرح و ہزیمت
اونکی لایا اور وہ اپنے ناقہ پر چار روز کے اندر آیا جب مکے مین پہونچا تو وہ ایک ایسے ثنیہ یعنی ٹیلہ پر چڑھ گیا جو
کوہ حجون پر مشرف تھا اور وہ قریب مکہ واقع ہے تب اوسنے باواز بلند ندا دی یا معشر قریش یا معشر قریش خبر یار
یہانتک کہ لوگ اوسکے پاس جمع ہوگئے کیونکہ وہ سب خائف تھے کہ کوئی بدخبری نہ لایا ہو پس جب وحشی اونکے اجتماع سے
راضی ہوا تو کہنے لگا تم سب باہم خوش ہو کہ ہمنے اصحاب محمد کو قتل کیا اور ایسے طور کا قتل کرنا کہ مثل اوسکے
کسی لشکر مین کوئی قتل نہین کیا گیا اور محمد کو ہمنے مجروح کیا اور اونکو مجروح چھوڑ آئے ہین اور بڑے سردار لشکر
حمزہ کو قتل کیا ہے بعد ازان لوگ ہر طرف متفرق ہوئے اور قتل اصحاب محمد سے شاد تھے اور ہر جگہ اظہار سرور

کرتے چلے جاتے تھے اوسوقت جبیر بن مطعم نے وحشی سے خلوت کی اور پوچھا کہ دیکھ تو کیا کہتا ہے وحشی نے کہا
واللہ مین نے سچ کہا ہے جبیر نے کہا تو نے حمزہ کو سچ قتل کیا ہے اوسنے کہا واللہ مین نے اوسکے پیٹ مین برچھا
مارا یہانتک کہ اوسکی دونون رانون سے نکل آیا مین جب لوگون نے اوسکو آواز دی اوسنے کچھ جواب نہ دیا تب مین نے
اوسکا کلیجہ نکالا اور مین اوسکے تئین تیرے پاس لایا ہون تاکہ تو اوس کلیجہ کو دیکھے ابن جبیر نے کہا تو نے ہماری لڑکیون
اور عورتون کے حزن و غم کو دور کیا اور اون لوگون کے مارے جانے سے ہمنے اپنی جانون کو تقویت دی پس اوس روز
ابن جبیر نے اپنی عورتون کو حکم کیا کہ خوشبو اور روغن سر کو جو ترک کیا تھا تو اب پھر استعمال مین لاوین اور معویہ بن المغیرہ
بن ابی العاص جو اوس روز شکست اوٹھاکر بھاگا تھا تو اپنے سامنے سر اوٹھائے چلا گیا اور قریب نصف رات کو سو رہا
جب صبح ہوئی تو مدینہ مین داخل ہوا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکان پر آیا اور دق الباب کیا تب زوجہ عثمان
ام کلثوم بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمان یہان نہین ہین وہ رسول خدا صلعم کے پاس ہین اوسنے کہا
اونکے پاس کسیکو بھیجکر طلب کرا لیجیے کہ میرے پاس اوسکی امانت زرقیمت ایک اونٹ کی ہے کہ مین نے اوسکی بابت
اول سال مین بیچا تھا اب مین اوسکی قیمت لایا ہون اور نہین تو مین چلا جاتا راوی نے کہا پس ام کلثوم نے آدمی بھیجا
عثمان کو بلوایا جب وہ آئے تو اوسکو دیکھکر بولے واے تجھپر تو نے مجھے بھی ہلاک کیا اور اپنی جان کو بھی ہلاکت مین
ڈالا تو یہان کیون آیا اوسنے کہا اے فرزند عم اے بھائی میرے تجھسے زیادہ تر کوئی میرا قریب نہین ہے اور نہ زیادہ
تجھسے کوئی احق و لائق ہے پس عثمان نے اوسکو اپنے گھر کے اندر ایک گوشہ مین داخل کیا بعد ازان وہ خود مسجد
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوئے اور ارادہ کیا کہ اوسکے لیے امان حاصل کرین و حال آنکہ قبل از
عثمان کے حضرت رسول خدا صلعم فرما چکے تھے کہ تحقیق معویہ مدینہ کو چلا گیا ہے اوسکو تلاش کرو گرفتار کرو چنانچہ
لوگ اوسکی تلاش کرتے پھرتے تھے وہ پایا نہ جاتا تھا اور لوگون نے کہا تھا کہ اوسکو عثمان بن عفان کے گھر مین تلاش کرو
جب وہ لوگ اونکے مکان مین آئے اور ام کلثوم سے دریافت کیا تو اونہون نے اوسکی طرف اشارہ کیا تب
اون لوگون نے اوسکو اوسکے چھپنے کی جگہ سے باہر نکالا اور اوسکو لیکر اونحضرت علیہ السلام کے حضور مین حاضر کیا اور حضرت
عثمان بھی پاس بیٹھے تھے جب عثمان نے اوسکو دیکھا کہ وہ گرفتار ہو آیا تو کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو
مبعوث کیا مین اسوقت نہین آیا تھا مگر اسلیے کہ آپ سے سوال کرون اس بات کا کہ اگر آپ اوسکو امان دیدیتے
تو اوسکو میرے لیے ہبہ کیجیے اور بخش دیجیے یا رسول اللہ پس حضرت علیہ السلام نے اوسکو عثمان کے لیے ہبہ کر دیا
اور اوسکو امان دی اور اوسکو تین دن کی مہلت دی (یعنی تا اس مدت مین دور چلا جاوے) اور فرمایا اگر بعد
اس مدت مذکورہ کے پھر پایا جاوے تو قتل کیا جاوے راوی نے کہا کہ عثمان وہان سے نکلے اور اوسکے لیے
ایک شتر خرید کیا اور اوسکا سامان مہیا کر دیا بعد ازان اوس سے کہا کہ اب تو چلا جا پس وہ کوچ کر گیا اور رسول خدا صلعم

حمراء الاسد کیطرف روانہ ہوسے اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ مسلمین کے حمراء الاسد کو گئے اور معویہ بھی وہین مقیم تھا جب تیسرا روز ہوا تو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہوکر چلا گیا یہان تک کہ جب وہ صدور عقیق مین یعنے درمیان مقام عقیق کے جا رہا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا تحقیق کہ معویہ یہان سے قریب ٹھہرا ہے اوسکو تلاش کرو چنانچہ لوگ اوسکی تلاش مین نکلے اتفاقاً معویہ راہ بھول گیا تھا لوگ اوسکا نشان پاکر پیچھے لگے آخر جو تھے روز اوسکو جا لیا اور ایسا ہوا کہ زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر یہ دونون اوسکی تلاش مین بتعجیل تمام آگے بڑھ گئے تھے تو انہین دونون نے اوسکو مقام جماء مین پکڑ لیا پس زید بن حارثہ نے اوسکو تلوار ماری تب عمار نے کہا اسکے قتل مین میرا بھی حق ہے آخر عمار نے اوسکو تیر مارا پس دونون نے قتل کیا بعد ازان وہ دونون وہان سے پھر کر خدمت رسول خدا صلعم مین حاضر ہوسے اور اوسکے قتل کی خبر دی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ثنیۃ الشرید مین مدینے سے تین میل پر گرفتار ہوا اسوجہ سے کہ وہ رستہ بھول گیا تھا پس اون دونون یعنے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اوسکو گرفتار کیا اور وہ دونون چوڑے پھل کے تیر سے اوسکو مارنے لگے جب وہ بہت زخمی ہوا تو اوسکو زندہ از برای غرض پکڑ لے گئے اور جسوقت یہ لوگ غزوہ حمراء الاسد مین مشغول تھے تو معویہ مجروح مر گیا اور غزوہ حمراء الاسد کا روز یکشنبہ کو تھا کہ تاریخ آٹھوین شوال کی بتیسوین مہینے ہجرت سے تھی اور رسول خدا صلعم روز جمعہ مدینے مین داخل ہوسے اور کئی پانچ روز باہر رہے تھے راویون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ نماز صبح کی پڑھی اور ہمراہ حضرت کے اعیان قبیلہ اوس وخزرج کے تھے اور یہ سب مسجد مین اسبابی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب باش رہے تھے مثل سعد بن عبادہ وحباب بن المنذر وسعد بن معاذ واوس بن خولی وقتادہ بن النعمان وعبید بن اوس وغیرہ اور چند آدمی کہ اونہین مین سے تھے پھر جب حضرت علیہ السلام نماز صبح سے فارغ ہوسے تو بلال کو حکم کیا تا منادی کرے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم تم لوگون کو امر بطلب دشمن کرتا ہے (یعنے حکم جہاد وقتال کرتا ہے دشمن سے) اور نہ نکلین ہمارے ساتھ مگر وہ لوگ جو کل یعنے روز احد واسطے قتال کے حاضر ہوسے تھے راوی نے کہا کہ پھر سعد بن معاذ نکلا اور اپنے گھر کی طرف چلے اسلیے کہ اپنی قوم کو حکم خروج کا کرتے تھے اور راوی نے کہا لوگون کے زخم ہر سے تھے خصوص اکثر بنی عبد الاشہل زیادہ تر زخمی تھے بلکہ وہ سب کے سب مجروح تھے چنانچہ سعد بن معاذ اونکے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ اپنے دشمنون کی طلب کرو (یعنے اونسے جہاد وقتال کرو) راوی نے کہا یہ سنکر اسید بن حضیر نے جنکے بدن مین سات زخم تھے اور وہ علاج کے ارادہ مین تھے جواب دیا سمعنا واطعنا للہ ولرسولہ یعنے ہمنے سمع قبول سنا اور اطاعت خدا اور رسول کی دل سے بجا لائے یہ کہکر اپنا ہتھیار لیا اور اپنے زخمون کے علاج کی کچھ پروا نہ کی اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ جاکر شریک ہوسے اور اسیطرح سعد بن عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ کے پاس گئے اور اونکو حکم کیا خروج وکوچ کا اونہون نے اپنے لباس حرب پہنے ہتھیار لگائے اور جاکر شریک ہوے

اور اسیطرح ابو قتادہ اہل خربا کے پاس گئے اور اوسوقت وہ لوگ اپنے زخمون کی دوا کر رہے تھے تب ابو قتادہ نے
کہا یہ منادی رسول اللہ کا آیا ہے تمکو امر بطلب دشمن کرتا ہے وہ لوگ بھی یہ سنکر جستہ اپنے ہتھیارون کو اوٹھا کے
اور اپنے زخمون کی دوا کے واسطے اصل بتوقف نہوے چنانچہ بنی سلمہ مین سے چالیس مجروحون نے خروج کیا
از انجملہ طفیل بن النعمان کے بدن پر تیرہ زخم تھے اور خراش بن صمہ کے جسم پر دس زخم تھے اور کعب بن مالک کے
تن پر کچھ اوپر دس زخم تھے اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ کے بدن مین نو زخم تھے یہانتک کہ یہ سب لاحق ہوے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب بیر ابی عتبہ کے سر راہ ثنیہ پر جو اون روزون وہی پہلی راہ تھی اور یہ سب داخل
راہ خدا مسلح تھے اور صف بستہ پیش رسول خدا صلعم کھڑے ہوے پھر جب حضرت علیہ السلام نے ان لوگون کیطرف
نگاہ کی اور ان لوگون کے زخم کاری اور بڑے بڑے تھے تو حضرت نے فرمایا اللہم ارحم بنی سلمہ اے پروردگار
بنی سلمہ پر رحم کر اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے اپنی قوم کے بہت
لوگون سے سنکر اون سب نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل و رافع بن سہل بن عبد الاشہل جب یہ دونون احد سے
پھرے ہین اور ان دونون کو زخم بہت لگے تھے خصوص عبد اللہ زیادہ تر زخمی تھے پس جب صبح ہوئی تو اونکی قوم
کے پاس سعد بن معاذ آئے اور اونکو خبر دی کہ سر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم بطلب دشمن کرتا ہے تب ایک نے اون دونون
مین سے اپنے صاحب سے کہا اگر ہم ہمراہ رسول خدا صلعم کے ترک غزوہ کرین یعنے جہاد نکرین تو نقصان عظیم ہے
واللہ ہمارے پاس کوئی جانور سواری کا نہین ہے کہ سوار ہوکر چلے جاوین پس ہم نہین جانتے کہ کیا کرین تب عبد اللہ
نے کہا تو ہمارے ساتھ چل رافع نے کہا لا واللہ مجھ مین طاقت رفتار نہین ہے پھر اونکے بھائی نے کہا تو ہمارے ہمراہ
چل ہم تیری مجاورت کرینگے یعنے تجکو مدد دینگے اور میانہ روی کرینگے راہ چلنے مین جلدی نکرینگے آخر وہ دونون چلے
یہ دونون لغزش کرتے جاتے تھے یعنے لڑکھڑاتے تھے پس رافع بہت خستہ و ناتوان ہوگئے تب عبد اللہ نے
اونکو اپنی پیٹھ پر اوٹھا لیا باری باری سے کہ دوسرا شخص اوسکے پیچھے رہتا تھا (یعنے برادر رافع) اور یہ بھی مراد ہے
کہ رافع تھوڑی دور اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتے تھے اور تھوڑی دور عبد اللہ پیادہ چلتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ حضور
رسول خدا صلعم کے پہونچے اور وقت عشا تھا لوگ آگ جلا رہے تھے اوسیوقت وہ دونون حضرت کے پاس
حاضر لائے گئے اور اوس شب کو حضرت کی حراست پر عباد بن بشر مقرر تھے اونہون نے کہا تم دونون کو اتنا سا
کس چیز نے روک رکھا تھا اون دونون نے اپنی علت معذوری سے اونکو مطلع کیا تب عباد نے اون دونون کے
حق مین دعاے خیر کی اور کہا اگر تمکو دیر ہوتی اوس حالت مین کہ سواریان گھوڑون اور شترون اور ناقون کی
موجود ہوتین تو یہ تمہارے حق مین بہتر ہوتا اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ علیہ نے کہ مجھسے **حدیث**
بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے سنکر اونہون نے کہا کہ یہ دونون انس و مونس تھے اور

یہ وقت ہے انہیں دونوں کا سینے اور جابر بن عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ تحقیق کہ منادی نے ندا دی ہے کہ ہمارے ساتھ
نہ نکلیں مگر وہ لوگ جو روز گذشتہ یعنے احد کو قتال کے لیے حاضر ہوئے تھے اور حال میرا یہ تھا کہ میں حاضر ہونے میں
بڑا حریص و مشتاق تھا ولیکن میرے باپ نے مجھے میری بہنوں کے پاس چھوڑا تھا اور کہا اے فرزند
سزاوار نہیں ہے مجکو نہ تجکو کہ ہم اون لڑکیوں کو تنہا چھوڑ جاویں کہ اونکے ساتھ کوئی مرد نہو اور مجکو اونپر خوف آتا ہے
کیونکہ وہ لڑکیاں ناتوان و بیکس ہیں اور میں رسول خدا صلعم کے ہمراہ جانے والا ہوں کیا عجب ہے کہ حق سبحانہ تعالی
مجکو شہادت روزی کرے پس میں اون لڑکیوں کی نگہبانی پر پیچھے چھوڑا گیا تھا اور والد نے مجھپر اپنے لیے اختیار
شہادت کیا وحال آنکہ اسکا امیدوار میں تھا پس اگر آپ مجکو اجازت دیویں تو میں ہمراہ چلوں چنانچہ حضرت صلعم نے
اونکو اجازت ہمراہی کی دی پس جابر نے کہا جو لوگ روز گذشتہ یعنے روز احد واسطے قتال کے حاضر ہوئے تھے
اونہیں سے سواے میرے کوئی ہمراہ حضرت کے نہیں نکلا اور سواے میرے اور لوگوں نے جو روز احد حاضر
قتال نہیں ہوئے تھے اجازت ہمراہی کی طلب کی مگر حضرت صلعم نے انکار کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے علم اپنا
طلب کیا اور پھر وہ ویسا ہی لپٹا تھا روز احد سے نہیں کھلا تھا پس وہ علم علی علیہ السلام کو دیا اور بعضوں نے کہا ہے
کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا کیا اور حضرت صلعم برآمد ہوئے اوس حالت میں کہ مجروح تھے اور رخسار پر انوار پر
نشان دو حلقہ زرہ کا تھا یعنے زرہ کی کڑیوں کا نشان تھا اور پیشانی منور خستہ تھی قریب بن موے سر اور رباعیہ
یعنے دانت لب و دندان پیشین کے اندر وار شکستہ تھا اور لب مبارک اندر وار شق تھے اور شانہ راست زور ضرب سے
جو ابن قمیہ کو مارا تھا خم ہو گیا اور جھکا تھا اور رانیں دونوں چھلی تھیں اور پوست شگافتہ تھا پس آن حضرت
علیہ السلام داخل مسجد ہوئے اور دو رکعت نماز تحیہ پڑھی اور لوگ گرد پیش جمع تھے اور اہل عوالی عراق جب اونکو
منادی نے ندا دی تھی وہ بھی آ اوترے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور گھوڑا اپنا باب مسجد پر
طلب فرمایا اور طلحہ بھی ندائے منادی سنکر حاضر ہوئے تھے اور منتظر تھے کہ کب رسول خدا صلعم سوار ہوتے ہیں اور حضرت
اوسوقت زرہ و خود پہنے تھے کہ سواے آنکھوں کے سارا جسم ڈھکا تھا فرمایا اے طلحہ تیرا ہتھیار کہاں ہے طلحہ نے کہا
میں نے عرض کی بہت قریب ہے پھر میں نے جھپٹ کے اپنی زرہ پہن لی اور اپنی تلوار لی اور سپر اپنی سینے سے
لگائی اور میرے بدن میں نو زخم تھے اور میں بہ نسبت اپنے زخموں کے رسول خدا صلعم کے زخموں پر زیادہ تر اندوہگین تھا
بعد ازان حضرت علیہ السلام طلحہ کے سامنے آئے اور فرمایا اسوقت قوم عدو تجکو کدھر و کہاں نظر آتے ہیں طلحہ نے کہا
موضع سیالہ میں معلوم ہوتے ہیں فرمایا اسیکا مجھے بھی گمان ہے اور فرمایا اے طلحہ آگاہ ہو کہ وہ لوگ مثل روز احد
ایسا ہرگز ظفر پاسینگے اور بہرہ مند ہونگے یہانتک کہ حق تعالے ہمکو مکہ پر فتحمند کریگا بعد ازان رسول خدا صلعم نے
تین آدمیوں کو جو اسلام لائے تھے آثار قوم کی نگرانی و جاسوسی کو روانہ کیا اور اون تینوں میں دو تو قبیلہ

و نعمان دونون پسران سفیان بن خالد بن عوف ابن دارم بنی سہم سے تھے اور اون دونون کے ساتھ تیسرا ایک شخص تھا
جسکا نام ہمکو معلوم نہین اور وہ بنی عویمر سے تھا کہ اسلام لایا تھا چنانچہ اس تیسرے نے اون دونون سے تاخیر اور
دیر کی مگر وہ دونون شتاب روی روان تھے ان دونون مین سے ایک کی جوتی کا تسمہ یعنے اوسکی بتھی ٹوٹ گئی
اوسنے دوسرے سے کہا تو اپنی جوتی مجھے دی اوسنے کہا مین تو نہ دونگا تب اوسنے اوسکی چھاتی پر ایک لات ماری
کہ وہ چیت گرا اور اوسکی جوتی پہنکر روانہ ہوا اور حمراء الاسد مین قوم سے لاحق ہوا اور اونمین ایک جماعت تھی
کہ وہ مشورہ عود کا کرتی تھی یعنے مسلمین پر پھر آوین اور صفوان اونکو اس ارادہ سے منع کرتا تھا ناگاہ اوس
قوم نے جب ان دونون مردون کو دیکھا تو دونون پر ٹوٹ پڑے اور قتل کر ڈالا آخر جب مسلمین بمقام حمراء الاسد
اون دونون کی لاش پر پہونچے تو اونکو اپنے لشکر مین اوٹھا لیگئے تب رسول خدا صلعم نے اون دونون کو
ایک ہی قبر مین دفن کرا دیا پس ابن عباس رض نے کہا یہ قبر اون دونون کی ہے کہ وہ دونون باہم یار تھے پھر وہانسے
رسول خدا صلعم مع اصحاب اپنے روانہ ہوئے اور حمراء الاسد مین آکر لشکر کیا اور جابر نے کہا کہ اس سفر مین اکثر
زاد ہمارا تمر تھا اور سعد بن عبادہ نے تیس اونٹ تمر سے لدوا لیے تھے کہ حمراء تک کافی ہوا اور جزر سے یعنے کہانے
کے اونٹ ہانک لائے تھے تو ایک روز دو اونٹ نحر یعنے ذبح کرتے تھے اور ایک روز تین اونٹ نحر کرتے تھے
اور اوس روز رسول خدا صلعم نے دن کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو پھر جب شام ہوئی تو ہمکو حکم کیا کہ ہم لوگ آگ روشن کرین
تب ہر شخص نے آگ سلگائی چنانچہ اوس رات کو ہم لوگون نے پانسو جگہ آگ جلائی کہ فاصلہ بعید سے روشنی
نظر آتی تھی اور ہماری جمعیت لشکر کا تذکرہ اور ہمارے یہان کی روشنی آگ کی ہر طرف پھیل گئی یہان تک کہ
یہ سبب ہوا اسکا کہ حق تعالے نے دشمنون کی ہمت کو پست اور اونکو ڈھیلا کیا تب معبد بن ابی معبد الخزاعی
ایک کنارے سے آیا اور وہ اوسدن تک مشرک تھا اور حال یہ ہے کہ قبیلہ خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح
رکھتے تھے پس معبد نے کہا یا محمد جو کچھ آپ کی ذات خاص کو صدمہ پہونچا اور آپکے اصحاب کو مصیبت پہونچی اوسپر ہم
بہت شاق ہے اور ہم چاہتے تھے کہ حق تعالے آپکے سنان نیزہ کو بلند رکھے یعنے فیروزمند رکھے یا یہ معنی کہ
آپکا قدم اونچا رہے یعنے دشمن پامال ہون اور مصیبت آپکے اغیار پر پڑے یہ کہکے وہ وہان سے اوٹھکر چلا
اور ابو سفیان اور قریش کے پاس روحا مین پہونچا اور وہ سب آپس مین کہتے تھے کہ ہم لوگون نے محمد کو قتل نکیا
اور زنان نوجوان سینہ نوخیزان سے ہم آغوش نہوے پس ہمنے ناکارہ کام کیا اور اب اون لوگون نے
عزم رجوع پر اجماع کیا ہے تب اونکے درمیان مین سے ایک کہنے والے نے کہا ہمنے کیا کچھ نہین کیا کہ اونکے
اشراف عمائد کو قتل کیا اور کیا بلا استیصال اونکے پھر آئے ہین اور کیا اونکے لیے جمعیت مال مردم چھوڑ آئے ہین
اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا اور جب معبد پاس ابو سفیان کے آیا تو اوسنے کہا یہ معبد ہے

اور اسکے پاس کچھ خبر ہوگی اسے معبد تو اپنے پیچھے اونکو کیونکر چھوڑ آیا ہے اوسنے کہا مین محمد کو اور اوسکے اصحاب کو اپنے پیچھے اسطرح چھوڑ آیا ہون کہ وہ لوگ آتش غضب سے مثل آگ کے شعلہ ور ہین اور تمپر دانت پیستے ہین اور جو لوگ قبیلہ اوس و خزرج مین سے روز احد اونسے پیچھے رہ گئے تھے وہ سب اب اونکے ہمراہ جمع ہین اور اون لوگون نے باخود یہ اتفاد کیا ہے کہ بدون ملاقات تمہارے وہ نہ پھرینگے اور تمسے بدلا اونکا لیوینگے اور در بارۂ قوم اپنے اور در بارۂ مقابلہ اپنے جنکو تمنے قتل کیا سخت غضبناک ہین یہ سنکے اون لوگون نے کہا واسطے تیرے یہ تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا واللہ کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ وہ اونہون نے کوچ کیا ہے کہ اونکے گھوڑون کی چوٹیان اور کنوٹیان نظر آتی ہین بعد ازان معبد نے کہا کہ جو کچھ مین نے اون لوگون کا دیکھا ہے اوسنے مجھے برانگیختہ کیا ہے اس بات پر کہ مین نے یہ چند بیتین پڑھین کَادَتْ تُھَدُّ مِنَ الْاَصْوَاتِ رَاحِلَتِیْ + اِذَا سَالَتِ الْاَرْضُ بِالْجُرْدِ الْاَبَابِیْلِ + تَعْدُوْا بِاُسْدٍ کِرَامٍ لَا تَنَابِلَۃٍ + عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِیْلٍ مَعَازِیْلِ + فَقُلْتُ وَیْلُ لِاِبْنِ حَرْبٍ مِنْ لِقَائِہِمْ + اِذَا تَغَطْمَطَتِ الْبَطْحَاءُ بِالْجِیْلِ ترجمہ قریب تھا کہ ناقہ میرا آوازون سے گر پڑتا جسوقت کہ زمین پر سیل ہوئی کثرت گھوڑون سے وہ گھوڑے جو تیز رو ہین اور سفر والی مثل ابابیل کے یا کثرت اونکی مثل ابابیل کے ہے اور رو سے دوڑتے ہین اوپر شیر مردون کو جو سستی و کوتاہی کرنیوالی نہین ہین وقت مقابلہ دشمن کے اور نہین بھاگنے والے ہین بے سلاح یعنی سلاح چھوڑ کر پس مین نے کہا ہلاکی ہو واسطے ابن حرب یعنی ابی سفیان کے اون لوگون کے مقابلہ سے جب وقت جوش زن ہوگا صحرای بطحا ساتھ فوج کے اور ایسا ہوا تھا کہ قبل آنے معبد کے حق تعالے نے ابوسفیان اور اوسکے ہمراہیان کو جس وجہ سے باز رکھا تھا وہ کلام صفوان بن امیہ کا تھا کہ وہ کہتا تھا اسے قوم ایسا کام نکرو کیونکہ تمنے اونسے جنگ کی ہے مین اندیشہ کرتا ہون کہ جو لوگ قبیلہ خزرج سے روز احد پیچھے رہ گئے تھے اب کی مرتبہ وہ لوگ بھی تمپر جمع ہوئے ہین پس مناسب ہے کہ تم لوگ پھر چلو کیونکہ ابھی تک تمہین کو غلبہ ہے اور مین ڈرتا ہون کہ تم اونکی طرف قصد کرو اور غلبہ اونکا تمپر ہوجاوے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اونمین تیرا راستباز صفوان ہے حالانکہ وہ راستباز نہین ہے قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ پتھر اونکے لیے مثل مہر کے نقش پذیر ہین یعنی اونکے نام پر مہر زدہ ہین کہ جس سے وہ مارے جاینگے اگر وہ لوگ پھر کر چلے جاوینگے تو وہ مانند روز دیروزہ کے رفتہ و گذشتہ ہوجاوینگے کہ پھر عود نکرینگے پس وہ لوگ بہت پھر چلے اوس حالت مین کہ طلب اور ملاقات مسلمین یعنی اونکے مقابلہ سے بہت خائف و ترسان تھے اور ایسا ہوا کہ چند آدمی قبیلہ عبد القیس سے جو مدینہ کو جاتے گذرا اونکا پاس ابوسفیان کے ہوا تو اوسنے کہا بھلا تم لوگ پیام میرا محمد اور اصحاب محمد کو پہونچاؤگے اور جو کچھ

میں کہلا بھیجوں تم کہدو گے میں نے بشرط اس بات کی کرتا ہوں کہ کل بازار عکاظ میں جب تم میرے پاس آؤ گے
تو میں تمہارے اونٹوں کو زبیب سے پربار کردونگا اونہوں نے قبول کیا تب ابوسفیان نے کہا جس وقت
تم لوگ محمد اور اونکے اصحاب سے ملاقات کرو تو اونکو خبر دو اس بات کی کہ ہم نے اتفاق و اجماع اونپر حملہ کا
کیا ہے اور کہیو کہ ہم چلو ہم بھی تمہارے پیچھے آتے ہیں پس ابوسفیان وہاں سے اپنے لشکر کو گیا اور وہ قافلہ سوار
حمرا الاسد میں پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور جو کچھ ابوسفیان نے اون سے پیغام دیا تھا اونہوں نے حضرت صلعم اور
اصحاب سے بیان کیا تو ان لوگوں نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے حق تعالے ہمکو کافی ہے اور وہ بہتر
مددگار ہے اور اسی باب میں خدا ے عزوجل نے یہ آیہ نازل کیا اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ الآیہ یعنے وہ لوگ جنسے لوگوں نے کہا کہ تمہارے لیے مردمان کثیر جمع ہیں
تو اونکا ایمان زیادہ ہوا اور قولہ تعالے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ
الْقَرْحُ الآیہ یعنی لوگوں نے امتثال امر خدا و رسول کیا بعد اسکے کہ باوجودیکہ زخمی ہو چکے تھے اور ایسا ہوا
کہ معبد نے ایک شخص کو خزاعہ میں سے پاس رسول خدا صلعم کے روانہ کیا تا اونکو خبر دیوے کہ ابوسفیان اور
اوسکے اصحاب ڈر گئے اور کانپتے پھر گئے بعد ازاں رسول خدا صلعم بعد تین روز کے مدینہ میں پھر آئے

ذکر سریہ ابی سلمہ بن عبد الاسد

چونتیسویں مہینے ہجرت سے بمقام قطن طرف بنی اسد کے بھیجا گیا تھا محمد
بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن سعید بن یربوع
نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے اور سوا اسکے اوروں نے بھی اور اونہوں نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسنے ذکر اس سریہ کا کیا اور وہ عماد ... اور روایت کی عمر بن عثمان نے
اونہوں نے سلمہ سے پس ان سبنے کہا کہ جب ابوسلمہ بن عبد الاسد احد میں حاضر ہوے اور درمیان کوہ
میں زیادہ کے بمقام عالیہ اوترے تھے اور اوسوقت قبا سے آئے تھے اور اونکے ساتھ اونکی بی بی ام سلمہ
بنت ابی امیہ بھی تھیں چنانچہ ابوسلمہ احد میں زخمی ہوے اور زخم اونکا بازو میں لگا تھا پھر جب وہ اپنے
مکان پر آئے ہیں تو اونکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم طرف حمرا الاسد کے روانہ ہوے ہیں تب ابوسلمہ
اپنے حمار پر سوار ہوکر روانہ ہوے اور رسول خدا صلعم کے آکر ملاقات کی اور اوسوقت حضرت
بلندی مقام عنبہ سے اوتر کر عقیق میں پہونچے تھے تو وہ وہاں سے ہمراہ حضرت علیہ السلام کے حمرا الاسد
تک گئے پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کو پھرے تو ابوسلمہ بھی مسلمانوں کے ساتھ آئے اور عالیہ کی راہ سے
پھر گئے تھے اور ایک مہینا قیام کرکے دوا اپنے زخموں کی کرتے تھے جب اونکا زخم اچھا ہو گیا

اور انکو پھر آئے مگر کچھ اثر پوست پر باقی تھا۔ پھر جبکہ چاند محرم کا پینتیسوین مہینے ہجرت سے دیکھا گیا تو
رسول خدا صلعم نے ابو سلمہ کو طلب کیا اور فرمایا اس لشکر کو ہمراہ لیکر خروج کر کہ مینے تجکو اس لشکر کا امیر
مقرر کیا ہے اور اونکے لیے ایک علم تیار کرا دیا اور فرمایا روانہ ہو تا آنکہ جب تو ارض بنی اسد پر پہونچے
تو اونپر تو پہلے زوڈال یعنے شبخون تمام سبقت کر قبل اس سے کہ گروہ اونکا تجھسے بتغلبہ ملاقات کرین اور حضرت
صلعم نے اونکو اور اونکے ہمراہی مسلمین کو بتقوے وخیر وصیت فرمائی چنانچہ اونکے ہمراہ اس لشکر مین ایکسو
پچاس مرد روانہ ہوے وازانجملہ ابو سبرہ بن ابی رہم تھے جو برادر مادری ابی سلمہ کے تھے اور مادر اونکی برہ
بنت عبد المطلب تھین اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو تھے اور عبد اللہ بن مخرمۃ العامری تھے اور بنی مخزوم سے
معتب بن الفضل بن حمراء الخزاعی تھے کہ یہ سب آپس مین حلیف تھے اور ارقم بن ابی الارقم بھی انہین لوگون
مین سے تھے اور بنی فہر سے ابو عبیدہ بن الجراح وسہیل بن بیضا تھے اور انصار مین سے اسید بن حضیر
وعباد بن بشر وابو نائلہ وابو عبس وقتادہ بن النعمان ونصر بن الحارث الظفری وابو قتادہ وابو عیاش الزرقی
وعبد اللہ بن زید وخبیب بن یساف تھے اور سوا اونکے اور لوگ بھی جنکا نام ہمکو معلوم نہین اور ایسا
وہ شخص تھا جسنے رسول خدا صلعم کو آمادہ و برانگیختہ کیا چنانچہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ طے سے کہ مدینہ مین بارادہ ملاقات
کسی عورت قبیلہ طے کے آیا تھا جو اس شخص کی قرابتدار تھی اور کسی صحابی کی زوجہ تھی پس اوس صحابی کی قرابتدار زن
مین اکر اوترا اور صحابی سے خبر دی اس بات سے کہ مین طلیحہ اور سلمہ دونون پسران خویلد کو چھوڑ آیا ہون
اس حال پر کہ وہ دونون اپنی قوم مین ساتھ اون لوگون کے ہین جو اون دونون کی اطاعت مین حاضر ہین
اور دونون کو واسطے حرب رسول خدا صلی اللہ علیہ کے طلب کرتے ہین اور ارادہ داخلہ مدینہ کا رکھتے ہین
اور کہتے ہین کہ خاص خانہ محمد مین درآوینگے اور اوسکے اطراف وجوانب مین جو اونکے توابع ونواحی مین ہین
اونکے مال ومتاع لوٹین گے اور اونکے ستوران چرائی کے جو حوالی مدینہ مین چرائے جاتے ہین وہ ہاتھ
آوینگے اور ہم اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر نکلین گے کہ ہر آئنہ ہمنے اپنے گھوڑون کو شایستہ وتیز رو تیار کیا ہے
اور ہم اپنے ناقون آزمودہ پر سوار ہونگے کہ اگر ہم لوٹ کو پہونچین گے تو وہ ہمکو نہین پا سکتے ہین اور ہمارے
اونکے مقابلہ ہو جاویگا اور ہمنے ساز وسامان حرب مہیا کر لیا ہے کہ ہمارے پاس گھوڑے ہین اونکے یہان
گھوڑے نہین اور ہمارے ساتھ ناقے ہین تیز رو مثل گھوڑون کے اور وہ قوم بھی خوار وخستہ خاطر ہین کیونکہ
ابھی حال مین قریش اونپر غالب آچکے ہین (یعنے بجنگ احد) کہ تا مدت آزار زخم سے اونکو مہلت نہوگی کہ
آمادہ جنگ ہون اور اب اونکی جمعیت جمع نہو گی چنانچہ اونہین مین سے ایک شخص جسکا نام قیس بن حارث
بن عمیر ہے اونکے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم واللہ یہ بات جو تم تجویز کرتے ہو میری رائے کی موافق نہین

نہین ہے قتل کرنا ہمارا اونکے تئین کچھ عوض خون نہین ہے اور لوٹنا اونکو بدلہ لوٹ کا نہین ہے ہمارا وطن شہر سے
بعید ہے اور ہمارے یہان مثل جمعیت قریش کے نہین ہے کیونکہ قریش ایک مدت متوقف رہے اور عرب مین آمد و رفت
کرتے ہوئے عرب سے طلب نصرت کرتے رہے اور اونکے سبب مسلمین پر بدلہ خون کا تھا کہ وہ طالب خون تھے بعد ازان
جب وہ عازم ہوئے تو اونہون نے اپنے اونٹون کو بار کیا اور گھوڑون کو کوتل لیا اور شتر پارے ہتھیارون کی لدوائے
اور اونکے ہمراہ جمعیت کثیر تھی کہ تین ہزار تو صرف مقاتل و سوار تھے سوائے اور ہمراہیان و توابع کے اور منتہائے
کوشش تمہاری یہ ہے کہ تم خروج کرتے ہو تین سو آدمیون مین بشرطیکہ اسقدر بھی پورے ہو جاوین پس تم اپنی اپنی
جان کو فریب مین ڈالے ہو کہ تم اپنے شہر سے نکلتے ہو اور مین امین نہین ہون اس بات سے کہ تم پر شکست پڑے
پس یہ باتین اونکی روانگی مین شائع ہوئی تھین و بعد ازان وہ لوگ ایسی حیص بیص مین تھے (یعنی میرے آنے تک)
غرض کہ وہ صحابی اوس شخص کو اپنے ہمراہ حضور مین پیغمبر خدا صلعم کے لیگئے اور جو کچھ اوس شخص نے بیان کیا حضرت سے
بیان کیا حضرت صلعم نے ابو سلمہ کو بھیجا تو وہ ہمراہ اپنے اصحاب کے روانہ ہوئے اور وہ مرد طائی بھی رہبری کے لیے
ساتھ ہوا اور مسلمین راہ چلنے مین شتاب روی کرتے تھے چنانچہ اوس مرد رہبر نے مسلمانون کو راہ روشن یعنی شارع عام
سے باندیشہ خطر پھیرا کر دوسری راہ پیش کی اور شبانہ روز لیے چلا گیا پس اخبار سے گذر کر قریب قطن پہونچے کہ بنی اسد
کے چشمہاے آب مین سے قطن بھی اوسکا ایک چشمہ سار ہے اور اوسی جگہ اونکا لشکر بھی جمع تھا چنانچہ مسلمین نے
اونکے مویشی کو وہان چرائی پر دیکھکر اون چرائی کے جانورون کو لوٹ لیا اور گلہ مویشی کو اپنے قابو مین کیا اور
تین نفر غلامون کو جو چرواہے تھے پکڑ لیا اور باقی چرواہے چھوڑ بھاگے اور اپنے لشکر مین آکر اس خبر کو
بیان کیا اور جمعیت لشکر ابی سلمہ کی کثرت ظاہر کرکے اونکو ڈرایا پس جماعت بنی اسد کی ہر طرف متفرق ہو گئی
تب ابو سلمہ اوس چشمہ سار پر وارد ہوئے وہان دیکھا تو درحقیقت جماعت باغیون کی منتشر ہو گئی تب وہان
لشکر کیا اور اپنے اصحاب کو ہر طرف تبلاش شتران و ستوران و گوسفندان وغیرہ کے متفرق کر دیا چنانچہ اون اصحاب
کے تین گروہ کیے ایک گروہ اپنے ہمراہ رکھا اور دو گروہ کو تاراج کے لیے دو طرف مختلف مقرر کیا اور اون دونون
جماعت سے تاکید کر دی کہ تلاش کرتے ہوئے دور نکل نجانا اور بشرط سلامتی شب باشی سوائے میرے پاس کے اور کہین نکرنا
اور اونکو حکم کر دیا کہ از ہمدیگر جدا ہونا اور ہر ایک جماعت پر اونہین مین سے ایک ایک افسر مقرر کر دیا تا آنکہ وہ سب
گروہ گروہ سالماً و غانماً ابو سلمہ کے پاس لوٹ آئے اور اونٹ و بکریان لوٹ لائے اور کسی سے نوبت مقابلہ کی بھی
نہ پہونچی پس ابو سلمہ یہ سب کچھ لیکر مدینہ کو پھر آئے اور وہ مرد طائی بھی ہمراہ پھر آیا اور ایسا ہوا کہ جس شب کو وہان سے
روانہ ہوتے تھے تو ابو سلمہ نے کہا کہ اپنے غنائم تقسیم کر لو اور ابو سلمہ نے مال غنیمت سے جو چیز کہ اوس طائی رہبر نے
خواہش کی پہلے اوسکو دی بعد ازان مال غنیمت سے حق صفی یعنی برگزیدہ و پسندیدہ واسطے رسول خدا صلعم کے

ایک غلام اپنے ایک چھوکرے کو نکالا بعد ازان اوس مال سے خمس باہر کیا پھر باقی کو درمیان اصحاب کے تقسیم کر دیا جب
جب لوگون نے اپنے اپنے حصے پہچان لیے تو سب اونٹون اور بکریون کو ایک ساتھ ہانکتے ہوئے آگے بڑھے یہانتک
کہ مدینہ مین داخل ہوئے اور کہا عمر بن عثمان نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبید نے عبد الرحمان بن
سعد بن یربوع سے اونہون نے عمر بن ابی سلمہ سے سنا اونہون نے کہا کہ جسنے ابو سلمہ کو زخمی کیا تھا وہ ابو اسامہ
الجشمی تھا کہ اوسنے روز احد تیر چوڑے پھال کا اونکے بازو مین مارا تھا تو وہ ایک مہینے کے عرصہ تک اوسکا علاج
کرتے رہے پھر مہینے دیکھا کہ وہ زخم اچھا ہو گیا تھا چنانچہ ماہ محرم مین پینتیسوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے
اونکو مع لشکر طرف قطن کے بھیجا کہ وہ دس روز سے کئی روز زیادہ باہر رہے پھر جب وہ مدینے مین داخل ہوئے
تو اوس زخم کا منہ پھر کھل گیا یہانتک کہ ستائیسوین جمادی الثانی کو اونہون نے وفات پائی اور غسل اونکی میت کا
یسیرہ چاہ بنی امیہ سے درمیان دونون منارہ چاہ کے دیا گیا اور اوس چاہ کا نام جاہلیت مین عبیر تھا سو رسول خدا
صلعم نے اوسکا نام یسیرہ رکھا بعد ازان جنازہ اونکا بنی امیہ کے یہان سے اوٹھواکر مدینے مین دفن کیا گیا اور
بیان کیا عمر بن ابی سلمہ نے کہ جب وفات ابو سلمہ کے میری مادر ام سلمہ عدۃ مین رہین جب مدت عدت کی چار مہینے
دس دن گذر گئے تو رسول خدا صلعم نے ام سلمہ سے عقد نکاح کیا اور حضرت نے اونسے اونہین شبون مین صحبت کی
جو چند شب ماہ شوال سے باقی رہی تھین چنانچہ والدہ میری ام سلمہ کہتی تھین کہ ماہ شوال مین عقد نکاح کرنا اور اوسی
ماہ مین ہمبستر ہونا کچھ باک اور کچھ مضائقہ نہین ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے میرے ساتھ ماہ شوال مین عقد تزویج کیا اور اوسی شوال مین مجھسے
ہمصحبت ہوا اور تاریخ وفات ام سلمہ کی ماہ ذیقعدہ ۵۹ سنہ ہجری ہے اور ابو عبد اللہ واقدی نے کہا کہ مین نے اس حدیث کو عمر بن عثمان
الجحشی کے روبرو بیان کیا اونہون نے کیفیت سریہ اور مقدمہ خروج ابی سلمہ کی تصدیق کی اور اس روایت کی صحت کا اعتراف کیا اور
کہنے لگے کہ مجھکو اوس مرد طائی کا نام بھی کچھ معلوم ہوا تھا مین نے کہا مجھے نہین معلوم ہوا تب اونہون نے کہا کہ وہ ولید بن زہیر
بن طریف تھا چچا زینب طائیہ کا جو زوجہ طلیب بن عمیر کی تھی چنانچہ وہ مرد طائی اونہین کے یہان اوترا تھا اور اوسنے
یہ خبر بیان کی تھی پس طلیب اوس مخبر کو پاس رسول خدا صلعم کے لیگئے تب اوسنے حضرت سے خبر بنی اسد بیان کی
اور جو کچھ اونکی ارادی مدینے کی طرف آنے کی تھی وہ سب ظاہر کیا پھر وہ مرد طائی ہمراہ مسلمانون کے راہ بتاتا چلا
اور وہی بمقدم الجیش و راہبر تھا پس وہ اون مسلمین کو بعد چار روز قطن مین لیگیا اور غیر رستہ سے آیا تاکہ
اوس قوم پر خبر مخفی رہے آخر گروہ مسلمین اونکے پاس اوس حال مین پہونچے جب وہ سب اپنے گلہ شتر وغیرہ کی
چرائی مین مصروف تھے تب مسلمانون نے اوس جماعت کو جا لیا تو وہ اونسے ڈر گئے پھر آمادہ جنگ ہوئے اور لڑنے
لگے اور زخمی ہوکر متفرق ہو گئے پھر طائیون نے بنی اسد پر شبخون مارا اور زخمی بھی ہوئے اور اونکے اونٹ اور بھیر کو
پکڑ لائے بعد ازان بنی اسد کو پھر کچھ مسلمانون سے چارہ نرہا تو وہ اسلام لائے اور واقدی نے کہا کہ ہماری صحابہ

جو راوی حدیث ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ابو سلمہ شہداے احد مین سے ہین کیونکہ وہ روز احد ایسے زخمی شدید ہوے تھے
کہ بعد اچھے ہونے کے پھر وہ زخم تازہ ہوگیا اور وفات ہوئے اور یہی حال بعینہ ابو خالد الزرقی کا ہوا جو اہل عقبہ سے
تھے کہ اونکو بھی جنگ یمامہ مین بہت سے زخم لگے تھے چنانچہ بعد اچھے ہونے کے عہد خلافت عمر رضی اللہ عنہ مین پھر
اون زخمون نے جوش کیا اور باعث اونکی موت کا ہوا اور اونپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی اور کہا
کہ یہ شہداے یمامہ سے ہے اسلیے کہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوا اور واقدی نے کہا کہ مین نے تمام حدیث ابی سلمہ کی
سامنے یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ کے پڑھی تو اونھون نے کہا مجھے بھی خبر دی ہے ایوب بن عبد الرحمن بن
ابی صعصعہ نے کہ رسول خدا نے ابو سلمہ کو ماہ محرم مین چونتیسوین مہینے ہجرت سے ہمراہ ایک سو پچیس مردون کے روانہ کیا
اور اونمین سعد بن ابی وقاص اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے چنانچہ یہ لوگ راتون کو چلتے تھے
اور دنون مین کہین چھپے رہتے تھے تاآنکہ چشمہ سارقطن پر وارد ہوے اور جالیا اون لوگون کو جنھون نے وہان
لشکر جمع کیا تھا پھر ابو سلمہ نے تاریکی صبح مین اونکا محاصرہ کیا اور اوسوقت مسلمین کو وعظ کرنے لگے چنانچہ اوّلاً اونکو
امر بتقوے کیا یعنے خدا سے ڈرنا اور بچے رہنا منکرات سے پھر اونکو جہاد کی رغبت دلائی اور اونکو قتال پر
آمادہ و مستعد کیا اور درباب طلب دشمن کمال تاکید کی اور موافقت کرادی درمیان دو دو آدمیون کے یعنے
دو دو مین مواخات کرادی غرض کہ وہ سب مسلمین جو حاضر تھے پیش ازانکہ دشمن اونپر حملہ کرین خود ہوشیار و آمادہ
کارزار ہوگئے اور سامان حرب درست کرلیے اور سب نے اپنے اپنے ہتھیار لگائے یا ٹھیک راوی بعض نے اونمین سے
ایسا کیا وبعد ازان سب نے صف جنگ مرتب کی تاآنکہ سعد بن ابی وقاص نے دشمنون مین سے ایک شخص پر حملہ کرکے
تلوار ماری کہ اوسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اوسکو قتل کرڈالا پھر ایک اعرابی نے مسعود بن عروہ پر حملہ کیا اور اونپر نیزے کا
وار کیا تاآنکہ اوسنے اونکو قتل کیا اوسوقت مسلمین کو اندیشہ ہوا کہ رخت مسعود کا وہ اعرابی اوتار لیجاویگا تب اوسکو
اوسکی جماعت کی طرف ہانک دیا بعد ازان سعد نے مسلمین پر شور کیا کہ کیا انتظار کرتے ہو تب ابو سلمہ نے اونپر حملہ کیا
بالآخر مشرکین چپ و راست گریزان ہوے اور مسلمین نے اونکا تعاقب کیا بعد ازان کہ مشرکین ہر طرف منتشر ہوگئے
تب ابو سلمہ نے اونکی طلب و تلاش سے مسلمانون کو باز رکھا اور سب مسلمین اپنے محل لشکر پر پھر آگئے اور مسعود کو دفن کیا
اور جو اسباب اونکا متاع ہر قوم سے اوسکا لاد لیچلنے اور بار کرنے کے قابل تھا لے لیا اور اوس مقام مین عیال و اطفال
مشرکین کے نہ تھے بعد ازان مسلمین وہان سے مدینے کی طرف روانہ ہوے یہان تک کہ جب چشمہ سارقطن سے
مسافت ایک شب کی راہ طے کی تو رستہ بھول گئے پس ناگاہ اون مشرکین کے گلہ شتران پر جو چرائی پر تھے جا پہونچے
اور وہان اونکے چرواہے بھی تھے جو اپنے مالکون کی راہون سے پھر رہے تھے پس مسلمانون نے وہ سب اونٹ
ہانک لیے اور اون چرواہون کو بھی پکڑ لائے چنانچہ اوس غنیمت سے اونکو سات سات اونٹ حصہ ملا اور کہا

واقدی نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابی سبرہ نے حارث بن الفضیل سے اونھون نے بیان کیا کہ
سعد بن ابی وقاص کہتے تھے جب ہم رستہ بھول گئے تو ہمنے ایک آدمی کو عرب مین سے اجرہ پر رہبر مقرر کیا
کہ وہ ہمکو راہ بتاوے اوسنے کہا اگر مین تمکو گلہ شتران مشرکین کی چرائی پر لیچلون تو مجکو اومین سے کیا حصہ دوگے
مسلمین نے کہا ہم تجکو پانچوان حصہ دیوینگے سعد نے کہا کہ پھر وہ مسلمین کو اون اونٹون کی چرائی پر لیگیا
کہ آخر کو اوسنے بھی پانچوان حصہ لیا ؞ ؞

ذکر غزوہ بیر معونہ کہ ماہ صفر مین چھتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا

کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ و عبد الرحمان بن عبد العزیز
و معمر بن راشد و افلح بن سعید و ابن ابی سبرہ و ابو معشر و عبد اللہ بن جعفر نے اور ہر ایک نے اس حدیث کو
مع طائفہ رواۃ کے نقل کی اور بعضے انمین سے بابت اس حدیث کے بڑے ضابط تھے اور سوا ان لوگون کے
جنکے نام مذکور ہوے اور راوی بھی راوی اس حدیث کے ہین اور مین نے ہر ایک کی روایت کو جمع کیا (اور طریق
جمع حدیث کا ربط دینا اختلافات کا ہے) چنانچہ راویون نے کہا کہ عامر بن مالک بن جعفر ابو البراء جو ملاعب الاسنہ
یعنے برچھیت تھا خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوا اور دو گھوڑے اور دو ناقے اوسنے حضور مین پیشکش کیے
حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا پھر حضرت نے اوسکو دعوت طرف اسلام کے کی یعنے
تکلیف قبول اسلام کی دی اوسنے قبول تو نہین کیا مگر گریز بھی نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ اے محمد مین آپکے اس امر کو بہتر
و بزرگ تر دیکھتا ہون مگر میرے پیچھے میری قوم ہے اگر آپ اپنے اصحاب مین سے چند اشخاص میرے ساتھ روانہ کیجیے
تو مجکو امید ہے کہ وہ لوگ آپ کی دعوت یعنے دعوت اسلام قبول کرین اور آپ کے امر کی پیروی کرین پس اگر وہ
لوگ آپ کے دین کی اتباع کرینگے تو کیا خوب غلبہ آپ کے امر کا ہوگا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا مجھے اپنے
اصحاب کے لیے اہل نجد سے اندیشہ ہے عامر نے عرض کی آپ اصحاب پر اہل نجد سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر
کوئی اونمین سے پیش آویگا تو مین آپکے اصحاب کا شریک و مددگار ہون اور ایسا ہوا کہ انصار مین سے ستر مرد
نوجوان وہ تھے جو قرا قرآن کہلاتے تھے اونکا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تھی تو حوالی مدینہ مین جاکر تلاوت
اور تعلیم و تعلم قرآن کرتے تھے اور نمازین پڑھتے تھے اور جب صبح پیش آتی تھی تو آب شیرین پر گذر کرتے تھے
اور وہان سے پھرتے ہوے لکڑیان چنکر حضرت صلعم کے محلات مین پہونچاتے تھے اور اسکے گھر والے جانتے تھے
کہ یہ سب شب کو مسجد مین رہتے ہین اور اہل مسجد جانتے تھے کہ یہ سب اپنے مکانون مین شب باش رہتے ہین
چنانچہ رسول خدا صلعم نے انہین سب کو طرف بیر معونہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ لوگ گئے اور جاکر بیر معونہ مین قتل کیے گئے
پس آنحضرت صلعم نے پندرہ روز تک اونکے قاتلون پر بددعا کی یعنے لعنت کی اور ابو سعید خدری رض نے کہا

کہ یہ سب ستر مرد تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ سب چہل تن تھے اور میرے نزدیک بھی ثابت ہے کہ سب چالیس آدمی تھے
اور آن حضرت صلعم نے ایک نوشتہ یعنے نامہ اپنا ان لوگون کے ہمراہ کر دیا تھا اور اپنے اصحاب مین سے منذر بن
عمرو الساعدی کو اون جوانون پر امیر و افسر کر دیا تھا چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوے یہان تک کہ بیر معونہ پر پہونچے اور
بیر معونہ ایک چشمہ ہے چشمہاے بنی سلیم سے اور وہ درمیان مین ارض بنی عامر و بنی سلیم کے واقع ہے اور یہ دونون
یعنے ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم دو شہر شمار کیے جاتے ہین بیر معونہ سے اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے
کہ مجھسے **حدیث** بیان کی مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اونہون نے عروہ سے سنکر اونہون نے
کہا کہ منذر ہمراہ اوس رہبر کے جو بنی سلیم سے تھا اور نام اوسکا مطلب تھا بیر معونہ کو روانہ ہوے جب وہان آئے
تو وہین لشکرگاہ کیا اور اپنی سواری و باربرداری کے جانورون کو چرنے چھوڑ دیا اور اونکی چرائی پر حارث
بن صمہ اور عمرو بن امیہ کو تعینات کیا اور حرام بن ملحان کے ہاتھ نامہ رسول خدا صلعم کا روانہ کیا تا وہ درمیان
بنی عامر کے جاکر وہ نامہ پاس عامر بن طفیل کے پہونچاوے چنانچہ جب حرام اون لوگون کے درمیان پہونچا اور نامہ
پہونچایا تو اون لوگون نے نامہ پڑھا اور عامر بن طفیل نے جھپٹ کر حرام کو قتل کیا اور بنی عامر کو پکارنے لگا کہ
قتال مسلمین پر سب جمع ہون مگر اون لوگون نے انکار کیا اسلیے کہ پہلے سے عامر بن مالک ابو براء حوالی نجد مین
پاس قوم کے گیا تھا اور پکار آیا تھا کہ مین نے اصحاب محمد کی شرکت و مددگاری کی ہے تم لوگ اونسے تعرض نکرنا
لہذا اون لوگون نے کہا کہ ہم ابو براء کے عہد مددگاری و پناہ دہی کو نتوڑینگے اور عہد شکنی نکرینگے پس عامر
اور بنو عامر نے ہمراہ ہونے سے عامر بن طفیل کے انکار کیا پھر جب بنو عامر نے انکار کیا تو عامر نے دیگر قبائل سے
مسلمانون پر مدد مانگی مثل قبیلہ سلیم و قبیلہ عصیہ و قبیلہ رعل کے تو یہ سب قبیلے اوسکے ساتھ چلے اور ان سب نے عامر بن طفیل کو اپنا سردار کیا
عامر بن طفیل نے کہا کہ مین قسم دیتا ہون خدا کی کہ کوئی شخص تنہا اسطرف نجاوے پس ان لوگون نے اوسکی
پیروی کی تا آنکہ ان لوگون نے مسلمانون کو اسحالت مین پایا کہ وہ سب اپنے صاحب اور امیر کے پاس ٹھہرے
ہوے تھے تب وہ لوگ اوسکے پیچھے پیچھے آگے بڑھے پھر ان لوگون سے مسلمانون کی ملاقات ہوئی اور
منذر و عمرو بھی اونکے ہمراہ تھے پس بنو عامر نے مسلمانون کو گھیر لیا اور اونپر ہجوم و غلبہ کیا اور صحابہ اہل اسلام
قتال کرنے لگے تا آنکہ سارے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اور صرف منذر بن عمرو باقی رہ گئے تب
بنو عامر نے منذر سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہو تو ہم تجکو امان دیوین منذر نے کہا مین اپنا ہاتھ تمہارے ہاتھ مین نہین
دیتا ہون اور نہ تمہاری امان منظور کرتا ہون مگر ہان اتنی دیر امان چاہتا ہون کہ مقتل حرام بن ملحان تک
پہونچون بعد ازان امن تمہاری مجھسے نکل جاویگی پس ان لوگون نے منذر کو امان دی یہان تک کہ منذر
مقتل حرام بن ملحان پر آئے تب اون لوگون نے اپنی امان اونسے نکال لی بعد ازان منذر نے اونسے قتال کی

تا آنکہ شہید ہوئے چنانچہ یہی اشارہ ہے قول رسول خدا صلعم سے جو حق مین منذر بن عمرو کے ارشاد ہوا تھا
اعنق لیموت یعنے سبقت و شتابی کی منذر نے موت کے لیے جو کہ حارث بن الصمہ و عمرو بن امیہ جانورون کو
چرائی پر لے گئے تھے تو اون دونون نے بلندی پر نگاہ کی اور اوڑتا اور متوجہ ہونا طائرون کا طرف اپنے
منزل و لشکرگاہ کے دیکھا تب یہ دونون آپسمین کہنے لگے واللہ اصحاب ہمارے قتل ہوگئے واللہ ہمارے
اصحاب کو سوا اہل نجد کے اور کسی نے قتل نہین کیا پس ایک اونچی زمین یعنے ایک ٹیلے پر دونون چڑھے
توکیا دیکھتے ہین کہ اصحاب اونکے مقتول پڑے ہین اور سوار اونکے کھڑے ہین تب حارث بن الصمہ نے
عمرو بن امیہ سے کہا اب تیری کیا راے ہے اونہون نے کہا میری راے یہ ہے کہ مین جاکر رسول اللہ صلعم
سے ملون اور یہ ماجرا بیان کرون حارث نے کہا مین وہ نہین ہون کہ جس جگہ منذر قتل ہوے وہان سے
مین پیچھے ہٹ جاؤن آخر یہ دونون آگے بڑھے اور قوم بنی عامر سے ملاقات کی اور حارث اونسے
قتال کرنے لگے اور اون مین سے دو نفر کو قتل کیا بعد ازان اون لوگون نے حارث کو پکڑ لیا اور اسیر کیا
اور عمرو بن امیہ کو بھی اسیر کر لیا تب اونہون نے حارث سے کہا جو کچھ تو چاہتا ہو وہ ہم تیرے ساتھ کرین اور
ہم تیرا قتل کرنا نہین چاہتے حارث نے کہا تم مجھے مقتل منذر اور حرام پر پہونچا دو پھر امن و امان تمہاری
مجھسے ساقط ہوجاوے اونہون نے کہا اچھا ہم یون ہی کرتے ہین پھر اونہون نے حارث کو وہان پہونچا دیا
اور قید سے چھوڑ دیا پس حارث نے اونسے قتال کی اور اونمین سے دو آدمی کو قتل کیا بعد ازان خود بھی
قتل ہوے اور اونکو یون قتل نہین کیا بلکہ اونکو بھالا مارا پھر بھالے مین چھید لیا اور عمرو بن امیہ جو کہ اونکی
قید مین تھے اور لڑے نہ تھے تو اونسے عامر بن الطفیل نے کہا کہ ہر آئنہ میری مان پر نذر یا منت ہے
رہا و آزاد کرنا ایک قیدی و بندی کا پس تو اوسکی طرف سے آزاد ہوا اور ابن امیہ کی پیشانی کے بال
اوکھیڑ لیے یعنے چوٹی اونکی کاٹ لی و بعد ازان عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے پوچھا کہ تو اپنے
اصحاب کو پہچانتا ہے اونہون نے کہا ہان مین جانتا ہون تب وہ اون شہیدون مین پھرنے لگا
اور ابن امیہ سے اونکے نسب دریافت کرنے لگا بعد ازان ابن الطفیل نے کہا آیا انمین سے کوئی شخص
گم بھی ہے اونہون نے کہا کہ ہان انمین عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر کو مین نہین پاتا ہون اوسنے کہا وہ
تم مین کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ کہتے ہین کہ مین نے کہا وہ ہم مین افضل اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
اول تھا اوسنے کہا مین تجھسے اوسکی خبر بیان کرون اور ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا کہ اس شخص نے اوسکو
بھالا مارا اور جب اسنے اپنا بھالا اوس سے کھینچ لیا تو اوسکو ایک شخص طرف بلندی آسمان کے لیگیا یہانتک
کہ پھر وہ مجکو نظر نہین آتا تھا عمرو نے کہا مین بولا ذلک عامر بن فہیرہ کا یہ حال ہے اور جسنے اونکو قتل کیا

وہ شخص بنی کلاب سے تھا اوسکا نام جبار بن سلمی تھا وہ ذکر کرتا تھا کہ جب مین نے اوسکو بھالا مارا تو مین نے اوس سے یہ کہتے ہوے سنا فُزْتُ واللہ یعنے واللہ مین فیروزمند و رستگار ہوا جبار کہتا ہے مین نے اپنے دل مین کہا کہ فُزْتُ اوسکے قول سے کیا اوسکا مقصد ہے پھر مین پاس ضحاک بن سفیان الکلابی کے آیا اور مین نے اوسکو اس واقعہ سے خبر دی اور اوسکے قول فُزْتُ سے سوال کیا کہ اس سے اوسکی کیا مراد تھی اونھون نے جواب دیا کہ مقصد اوسکا جنت ہے اور کہا جبار نے کہ پھر ضحاک نے مجھپر عرض اسلام کیا تو مین نے قبول اسلام کیا اور باعث قبول اسلام میرے تئین وہ امر تھا جو وقت قتل عامر بن فہیرہ کے واقع ہوا اونکو اوٹھائے جانے سے طرف بلندی آسمان کے اور جبار نے بیان کیا کہ ضحاک نے خدمت مین رسول اللہ صلعم کے ایک عرضی لکھی اوسمین خبر میرے اسلام لانے کی اور کیفیت اوس واقع کی جو مقتل عامر بن فہیرہ سے مین نے دیکھی تھی مندرج کی حضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے جثہ عامر بن فہیرہ کا نظر مردم سے نہان کر دیا اور وہ علیین مین داخل کیا گیا الغرض جب خبر واقعہ بیر معونہ کی رسول خدا صلعم کو پہونچی تو اس خبر کے ساتھ اوسی ایک شب مین اور چند مصیبتین جمع ہوئین ایک تو مصیبت شہداء بیر معونہ اور خبر مصیبت مرثد بن ابی مرثد اور روانگی محمد بن مسلمہ کی چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ نتیجہ عمل ابو براء کا ہے کیونکہ مین اس بات سے کارہ تھا یہ امر مجھے پسند نہ تھا چنانچہ جس شب کو خبر واقعہ بیر معونہ کی آئی اوسکی صبح کو نماز صبح مین بعد رکوع کے قاتلان شہداء بیر معونہ پر بد دعا و لعن کی پس جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ چکے تو یہ دعا اون قاتلون پر پڑھی اَللّٰهُمَّ اُشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِبَنِي لِحْيَانَ وَزِعْبٍ وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ فَاِنَّهُمْ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِبَنِي لِحْيَانَ وَعَضَلٍ وَالْقَارَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ یعنے اے پروردگار سخت پامالی و ہلاکی ڈال قبیلہ مضر پر اے پروردگار تجھپر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان و بنی زغب و بنی رعل و بنی ذکوان و بنی عصیہ کے کہ ان سب قبیلون نے نافرمانی خدا اور رسول کی کی ہے اے پروردگار تجھپر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان اور قبیلہ عضل اور قبیلہ قارہ کے اے پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش ابن ابی ربیعہ کو اور ناتوان مسلمانون کو اور قبیلہ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلہ اسلم کو حق تعالے سلامتی عطا کرے بعد ازان حضرت صلعم نے سجدہ کیا اور اسطرح حضرت علیہ السلام نے پندرہ روز تک یہی دعا پڑھی اور بعضون نے کہا چالیس روز تک تا آنکہ یہ آیہ نازل ہوا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ

اَوْ یُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ یعنے اس امر مین تیرے لیے کچھ اختیار یا کوئی دخل ترد نہین ہے
کیونکہ شاید حق تعالے اونپر متوجہ ہو کہ وہ اسلام لاوین یا اونپر عذاب کرے جبکہ وہ اپنے کردار پر اصرار کرین اسلیے
کہ وہ ظالم و فاجر ہین اور انس بن مالک کہتے تھے اللہم یا رب یہ کلمہ حیرت و حسرت مین کہا جاتا ہے یعنے
اے اللہ اے پروردگار کہ روز بیر معونہ ستر مرد انصار مین سے تھے اور ابو سعید خدری نے کہا کہ انصار مین سے
کئی جگہ ستر ستر آدمی شہید ہوئے چنانچہ ستر مرد روز احد اور ستر آدمی دفعتہً بیر معونہ مین اور ستر شخص معرکہ
یمامہ کے دن اور ستر تن بروز جنگ جسر ابی عبید اور جناب رسول خدا صلعم کو جسقدر صدمہ شہدای بیر معونہ کا ہوا
اوسقدر اور کہین کے شہیدون پر غمگین نہین ہوئے اور انس کہتے تھے کہ حق تعالے نے حق مین شہدای بیر معونہ
کے قرآن نازل کیا تھا یعنے کچھ آیتین نازل کی تھین کہ اونکو پڑھتے تھے یہان تک کہ وہ منسوخ ہو گئین (یعنے
متروک) و منجملہ اونکے یہ دو آیتین ہین بَلِّغُوْا قَوْمَنَا وَاِنَّا لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَرَضِیْنَا عَنْهُ یعنے
وہ کہتے تھے کہ مشرکین ہماری قوم پر پہونچے اور ہمنے ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنے شہید ہوئے
پس راضی ہوا پروردگار ہمارا ہمسے اور راضی ہوئے ہم اوس سے یعنے اوسکی عطیۂ رحمت و کرامت سے
اور کہا رواۃ نے کہ ابو براء پھرتا ہوا مقام عیص مین آیا اور ابو براء اپنے قبیلہ مین بہت بڈھا اور بزرگ تھا
پس اوسنے اپنے برادر زادہ لبید بن ربیعہ کو وہان سے مع ہدیہ ایک فرس کے روانۂ خدمت رسول خدا صلعم کیا
سو حضرت نے اوس ہدیہ کو واپس کر دیا اور فرمایا مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا ہون تب لبید نے کہا
میرے ذہن مین نہین آتا کہ بنی مضر مین سے کسی نے کبھی ہدیہ ابو براء کا پھیر دیا ہو پھر حضرت علیہ السلام نے
فرمایا اگر مین نے ہدیہ کسی مشرک کا کبھی قبول کیا ہوتا تو ہدیہ ابو براء کا قبول کر لیتا تب لبید نے کہا اوسنے مجھے
آپ کی خدمت مین اسلیے بھیجا ہے کہ وہ آپ سے شفا مانگتا ہے یعنے دعاے شفا چاہتا ہے اپنی درد و بیماری
سے اور اوسکے شکم مین دبیلہ تھا یعنے اوسکے پیٹ مین آزار قرحہ تھا پس حضرت نے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا
اوٹھا لیا اور اوسپر آپ دہن ڈالا اور لبید کو حوالہ کیا اور فرمایا اسکو پانی مین گھول کر اوسکو پلا دینا چنانچہ لبید نے
جا کر ایسا ہی کیا تو ابو براء اوس مرض سے بری ہو گیا اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اوسکے لیے ایک قطعی
شہد کی لبید کے ہاتھ بھیجی تھی کہ ابو براء اوسکو چاٹتا تھا یہان تک کہ اچھا ہو گیا پس اوسی روز ابو براء اپنی قوم مین
پھرتا ہوا ارادہ سرزمین بلی کا رکھتا تھا (اور بلی ایک قبیلہ ہے) پھر گذرا اوسکا عیص پر ہوا تب اوسنے وہان سے
ربیعہ اپنے بیٹے کو اور لبید کو مع طعام دیکے بھیجا اور وہ دونون غلہ لادکر خدمت رسول خدا مین پہونچے تو حضرت
نے ربیعہ سے فرمایا کہ دربارہ ذمہ واران تیرے باپ کے کیا معاملہ کیا گیا ربیعہ نے کہا قبیلہ نے جب کہ تلوار چلائی
اور نیزہ مارا تو اوس عہد کو توڑ ڈالا فرمایا حضرت صلعم نے ہان سچ ہے تب پسر ابی براء رخصت ہو کر چلا اور

جاکر اپنے باپ کو اس کیفیت سے مطلع کیا چنانچہ جو کچھ عامر بن الطفیل نے کیا تھا اور جو کچھ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
واقع ہوا وہ ابوبراء پر شاق و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ باعث پیرانہ سالی و ناتوان حالی کے اوسمین تاب
حرکت نہ تھی تو اوسنے کہا کہ بنی عامر کے درمیان سے میرے بھتیجے یعنے عامر بن الطفیل نے میرے عہد امان کو توڑ دیا
یہ کہکر ابوبراء وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ اوس مقام پر پہونچا جہان بنو عامر ایک چشمہ پر چشمہای قبیلہ بلی کے
موجود تھے اور اوس چشمہ کو ہدم کہتے ہین تب ان سے ربیعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر عامر سے جا ملا اور وہ اوس وقت
اپنے ناقہ پر سوار تھا پھر ربیعہ نے اوسکو بھالا مارا اگر بھالا اوسکے مقاتل سے خطا کر گیا (مقتل جسم انسان مین وہ
جگہ ہے جہان زخم لگنے سے مرجاتا ہے) اور بنو عامر شور و غوغا کرنے لگے تب عامر بن الطفیل کہنے لگا کہ مجھے ضرر
نہین پہونچا مجھے ضرر نہین پہونچا یعنے زخم نیزہ نہین لگا پھر ربیعہ نے کہا کہ عہد ذمہ ابوبراء کا مین نے پورا کیا عامر
نے کہا مین نے اپنے عم سے عفو کیا کیونکہ یہ فعل اوسکا ہے اور اوسکی جانب سے ہوا اور رسول خدا صلعم نے دعا
کی تھی کہ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بَنِي عَامِرٍ وَاطْلُبْ خَفْرَتِي مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ یعنے اے پروردگار
ہدایت کر بنی عامر کو اور طلب کر بدلا میرے عہد شکنی کا عامر بن الطفیل سے اور جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے
اور خدمت مین رسول خدا صلعم کی آتے تھے اور چار دن تک پیادہ پا چلے آتے پھر جب وہ درمیان مقام قناة
کے پہونچے تو ملاقات ہوئی دو آدمی سے جو دونون بنی کلاب مین کے تھے اور وہ دونون خدمت مین جناب
رسالت آب صلعم کے گئے تھے اور حضرت نے اون دونون کو لباس پہنا دیا تھا اور اپنی جانب سے دونون کو
امان دی تھی اور عمرو اس بات سے مطلع نہ تھے چنانچہ اونہون نے دونون کو قیلولہ کرایا جب وہ دونون سو گئے
تو عمرو نے برجستہ اون دونون کو قتل کر ڈالا اور یہ اسلیے کہ بنو عامر نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا تب حضرت
علیہ السلام نے فرمایا تو بھی اونکے درمیان سے ہے (یعنے اصحاب بیر معونہ سے) اور بعض روایت مین ہے
کہ سعد بن ابی وقاص بھی عمرو بن امیہ کے ساتھ پھرے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جب کبھی تجکو مین نے
کہین بھیجا تو درمیان اصحاب اپنے سے تو میرے پاس پھر آیا اور بعض نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص ہمراہ اصحاب
بیر معونہ کے نہ تھے اور اوس لشکر مین سواے انصاریون کے اور کوئی نہ تھا اور یہی ہمارے نزدیک ثابت ہے
اور جب عمرو بن امیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اون دو عامریون کے قتل کرنے کی خبر دی تو حضرت نے
فرمایا تو نے برا کام کیا کہ ایسے دو آدمیون کو تو نے قتل کیا جنکے لیے میری جانب سے امان دیا دی گئی تھی
تاکہ مین اون دونون کو خونبہا دون چنانچہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی خدمت مین نامہ لکھا اور قبیلہ کے دو آدمیون کو
اپنے اصحاب مین سے مع نامہ روانہ کیا تا وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کرین کہ آپکے اصحاب مین سے ایک شخص نے دو آدمیون کو ہمارے
اصحاب مین سے قتل کیا و حال آنکہ اون دونون کے لیے آپکی جانب سے امان دیا گیا تھا تب آنحضرت صلعم نے ... اون دونون کی دیت ... [illegible]

دوا راد مسلمانون کی ہوتی ہے پس وہ خون بہا دونون کا حضرت نے ادس قوم کو بہیجدیا اور واقدی نے کہا کہ مجہسے حدیث بیان کی مصعب بن ابی الاسود نے اونہون نے عروہ سے اونہون نے کہا مشرکین کو خواہش ہوئی نسبت عروہ بن الصلت کے کہ اونکو امان دیوین اور عروہ بڑے دوستدار عامر بن الطفیل کے تھے باوجودیکہ اونکی قوم بنی سلیم نے بھی اونکی امان دینے کی خواہش کی مگر اونہون نے انکار ہی کیا اور کہتے تھے کہ مین تمہارا امان قبول نہین کرتا اور نہ اپنی جان کو اپنے اصحاب کے مقتل سے باز رکہونگا اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت اصحاب بیر معونہ کو گہر گئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ اے پروردگار اسوقت ہم سوا تیرے کسی ایسے شخص کو نہین پاتے ہین جو ہمارا سلام سوا تیرے تیرے نبی کو پہونچا دے سو تو سلام ہمارا اون حضرت پر پہونچا دے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے اسکی خبر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہونچائی *

اسماے شہداے بیر معونہ

قریش مین بنی تیم سے عامر بن فہیرہ شہید ہوے اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان جو اونکے حلیف تھے شہید ہوے اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقا تھے جو شہید ہوے اور انصار مین سے منذر بن عمرو امیر قوم شہید ہوے اور بنی زریق سے معاذ بن ماعص تھے اور بنی النجار سے حرام و سلیمان دونون پسر ملحان کے تھے اور بنی عمرو بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد تھے سو یہ دونون شہید ہوے وبنی عمرو بن مالک سے انس بن معویہ و ابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے عطیہ بن عبد عمرو شہید ہوے اور کعب بن زید بن قیس زخمی اوٹھالاے گئے درمیان مقتولون سے وبالآخر وہ روز جنگ خندق شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت تھے جو حلیف اس قبیلہ کے تھے بنی سلیم سے اور قبیلہ نبیت سے مالک بن ثابت و سفیان بن ثابت تھے پس یہ سب جو شہید ہوے جنکا نام محفوظ و یاد ہین وہ ستولہ مرد ہین اور عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ مرثیہ پڑھا جاتا تھا نافع بن بدیل کا مین نے اپنے اصحاب سے سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے رَحِمَ اللهُ نَافِعَ بْنَ بُدَيْلٍ + رَحْمَةَ الْمُبْتَغِي ثَوَابَ الْجِهَادِ صَارِمٌ صَادِقُ اللِّقَاءِ إِذَا مَا + أَكْثَرَ النَّاسُ قَالَ قَوْلَ السَّدَادِ

یعنے خدا رحمت کرے نافع بن بدیل پر مثل رحمت اون لوگون کے جو طالب ثواب جہاد ہین وہ تیغ زن تہا اور مقابلے کا سچا تہا اور جسوقت لوگ بہت باتین کرتے ہین تو سمجہا اونکے جو کچہ نافع کہتا تہا قول اوسکا راست و ہموار تہا یعنے اوسکا کلام سنجیدہ تہا اور انس بن عباس کہتے تھے کہ طعیمہ بن عدی ماموں انس کا جسکی کنیت ابو الریان تہا وہ روز بیر معونہ نکلکر اپنی قوم کو بدلہ عوض خون اپنے بہتیجے کے ورغلاتا تہا اور اوبہارتا تہا یہان تک کہ اوسی نے نافع بن بدیل بن ورقا کو شہید کیا اور اوسوقت اشعار پڑہتا تہا تس کت بن ورقاء المفرا عي ثاو يا

بِمُعْتَرَكٍ تَسْفِي عَلَيْهِ الأَعَاصِر + ذَكَرْتُ أَبَا الرَّيَّانِ لَمَّا عَرَفْتُهُ + وَأَيْقَنْتُ أَنِّي يَوْمَ ذَلِكَ ثَائِر + یعنے مین نے ابن ورقاء خزاعی کو معرکہ مین مقیم چھوڑا یعنے پڑا ہوا کہ اوڑتی ہے اوسپر گرد باد۔ اوسوقت مین نے ابوالریان کو یعنے انس کے تئین یاد کیا (ابوریان کنیت انس کی تھی) جبکہ مین نے اوسکو یعنے ابن ورقاء کو پہچانا اور مین نے یقین کیا کہ بے شبہ آجکے روز مین طالب عوض خون ہون اور کہا راوی نے مین نے اپنے اصحاب سے سنا کہ وہ ان اشعار کو صحیح نقل کرتے تھے اور کہا راوی نے کہ حسان بن ثابت نے منذر بن عمرو کے مرثیے مین یہ اشعار کہے جنکا مضمون یہ ہے کہ حق تعالے ابن عمرو پر رحمت نازل کرے کہ وہ ملاقات مقابلہ کا سچا تھا اور صداقت اس بات کی فائق تر ہے لوگون نے اوس سے نسبت دو امرون کے کہا کہ ان دونون مین کوئی اختیار کرے پس اوسنے اوسی راے کو اختیار کیا جو بہتر تھی **واقدی** نے کہا کہ ابن جعفر نے قصیدہ حسان کا میرے سامنے پڑھا (یعنے جسکے یہ اشعار تھے) اور مطلع اوسکا یہ ہے عبرانا ذہب

ذکر غزوہ رجیع واقع ماہ صفر چھتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسی بن یعقوب نے ابی الاسود سے اونہون نے عروہ سے اونہون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب رجیع کو واسطے جاسوسی و سراغ رسانی کے طرف مکہ روانہ کیا تاکہ وہ لوگ اخبار قریش حضور مین پہونچاوین سو وہ لوگ نجدیہ کی راہ سے چلے یہان تک کہ رجیع مین آئے تو وہان اونسے بنو لحیان متعرض و مزاحم ہوے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبداللہ و معمر بن راشد و عبدالرحمان بن عبدالعزیز و عبداللہ بن جعفر و محمد بن صالح و محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ و معاذ بن محمد نے منجملہ اون لوگون کے جنکے نام معلوم نہین ہوے اور اون ہر ایک نے پارہ پارہ حدیث بیان کی اور بعضے انمین سے بڑے ضابط حدیث تھے بہ نسبت بعض کے و تحقیق کہ جو کچھ اونہون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے اوس سب کو جمع کیا چنانچہ اون راویون نے کہا کہ جب سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی قتل کیا گیا تو بنو لحیان پاس قبیلہ عضل اور قارہ کے گئے اور اونکے لیے حصہ اور عطیہ شتران و ستوران سے مقرر کیا اس بات پر کہ وہ لوگ رسول خدا صلعم کے پاس جاوین اور اونسے کلام کرین اس نہج سے کہ وہ چند اشخاص اپنے اصحاب مین سے اونکے یہان بھیجین یا وہ اونکو دعوت اسلام کرین (کیونکہ وہ اس حیلے سے آوینگے) تو ہم قتل کرین اوس شخص کو جسنے ہمارے صاحب یعنے سفیان کو قتل کیا ہے اور باقیون کو اسیر کرکے پاس قریش کے مکہ مین لیجاوین اور اون سے ان لوگون کی قیمت لیوین اسلیے کہ اون لوگون کے نزدیک کوئی چیز زیادہ تر اس سے محبوب نہین ہے کہ اصحاب محمد مین سے کوئی بھی اونکے پاس پکڑا آوے تو اوسکو مثلہ کرکے یعنے اوسکی تکڑے ٹکڑے کرکے قتل کرین اور یہ بعوض اون لوگون کے ہو اونمین سے روز بدر مارے گئے غرض کہ سات آدمی عضل و قارہ سے کہ یہ دونون دو قبیلے مین پاس خزیمہ کے اقرار باسلام کرتے ہوے داخل ہوے اور

رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ ہمارے یہان اسلام کا ظہور ہوا ہے آپ چند اصحاب اپنے ہمارے ساتھ بھیجدیجیے
تا وہ لوگ ہمکو قرآن سکھلاوین اور مسائل اسلام کے بتاوین چنانچہ حضرت علیہ السلام نے سات آدمی مثل مرثد بن ابی مرثد
اور خالد بن ابی البکیر اور عبد اللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر کو اور اونکے برادر مادری معتب بن عبید حلیف
بنی ظفر کو اور خبیب بن عدی کو جو بلحرث بن الخزرج سے تھے اور زید بن دثنہ کو جو بنی بیاضہ سے تھے اور عاصم بن
ثابت بن ابی الاقلح کو اون لوگون کے ساتھ روانہ کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ سب دس اصحاب تھے اور امیر افسر
اونکے مرثد بن ابی مرثد تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکے افسر عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے پس یہ سب روانہ ہوے
تا آنکہ چشمہ ہذیل پر جسکو رجیع کہتے ہین وارد ہوے اور وہ قریب ہدہ کے واقع ہے تب وہان چند آدمی
نکلے اور اپنے اون اصحاب کو جنکو لحیانیون نے بھیجا تھا بغرض حملہ آوری اوپر مسلمین کے پکارنے لگے اور اصحاب
محمد صلعم نے اس بات کا کچھ باک نکیا اگرچہ کہ اوس قوم مین سو تیرانداز تھے اور مسلمانون کے ہاتھون مین تلوارین
تھین چنانچہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میان سے تلوارین کھینچکر کھڑے ہو رہے تب اون دشمنون نے کہا
کہ ہم تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے ہین بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ تمہاری عوض مین اہل مکہ سے ہم کچھ حاصل کرین
(یعنے تم لوگون کو اونکے ہاتھ بیچ لیوین) اور تمہارے لیے عہد و میثاق خدا کا ہے یعنے ہم تمسے عہد کرتے ہین
اور تمکو امان دیتے ہین کہ تمکو ہم قتل نکرین پس خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ و عبد اللہ بن طارق نے
اسیری قبول کی کہ خبیب نے کہا اسیر کے لیے نزدیک قوم کے دست بیعت ہے یعنے مجکو ذمہ امان قوم منظور ہے
ولیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن ابی البکیر و معتب بن عبید نے انکار کیا اس بات سے کہ اونکا
ذمہ اور اونکی امان کے تئین قبول کرین چنانچہ عاصم نے کہا مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے اس بات کی
کہ مین کبھی پناہ مشرکین کی قبول نکرون تب عاصم اونسے قتال کرنے لگے اور رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

مَا عِلَّتِي وَأَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ + اَلنَّبْلُ وَالْقَوْسُ لَهَا بَلَابِلُ + تَزِلُّ عَنْ صَفْحَتِهَا الْمَعَابِلُ
اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَيَاةُ بَاطِلٌ + وَكُلُّ مَا حَمَّ الْإِلٰهُ نَازِلُ + إِنْ لَمْ أُقَاتِلْكُمْ فَأُمِّي هَابِلُ

یعنے کیا خوب ہے علت رحمت استوار میری کہ مین تیز دست و تیغ بکف اور تیردار ہون میرے ہر ایک تیر و کمان کے لیے
صدا ہے شنکار کی ہے جو تیر چلتے ہین یعنے چلتے ہین تیر رخ کمان سے + اور حق کیا ہے موت ہے اور باطل کیا ہے
زندگانی دنیا ہے + اور ہر چیز جو قضا و قدر الٰہی مین گذری ہے انسان پر آنے والی ہے اور انسان اوسکی طرف
آنے والا ہے اگر مین تمسے قتال نکرون تو ماں میری ماتم اولاد مین رونے والی ہے + اور واقدی نے
کہا ہے کہ مین نے اپنے اصحاب مین سے کسیکو نپایا جو روایت عاصم اور اونکے اشعار سے انکار کرتا ہو الغرض راوی
کہتا کہ عاصم نے اوس قوم پر تیر چلائے چلا ئے جب تیر اونکے تمام ہو چکے تو اون لوگون کو بھالا مارنے لگے یہان تک کہ

بھالا بھی ٹوٹ گیا صرف تلوار باقی رہی تب عاصم نے کہا اللّٰھمّ انّی حمیتُ دینک اوّل النّھار فاحمِ لی لحمی اٰخرہٗ یعنی اے پروردگار میرے مین نے شروع دن مین تیرے دین کی حمایت کی پس تو حمایت کر میرے لیے میرے گوشت پوست کی آخر روز اور حال یہ تھا کہ کفار جس کسیکو اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے قتل کرتے تھے اوسکا لباس اوتار لیتے تھے اور ننگا کر دیتے تھے راوی نے کہا کہ پھر عاصم نے میان تلوار کا توڑ ڈالا اور قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہوگئے اور اونھون نے دو آدمیون کو زخمی کیا تھا اور ایک کو جان سے مار ڈالا تھا اور عاصم یہ شعر پڑھتے تھے اور قتال کرتے تھے انا ابو سلیمان و مثلی رامٰی + ورثت مجدًا معشرًا کرامًا + اُصیب مرثد و خالد قیامًا مین ابو سلیمان ہون اور مجھسا اولوالعزم کہ وارث ہون مین بزرگواری گروہ بزرگ کا قتل ہوئے مرثد و خالد کھڑے کھڑے (یعنے مجھسا شخص موجود ہو اور مرثد و خالد قتل ہوجاوین) بعد ازان مشرکین نے اونکو برچھیان مارین تا آنکہ وہ شہید ہوئے اور ایک عورت تھی سلافہ دختر سعد بن الشہید اوسکا شوہر اور چار بیٹے اوسکے مارے گئے تھے اور اون چارون مین سے حارث و مسافع دو کو عاصم نے قتل کیا تھا چنانچہ اوس عورت نے منت مانی تھی اس بات کی کہ اگر خدا اوسکو قدرت دیوے عاصم پر تو اوسکے کاسۂ سر مین شراب پیئے اور جو کوئی عاصم کا سر لاوے اوسکو سو شتر مقرر کیے اور اوسکی اس نذر سے عرب آگاہ تھے اور بنو لحیان کو بھی اطلاع تھی سو بعد شہادت عاصم کے اون لوگون نے ارادہ کیا کہ سر عاصم کا کاٹ لیوین اور اوسکو سلافہ بنت سعد پاس لیجاوین تاکہ اوس سے سو ناقہ جائزہ لیوین تب حق تعالے نے عاصم پر سیاہ مکھیون کو جو مثل زنبور ہوتی ہین مقرر کیا کہ اون زنبورہ مکھیون نے عاصم کی حفاظت کی پس جو کوئی عاصم کے پاس چلا اوسکا منہ نیشون سے چھید دیا اور بہت کچھ اون زنبورون سے ظہور مین آیا کہ کسیکو عاصم پاس جانے کی مجال نہ رہی تب اون کافرون نے کہا کہ رات تک عاصم کو یون ہی چھوڑ دو جب رات ہوگی تو یہ مکھیان عاصم کے پاس سے چلی جاوینگی پھر جب کہ رات آئی تو حق تعالے نے عاصم پر ایک سیلاب جاری کیا وحال آنکہ ہم لوگ اوسوقت اطراف آسمان مین کہین سے کوئی ٹکڑہ ابر کا نہین دیکھتے تھے آخر وہ سیلاب نعش عاصم کو بجنسہ بہالیگیا کہ کفار نہ اون تک پہونچ سکے نہ اونکو گزند پہونچا سکے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ذکر عاصم کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تحقیق عاصم نے اپنی حیات مین نذر اس بات کی کی تھی کہ وہ کسی مشرک کو مس نکرین اور نہ کوئی مشرک اونکو مس کرے بخوف نجس ہوجانے کے شرک سے یعنے مشرک کو عاصم نجس جانتے تھے پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بیشبہہ حق تعالے حفاظت کرتا ہے مومنین کی پس حفاظت کی عاصم کی بعد وفات کے کفار سے بعد وفات اونکے جسطرح وہ باز رہتے تھے اور پرہیز کرتے تھے اپنی حیات مین آور کہا راوی نے کہ سعد بن حبیب قتال کرتے ہوئے درمیان مشرکین کے اور [illegible] تھے سو وہ [illegible] اور تیر تو ٹوٹ [illegible] اور [illegible] کیا اونکو [illegible]

کفار وہان سے خبیب اور عبداللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو لیچلے اور یہ سب کمانون کے رودون مین بندھے تھے
جب اس حال سے یہ لوگ مقام مرالظہران مین آئے تو عبداللہ بن طارق نے اپنے اصحاب سے کہا یہ ہماری ساتھ
اول غدر یعنے عہد شکنی ان لوگون کی ہے واللہ مین تمہارے ساتھ نہ چلونگا کہ ہر آئینہ میرے تئین تاسی وپیروی
انہین لوگون یعنے شہیدون کی منظور ہے تب اونہون نے عبداللہ کو روکا مگر عبداللہ نے نمانا اور اپنا ہاتھ
رودہ کمان سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار پکڑی تو کفار اونسے الگ ہوگئے پھر عبداللہ درمیان کفار کے دوڑ دوڑ کر
سخت حملہ کرنے لگے اور وہ لوگ اونسے ہٹ ہٹ کر پتھر مارنے لگے یہان تک کہ اونکو شہید کیا چنانچہ قبر اونکی
مرالظہران مین ہے پھر وہان سے کفار لیچلے خبیب بن عدی اور زید بن ثابت کو تا آنکہ اون دونون کو
لیے ہوے مکے مین جا پہونچے اور خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے ہشتاد مثقال طلا یعنے ہشتاد دینار پر
خرید لیا اور بعضون نے کہا کہ اونکو بعوض پچاس شتر خواہ ستور کے خرید کیا اور بعضون نے کہا کہ اونکو بنت الحارث
بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ پر خرید کیا اور حجیر نے جو اونکو خریدا تو واسطے اپنے بھتیجے عقبہ بن الحارث
کے لیا تھا تاکہ وہ بدلے اپنے باپ کے جو بدر مین مارا گیا تھا اونکو قتل کرے اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے
بعوض پچاس شتر کے مول لیا اور اپنے باپ کے بدلے اونکو شہید کیا اور بعضون نے کہا کہ اس خرید مین
پایہ کہ زید کی خرید مین چند قریش شریک تھے اور جب خبیب اور زید کو مکے مین داخل کیا تھا تو شہر حرام یعنے
ذیقعدہ تھا تو حجیر نے خبیب بن عدی کو ایک عورت کے گھر مین قید کیا تھا اور اوس عورت کا نام ماویہ تھا
وہ مولاة بنی عبدمناف کی تھی اور صفوان بن امیہ نے زید بن دثنہ کو پاس چند آدمیون کے جو بنی جمح سے تھے
قید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ صفوان نے نسطاس اپنے غلام کے پاس قید رکھا اور وہ ماویہ عورت جو بعد اس واقعہ
کے اسلام لائی تھی اور اسلام اوسکا اچھا اور سچا تھا تو وہ کہتی تھی کہ واللہ مین نے کسیکو بہتر خبیب سے نہین دیکھا
واللہ مین خبیب کو شگاف دروازے سے جھانکتی تھی کہ وہ زنجیرون مین ہین اور مین نہین جانتی کہ روی زمین پر
کوئی دانہ انگور کا کسیکے کھانے مین آتا ہو (یعنے موسم نتھا) وحال آنکہ خبیب کے ہاتھ مین خوشہ انگور کا ہوتا تھا
اور وہ اتنا بڑا خوشہ ہوتا تھا جیسے آدمی کا سر چنانچہ وہ اوس خوشہ مین سے کھاتے تھے اور وہ ہی اونکا رزق تھا
کہ خدا اونکو پہونچاتا تھا اور خبیب راتون کو تہجد مین قرآن پڑھا کرتے تھے اور عورتین اونسے قرآن سنکر رویا کرتی تھین
اور اونپر نرمی اور رحم دلی کرتی تھین پھر وہ عورت ماویہ کہتی تھی کہ مین نے خبیب سے کہا اے خبیب کچھ
تیری حاجت ہے اونہون نے کہا میری کوئی حاجت نہین مگر یہ کہ تو مجکو آب شیرین پلا اور جو جانور نصب
یعنے بتون کے استھانون پر ذبح کیا جاتا ہے اوسکا گوشت مجکو مت کھلا اور جسوقت لوگ ارادہ میرے
قتل کا کرین تو میرے پاس اوسکی خبر لا پھر وہ کہتی تھی کہ جب شہر ہاے حرام یعنے جن مہینون مین قتل و قتال

حرام ہے گذر گئے تو کفار اونکے قتل پر جمع ہوئے تب مین نے آنکر اونکو خبر دی مگر واللہ مین نے دیکھا کہ اونکو
اسکی کچھ پروا بھی نہوئی اور مجھسے کہا کہ مجھے ایک استرہ دے تا مین اصلاح بنالون یعنے بال مونڈ لون پھر مین نے
ایک استرہ اونکے پاس اپنے بیٹے ابی حسین کے ہاتھ بھیجدیا اور جب لڑکا میرا استرہ لیکر میرے پاس سے
چلا گیا تو مین نے کہا واللہ یہ شخص اس لڑکے کو اپنے بدلے مین مار لیگا مین نے یہ کیا کام کیا کہ اس لڑکے کے ہاتھ
استرہ بھیجا کہ وہ اوسکو قتل کریگا اور وہ یہ کہیگا رجل برجل یعنے ایک کا بدلا ایک ہے اور جب میرا بیٹا اونکے
پاس استرہ لیگیا تو اونہون نے اوس سے استرہ لے لیا اور مزاح سے کہنے لگے قسم تیرے باپ کی کہ تجھ
تو بڑا جری ہے کیا تیری مان ناڈری میری عہد شکنی سے کہ تیرے ہاتھ استرہ بھیجا وحال آنکہ تم لوگ میرے
قتل کا ارادہ رکھتے ہو ماویہ نے کہا مین یہ بات سنتی تھی تب مین نے کہا اسے خبیب مین نے تیری امن مین دیا تھا
ساتھ امان خدا کے اور مین نے تجکو یہ چیز تیرے خدا کے واسطے دی اور اسواسطے مین نے تجکو یہ استرہ
نہین دیا کہ تو میرے بیٹے کو قتل کرے خبیب نے کہا مین وہ نہین ہون کہ اوسکو قتل کرون اور ہماری دین مین
عہد شکنی حلال نہین ہے بعد ازان مین نے اونکو خبر دی کہ کل صبح کو وہ لوگ تجکو نکالنے والے ہین اور قتل
کرنے والے ہین راوی نے کہا آخر اونکو زنجیرون مین باہر نکالا اور لیگئے اونکو مقام تنعیم تک اور اونکے ساتھ
عورتین بھی نکلین اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے نکلی یہان تک کہ کوئی پیچھے نہ رہگیا اور نکلنے والے
یا موتور تھے یا غیر موتور موتور وہ جسکا کوئی بدر مین مارا گیا تھا اور اوسکو اوسکا بدلا نہین ملا تھا پس وہ چاہتا تھا
کہ خبیب کا قتل ہونا دیکھکر اور اسکو اپنا خون بہا سمجھ کر خوشدلی حاصل کرے اور غیر موتور اسلیے نکلے کہ وہ مخالف
اسلام اور دشمن اہل اسلام تھے (یعنے یہ لوگ تماشائی تھے پھر جب کفار اونکو تنعیم تک لیگئے اور اونکے ساتھ
زید بن الدثنہ تھے اوسوقت اون کافرون نے حکم کیا کہ ایک لمبی لکڑی گاڑی جاوے (یعنے واسطے سولی
دینے خبیب کے) تب اوس لکڑی کے لیے گڑھا کھودا گیا یعنے وہ لکڑی گاڑی گئی پھر جب کہ خبیب کو اوس
سولی کے پاس لیگئے تو خبیب نے کہا اگر تم مجکو چھوڑ دو تو مین دو رکعت نماز پڑھ لون اونہون نے کہا اچھا پس
خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور تمام کیا اونہون نے دونون رکعت کو بدون اسکے کہ دونون کو طول دیا ہو
اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر نے زہری سے اونہون نے عمرو بن سفیان بن
ابی سفیان بن اسید بن العلا سے اونہون نے ابی ہریرہ سے اونہون نے کہا اول جسنے طریقہ نکالا ہے دو رکعت نماز
پڑھنے کا وقت قتل کے وہ خبیب تھے راوی کہتے ہین کہ پھر خبیب نے کہا واللہ اگر یہ گمان اونکو نہوتا کہ مین نے
موت سے ڈر کر نماز کو طول کیا تو مین اوسوقت نماز مین اکثار کرتا بعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ
عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا یعنے اسے پروردگار انکے عدد کو تو شمار کر

(یعنی اپنے قہر مین اسکے ایک ایک کو گھیرے) اور ہلاک کر انکو پراگندہ و پریشان اور باقی چھوڑ انمین سے
کسیکو معویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ مین اونکی دعا کے وقت موجود تھا تو مین نے اپنے تئین دیکھا کہ
میرا باپ ابو سفیان دعاے خبیب کے خوف سے مجکو زمین پر لٹاتا تھا اور ابو سفیان نے مجکو اوسدن
ایسی کشاکش سے کھینچا کہ مین سُرین کے بھل گر پڑا اور اوس گرنے کی چوٹ سے مین ایک مدت دردمند رہا
اور حویطب بن عبد العزی کہتا تھا کہ مین نے اپنے تئین ایسا پایا کہ اپنے کانون مین اونگلیان دیکر دوڑتا ہوا
بھاگا اس خوف سے تا دعاے خبیب کو مین نہ سنون اور اسیطرح حکیم بن حزام نے کہا کہ خوف دعاے خبیب سے
مین اپنے تئین درختون کی آڑ مین چھپاتا تھا اور **راوی** کہتا ہے مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ
بن یزید نے اونسے سعید بن عمرو نے اونہون نے کہا مین نے جبیر بن مطعم سے سُنا وہ کہتا تھا کہ اوسدن
مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین چھپا تھا لوگون کے درمیان اس خوف سے تا سامنا نہو میرا دعاے خبیب سے
اور حارث بن برصا نے کہا واللہ مجکو گمان نتھا کہ دعاے خبیب اونمین سے کسیکو چھوڑے گی اور **واقدی**
نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے عثمان بن محمد الاخنسی سے اونہون نے کہا کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن حذیم الجمحی کو عامل مقرر کیا تھا اور حمص کے اور حال اونکا
یہ تھا کہ اونپر غش طاری ہوا کرتا تھا باوجودیکہ وہ درمیان اپنے اصحاب کے ہوتے تھے چنانچہ ذکر اس بات کا
آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا اور سعید اکثر حمص سے خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے آیا کرتے تھے تو ایکبار
اونکے آنے مین اونہون نے پوچھا کہ اے سعید تیرے تئین کیا ہوجایا کرتا ہے کیا تجھکو جن ہے اونہون نے
کہا نہین یا امیر المومنین لیکن تھا مین اون لوگون مین جو وقت قتل خبیب حاضر تھے اور مین نے دعا اونکی
سُنی تھی سو واللہ جسوقت میرے قلب پر اونکی دعا کا خطور و خیال آجاتا ہے تو مین کسی مجلس و مجمع مین ہون
مگر مجھپر غش طاری ہوجاتا ہے عثمان راوی نے کہا کہ پس یہ غشی سعید کے تئین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے
موجب مزید خیر کی ہوئی اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی قدامہ بن موسی نے عبد العزیز
بن رمانہ سے اونہون نے عروہ بن الزبیر سے اونہون نے نوفل بن معویہ الدیلی سے اونہون نے کہا کہ
مین اوس روز بوقت دعاے خبیب حاضر تھا پس مین نے اون لوگون مین سے جو وہان اوسوقت حاضر تھے
کسیکو نہین دیکھا کہ وہ اونکی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو اور مین جو کھڑا تھا تو اوس دعا کے خوف سے زمین پر لیٹ
گیا تھا اور قریش ایک مہینے بلکہ زیادہ تک ایسی حالت مین رہے کہ اونکی مجلسون مین سوا ذکر دعاے خبیب
اور کسی بات کا مذکور نہوتا تھا راوی کہتے ہین جب خبیب دو رکعت نماز پڑھ چکے تو کفار اونکو سولی پاس لائے
اور اونکا رخ طرف مدینہ کے کرکے رسی سے باریکی سے اونکو خوب کسدیا بعد ازان اونسے کہنے لگے کہ

اسلام سے پھر جاوے تو ہم تجکو چھوڑ دیوین اونہون نے کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ مین اسلام سے دست بردار ہون
اور بعوض اسکے دولت تمام روے زمین کی میرے ہاتھ آوے پھر اون کافرون نے کہا بھلا یہ تو چاہتا ہے
کہ بجاے تیرے محمد ہون (یعنے جس حال مین کہ تو ہے) اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو اونہون نے کہا واللہ
مین ہرگز نہین چاہتا کہ جسم محمد مین ایک کانٹا بھی چبھے یعنے اونکو ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے
گھر مین آرام سے بیٹھون پھر اونہون نے بار بار کہنا شروع کیا اے خبیب پھر جا اسلام سے خبیب کہتے تھے
مین کبھی نہ پھرونگا وہ کہنے لگے آگاہ ہو قسم ہے لات وعزی کی اگر تو ایسا نکریگا کہ اسلام سے باز نہ آویگا تو البتہ
ہم تجکو ضرور قتل کرینگے اونہون نے کہا میرا قتل ہونا راہ خدا مین امر خفیف اور اندک سے قلیل ہے (یعنے قتل میرا
آسان اور تھوڑی دیر کی اذیت ہے بخلاف انحراف اسلام سے کہ کار دشوار و موجب خلود نار ہے) پھر جب
خبیب نے اونکے کہنے سے انکار کیا تو اون کافرون نے اونکا منہ اوس طرف کر دیا جدہر سے وہ آئے تھے یعنے
مدینے کی جانب منہ اونکا پھیر دیا خبیب نے کہا لیکن پھیر دینا تمہارا میرے منہ کو جہت قبلہ سے (یعنے یہ مجکو ضرر
نہین کرتا) بسبب یقین اس حق تعالے فرماتا ہے فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جسطرف
تم رخ کرو اوسیطرف وجہ خدا موجود ہے دلیل وحجت خدا بعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَرٰی
اِلَّا وَجْهَ عَدُوٍّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَیْسَ هٰهُنَا اَحَدٌ یُّبَلِّغُ رَسُوْلَكَ عَنِّی السَّلَامَ فَبَلِّغْهُ
اَنْتَ عَنِّی السَّلَامَ یعنے اے پروردگار مین یہان سواے شکل دشمنون کے اور کچھ
نہین دیکھتا ہون اے پروردگار اس جگہ کوئی ایسا نہین ہے جو تیرے نبی کو میرا سلام پہونچا دے پس تو ہی
اونکو میری جانب سے سلام پہونچا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے
اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ مدینے مین بیٹھے تھے کہ دفعتہً حضرت پر ایک حالت
بیہوشی کی طاری ہوئی جسطرح وقت نزول وحی کے وہ کیفیت غشیان کی ہوا کرتی تھی بعد ازان ہمنے حضرت کو
کہتے ہوے سنا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ بعد ازان فرمایا کہ یہ جبرئیل آئے ہین اور خبیب کیطرف سے سلام پہونچایا
وبعد ازان اون کافرون نے طلب کیا لڑکون کو اون لوگون کے لڑکون مین سے جو بدر مین مارے گئے تھے
یعنے اون لڑکون کو بلایا جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے چنانچہ ایسے چالیس لڑکے پاس آئے تب اون کافرون نے
ہر ایک لڑکے کو ایک ایک نیزہ دیا اور کہا دیکھو یہ وہ شخص ہے جسنے تمہارے ابا کو مارا ہے تب اون لڑکون نے
خبیب کو نیزے مارے مگر ہلکے لگے اور خبیب اوس لکڑی پر تڑپے کہ اونکا منہ قبلہ کیجانب ہو گیا اوس وقت خبیب نے
کہا حمد ہے اوس خدا کی جسنے میرے منہ کو سمت اوس قبلہ کے پھیر دیا جسکو اپنے لیے اور اپنے نبی اور جمیع مومنون
کے لیے پسند واختیار کیا ہے اور جو لوگ قتل خبیب پہ مجتمع ہوے تھے اور لوگون کو جمع کیا وہ عکرمہ بن ابی جہل تھا اور

سعید بن عبداللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن الاوقص السلمی یہ سب تھے اور اون
حاضرین میں عقبہ بن الحارث بن عامر بھی تھا یہ کہتا ہے واللہ میں نے خبیب کو قتل نہیں کیا کیونکہ اوس روز میں
اونکا کم سن تھا ولیکن ایک شخص نے بنی عبدالدار میں سے جسکا نام ابو میسرہ بن عوف بن السباق تھا میرا ہاتھ پکڑکر
برچھی پر رکھا اور ہاتھ میرا اپنے ہاتھ سے تھامے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے برچھی مارتا تھا یہان تک کہ خبیب
قتل ہوے اور جبکہ وہ برچھی مار چکا تو اپنا ہاتھ اوسنے چھوڑ لیا تو کافرون نے چلاکر کہا اے ابو سروعہ ابو میسرہ نے
بُری برچھی ماری تب ابو سروعہ نے (یعنے یہ کوئی اور شخص تھا) خبیب کو نیزہ مارا کہ اونکی پشت سے پار کردیا اور
اوس نیزہ کو اوسیطرح اوسدم تک چھیدا رکھا کہ خبیب توحید خدا کرتے تھے اور شہادت دیتے تھے کہ محمد رسول ہیں
خدا کا چنانچہ اخنس بن شریق کہتا تھا کہ اگر خبیب کسی حال مین ذکر محمد سے باز رہتا ہوتا تو ایسی حالت مین (یعنے
جب برچھیون مین چھیدا تھا) بالضرور ترک ذکر محمد کرتا یعنے بھول جاتا ہمنے کبھی کسی الا کو نہین دیکھا کہ وہ اپنی اولاد
ایسی محبت دلی رکھتا ہو جیسی محبت کہ اصحاب محمد محمد کے ساتھ رکھتے ہین اور کہا راویون نے کہ زید بن دثنہ جو صفوان
بن امیہ کے یہان زنجیرون مین مقید تھے تو راتون کو نماز تہجد پڑھا کرتے تھے اور دنون کو روزے رکھتے تھے
اور جو چیزین کھانیکو اونکے سامنے آتی تھین اونمین سے گوشت ذبائح نہ کھاتے تھے یہ بات صفوان پر بہت دشوار تھی
اسلیے کہ قریش نے اپنے قیدیون کو اچھی طرح رکھا تھا تب صفوان نے زید سے کہلا بھیجا کہ کھانون مین سے
تو کیا چیز کھاتا ہے اونہون نے جواب دیا کہ جو جانور بنام خدا کے کسی غیر کے نام سے ذبح کیا جاتا ہو مین اوسکا
گوشت نہین کھاتا ہون ولیکن مین دودھ سے رغبت رکھتا ہون (یعنے دودھ پی لینا اور کھانون سے کفایت
کرتا ہے) کیونکہ وہ صائم رہتے تھے تب صفوان نے اونکے لیے حکم دیا اور مقرر کیا کہ دودھ ایک بڑا کاسہ بھرکے
وقت افطار کے زید کو ملا کرے یہان تک کہ مثل ویسے کاسہ کے اگلے روز بھی ہوتا تھا یعنے ملتا تھا پھر جبکہ
زید بن دثنہ اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل مین لاے اور اون دونون کی باہم ملاقات ہوئی اور اون ہر ایک کے
ساتھ لوگون کے غول تھے پس ہر ایک دونون اپنے صاحب سے لپٹ گیا اور اون دونون مین سے ہر ایک نے
اپنے صاحب کو وصیت کی کہ وہ اپنی اوس مصیبت پر صبر کرے بعد ازان وہ دونون ازیکدیگر جدا ہوے اور جو شخص
قتل زید پر متولی مقرر ہوا تھا وہ نسطاس غلام صفوان کا تھا چنانچہ اونکو تنعیم تک لاے اور لکڑی سولی کی زمین
مین گاڑی زید نے کہا مین دو رکعت نماز پڑھ لون پس اونہون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازان اونکو اوس لکڑی پر
اوٹھایا اور زید سے کہنے لگے کہ تو اپنے اس دین جدید سے دست بردار ہو اور پیروی ہمارے دین کی کر تو ہم تجھکو
چھوڑ دیوین اونہون نے کہا واللہ یعنے واللہ ایسا نہو نگا مین اپنے دین سے کبھی جدا نہونگا اور کہنے لگے
کہ کیا تجھکو خوش آتا ہے اور یہ گوارا کرتا ہے کہ محمد تیرے ہمارے ہاتھ میں گرفتار ہون اور تو اپنے گھر مین

محمد بن یحیی بن سہل اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن راشد نے اور یہ لوگ سمجھدار اون راویون کے ہین جنکا نام مین نہین
جانتا اور ہر ایک نے پارہ پارہ اس حدیث کا مجھسے بیان کیا اور اونہین سے بعضے بڑے ضابط حدیث تھے بعض سے
پس اون سب نے جو مجھسے حدیث بیان کی مین نے سب کو جمع کیا کہا راویون نے کہ جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے
چلے اور قناۃ مین آئے تو وہان دو آدمی بنی عامر سے ملے تب اون دونون کا نسب پوچھا یعنے تعارف کیا اون
دونون نے اپنا نسب بتایا پھر اون دونون کو قیلولہ کرنے کی ترغیب دی جب وہ سو گئے تو اون پر حملہ کرکے دونون کو
قتل کیا بعد ازان وہان سے چل نکلے اور اوسی ساعت بہت جلد یعنی تھوڑی دیر مین بارے وہ پہنچتے ہین آنکہ خدمت مین
رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور اون دونون کی خبر بیان کی حضرت نے فرمایا تو نے بہت برا کام کیا اون
دونون کے لیے تو ہماری جانب سے امان تھی اور اونسے ہمنے عہد ذمہ کیا تھا عمرو نے کہا مجکو معلوم نتھا بلکہ مین اون
دونون کو مشرک جانتا تھا علاوہ اوسکے اونکی قوم نے ہمارے ساتھ کیا جو کچھ کیا کہ ہمسے عہد شکنی کی اور عمرو جو کچھ سلاح
ورخت اون دونون کا لائے تھے اوسکی نسبت رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ علیحدہ رکھا جاوے بعد ازان حضرت
صلعم نے وہ سب اسباب مع خونبہا دونون کا اونکی قوم کے پاس بھیجدیا اور یہ طرح ہوا کہ عامر بن الطفیل نے
حضرت صلعم کی جناب مین کہلا بھیجا تھا کہ آپ کے اصحاب مین سے ایک شخص نے ہماری قوم مین سے دو آدمیون کو
مار ڈالا ہے وحال آنکہ اون دونون کے لیے آپکی جانب سے امان تھی اور آپ نے اونسے عہد ذمہ کیا تھا
پس چاہیے کہ اون دونون کی دیت ہمارے پاس بھیجدیجیے چنانچہ رسول خدا صلعم بنی النضیر کے پاس تشریف لیگئے
اسلیے کہ وہ لوگ بھی دیت مین مدد کرین اور یہ حال یہ تھا کہ بنو النضیر حلیف بنی عامر کے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم
روز شنبہ تشریف لیچلے اور مسجد قبا مین آکر نماز پڑھی اور حضرت کے ہمراہ کچھ لوگ تھے مہاجرین و انصار سے بعد ازان
کہ بنی النضیر کے یہان تشریف لائے تو اونکو دیکھا کہ سب اپنی محفل مین جمع ہین تب آنحضرت صلعم مع اصحاب اپنے
وہان بیٹھے اور اون لوگون سے کلام کرنے لگے تا وہ لوگ اون دونون کلابیون کے لیے جنکو عمرو بن امیہ نے
قتل کیا تھا مبلغ دیت مین مدد کرین تب بنو النضیر نے کہا اے ابو القاسم جو آپ چاہتے ہین ہم وہی کرین گے
ہم فدا ہون آپ پر کہ آپ نے ہماری ملاقات کی اور ہمارے یہان تشریف لائے بیٹھ جائیے تا ہم آپ کے لیے طعام
حاضر کرین اور رسول خدا صلعم اونکے مکانون مین سے ایک مکان کی دیوار سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے چنانچہ وہ لوگ
جدا ہوے اور بعضون نے بعض سے خلوت کرکے باہم مشورہ کیا اونہین سے حیی بن اخطب بولا اے گروہ یہود
اسوقت محمد اپنے چند اصحاب کے ہمراہ آئے ہین کہ وہ سب پورے دس بھی نہون گے اور وہ جو اونکے ساتھ ہین
ابو بکر و عمر اور علی اور زبیر او طلحہ اور سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن عبادہ ہین پس جس گھر کے نیچے محمد
بیٹھے ہین اوسکے اوپر سے ایک پتھر اوٹھا کر ڈالدو اور اونکو مار ڈالو کیونکہ پھر کبھی ایسا موقع نپاؤگے کہ وہ تنہا ہون اور

اسوقت اونکے دوستدارون مین کوئی اونکے ساتھ نہین ہے اور جب وہ قتل ہو جاوینگے تو اصحاب اونکے
متفرق ہو جاوینگے پھر جو کوئی اونکے ہمراہ قریش سے ہوگا وہ اپنی قوم مین چلا جائیگا اور باقی رہجاوینگے وہان وہ لوگ
جو اوس و خزرج سے ہین سو وہ تمہارے حلیف ہین پھر جو کچھ تمہارا ارادہ ہو کہ تم کسی روز کسی زمانہ مین کروگے تو وہ
اسیوقت کر دو یعنے اسیوقت موقع ہے تب عمرو بن حجاش نے کہا کہ مین ابھی اس مکان کی چھت پر چڑھتا ہون
اور اونپر ایک بھاری پتھر گراتا ہون اوسوقت سلام بن مشکم نے کہا اے قوم اس مرتبہ تم میری اطاعت کرو اور ہمیشہ
تم میری مخالفت کیجیو یعنے ابکی بار تم میری بات مان لو پھر چاہیئے آیندہ کبھی میرا کہنا نہ مانیو واللہ اگر تم ایسا کروگے تو
ضرور محمد کو خبر ہو جائیگی کہ ہم لوگون نے اونکے ساتھ غدر کی اور یہ دغا بازی نقض اوس عہد کا ہے جو درمیان
ہمارے اور اونکے واقع ہوا ہے پس ایسا کام نکرو آگاہ ہو واللہ کہ جس بات کا تم ارادہ رکھتے ہو اگر وہ کروگے
تو یہ جان لو کہ اونمین سے کوئی نہ کوئی قائم رہیگا اور اس دین کو تا قیامت برپا رکھیگا پھر وہ یہود کی جڑ اور بنیاد کھود ڈالیگا
اور اپنا دین ظاہر و غالب کریگا اور حال یہ ہے کہ ابن حجاش پتھر گران سنگ مہیا کر چکا تھا تاکہ آن حضرت صلعم پر
گراوے اور چاہتا تھا کہ اوسکو اونپر لڑکا دے پھر جب اوسکو لیئے ہوئے چھت پر چڑھ گیا اوسیوقت آن حضرت
صلعم کو جو کچھ اون لوگون نے قصد کیا تھا اوسکی خبر آئی (یعنے بواسطہ جبرئیل) تب حضرت وہان سے بسرعت تمام
اوٹھ کھڑے ہوئے گویا کہ وہ ارادہ قضاے حاجت کا رکھتے تھے (یعنے جیسے کوئی ارادہ جانے پاخانے کا
رکھتا ہو) اور اوس جگہ سے آن حضرت صلعم طرف مدینے کے متوجہ ہوئے اور اصحاب حضرت کے آپکی انتظار مین
بیٹھے باتین کرتے تھے اور اونکو گمان ہوا کہ حضرت براے قضاے حاجت تشریف لیگئے ہونگے پھر جب
عرصہ ہوا اور وہ لوگ اس گمان سے مایوس ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا ہمارا کچھ نہین
بالضرور حضرت کسی امر کے لیئے تشریف لے گئے ہین تب یہ سب اصحاب اوٹھ کھڑے ہوئے اور حیی بن
اخطب بولا کہ ابوالقاسم نے بہت جلدی کی ہمتو اس ارادے اور فکر مین تھے کہ اونکی حاجت روا کرین یعنے
اونکی فرمایش بجالاوین اور چاشت کھلاوین یعنے ناشتہ کراوین الغرض یہود اپنے کیئے پر پشیمان ہوئے
بعد ازان کنانہ بن صویرا نے اون یہود سے کہا کچھ تم جانتے ہو کہ محمد کیونکر اوٹھ گئے اونھون نے کہا نہین واللہ
ہم نہین جانتے مگر تو کچھ جانتا ہے اوسنے کہا ہان توریت کی قسم اللہ مین جانتا ہون کہ جو کچھ تمنے محمد کے ساتھ قصد غدر کیا
تحقیق کہ وہ اوس سے مطلع ہوئے پس تم لوگ اپنے نفس کو فریب و ریب مین نہ الو واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ
اور وہ نہ اوٹھ جاتے مگر اسلیئے کہ جو کچھ تم قصد رکھتے تھے اوس سے وہ آگاہ کیئے گئے اور وہ بیشک آخر الانبیا خاتم
المرسلین ہین اور تم یہود ہمیشہ سے اس تمنا مین ہو کہ آخر الانبیا اولاد ہارون سے ہو پس حق تعالے نے اونکو
جہان چاہا ظاہر کیا اور بے شبہہ ہماری کتابون یعنے صحف انبیا مین اور وہ جو ہمنے توریت مین پڑھا ہے

وہ توریت جسمین کچھ تغیر وتبدل واقع نہین ہوا یہ ہے کہ ہر آئینہ مولد اوسکا مکہ ہوگا اور دار الہجرت اوسکا یثرب ہوگا
یہ صفت اوسکی بعینہا یعنے یقیناً ویسی ہے کہ جو کچھ ہماری کتابون مین ہے اوسکا ایک حرف بھی مخالف اوس
صفت کے نہین ہے اور اسکے خلاف بھی نہین ہے کہ موافق اون نوشتون کے جو کچھ تمہارے تئین پیش ہوگا
وہ اول اوسیکا مجاریہ ہے تمسے یعنے پہلے وہی تمسے لڑنے کو آویگا اور گویا بے شبہ مین تمکو دیکھہ رہا ہون
کہ تم کوچ کیے جاتے ہو یعنے بھاگے جاتے ہو اور تمہارے بچے بکریون کے بارے چلاتے ہین اور تم اپنی
اولاد کو اور مال کو اپنے گھرون مین چھوڑے جاتے ہوگے وحال آنکہ یہی اولاد و مال موجب تمہارے عزو
شرف کے ہین پس چاہیے کہ تم دو خصلتون یعنے دو امرون مین میری اطاعت کرو یعنے میری بات مانو کہ
سوا اے ان دو امر کے کسی تیسری بات مین خیر نہین ہے اون لوگون نے پوچھا وہ کون سے دونون امر
ہین اوسنے کہا کہ تم اسلام قبول کرلو اور محمد کے ساتھ شامل ہوجاؤ تو امان پاؤگے اپنے مال اور اپنی اولاد پہ
اور تم اونکے اصحاب کبار مین محسوب ہوجاؤگے اور تمہارے مال ومنال تمہارے ہاتھون مین باقی رہینگے
اور تم اپنے وطن سے نکالے نجاؤگے تب بنو النضیر نے جواب دیا کہ ہمتو توریت اور عہد موسی سے باہر نہونگے
تب کنانہ نے اونسے کہا کہ اور وہ دوسری صورت یہ ہے کہ ہر آئینہ محمد کسیکو تمہاری طرف ضرور بھیجنے والے ہین
کہ تم لوگ ہمارے ملک وشہر سے نکل جاؤ تو تم کہنا بہت اچھا (یعنے بلا قتال وجدال اس امر کو قبول کرلینا) تو اس صورت
مین محمد تمہارا خون اور مال حلال نجانینگے اور سارا مال تمہارا باقی رہ جاویگا پھر اگر تم چاہو بیچ ڈالیو (یعنے گھر بار
وغیرہ) خواہ رہنے دیجیو بنو النضیر نے کہا جو یہی رائے تیری ہے تو بہت خوب ہے پھر کنانہ نے کہا بخدا کہ ہر آئینہ
دوسری صورت سب صورتون سے میرے لیے بہتر ہے (یعنے اسلام) پھر اوسنے کہا آگاہ ہو واللہ اگر
یہ خیال نہوتا کہ مین تفضیح تمہاری کرونگا (یعنے تم کہوگے کہ ہماری رسوائی کیا) تو البتہ مین اسلام قبول کرتا لیکن قسم اللہ کی
کہ شغثا میرے اسلام کے سبب سے ایسا عیب لگاویگی یہان تک کہ پہونچے مجکو وہ گزند جو تمکو پہونچے (یعنے جو تمہارا حال
وہ میرا بھی حال ہوگا تو اس صورت مین البتہ شغثا عیب لگاویگی یعنے لوگ کہینگے تیرا باپ مسلمان ہوگیا)
اور کہا راوی نے کہ شغثا دختر کنانہ کی وہ عورت ہے کہ بیچ اوسکے حسن وجمال کی حسان نے اپنے اشعار
مین کہے ہین بعد ازان سلام بن مشکم نے بنو النضیر سے کہا کہ جو کچھ تمنے کہا مین اوس سے پہلے ہی کارہ و ناخوش
تھا اور اب محمد ضرور کسیکو ہماری طرف عنقریب بھیجتے ہین کہ تم لوگ ہمارے دار یعنے ملک وشہر سے کہ وہ ہمارا
گھر ہے نکل جاؤ پس تو اے حیی اوس حکم کے بعد کچھ کلام نکیجیو اور اوسکے جواب مین دربارہ خروج کے
نعم کہیو یعنے قبول خروج کیجیو تم نکل جاؤ تو اونکے دیار سے تب حیی نے کہا مین ایسا کرتا ہون کہ
نکالا جاتا ہون **واقدی** علیہ الرحمہ نے بہ اسلسلہ رواۃ اپنے کہا جب رسول خدا صلعم مدینے کیطرف

تشریف لائے (یعنے بنو نضیر کے یہان سے) تو پیچھے سے حضرت کے اصحاب بھی وہان سے چلے اور راہ مین
ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ وہ مدینے سے نکلا تھا تب اصحاب نے اوس سے پوچھا کہ آیا تو نے رسول خدا
صلعم سے ملاقات کی ہے یعنے تو نے اونکو دیکھا ہے اوسنے کہا ہان مجکو حضرت صلعم جسر کے پار مدینے
کی طرف ملے تھے پھر جب اصحاب پاس حضرت کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام نے محمد بن مسلمہ کو
طلب کیا ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بنو النضیر کے یہان سے اوٹھ آئے
اور ہملوگون کو خبر نہوئی حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہود نے میرے ساتھ قصد غدر کیا تھا سو حق تعالی نے
مجکو اوس بات کی خبر دی اسلیے مین وہان سے اوٹھ آیا بعد ازان محمد بن مسلمہ حاضر ہوے تب اونسے حضرت
صلعم فرمانے لگے کہ یہود بنی النضیر کے پاس تو جا اور اونسے کہدے کہ رسول اللہ نے مجھے تمہارے پاس
بھیجا ہے اسلیے کہ تم لوگ میرے ملک و شہر سے نکل جاؤ چنانچہ جب ابو مسلمہ اونکے پاس گئے تو اونسے
کہا کہ رسول خدا صلعم نے مجکو تمہاری پاس اپنا پیغام بر بھیجا ہے اور مین ذکر اوس پیغام کا نکرونگا جبتک تمکو معلوم کراون وہ بات جسکو تم بھی
خوب پہچانتے اور جانتے ہو پھر کہا تمکو مین اوس توریت کی قسم دیتا ہون جسکو خدا نے موسی علیہ السلام پر نازل کیا ہے آیا تم جانتے ہو کہ
یاد ہے کہ قبل مبعوث ہونے محمد صلعم کے مین تمہارے پاس آیا تھا اور اوسوقت تمہارے درمیان مین توریت کھلی تھی
تمنے اپنی مجلس مین اسی جگہ مجھسے کہا تھا کہ اے ابن مسلمہ اگر تو چاہے تو ہم تجکو صبح کا کھانا کھلائین یا اپنے
چاشت کا ناشتا کرائین تو کھلائین ہم اور اگر تو چاہے کہ ہم تجکو یہودی بناوین تو یہودی بناوین تب
مین نے تمسے کہا تھا کہ مجھے ناشتا کراؤ پر مجھے یہودی نہ بناؤ کہ واللہ مین کبھی یہودی نہ ہونگا پھر تمنے
مجھے اپنی ایک قاب مین کھانا دیا واللہ مین اوسکی طرف دیکھنے لگا گویا وہ شب یمانی تھا پر رنگ سیاہ
و سفید اوسوقت تمنے کہا تجکو ہمارے دین سے کون چیز مانع ہے آگاہ ہو کہ ہر آئینہ دین تو دین یہود ہے
ولیکن گویا کہ تو ارادہ دین حنفیہ کا رکھتا ہے وہ حنفیہ کہ تو نے اوسکے اس عجیبہ مین سنا ہے (یعنے
اسلام) آگاہ ہو یعنے سن اسے ابن مسلمہ کہ ابو عامر بیزار ہے دین حنفیہ سے اور وہ آوے گا اون پر [illegible]
چنانچہ صاحب اوسکا تمہارے پاس آویگا نشان اوسکی یہ ہوگی کہ وہ خندہ رو ہوگا اوسکی دونون آنکھون مین
سرخی ہوگی جانب یمن سے آویگا ناقہ پر سوار ہوگا گلیم پوش ہوگا ایک پارہ نان پر قناعت کریگا اوسکے
دوش پر تلوار ہوگی اوسکی پاس کلمہ ایمان کو دخل نہوگا اتیانا یعنے آسکتا یعنے وہ کسیکو نہ پہونچا کہ خاموش رہے
بلکہ وہ سبکی سنیگا اور کلام اوسکا حکمت ہوگا و انہ لیضحک ضحکا یہ سنو زمین ... سرور اور
یعنی سچ اور ... فعول ... گویا کہ وہ تمہاری زمین پر اوتریگا اور واقعہ تمہارے
اس قریہ مین واقع ہوگا کہ ہتھیار و اسباب چھینے جاوینگے اور لوگ قتل ہونگے اور قتل کیے جاوینگے

اپنے نفسون سے گوش و بینی قطع کیے جاوینگے پس شکر بنو النضیر بولے اللّٰہم نعم یعنی بخدا ہان یہ سچ ہے ہمنے یہ بات
تجھسے ضرور کہی تھی ولیکن یہ شخص صاحب ملت حنفیہ کا نہین ہے تب محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مین اپنے کلام سے تو
فارغ ہوا اب آگاہ ہو کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمسے فرمایا ہے تحقیق کہ تمنے
اوس عہد کو جو ہمنے تمہارے لیے مقرر کیا تھا توڑ ڈالا اسلیے کہ تمنے مجھپر قصد غدر کیا تھا اور مین تمکو خبر دیتا ہون
اوس بات کی جسکی تمنے فکر کی تھی اپنی رائے سے اور وہ چڑھنا عمرو بن الجحاش کا تھا اوس مکان کی چھت پر
کہ اوپر سے بھاری پتھر گراوے پس وہ سب یہود چپ ہو رہے اور ایک حرف نہ بولے اور یہ فرمایا ہے کہ
تم لوگ ہمارے شہر سے نکل جاؤ اور ہمنے تمکو دس دن کی مہلت دی (یعنی واسطے درستی سامان و اسباب
سفر کے) پس جو شخص بعد اس مدت کے نظر آویگا تو مین اوسکی گردن مارونگا تب اون لوگون نے کہا
اے محمد ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی شخص قبیلہ اوس مین سے یہ خبر (یعنی یہ حکم) ہمارے پاس لاویگا محمد یعنی
ابن مسلمہ نے کہا اب قلوب لوگون کے متغیر ہو گئے (یعنی بسبب اسلام کے) چنانچہ اسپر وہ لوگ چند روز ٹھہرے رہے
کہ سامان و تیاری کوچ کی کرتے تھے اور جانوران سواری و بار برداری اونکے جو ذی الجدر مین چرائی پر تھے
اونکے ہانک لانے کے واسطے آدمیون کو روانہ کیا اور قبیلہ اشجع سے لوگون کو کرایہ اور اجرت پر مقرر کیا اور
تیاری و تہیہ سفر مین بہت جلدی کر رہے تھے چنانچہ وہ لوگ کہ اپنے سامان مین مصروف تھے اسی عرصہ مین
ناگاہ اونکے پاس قاصد ابن ابی کے آئے اور وہ فرستادے جو اونکے پاس آئے سوید و داعس دو آدمی تھے
اون دونون نے کہا کہ عبد اللہ ابن ابی نے پیغام دیا ہے کہ تم لوگ اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلو اور تم
اپنے حصارون مین مقیم رہو تحقیق کہ میرے ساتھ میری قوم سے دو ہزار آدمی ہین اور سوا اونکے عرب کے
لوگ ہین کہ یہ سب تمہارے حصارون مین تمہارے ساتھ داخل ہونگے اور وہ مرجاوینگے اپنے آخر تک
یعنی وہ سب کے سب قبل اس سے کہ وہ لوگ یعنی مسلمین تمکو کچھ ضرر پہونچا سکین اور قبیلہ قریظہ بھی تمہاری
مدد کرینگے اور وہ تمسے کوتاہی و خطا نکرینگے اور تمہارے حلیف بھی جو قبیلہ غطفان سے ہین تمکو مدد دینگے
اور ابن ابی نے کعب بن اسد کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ اوس سے گفتگو کرتا تھا اس امر مین کہ وہ مددگاری کرے
اپنے اصحاب یعنی اپنے ہم کفو کی کعب نے جواب دیا کہ بنی قریظہ مین سے ایک مرد بھی عہد شکنی نکریگا
تب ابن ابی بنی قریظہ کیطرف سے تو مایوس ہوا پھر ارادہ کیا کہ درمیان بنو النضیر اور رسول خدا صلعم کے
لڑائی ڈالدیوے چنانچہ ابن ابی اکثر پاس حیی بن اخطب کے قاصد بھیجکر تحریک کرتا تھا یہانتک کہ حیی نے کہا
کہ مین اپنا قاصد پاس محمد کے بھیجکر اونکو اطلاع دیتا ہون کہ ہم اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلینگے پس جو مین
جو اونکے جیمین آوے سو کرین اور حیی کو طمع تھا اسمین اور اون باتون مین بھی جو ابن ابی نے کہی تھین اور حیی نے کہا

اسی ہم درستی و مرمت اپنے حصارون کی کرتے ہین بعد ازان جو کچھ چاہین گے اوسمین داخل کرینگے اور ہم اپنے
کوچون اور گلیون کو صاف و ہموار کرتے ہین اور سنگ و سنگریزون کو اوٹھا کر حصارون مین بھیج دیتے ہین
(یعنے پتھر مارنے کے لیے) اور ہمارے پاس خوراک جمع ہے اوسقدر کہ ہمارے تئین ایک سال تک کفایت
کریگی اور چشمے ہمارے پانی کے مدام وعلے الاتصال ہمارے حصارون مین جاری ہین اونکے خشک ہوجانیکا ہمکو
خوف نہین ہے اور کیا تو یہ جانتا ہے کہ سال بھر محمد ہمکو محاصرے مین رکھینگے سو تو ایسا ندیکھیگا تب ابن مشکم
نے کہا تیری نفس نے تجکو اس آرزو مین رکھا ہی واللہ اسے حیی یہ تیرا گمان باطل اور خیال خام ہے واللہ اگر
مجکو اس بات کا خیال نہوتا کہ تیری راے مشہور ہو یعنی سفاہت کی اور تجکو لوگ لغو جانینگے تو بیشبہ مین تجھسے
جدا ہو کر اون لوگون کے ساتھ ہو جاتا جو یہود مین سے میری بات مانتے ہین پس تو اسے حیی ایسا نکر واللہ کہ
تو خوب جانتا ہے اور مین بھی تیرے ساتھ یعنے مثل تیرے ہم بھی جانتے ہین کہ بالضرور محمد رسول اللہ ہے و
بتحقیق کہ صفت اوسکی ہمارے نزدیک ثابت ہے پس اگر ہم اوسکی پیروی نکرین اور اوس سے حسد کرین اسوجہ سے
کہ اولاد ہارون سے نبوت نکل گئی ہے تو آو ہم تم اوسی قدر اوسکی امان کو قبول کرین جسقدر اوسنے ہمکو امن
دی ہے کہ ہم نکل جاوین اونکے بلاد سے اور تو خوب جان چکا ہے نتیجہ اس بات کا جو بقدمہ عہد شکنی اوسکے
تو نے میری مخالفت کی ہے پھر کیف جب موسم مین ہمارے درخت پھلین گے اوسوقت ہم خود آوینگے خواہ
کوئی ہماری جانب سے پھلون کے لیے چلا آویگا پھر اوسکو بیچ ڈالیگا خواہ جو مناسب ہوگا کیا جائیگا بعد ازان
پھر وہ ہمارے پاس واپس چلا آویگا اور جب ایسا ہوا کہ ہمارے مال ہمارے قبضے مین رہین گے تو گویا ہم
اپنے دیار سے نہین نکلے ہین اور ہر آئنہ بزرگی اور بڑائی ہماری اپنی قوم پر بسبب ہمارے مال اور ہماری دادو دہش
کے ہے پھر جب مال ہمارا ہمارے قبضے سے جاتا رہا تو ہم بھی مثل اور یہود کے خواری و ناداری مین مبتلا ہوجاوینگے
اور جسوقت محمد ہمپر قصد کرینگے اور ان گڈھون مین ہمارے تئین ایک روز بھی محاصرہ کر لینگے پھر اگر ہم اوسی
امر کو پیش کرینگے یعنے قبول کرینگے جو زبانی محمد بن مسلمہ کے ہمسے کہلا بھیجا ہے تو اوسوقت وہ نمانینگے اور ہمارا
قول قرار سے انکار کرینگے حیی نے کہا محمد ہرگز ہمارا محاصرہ نکرینگے اگر وہ ہمسے فرصت وقت پاوینگے تو نہین نہ جا
جانینگے نہین تو پھر کر چلے جاوینگے و تحقیق کہ ابن ابی نے جو کچھ ہمسے وعدہ کیا ہے تجھے معلوم ہے سلام نے کہا
قول ابن ابی کوئی چیز نہین ہے وہ چاہتا ہے کہ تجکو ورطہ ہلاکت مین ڈالے یہانتک کہ ہم تو محمد سے محاربہ کرین
اور وہ اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور تجکو چھوڑ دیوے (یعنے تجکو محمد سے بھڑا کر آپ الگ ہو جاوے اور تجھے
دغا کرے) دیکھ اوسنے کعب سے درخواست نصرت کی تھی کعب نے انکار کیا اور کہا بنی قریظہ مین سے کوئی
میرے جیتے جی عہد شکنی نکریگا والا حال ابن ابی کا تو یہ ہے کہ اوسنے حلفاے بنی قینقاع سے بھی ایسا ہی کیا

يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ یعنے وہ کفار اپنے
گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں سے آپ خراب و برباد کرتے تھے اسے صاحبان بصیرت عبرت
کرنے کی جاہیے اور آن حضرت صلعم نے حکم کیا کہ کچھ درخت خرمے کے کاٹ ڈالے جاویں تا کہ یہ امر اونکے تئین
شدت غیظ و غضب میں لاوے جسکے باعث حق تعالے اونکو خوار و ذلیل کرے اور وہ نخل جو کاٹے گئے اونکے
نخلستان میں دو قسم تھے جسکو وہ لوگ لون اصفر کہتے تھے وہ نہایت زرد رنگ اور اوسکے پوست و مغز کی لطافت کا
یہ عالم تھا کہ اندر سے خستہ اوسکا صاف نظر آتا تھا یعنے گودے سے گٹھلی دکھائی دیتی تھی اور وہ درخت اونکو کلمہ عمدہ
و جواہر سے بہ نسبت بچوں بہتر و مرغوب تر تھے پس اون دشمنان خدا نے جب یہ دیکھا کہ اونکے نخلستان میں سے
اوس قسم کے نخل کاٹے جاتے ہیں تو وہ کہنے لگے اے محمد جو کتاب تمہارے پاس نازل ہوئی ہے کیا تمنے اوسمین
کوئی حکم زمین پر فساد کرنیکا بھی پایا ہے یا اصلاح کا حکم ہے چنانچہ اس بارہ میں اونہوں نے اپنے کلام میں بابت
مبالغہ کیا پھر جب وہ اسی حالت میں منافقین کی نصرت سے بھی مایوس ہوے اور حق تعالے نے اونکے دلوں میں
رعب و ہیبت ڈالی آخر اونہوں نے رسول خدا صلعم سے درخواست کی کہ اگر آپ ہمکو ہماری جان و مال اولاد پر امان
دیویں تو ہم مدینے سے نکل جاویں تب آن حضرت صلعم نے اونسے اس شرط پر مصالحہ کیا کہ وہ مدینے سے نکل جاویں
اس طور سے کہ اونمیں ہر تین آدمی میں ایک ایک اونٹ ہو یعنے تین آدمی پیچھے ایک ایک اونٹ ہو کہ اوسی پر جو کچھ چاہیں
مال و خوراک اور پینے کی چیزیں لادلیجاویں اور سوا اسکے باقی جو کچھ رہ جاوے (یعنے لادنے سے جو رہ جاوے)
وہ مال اونکا نہیں ہے بالآخر وہ لوگ اسی قرارداد پر شہر بشہر ہو گئے اور حق تعالے نے اون درختوں کی نسبت جو کاٹے
گئے تھے یہ آیہ نازل فرمایا مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ
وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ یعنے جو کاٹ ڈالے تم نے درخت خرموں کے یا اونکو اونکی جڑوں پر قائم رہنے دیا
یہ سب کچھ حکم خدا سے ہے اور تاکہ وہ رسوا اور ذلیل کرے فاسقوں کو اور اونکے حق میں بابت اخراج یہ آیہ
نازل فرمائی وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
عَذَابُ النَّارِ یعنے اگر یہ امر نہوتا کہ حق تعالے نے اونکے حق میں وطن سے دور ہونا مقرر کیا تو اونپر دنیا ہی میں عذاب کرتا
اور اونکے لیے آخرت میں عذاب آتش دوزخ ہے غرض وہ لوگ چلے یہان تک کہ جب مدینہ سے نکلکر دف بجاتے اور گاتے
اور باجا بجاتے گئے بعضے طرف شام ... بعضے خیبر کی جانب گئے اور ... اون لوگوں کے ساتھ تھا تاکہ وہ
اپنے اہل و عیال اور اپنے بھائی کی اولاد کو ہمراہ لیکر خیبر کو چلا گیا پھر یہان اون سب کو چھوڑکر خود مکے میں آیا اور ابو
سفیان کو دیکھا کہ ... اور اسلام ... تو رسول خدا صلعم ... اور اوس سال میں کچھ تھا
ابوسفیان ... اور وہ لوگ آپس میں کہتے تھے کہ لا ... یعنے ... مصالحہ و موافقت

نہین کرتے ہین یا یہ کہ ہم تمہارے لیے مصلحت و مناسب نہین دیکھتے ہین خروج کرنے مین سوا اسکے سال فراخ کے یعنے تا آنے فراخ سالی کے کہ اوسمین سبز درخت چراؤ گے اور دودھ خوب پیوگے اور حال یہہ ہے کہ اون لوگون نے زاد راہ کے لیے ستو بہت سے لیا تھا اسواسطے اس لشکر کا نام جیش السویق ہوا تھا یعنے لشکر ستو والا چنانچہ جسوقت وہ لوگ باخود باہم مشورہ کر رہے تھے اور اونکے مشورہ مین یہ بات ٹھہری تھی کہ رکے ہین پھر چلین ناگاہ اوسی حال مین حیی بن اخطب اونکے پاس پہونچا تب اون لوگون نے حیی سے اوسکی قوم کا حال پوچھا اوسنے کہا مین اونکو درمیان خیبر و مدینہ کے متردد چھوڑ آیا ہون (یعنے ادھر سے اودھر اودھر سے ادھر آتے جاتے چھوڑ آیا ہون) یہانتک کہ جب تم اون تک پہونچو تو تم اونکے ساتھ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کیطرف جاؤ تب اونہون نے حال بنی قریظہ کا دریافت کیا تو اوسنے کہا کہ بنی قریظہ محمدؐ سے مکر و حیلہ کر کے مدینے ہی مین مقیم ہین جسوقت تم اون تک پہونچو گے تو وہ تمہارے شامل ہو جاوینگے آخر اہل مکہ اور ابا سفیان متوقف رہے بس حکایت بنی النضیر کی یہ تھی ✤ ✤

ذکر غزوہ خندق

بعد انقضا سے مدت سال تمام کے قریش نے جماعتین کثیر جمع کین اور اکثر قبائل عرب سے اجرت پر مقرر کیا یعنی نوکر رکھا اور قبائل غطفان و اسد و سلیم و قریش اور جو اونکی رعایا تھے چنانچہ اونمین سے جم غفیر مجتمع ہوے اور سب ملاکر روانہ ہوے اوسوقت یہ خبر حضرت صلعم کو پہونچی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرد مدینے کے خندق کھودوانی شروع کی جب اصحاب نے دیکھا کہ حضرت کو امر خندق مین کمال اہتمام ہے تو اونکو معلوم ہوا کہ مشرکین اوپر آیا چاہتے ہین اور حضرت صلعم نے یہ تجویز کیا کہ لوگ جس جس قبیلہ سے ایک باپ کی اولاد ہون گروہ گروہ ہو جاوین اور ہر ایک گروہ کے لیے خندق سے حد مقرر کر دی کہ ہر گروہ اپنا اپنا حصہ کھودین چنانچہ سلمان فارسی کہ مرد قوی ہیکل تھے اونکے بارہ مین ہر ایک گروہ مہاجرین و انصار نے آپسمین جھگڑا کیا کہ وہ ہمارے شریک ہون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سلمان میرے اہل بیت مین سے ہے (یعنے حضرت نے نزاع باخود ہا کا فیصلہ کر دیا) پھر جب قوم خندق کھودنے لگے تو ایک پتھر سخت زمین مین عارض و حائل ہوا اور اون لوگون سے جو اوسکے قریب تھے نکالنا اوسکا سخت دشوار گذرا اس درمیان مین سلمانؓ اوسمین ہر چند ضرب تبر لگاتے تھے اوسمین کچھ اثر نکرتا تھا تب حضرت علیہ السلام نے سلمان کے ہاتھ سے کلند اپنے دست اقدس مین لیکر تین ضرب اوسپر لگائی کہ وہ پاش پاش ہو گیا اور اوس پتھر سے سلمان نے ایک ایسا امر مشاہدہ کیا کہ اونکے سوا اسکے اور سوا رسول خدا صلعم کے کسی نے نہین دیکھا پھر جب اوس پتھر کو لوگون نے زمین سے باہر نکالا اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب ہم اس پتھر پر چوٹ لگاتے تھے اوسوقت اوس سے ہمنے ایک امر عجیب معائنہ کیا کہ تو نے بھی دیکھا ہوگا پھر فرمایا اے سلمان کیا تو نے بھی اوس امر کو دیکھا ہے سلمان نے کہا ہان قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ پر

کتاب کو یعنے قرآن نازل کیا ہین نے کبھی وہ امر دیکھا ہے فرمایا حضرت نے کہ پہلی ضربت مین مجکو قریات یمن نظر آئے (یعنے اوس پتھر کے اندر) بعد ازان دوسری ضربت مین قصرہا سے ابیض مداین کسرے کی دکھائی دے اور تیسری ضربت مین شہرہا سے روم یعنے شام وغیرہ کو دیکھا اور اوسوقت میرے پاس وحی آئی کہ یہ سب مجھ پر مفتوح ہونگے یعنے ان سب پر میری فتح ہوگی پس تم سب خوش ہو اور آپس مین خوشی کرو چنانچہ حضرت کی بشارت سے تمام مسلمین خوش ہوے پھر جب حضرت صلعم کو خندق کی کھودائی سے فراغت ہوئی اوسی عرصہ مین مشرکین آپہونچے اور مدینے کو گرد آلود کرتے اور قتال شدید کرنے لگے کہ اصحاب نبی کو گزند تمام پہونچا یعنے بہت اصحاب کام آئے پھر مشرکین نے مسلمین کا سخت محاصرہ کیا کہ جس سے منافقین بدگمان ہوے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین اونکو شک ہوا کہ الفاظ بد و کلمات ناشائستہ سے بے ادبی کرنے لگے چنانچہ انصار مین سے ایک شخص جسکا نام معتب بن بشیر تھا اوٹھ کر کہنے لگا کہ محمد نے ہمسے وعدہ فتح قصرہا سے فارس اور فتح شہرہا سے روم وغیرہ کا کیا تھا حالانکہ ہم مین سے ایک آدمی اپنے مقام سے پاخانے کو بھی باہر نہین نکل سکتا ہے واللہ یہ سب فریب کی باتین ہین اور اوسکی ایسی باتون مین ایک گروہ منافقین اوسکے شریک و پیرو تھے پس حق تعالے نے انہین کے باب مین یہ آیت نازل فرمائی وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا یعنے منافق لوگ اور وہ لوگ جنکے دلون مین آزار یعنے جنکے جی مین بدگمانی ہے کہتے ہین کہ خدا اور رسول نے ہمسے وعدہ نہین کیا مگر فریب کا یا یہ کہ فریب کیا (یعنے خدا اور رسول نے جو کچھ ہمسے وعدہ کیا وہ سب فریب تھا) اور زعم و گمان کیا ہے مورخین نے کہتے ہین کہ انصار مین سے بنی حارثہ بن حارث اور بنی سلمہ ان دونون قبیلون نے قصد کیا کہ اپنے مقامون کو خالی کر کے چلے جاوین (یعنے مورچون کے مقام سے نکل جاوین) پس کہنے لگے یا نبی اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین یعنے چھت سے کھلے ہین ہم اندیشہ رکھتے ہین کہ اوسمین چور در آوینگے چنانچہ اونکے باب مین حق تعالے خبر دیتا ہے کہ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا یعنے وہ لوگ کہتے ہین کہ ہمارے مکانات کھلی چھت پڑے ہین وحالانکہ وہ کھلی نہین ہین اس بات سے ارادہ اونکا سواے فرار کے اور کچھ نہین اور اسیکا ذکر دوسری سورہ مین اس نہج سے فرمایا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ یعنے جب دو جماعت نے تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہو جاوین نامردی کرین حالانکہ خدا اونکا مددگار تھا پس چاہیے کہ مومن خدا ہی پر تکیہ و توکل کرین پھر وہی لوگ بعد نزول اس آیہ کے یون کہنے لگے کہ ہرگاہ حق تعالے ہمارا والی و مددگار ہے تو اس صورت مین پہلے ہمنے جس امر کا قصد کیا تھا اب ہم نہین چاہتے ہین کہ وہ قصد کرین (یعنے اپنے مقام حربگاہ سے چلے جانا) القصہ قریش نے حیی بن اخطب سے کہا کہ تو نے اپنی قوم کی

نصرت کا جیسے کیا وعدہ کیا تھا ویسے اونسے کہا مین بدستور اوسی قول پر قائم ہون اور قوم میرے کہنے مین ہے
یا آنکہ میرے کہنے کے منتظر ہین چنانچہ حیی آخر روز جمعہ قریب غروب طرف قوم روانہ ہوا جب پہونچا تو بنی قریظہ
کو اس حال مین پایا کہ وہ حیی کو شوم و شامت زدہ جانتے تھے اور وہ آپسمین کہتے تھے کہ اگر حیی تمہارے پاس
آوے تو اوسکو اپنے یہان آنے نہ دو کہ اوسکی شامت اور نحوست تمکو بھی لگیگی جسطرح اوسکی نحوست اوسکے قبیلہ کو
پہونچی تھی غرض کہ جب وہ اونکے پاس آیا تو اونہون نے اوسکے سامنے سے اپنے دروازے بند کر لیے اوکہنے لگے
تو اپنے پیچھے چلا جا یعنے جدھر سے آیا اودھر پھر جا کہ تو مرد منحوس ہے تو نے اپنے قبیلہ کو ہلاک کیا ہمکو تجھسے
کچھ امید نہین ہے اور نہ ہمکو اوس بات کی حاجت ہے جو تو خبر لایا ہے اور حیی اونکا واقفکار تھا کہ اونہون نے
اپنے سبت کا کھانا پکایا ہے تو اس حیلہ سے کہنے لگا کہ تمنے جو مجھپر دروازہ بند کر لیا ہے تو سوا اسکے
اور کوئی وجہ نہین ہے کہ تمکو خوف اپنے کھانے کا ہے میرے تئین کھانا کھلانے سے تو خدا تمہارا کھانا
برباد کرے پھر جب اوسنے اونکے کھانیکا ذکر کرکے غیرت دلائی تو اوس سے وہ شرمندہ ہوسکے اور دروازہ
کھول دیا جب وہ اونکے گھر مین داخل ہوا تو شیطان نے اونکو بہکانے کی قدرت پائی تب حیی نے اونسے کہا
واسطے تمہارے بنی قریظہ میرا کہنا مانو کہ بے شک خدا اس شخص سے اور اسکے اصحاب سے بیزار ہوا اب اونکی
ہلاکت کے ایام قریب آپہونچے ہین چاہیے کہ اونپر خروج کرو اور ساتھ ان قومون یعنے قریش کے شریک
قتال ہو کر مسلمانون سے اپنا بدلا لو کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اگر تم ایسا نہ کروگے تو قریش بعد فراغ
جنگ محمد و اصحاب محمد سے تمپر جھپٹ پڑینگے اور حال یہ ہے کہ مین تمہاری مدد کے لیے اور قریب بارہ ہزار
مردم عرب کے لایا ہون کہ اونمین بڑے بڑے اونکے صنادید و سردار ہین تب بنی قریظہ نے اوسکو جواب دیا و اے حیی
اسے حیی ہم مشرکین کی عادات سے ڈرتے ہین کہ وہ بھاگ جاوینگے اور محمد کو ہمپر رنجیدہ چھوڑ جاوینگے
اور اوسوقت ہم قطع کر چکے ہونگے اوس عہد کو جو درمیان ہمارے اور اونکے ہو چکا ہے اور حال یہ ہے کہ نہ ہمارا
کوئی مددگار ہے اور نہ ہمارے پاس کسی قوم مین سے ضعفہ مین منفعت بالکل تو کر جاکر در منصورا ای حیی جو کچھ
قوم مسلمین سے ہمپر آفت آویگی تجھکو کیا ضرر کریگی بلکہ تو اوسوقت اپنے تئین بچا لیجاویگا ہمکو تو مشورہ دیتا ہے کہ
جو عہد درمیان ہمارے اور محمد کے واقع ہوا ہے ہم اوسکو توڑ ڈالین اس صورت مین اگر انجام اسکا
بہتر ہوا تو تیرے لیے ہوگا اور اگر برا ہوا تو ہمپر پڑیگا جسطرح وہ تباہی جو تیری قوم نے تیری شامت اور تیرے
گھر والون کی شامت سے اوٹھائی تھی اوسنے کہا اسپر مین قسم کرتا ہون توریت کی جسکو خدا نے موسیٰ پر نازل
کی ہے اگر مشرکین بمقابلہ محمد و اصحاب محمد سے بھاگ نکلین گے وحال آنکہ مین نہین دیکھتا ہون کہ وہ ایسا کرین
تو مین تمہارے پاس آکر تمہارے حصار مین تمہارے ساتھ شریک رہونگا پس جو آفت تمکو پہونچے گی وہی مجھپر بھی

مر ۱۰۰

پہنچیگی آخر بنی قریظہ نے اس بات پر اوس سے عہد و مواثیق لیا اور کہا خبردار اگر کرتا ہے تو جو کچھ کرتا ہے تو مشرکین
کے پاس جا پھر درمیان ہمارے اور اونکے سر نو سے حلف مقرر کرا و ستر مرد اونکے سواروں اور سرداروں میں سے
ہمارے پاس حاضر کر کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے حصار میں موجود رہیں تا آنکہ جب مشرکین طرف محمد کے قصد کریں
تو ہم بھی اون سواروں کے پیچھے اونکی طرف روانہ ہوں چنانچہ حیی وہاں سے پاس مشرکین کے گیا اور اونسے
بنی قریظہ کیطرف سے حلف لیا اور اوسکے ہمراہ ابو لبابہ القرظی بھی گیا تھا اور حلف اس شرط پر لیا کہ وہ اپنے
سرداروں شہسواروں میں سے ستر مرد بنی قریظہ کے پاس روانہ کریں تا کہ اونکے ساتھ اونکے حصن حصار میں
حاضر رہیں اور بنی قریظہ کو مدت دس دن کی فرصت دیویں اسلیئے کہ وہ اپنے امور سے فراغت کریں اور اپنے
ہتھیار جمع کریں اور اس مدت میں تم لوگ محمد اور اصحاب محمد سے لڑتے رہو اور بنی قریظہ کی طرف ایک بار بھی
بھیجدیویں چنانچہ مشرکین نے یہ سب کچھ قبول کیا تا آنکہ مشرکین اس دس روز کی مدت تک ایسے سرگرم قتال رہے
کہ قبل اسکے ایسا نہ لڑے تھے اور ایسا ہوا کہ جسوقت مشرکین زیر و بالاے وادی سے مسلمین پر وارد ہوئے
تو اونہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑنیکے لیے اپنے لشکر سے تین عقدے کیئے چنانچہ ابن الاعور السلمی جماعت
بنی سلیم اور بنی دنیال ہمراہ لیکر بالاے وادی سے رسول خدا صلعم پر آیا اور اوسکے ہمراہ حارث بن عوف المزنی
بھی تھا اور عیینہ بن حصن جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا اور سردار بنی اسد کا اوس روز طلحہ بن خویلد الاسدی تھا
کہ اونکے لیے ابو سفیان نے خندق کے سامنے خیمے ایستادہ کیے تھے چنانچہ اوس روز مشرکین نے جو ساتھ
آنحضرت صلعم کے لڑائی کی تو بالاے وادی اور زیر وادی اور سامنے سے آئے اور تا غروب آفتاب لڑائی رہی
اور اوس روز درمیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکی نماز عصر کے حائل و خارج ہوے تب حضرت صلعم نے فرمایا
کہ ان لوگوں نے ہملوگوں کو نماز عصر سے باز رکھا حق تعالے انکے پیٹ اور انکے گھروں کو آگ سے بھرے اور
یہ وہ گروہ ہیں جنکا ذکر حق تعالے نے قرآن میں کیا ہے اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ
وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا یعنے جب گروہ مشرکین تمہارے اوپر سے اور نیچے
یعنے بالاے وادی و زیر وادی سے تمپر آ گئے تھے اور جسوقت آنکھیں تمہاری ڈگ ڈگانے لگیں تھیں اور
تمہاری جانیں حلقوم تک پہنچی تھیں اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے اور نوفل بن عبد اللہ
بن المغیرہ اپنے گھوڑے پر سوار بعد غروب آفتاب کے آگے بڑھا تا کہ گھوڑے کو خندق پھند دیوے ناگاہ وہ
اور اوسکا گھوڑا دونوں خندق میں گر پڑے تو دونوں کے عضو عضو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تب ابو سفیان نے آنحضرت صلعم
کے پاس کہلا بھیجا کہ لاش نوفل کی دیت میں لینے اوسکی عوض میں سو اونٹ ہم آپکے پاس پیش کرتے ہیں مراد
دیت سے ہماری لاش سے عوض میں اوسکے اوٹھا لیجانے کے کیونکہ مردہ اوسکا عزیز و محترم جانتے تھے حضرت

علیہ السلام نے جواب بھیجا کہ تم دیت اوسکی ہمارے یہان نہ بھیجو تم خود اوسکو رکھو کیونکہ وہ خبیث و ناپاک ہے اور اوسکی
دیت بھی ایسی ہی ناپاک ہے اور اس شام کی لڑائی مین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے زلزلہ شدید و تعب
سخت اوٹھایا اب ان گروہ مشرکین اپنے لشکرگاہ کیطرف پھرے اور بہت سی آگ جلائی اور بیٹھے یعنی آگ تاپنے
بیٹھے اور آن حضرت صلعم نے اپنے اصحاب مین سے کچھ لوگون کے نام لیکر آواز دی پھر اونکے حذیفہ بن یمان کا
بھی نام لیا مگر اون اصحاب مین سے جنکا جنکا نام پکارا تھا کسی نے جواب نہ دیا تب رسول خدا صلعم اوٹھکر درمیان
صفون کے پھرنے لگے جب حذیفہ پاس گذرے اور اونکو پاؤن سے ٹھوکر مارکر فرمایا یہ کون ہے حذیفہ نے کہا
یا رسول اللہ مین حذیفہ ہون فرمایا تو اول شب ہی سے میری آواز سنتا تھا اونہون نے کہا ہان قسم ہے اوس خدا کی
جسنے آپ پر کتاب نازل کی ہے مین آواز آپکی سنتا تھا فرمایا کیا چیز تجکو جواب دینے سے مانع تھی اونہون نے کہا
شدت سردی و صعوبت تھی جسمین مین مبتلا ہون (یعنی ان وجوہ سے میری آواز منہ سے نہین نکلی) فرمایا
اوٹھ بسم اللہ حذیفہ کھڑے ہو گئے پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حذیفہ تو لشکر مشرکین کی طرف جا اور اونکی
خبر لاکہ صبح کو اونکے کیا ارادے ہین اسلیے کہ مجکو کچھ خبر اونکی معلوم ہوئی ہے اور جب تک تو میرے پاس پھر آوے
کوئی خبر وہان کی یہان کسی سے ہرگز بیان نکرنا تب حذیفہ حسب الارشاد روانہ ہوے جب اونہون نے پیٹھ پھیری
تو حضرت علیہ السلام نے دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حُذَيْفَةَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ
یعنی اے پروردگار حذیفہ کی حفاظت کر اوسکے سامنے سے اور اوسکے پیچھے اور اوسکے داہنے اور بائین سے
پھر حذیفہ جب چلے تو اونکو نہ سردی کی خبر تھی نہ صعوبت کا خیال یہان تک کہ اونکے ایک غول مین پہونچے کہ وہ
اپنی آگ کے پاس بیٹھے تاپتے تھے اور باتین کرتے تھے تب حذیفہ بھی اونکے پاس بیٹھ گئے اور وہ سمجھتے تھے
کہ کوئی غیر ہے بلکہ اپنون مین سے جانتے تھے اوسوقت کوئی آنے والا پیش ابوسفیان سے اونکے پاس آیا اون
لوگون نے پوچھا تیرے پیچھے کیا خبر ہے اوسنے کہا تم مین سے ہر شخص اپنے اپنے ہمنشین و ہم پہلو کا ہاتھ پکڑ لیوے
اور پہچان لیوے کہ وہ کون ہے (یعنی کوئی غیر آدمی تو نہین ہے) کیونکہ مین چاہتا ہون کہ تمسے وہ خبر بیان کرون تا تم خبردار ہو جاؤ
تب ہر شخص نے اون مین سے ہاتھ اپنے ہم پہلو کا یعنی جسکے پاس سے ملا بیٹھا تھا اوسکا ہاتھ پکڑ لیا تو حذیفہ نے بھی ہاتھ اپنے
پاس والے کا پکڑ لیا پھر اون لوگون نے اوس سے مکرر کہا کہ ہم مین سوا ہمارے کوئی غیر نہین ہے تو اپنی بات بیان کر
اوسنے کہا ابو لبابہ سردار بنی قریظہ کا اور حیی بن اخطب ہمارے یہان آئے ہین اور سوال کرتے ہین کہ تم دس ہزار آدمی اپنے
یہان سے اونکے یہان بھیجدین کہ جب وہ ہمارے لوگ محمد کیطرف چلین تو بنی قریظہ بھی اونکے پیچھے مسلمین پر خروج کرین
پھر اونہون نے پوچھا یہ امر کب ہوگا اوسنے کہا تیسرے روز تب حذیفہ اوس قوم کے پاس سے اوٹھے اور ابوسفیان کے پاس
وارد ہوے اور اوسوقت اونکے یہان آگ جل رہی تھی اور اوسکے ابوسفیان اپنی پیٹھ سینکتا تھا حذیفہ نے قصد کیا کہ

اوسپر اپنا تیر ڈالین مگر وصیت و فہمائش رسول خدا صلعم یاد آگئی تب وہان سے چل کھڑے ہوے تا آنکہ حضور مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوے اور اوسوقت حضرت مشغول نماز تھے تو حذیفہ بیٹھ گئے اور حضرت صلعم بعد فراغ
اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور حذیفہ کو بلوایا اور فرمایا حذیفہ تم اپنی خبر بیان کر تب حذیفہ نے عرض کی کہ یہود و غطفانیون کی
پھر ساری باتین اوس قوم کی جسطرح اونہون نے کہین تھین حذیفہ نے سب بیان کین بعد ازان حذیفہ نے کہا یا نبی اللہ
اوس عرصہ مین کہ مین آپکی طرف متوجہ چلا آتا تھا ناگاہ مین نے دیکھا ایک شخص ایسا ایسا تھا اوسکی ہیئت کذائی ایسی
تھی وہ اپنی پیٹھ آگ سے سینکتا تھا حضرت صلعم نے فرمایا وہ ابوسفیان تھا حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپکی وصیت
نہوتی تو ضرور مین اوسکی پیٹھ مین تیر پار کر دیتا بعد ازان رسول خدا صلعم نے عبد اللہ بن رواحہ اور سعد بن عبادہ و خوات بن
جبیر کو طرف بنی قریظہ کے روانہ کیا اور کہا تم اونکے پاس جاؤ اور اونسے کہو تمہاری خبر ہمکو پہونچی ہے کہ تمنے نقض حلف
عہد شکنی کی ہے اور اونسے سوال مصالحہ کرو اور خدا سے ڈراؤ اور اونکو اونکا عہد یاد دلاؤ اور اونسے کہو جو کچھ تمہارا حال
ہمکو معلوم ہوا وہ ہمارے تئین کافی ہے (یعنے زیادہ بدی اپنے قصد سے باز ہو) چنانچہ یہ لوگ اونکی رات کو گئے
اور اونکو دیکھا کہ وہ سطح باب پر یا کہ اندر ڈیوڑھی کے بیٹھے ہین تب اونسے کہا دروازہ کھولو اونہون نے دروازہ کھولا اور
یہ لوگ اونکے پاس داخل ہوے اور جس بات کے لیے یہ لوگ بھیجے گئے تھے وہ پیغام اونکو پہونچایا تب اون لوگون نے
جواب دیا کہ تمنے ہمارے بازو توڑ ڈالے پھر اگر تم ہمسے مصالحہ چاہتے ہو تو اون کو ہمارے پھیر دو نہین تو ہم تمسے
بری اور کچھ عہد نہین اور تم لوگ کافی ہو (یعنے اگر [illegible]) اور مراد اونکی تو یہ تھی کہ بازو سے اخوان اونکے
بنو نضیر ہین تب سعد بن معاذ نے کہ اوس قوم کے حلیف تھے (یعنے جاہلیت مین) کہنے لگے اے گروہ بنی قریظہ
مین ڈرتا ہون تمہارے لیے اوس آفت سے جو بنی النضیر نے اوٹھائی بلکہ اوس سے زیادہ پھر دونون سعد نے
کہا اگر تم کو کھانا کھایا چاہتے ہو تو اپنے بیٹے کے بیان سے شروع کرو سعد نے کہا [illegible]
کہ نہین ہے ایسی کوئی غذا جو بہتر ہو اس امر سے یعنے [illegible] کوئی غذا [illegible]
کہ کچھ چیز نہین مگر وہ غذا جو بہتر ہے اس غذا سے یعنے اطاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر سعد نے یہ دعا کی اللھم
لا تمتنی حتی تشفی صدری من بنی قریظة یعنے اے پروردگار مجھے موت نہ دے جب تک کہ میرے دل کو
بنی قریظہ کی طرف سے تشفی ہو پھر اوسوقت یہود شان مین رسول خدا صلعم کے بے ادبی کرنے لگے کہ یہ کہتے تھے
اور کذب یاوہ گوئی سے نسبت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ تم ہمارے پاس لوگون کو بہ خواستہ صلح بھیجا
او صلح کا پیام اوسوقت آیا کہ جب مصیبتین ہماری انتہا کو پہنچین اور مثل کہی التقت حلقتا البطان یعنے
دونون کڑیان تنگ گھوڑے کی مل گئین (اور یہ کنایہ ہے شدائد امر سے) سو ایسا ہرگز نہوگا قسم ہے [illegible]
قسم کھائی ہے کہ ہم اپنی بہرہ مندی کے واسطے اپنی مدد اوسکا [illegible] اور البتہ ہم اپنے بھائیون بنی نضیر [illegible]

بدلا لینگے چنانچہ عبد اللہ اور دونون اونکے ہمراہیون نے جب یہود سے ایسے کلمات ناشائستہ سنکے بہت رنج و اذیت پائی تو وہان سے روانہ ہوئے اور خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئے حضرت آگے بڑھکر خود اونکے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پیچھے کی کیا خبر ہے اونہون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ اشرار مردم بدترین آدمیون کے پاس سے آپ تک پہونچے ہین کہ جب ہم لوگ آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر گئے اونسے سوائے مکروہات کے اور یعنے کچھ نہین سُنا اور سوائے قباحات کے یعنے کچھ نہین دیکھا بعد ازان جسطرح جو کچھ اونسے سُنا تھا حضرت صلعم سے بیان کیا فرمایا اپنی اس خبر کو مخفی رکھو اور اچھی بات ظاہر کرو اسلیے کہ لڑائی دھوکے کا کام ہے بعد ازان آنحضرت صلعم عبد اللہ وغیرہ کے پاس سے جب اپنے اصحاب کے قریب آئے تو تکبیر کہی کہ اللہ اکبر تو اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی (یعنے تین مرتبہ صدائے تکبیر بلند ہوئی) تب مشرکین گھبرائے اور کہنے لگے کہ محمد اور اصحاب محمد کو کسی ایسے امر کی خبر آئی ہے کہ اوس بات نے اونکو خوش کر دیا ہے اور اصحاب نے عرض کی یا نبی اللہ کیا آپ کو خوشخبری آئی تب حضرت نے اون تینون صحابیون یعنے عبد اللہ و سعد و خوات کو بلوایا اور فرمایا اپنے بھائیون کے احوال بیان کرو چنانچہ عبد اللہ بن رواحہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ یہود تمہارے حلیف ارادہ رکھتے ہین اور مشرکین سے کہلا بھیجا کہ دو ستر مرد اپنے سردارون اور شہسوارون مین سے اون یہود بنی قریظہ کے پاس بھیجین اور جب وہ ستر آدمی اونکے حصار مین داخل ہون تو اونکی گردنین مارین و بعد ازان ہماری طرف آوین پھر مشرکین آئین ہماری مدد کرین پس صبح ہوتے ہی ہم مشرکین کو مار لین گے انشاء اللہ تعالے اور ایسا ہوا کہ ایک شخص قبیلہ اشجع سے جسکا نام نعیم بن مسعود تھا حضرت کی صف جماعت مین وہ مشرکون کا جاسوس تھا پس اوسنے یہ بات سُنی اور کفار اوس جاسوس کے منتظر تھے تب جاسوس اونکے پاس گیا اونہون نے پوچھا اے نعیم تیرے پیچھے کیا خبر اور لشکر محمد مین یہ صدا کیسی بلند تھی اوسنے کہا مین تمہارے پاس یقینی خبر لایا ہون تم اس بات کے قریب ہو کہ اپنے اشراف مین سے ستر آدمیون کو ہلاک کروگے یہ سُنکر وہ گھبرائے اور پوچھا وہ کونسی خبر ہے لا ابا لک یہ کلمہ مدح و ذم دونون کو شامل ہوتا ہے یعنے تیرا کوئی باپ نہین یا یہ کہ تیرا باپ مرے اوسنے کہا محمد نے تین آدمیون کو ایک ساتھ بنی قریظہ کے پاس بھیجا تھا تا وہ دیکھین و دریافت کرین کہ بنی قریظہ اونکے ساتھی ہین یا تمہارے ساتھی ہین تب وہ تینون فرستادے یہود کے پاس سے پھر کر محمد کے پاس آئے اور اونکی خبر بیان کرتے تھے مین سُنتا تھا کہ بنی قریظہ نے جو تمسے اس بات پر مصالحہ کیا ہے کہ تم اپنے یہان کے سردارون اور شہسوارون مین سے ستر آدمی اونکی طرف بھیجدو پس جب وہ سوار اونکے حصار مین داخل ہون تو اونکو قتل کرین بعد ازان وہ محمد کے پاس آوین اور تمہارے اوپر اونکی مدد کرین تب ابوسفیان یہ بات سُنکر بولا قسم ہے لات و عزی کی

یہ نعیم یعنے یہ صدا یہ بات سچ ہے پھر ابوسفیان نے کہا کہ اس بات مین یہود نے عہد شکنی کی خدا اونپر لعنت کرے
اور اون سوارون نے (یعنے جو بنی قریظہ کی ہمراہی کو تعینات ہوئے تھے) انکار کیا اور کہا کہ ہم اونکے حصن حصار
مین ہرگز نجاوینگے تب ابوسفیان نے ابولبابہ سے جو سردار بنی قریظہ کا تھا کہلا بھیجا کہ اے ابولبابہ یہان ہماری
اقامت کو طول ہوا کہ ہم اس شخص یعنے محمدؐ کا محاصرہ کیے ہوئے ہین اور اب میری راے مین مناسب یہ ہے
کہ تم کل صبح کو محمدؐ پر قصد کرو اور وہ لوگ بھی جاوین جو تمسے قریب ہون کیونکہ مین نچھوڑونگا کہ بعد میرے تم میرے
پیچھے رہو ابولبابہ نے جواب کہلا بھیجا کہ کل روز سبت ہے ہم قتال نہین کر سکتے ہین اور ہم کوئی کام روز سبت نہین
کرتے ہین یہ سنکر وہ فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور خبر لایا کہ ابولبابہ اور اوسکی ہمراہی گمان اس بات کا رکھتے ہین
کہ وہ لوگ یوم السبت قتال نہین کر سکتے یہ سنکر ابوسفیان غضب مین آیا اور نعیم مخبر کی بات کو سچ جانا پھر ابوسفیان
نے دوبارہ آدمی بھیجا اور مکرر کہلا بھیجا کہ اس سبت کی عوض کسی اور دن سبت کر لینا (یعنے اسکے بدلے اور دن
سبت منا لینا) کیونکہ کل قتال لابد و ناگزیر ہے قسم ہے لات و عزی کی اگر ہم کل لڑنے کو جاوین اور تم ہمارے ساتھ
نچلوگے تو ہم تمہاری حلف سے علیحدہ ہو جاوینگے اور قبل محمدؐ کے پہلے ہم تمہین سے لڑائی شروع کرینگے پس
فرستادہ ابوسفیان کا ابی لبابہ کے پاس یہ پیام لایا یہ سنکے ابولبابہ غضب مین آیا اور قاصد سے بولا جسنے تجھے
بھیجا ہے بے عقل ہے کیا ابوسفیان کی یہ راے ہے کہ ہم اوسکی پاس خاطر سے اپنے سبت کے روز سے
تجاوز کرینگے پھر اسکے ہم مین سے ایک قوم نے سبت مین تجاوز کی تھی تو اوسپر حق تعالے نے غضب نازل کیا کہ وہ
سب بہیئت بوزنہ و خوک مسخ ہو گئے لہذا ہم ڈرتے ہین کہ اگر کل کے روز ہم اطاعت ابوسفیان کی کرین تو ہم بھی
اوسیطرح ممسوخ شدون مین سے ہوجاوین یہ سنکر فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور جواب لایا کہ ابولبابہ اور اوسکے
ہمراہیون کا یہ گمان ہے کہ آگے یہود مین سے جن لوگون نے اپنے سبت مین تجاوز و تعدی کی تھی وہ لوگ بندر
اور سور ہوگئے تھے اس خوف سے ہم اطاعت ابوسفیان کی نکرینگے اور اپنے سبت مین تجاوز نکرینگے اگر ابوسفیان
کو منظور ہو تو تا انقضاے یوم سبت تاخیر کرے تب ابوسفیان کھڑا ہوا اور اپنے لشکر مین ندا دی اے معشر قریش
اور جو لوگ یہان حاضر ہون آگاہ ہو مین تمکو خبر دیتا ہون سوا اسکے نہین ہے کہ ہم بندرا و دستور کی نصرت کا
انتظار کرتے ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِنْ حِلْفِ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ یعنے اے پروردگار مین تیری طرف ہون
اور حلف بنی قریظہ سے علیحدہ و بیزار ہون اے قریش صبح کو محمدؐ کی طرف عزم کرو اور خندق سے نہ ہٹو یہانتک
کہ تمہارے تئین اول صبح فرصت ہوجاوے چنانچہ خبر اس بات کی جو ابوسفیان نے کہی تھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی تو مسلمانون کے دلون مین اندیشہ ہوا اور منافقون نے یقین کیا (یعنے مشرکین ضرور غلبہ کرینگے) پھر
حق تعالے نے ضعف و ناتوانی مومنین اور وفور کوشش اونکی اوس کام مین جو ہین وہ تھے ملاحظہ فرمائی اوسوقت

اونکے دلون پر تسکین و تسلی نازل کی کہ اونکے مدد کے لیے لشکر ملائکہ کا بھیجا اور مشرکین پر آسمان سے ایک ایسی سخت ٹھنڈی ہوا یعنے آندھی چلائی کہ اونکا کوئی ڈیرہ خیمہ نہ چھوڑا مگر یہ کہ اوسکو زمین پر بچھا دیا اور اونکے یہان کوئی آگ باقی نہ رہی مگر یہ کہ بجھا دی (یعنے اوس آندھی نے خیمے گرا دیے اور آگ تمام لشکر کی اوڑا دی کہ جس سے ایذا سردی کی بہت ہوئی) پھر کافرون نے اپنے لشکر مین صدائے تکبیر ملائکہ کی سنی اور گھوڑے وغیرہ جانور رسیان تڑا کر چھوٹ گئے اور خدا نے اونکے دلون مین رعب و ہیبت ڈال دی اوس وقت طلیحہ بن خویلد برادر بنی فقعس کھڑا ہوا اور لشکر مین پکارنے لگا کہ اے قوم ہر آئنہ محمد نے ابتیر شر کو ظاہر کیا (یعنے شر سحر) فالنجا النجا یعنی بس بچو اور بچاؤ اپنے تئین اور ہر قوم کے سالار نے اپنے اپنے قبیلے مین کوچ پکار دیا پھر لوگون نے کوچ کر دی اور اپنے بار اسباب کو ہلکا کر دیا کہ بقیہ اسباب کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ صدائے تکبیر برابر سنتے تھے اور آندھی اونپر برابر چل رہی تھی اور اوس آندھی کی شدت مین کوئی چیز اونکو نظر نہین آتی تھی یہان تک کہ وہ بھاگ نکلے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا یعنے کافی ہوا حق تعالے مومنین کے تئین لڑائی مین اور حق تعالے قوی اور غالب ہے القصہ آندھی برابر چلتی رہی اور کفار کے پیچھے پیچھے ملائکہ علی الاتصال تکبیر کرتے رہے یہان تک کہ وہ سب روحا کے دوراہے یعنے موضع مین پہونچے اور رسول خدا صلعم اور سارے مومنین بعد تکلیف شقت و شدائد اپنے مقام مین پھر آئے۔

ذکر غزوہ بنی قریظہ

اوس عرصے مین کہ رسول خدا صلعم اپنا سر دھوتے تھے ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک منبر کے اپنی تلوار میان سے کھینچے ہوئے آ کھڑے ہوئے پھر اونکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور بولین یا رسول اللہ یہ کیسے کہ وحیہ کلبی شمشیر برہنہ لیکر مسجد مین کھڑے ہین یہ سنکر رسول خدا صلعم نے خیال مطلع کیا (یعنے کہ یہ حلیہ جبرئیل کا ہے) اوسیوقت حضرت علیہ السلام اوٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے جبرئیل کیا خبر ہے جبرئیل نے کہا یا محمد حق تعالے آپسے عذر کرے تحقیق حق سبحانہ تعالے آپ کو حکم کرتا ہے کہ آج ہی آپ بنی قریظہ پر جائیے کہ حق تعالے اونکو کچلا کر ڈالنے والا ہے جسطرح چوپٹ مارنا انڈے کا زمین پر سخت اور بیشک حضرت علیہ السلام نے مسلمانون مین حکم پکار دیا کہ اپنے ہتھیارون کو شقت سخت اور امتحان صعوبت او ٹھالو پس یہ حکم سنکر سب نے اپنے ہتھیار او ٹھا لیے اور حضرت علیہ السلام نے اونپر ایک شخص کو افسر مقرر کر دیا کہ وہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ حصن بنی قریظہ تک پہونچے اور حال یہ ہے کہ حیے بن اخطب بنا بر اوس قول قرار کے جو بنی قریظہ سے استحکام کیا تھا اونکے پاس پہونچکر اونکے ساتھ حصار مین حاضر ہوا چنانچہ مسلمین قتال کرنے لگے اور اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص انصاری شہید ہوا (اور

ایسا ہوا کہ بعد روانگی لشکر طرف بنی قریظہ) آن حضرت صلعم اپنی دولتسرا مین تشریف لے گئے اور سر دھویا
اور اپنی حاجات سے فارغ ہو کر روانہ بطرف لشکر ہوئے اور حال یہود کا یہ تھا کہ مسلمانون کو عیب لگاتے تھے
اور عار دلاتے تھے بکذب وسحر یعنے اونکو کاذب وساحر کہتے تھے اور شان مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حق مین
ازواج نبیؐ کے ہجو کرتے تھے پھر جسوقت رسول خدا صلعم پاس اپنے اصحاب کے پہونچے تو ایک شخص مہاجرین
مین سے حضرت صلعم کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ حق تعالے بچاوے آپ پر فدا کرے آپ نے اونکا رستے
رستے فرمایا کسلیے پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ میرے حق مین تو نے یہود سے اذیت کی باتین بہت سنین
پس تو ناگوار رکھتا ہے اس بات کو کہ مین اوسکو سنون تب اوس مہاجر نے عرض کی البتہ بعضی باتین ایسی ہی
تھین پھر حضرت نے فرمایا البتہ اگر مجھے وہ دیکھینگے تو جو کچھ تو نے سنا ہے اب اوسمین سے کچھ نہ کہینگے
بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل حصن سے چند آدمیون کو اونکے نام لیکر آواز دی کہ یا ابالبابہ ویا سے
اور اخبثیہ کہ یہ لوگ اشراف اہل حصن مین سے تھے تب یہ لوگ حضرت کو جھانکنے لگے اور نظر آئے اور
کہنے لگے اے ابوالقاسم کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو فرمایا اے بندرون کے بھائیو دور ہو خدا انکو اپنی رحمت
سے دور اور خراب کرے ان لوگون نے جواب دیا اے ابوالقاسم آپ تو واللہ فحش گو نہ تھے اور حضرت علیہ السلام
نے یہ کلمات اسلیے کہے تا وہ لوگ حضرت سے دور رہ جاوین اور اونکو باتین ایذا دہی کی سنا دین سو ایسا ہی ہوا
(یعنے پھر اونکی طرف سے کوئی بات ایذا دینے والی کسی نے نہین سنی) بعد ازان آئی شب (یعنے کہین رات)
لڑائی ہوتی رہی اور اس عرصہ مین منافقین اون یہود سے کہلا بھیجتے تھے کہ حاضر ہونا محمد کے پاس اور اگر
وہ ارادہ نہین نکال دینے کا کرین تو ہرگز تم نکلنا نہ چاہیے قسم ہے اوس ذات کی جسکا نام سے حلف
کیا جاتا ہے اگر تمہارے سوا سے لڑائی کے تم آئے تو ہم تمہاری اعانت کرینگے اپنی جان سے اور بدد سلاح سے
اور ہم تمہارے ساتھ اپنی جانین صرف کرینگے اور تمہارے بارہ مین ہم کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم نکالے گئے
تو ہم بھی تمہارے لیے مدینے مین نہ ٹھہرینگے مگر تھوڑی دیر یا تھوڑے دن یہان تک کہ ہم تمسے آملین سے گے اسی
یہی معنی ہین قول خدا عزوجل کے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ
اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝
لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ
نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝
یعنے کیا تو نے نہین دیکھا اون لوگون کو جو منافق ہین کہ وہ اپنے اون بھائیون سے کہتے ہین جو کافر ہین

اہل کتاب ہین سے کہ اگر تم نکالے جاؤ گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور نکل جاوین گے اور ہم تمہارے
بارہ مین کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم لڑو گے تو ہم تمہاری نصرت کرینگے وحال آنکہ خدا شاہد ہے کہ
ہر آئنہ وہ کاذب ہین اگر وہ کافر اہل کتاب نکالے جاوین تو یہ منافق اونکے ساتھ نہ نکلین اور اگر وہ قتال
کرینگے تو یہ اونکی مدد نکرینگے اور اگر مدد کرینگے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگین گے بعد ازان پھر کوئی انکی مدد نکریگا۔
اور جبوقت یہود نصرت منافقین سے مایوس ہوے تو حق تعالے نے یہود کے دلون مین رعب وہیبت ڈالی
تب اون لوگون نے سوال کیا کہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کے پاس اذرعات اور اریحا کو چلے جاوین مگر
اوسی شرط پر جسطرح بنی النضیر سے نکلنے کے روز مصالحہ کیا تھا لیکن اس بات کا رسول خدا صلعم نے انکار کیا
مگر یہ کہ حکم پر حاضر ہون اس صورت مین اگر چاہونگا قبول کرونگا چاہونگا نکال دونگا تب اونہون نے کہا کہ
تو بہلا اوس سے فلان شخص کو ہمارے پاس بھیجے اسلیے کہ وہ اونکا خیر خواہ تھا پس وہ اونکے پاس آیا تو وہ لوگ
کہنے لگے اے فلان ہم حکم محمد پر قلعہ سے اوترین اوسنے کہا ہان مگر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا
اس سے مراد اوسکی یہ تھی کہ ذبح ہو جاؤ گے چنانچہ اون لوگون نے حکم پر حاضر ہونے سے انکار کیا اوسوقت
حق سبحانہ تعالے نے اپنے نبی پر وحی نازل کی کہ حضرت صلعم کو اوس شخص کے حال سے خبر دی فرمایا
لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ یعنے رنج مین نڈالین تجکو وہ لوگ جو کفر مین بڑی دوڑ کرتے ہین کہ وہ اون لوگون مین سے
ہین جو زبانی کہتے ہین ہم ایمان لاے وحالآنکہ اونکے دل ایمان نہین لاے یعنے ایسے لوگون کی باتون
تو غمگین نہو بعد ازان یہود نے بنی الاوس اپنے حلیفین کے پاس کسیکو بھیجا اور اونسے کہلا بھیجا کہ تم کیون نہین نفع
لیتے ہو اپنے بھائیون کے لیے یعنے ہمارے لیے جیسا کہ قبیلہ خزرج نے اپنے بھائیون کے لیے لیا تھا تب
بنو الاوس پاس رسول خدا صلعم کے گئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ آپ ہمارے حلیفون سے کیون قبول نہین کرتے
جیسا آپ نے خزرجیون کے حلیفون سے قبول کیا ہے فرمایا اے گروہ اوس کیا تم اپنے حلیفان کے
حق مین اس بات سے راضی نہین ہو کہ ہین درمیان اپنے اور اونکے کسی شخص کو حکم مقرر کرون اونہون نے کہا
بہت اچھا فرمایا اونسے کہو کہ اوس ہین سے جسکو چاہین اختیار و پسند کرلین تب اونہون نے سعد بن معاذ کو
قبول کیا اور اختیار کرنا اونکا سعد کو بموجب ارادہ الٰہی کے ہوا جیسا کہ خدا نے مقدر کیا تھا (یعنے عوض اونکی
سزا پانے کے) اور سعد اونپر از راہ غضب وغصہ کے شدید ترین مردم تھے اور یہ باعث اونکے اوس قول کا تھا کہ جب
وہ اونکے پاس پیغام رسول خدا صلعم لاے تو اونہون نے رات کو اوسکو وہ باتین کہی تھین تب رسول خدا صلعم نے
سعد سے فرمایا کہ اوس قوم نے تجکو حکم اختیار کیا ہے پس تو درمیان میرے اور اونکے حکم یعنے فیصلہ کر چنانچہ

دونون جانب سے عہد ومیثاق اس امر کا لیا کہ میرے فیصلہ کو قبول کرین اور جو مین فیصلہ کرون اوس پر راضی ہون
تب فریقین نے اس بات پر عہد کیا اوسوقت سعد نے بنی قریظہ کو حکم کیا کہ حصار سے اوتر آؤ اور ہتھیار رکھدو
پس اون لوگون نے ایسا ہی کیا پھر سعد نے اونکے حق مین یہ حکم کیا کہ اونمین جو مقاتل ہین یعنے جو لڑنیوالے ہین
وہ قتل کیے جاوین اور اطفال وزنان بندی مین لیے جاوین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے
اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے تحقیق کہ تیرے اس حکم سے حق تعالے اور ملائکہ اور سارے
مومن راضی ہوے اور اسی امر کا مین بھی مامور ہوا ہون آخر اونکی مشکین باندہی گئین اور قتل کیے گئے اور
راوی نے کہا ہے کہ حیی بن اخطب حاضر کیا گیا تو اوس سے رسول خدا صلعم نے فرمایا اے دشمن خدا
کیا تجھکو خدا نے خوار نہین کیا اوسنے کہا ہر ذی روح ذائقہ موت کا پانیوالا ہے اور تیرے سے یعنی کبھی یکوقت
مین نہ تھا کہ مین اوس سے تجاوز نہین کرسکتا اور تمہاری عداوت مین اپنے نفس کو ملامت نہین کرتا ہون
اور مین آج وقت فراق دنیا کے گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ تم کاذب ہو اور بے شبہہ مین تمہارا دشمن
ہون پس حضرت علیہ السلام نے حکم اوسکے قتل کا کیا تا آنکہ وہ قریب احجار الزیت کے جو مدینے مین بازار
کی جگہ ہے مارا گیا پھر حق تعالے نے یہ آیہ اپنے نبی پر نازل کی وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ
مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا
وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِیَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا یعنی جو لوگ مددگار کفار کے تھے اہل کتاب
مین سے اونکو حق تعالے نے اونکی گڑہون سے نیچے اوتار دیا اور اونکے دلون مین ہیبت ڈالی کہ تم اونمین
ایک فریق کو قتل کرتے تھے اور ایک فریق کو تمنے بندی بنایا اور تمکو وارث کیا اونکی زمین اور ملک اور اونکے اموال کا اور اوس
زمین کا جسپر تمہارا پانوان نہین پڑا تھا اور وہ زمین ایسی کہ جسکو تمنے نہین روندا تھا خیبر ہے جسکا وعدہ حق تعالے
نے دوسرے قرآن مین کیا تھا اور اوس روز بنی قریظہ کی بندی ساتسو چالیس آدمی کی تھی اوسوقت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ان بندیون کا پانچ حصہ آپ کیون نہین کرتے اسلئے جیسا کہ روز بدر وہان کی
غنیمت کا آپ نے پانچ حصہ کیا تھا (یعنے پانچوان حصہ خمس نبی کا اور چار حصے تقسیم ہوا سپاہیون) فرمایا
مین اسکا پانچ حصہ نکرونگا بلکہ یہ وہ چیز ہے جسکو حق تعالے نے خاص میرے لیے بلا شرکت غیرے مقرر
فرمایا ہے اوسمین مومنین کی شرکت نہین ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ
مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی یعنے جو غنیمت کہ حق تعالے اپنے نبی کو اہل قری سے
دلاوے سو وہ مخصوص ہے واسطے خدا کے اور مخصوص ہے واسطے رسول خدا اور واسطے اقربا کے پس مراد
اہل قری سے قریظہ ونضیر وفدک وخیبر ہے اور قریہ عرینہ ہے جنکا وعدہ حق تعالے نے قبل از فتح فرمایا تھا

مین سے اور وہ جماعت اصحاب مین تھا اوسنے کہا محمد کیونکر گمان رکھتے ہین کہ وہ حال غیب جانتے ہین اور
جو بات کل ہونے والی ہے اوسکی خبر ہمکو دیتے ہین وحالانکہ وہ نہین جانتے ہین کہ اونکا ناقہ کہان ہے بھلا جو
شخص اونکے پاس اوس غیب کی خبر لاتا ہے وہ کیون نہین اوس ناقہ کی بھی خبر دیتا ہے پس ایک اور شخص
اوسکے یارون مین سے بولا خاموش ہو واللہ اگر محمد اس بات کو جانین گے تو وہ کہین گے کہ اس باب مین
مجھپر وحی آئی ہے تب وہ شخص اپنے یارون کے پاس سے اوٹھکر پاس رسول خدا صلعم کے آیا تو دیکھا کہ
حضرت اپنے اصحاب سے وہی باتین بیان کر رہے تھے جو کچھ کہ وہ شخص اپنے یارون مین کہتا تھا اور ناگاہ
رسول خدا صلعم اوسوقت فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقین مین سے مجھپر شماتت کرتا ہے اور گم ہونے سے
میرے ناقہ کے خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کیا محمد کو گمان ہے کہ وہ غیب جانتے ہین بھلا وہ شخص جو
اونکے پاس غیب لاتا ہے وہ ہی کیون نہین خبر ناقہ کی دیتا ہے اور کیون نہین بتاتا ہے کہ وہ ناقہ کس جگہ ہے
اور قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی وہ جھوٹھا گمان کرتا ہے اس بات کا کہ مین غیب جانتا ہون وحالانکہ
مین غیب نہین جانتا البتہ مجھے خبر دی ہے حق تعالے نے اوس جگہ سے جہان میرا ناقہ ہے پس وہ ناقہ
اس شعب مین نکیل اوسکی ایک درخت مین اٹک گئی ہے یہ سنکے لوگ دوڑتے ہوے شعب کی طرف نکلے
ناگاہ دیکھا کہ مہار اوس ناقہ کی جسطرح حضرت نے کہا تھا ایک درخت مین لٹکی ہے تا آنکہ لوگ وہ ناقہ کو لائے
اور وہ منافق دیکھ رہا تھا آخر وہ اوسیوقت اوسجگہ ایمان لایا اور حضرت کی تصدیق کی اور اپنے یارون پاس
پھر آیا اونکو اوسی جگہ جہان چھوڑ گیا تھا بیٹھا پایا اور اونسے کہا مین تمھین خدا کی یاد دلاتا ہون یعنے اوسکی قسم
دیتا ہون کہ آیا کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے اوٹھا تھا یا میری اوس بات کا میرے پیچھے کسی سے ذکر کیا ہے
(یعنے کوئی اپنی جگہ سے اوٹھا تو نہین اور میری بات کسی سے کہی تو نہین) اونہون نے کہا اللہم ایسا نہین ہوا
تب اوسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشبہ محمد رسول ہے خدا کا ولیکن مین ہرگز اسلام نہین لایا تھا
الا آجکے روز اون لوگون نے پوچھا اسکا باعث کیا ہوا اوسنے کہا مین نے محمد کو جا کر جو دیکھا تو وہ اپنے
اصحاب سے وہی ذکر کر رہے تھے جو باتین مین نے تمسے کہی تھین پس مین گواہی دیتا ہون کہ البتہ حق تعالے
نے اوسکو آگاہ و مطلع کر دیا اور وہ صادق ہے بعد ازان حضرت نے اوس منزل سے کوچ کیا یہان تک کہ
جب مدینے کے قریب پہونچے تو دو آدمیون نے آپسمین مجادلہ کیا اور ایک اون دونون مین بنی عامر
سے تھا اور دوسرا جہینہ سے پس عبد اللہ ابن ابی نے مدد کی اپنے حلیف کی جو جہینہ سے تھا اور زبردستی کی
عامری کی ایک شخص نے مہاجرین مین سے کہ اوسکا نام جعال تھا کہ وہ فقرائے مہاجرین مین سے تھے پس
عبد اللہ بن ابی نے اس بات سے تعجب کیا اور کہنے لگا اسے جعال اب تو اس مرتبہ کو پہونچا یعنے تو میرے

مقابلے مین عامری کی مدد کرتا ہے جعال نے کہا اس کام کے کرنے مین کون مجکو مانع ہے اور سخت ہوئی
زبان جعال کی عبداللہ پر تب عبداللہ نے جعال سے کہا کہ مثل میری اور مثل تیری ویسی ہی ہے جیسی اگلے
لوگون نے کہی ہے کہ سَمِّنْ كَلْبَكَ يَأْكُلُكَ یعنے اپنے کتے کو فربہ کر کہ وہی تیرا گوشت کھاوے گا قسم ہے
اوسکی جسکی عبداللہ قسم کرتا ہے کہ مین تجکو چھوڑ دونگا تو میری ہمہ وغم مین غیر اس حال کے یعنے بدتر اس حال سے تب
اوس سے جعال نے کہا کوئی ایسا نہین ہے اور جعال نے معلوم کر لیا جو کچھ عبداللہ نے اس بات سے اشارہ
اور طعنہ کیا پھر جعال نے کہا کہ رزق خدا کے ہاتھ ہے تب عبداللہ اپنے یارون پاس گیا اور غضب و غصہ مین تھا
اور قوم سے کہنے لگا اگر تم اپنے کھانے کو ان لوگون سے روک رکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ لوگ وہ ہین کہ
جب تمنے اونکو ہمارا کھانا کھلایا آخر وہ تمہاری ہی گردنون پر سوار ہو بیٹھے اور یہ لوگ قریب ہین اس بات کے
یعنے اس سے بعید نہین کہ محمد کو چھوڑ کر اپنے اقربا اور احبا سے جا ملین گے اور جب یہ لوگ اونکے گرد سے الگ
ہو جاوینگے تو یہ کچھ نفع نہ دینگے یعنے کچھ کام نہ آوینگے اور اسیطرح عبداللہ اپنے یارون پر بہت غصہ کرتا تھا اور
کہتا تھا کہ اگر جعال محمد کے پاس جاکر میرا شکوہ کریگا تو شکایت کریگا یہ گمان کرکے کہ مین ظالم ہون اور البتہ قسم
مجکو اپنی زندگانی کی مین ظالم ہون جب کہ ہم محمد کو مکہ سے لائے وحال آنکہ اونکو اونکی قوم نے وہان سے
نکال دیا تھا اور ہمنے اونکو برابر اپنی جانون کے آرام دیا اور ہمنے اونکو اپنی گردنون پر مالک حاکم بنایا واللہ اگر
ہم مدینہ مین پھر کر جاوینگے تو وہان سے محمد کو نکال دینگے اور ہم اپنے اوپر کسی کو اپنون مین سے رئیس مقرر کرینگے
اور اس قول سے وہ دشمن خدا اپنے تئین مراد لیتا تھا یعنے مین حاکم و سردار ہونگا اور وہ گمان رکھتا تھا کہ وہ
بذات خود اور از روے اپنی قوم کے محمد سے اور اونکے اصحاب سے زیادہ تر عزت دار اور اونسے غالب تر ہے
چنانچہ اوسکی ان باتون کو زید بن ارقم انصاری نے سنا اور وہ اون دنون نوجوان تھے تو اونہون نے کہا واللہ
تو ہی ذلیل و حقیر اور مبغض ہے اپنی قوم مین یعنے تیری قوم خود تجھسے بغض و عداوت رکھتی ہین اور محمد صلعم خدا کی
جانب سے یعنے فضل خدا سے مرتبہ عزت و کرامت پر ہین اور مسلمین کی طرف سے مقام مودت و محبت مین ہین
یعنے اونکے محبوب ہین پھر اوس سے کہا واللہ اب کبھی تیرے ساتھ دوستی نرکھونگا اور تجکو اپنا دوست نجانونگا
تب عبداللہ بن ابی نے زید سے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے مین تو کھیل کی باتین کرتا تھا یعنے بازیچہ
اور دل لگی بازی کرتا تھا پس زید اوسکی محفل سے اوٹھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین آئے اور باتین عبداللہ
کی حضرت سے بیان کین حضرت اس بات سے اپنے دل مین سخت مکدر ہوے اور یہ خبر مشہور ہوئی کہ زید
ابن ارقم نے جو کسی بات کی خبر حضرت کو سنائی ہے تو آنحضرت صلعم عبداللہ پر غضبناک ہین پھر حضرت
علیہ السلام نے عبداللہ کو بلوا بھیجا تب عبداللہ چلا اور اوسکے ساتھ بہت سے انصاری آئے تاکہ اوسکے

شریک ہون اور اوسکی مدد کرین اور زید کو جھوٹھا کرین اور اونکو طمانچے لگوائین پھر جب عبد اللہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچا تو حضرت نے اوس سے فرمایا جس بات کی خبر مجکو پہونچی اوسکا کہنے والا تو ہی ہے اوسنے کہا نہین قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین نے ان باتون مین سے کچھ کبھی نہین کہا اور زید بیشبہہ جھوٹھا ہے اور مین نے کوئی عمل ایسا جسکے سبب خدا مجھے داخل جنت کرے کبھی نہین کیا جو میرے نزدیک قریب تر و بہتر ہو میرے اوس جہاد سے جو مین نے آپکے ہمراہ کیا ہے اور انصار نے اوسکی تصدیق کی اور کہا یا رسول اللہ یہ شخص ہمارا بزرگ اور رئیس ہے آپ اسپر اوس لڑکے کی بات سچ نہ سمجھیے کہ انصار کے لڑکون مین سے وہ ایک لڑکا ہے جو آپ کے پاس کذب و تہمت لایا ہے تب رسول خدا صلعم نے اوس سے درگذر کیا اور اوسکا عذر قبول کیا اور ملامتی واسطے زید کے انصار مین فاش ہوئی کہ زید نے رسول خدا صلعم سے جھوٹھ کہا تھا سو حضرت نے اوسکو جھوٹھا کیا بعد ازان وہان سے حضرت علیہ السلام نے مدینے کی طرف کوچ کیا اور معمول زید بن ارقم کا یہ تھا کہ جب حضرت کوچ کرتے تھے اور سوار ہوتے تھے تو وہ ہمراہ رہتے تھے اور راہ مین حضرت سے باتین کرتے چلتے تھے مگر بعد اس مقدمہ کے زید کو ایسی شرمندگی ہوئی کہ وہ قریب حضرت کے نہ راہ مین چلتے تھے اور نہ مقام مین سامنے جاتے تھے تب حق تعالے نے بابت عذر زید اور تکذیب عبد اللہ کے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ یعنے کہتے ہین اگر ہم پھرینگے طرف مدینے کے تو عزت دار لوگ نکال دینگے مدینے سے ذلیلون کو حالانکہ عزت مخصوص ہے واسطے خدا کے اور واسطے اوسکے رسول کے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے ہین اوسوقت رسول خدا صلعم اپنے ناقہ پر سوار ہوکر درمیان لوگون کے پھرنے لگے یہان تک کہ زید کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے پس حضرت نے زید کا کان پکڑا اور ملا یعنے گوشمالی کی یہان تک کہ زید کا چہرہ سرخ ہوگیا (یعنے تعب و خوف سے یا یہ کہ خوشی سے) بعد ازان حضرت نے اوسسے ارشاد کیا کہ اے زید خوش ہو خوشی کر کیونکہ حق تعالے نے عذر تیرا پذیرا کیا اور تجکو سچا کیا اور اسی آیت کو آپ نے پڑھا و بعد ازان حضرت مدینے مین تشریف لائے اور مقیم رہے جب تک قیام اونکا خدا نے چاہا یہ ماجرا غزوہ بنی المصطلق کا تھا

ذکر غزوہ بیر معونہ

بعد ازان کہ حضرت رسالت مآب صلعم مدینے مین تشریف لائے تب اپنے اصحاب مین سے ایک لشکر مختصر جانب بیر معونہ کے روانہ کیا اور اوس لشکر کے ہمراہ ایک شخص کو بنی سلیم مین سے جنکا نام عمرو بن اسما بن الصلت تھا کر دیا یعنے اونکو سالار لشکر کیا پس وہ لوگ روانہ ہوے یہان تک کہ جب پہونچے اوس مقام پر

کہ اوس پانی یعنے بیر معونہ سے پہر دن کی راہ باقی تھی تو وہان اوترے اور شب باشی کی اور اون اصحاب مین سے چار آدمیون نے اونٹ اپنا گم کیا اور وہ اوسے ڈھونڈہنے لگے اور اصحاب کوچ کر گئے اور صبح کو اوس پانی پر پہونچے ناگاہ وہان ایک بڑا قبیلہ اوترا ہوا تھا کہ اونہون نے اصحاب کو گہیر لیا اور قتال سخت کرنے لگے اور عروہ سے بولے کہ تو ہماری امن مین ہے تو چاہیے ہماری طرف آجا یا ہمارے غیر کے پاس جا عروہ نے کہا مین نے رسول خدا صلعم سے عہد کیا ہے کہ مین ہاتہ اپنا مشرک کے ہاتہ مین کبھی نہ دونگا اور نہ اوسکو اپنا دوست و مددگار کرونگا تا آنکہ وہ سب اصحاب درمیان کفار کے گہر گئے اور جب اونکو یقین ہوا کہ ضرور ہم قتل ہونگے تب اونہون نے دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ يُّبَلِّغُ عَنَّا رَسُوْلَكَ غَيْرَكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنَّا السَّلَامَ فَاِنَّا قَدْ رَضِيْنَا یعنے اے پروردگار اسوقت ہم تیرے سواے اور کسیکو نہین پاتے جو ہماری جانب سے تیرے رسول کو خبر پہونچاوے پس تو ہی اوسکو ہمارا اسلام و پیام پہونچا دے کہ البتہ ہم سب راضی برضا ہین چنانچہ حق تعالے نے اپنے نبی صلعم کو اس واقعہ سے مطلع کیا پہر حضرت صلعم نے اونکی خبر مرگ اور سنانی مہاجرون کو سنائی اور فرمایا کہ اصحاب تمہارے بیر معونہ پر مارے جاتے ہین یعنے مارے گئے تم لوگ اونکے لیے استغفار طلب آمرزش کرو خدا سے اور اونہون نے تمہپر سلام بہیجا ہے اور ایسا ہوا کہ اون چارون آدمیون نے جب بعد صبح کے اپنا اونٹ جو گم کیا تھا پایا تو اپنے اصحاب کی طرف آگے بڑھے یہانتک کہ جب قریب اوس پانی یعنے بیر معونہ کے پہونچے تو اونکو ایک چہوکری قبیلہ بنی عامر کی ملی اونسے پوچہا کہ کیا تم لوگ اصحاب محمد سے ہو تب ان لوگون نے اوس لڑکی کو کچہ جواب نہ دیا تب اونسے مکرر پوچہا آیا تم لوگ محمد کے اصحاب ہو سو ان لوگون نے بامید اس بات کے کہ وہ اسلام قبول کرے گی تو جواب دیا کہ ہان ہم اصحاب محمد ہین تب اوس لڑکی نے کہا تمہارے بہائی سب مارے گئے اور وہ لوگ بنو عامر بیر معونہ پر ٹھہرے ہین پس اونسے بچو اپنی جانون کو بچاؤ پہر اون چارون مین سے ایک نے اپنے یارون سے کہا کہ ذرا انتظار کرو یہانتک کہ مین تمہارے پاس خبر لاؤن تب وہ ایک بلندی پر چڑہ گیا ناگاہ وہان سے دیکہا کہ سب اصحاب اوسکے بیر معونہ پر مقتول پڑے ہین پس وہ اپنے یارون کی طرف پہر آیا اور اونکو خبر دی اور اونسے مشورہ پوچہا کہ اب تم لوگون کی کیا راے ہے اونہون نے کہا مناسب یہ ہے کہ ہم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس پہر چلین اور اس خبر کو بیان کرین مگر اوس ایک نے کہا لیکن مین واسطے پہرنے کے آج کے روز یہانتک کہ مین بہی اپنے یارون کے کہانے کہاؤن یعنے اونکی طرح مین بہی مزا موت چکہون اور تم لوگ جاکر میری طرف سے رسول خدا صلعم کی خدمت مین سلام عرض کیجیو یہ کہکر آگے بڑہا یہانتک کہ بیر معونہ پر پہونچکر اونپر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے ضرب وار کیے اور اونمین سے چند آدمی مارکر خود بہی شہید ہوا

اور یہان یہ تینون اصحاب بغیر بہت جلد روانہ ہوے یہان تک کہ جب یہ تینون تہوڑی رات گئے مدینے کی بلندی پر پہونچے تو ناگاہ انکو دو آدمی بنی سلیم کے ملے اور درمیان ان دونون اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حلف وعہد تھا پھر ان تینون نے اون دونون سے پوچھا کہ تم دونون کون ہو اونہون نے کہا ہم دونون بنی عامر سے ہین اور وہ دونون نہین جانتے تھے کہ بنو عامر نے کیا کیا ہے (یعنی بیر معونہ مین) تب ان تینون نے کہا کہ بے شک یہ دونون اون لوگون مین سے ہین جنہون نے ہمارے بھائیون کو قتل کیا ہے چاہیے کہ اپنے بھائیون کا بدلا لو تب ان تینون نے اون دونون کو قتل کر ڈالا اور ان دونون کا رخت وسلاح لے لیا اور خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوکر جو کچھ انکے بھائیون پر گذری تھی حضرت سے بیان کیا اور اونکو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام کو پیشتر اطلاع اس واقعہ کی ہوچکی تھی پھر ان لوگون نے عرض کی یارسول اللہ ابتدا شام کے ہم لوگ تاریکی شب مین مدینے کے قریب آئے تو دو آدمی بنی عامر سے ہمکو ملے ہم نے اون دونون کو قتل کیا اور یہ اون دونون کے رخت وسلاح ہین حضرت علیہ السلام نے فرمایا بلکہ وہ دونون بنی سلیم سے میرے حلیف تھے تم لوگون نے بہت برا کام کیا اور حضرت صلعم کو بہت ناگوار ہوا او سوقت حق تعالے نے اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنی اے ایمان لانے والو خدا اور رسول کے سامنے جلد بازی نکیا کرو اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ بدون تعیت نبی اور بلا حکم کسی کے قتل مین جلدی نکیا کرو یہان تک کہ نبی سے مشورہ کرلیا کرو پس حق تعالے نے اس بارہ مین سبکو نصیحت فرمائی وبعد ازان اون دونون مقتولون کی قوم حضرت علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہمارے اصحاب مین سے دو شخص آپ کے پاس آئے تھے اور آپ ہی کے یہان مارے گئے فرمایا تمہارے دونون صاحب نے اپنے تئین ہمارے دشمنون کے ساتہ منسوب ومشتبہ کیا تھا ولیکن قریب ہے کہ ہم دونون پر خون بہا انکا ادا کرین آخر حضرت علیہ السلام نے ایسا ہی کیا یعنی خون بہا ادا کیا ؁

ذکر غزوۂ بنی المصطلق

بعد ازان رسول خدا صلعم نے مسلمین کو حکم کیا کہ مستعد وتیار ہوئیں لوگ آمادہ ہوگئے تب حضرت علیہ السلام نے اونکو اپنے ارادے سے مطلع کیا کہ ہم قصد بنی المصطلق کا رکھتے ہین جو ایک قبیلہ ہین بنی خزاعہ سے اور فرمایا کہ اہل تہامہ نہین جانتے ہین کہ مین اسی سال اونکی طرف جانے والا ہون ولیکن مشہور کرنے والا ہون ارادہ خروج اپنا طرف ملک شام کے تا کہ اہل تہامہ کو اونکے جاسوس اس بات کی خبر پہونچاوین چنانچہ لوگ اپنی تیاری سامان سے فارغ ہوے تب رسول خدا صلعم روانہ ہوے اور نبی صلعم

الشار کے گھروں کی راہ لی یعنے اونکی بستی کی طرف سے چلے گویا کہ شام کیطرف جاتے ہین چنانچہ تمام اوس روز اوسی برخ چلے گئے جب شام ہوئی تو مقام کیا بعد ازان پھر سے سامنے تھامد کے یہان تک کہ نزدیک تھیرات کے راہ سے مڑ گئے پھر وہان سے تیز روی کرکے بنی المصطلق پر دوڑ ماری بس قتل کیا اور اشیا سے کثیر لوٹ مین لیا اور اوسی روز جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار ہاتھ آئین بعد ازان بہت جلد مدینے کی طرف پھر پڑے اس خوف سے کہ مدینے پر کوئی چھاپہ مارے پس شتابی روز اور روی مین بہت جلدی کی تا آنکہ صبح ہوئی تو ٹھہر سے واسطے مقابلہ حارث بن ابی ضرار کے جو پیچھے آتا تھا اور اوسنے قسم کھائی تھی کہ نہ پھرونگا جب تک بعض اصحاب کو قتل کرونگا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے وہان پر قیام کیا اور لوگون کو حکم کیا کہ اپنے سرون کو رکھین (یعنے تکیون پر کہ کنایہ خواب وآرام سے ہے) اور فرمایا کمر نہ کھولنا غرض لوگون نے ایساہی کیا اور جن لوگون نے ارام کیا اونکی نگہبانی کے واسطے کچھ لوگون کو پاسبان مقرر کیا اور پاسبانون پر حارثہ بن النعمان کو افسر کیا تب حارثہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ تم لوگ سو رہو اور مین بجائے تمہارے حراست کو کفایت کرتا ہون اگر کچھ دیکھونگا تو تمکو خبردار کرونگا پس اون میان مین کہ وہ جاگتے ہوئے قرآن پڑھتے تھے اور اوسکے یار یعنے گروہ پاسبانان سوتے تھے کہ یکایک حارث بن ابی ضرار حارثہ کے قریب پہونچکر اوسکو تیر مارا پر تیر اوسکو نہین لگا اوسکے قریب آپڑا اور حارثہ نے لوگ یعنے نگہبانان جاگ پڑے اور حارث کو تلاش کیا مگر اوسکو نپایا اور کہنے لگے اسنے حارثہ تو حارث سے غافل ہوگیا یہان تک کہ اوسنے آکر تیر مارا حارثہ نے کہا نہین میں غافل نہین ہوا ولیکن مین نے چاہا تھا کہ وہ مجکو آگاہ کرے تیر سے یعنے مجھے تیر مارے تب مین تمکو خبردار کرون اور ایسا ہوا کہ حال قریب آنے حارث کا اور غافل ہوجانا نگہبانون کا اور اوسکی تلاش مین جانا اصحاب کا آگے کعب بن مالک سے ذکر ہوا تو بسبب اسکے نیند اونکی جاتی رہی اوسیوقت وہ خدمت رسول خدا صلعم مین آکر حاضر ہوئے اور پایا حضرت تلوار لیے صبح تک کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوئے ناگاہ دیکھا کہ کعب تلوار لیے ہوئے سرہانے کھڑا ہے فرمایا اے کعب تیری تئین کیا امر پیش آیا کعب نے عرض کی مجھسے لوگون نے بیان کیا قریب آنا حارث کا مجھسے اور غافل ہوجانا اصحاب کا اور تلاش کرنا اوسکا تو نیند میری جاتی رہی تب مین آپکی جناب مین نگہبانی کے لیے حاضر ہوا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے اونکی تحسین کی پھر لوگون نے وہان نماز صبح پڑھی اور سوار ہوئے اور مدینے مین پہونچے اور رسول خدا صلعم نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کیا اور مہر اسکا یہ مقرر کیا کہ یعنے جو قوم جویریہ کی اسیر تھی اونکو رہا کر دیا اور یہ امر بعد آنے حارث کے ہوا کہ وہ واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی کے (یعنے واسطے چھوڑا لیجانے جویریہ کے) آیا تھا اور نکاح کرنا حضرت کا جویریہ سے ناگوار ہوا اگر اوسکے قرابتدارون نے

ایک نے عقد تزویج جویریہ کا ساتھ حضرت علیہ السلام کے کر دیا تھا ثابت حارث نے اس بات پر اوس شخص کو
سخت ملامت و سرزنش کی اور جب رسول خدا صلعم وقت خروج مدینے سے ارادہ بنی المصطلق کا رکھتے تھے
اوسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا تھا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ
شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ
ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى
وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ ۝ یعنے اے آدمیو خدا سے ڈرو کہ البتہ زلزلہ قیامت کا امر عظیم ہے
اوس روز اوسکو دیکھوگے کہ ہر دودھ پلانے والی پلانا دودھ کا یا دودھ پلانے کو بھول جاویگی اور ہر حاملہ حمل اپنا
ڈال دیگی اور تو لوگون کو دیکھیگا کہ مستوالے نظر آئینگے وحال آنکہ وہ متوالے نہون گے ولیکن عذاب خدا
سخت ہے (یعنے یہ حالت لوگون کی بخوف عذاب کے ہوگی) اوسوقت آنحضرت صلعم ٹھہر گئے اور لوگ بھی
سب ٹھہر گئے پھر حضرت علیہ السلام نے ان دونون آیتون کے ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی یعنے دونون
آیتون کو باواز بلند پڑھا اور پھر اعادہ کیا یعنے چند بار پڑھا جتنی بار خدا نے چاہا بعد ازان فرمایا اے گروہ
مردم تم جانتے ہو کہ وہ روز کونسا روز ہے لوگون نے عرض کی خدا اور رسول خوب جانتے ہین آنحضرت
نے کئی مرتبہ اسی سوال کا اعادہ کیا اور لوگون نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور رسول اوسکا
تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ وہ دن وہ ہوگا جسمین حق تعالے آدم علیہ السلام سے فرماویگا
کہ اے آدم بھیجا ہے لشکر جہنم کا (یعنے جہنم کی طرف) تو وہ عرض کرینگے اے پروردگار میرے کس قدر
بھیجا حق سبحانہ تعالے فرماویگا کہ ہر ایک ہزار مین سے نوسو ننانوے طرف آتش دوزخ کے
اور ایک شخص طرف جنت کے یہ سنکر جو سزاوار ہونگے وہ صدمہ حزن واندوہ سے بیہوش ہو جاوینگے
اور جو کم عمر ہونگے وہ خوف سے بوڑھے ہو جاوینگے اور وہ دن وہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے
يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا یعنے وہ دن لڑکون کو بوڑھا کردیگا غرض یہ ارشاد
حضرت کا لوگ سنکر زار زار رونے لگے یہان تک کہ اول منزل مین پہونچکر مقام کیا تو لوگ حضرت صلعم
کی خدمت مین جمع ہوے اور عرض کی یا نبی اللہ ہمنے کبھی کوئی ایسی بات نہین سنی جو دل کو تکلیف دینے والی
اور پھر دشوار تر ہو زیادہ اس بات سے جو آج ہمنے سنی ہے (یعنے جو بات ہمنے آج سنی ہے اس سے
زیادہ کوئی بات دشوار تر ہمنے کبھی نہین سنی تھی) یہ سنکر رسول خدا صلعم ہنس پڑے اور اونکو بشارت دی
اور فرمایا کہ خوش ہو کہ قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین محمد کی جان ہے مین البتہ امید رکھتا ہون کہ
تم لوگ اہل جنت کے تہائی ہو بعد ازان فرمایا بلکہ مجھکو امید ہے کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو بعد ازان فرمایا

بلکہ امید ہے کہ اہل جنت میں کثرت تمہاری نصف سے زیادہ ہوگی کیونکہ جب حق تعالیٰ نے میرے سامنے ساری امتون کو پیش کیا تو مین نے بعضون کو انکی دیکھا ہمراہ تین آدمی یا چار یا دو کے اور بعضون کو دیکھا کہ اونکے ساتھ ایک آدمی ہے اور بعض نبی کو دیکھا کہ وہ تنہا آیا ہے کہ کوئی اوسکی امت سے اوسکے ساتھ نہین ہے بالاخر مین نے ایک امت کو آتے دیکھا کہ اونکی کثرت سے مین متعجب ہوا اوسوقت مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو تب مین نے کہا اے میرے پروردگار کیا یہ میری امت ہے فرمایا نہین بلکہ یہ موسیٰ ہے اور اوسکے ساتھ والے ہین یعنے اوسکی امت ہین پھر مین نے دوسری امت دیکھی کہ اوسکی کثرت سے بھی مجھے حیرت ہوئی پھر مین نے کہا اے میرے پروردگار یہ میری امت ہے فرمایا نہین یہ یونس ہے اور اونکی امت ہین بعدازان مین نے ایک اور امت دیکھی پھر مین نے کہا اے میرے پروردگار کیا یہ امت میری ہے فرمایا نہین بلکہ یہ عیسیٰؑ بن مریمؑ اور اوسکی امت ہے ونناگاہ مین نے عیسیٰ کے ہمراہ بہت سے لوگ دیکھے تب مین نے عرض کی اے میرے پروردگار آخر میری امت کہان ہے فرمایا اے محمدؐ دیکھ تب مین نے مکے کی جانب دیکھا تو ناگاہ مین نے لوگون کو کثرت سے دیکھا بعدازان فرمایا دیکھ پھر مین نے شام کی طرف دیکھا تو اسیقدر لوگ دیکھے بعدازان فرمایا نظر کر پھر مین نے نظر کی جانب عراق کے تو ویسے ہی مثل دیکھا پھر فرمایا نگاہ کر تو مین نے اپنے نیچے نگاہ کی ناگہان ہر چیز کو دیکھا کہ وہ چل پھر رہی (یعنے ہر ذی روح امت محمدیہ ہے) تب فرمایا حق تعالیٰ نے اے محمدؐ اب تو راضی ہوا مین نے عرض کی ہان اے میرے پروردگار البتہ مین راضی ہوا پھر فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے تہ ان لوگون کے ساتھ ستر ہزار ہین جو بغیر حساب داخل جنت ہونگے (یعنے منجملہ امت محمدیہ) یہ سنکے عکاشہ بن محصن الاسدی جو منجملہ بنی غنم بن دودان تھے کھڑے ہوگئے اور عرض کی یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجیے کہ مجھے اونہین نوتے ہزار مین شمار کرے فرمایا حق تعالیٰ نے تجکو اونہین مین شمار کیا یہ سنکے ایک اور شخص انصار مین سے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے میرے حق مین بھی حق تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ میرے تئین بھی اونہین لوگون مین محسوب کرے فرمایا اس بات مین عکاشہ نے تجھسے سبقت کی (یعنے جو اونہین ہونے والا تھا وہ تجھسے سبقت کر گیا) بس یہ تھی حکایت ماجرائی المصطلق کی

ذکر غزوۃ الحدیبیہ

بعدازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے ندا کرادی جیساکہ اس باب مین حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اے محمدؐ تو لوگون مین حج کے لیے ندا کرا دے کہ وہ تیرے پاس حاضر ہون پیادہ پا بھی اور اونٹون پر سوار ہوکر تو وہ سب آوینگے راہ دور دراز سے یہ سنکے عبداللہ بن جحش برادر زینب

بن وردان کے کھڑے ہوئے اور وہ بیٹے تھے بنی کی پھوپھی کے جو بہن تھین حضرت کے والد ماجد کی پس اونھون نے
کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال یعنے حج ہر سال ہوگا چنانچہ رسول خدا صلعم اس بات سے غضبناک ہوئے اور
فرمایا قسم ہے مجکو اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر مین تیرے سوال پر ہان کہدیتا تو ہر آئینہ حج
ہر سال واجب ہوجاتا اور جب واجب ہوجاتا تو تم ہرگز ادا نکرسکتے پس چھوڑ دو تم مجکو جو کچھ چھوڑ دیا ہین نے یعنے
جو کچھ مین نے تمسے واگذاشت کردیا ہے اوسکا سوال تم مجھسے کیون کرتے ہو تب حق تعالے نے اپنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر اس باب مین یہ آیہ نازل فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ
اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ
عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ
فَاَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِیْنَ یعنے اے اہل ایمان بہت ایسی چیزون کا سوال نکیا کرو کہ اگر وہ تمپر
ظاہر ہوا کرے تو تمکو ناگوار اور دشوار معلوم ہو اور اگر سوال کروگے ویسی چیزون سے تو وقت نزول قرآن تمپر
ظاہر ہوجاویگی عفو کیا حق تعالے نے اوسنے اس بات کو یعنے درگذر کیا اور حق تعالے آمرزگار و بردبار ہے
البتہ وہ لوگ جو تمسے پہلے تھے وہ ایسے سوالات کرچکے ہین پھر وہ منکر بھی ہوگئے ہین الغرض رسول خدا صلعم نے
حکم کیا کہ لوگ تیاری سامان حج کی کرین اور اس بات کا خیال نرکھتے تھے کہ اہل مکہ درمیان اونکے اور حج کے حائل
و حارج ہونگے پھر ہدی ساتھ لیچلے اور بال گوندہ لیے اور میقات ذی الحلیفہ سے لبیک کہتے ہوئے چلے اور
یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ محمد اور اونکے اصحاب نے تمہاری طرف تیاری کی ہے حج کرنے کے لیے آتے ہین
تب اونھون نے باہم مشورہ کیا کہ انکو کعبہ سے روکو اور خالد بن الولید بن المغیرہ کو تین سو سوارون کے ساتھ
روانہ کیا تا وہ رسول خدا صلعم کو کعبے کے آنے سے روک دیوے اور حضرت علیہ السلام کو خالد کے کوچ کی خبر
پہونچی اور حال یہ ہے کہ حضرت کو قتال کرنا ناگوار و نامنظور تھا اسلیے وہ زمانہ ماہ محرم کا تھا (یعنے کہ محرم
ماہہاے حرام مین سے ہے جنمین قتال حرام ہے) تب فرمایا رسول خدا صلعم آیا کوئی شخص جاننے والا
راہ کا نہین ہے کہ اوس قوم کی راہ خطر سے ہمکو کترا لیچلے ایک شخص حاضرین مین سے بولا یا رسول اللہ مین
رستہ خوب جانتا ہون پس اوسکو حکم ہوا کہ لوگون کے آگے آگے چل تب وہ اپنی اونٹنی سے اوتر پڑا پھر حضرت
علیہ السلام نے جب اوسکو اونٹنی سے اوترتے دیکھا تو اوسکے راہ بتانے پر اعتقاد نہوا پھر حضرت نے فرمایا
آیا کوئی شخص ہے کہ وہ اس راہ سے خوب واقف ہو تب ایک شخص قبیلہ جہینہ سے اوٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا
یا رسول اللہ مین اس راہ کو خوب جانتا ہون اوسکو حکم دیا کہ لوگون کے آگے ہولے آخر وہ لیچلا اور رستہ ترائی کا
اور اس قوم کی راہ پر خطر کو طے کرگیا اور حدیبیہ مین لا اوتارا پس یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ رسول خدا صلعم حدیبیہ مین

اوترے ہین یہ بات اونپر بہت شاق و دشوار گذری بعد ازان رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو
حکم کیا کہ اہل مکہ پاس جاکر اونسے اذن و اجازت حاصل کرین کہ وہ لوگ حضرت کے لیے تین دن کے واسطے
مکے کو خالی کر دیوین تاکہ آن حضرت صلعم مناسک و ارکان حج اپنے ادا کرلیوین بعد ازان واپس چلے جاوینگے
تب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین مکے مین کم تر قبیلہ والا ہون یعنے وہان میرے عزیز و اقربا
بہت کم ہین مین اوس قوم سے ڈرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرینگے ولیکن آپ عثمان بن عفان کو بھیجے کہ اونکا خاندان
کثیر الجمعیت ہے کوئی اونسے ہرگز تعرض نکریگا تب حضرت علیہ السلام نے عثمان بن عفان کو بھیجا تا وہ حضرت کے لیے
اہل مکہ سے درخواست کرین غرض کہ عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور موضع بلدح مین جاکر سواران قریش سے
ملے اور ابان بن سعید بن العاص جو اون سوارون کے ساتھ تھا اوس سے ملاقات کی اور اوس سے امان چاہی اوسنے
امان دی پھر ابان نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے آگے گھوڑے پہ بٹھا کر مکے کو لیگیا اور ابوسفیان بن حرب
کے پاس لاکر اوتارا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلعم کا پیام پہونچایا اوس وقت ابوسفیان مکہ
کی طرف نکلا لوگون نے پوچھا اے ابوسفیان تیرا ابن عم یعنے تیرے چچا کا بیٹا تیرے پاس کیا خبر لایا ہے
اوسنے کہا میرے شر کی بات لایا ہے مجھسے سوال کرتا ہے کہ مین مکے کو خالی کردون واسطے ایک جماعت
اہل یثرب کے تاکہ اوسمین تین روز نحر کرین پس تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو اون لوگون نے کہا واللہ بعد ازانکہ
خدا نے محمد کو مکے سے باہر نکالا تو اب وہ مکے مین کبھی ہمپر نہ آنے پاویگا الغرض حق تعالے نے یہان اپنے
نبی کو حکم بیعت لینے کا کیا پس حضرت علیہ السلام نے بیعت لینی اصحاب سے نیچے ایک درخت کے جو حدیبیہ مین تھا
مقرر کی بعد ازان حضرت کے نقیب نے مسلمین مین ندا دی کہ رسول خدا صلعم نے حکم اخذ بیعت کا کیا ہے
یہ سنکر لوگ اوس منادی کے ساتھ مجتمع ہوکر حضور مین علیہ السلام کے حاضر ہوئے اور سب نے بیعت کی اس بات پر
کہ اگر قتال واقع ہو تو فرار نکرین پھر جب بیعت سے فارغ ہوئے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غائب تھے
یعنے وقت بیعت موجود نہ تھے تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عثمان میرے کام کے لیے بھیجا گیا ہے پس
یہ میرا ہاتھ اوسکے لیے بیعت کیا جاتا ہے پھر آپ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر رکھا چنانچہ بعض آدمیون کو
بیعت کرنی ناگوار ہوئی کہ اون مین سے جد بن قیس الانصاری اور عمرو بن عوف تھے کہ یہ دونون اونٹون کے
پیچھے چھپ رہے یہانتک کہ لوگ بیعت سے فارغ ہوئے اور عبداللہ بن ابی نے بھی بیعت کرنے سے انکار کیا
اور بہانہ درد کا کیا اور اہل مکہ نے سنا کہ محمد نے اپنے اصحاب سے بیعت لی ہے کہ جنگ سے فرار نکرین گویا
کہ وہ ارادہ لڑائی کا رکھتے ہین تب اون لوگون نے دو آدمیون کو بھیجا تا کیفیت اصحاب محمد دریافت کرین
کہ یہ لوگ کس لیے یہان آئے ہین اور وہ دونون جو اس کام کو بھیجے گئے ایک عروہ بن مسعود الثقفی اور دوسرا

مکرز بن جعفر تھا پھر یہ دونون وہان سے روانہ ہوے اور اصحاب نبی کے قریب تک پہونچے تھے
کہ آنحضرت صلعم نے اصحاب کو حکم کیا کہ ہدی یعنے شتران قربانی تم ان لوگون کے مقابل آگے بڑھاؤ اور
لبیک پکارتے ہوے حج کے واسطے حل نکلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا تب یہ دیکھکر وہ دونون آدمی مکے کو
پھر گئے اور مکے والون سے بیان کیا کہ ہمنے مثل ان لوگون کے کسی قوم کو نہین دیکھا کہ وہ کعبے سے منع کیے جاوین
یعنے جسطرح تم ان لوگون کو روکتے ہو اسطرح کسی قوم کو تمنے کعبے کے آنے سے نہین روکا یہ اور گا تو قوم حاجی ہین
قتال کے لیے نہین آئے ہین بلکہ انکے سر گونا ہے ہوے ہین اور حج کے واسطے لبیک کہتے ہوے آئی ہین
ہماری راے نہین ہے کہ تم انکو کعبے سے منع کرو یہ سنکے اہل مکہ نے ان دونون کو برا کہا اور گالیان دین اور
اتہام کیا (یعنے تم دونون نے سازگاری کی ہے) بعد ازان انہین دونون کو اہل مکہ نے پھر بھیجا کہ صلح ٹھیرا وین
اوسوقت حضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہمکو سب باتون سے صلح بہت زیادہ پسند ہے تب دونون فریقون مہاجرین
وانصار سے ہر ایک فریق والے فریق ثانی سے ذکر صلح کرنے لگے یعنے اب صلح ہوگئی اوسوقت کچھ لوگ مہاجرین مین سے
اپنے عزیزون قریبون کی ملاقات کے لیے مکے مین چلے گئے پس یہ سب اپنے قرابتدارون کے گھر مین مردم
قریش کے ہاتھ سے گرفتار ہوگئے اور یہ خبر اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تب یہ لوگ دوڑ پڑے اور
مکے مین داخل ہوے اور بہت آدمیون کو قریش سے گرد کعبے کے جمع پایا چنانچہ اونکو رسیون مین باندھکر
لشکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین پکڑ لائے پھر جب شام ہوئی تو اہل مکہ مین سے چند آدمی سفہا و حمقا آنکر لشکر
اسلام پر پروہ شب مین تیر مارنے لگے اوسوقت تو مسلمان پریشان ہوے پھر صبح کو مکے کو روانہ ہوے اور
اہل مکہ کو قریب جبل کے اسطرف دیکھکر تیر اور پتھر کی مار سے لڑنے لگے آخر حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی
اور بھگا دیا اور مومنون نے اونکا تعاقب کیا تاآنکہ اونکو تیر مارتے ہوے اونکے گھرون کے اندر پہونچا دیا ان
حق تعالے نے مومنین کے ہاتھون کو اونسے روک دیا اور اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ
أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنے وہ خدا وہ ہے جسنے
روک دیے اونکے ہاتھ تمسے اور تمہارے ہاتھ اونسے درمیان مکے کے بعد ازان کہ تمکو اونپر ظفر حاصل ہو چکی چنانچہ
حق تعالے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ
أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا
لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنے وہ وہی لوگ ہین جنہون نے کفر کیا اور تمکو روکتے ہین
مسجد حرام یعنے مسجد کعبہ سے اور شتران قربانی رکے ہین اس بات سے کہ اپنی قربانگاہ تک نہ پہونچین اگر نہوتی

یہ باتین کرا ونکے درمیان مین اکثر مرد مومن اور اکثر عورتین مومنہ پوشیدہ ہین ایسے کہ تم اونکو نہین پہچانتے ہو
تاکہ باز رہو اونکے روندنے یعنے قتل کرنے سے پھر اس بیخبری سے تمپر اونسے مکروہات اور مضرات یان پڑتین
(ف یہان سے جواب لولا محذوف ہے یعنے اگر یہ باتین درمیان مین نہوتین تو ہم تمہارا ہاتہ قتل کفار سے
نروکتے) اور یہ اسلیے کہ داخل کرے حق تعالے اپنی رحمت مین جسکو چاہے (یعنے روک دینا تمہاری تمکین
اونکے قتل سے اسلیے کہ جو تم مین بیخبری سے اونکا قتل کرنے والا تھا گویا اوسکو داخل رحمت کیا) اور اگر تم
تمیز رکھتے ہوتے اور اون مومنین ومومنات سے الگ رہ سکتے تو ہم اون کافرون کو تمہارے ہاتہ سے
عذاب دردناک مین مبتلا کرتے الغرض جب اہل مکہ نے دیکھا اور جانا کہ خدا نے اونکو خرابی وخواری مین ڈالا
اور اونکے دلون مین خدا نے رعب ڈالا تب مشرکین نے سہیل بن عمرو القرشی کو جو برادر بنی عامر بن لوی کا تھا
واسطے صلح وموافقت کے روانہ کیا پھر جب وہ لشکر اسلام مین پہونچا تو اوسنے واسطے صلح ومعاہدہ کے ندا دی
اور بولا آگاہ ہو اے قوم یہ امر جو مین لایا ہون من جانب اعیان مکہ کے ہے نہ یہ کہ مین اپنی دوستی ومرضی سے
کہتا ہون کہ البتہ مین تمہاری صلح کے لیے آیا ہون تب حضرت علیہ السلام نے اس بات کو قبول کیا اور فرمایا
اے سہیل کس بات پر صلح ہوگی اوسنے کہا آپ اپنے پیچھے جادہ سے آئے ہین او دھری پھر جائیے اور ہدی
جس جگہ روکے گئے ہین وہین اونکو نحر کیجیے اور آپکو یہ اختیار نہین ہے کہ قربانگاہ کی طرف گذر کیجیے
اور درمیان ہمارے اور آپکے مدت صلح دو برس کی ہے کہ اس مدت مین بعض ہمارا بعض تمہارے سے امن مین
رہے یعنے نہ کوئی ہمارا تمہارے کسیکو ایذا پہونچاوے اور نہ کوئی تمہارا کسی ہمارے کو علاوہ اس بات کے کہ
جو کوئی ہم مین سے آپکے یہان بھاگ جاوے تو آپ اس مدت دو برس مین اوسکو قبول نکرین یہ سنکے حضرت نے
فرمایا اگر یہ شرطین مین قبول کرون تو مجھے کیا فائدہ ہوگا سہیل نے کہا سال آیندہ ہم آپکی خاطر سے تین دن
کہ کے لیے خالی کر دینگے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ خدا مجھے آپپر فدا کرے آیا آپ اونکے
یہ بات منظور کرینگے کہ جو کوئی اونمین سے اسلام لانے والا آپکے پاس آوے تو آپ اوسکو قبول نکرینگے
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر سکوت کر بعد ازان سہیل نے پھر یہ شرط بیان کی کہ جو کوئی آپکے اصحاب
مین سے ہمارے پاس آویگا تو وہ ہمارے لیے ہے یعنے ہم اوسکو پھیر ندینگے اور جو ہم مین سے آپکی طرف
جاویگا اوسکو آپ ہمارے یہان پھیر بھیجیے تب پھر عمر بولے یا رسول اللہ آپ ایسا نکیجیے آن حضرت علیہ السلام
عمر کی بات پر ہنسے اور فرمایا اے عمر آگاہ ہو جو کوئی اونمین سے کلمرا ارادہ مجھسے لاحق ہونیکا کریگا تو حق تعالے
اوسکی خلاصی خود کر دیگا اور جو ہم مین سے اونکے یہان چلا جائیگا تو اوسکو خدا نے دور کر دیا کیونکہ جو کافر ہو جاویگا
تو اوسکے حقدار وہی کفار ہین (یعنے اوسکی طلب مین ہمکو کیا ضرور) پس اوسوقت عمر رضی جان سے گئے کہ

جو راے آنحضرت علیہ السلام کی ہے وہ ہی افضل و بہتر ہے آخر حضرت نے یہ شرطین قبول کین تب
سہیل نے کہا کہ درمیان ہمارے اور آپکے ایک نوشتہ لکھ دیجیے اور میرے حوالہ کیجیے تب حضرت علیہ السلام
نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم اوسیوقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ
ہم رحمان رحیم کو نہین جانتے ہین ولیکن ہمارے معاملات مین آپ وہ بات لکھیے جسکو ہم جانتے سمجھتے ہین
جو شروع مین لکھا جاتا ہے باسمک اللھم آنحضرت علیہ السلام نے کاتب سے فرمایا اسکو اسیطرح لکھ
پس کاتب نے وہ ہی لکھا بعد ازان حضرت نے اوس سے لکھوانا شروع کیا ہذا ما تقاضا علیہ محمد
رسول اللہ و اہل مکہ یعنی یہ وہ نوشتہ ہے جسپر تصفیہ و فیصلہ محمد رسول اللہ اور اہل مکہ کا قرار پایا ہے پھر
سہیل نے کاتب کا ہاتھ روک دیا اور کہا ہم اقرار نہین کرتے ہین اور نہین جانتے ہین کہ آپ رسول ہین اگر
اگر آپ خدا کے رسول ہوتے تو ہم کیسے آپ پر ظلم کرتے کہ آپکو طواف بیت اللہ سے باز رکھا بلکہ آپ محمد بن
عبد اللہ ہین تو چاہیے ہمارے معاملہ مین آپ نام اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھوائیے یہ کلام سنکے نہایت رسول اللہ
صلعم ہنسے اور فرمایا البتہ مین محمد بن عبد اللہ ہون اور ارشاد کیا کاتب سے کہ لکھ یہ نوشتہ ہے جسپر محمد بن
عبد اللہ اور اہل مکہ نے باہم فیصلہ کیا ہے جسوقت کہ اہل مکہ نے محمد کو خانہ کعبہ مین آنے سے باز رکھا تھا
پس اونہون نے مصالحہ و معاہدہ دو برس تک کا اس بات پر کیا ہے کہ محمد کو اہل مکہ نے جس جگہ روک دیا ہے
وہ وہین اونٹون کو قربانی کرین اور مکے مین داخل نہون اور طواف خانہ کعبہ نکرین اور اہل مکہ مین سے جو اونکے
پاس مسلمان ہوکر آوے اوسکو اونکی طرف پھیر دیوین اور جو کوئی اونکے اصحاب مین سے طرف اہل مکہ کے
چلا آوے تو وہ اونہین کا ہے اور محمد بن عبد اللہ کے لیے اہل مکہ پر لازم ہے کہ وہ لوگ سال آیندہ اونکے واسطے
مکے کو تین دن تک خالی کر دیوین اور اہل مکہ کے واسطے محمد بن عبد اللہ پر لازم ہے کہ کوئی مسلمین مین سے
ہتھیارون کے ساتھ مکے مین داخل نہو سواے اون ہتھیارون کے جو غلاف و میان مین رکھے جاتے ہین کہ
وہ تلوار ہے بعد ازان وہ نوشتہ مہر کیا گیا و بعد ازان ہدی واسطے قربانی کے بھیجے گئے اور اوسی اثنا مین
ابو جندل بن سہیل سلاسل زنجیر سے آگیا اور حال یہ ہے کہ وہ اسلام لایا تھا تو باپ اوسکا ڈرتا تھا اس بات سے
کہ وہ محمد کے ساتھ ملجاویگا اسلیے اوسکو مقید بزنجیر کیا تھا چنانچہ آگے بڑھکر اوسنے اپنے تئین آکے گروہ
مومنین کے ڈالدیا اور کہنے لگا کہ مین قسم خدا کی اور واسطہ اسلام کا دیتا ہون اس بات سے کہ تم مجھے
پھیر دو طرف کفار کے چنانچہ اصحاب مین سے کچھ لوگون نے اوسکو روک رکھا تب سہیل نے کہا اے محمد
مین آپکو خدا سے ڈراتا ہون اور جو کچھ آپکے اس نوشتہ مین ہے یاد دلاتا ہون کہ اوسمین وہ باتین ہین
جو آپنے اپنی طرف سے بطیب خاطر لکھا اگر اوسکو تمام کیا ہے اور پیمان یاد دلاتا اسلیے ہے کہ میرا بیٹا

مجھے حوالہ کرو تب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اوسکا بیٹا اوسکو حوالہ کر دیا جاوے تب سہیل اپنے بیٹے کی گردن
پکڑ کے لیگیا اور اوسکو مکے مین داخل کیا و بعد ازان ہدی یعنے شتران قربانی علیحدہ قربانگاہ سے نحر کیے گئے
اور رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سر منڈا ڈالیں اوسوقت اصحاب مین سے کچھ لوگون نے
اپنے سر منڈانے کو ناپسند کیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپکو خدا نے خواب دکھلایا تھا اوسوقت حکم کیا تھا
آپکو یہ کہ وہ آپکو مع اصحاب آپکے مکے مین داخل کرنے والا ہے اوس طرح سے کہ نازل کیا ہی قرآن مین
آمنین محلقین رؤسکم و مقصرین یعنے اوس حالت مین کہ امن پانے والے ہوگے اور اپنے
سرون کے منڈانے والے اور بال کترانے والے ہوگے اور کچھ خوف نکروگے پس چاہیے کہ ہم پہر چلیں
کیونکہ یہ کام پورا ہوا اور حال یہ ہے کہ یہ خواب حضرت صلعم کا واسطے سال آئندہ کے تھا جیسا کہ اس باب مین
حق تعالے نے نازل کیا تھا لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد
الحرام ان شاء اللہ آمنین محلقین رؤسکم و مقصرین لا تخافون فعلم
ما لم تعلموا فجعل من دون ذلک فتحا قریبا ۝
یعنے حق تعالے نے اپنے رسول کو سچا خواب ساتھ حق کے دکھلایا ہے کہ البتہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد کعبہ
مین داخل ہوگے امن پانے والے اور اپنے سرون کو منڈانے والے اور بال کترانے والے بیخوف و
خطر پس جانتا ہے حق تعالے جو تم نہیں جانتے ہو کہ مقرر کردی ہے اوس سے پہلے اور ایک فتح قریب
اور مراد اوس فتح قریب سے فتح خیبر ہے کہ حق تعالے نے اپنے نبی سے وعدہ خیبر کیا تھا کہ جب مکے سے پہر آوینگے
تو فتح خیبر ہوگی اور حضرت کو حق تعالے نے خبر دی تھی کہ اے محمد خواب تیرا اوسوقت پورا ہوگا جب سال آئندہ
ہم تجھکو مکے مین داخل کرینگے الغرض رسول خدا صلعم نے سر مبارک اپنا حلق کیا پہر جب اقدس خیمے سے
باہر نکالا تو منڈا ہوا تھا اور فرمایا اللہم اغفر للمحلقین یعنے اے میرے پروردگار سر منڈانے والون کی
مغفرت کر پہر جن لوگون نے بال کترائے تھے اونھون نے عرض کی یا رسول اور مقصرین سے یعنے بال
کترانے والون کے لیے کیا ہے پہر حضرت نے تین مرتبہ اوسی کلمہ کا اعادہ کیا کہ ہر مرتبہ یہی فرماتے تھے
کہ اللہم اغفر للمحلقین پہر لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین کے لیے تب تیسرے سے کہ
اخیر مین یعنے چوتھی بار فرمایا و للمقصرین یعنے یا اللہ آمرزش کر سر منڈانے والون اور بال کترانے والون کی
بعد ازان حضرت علیہ السلام نے مکے سے کوچ کیا اور مدینے کی طرف مراجعت فرمائی اور ہنوز آنحضرت
علیہ السلام اثناے راہ مین تھے کہ خدا نے حضرت پر یہ خبر نازل فرمائی کہ عنقریب یا تیرے لیے فتح خیبر ہوگی
پس غنیمت وہان کی سوا اون لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوے اورون کو نہ دیجو اور حق تعالے نے

اپنے نبی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ بہت آدمی اعراب میں سے اور وہ لوگ جو مدینے میں پیچھے رہ گئے تھے سفر مکہ سے عنقریب تجھسے درخواست کرینگے کہ تیرے ساتھ چلکر غزوہ کریں تا وہاں کی غنیمت حاصل کریں لہذا حق تعالے نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ اونکو غزوہ خیبر میں اپنے ہمراہ نلیجا چنانچہ فرمایا سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ترجمہ ہے کہ پیچھے رہ جانے والے کہینگے جسوقت تم چلوگے واسطے حاصل کرنے غنیمت کے تو کہیں گے چھوڑو ہمکو پیچھے ہمکو مانع نہو کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں وہ چاہتے ہیں کہ کلام خدا بدل ڈالیں یعنے وعدہ خدا کا جو واسطے غنیمت خیبر کے اہل حدیبیہ اسلئے کہ وہ جو غنیمت مکہ سے محروم رہے تھے تو اوسنے کہا ہے کہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤ یونہی کہا ہے بارہ میں حق تعالے نے پہلے سے کہدیا ہے پس قریب ہے وہ کہینگے کہ تم ہمسے حسد رکھتے ہو بلکہ وہ سمجھ نہیں رکھتے ہیں مگر اندک (ختم ضمن معاش) اور جب حق تعالے نے اونکو ساتھ لیجانے سے منع کیا تھا اور آگاہ کردیا تھا کہ بالضرور یہ بات اونپر دشوار ہوگی تو قریب ہے کہ وہ یہ بات کہیں گے کہ غرض ہماری غنیمت نہیں ہے وحال آنکہ وہ کاذب ہونگے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے کہ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنے تو کہدے اون پیچھے رہ جانے والوں سے جو گنواروں میں سے ہیں کہ تم لوگ آیندہ ایک قوم سخت لڑنے والے کی طرف بلائے جاؤگے (یعنے اہل فارس) وروم کہ تم اونسے لڑو یا یہ کہ وہ اسلام لاویں پس اوسوقت اگر تم حکم مانوگے تو حق تعالے تمکو اجر نیک دیگا اور اگر تم روگردانی کروگے جیسی تمنے پہلے سے سرتابی کی ہے تو حق تعالے تمکو عذاب دردناک دیگا اور ظاہر ہے کہ یہ آیتیں سورہ فتح کی ہیں

ذکر غزوۂ خیبر

بعد ازاں کہ جناب رسالتمآب صلعم مکے سے مراجعت فرما کر مدینے میں تشریف لائے اور پندرہ روز اوسمیں قیام کیا پھر واسطے تیاری جنگ خیبر کے مسلمانوں کو حکم فرمایا اور منادی کرادی کہ سوا اون لوگوں کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اور لوگ حضرت کے ساتھ جہاد کرنے نجاویں مگر جو لوگ خاص بقصد ثواب بلا طمع غنیمت جہاد کیا چاہتے ہوں تو چاہیں شریک غزوہ ہوں پر اونکے لئے مال غنیمت سے کچھ حصہ نہیں ہے پس مسلمین خدا پر امید واثق رکھکر کہ اونکے لئے فتح خیبر ہوگی تیاری سامان سفر جہاد کرنے لگے

یقین کر لیا کہ خدا کے وعدہ مین کچھ خلاف نہین ہے اور اہل خیبر کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا اور مومنون نے
تمہاری طرف تیاری و کمر بندی کی ہے تب خیبریون نے اپنے حلیفون بنی اسد و بنی غطفان کو بلوا بھیجا پس
وہ سب اونکے پاس آ پہونچے اور اونمین عیینۃ بن حصن بن حذیفہ بن بدر الفزاری سردار قبیلہ غطفان کا تھا اور
طلیحہ بن خویلد الاسدی افسر بنی اسد کا تھا چنانچہ یہ لوگ اونکے قلعون مین سے ایک قلعہ مین داخل ہوئے
وبعد ازان رسول خدا صلعم خیبر کو تشریف لیگئے اور بنی اسد و بنی غطفان سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ درمیان سے میرے
اور اہل خیبر کے نکل جاؤ کیونکہ حق تعالے نے میرے لیے فتح خیبر کا مجھسے وعدہ کیا ہے پس اگر تم ایسا کروگے
اور اسلام لاؤگے تو یہ خیبر تمہارے لیے ہے مگر اون لوگون نے انکار کیا کہ حکم نمانا اور ہمراہ اہل خیبر کے رسول خدا
صلعم سے لڑنے مین بڑی کوشش کی چنانچہ خیبریون کے ساتھ ہوکر حضرت علیہ السلام سے ایک مہینے تک لڑتے رہے
وبعد ازان حق تعالے نے اونکے دلون مین ایسا رعب ڈالا اور اونپر ایسی ہیبت مسلمانون کی غالب ہوئی کہ
بنی اسد اور بنی غطفان اہل خیبر سے الگ ہو گئے پھر صرف خیبریون سے ایک مہینا اور لڑائی رہی پس
محاصرہ حضرت علیہ السلام کا خیبر والون پر دو مہینے تک رہا اور اس عرصہ مدت مین جو کچھ سامان زاد پاس
اصحاب کے تھا وہ سب چک گیا تب مسلمانون نے کچھ گدھے خرد گوش اہل خیبر کے جو قلعہ سے باہر تھے پکڑ لیے
اور اونکو ذبح کیے اور اصحاب کے پاس سوا سے خرمون کے اور کچھ قسم طعام باقی نتھا چنانچہ مسلمانون نے
آنحضرت صلعم سے شکایت کیا یعنے مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سوا سے خرمون کے اور کچھ کھانا
باقی نہین رہا اور یعنے اہل خیبر کے گدھے پکڑ لیے اور ذبح کیے ہین پس اسکے کھانے مین کیا حکم فرماتے ہین
تب حضرت علیہ السلام نے اوسکے کھانے سے اونکو منع کیا آخر مسلمانون نے پکتی ہوئی ہانڈیان اپنی اوندھا دین
اور ایسا ہوا کہ یہود ہر روز مسلمانون سے لڑا کرتے تھے تو ایک روز یہودیون مین سے ایک شخص کہ اوسکا
نام مرحب بن ابی مرحب تھا لڑنے کو نکلا اور وہ بڑا شجاع اور تیر انداز اور سخت گیر و حملہ آور اور صاحب گروہ یہود کا
یعنے افسر اونکا تھا اور اوسوقت سردار انصار کے سعد بن عبادہ اور سالار مہاجرین کے عمر بن الخطاب تھے پس
مرحب اپنی جماعت لیکے مسلمانون پر نکلا اور وہ یہ رجز کہتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ یعنے اہل خیبر البتہ جانتے ہین کہ مین مرحب ہون
اور صاحب سلاح ہون کامل یعنے ہتھیارون کا باندھنے والا ہون اور پہلوان آزمودہ کار ہون کہ کبھی نیزہ دشمن
لگاتا ہون اور کبھی تلوار مارتا ہون اور حال مسلمانون کا یہ تھا کہ جب مرحب لڑنے کو نکلتا تھا تو وہ اوسکے
مقابلے مین کمی کرتے تھے پھر جس وقت مسلمین قریب دروازہ خیبر پہونچے اوسوقت مرحب اپنا غول ہمراہ لیکے
مسلمانون پر نکل پڑا اور اونکو بھگا دیا یہان تک کہ اونکو صورت شکست نزدیک آگئی یعنے لشکرگاہ تک ہٹا لایا اوسوقت

آن حضرت صلعم مع اصحاب مقابلے مین یہود کے آگے بڑھے چنانچہ کچھ لوگ اصحاب مین سے شہید ہوئے اور برادر زادہ
سعد بن عبادہ کا زخمی ہوا کہ اونکو زخمی اوٹھا لائے اور محمود بن مسلمہ انصاری جو شہسواران انصار مین سے تھے
شہید ہوئے تب اونکے بھائی محمد بن مسلمہ اشکبار و اندوہگین پاس رسول خدا صلعم کے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
محمود بن مسلمہ شہید ہوا مین نے آج کا سا روز مصیبت کبھی نہ دیکھا تھا حضرت نے اونسے فرمایا تو جوان مسلمہ [illegible]
کہ یہ دشمن آج کے اب آیندہ تجھسے ایسی پیروزی نپاوینگے یہان تک کہ حق تعالی ہمکو اونپر فتحیاب کریگا اور امید ہے
کہ خدا انکو کل کے روز مرحب پر غالب کردیوے پس تو اوسکو بعوض اپنے بھائی کے قتل کیجیو اور جب کہ مرحب
محمود بن مسلمہ کو اور ربیع بن اکثم الاسدی برادر بنی غنم بن دودان کو قتل کرچکا تو اوس روز کہ مسلمانون کو یہود سے
سخت مصیبت پہونچی شام کو بعد نماز مغرب جناب رسالتمآب نے ارشاد کیا کہ ہر آئینہ مین علم اپنا دینے والا ہون
ایسے مرد کو جو نہ پھریگا جب تک کہ خدا فتح کردیوے خیبر کو یہ سنکے اصحاب حضرت کے اپنے اپنے بستر ون پر آئے
اور بموجب بشارت رسول خدا صلعم کے آپسمین بشارت دیتے تھے اور اوسی خوشدلی مین ہر گاہ وہ یقین کرتے
تھے کہ کل صبح کو خدا ہمکو فتح دیگا تمام شب بسر کی اور اکثر حضرت کی خدمت مین حاضر باش رہے تا آنکہ جب حضرت نے
نماز صبح ادا کی بعد ازان اپنی اپنی جایگاہ و پایگاہ مین بیٹھے رہے اور نشان بردار اپنے اپنے نشان لیکر
حاضر تھے اور اصحاب نبی مین جو شخص نبی کا صاحب قدر و منزلت تھے اونمین سے کوئی ایسا نتھا جو وہ امیدوار اس کا
کہ مین ہی صاحب اوس فتح کا ہونگا جسکا ذکر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے بیشک جو لوگ نبی سے قرب و منزلت
رکھتے تھے اونمین سے ہر شخص منتظر اس امر کا تھا کہ جب پکارا جاوے علم فتح کے لیے ہمارا ہی نام [illegible]
ہر قوم نے اپنا اپنا علم ہاتھ مین لیا اوس وقت رسول خدا صلعم اپنا علم لیکر کہڑے ہونے لگے اور حق تعالی سے دعا مانگی
بعد ازان حضرت نے اوس علم کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیا تب علی آگے بڑھے اور لوگ بھی
اونکے ساتھ چلے پس مرحب اپنے قول کے ساتھ مقابلہ کو نکلا چنانچہ حق تعالی نے محمد بن مسلمہ کو توفیق دی یعنے
مرحب کا سامنا کرادیا کہ اونہون نے اوسکو قتل کیا اور سارے دشمنان خدا بھاگ گئے اور مسلمانون نے قتل و
زخمی کرنے مین بڑی وسعت پائی کہ کشتون کے پشتے اور زخمیون کے ڈھیر کردیئے بعد ازان اونکے قلعہ [illegible]
گھس پڑے اور حق تعالی نے اون دشمنون کے دلون مین رعب ڈال دیا کہ وہ ہیبت زدہ ہوکر سوال صلح کا کرنے لگے
تب رسول خدا صلعم نے اونسے صلح کو اس بات پر قبول فرمایا کہ امان دیتا ہون تمکو تمہارے خون [illegible] اور تمہارے
اہل و عیال پر یعنے تمہارے خون کرنے اور تمہارے اہل و عیال کو قیدی لینے سے تمکو امان دیتا ہون اور
املاک تمہاری اور کل مال تمہارا یہ سب ہمارا ہے بشرطیکہ تم اپنے مال مین سے کچھ چھپا نرکھو اگر ایسا کروگے تو ہم
تمہارے عہد و ذمہ سے بری ہون (یعنے اس صورت مین امان باقی نرہیگی) تب اون لوگون نے [illegible]

کھول دیا اور سارا مال نکال لائے اور اوسی قلعہ میں اوسی روز دونون لڑکے ابی الحقیق کے قبیلہ نضیر سے موجود تھے
پھر وہ دونون خدمت نبوی صلعم میں بلائے گئے یعنی اچھی اچھی چیزین لیکر حاضر ہوئے اور سامنے حضرت کے
رکھدیا تب اون دونون سے حضرت صلعم نے فرمایا اے بیٹو ابی الحقیق کے وہ ظروف کاسہ وغیرہ اور وہ مال کہان ہین
اون دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمنے اوسکو خرچ کیا اور بیچ ڈالا اور حال یہ ہے کہ جب اون دونون کو رسول خدا
صلعم نے مدینہ سے نکال دیا تھا تب جس وقت وہ دونون مدینہ سے نکلے ہین اونکے پاس ظروف چاندی کے نقشدار
خوشنما کہ اہل مدینہ کچھ اونکا نام لیکے ذکر کیا کرتے تھے پس اونہین ظروف کو رسول خدا صلعم نے اون دونون سے پوچھا
اور ان دونون نے اون ظروف کو زمین میں کہین دفن کر دیا تھا مگر اون دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمارے
پاس اونمین سے کچھ نہین ہے تب رسول خدا صلعم نے اونسے عہد لیا اس بات کا کہ جس چیز پر مین نے تم دونون کا
فیصلہ کیا اوسکو مین نے تمسے بیان کیا ہے اگر اوسمین سے کچھ تمنے چھپایا ہو تو ذمہ خدا اور ذمہ رسول اور
مومنین کا دونون بیٹون ابی الحقیق سے بری اور باہر ہے اور خون و مال و اہل و عیال دونون کے حلال ہین وہ
دونون بولے ہان ہمکو قبول ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے جماعت مسلمین اور اے گروہ یہود تم لوگ
شاہد رہو سب نے کہا ہم گواہ ہین اوسوقت جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلعم کے نازل ہوئے اور جائے
مال سے جہان وہ گڑا تھا آپکو خبر دی اور حکم کیا اون دونون کے قتل کا اور بندی کرلینے اونکے اہل و عیال کا
چنانچہ رسول خدا صلعم نے حسب نشان دہی جبرئیل کے لوگون کو اوس جگہ جہان وہ مال گڑا تھا روانہ کیا آخر وہ
مال آیا تب حضرت علیہ السلام نے اون دونون کے قتل کا حکم کیا کہ وہ قتل کیے گئے اور اونکے اہل بندی مین
لیے گئے اور اوسی روز تک اون دونون مین سے ایک کے پاس یعنے اوسکی زوجیت مین صفیہ بنت حیی
بن اخطب تھین پھر اوسی روز اونکو رسول خدا صلعم نے اپنی بندی مین لیا اور بلال موذن کو حکم کیا کہ اونکو
حضرت کے خیمہ مین پہونچا دیوین پھر بلال اونکو لے گئے اور بلال نے یہ کیا کہ حضرت صفیہ کو مقتولون پر گذر کے
لیگئے لاشون کی طرف سے پہلا تب حضرت علیہ السلام نے لوگون سے فرمایا کیا بلال کو نہین دیکھتے ہو کہ اونہے
کیا کام کیا آخر جب بلال صفیہ کو خیمہ مین پہونچا کر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر آئے تو آپ نے فرمایا
اے بلال کیا تونے اپنے دل سے رحم کو دور کر دیا تھا کون امر باعث ہوا اس بات پر کہ تو اوس کمسن لڑکی کو
مقتولون کی طرف سے لیگیا بلال نے عرض کی مین نے چاہا تھا کہ جو امر صفیہ پر شاق تھا وہی مین اونکو دکھاو
یا رسول اللہ آپ مجھسے اس بات کو معاف کیجیے حق تعالے آپسے عفو کرے پس رسول خدا صلعم نے بلال سے
درگذر کیا کیونکہ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ ہمیشہ مہربان اور نہایت رحیم تھے وبعد ازان حضرت
علیہ السلام نے تمام مال و متاع خیبر جمع کرکے اونکو مسلمین کے درمیان تقسیم کرادیا وبعد ازان آنجناب اپنے خیمہ مین

نیکیون سے کیے جو آپ نے ہمارے ساتھ کی ہین تب حضرت نے اصحاب سے فرمایا کھاؤ بسم اللہ جب قوم نے اوس
کباب بکری کی طرف ہاتھ بڑھایا اوسوقت آپ نے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ مین ہو پھینک دو کہ یہ بکری زہر آلودہ ہے
تب اوس یہودیہ کو بلوا بھیجا اور فرمایا تو ہلاک ہوگیا باعث ہوا تجکو کہ بعد ازان کہ تو نے اچھا کیا یا پھر اوسکو کیون
خراب کر ڈالا اوسنے کہا کیا آپکو معلوم ہوگیا فرمایا ہان معلوم ہوا کہ زہر آغشتہ ہے اوسنے کہا قسم ہے مجکو
اپنی زندگانی کی قسم تجربہ مین نے چاہا تھا مجھے یقین ہوا اس بات کا کہ تو نبی ہے یا کاذب کیونکہ اگر تو نبی ہوگا
تو خدا تجکو اس بات سے مطلع کر دیگا اور اگر تو کاذب ہوگا تو تیرے حال سے یعنے مرگ سے مین لوگون کو
راحت پہونچاونگی چنانچہ آج البتہ مجھپر واضح ہوا کہ تو صادق ہے اور مین تجکو اور جو لوگ حاضر وقت ہین شاہد
کرتی ہون اس بات پر کہ ہر آئینہ مین تیرے دین پر ہون اور شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ اَنَّ اللّٰہَ لَا اِلٰہ
غَیْرُہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ یعنے بے شبہ اللہ وہی ہے کہ کوئی معبود سوا اسکے نہین اور البتہ
محمد بندہ خدا اور رسول خدا ہے پس ہرگاہ وہ اسلام لائی تو جناب نے اوس سے درگذر کی و بعد ازان یہود اہل خیبر
جناب علیہ السلام کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا محمد آپکی کیا رائے ہے ہمارے نکلوانے مین
یہان تک کہ آپ اوس طرف اراضی اور ذراعات سے نکال دیجیے جیسا کہ آپنے ہماری اور بھائیون کے ساتھ کیا ہے خواہ آباد
رکھیے ہمکو ان نخلون اور نخلستان مین کہ ہم انکی بادری کرینگے اور جو کچھ آپ میان ہمارے اور اپنے مقرر کر دینگے ہم اوسی پر قائم رہینگے
چنانچہ آنجناب علیہ السلام نے اونکی صلح و اصلاح قبول کر کے نصف پر معاملہ کیا اور اونکو اونکے دیار مین آباد رکھا
بعد ازان لشکر مین حکم پکارا گیا کہ مدینہ کو کوچ ہے پس آن حضرت صلعم نے حکم کیا صفیہ کو کہ حضرت کی سواری پر
بیٹھین پھر جب وہ سوار ہونے لگین تو آپ نے اونکے لیے اپنے زانو کو ٹیک دیا تاکہ وہ آپکے پانون پر
پانون رکھکر سوار ہو جاوین مگر اونہون نے تعظیم و دشوار سمجھا اس بات کو کہ اپنا قدم حضرت کے زانو پر رکھین
آخر حضرت کے گھٹنے پر پانون رکھکر سوار ہوئین اور آنجناب علیہ السلام چادر صفیہ کی اونکے سر پر درست کرتی تھی
یعنے اچھی طرح ڈھانکتے تھے اور اصحاب اس حال کو دیکھکر آپس مین ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ دیکھیے رسول
خدا صلعم کو کہ اگر صفیہ کو حکم فرماوین کہ وہ اپنا منہ ڈھانپے رہین تو جانو کہ وہ امہات مومنین مین ہین
یعنے مسلمانون کی مان ہین اس صورت مین آپکے ساتھ ساتھ چلینگی کیونکہ رسول خدا صلعم بڑے غیور ہین اور
اگر اونکو حکم کیا کہ وہ اپنا منہ کھولے رہین تو جانو کہ وہ مثل کنیزون کے ہین اور اس صورت آپکے ساتھ ساتھ چلو
کیونکہ وہ لوگ آپ سے ایسا کرتے ہوئے ہمراہ چلنے کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ آن حضرت صلعم نے
بعد سوار ہونے صفیہ کے اونکو حکم رخ پوشی کا کیا یعنے منہ پر پردہ ڈال لین بعد ازان آپ روانہ ہوئے اور
لوگ بھی وہان سے چلے اوسی اثنا مین ایک شخص بنی سلیم کا کہ اوسکا نام حجاج بن علاط تھا اور وہ جب تک

خیبر مین ہمراہ حاضر تھا حضرت کے سامنے آیا اور مکے جانے کی درخواست کی اور عرض کی یا رسول اللہ مکے مین
میری زوجہ پاس میرا اچھا اچھا مال ہے اگر اوسکو میرے اسلام لانے سے آگاہی ہوجاوے گی تو وہ سارا
مال میرا لیجاویگی اور حال یہ ہے کہ اون دنون اوسکی زوجہ ام حجر بنت شیبہ تھی جو صاحب اولاد بان کعبہ تھا اور
وہ مرد مالدار تھا اور درمیان نجران کے زمین بنی سلیم مین اوس درباب کا معدن تھا یعنے ذخیرہ مال
غواہ معدنیات تب حضرت علیہ السلام نے اوسکو اجازت دی پھر وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرے
خدا آپ پر فدا کرے آپ مجکو یہ بھی اجازت دیجیے کہ مین اہل مکہ سے آپکی بابت بیان کرون اور
اونسے آپکی موت کی خبر کرون تا پیش از انکہ اونکو میرے اسلام سے علم ہو شاید کہ مین اونکو اس بات سے
غفلت مین لاکر اپنا کام نکال لون آخر آپ نے اسکی بھی اجازت دی تب حجاج اپنے ناقہ تیز رو پر سوار ہوکر چلا
اور اوسکو بہت جلد چلایا کہ راہ مین کسی چیز کی طرف مائل ہوتا تھا یہان تک کہ مکے پہونچا اور اہل مکہ نے
قبل پہونچنے حجاج کے آپسمین خرید و فروخت بڑے بڑے مال گران بہا کی کرچکے تھے اور مدت ادا دو
فیمابین کی اوس میعاد تک رکھی تھی کہ حق تعالے درمیان محمد اور اہل خیبر کے فیصلہ کرے (یعنے مدت ادا
فیمابین اوسوقت پر مقرر ہوئی کہ انشاء اللہ تعالے اہل خیبر محمد پر فتحیاب ہون) اور وہ لوگ باخود کہا
کرتے تھے کہ محمد اور اونکے اصحاب چاہتے ہین کہ عنقریب درمیان باغات یعنے نخلستان مین اہل خیبر
اور اونکے دونون حلیف بنی اسد و بنی غطفان پر وارد ہون بعد ازان قلعہ قموص مین داخل ہون در
حالانکہ وہ ایک قلعہ ہے بلند و استوار اور مثل اوس جگہ کے نہین ہے کہ محمد بھگا دیتے ہین قبائل عرب کے
اور وہ لوگ ایسا نہین دیکھتے تھے کہ جو قضیہ و مقدمہ درمیان محمد و اہل خیبر کے واقع ہو تو تھوڑی مدت زمانے مین
منقضی ہوجاوے پھر جب کہ حجاج اونکے پاس پہونچا تو اہل مکہ بکثرت تمام اوسکے پاس دوڑ کر جمع ہوگئے
یہان تک کہ مکان ہجوم مردم سے بھر گیا تب اون لوگون نے پوچھا اسے حجاج خبر ہے کچھ کی کیا خبر ہے
اوسنے کہا میرے پاس ایسی خبر ہے کہ تمکو بہت مسرور کریگی مین لڑائی مین محمد و اہل خیبر کی موجود تھا اور دیکھا
اونکے سخت لڑائی واقع ہوئی چنانچہ اصحاب محمد اہل خیبر کے مقابلے سے بھاگ گئے اور اہل خیبر نے محمد کو ایسا
شدید ہون سے پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ ہم اسکو قتل نکرینگے جب تک کہ اہل مکہ پاس اسکو نبھیجین تا وہ
اسکے تئین دیکھ لین پھر ہم اوسکو بدلے اپنے سردارون کے جو اونسے پہلے قتل ہوئے تھے قتل کرینگے پس اہل مکہ
شادان و فرحان ہوے کہ ایسے کبھی مسرور نہوے تھے اور اونکی عورتین اور اونکے مرد اور ... [illegible]
مسجد مین جمع ہوئین اور اپنے معبودون یعنے بتون کے پاس ... لگین اور ... والیان
اوس بات کی تحقیق ... کے ہاتھ سے ... [illegible]

مکہ اسکو حقیقت فاش نہ تھے اور حال جنکی مومنین سو منافقات مکہ کو سخت شکستگی و خواری پہونچی کہ اونکو سامنے گردنین ڈال دین گویا اونکی گردن پر
چڑیان بیٹھی ہین یعنی سر جھکائے تھے اوسوقت یہ خبر عباسؓ بن عبدالمطلب کو پہونچی اور اونہون نے جب ارادہ کھڑے ہونیکا کیا تو اونکے
پانون نے اونکا بار نہ اوٹھایا یعنی وہ کھڑے نہو سکے اور زمین پر گر پڑے اور اونکو اس بات کا یقین ہوا کہ عنقریب
از جملہ کفار مسرور اور مبتلا مین محزون سے یعنی میرے گھر آوینگے اور اس بات کی آرزو کرینگے کہ شاید عباس
کے پاس کوئی خبر ہوگی کہ وہ بہتر ہو اوس خبر سے جو اونکو پہونچی ہے بعد ازان عباسؓ نے اپنے گھر کا دروازہ
کھول دینے کو حکم کیا تو وہ کھولا گیا اور حکم کیا کہ اونکا چھوٹا لڑکا جسکا نام قثم تھا چت لٹا یا گیا تب
عباسؓ یہ اشعار ارجوزہ پڑھنے لگے (مترجم کہتا ہے کہ مراد اوس لڑکے کے لٹانے اور اشعار پڑھنے
سے مثل لوری دینے کے ہے تا لوگ گمان کرین کہ لڑکے کو لوری دیتے ہین) یا بنی قثم + شبیہ ذی الکرم
ذی الانف الاشم نبی ذی النعم برغم من رغم + اے بنی قثم جو شبیہ صاحب کرم تھا یعنی آپ کی اولاد
ہاشم صاحب کرم ناک والا اور بڑائی کرنیوالا اونچی نگاہ والا خوشبو دکھا چادر نعمتون کی اوڑھنے والا یعنی نعمتون کا
لباس پہننے والا گمان بد کرتا ہے وہ شخص یعنی بدگمانی کی ہے یعنی یہ گمان ہوگا جسکو ہوگا پس
ایسا ہوا کہ جو کوئی عباسؓ کے گھر آتا تھا وہ یہ کلام اونکا اپنے بیٹے سے کہتے ہوئے سنتا تھا تب لوگ
یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ اگر اس خبر مین کچھ بات ہوتی یعنی اگر اسکی کچھ اصل ہوتی تو حال عباس کا جو ہم
دیکھتے ہین اسکے سوا کچھ اور ہی حال ہوتا پھر جب گھر عباسؓ کا لوگون سے خالی ہوا اور دو پہر دن آیا
تو عباسؓ نے اپنے غلام ابو زبیبہ کو بلا کر کہا اے ابو زبیبہ تو حجاج بن علاط کے پاس جا اور اوسکو بعد سلام
کے میرا یہ پیام پہونچا کہ خدا بزرگتر و برتر ہے اس سے کہ ایسی بات حق مین اوسکے نبی برحق کے واقع ہو تب
ابو زبیبہ چلا اور حجاج کی طرف آیا اور حجاج اوسوقت اپنے گھر مین تھا اور اوسکے پاس بہت سے گروہ لوگ جمع تھے چنانچہ
حجاج کو خبر معلوم ہوئی کہ فرستادہ عباس کا آیا ہے تب اوٹھے اوس فرستادہ کے واسطے خلوہ کیا اور
اوس سے کہا اے ابو زبیبہ ابو الفضل عباس سے میرا سلام کہنا اور اونسے کہیو کہ میرے لیے کوئی گھر
خالی کرکے وقت خالی رکھین مین اوسوقت آونگا کہ مجھے کوئی نہ دیکھتا ہو کیونکہ میرے پاس ایسی خبر ہے
جو اونکو بہت خوش کریگی یہ سنکے ابو زبیبہ وہان سے شادان و فرحان دوڑتا چلا جب دروازہ عباس پر پہونچا
تو گھر کے باہر ہی دروازے سے حضرت عباس کو آواز دی کہ یا ابا الفضل خوش ہو حجاج اسوقت آپ کے پاس
آتا ہے اور اوسکے پاس ایسی خبر ہے کہ آپکو بہت خوشی حاصل ہوگی یہ سنتے ہی عباسؓ خوش ہو کر اوٹھ کھڑے ہوے
گویا کہ اونہون نے کوئی برائی کبھی دیکھی ہی نہ تھی اور نہ سنی تھی پس ابو زبیبہ کو گلے سے لگا کر اوسکے سر کو بوسہ دیا
اور ہنوز بیٹھے نہ تھے کہ گھر سے کھڑے اوسکو آزاد کر دیا اور اپنے ایک مکان مین خلوہ کر رکھا یہان تک کہ

ظہر کے وقت حجاج آ پہونچا تب اوس سے حضرت عباسؓ نے کہا راست بتا مجھسے حجاج یہ کیسی خبر تھی جو تونے
ظاہر کی ہے اوسنے کہا میرے پاس وہ خبر ہے جو آپکو خوش کریگی بشرطیکہ آپ میرے نام کو مخفی رکھیے
اونہون نے کہا تیرے لیے کتمان اوس خبر کا مجھپر واجب ہے تب حجاج نے اس بات پر عہد و میثاق لیا
تاکہ مخفی رکھین اوس خبر کو آج تمام روز صبح تک پس عباسؓ نے اپنے قول و قرار کو مضبوط کیا اوسوقت حجاج
نے اونسے کہا کہ اول اوس خبر کا جو مین بیان کرتا ہون یہ ہے کہ اِنِّی اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے البتہ مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سواے اللہ کے کوئی معبود برحق نہین ہے
کہ وہ یکتا ہے کوئی اوسکا ہمسر نہین اور شاہد ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا بندہ برگزیدہ اور اوسیکا فرستادہ ہے و بعد ازان مین آپکو خبر دیتا ہون کہ
ہر آئینہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کی فتح خیبر مین موجود تھا اور مین حضرت علیہ السلام کو حالت عروسی مین چھوڑ آیا ہون کہ اونہون نے صفیہ بنت حیی
بن اخطب سے نکاح کیا ہے اور آنحضرت صلعم نے دونون بیٹے ابی الحقیق کو جو اسیر ہوئے تھے قتل کیا اور کل مال اونکا اہل خیبر درمیان
مسلمین کے تقسیم کردیا اور مین نے آنحضرت صلعم سے اوس خبر کے بیان کرنے کی اجازت طلب کی تھی
حضرت نے مجھے اجازت بخشی اور اوس خبر سے میرا مقصد یہ تھا کہ مین مال اپنا جو میری زوجہ پاس ہے اپنے قبضے مین
لاؤن اس خوف سے کہ اگر وہ میرے اسلام سے مطلع ہوگی تو مال میرا ضبط کریگی اب مین ارادہ رکھتا ہون
کہ اگر مین نے اپنا مال پایا تو انشاء اللہ تعالیٰ آج کی شب تاریکی مین نکل جاؤنگا یہ کہکے حجاج اپنے مکان کی
چلا آیا اور حضرت عباس اپنے مکان مین ٹھہرے رہے جب شام ہوئی اور قریش گرد کعبہ اپنے بتون کی پرستش
کرتے تھے اور اون سے دعائین مانگتے تھے اور خوش وقت تھے اس بات پر کہ محمد و اصحاب محمد پر مصیبت
واقع ہوئی ہے اور حضرت عباسؓ اپنے گھر کے اندر ٹہلتے تھے اور سوتے تھے یا کروٹین بدلتے تھے نیند
نہ آتی تھی اس بات سے جو قریش مین مشاہدہ کرتے تھے اونکی شماتت و خوشی خاطر مصیبت نبی و اصحاب پر کہ
اونکی آنکھین ٹھنڈی تھین اور اونکے دلون مین ٹھنڈک آتی یہانتک کہ صبح ہوئی اور آفتاب طالع ہوا اور
اودھر حال حجاج کا یہ ہوا کہ جب شام ہوئی تھی تو وہ اپنی زوجہ پاس جاکر کہنے لگا کہ مین اسوقت تجھسے ایک بات
کہتا ہون تو کسی سے نکہیو کہ دینا مال محمد و اصحاب محمد کا جو اہل خیبر نے اونسے لوٹا ہے مثل ہوکر بیچا جاویگا
ارزان چھوڑ آیا ہون مین چاہتا ہون کہ شتابی اوسکے خریدنے کو وہان جا پہونچون اس خوف سے کہ تجار
پہلے نہ پہونچین کہ سستا خرید لیوین یہ سنکے اوس عورت نے اوسکو وہ مال و سب دیا پھر جب وقت نماز عشا ہوا
یعنے جسوقت شفق مغربی باقی رہی اور شب شروع ہوئی تو حجاج تاریکی شب مین نکل گیا اور صبح ہوئی اور کسی
ایسی جگہ زمین مکہ سے بہت دور پہونچ چکا تھا اور جسوقت حضرت عباسؓ کو صبح ہوئی تو اونہون نے اپنا لباس
پہنا اور چادر اوڑھی پھر قصد کیا پاس زوجہ حجاج کے اور اوسکو آواز دی تو وہ نکل آئی اوس سے حال حجاج کا پوچھا

تب وہ حال بیان کرنے لگی مگر باعث غمگینی عباسؓ کے وہ بھی اپنے تئین مثل غمزدون کے غمزدہ بنائے
ہوئے تھی چنانچہ کہنے لگی کہ وہ شب باشب چلا گیا تاکہ جو مال اہل خیبر نے محمدؐ و اصحاب محمدؐ کا لوٹا ہے اوسکو خرید کرے
تب حضرت عباسؓ نے اوس سے کہا اے عورت غفلت زدہ احمق اگر تجکو اپنے شوہر کی خواہش ہو تو اوس سے جا کر مل جا کہ واللہ
وہ اسلام لا چکا ہے اور یہان سے ہجرت کر گیا ہے یعنی وطن چھوڑ دیا ہے اور محمدؐ سے جا ملا ہے لیکن اوسنے جو خبر بیان کی تھی تو اسلیے کہ
وہ مال اپنا بچاوے اپنے قبضہ مین لاوے اور وہ تجھسے اور تیرے اہل سے خوف تلف رکھتا تھا وہ بولی اے ابن عم اے سیری تجھپر یہ بحالی
مگر مین تکو صادق جانتی ہون پھر تمسے یہ بات کسنے کہی ہے اونہون نے کہا خود حجاج نے مجھسے خبر کی ہے تب وہ عورت اپنے اہل مین گئی اور
اپنا منہ پیٹنے لگی اور روا ویلا کرتی تھی اور لوٹ جاتی تھی زمین پر کبھی اور کبھی اوٹھ کھڑی ہوتی تھی اور عباس رضی اللہ عنہ وہان سے
چلے اور مسجد کعبہ مین داخل ہوئے اوس وقت مشرکین گرد کعبہ جمع تھے اونہون نے عباسؓ کو دیکھا تو آپس مین
عباسؓ کی طرف اشارے کرنے لگے اور اوس وقت ذکر آنحضرت صلعم اور ذکر اونکے اصحاب کا
کرنے لگے اور بدگوئیان کرتے تھے کلمات سحر و کذب کے یعنے وہ سب ساحر و کاذب ہین پھر جب عباسؓ اونسے
قریب ہوئے تو اونسے کہنے لگے کہو تمہارے یہان کوئی خبر آئی ہے اونہون نے کہا ہان جو خبر تمہارے
پاس آئی ہے وہی تمہارے پاس بھی تو آئی ہے کہ آدمیون مین سے کوئی آدمی اوس بات مین کچھ شک
نہین رکھتا ہے اونہون نے کہا قسم خدا کی خبر مین تو کچھ شک نہین (یعنے جو خبر مجکو پہنچی) پس تمکو چاہیے کہ
اپنے قول مین میانہ روی رکھو (یعنے حد سے تجاوز نکرو) چنانچہ مین گواہی دیتا ہون کہ اہل خیبر کے مال اونکے
مین حصے خدا و رسول اور مومنین کے جاری ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے دونون بیٹیان ابی الحقیق کی مشکین باندھکر
گردنین ماری ہین اور مخبر اس خبر کا رسول خدا صلعم کو عالم عروسی مین چھوڑ آیا ہے کہ اونہون نے صفیہ بنت حیی
بن اخطب سے نکاح کیا ہے اون لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو کاذب ہے وہ کون شخص ہے جس
جسنے تجکو یہ خبر دی ہے بلکہ تونے حجاج کی خبر سے یہ خبر بطور خود بنائی ہے تب عباسؓ نے کہا کہ یہ خبر جو مین کہتا ہون
مجھسے خود حجاج نے بیان کی ہے تحقیق کہ وہ مسلمان ہوا ہے اور اوسنے ہجرت کی ہے اور رسول خدا صلعم سے
جا ملا ہے اور وہ اپنی خبر اپنی زوجہ سے بھی کہہ گیا ہے یہ سنکے چند آدمی مشرکین مین سے زوجہ حجاج پاس گئے
تا عباس کی خبر اوس سے دریافت کرین چنانچہ جب وہ لوگ گئے تو زوجہ حجاج کو غمزدہ اور روتے پایا اونہون نے
اوس سے اوسکے شوہر کا حال پوچھا تب اوسنے اونسے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا اور وطن چھوڑ گیا اور
محمدؐ سے جا ملا پس وہ لوگ اپنے اصحاب پاس پھر گئے اور جو کچھ زوجہ حجاج نے کہا تھا اور جو کچھ اونہون نے
حال اندوہ و ملال اوس عورت کا دیکھا تھا سب اونسے بیان کیا چنانچہ جو کرب و اندوہ مومنین پر پڑا تھا اوسکو
حق تعالے نے مشرکین پر ڈالا اور اونکو خوار و ذلیل کیا پس یہ قصہ خیبر کا تھا ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

ذکر عمرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

جب رسول خدا صلعم خیبر سے مدینے کو پھر آئے تو سریے چھوٹے چھوٹے لشکر ہر طرف روانہ کیے اور خود
مدینے مین مقیم رہے یہان تک کہ جب چاند ذیقعدہ کا دیکھا گیا تو نقیب نبی نے مسلمین مین منادی کی کہ واسطے
عمرہ کے سامان سفر کی تیاری کرو چنانچہ مسلمین ہمراہ رسول خدا صلعم آمادہ ہوگئے اور مکے کو روانہ ہوئے جب
آن حضرت صلعم مکے مین تشریف لائے تو میمونہ بنت الحارث بن الحزن العامری سے جو بنی ہلال بن عامر سے تھی
نکاح کیا پھر جب آن حضرت صلعم مناسک عمرہ ادا کر چکے اور فارغ ہوئے اور اوسوقت اہل مکہ مکے سے پیچھے پڑے
ہوئے تھے کہ مکے سے بہیئت وحالت پشیمانی وخیالات سے نکل گئے تھے اور کہتے تھے کہ محمد مع اصحاب تو داخل مکہ ہوئے
اور ہم بھاگ گئے مکے کے پیچھے پڑے ہین پھر جسوقت رسول خدا صلعم نے مکے سے کوچ کرکے مدینے کو مراجعت فرمائی تو
یکایک دختر حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی کہ وہ صاحبزادی اپنے لوگون کے ہمراہ آئی تھین
حضرت علیہ السلام نے پوچھا تو ہمارے ساتھ کیونکر آئی اوسنے کہا آپ کے اہل مین سے ایک شخص کے ہمراہ
آئی ہون وحال آنکہ رسول خدا صلعم نے کسیکو حکم اوسکے لانے کا مکے سے نہین دیا تھا فرمایا خبردار اگر تو بخیر تھی
وزیر دستی کسی کے نکلی ہے تو تجھکو کچھ پروا اور اندیشہ نہین ہے اسلیے کہ جو شرط اہل مکہ سے کی گئی ہے اونکے
فیصلنامہ مین یہ امر داخل نہین ہے اسلیے کہ وہ اہل بیت نبی مین سے ہے (یعنے اوس نامہ مین یہ شرط مندرج
تھی کہ جو کوئی اہل مکہ مین سے طرف آن حضرت صلعم کے جاوے اوسکو پھیر دیوین) الغرض جناب رسالتمآب
صلعم مدینے مین داخل ہوئے اور حال یہ ہے کہ حق تعالے نے البتہ اپنے وعدے کو پورا کر دیا کہ آن حضرت
صلعم کو مع اصحاب ایسے حال سے داخل مسجد الحرام کرا دیا کہ (آمِنِینَ مُحَلِّقِینَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِینَ) تھے کہ یعنے امن
پانے والے تھے اور سر منڈانے والے اور بال کترانے والے تھے اور حق تعالے نے آن حضرت صلعم کو
مشرکین سے بدلا اوس امر کا دلایا کہ اونہون نے سال گذشتہ مین روکا تھا اور ایسی ہی امر مین حق تعالی آیتین نازل فرمایا ہے وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ
یعنی جمیع امور محترمہ مین بدلا ہے + ای حرمت بدلا ہے حرمت کا فرمایا ہے حق تعالی کہ اگلی ذیقعدہ شہر حرام مین مشرکین نے تجھکو اور تیرے اصحاب کو پھیر دیا تھا
ابکی ذیقعدہ شہر حرام مین حق تعالی نے تجھکو اوسکے بدلا دلایا پھر جب اہل مکہ پاس اس بات کی خبر پہنچی کہ آن حضرت صلعم
مع اصحاب بنی کو پھر سے گئے تب وہ لوگ مکے مین در آئے اوس عرصہ مین حق تعالے نے خالد بن الولید کے
دل مین رغبت اسلام ڈالی کہ اوسنے امر محمد صلعم مین فکر کی اور مجمع قریش مین اسطرح بیان کرنے لگا کہ البتہ واسطے
ہر ایک ذو العقل صاحب شعور کے یہ امر واضح تر ہے کہ محمد نہ ساحر ہے نہ شاعر ہے وہر آئنہ کلام اوسکا کلام رب العالمین
ہی پس ہر ایک اہل خرد پر حق وواجب ہے کہ اوسکی پیروی اختیار کرے تب عکرمہ بن ابی جہل سیدنا تیمن خالد کی سنکر
گھبرایا اور کہنے لگا اے خالد تو بیدین ہوگیا یعنے اپنے دین سے نکل گیا خالد نے کہا مین بیدین نہین ہوا لیکن

مین اسلام لایا اور دین مین داخل ہوگیا تب عکرمہ بولا کہ واللہ قریش مین کوئی لائق تراسکے نتھا کہ اس کلام کو جو تو نے کہا اپنی زبان پہ لاوے مگر تو ہی ایسا تھا خالد نے پوچھا کیونکر یہ بات مجکو لائق تر تھی عکرمہ نے کہا اسلیے کہ محمد نے بدر مین تیرے باپ کے مرتبے اور آبرو کو پست کیا جسوقت اوسکو مجروح کیا اور تیرے چچا اور چچا کے بیٹے کو قتل کیا واللہ مین تجسا نہین ہون کہ اسلام لاؤن اور نہ ایسا ہون کہ تیری سی باتین کرون اسے خالد کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ قریش محمد سے ارادہ جنگ رکھتے ہین خالد نے جواب دیا یہ کام جاہلیت کا ہی اور حمیت سے جاہلیت کی یعنے جب تک اسلام کا علم ویقین نتھا لیکن جب کہ مجھپر حق خوب ثابت ہوچکا تو واللہ اب مین مسلمان ہوگیا وبعد ازان خالد نے خدمت مین جناب رسالت مآب کے بہت سے گھوڑے بھیجے اور اقرار اپنا ساتھ اسلام کے اور حال اپنی معرفت اور تصدیق بالقلب کا کہلا بھیجا چنانچہ خبر اسلام اور کلام خالد کی ابوسفیان کو پہونچی اوسنے خالد کو اور عکرمہ کو بلوا بھیجا اور خالد سے کہا جو خبر تیری مجکو پہونچی ہے کیا سچ ہے خالد نے کہا تجکو میری کیا خبر پہونچی ہے اوسنے کہا مجکو خبر پہونچی ہے کہ تو آل محمد ﷺ کو مجھپر قوت و مدد بھیجتا ہے (یعنے مال سے) خالد نے کہا اگر مین نے ایسا کیا تو مجکو اونسے صلہ رحم اور قرابت ہے تب ابوسفیان غضب مین آیا اور بولا قسم ہے لات و عزی کی اگر مین جانتا کہ تو جو کہتا ہے وہ سچ ہے تو محمد سے پہلے مین تجھی سے لڑائی شروع کرتا خالد نے کہا واللہ وہ حق ہے علے رغم من رغم یعنے واسطے ناک گھسنے اوس شخص کی جسکی ناک گھسی گئی تب ابوسفیان خالد پر جھپٹا (یعنے بارادہ قتل اوسکے) یکایک اوسکو عکرمہ نے خالد پر آنے سے روک لیا اور بولا اسے ابوسفیان اپنی جگہ پر ٹھہر بخدا مجھے اندیشہ ہے کہ تیری اس حرکت سے مجکو غصہ آوسے تو جو کچھ خالد نے کہا وہی مین بھی کہون اور مین بھی اوسکے دین پر ہوجاؤن کہ تم لوگ خالد کو اوس بات پر قتل کرتے ہو جو اوسکی راے مین آئی ہے وحال آنکہ یہ دستور کل قریش کا ہے کہ کل امور مین اپنی راے کی پیروی کرتے ہین واللہ مجکو اندیشہ ہے اس بات کا کہ یہ سال نگذریگا یہان تک کہ سارے اہل مکہ اوسکی متابعت کرینگے تب ابوسفیان نے اوسکو چھوڑ دیا اور خالد مکے سے چلا گیا یہان تک کہ حضرت علیہ السلام کی خدمت مین آکر مومن ومصدق ہوا پس یہ حدیث وحکایت عمرۂ قضا کی تھی تمام

قصہ موتہ جو زمین ہے اہل غسان اور اہل روم کی

جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ اپنے عمرہ سے فارغ ہوکر مدینے مین تشریف لاے تو ایک لشکر مختصر طرف موتہ کے روانہ کیا اور اہل موتہ اون دنون غسان وروم سے تھے اور اس لشکر کا سالار زید بن حارثہ الکلبی کو کیا تھا اور فرما دیا تھا کہ اگر زید شہید ہوجاوے تو افسر لشکر کا جعفر بن ابی طالب ہے اور اگر جعفر بھی شہید ہوجاوے تو امیر لشکر عبد اللہ بن رواحہ ہوگا آخر جب لشکر موتہ تک پہونچا تو غسان سے مقابلہ ہوا اور غسان کے ہمراہ

روم بھی تھے پس قتال شدید واقع ہوئی اور زید بن حارثہ شہید ہوئے بعد ازان اصحاب اپنے لشکرگاہ مین پھر آئے
اور پانی سے سیراب ہوئے بعد ازان علم لشکر جعفر بن ابی طالب کو حوالہ کیا تب جعفر نے گھوڑے کے منہ پر مارا
یعنے گھوڑے کو چھیڑ کر یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ رسول خدا صلعم کو میرا اسلام پہونچانا تحقیق کہ مین نے تو
اپنی جان کو بشوق شہادت پیش کیا آخر جعفر اور اونکے اصحاب اس قوم سے قتال کرتے لگے ناگاہ اوس قوم سے
ایک شخص نے جعفر کو ایسی تلوار ماری کہ کمر سے دو ٹکڑے ہو گئے بعد ازان عبد اللہ بن رواحہ نے علم لشکر اوٹھا لیا
اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اوس قوم پر بھالے مارے اور بعد تھوڑی دیر کے لشکر کی جانب پھرے اور پیچھے
اپنے نفس کو ملامت کی اور گھوڑے سے اوترپڑے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوئے کہ مین نے خدا کی قسم کھائی تھی
کہ البتہ تو گھوڑے سے اوتریگا اور اب مین تجھکو جنت سے ناخوش دیکھتا ہوں یعنے تو شہادت مین حیلہ و درنگ کرتا ہے
چنانچہ گھوڑے سے اوترکر قوم کو نیزے مارے آخر وہ شہید ہوئے تب خالد بن الولید اوٹھ کھڑے ہوئے
اور علم اوٹھا لیا اور اوسی علم سے قوم کو نیزے مارنے لگے یہان تک کہ حق تعالے نے انہین پر فتح کر دی واقدی
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی گئی اور اسکو خدا بہتر جاننے والا ہے کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم مدینے
مین لوگون کو لشکر موتہ سے ایک ایک مرد کی خبر مرگ بیان فرماتے تھے یعنے اب فلان شہید ہوا اور اب فلان
شہید ہوا بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل مدینہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ حق سبحانہ تعالے نے تمہارے
یارون کو فتحمند کیا اور فتح ہاتھ پر خالد بن الولید کے ہوئی اور اوس روز حضرت نے خالد کا نام سیف اللہ رکھا
جیساکہ خالد کو لوگ سیف اللہ کہتے ہین یعنی یہ قصہ جنگ موتہ کا تھا ✤

حکایت شفاعت حلفاے بنی امیہ یا حلفاے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وبعد ازان کہ جناب رسالتمآب غزوہ موتہ سے فارغ ہوئے اوس عرصہ مین قبیلہ کنانہ نے جو بنی امیہ سے
حلیف و ہم عہد تھے بنی خزاعہ حلیف و ہم عہد رسول خدا صلعم سے منازعت کی اور آمادہ قتال ہوئے تب بنو امیہ
نے کنانہ اپنے حلیفون کی حمایت و اعانت کرکے رسول خدا کے حلیفون کو رنج و آزار پہونچایا آخر حلفاے
نبی سوار ہو کر آن حضرت صلعم سے اونپر نصرت و مدد مانگنے کو آئے اور اونکے ساتھ بدیل بن ورقا بھی تھا
اوسنے کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَنَا وَاَبِیْهِ الْاَتْلَدَا ✤ ثُمَّ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا یعنے
اے پروردگار مین قسم دیتا ہون محمدؐ سے مثل قسم کرنے ہمارے آبا و اور آبا محمدؐ کے قسم اس بات کی کہ تو کبھی
پیدا نہین اور قسم ہے اس بات پر کہ ہمنے اسلام قبول کیا و حال آنکہ ہمنے کچھ عوض نہین لیا یعنے جسطرح ہمارے
باپون نے محمدؐ کے باپ سے قسم کی تھی اور باہم ہم سوگند ہوئے تھے مین اوسیطرح محمدؐ سے قسم کرتا ہون اور
قسم تیری ذات کی ہے جو تو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ تجھسے کوئی پیدا ہوا اور قسم اس بات پر کرتا ہون کہ ہم

اسلام قبول کرونگا وحال آنکہ ہمنے کچہ اوسکا بدلا نہین لیا الغرض حضرت رسالت مآب صلعم نے وعدہ انتظار کا
اوسوقت پر کیا کہ مدت شرائط اہل مکہ کی جسپر اونہون نے درمیان اپنے اور آنحضرت کے شرطین کی تھین
جب منقضی ہوجاوین چنانچہ یہ خبر ابوسفیان کو پہونچی اور اون دنون ابوسفیان بتقریب اپنی تجارت کے
ہرقل سلطان روم کے پاس تھا۔

ذکر مکالمہ فیما بین ابوسفیان وہرقل سلطان روم درباب نبوت رسول خدا صلعم

ہرقل نے ابوسفیان سے کہا کہ مجھے خوشی ہے اس بات کی یعنے مجھے منظور ہے کہ تیرے شہر کے
کسی آدمی سے ملاقات کرون کہ وہ مجھے خبر دیوے حال اوس شخص کی جسنے درمیان تمہارے خروج کیا ہے
ابوسفیان نے کہا علی الخبیر سقطت یعنے تو نے تو مجھہ ایسے خبردار سے ملاقات کی ہے پوچھہ مجھسے
کیا پوچھتا ہے اور اوسکے کس امر کو دریافت کیا چاہتا ہے ہرقل نے کہا تو مجھسے بیان کر کہ وہ نبی ہے
یا کذاب ہے ابوسفیان نے کہا وہ کذاب ہے ہرقل نے کہا پھر تمپر وہ لڑائی مین کیون غالب آتا ہے ابوسفیان
نے کہا واللہ وہ ہمپر سواے ایکبار جنگ بدر کے اور کبھی ہمپر غالب نہین ہوا اور ہم آج غالب ہین اور
بعد جنگ بدر کے ہم اوس سے دوبار لڑے سو ایکبار جو ہمنے محاربہ سے قتال کی تو البتہ ہمنے اوسکا منہ توڑا
اور چہرہ بگاڑ دیا اور دوسری بار وہ ہمسے بچ رہا باعث حائل ہونے اوس خندق کے جو اوسنے واسطے
حفاظت اپنے اور اپنے اصحاب کے کھودی تھی ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ شان کذاب کی نہین ہے
بلکہ کذاب تو وہ ہوتا ہے کہ جب وہ خروج کرتا ہے تو وہ مثل شعلہ کے مشتعل ہوتا ہے اوسپر کوئی غالب
نہین آتا ہے یہانتک کہ حق تعالے یکبارگی اوسکو ہلاک کر دیتا ہے اور مین یون سنتا ہون کہ کبھی وہ
تمپر غالب آتا ہے اور کبھی تم اوسپر غالب آتے ہو اور اے ابوسفیان آخر وہ تمکو کس بات کا حکم کرتا ہے
اور کن چیزون سے تمکو منع کرتا ہے اوسنے کہا ہمکو حکم کرتا ہے کہ ان تحنی طرفی النہار کما تحنی النساء
یعنے ہم جھکین صبح شام جسطرح عورتون کی شان سے جھکنا ہوتا ہے ہرقل نے کہا یہ ہیئت نماز و بندگی خدا
کی ہے اور وہ قوم اچھی نہین ہے جو بندگی نہین کرتی ہے اور کہا وہ ہمکو حکم کرتا ہے کہ ہم ہرسال اپنے مال کا
خراج دیا کرین ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ زکوٰۃ ہے کہ البتہ ہم بھی مامور ہین کہ لوگون سے خراج لیوین
اور لوگون کو وہی خراج دیوین اور کہا وہ ہمکو منع کرتا ہے مردہ و مردار اور خون کھانے سے ہرقل نے کہا
کہ مردار و خون اچھی چیز نہین ہے کیا تمہارا یہ قول نہین ہے کہ تم ان دونون چیزون کو گندہ کہتے ہو اگرچہ
وہ ان چیزون سے منع نکرتا ہو پھر ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ مرد صالح ہے چاہیے کہ اوسکی پیروی کرو
اور اوس سے لڑائی نکرو اور طریقہ یہود کا اختیار نکرو وہ لوگ افضل و خیر الناس ہین یعنے بہتر لوگون مین ہین کہ

اپنے انبیا سے لڑائی کرتے ہین ولیکن تو مجھسے یہ بات بیان کر کہ جب وہ عہد و پیمان کرتا ہے تو عہد شکنی بھی کرتا ہو
ابوسفیان نے کہا نہین واللہ اوسنے کبھی زمان گذشتہ مین تو عہد شکنی نہین کی مگر اس مرتبہ مجکو خوف ہے کہ وہ عہد شکنی
کرے ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ اندیشہ تجکو کیونکر ہوا ابوسفیان نے کہا کہ ہمنے اوس سے دو برس کا عہد
لیا ہو کہ بعض ہمارا بعض سے امن مین رہے یعنے بہ نسبت ہر ایک ہمارے اور اونکو عہد امان لیا گیا ہے اور اب یہان
مجھے خبر پہونچی ہے کہ ہمارے حلیفون نے اوسکے حلیفون سے لڑائی کی ہے اور ہماری قوم نے اپنے حلیفون کی
اعانت کی ہے پس مجھے خبر معلوم ہوئی ہے کہ اوسکے حلیفون نے اوس سے نصرت و مدد مانگی ہے لہذا وہ چاہتا ہو
کہ ہماری قوم پر اپنے حلیفون کی اعانت کرے ہرقل نے کہا اے ابوسفیان اگر یہی بات ہے جیسی تو نے مجھسے
بیان کی ہے تو اوس سے تمہین عہد شکنی مین اولیٰ تر ہو کہ تمنے اوسکے حلفا سے قتال کرنے کو حلال سمجھا پھر ہرقل نے
کہا اے ابوسفیان تو مجھسے یہ بیان کر کہ تم مین اوسکا مرتبہ کیسا ہے اور کیا اوسکی منزلت ہے اوسنے کہا واللہ وہ ہم مین
بلندی پر ہے یعنے عالی رتبہ ہے یہ سنکے ہرقل ہنسا اور کہا مین گمان اس بات کا تجھسے نہین رکھتا ہون کہ حقیقت امر
اور امر واقعی اوسکا تو مجھسے بیان کرے وحال آنکہ البتہ مین نے دریافت کر لیا تیری باتون سے کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ نے
بعد اوسکے کسی نبی کو نہین بھیجا مگر اوسکے قوم کی تونگری و برتری مین یعنے جو اوس قوم کے تونگرون اور برترون
مین ہو تب ابوسفیان نے یہ بات سنکر ہرقل کو کہا مین اپنے تئین یہان سے پھر جانے والا دیکھتا ہون یعنے
عزم مراجعت رکھتا ہون چنانچہ وہ اپنی قوم کی خبر پانے سے وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ مکہ مین پھر آیا اوسوقت
اہل مکہ نے اوسکو مامور کیا کہ رسول خدا صلعم کے پاس جاکر پھر تجدید معاہدت کی کرے یعنے تازہ معاہدہ ہو سے تب
ابوسفیان مدینہ مین آیا اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے گھر میں اوترا اور صبح کو خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا
پھر جسوقت حضرت کے قریب پہونچا تو گردن پکڑ کے ہٹایا گیا اور درمیان اوسکے اور رسول خدا صلعم کے لوگ حائل
وحاجب ہوگئے تب ابوسفیان نے کہا تم لوگ درمیان میرے اور محمد کے کیون حائل ہوتے ہو وحال آنکہ وہ میرا
بھتیجا ہے چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو یعنے اوسکو آنے دو تب وہ آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا
اور عرض کرنے لگا یا محمد مین آپ پاس اسلیے آیا ہون تا جو عہد کہ درمیان ہمارے اور آپ کے تھا اوسکی تجدید حلف
کرون یعنے عہد تازہ کرون آپ نے فرمایا آیا کوئی نئی بات تمہارے تئین پیش آئی یعنے کیا تمنے کوئی نئی بات کی
اوسنے کہا نہین قسم ہے لات وعزی کی کوئی نئی بات تو نہین ہوئی ہے فرمایا تو ہم اپنے اول حلف پر قائم ہین
ابوسفیان نے کہا مین نہین جانتا ہون کہ بعد نئی بات کرنے ہماری جیسا ہماری قوم اور آپ کے حلیفون نے کیا ہے
شاید آپ کچھ بات [illegible] یہ کلام اوسکا سنکر حضرت علیہ السلام نے ہنسے اور اس طرح ہنسے کہ ابوسفیان سے بات کیا کہ آنحضرت
صلعم ضرور اپنے حلیفون کی نصرت کرنے واسطے [illegible] تب ابوسفیان [illegible] حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ

اور بولا اے پسر ابی قحافہ تو اپنی اس قوم سے اون لوگون یعنے قریش کے لیے حلف عہد کیون نہین لیتا ہے
ابوبکر رضی نے جواب دیا کہ اللہ و رسول دانا تر ہین اور اس امر کو وہ خوب جانتے ہین تب ابو سفیان عثمان رضی اللہ عنہ سے
مخاطب ہوکر بولا اے پسر عفان تو اپنی اس قوم سے قریش کے لیے عہد امان کیون نہین لیتا اونہون نے کہا
مین ایسا نہین کرتا اوسنے کہا کیا وجہ ہے عثمان رض نے کہا اسلیے کہ علم اسکا خدا اور رسول کو بہتر ہے تب ابو سفیان
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا ای عمر ابن خطاب تو اپنی اس قوم سے اون لوگون کے لیے حلف امان
کیون نہین لیتا تا صلہ قرابت اونکی تو بجا لاوے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کچھ قرابت تھی اوسکو خدا نے
باقی نرکھا اور جو صلہ رحم تھا اوسکو بھی خدا نے قطع کر دیا پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے ہاتھ مین عمر کی جان ہے اگر
تو حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا ہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابو سفیان نے کہا قسم ہے تجکو اپنی زندگانی کی البتہ
مین نے تجکو ہمیشہ سے دیکھا کہ تو ایسے باتین کرتا تھا اگر تو مجھسے فحش کلام نکرتا تھا اور نہ تجھ مین کبھی ایسی دلیری و جرأت
کرتا تھا پس اسے عمر مین نہین جانتا ہون کہ کس بات نے تجکو اس بات پر آمادہ کیا عمر رض نے کہا بسبب کفر کرنے
ساتھ خدا و رسول کے اور بوجہ تیری عداوت رکھنے کے خدا و رسول سے بعد ازان موذن نے اذان دی اور آنحضرت
صلعم کے لیے ایک کاسہ کلان مین پانی آیا حضرت نے وضو کیا جب حضرت علیہ السلام وضو سے فارغ ہوئے تو اصحاب نے
بقیہ پانی سے منہ دھویا اور استنشاق یعنے ناک مین پانی ڈالا یا یہ نیت کہ خوشبو سونگھا اوسوقت ابو سفیان نے
کہا مثل آج کے کبھی مین نے کسی بادشاہ کو بالاتر محمد سے نہین دیکھا البتہ مین زمین فارس کے بہت پھرا ہون
اور اونکے بادشاہ کو بھی دیکھا اور مین نے ملک روم کو دیکھا جو ذات القرون یعنے قدیمی ہے اور اونکے بادشاہ کو بھی دیکھا
پہ مین نے کبھی کسی بادشاہ کو بالاتر محمد بادشاہ سے نہین دیکھا کہ ہر آئینہ اصحاب اوسکے کثافت رطوبی ہوئی اوسکے
ہاتھون کی البتہ پی جاتے ہین اور اوسکو اپنی ناک کے اندر ڈالتے ہین اور اوس سے اپنا منہ دھوتے ہین
پس ابو سفیان مشاہدہ اس حال سے بحال خود مبہوت و حیران ہو رہا یہان تک کہ اقامت کہی گئی اور حضرت
علیہ السلام مقدم یعنے پیش نماز ہوے اور نماز پڑھی پھر جب کہ لوگ رکوع حضرت کے ساتھ رکوع اور اونکے سجدہ کے
ساتھ سجدہ کرنے لگے تو ابو سفیان یہ دیکھکر اور بھی متعجب ہوا اور بولا وابکم یعنے کہنے لگا مین قسم اپنے باپ کی قسم
کھاتا ہون یعنے باپ کی قسم طاعت و تابعداری یہ ہے پھر جب آنحضرت صلعم نماز سے فارغ ہوے تب
ابو سفیان نے عرض کی کہ مین واللہ نہین جانتا ہون کہ لڑائی لیکر جاتا ہون یا صلح کا پیام لیے جاتا ہون آپ نے
فرمایا اس مرتبہ تو چلا جا یہان تک کہ تو اپنے امر کو دیکھ لیگا انشاء اللہ تعالے بعد ازان ابو سفیان جناب فاطمہ
بنت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا فاطمہ آیا ہو سکتا ہے کہ تو درمیان عرب کے اپنی قوم مین بہترین
دختران مرد و شیزگان سے مشہور ہو یعنے ان مین تو سب بیٹیون سے پیاری بیٹی ہو حضرت فاطمہ رض نے فرمایا

اے ابوسفیان وہ کون سی بات ہے جو اسنے کہا تو درمیان لوگون کے امان و پناہ دے اور دلا دے یہ سنکے
حضرت فاطمہ رض نے جواب دیا کہ قسم ہے مجکو بقا سے خدا کی اگر مین رسول خدا صلعم کے ہوتے ہوے اونپر جرأت
کرکے کسیکو امان دون یا دلاؤن تو اس صورت مین البتہ مین منسوب بسفاہت ہونگی پھر ابوسفیان نے کہا بل
لا اعدمک کہ مین تجکو گم نکرون گا یعنے مین تجکو چھوڑونگا اس بات سے کہ تو امان نہین دے سکتی ہے کیونکہ خواہر
تیری زینب بنت محمد نے اپنے شوہر ابی العاص سے عقد امان یعنے عہد پناہ دہی کا کیا تھا درحال آنکہ تیرا باپ
اوسکے قتل کا حکم کر چکا تھا پس اوسکا عقد امان جاری ہو گیا کہ خون اوسکے شوہر کا چھوڑ دیا گیا و با وجود پیش کرنے
ابوسفیان کے اس نظیر کے مگر حضرت فاطمہ رض نے انکار کیا پھر جب ابوسفیان نے انکار فاطمہ رض سنا تو متوجہ ہوا طرف حسن اور حسین کے
درحال آنکہ یہ دونون صاحبزادے تھے تب ابوسفیان نے وہی اپنی باتین ان دونون سے بیان کین مگر
اون دونون صاحبزادون نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگون کے درمیان مین پڑین اور پناہ دیوین تو درینصورت
البتہ ہم محمد اپنے جد پر حجت یعنے الزام قائم کرنے والے ہونگے پھر کہا دونون صاحبون نے جیسا اونکی والدہ نے
جواب مین کہا تھا بعد ازان ابوسفیان نے کہا قسم ہے بقا سے پروردگار کی مین نے تمہارے رئیسون اور اشرافون اور
عورتون سے کلام کیا یہانتک کہ تمہارے بچون سے کلام کیا پر تمہارے دلون کو نہین پاتا ہون مگر دل
ایک آدمی کے یعنے تم سب ایک دل ہو و لیکن ہرگاہ تم سب نے پناہ دہی یعنے بیچ مین پڑنے سے انکار کیا تو اب مین
اس خون کا متحمل ہون اور مین پناہ دیتا ہون اور لوگون کے بیچ مین پڑتا ہون پس جو شخص [illegible] مراسات
کیا چاہتا ہو تو کرے بعد ازان یہ کہکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا اور بقصد مراجعت طرف مکے کے روانہ ہوا چنانچہ رسول خدا
صلعم نے لوگون سے حال ابوسفیان کا پوچھا کہ آخر اوسنے کیا کیا ہے لوگون نے عرض کی کہ وہ بے مقصود
و نامراد چلا گیا اور جیسا وہ کہتا تھا بیان کیا کہ خود اوسنے پناہ دہی لوگون کو اپنے ذمے متحمل کیا ہے

ذکر غزوہ فتح مکہ

بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنے نقیب کو حکم دیا تب اوسنے لوگون کو واسطے خروج طرف مکہ کے ندا دی
تب مسلمین مدینے سے نکلکر لشکر مین جمع ہوے اور سامان اپنا درست کرنے لگے ناگاہ ہمراہ رسول خدا صلعم
کے ایک شخص تھا مہاجرین مین کہ وہ حلیف تھا آل عوام بن خویلد کا اوسکا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا اوسنے
ایک نامہ لکھا کہ تحقیق محمد نے بقصد خروج لشکر جمع کیا ہے اور مین نہین دیکھتا ہون مگر یہ کہ ارادہ اونکا تمپر ہے
پس تمکو بھی حذر لازم ہے یعنے تم بھی اپنی حفاظت رکھو اور ہتھیار وغیرہ سامان درست رکھو پھر حاطب نے
اوس نامہ کو ہاتھ ایک کنیز کے جو آزاد کی ہوئی بنی ہاشم کی تھی اور اوسکا نام سارہ تھا طرف مکہ روانہ کیا اور
حال یہ ہے کہ وہ کنیز پاس حاطب کے سوال کرنے آئی تھی سو اوسکو کچھ دیکر نامہ بھی اوسکے ہاتھ بھیجا

اس اثنا مین جبرئیل علیہ السلام پاس رسول خدا صلعم کے نازل ہوئے اور خبر نامہ کی بیان کی اوسوقت
حضرت علیہ السلام نے اپنے اصحاب مین سے دو مردون کو روانہ کیا کہ وہ دونون علی بن ابی طالب و
ابن الزبیر تھے اور فرمایا تم دونون جاکر اوس عدوۃ اللہ یعنے دشمن خدا کو گرفتار کر لاؤ اسلیے کہ ایک شخص نے میرے
اصحاب مین سے ایک نامہ لکھکر اوس عورت کے ہاتھ مکے کو بھیجا ہے تا اونکو ڈراوے اور ہوشیار کر دیوے
پس یہ دونون شخص سوار ہوکر اوس عورت کے عقب پر چلے یہان تک کہ اوس سے ملاقات ہوگئی اور اوس سے
حال مکتوب کا پوچھا اوسنے خدا کے نام پر حلف کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہے اور مین ابھی نہین ہوئی ہون
کہ مین اپنے ساتھ کسیکا نوشتہ رکھون اور نہ مین تمہاری خبر سے کچھ احتیاج رکھتی ہون تب دونون نے اوسکی
جامہ تلاشی لی مگر اوسکے پاس کچھ نپایا تب ارادہ اوسکے چھوڑ دینے کا کیا بعد ازان پھر دونون نے کہا ہم گواہی
دیتے ہین اس بات کی کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نہ خود کبھی جھوٹھ کہتے ہین اور نہ کسیکو کبھی جھوٹھ لگاتے ہین
یہ سوچکر پھر وہ دونون پھر پڑے اور اوس عورت کو قتل سے ڈرایا و دھمکایا اور تلوارین اوسپر کھینچ لین جب
اوس عورت کو اپنے قتل ہونیکا یقین ہوا تو اوسنے یہ بات بناکر کہا کہ تم دونون مجھکو عہد و امان دو کہ اگر مین تمکو
نامہ حوالہ کرون تو نہ تم مجھکو قتل کرو اور نہ مدینے کو پھر لیجاؤ بلکہ میری راہ خالی کر دو تب ان دونون نے اوسکا
قول قرار کیا آخر اوسنے اپنے بالون کے اندر سے وہ نامہ نکال دیا ناگاہ دیکھا تو وہ نامہ حاطب بن ابی بلتعہ کا ہے
اور اوسپر اوسکی مہر لگی ہے تب دونون نے اوس عورت کو چھوڑ دیا اور خط لیکے چلے آئے پھر اوسکو رسول خدا صلعم کے
سامنے رکھا چنانچہ آن حضرت علیہ السلام نے حاطب کو بلا بھیجا اور پوچھا اسے حاطب کس بات نے تجھکو اس بات پر
ورغلاتا تھا کہ تو ہمارے دشمنون کو تنبیہ دراکر خبردار کر دیوے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ معاف کیجیے
حق تعالے بخشے آپسے قسم ہے مجھکو اوس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا کہ جب سے مین نے آپکو پہچانا
کبھی مین نے آپسے بغض نہین کیا اور جب سے آپکی تصدیق کی کبھی تکذیب نہین کی اور جب سے خدا کا ایمان لایا
کبھی اوسکا کفر نہین کیا اور جب سے مشرکین سے جدا ہوا کبھی اونسے نہین ملا واللّٰہی یخبرك یا رسول اللّٰہ
فاعذرنی ولیکن یا رسول اللہ مین نے آپکی بات کی مخبری کی اور یہ معنی کہ ولیکن یا رسول مین ایکو
ایک بات کی خبر دینے والا ہون پس عذر میرا پذیرا کیجیے خدا مجھکو آپ پر فدا کرے حال یہ ہے کہ آپکے اصحاب
مین سے کوئی ایسا نتھا کہ جسکا کچھ مال مکے مین ہو اور اوسکے عزیز و اقارب مین سے وہان کوئی اوسکے مال کا
حفاظت کرنیوالا نہو ایک سواے میرے کہ مین اوس قوم سے تھا یعنی اوس قوم مین میری کچھ قرابت نتھی بلکہ
اونمین مین حلیف تھا اور جن لوگون کا مین حلیف تھا وہ لوگ بھی میرے ساتھ وہان سے ہجرت کر آئے اور مین
کثیر المال اور وسیع الحال تھا سو مین اپنے مال کے لیے مشرکون سے ڈرتا تھا اسلیے مین نے اونکو لکھا

کچھ لکھا ہے تاکہ اسوجہ سے ہمین اونکا نزدیک اپنی مودت و دوستی ظاہر کرون آخر یہ بات ہے کہ تحقیق مجکو
یقین ہے کہ ضرور حق تعالے اونپر خواری اور عذاب نازل کرنیوالا ہے اور یہ میرا نامہ جو اونکی طرف بھیجا گیا تو
اونکے کچھ کام نہ آویگا کہ اونکو اوس عذاب سے بچا وے یہ سنکے جناب رسالتمآب نے معلوم کیا کہ وہ سچا ہے
اور حق تعالے نے اسی باب مین اپنے نبی پر آیہ نازل کیا تا وہ مومنین کو وعظ و نصیحت کر دیوے اس طرح
کہ مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا کام کر بیٹھے تا مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا نکرے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ و تعالی
نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ
كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ
أَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ
یعنے اے اہل ایمان میرے اور اپنے دشمنون کو اپنا دوست نسمجھو کہ اونکی طرف دوستی کا پیغام یا دوستی سے
پیغام بھیجو حالانکہ وہ وہ ہین کہ جو کچھ تمہارے پاس امر حق آیا اوسکا اونہون نے کفر کیا کہ رسول کو اور تمکو وطن سے
نکالتے ہین اس بات پر کہ تم اپنے خداوند پروردگار پر ایمان لاتے ہو اگر تم میری راہ مین جہاد کرنے نکلے ہو
اور میری رضامندی کے طالب ہو تو تم دوستی سے اونکو خفیہ پیغام بھیجتے ہو حالانکہ مین خوب جانتا ہون جو کچھ
تمنے دل مین مخفی رکھا تھا اور جو کچھ ظاہر کیا اور جو کوئی تم مین سے اس کام کو کریگا تو وہ راہ راست سے گمراہ ہو جاوے گا
الغرض جب رسول خدا صلعم اور سارے مومنین نے سامان سفر سے فارغ ہوے تو عازم ہوے طرف مکہ کے
جب جحفہ مین پہونچے جو میقات احرام ہے اہل مدینہ کا تو وہان عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اپنے اہل سے
کچھ لوگون کو ساتھ لیے ہوے حضرت علیہ السلام سے آ ملے اور یہ خبر قریش کو پہونچی کہ آنحضرت دل بخدا صلعم قریب
آ پہونچے (واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابو سفیان آیا تھا تا دریافت کرے خبر لشکر اسلام کی کہ کس طرف
جانیوالا ہے مگر دریافت کرنا اوسکو ممکن نہوا اور وہ مکہ کو پھر گیا) تب لوگون نے ابو سفیان سے پوچھا کہ
واسطے تحقیق کے تو کس کام کو گیا تھا ابو سفیان نے کہا بخدا مین نہین جانتا کہ وہ سامان جنگ سے یا سامان صلح
اوس وقت ابو سفیان کی زوجہ نے کہا خدا تیرا برا کرے جس شخص کو قوم ایذا رسول کے پیچھے مین اتوا و سے
امید خیر رکھتے ہین تو پھر جا کہ ہرگز کوئی تجسے یہ بات قبول نکریگا کہ تو نے محمد کی ملاقات کی (یعنے تیرا پہونچنا
اوس تک کوئی یقین نکریگا) اور کیا عجب ہے کہ قوم کی طرف سے تو ہی پکڑ کر قتل کرے یہ سنکے ابو سفیان نکلا
و تحقیق کہ جناب رسالتمآب نے اپنے آگے سے کچھ مردم تیر انداز کو قبلہ مدینہ سے روانہ کیا تھا اور اونسے
کہدیا تھا کہ شاید تم کسیکو پیشتر کیمپ مین سے بیرون کا ہار و سے گرد و مکہ سے نکلا ہوا پاؤ تو اوسکو پکڑ لینا ہون نا لوان

جو قریب آکہ مین ابوسفیان سے ملے کہ وہ بے ہتھیار و بے سامان تھا پس تیراندازون نے آنکھون سے طرف
ابوسفیان کے اشارہ او قصد مارنیکا کیا کہ دفعۃً عباس بن المطلبؓ ابوسفیان کو مل گئے تب حضرت عباسؓ نے
تیراندازون سے کہا کہ تم اپنے ہاتھون کو اسکے مارنے سے روک لو کہ مین متولی اوسکے عہد کا ہوا ہون تب تیراندازون نے
اوس سے اپنا ہاتھ روک لیا اوسوقت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا کہ قوم تجکو قتل کرینگے پس تو کہو
لا الہ الا اللہ چنانچہ ابوسفیان نے اس کلمہ کو کہا مگر زبان اوسکی اس کلمہ کے کہنے سے ژولیدگی کرتی تھی اور
اس سبب سے کہ وہ اپنے دل مین مودت و دوستی اپنے بتون سے رکھتا تھا تو کلمہ لا الہ کو درست و صاف
نہین کہتا تھا آخر جب اس کلمہ کو ابوسفیان نے کہا تو حضرت عباس نے ابوسفیان کو قوم سے الگ لیا اور اوسی
نے کہا پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہے اور ثقات سے اوسکو بہتر جاننیوالا ہے کہ ہر آئینہ جب جناب رسالت مآب
صلعم نے ابوسفیان کو ہمراہ عباس رضی اللہ عنہ کے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص مستسلم ہے نہ مسلم یعنے بتکلف ظاہر کرنیوالا
اسلام کا ہے نہ بطیب خاطر پھر جب عباسؓ قریب آن حضرت صلعم کے پہونچے تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابوسفیان
ہے کہ آپکے پاس مسلمان ہوکر آیا ہے پس آپ اوسکو پناہ دیجیے اور اسکے حق کو پہچانیے تب آن حضرت صلعم
نے عباسؓ کو جواب دیا کہ اسکو اپنے منزلگاہ پر پھیر لیجاؤ آخر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اوسکو لیچلے اور اوسکو
حضرت علیہ السلام کے خچر سفید پر یعنے سفید پر سوار کر لیا اور لشکر مین پھر آتے ہوے اپنے مقام فرودگاہ
مین لائے اور اوس روز لشکر اسلام مین نوہزار پانسو مرد تھے پس ابوسفیان نے وہ بات دیکھی یعنے کثرت
وجمعیت لشکر کہ اوسکے تئین شاق و ناگوار معلوم ہوئی و بہ کیفیت اوسنے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس شب بسر کی
جب صبح ہوئی موذن نے اذان کہی مسلمین اپنے بسترون سے بہ نیت وضو و نماز اوٹھنے لگے پھر جب ابوسفیان
نے اذان سنی اور لوگون کی چل پہل دیکھی تو گھبرایا اور خوف زدہ ہوا اس بات سے کہ یہ آمد و شد لوگون کی گویا
اوسکے لیے ہے اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے اوسکے دل مین رعب ڈال دیا تھا اوسوقت ابوسفیان پوچھنے لگا
اے عباس لوگون کی آمد و شد کسو جہ سے ہے اور یہ صدا جو مین نے سنی کیسی ہے اونھون نے کہا یہ موذن ہے
کہ از برائے نماز ندا دیتا ہے پس لوگ واسطے وضو کے چل پھر رہے ہین ابوسفیان نے کہا ہر کسیکو جو مین چلتے پھرتے
دیکھتا ہون کیا یہ حرکت لوگون کی بسبب ندا اسے منادی رسول خدا کے ہے عباسؓ نے جواب دیا ہان یون ہی
پھر ابوسفیان نے عباسؓ سے کہا مجھے رسول خدا کے پاس لیچلو کیا عجب ہے کہ مین اسلام شایستگی تمام حاصل کرون
چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ تازہ سے کچھ پہلے اوسکو لیچلے اور پاس آن حضرت صلعم کے اوسکو داخل کیا اور اوسوقت
جماعت اصحاب گرد خیمہ حاضر تھی اور برآمد ہونے حضرت علیہ السلام کی منتظر کھڑے تھے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے
کہا یا رسول اللہ ابوسفیان کچھ عرض کرتا ہے سن لیجیے تب حضرت نے ابوسفیان سے فرمایا تو کیا چاہتا ہے

اوسنے کہا اے محمد آیا ان وجوہ کو یعنے ان مردم کو جنکو مین عوام الناس سے دیکھتا ہون تونے اپنی قوم قریش پر
اختیار کیا اور روا رکھا ہے اور ارادہ رکھتے ہو اس بات کا کہ کل کے دن اپنی عورتون کو انکے لیے مباح کردو
فرمایا ان مین راضی ہون ان مردم سے جنہون نے میری تصدیق کی اور مجھے اپنے یہان جگہ دی اور میری نصرت کی
بجاے مردمان میری قوم کے جنہون نے میری تکذیب کی اور مجکو نکال دیا اور میرے شہر سے مجکو خارج کردیا
اور میرے نکال دینے پر سب نے باہم اتفاق کیا اور حال اون عورتون کا جنکا تونے ذکر کیا یہ ہے کہ خود تونے
اور تیری قوم نے باعث کفر اپنے اور تکذیب کرنے خدا و رسول کے اونکو مباح و حلال کردیا تب عباس رضی اللہ عنہ
نے ابوسفیان سے کہا اے ابوسفیان اسلام قبول کر ابوسفیان نے کہا پھر عزی کے ساتھ کیا معاملہ کرون
ناگاہ عمر رضی اللہ عنہ کہ پس خیمہ کے کھڑے تھے کہنے لگے اے دشمن خدا ہلاک ہو تیری اوس عزی سے بدترین
قسم ہے اوسکی جسکی عمر قسم کھاتا ہے کہ اگر تو حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوتا تو مین تجکو قتل کرتا
ابوسفیان بولا مین تجھسے اپنے باپ کی قسم کھاتا ہون اے ابن خطاب تو بہت بڑی جفا و جسارت کرتا ہے
وحال آنکہ واللہ مین تیرے پاس نہین آیا ہون اور نہ تیری طرف مجکو کچھ رغبت و حاجت ہے ولیکن مین پاس
اپنے ابن عم رسول اللہ کے آیا ہون یا محمد اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّیْ قَدْ كَفَرْتُ
بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى یعنے مین گواہی دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لائق پرستش
نہین ہے اور تو بے شبہہ اوسکا بندہ برگزیدہ اور اوسیکا رسول فرستادہ ہے اور سر آئندہ مین نے کفر
و انکار کیا لات و عزی سے یہ سنکر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (فرط خوشی سے) تکبیر کہی کہ اللہ اکبر
اسلیے کہ عباس رض اوسکے قرابت دار تھے اور اوس سے خویشی و یگانگی تھی اور ایام جاہلیت مین اوسکے ساتھ
صحبت و ہمنشینی رکھتے تھے الغرض جب اقامت کہی گئی تو رسول خدا صلعم نے عباس رض سے فرمایا کہ جسوقت
ہم نماز پڑھین تو ابوسفیان کو اپنے پہلو مین کھڑا کرو اور اوسکو الحمد اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھاؤ ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر جب ابوسفیان نے دیکھا کہ مردم جماعت حضرت کی جو کہ ساتھ اونکے رکوع کرتے ہین اور اونکی تکبیر کے ساتھ تکبیر
کرتے ہین اور اونکو فارغ ہونے کے ساتھ فارغ ہوتے یعنی سلام کے ساتھ سلام پھیرتے تب ابوسفیان نے کہا اے عباس کیا وہ جو کچھ کام کرتا
کیا وہی ان لوگون نے بھی کیا عباس نے جواب دیا واللہ اگر رسول خدا صلعم ان لوگون کو کھانے پینے سے منع کرین تو البتہ
تا مرگ ترک کردین پھر ابوسفیان نے کہا اے عباس اسطرح ہوا ان لوگون کو دیکھتا ہون تو خوف اس بات کا کرتا ہون کہ
یہ لوگ میری قوم کو ہلاک کرینگے اونہون نے کہا مین اس بات کا حکم نہین کرتا یعنے مین یہ بات نہین چاہتا
اونہین کہتا اوسنے کہا کیا تو حضرت کا سچا ذکر کرنا چاہتا نہین دیکھتا ہے اونہون نے کہا امید ہے کہ ایسا ہو
پھر ایسا ہوا کہ جناب رسالتمآب صلعم نے لشکر مین ندا کرادی تب لوگون نے اپنے علم اوٹھالیے اپنی صفون مین

جا پہنچے اور ... ابوسفیان اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پاس رسول خدا صلعم کے گئے اور عباس نے کہا یا
رسول اللہ یہ ابوسفیان مرد پیر ہے اور اپنی قوم کا بزرگ و سردار ہے پس آپ اسکو سرفراز کیجئے اور اسکے اسلام کا
پاس کیجیے فرمایا تم اور ابوسفیان بھی مکے کو سوار ہو جاؤ اور مکے میں پکار دو کہ جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں
داخل ہوگا وہ امن پانے والا اور امن ہوگا ابوسفیان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا گھر تو تنگ ہے (واضح ہو
کہ ... اوسکو خوش آیا تھا یا بات نئی کہ اس حکم نے اوسکو تعجب میں ڈالا تھا (اسلیے کہ اوسکے گھر میں گنجایش
اقرت ہجوم کی کیونکر ہوگی) حضرت علیہ السلام نے فرمایا امان اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا وہ بھی امان پاویگا
اور جو کوئی کعبے کیطرف توجہ کریگا اور ہتھیار اپنے ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سواے اشخاص چند کی مثل
دشمن خدا ابن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے ہے اور مقیس الکنانی برادر بنی لیث اور عکرمہ بن ابی جہل
وابن خطل اور سارہ مولاۃ یعنے کنیز آزاد بنی ہاشم کہ ان لوگون کے لیے عہد و ذمہ نہیں ہے اگرچہ یہ لوگ
پردۂ کعبہ سے بھی لٹکے ہون (یعنے اس صورت میں بھی پناہ نپاوینگے) پس تم دونون اس حکم پر چلے جاؤ
اور خدا اسکا ناصر اور نگہبان ہو چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول خدا صلعم کے ... یعنی خچری پر
سوار ہوے اور ابوسفیان کو اپنا ردیف کیا یعنے اوسکو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر جب وہ دونون بہت چل
چلے گئے اوسوقت رسول خدا صلعم کو عباس رضی اللہ عنہ پر خوف آیا تب پیچھے ایک شخص کو بھیجا کہ اون دونون کو
پھیر لاؤ اور وہ دونون بہت آگے جا چکے تھے راوی کہتا ہے چنانچہ ... یہ حدیث ... پہونچی ہے
واللہ اعلم کہ آن حضرت علیہ السلام اپنے پاس والون سے فرماتے تھے کیا عجب ہے کہ اہل مکہ عباس کے ساتھ
وہ ... کرین جیسا کہ ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود الثقفی کے کیا تھا کہ جب اوسنے اپنی قوم کو طرف اسلام کے
دعوت کی اور بلایا تو اوسکو اوسکی قوم نے قتل کر ڈالا دیکھو قسم ہے اوس خدا کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے
اگر اہل مکہ نے بھی ایسا کیا تو اون میں سے کسیکو باقی نچھوڑونگا پھر آن حضرت علیہ السلام نے لشکر کو کتیبہ
کتیبہ کیا یعنے جماعت جماعت کر کے تفریق کر دیا اور اوسکے سالار جدے جدے تقسیم کر دیے اور دو مجنبہ یعنے
داہنے بائین کے غول بنائے اور ایک مقدمہ یعنے پیشی کا لشکر مقرر کیا پس مجنبہ میمنہ پر خالد بن الولید بن المغیرہ
کو امیر کیا اور مجنبہ میسرہ پر زبیر بن العوام کو امیر کیا اور ان دونون کو حکم کیا کہ ایک دستہ ... کی ...
... اور دوسرا دستہ طرف نشیبی کو لیوے اور لشکر مقدمہ کا مقدمۃ الجیش ابوعبادہ کو مقرر کیا
اور خود آن حضرت صلعم درمیان لشکر مہاجرین و انصار کے جو مثل سنگ سیاہ کے سخت تھی روانہ ہوے
اور حضرت نے عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو ایک ثنیہ پر یعنے پہاڑ کے ایک بلند راہ پر ٹھہرا رکھا تاکہ ابوسفیان
لشکر ... اصحاب کی مشاہدہ کرا دین پھر جسوقت ابوسفیان نے دونون مجنبون اور مقدمہ کو دیکھا

تو عباسؓ سے اون لوگون کو پوچھا تب اونھون نے اونکے نام بتاے بعد ازان جسوقت ابوسفیان نے اوس
لشکر کو دیکھا جسمین جناب رسول خدا صلعم تھے تو کہنے لگا یا عباسؓ یہ کونسا لشکر ہے جو گویا سنگ سیاہ اور مانند گھٹا
سیاہ کے ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ وہ لشکر ہے جسکے ساتھ موت احمر ہے یعنے یہ پاس شدید بنیاد وسختی
یہ لشکر ہے خاص رسول خدا صلعم کا مہاجرین وانصار سے تب ابوسفیان نے عباسؓ سے کہا اذکرک اللہ والرحم
یعنے مین تجکو قسم دیتا ہون خدا اور صلہ رحم کی تا مجسے تو بیان کرے کہ اس گھڑے سے ہونے پر تجکو کونسا امر باعث ہوا
عباسؓ نے جواب دیا کہ تجکو امین تجسے راست راست کہتا ہون کہ جب تو پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا تھا
تو اوسوقت لوگ درمیان رمضان اراک کے متفرق تھے اوسوقت مین نے اندیشہ کیا [illegible]
یعنے پسند کرتا تیرا افلات و ضعف اسلام کو سو جب پایا تیرے کافر کا ہونا لقیا اسلام سے کہ پس وہین صورت سوا تیرے قتل کے
کچھ تجسے قبول نکیا جاویگا یعنے عذر یا فدیہ تیرا قبول ہوگا کچھ مین نے تجکو اسے ابوسفیان قسم دیتا ہون خدا کی اور
صلہ رحم کی کہ تو بھی تجسے سچ سچ بیان کر کہ جو باتین تیرے دل مین تھین اونمین سے کسکے مطابق میری بات
واقع ہوئی ابوسفیان نے کہا اللہم میرے دل مین یہی بات تھی کہ جو کچھ تو نے بیان کیا بعض اونمین سے مین تجسے
ظاہر کرون مگر جب کہ مین نے دیکھا جو کچھ دیکھا تو تحقیق مین نے اب یقین کیا کہ البتہ یہ امر خدا ہی کی جانب سے ہے
کوئی اوسکا روکنیوالا نہیں وہ تیہیم و تیم والا نہین ہے اور اللہ ہی نے شہر لشکر گذر رہا تھے یہان تک کہ مین نے اندیشہ کیا کہ کوئی
ٹکڑی کے ساتھ ٹیلے کے پہاڑ پر چلے جاوینگے شہر یا عباسؓ یعنے چلو اسے عباس کہ مین نے مثل آج کے کبھی ایسی کوئی
صباح قوم کی اونکے گھرون مین نہین دیکھی چنانچہ وہ دونون یعنے عباسؓ و ابوسفیان مکہ مین گئے ابوسفیان نے
باآواز بلند ندا دی کہ جو کوئی میرے گھر مین داخل ہوگا پس وہ امان پاویگا یہ اوسکی صدا سنکر ہند بنت عتبہ
ابوسفیان کے پاس آئی اور دونون نے کہا بلاکی ہو تجکو اسے ابوسفیان کیا اسواسطے ہمنے تجکو بھیجا تھا تب
ابوسفیان نے کہا چلے جاؤ تم سے کہا اون پر (یعنے جاؤ اپنا کام کرو) تحقیق کہ تمہارے پاس ایسا لشکر عظیم آگیا ہے
کہ تم دونون اور قوم تمہاری تاب تحمل نہین رکھتے ہو وہ لشکر آیا ہے کہ مانند شب تیرہ و تاریک کے سیاہ ہو رہے ہین
اون دونون نے ابوسفیان کو زجر کیا اور اوسکا نام برے سے لیا اور اپنے شہر سے اوسکو ڈرایا پھر ابوسفیان نے کہا کہ
اور دوسری خبر مین تجسے بیان کرتا ہون کہ جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا (یعنے روز دخل لشکر) وہ بھی امان پاویگا
اور جو کوئی رجوع طرف کعبہ کے کریگا اور ہتھیار اپنا ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوا اسکے عکرمہ بن ابی جہل و
عبداللہ بن سعد و ابن خطل و سارہ کنیز آزاد بنی ہاشم کی کہ ان لوگون کے لیے امان حضرت نے نہین دی گو اسکے ساتھ
کعبہ کے پردہ سے لٹکے رہین (یعنے اگرچہ کعبہ مین بھی امان نہ پاینگی) ناگاہ ہند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان کی آئی
اور ڈاڑھی ابوسفیان کی پکڑ کے اٹھا کے گئی اور اوسکو لپیٹ گئی اور طمانچے مارنے لگی اور شور کرنے لگی کہ اس بوڑھے احمق کو

قتل کرو کہ یہ دین سے باہر ہو گیا اور ابوسفیان اس بات مین مصروف تھا کہ پکارتا تھا اے آل غالب اسلام لاؤ تو
سلامت رہو گے اور حال بنی خزاعہ یہ تھا کہ اونکے ساتھ قریش اور حلفاے قریش نے جو کچھ کیا تھا وہ اوسکا بدلا
لینے کی فکر مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے ہو کر آمادہ قتال تھے یعنے چاہتے تھے کہ لڑائی ہووے اور آنحضرت علیہ السلام
اونکو روکتے تھے اس خوف سے تا کوئی ذمی یا قتل نہو جاوے اوسوقت عباس رضی اللہ عنہ پاس حضرت علیہ السلام
کے آئے اور اونکے ہمراہ جبیر بن مطعم بھی ردیف وار سوار تھا تب آپ نے عباس سے فرمایا کہو تمہارے پیچھے والون کی
کیا خبر ہے اونہون نے کہا اہل مکہ سب اسلام لائے ہین مگر وہ لوگ جنہنے مبالات اور اونکی پروا نہین کہ وہ لاابالی ہین
پس یا رسول اللہ تھوڑی دیر لڑائی روک رکھیے اور اوسی عرصے مین ابوسفیان ابن الحارث بن عبد المطلب حاضر ہوا
اور اوسکے ساتھ اوسکا بیٹا جعفر اور عبد اللہ ابن امیہ بن المغیرہ برادر حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت
ابی امیہ بن المغیرہ کا تھا اور اوس زمانہ مین حضرت ام سلمہ زوجیت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھین پس وہ
دونون یعنے ابوسفیان مع پسر و عبد اللہ سامنے حضرت علیہ السلام کے آئے اور سلام کیا آپ نے اونسے منہ پھیر لیا
اور اونکے لیے عہد و امان قبول کرنے سے انکار کیا تب ابوسفیان نے عرض کی کیا آپ پیغمبر اسلام کو پھیر دیتے ہین
سو واللہ مین مشرکین کی طرف کبھی نہ پھر جاونگا ولیکن مین مع اپنے بیٹے کے اسی صحرا مین پڑا رہونگا یہانتک کہ
ہم دونون مر جاوین اور عبد اللہ بن ابی امیہ پاس بنی امیہ یعنے اپنے باپ کی اولاد اپنے بھائیون پاس کنارہ کش
ہو کر چلا گیا ابتداءً اس نے کسیکو پاس ام سلمہ اپنی خواہر کے بھیجا تا وہ اوسکے لیے درخواست امان کرین تب حضرت ام سلمہ
جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور کہا یا رسول اللہ ما جعل اللہ اخی و ابن عمک اشقی من خرج الیک
من اہل مکۃ یعنے اہل مکہ مین سے جو لوگ آپکے پاس آئے ہین سو اونسے زیادہ تر میرے بھائی اور آپکے ابن عم کو
خدا نے شقی نہین کیا ہے آپ نے فرمایا اگر میرے چچا کا بیٹا تو میری ہجو کیا کرتا تھا لیکن بھائی تیرا سو اوسنے
قسم کھائی تھی اس بات کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان نہ لاویگا یہانتک کہ مین آسمان پر چڑھون اور اوسکے لیے
خدا کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لاؤن جو اوسکی طرف نازل بھی ہو کہ وہ اوسکے تئین پڑھے پس اسیلیے مین
اون دونون کو امان دینا قبول نہین کرتا تھا آخر بعد اسکے آنحضرت علیہ السلام نے اون دونون کو بلوا بھیجا اور
اونکے لیے امان قبول فرمائی اور اون دونون نے بیعت کی اور آنحضرت صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل مکہ الا تہ سب
اسلام لائے مگر تھوڑے سے جو ساتھ مقیس کے ہین تب آپ نے بنی خزاعہ کو حکم کیا کہ اون لوگون کی طرف دوڑ مارین یا
اور جو اونسے لڑین اونکے سوا اورون کو قتل نکرین اور نہ اون چند آدمیون کو مارین جنکا نام اونکو بتا دیا چنانچہ
خزاعہ نے دوڑ ماری اور خزاعہ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہو رہے تھے آخر حق تعالے نے بقیہ الکنانی کو اور
اونکے ہمراہیون کو جو قریش سے تھے کہ اونہین مین حویرث بن نقیل بھی تھا اوسی معرکہ مین ہلاک کیا مگر ابن خطل کو وہ

پردہ کعبہ سے لپٹا رہا تب ابو برزہ الاسلمی و سعید ابن حریث المخزومی اوسکے پاس جا پہونچے پھر اوسکو تو اوہنون نے بین
میدان تک کہ وہ نشانہ ہو گیا یعنی مرگیا اور عبداللہ بن ابی سرح بھاگ کر پاس ایک صحابی کے چھپ رہا اور عبداللہ
اوس صحابی کا برادر رضاعی اور مواخاہ اوسکی کنیز آزادہ کا بیٹا تھا چنانچہ وہ صحابی عبداللہ کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مین ہمراہ لیگیا اور کہا سلام علیک یا رسول اللہ پھر عبداللہ نے بھی سلام کیا مگر آپ نے اوس سے منہ پھیر لیا بعد ازان
وہ طرف رخ حضرت کے آکر پھر سلام بجالایا پھر آپ نے اوس سے منہ پھیر لیا اسیطرح تین بار ہوا اور اس بات سے
غرض آپکی یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اوٹھکر اوسکو قتل کرے تب آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نے
جو اوس سے سکوت کیا کہ جواب اوسکے سلام کا نہ دیا اور اوسکی طرف سے منہ اپنا پھیر لیا تو غرض میری یہ تھی کہ
قوم مین سے کوئی شخص اوٹھکر اوسکو قتل کرے پس ایک انصار مین سے ایک مرد بولا یا رسول اللہ مین نے بھی ارادہ
کیا تھا ولیکن مین دیکھتا تھا کہ آپ میری طرف آنکھون سے اشارہ کرین فرمایا کہ نبی آنکھ سے نہین مارتا ہے گویا آپ
اس بات کو دغا اور عہد شکنی جانتے تھے و آیا عکرمہ بن ابی جہل سو وہ دریا کی طرف بھاگ گیا تا کہ کشتیون مین
جا کر بیٹھے اوسنے جب ملاحون کے پاس آیا اور انکو کرایہ دیا تب اونہون نے اوسکو کشتی پر سوار کر لیا پھر جب عکرمہ
کشتی مین بیٹھا تو لات و عزی کا نام لیا پس کہا اہل کشتی نے کہ اگر تم سفینہ ہمارا دریا مین جاری نہین ہوتا مگر
بنام خدا اسکے وحدہ لاشریک لہ پس یہی نام سے او پکارو نہین تو ہماری ناو سے اوتر جاؤ تب عکرمہ بولا اگر وہ اللہ
ایسا ہے کہ یکتا ہے کوئی شریک اوسکا نہین ہے دریا مین تو وہی ایسا ہے خشکی مین بھی ہے یا الٰہی اول یعنی
کیا ہی بڑی بات سنائی ہے مجکو اسوقت تو اگر بیکسی اسیر اگر جنگ سے لیتا ہین [illegible] فوج سے گریز کیا تھا پھر عکرمہ
وہان سے پھرا اور خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر ہاتھ اپنا حضرت کے ہاتھ مین دیا اور کہنے لگا
کہ یہ جگہ ہے امن پانے والے اور پناہ لینے والے کی اگر آپ قتل کرین تو قتل کرینگے گنہگار خطاکار کو اور اگر عفو
کیجیے تو عفو کیجیے گا ذوی قرابت سے یہ کہکے پھر اوسنے شہادت حق کی گواہی دی یعنی اوسنے حق ہی ان سے کہا
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ [illegible] و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ پھر حضرت علیہ السلام کا ہاتھ اپنا پکڑا [illegible]
بعد ازان خالد بن الولید طرف دیار قبیلہ بنی کنانہ کے مقام ابرق کو روانہ ہوا اور وہ لوگ موحد نہ ہوئے کہلاتے تھے
[illegible] تب خالد نے اونکو صبح کی نماز پڑھتے مین پایا پھر جب اون لوگون نے نماز سے فراغ پائی اور
خالد کو دیکھا تو وہ [illegible] پناہ لینے کو پہاڑ پر چڑھ گئے اور اوسوقت خالد کے ہمراہ ساتھ سو سپاہ بنی سلیم کے تھے اور
انصار مین سے اوسکے ساتھ ہوا ابوقتادہ بن ربعی انصاری اور کوئی نہ تھا تب لشکر خالد سے ایک شخص نے
درمیان بنی جذیمہ کے آواز دی کہ دیکھو یہ خالد ہے بعد ازان خالد نے اون لوگون کو گھیر لیا اور کہنے لگا کہ کون
قوم ہو اور کسی [illegible] کہا ہم مسلمان ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ نہین ہے خدا سوا اوسکے کوئی شریک اوسکا نہین

نہین دوسرا کوئی معبود لائق عبادت نہین ہے اور ہر آئینہ محمد بندہ و رسول اوسیکا ہے خالد نے کہا اگر تم سچے ہو تو بتاؤ تم کب مسلمان ہوئے اونہون نے کہا آج کی رات جسوقت ہمکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے اپنا ہاتھ اون لوگون سے روک لیا ہے جنھون نے ہتھیار ڈال دیے اور شہادت لا الہ الا اللہ کی دی ہے تو ہمنے بھی شہادت ادا کی اور نماز پڑھی خالد نے کہا اگر تم یہ بات سچ کہتے ہو تو اوتر آؤ تب ایک شخص نے بنی جذیمہ مین سے کہا کہ اے گروہ بنی جذیمہ یہ خالد بن الولید وہ شخص ہے کہ ہم اسکو خوب جان چکے ہوا در حال یہ ہے کہ بعد رکھدینے ہتھیار روکے بجز اسیری کیا ہے اور بعد اسیری سوا ہے قتل کے اور کچھ نہین اون لوگون نے اوسکو جواب دیا واللہ ہم تیرا کہنا نمانینگے اور ہم لوگ کسی بات مین کہنے والون مین سے نہین ہین اور البتہ ہمنے اسلام قبول کیا ہے اور اسکو ہمنے سچ جانا ہے آخر اون لوگون نے ہتھیار رکھدیے اور پہاڑ سے نیچے اوتر آئے اوسوقت خالد نے اونکے قتل کا حکم کیا کہ وہ لوگ قتل ہوے وحال آنکہ ابو قتادہ نے کہا تھا کہ اے خالد اس قوم کے قتل کرنے سے ہمکو کچھ فائدہ نہین بعد ازان ابو قتادہ وہان سے پھر کر آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے اور خبر بیان کی اوسوقت آپکو اس امر سے صدمہ شدید ہوا اور خالد بھی آپہونچا اور بنی جذیمہ کے زنان و فرزندان کو بندی مین پکڑ لایا اور حضرت علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا آپنے اس امر مین اوسکو نہایت سرزنش سخت ملامت کی خالد نے کہا یا رسول اللہ خدا مجھے آپپر قربان کرے آپ مجکو ملامت نکیجیے کہ ہمنے انکو بموجب اوس آیت کے قتل کیا ہے جسکو خدا نے آپ پر نازل فرمائی ہے کہ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ۔ یعنی تم انکو قتل کرو کہ حق تعالے اونکو تمہارے ہاتھون عذاب کریگا اور خوار کریگا اور تمکو اونپر غالب کریگا اور مومنین کے دلون کو تسکین و تسلی دیگا پس حق تعالے جانتا ہے کہ بیشک مین مومنین مین سے ہون اور ہر آئینہ اوس قوم نے مجھسے کینہ کشی کی تھی پس حق تعالے نے اونکی طرف سے میرے سینے کو تسلی بخشی چنانچہ رسول خدا صلعم نے زنان و فرزندان بنی جذیمہ کو طرف اونکے وطن کے پھیر دیا اور مال و متاع بغیرہ اونکے تئین پھروا دیا بعد ازان جناب رسالت مآب صلعم نے اہل مکہ کو واسطے بیعت کے طلب فرمایا اور مردون کو اونکی عورتون سے پہلے بلایا پس قسم مرد سے جو حاضر ہوے اون مین عبد اللہ بن الزبعری بن قیس السہمی بھی تھا اور یہ وہ شاعر ہے جو زمانہ جاہلیت مین حضرت علیہ السلام کی اشعار ہجو کے کہتا تھا چنانچہ وہ روبرو آنحضرت کے کھڑا ہوکر یہ شعر پڑھنے لگا یا رسول الملیک ان لسانی + راتق ما فتقت اذا انا بور + اذ اجاری الشیطان فی سنن الزیغ + ومن مال میلہ مثبور + امن اللحم والعظام بما قلت + ونفسی الفدا + وانت النذیر ۔ اے رسول خدا کے ہر آئینہ زبان میری بند و پیوستہ کرنے والی ہے اون باتون کی کہ ہلاکی کے کاٹون کو پھاڑتا تھا جسوقت مین ہمراہی کرنے والا تھا

شیطان کی طرح تکبر میں یعنی میں جسوقت طریق تکبر میں پیروی وہمراہی شیطان کی کرتا تھا تو جو باتیں میری
سمیع خراشی مرحوم کرتی تھیں اور وہ باعث میری ہلاکی کی تھیں یعنی اشعار تو سوا زبان میری اوسکی درستی کرنیوالی تھی
یعنی عذر خواہی کرتی ہے اور حال یہ ہے کہ جو شخص مائل ہوا اپنی میل خاطر کا یا کسی میلان کا تو ہلاک ہونے والا ہے
اور میرا گوشت واستخوان ایمان لاتا ہے اس بات پر جو میں نے کہی یعنی جو میں اقرار کرتا ہوں یہ سنکے آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ ما بلغنا حسبک یعنی جو بھی کہ مجھے خبر پہونچی ہے تیرے لیے کافی ہے (یعنی قبول اسلام کرنا کفایت کرتا ہے
عذر کو) اور آپ نے ہاتھ اپنا بڑھایا اوسنے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب آنحضرت صلعم مردوں کی بیعت لینے سے
فارغ ہوے تب عورتوں کو بلوایا اور آنحضرت صلعم اوسوقت بلندی صفا پر تھے اور عمر رضی اللہ عنہ حضرت سے
پائین میں کھڑے ہوے عورتوں کی بیعت حضرت کے لیے لیتے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تم سب
عورتوں سے بیعت لیتا ہوں اس بات پر کہ تم کسی شئے کو خدا سے شریک وہمسر نکرو اور ہند اپنا سر چادر میں چھپائے
ہوے درمیان عورتوں کے تھی وہ سر اونچا کرکے کہنے لگی بخدا کہ آپ ہمسے اوس امر کا عہد لیتے ہیں جو مردوں سے
لیتے ہوے میں نے آپکو نہیں دیکھا وتحقیق کہ ہمنے یہ عہد آپکو دیا پھر آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اور اس بات
کی بیعت تم عورتوں سے لیتا ہوں کہ تم چوری نکرو ہند نے کہا بخدا کہ میں ابوسفیان کے گھر میں ان باتوں میں
مبتلا ہوئی ہوں سو میں نہیں جانتی کہ یہ باتیں میری جنایت وناداستگی میں محسوب کیجائینگی یا نہیں ابوسفیان
نے کہا جو کچھ ایام گذشتہ میں گذر گیا اور جس چیز میں تغیر ہوگیا وہ سب تیرے لیے حلال ہے تب آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ تو ہی البتہ ہند بنت عتبہ ہے اوسنے کہا ہاں میں ہی ہند ہوں سو آپ گذشتہ کو معاف کیجیے حق تعالیٰ
آپسے عفو کرے پھر آپ نے فرمایا کہ اور تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہند بولی تحقیق کہ ہمنے تو اون اولاد کو بچپن میں
پالا اور جب وہ سن وار ہوئی تو بدر میں تمنے اونکو قتل کیا پس تم جانو اور وہ یعنی تم اونکا حال خوب جانتے ہو یہ سنکے
عمر رضی اللہ عنہ ہنسے یہانتک کہ استغراب کیا یعنی قہقہہ مارا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم بہتان نہ باندھو
بَیْنَ اَیْدِیْکُنَّ وَاَرْجُلِکُنَّ یعنی اپنے سامنے ف اور ایدیکن سے کنایہ حمل حرام اور ارجلکن سے کنایہ وضع حمل حرام
پس اوسکو طرف شوہروں کے نسبت دینا بہتان ہے ہند بولی بخدا کہ بہتان البتہ بد چیز ہے اور البتہ بعض سے
درگذر وعفو کرنا بہتر ہے اور جو کچھ آپ نے ہمکو امر کیا ہدایت اور بزرگ اخلاق ہے پھر آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا کہ اور تم امر معروف یعنی امور خیر اور اچھے کاموں میں میری نافرمانی نکرو ہند بولی ہم اس مجلس میں اسلیے
نہیں بیٹھے ہیں کہ چاہتے ہوں کسی بات میں آپ کی نافرمانی کریں پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم زنا نکرو
ہند بولی کیا آزاد عورت بھی زنا کرتی ہے یعنی کیا بیبیاں بھی زنا کرتی ہیں الغرض جن باتوں پر اون عورتوں سے
حضرت نے عہد لیا اون سب نے اقرار کیا اور آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ان عورتوں سے بیعت لے پھر

آنحضرت علیہ السلام نے اون عورتون کے بیٹے خدا ایتیا سے سے استغفار و طلب آمرزش کی

ذکر غزوہ حنین

بعد فراغ فتح مکہ جناب رسالت مآب صلعم نے چند شبین وہان مقام کیا بعد ازان طرف حنین کے خروج کیا
اور یہ خروج ماہ رمضان مین ہوا چنانچہ مکہ سے چلکر قدید مین اوترے تب وہان رسول خدا صلعم نے افطار کی یعنے
کوئی چیز پینے کی طلب فرمائی تو ایک کاسہ آپ کے سامنے آیا کہ اوسمین کوئی پینے کی چیز تھی (پانی ہو خواہ دودھ)
پھر کاسہ کو حضرت نے بلند کیا یہان تک کہ لوگون نے اوسکو دیکھا بعد ازان آپ نے اوسکو پی لیا جسقدر خدا نے چاہا
بعد ازان حضرت کے منادی نے ندا دی کہ من صام فلا اثم علیہ ومن افطر فلا اثم علیہ یعنے
جو کوئی روزہ رکھے اوسپر گناہ نہین اور جو کوئی روزہ نرکھے اوسپر بھی گناہ نہین (یعنے اس سفر مین) چنانچہ
قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم اونکی طرف عازم ہین تب اونھون نے اپنے گرد نواح مین ہرکہین لوگون کو
بھیجکر کہلا بھیجا سو لوگ حنین مین مجتمع ہوے اور بنی ثقیف بھی وہین اونکے پاس آ پہونچے اور سالار بنی ثقیف کا
کنانہ بن عبد یالیل بن عمرو تھا اور رسول خدا صلعم بھی وہان پہونچے اور لوگ ہمراہی مین بکثرت تھے تب
ایک صحابی بول اوٹھا کہ آج بسبب کثرت اپنے لوگون کے ہم مغلوب نہونگے یہ سنکر جناب رسول خدا صلعم غیظ و
غضب مین آئے اور سخت زجر و غصہ کیا اور اسی مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی جس جگہ حق تعالے نے
ذکر یوم حنین فرمایا ہے اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ یعنے جسوقت تمکو عجب مین ڈالا تمہاری کثرت نے اسکے کہ تم اپنی کثرت جمعیت پر نازان ہوئے
سو وہ کثرت تمہاری کچھ کام نہ آئی کہ زمین باوجود اس وسعت و فراخی کے تمپر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے
آخر جب لشکر اسلام مشرکون پر جا پڑا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور اپنے اہل و عیال سے دور جا پڑے اوسوقت
بعض اصحاب اونکی بعض عورتون کو قیدی مین لائے پھر مشرکون نے آپس مین غل شور مچایا کہ اے بدوی
کے مددگارو تم اپنی فضیحتون کو یاد کرو تا آنکہ گروہ مشرکین دفعۃً پھر پڑے اور اصحاب بھی بھاگ نکلے یہانتک
کہ بعضے اونمین سے سواے ایک کے کہین نہ ٹھہرے اور رسول خدا صلعم تنہا رہ گئے یہان تک کہ تھوڑے لوگ
ہمراہ باقی تھے کہ اونمین ایک ایمن بیٹا ام ایمن کا تھا وہ گرد آپ کے سامنے تلوار مار رہے تھے
اوسوقت ایک شخص نے جماعت بنی ثقیف سے اس ارادہ سے آگے بڑھا تا آنحضرت کو قتل کرے راوی بیان
کرتا ہے کہ ایمن نے حضرت کی رفاقت و حمایت اپنی جان سے کی پس ہر ایک وہ دونون باہم بضرب و زد شمشیر آئے
آخر ہر ایک نے اپنے صاحب کو قتل کیا یعنے ایمن نے اوس شخص کو قتل کیا اور اوسنے ایمن کو شہید کیا اسطرح
کہ ایک دوسرے کی ضربت سے مقتول ہوا اور اوسوقت ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بغلہ رسول خدا صلعم

کی لگام پکڑے تھے اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رکاب تھامے تھے اور اون تھوڑے لوگون مین سے
چند آدمی ہین و بسیار پر قتال کر رہے تھے اوس حال مین عباسؓ نے کہ مرد بلند آواز تھے پکار کر آواز دی
یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَنَصَرُوْا ای وہ گروہ انصار جنھون نے اپنے نبی کو اپنے یہان جگہ دی اور نصرت کی
و یَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِیْنَ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَ الشَّجَرَۃِ یعنے اور اے وہ جماعت مہاجرین کی جنھون نے
زیر شجرہ اپنے نبی کی بیعت کی ہے آگاہ رہو کہ ہر آئنہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم زندہ و سلامت ہین سو تم سب آؤ
اکٹھے ہو جاؤ اور آواز دی تھی عباسؓ نے ایسی آواز کہ دونون فریق کو سنائی یعنے دونون فریق نے وہ آواز
سنی تب لوگ مومنین مین سے اور گروہ مشرکین طرف اوس آواز کے دوڑتے ہوئے آگے بڑھے اور
قریب رسول خدا صلعم مجتمع ہو گئے پھر دونون فریق مسلمانون اور مشرکون نے باہم لشدت تمام تلوارین مارین
یعنے دونون فریق سے بالیک دیگر سخت تلوار چلی چنانچہ مسلمین اور مشرکین مین قتل کی کثرت و شدت ہوئی ثُمَّ
اَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا
وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ یعنے بعد ازان
حق تعالے نے اپنے نبی اور مومنین پر تسکین اور تسلی اپنی نازل کی اور حق تعالے نے ایسا لشکر بھیجا کہ اونہون نے
اوس لشکر کو نہ دیکھا یعنے وہ اوسکو نہ دیکھتے تھے اور عذاب کیا کافرون پر (یعنے قتل و نہب مال و بندی اہل و عیال)
اور یہ جزا و سزا ہے کافرون کی و بعد ازان حق تعالے نے کافرون کے دلون مین رعب ڈالا کہ اوس
ہیبت مین وہ دشمنان خدا اور اونکے مددگار بھاگ نکلے اور رئیس فریان ردا اونکا اوس عرصہ مین مالک بن
عوف النضری تھا جو اوس روز اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اَقْدِمْ مُحَاجُ اِنَّهٗ یَوْمٌ فَکَرٍ مِثْلِی عَلٰی مِثْلِكَ
یَحْمِیْ وَ یَکِرّ وَیَطْعَنُ النَّجْلَاءَ الْعُوْطَ وَتَهْشُ یعنے آگے بڑھ اے فرس واسطے قتال کرنے
جاہت کے یا آنکہ محاج مصدر ہے یعنی تاخ خطاب بفرس یعنے اے تاخ آگے بڑھ کہ ہر آئنہ آج وہ روز ہے کہ جنگ
کرے مجھ سا شخص اور حمایت کرے اور حملہ پر حملہ کرے اور نیزہ مارے باندھ کر جو الگ ہو اور ہے کہ تجھ اے فرس ہیچ
بولتا ہوا و شور کرتا ہو پس یہی عوف بن مالک اپنے اصحاب کے پیچھے بھاگ نکلا آخر مسلمین نے اون لوگون کا
تعاقب کیا اور اکثر مسلمین مین سے بنو سلیم یا نسو آدمی تھے اور یہ سب وہ تھے جو دونون نے نبی جنا بعد کو
قتل کیا تھا چنانچہ مشرکین نے انھین بنی سلیم کو آواز دی کہ اے بنی سلیم اپنے بھائیون کے یعنے ...
بیچنے اون لوگون نے طلب و تعاقب مشرکین مین تاخیر کی اور اپنے نیزون کو روک لیا تب اس بات کو
نے سنا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ بِبَنِیْ بَکْرٍ اَمَّا فِیْ قَوْمِیْ فَوَقَعُوْا وَاَمَّا فِیْ قَوْمِهِمْ فَاَوْلَمُوْا
یعنے اے پروردگار تجھپر لازم کرتا ہون حکم و انتقام کرنا ساتھ بنی بکر کے کہ وہ لوگ در بارہ میری قوم کے

تو حملہ پر حملہ کرتے ہین اور اپنی قوم کے بارہ مین اونکے بچانے اور باز رکھنے کے لیے طلب و تعاقب مین تاخیر
کرتے ہین آخر جب اس بات کو بنی سلیم نے رسول خدا صلعم سے سنا تو پھر طلب مشرکین مین کوشش کرنے لگے
چنانچہ ایک شخص بنی سلیم کا لاحق ہوا ساتہ بنی جبیب اور دُرید بن الصمۃ الجشمی کے اور اوسوقت دُرید ہودج مین تھا
کہ بنی جبیب اوسکو تیمناً و تبرکاً لے نکلے تھے پس اوس مرد سلمی نے اوسکے ناقہ کی مہار پکڑ لی اور ناقہ کو بیٹھایا تو
دیکھا کہ ہودج مین ایک شیخ کبیر السن ہے کہ یہ اوسکو نہین پہچانتا تھا تب اوس مرد سلمی نے کہا اے شیخ مین تجکو
قتل کرونگا دُرید نے کہا یہ وہ دن ہے کہ نہ مین اوس سے غائب ہون نہ اوسمین حاضر ہون یعنے نہ اس قوم سے
باہر ہون نہ انکے کام مین حاضر و شریک ہون غرض یہ کہ کالعدم ہون پس اگر تو مجھے قتل کرنیوالا ہے تو میری
تلوار کو میان سے نکال لے اور میری پسلی کے نیچے ہڈیان چھوڑ کے اس تلوار سے مار کہ مین بھی لوگون کو یون ہی
قتل کیا کرتا تھا بعد ازان اپنے اہل کے پاس جا اور اپنے قتل کرنے کی میرے تئین اونکو خبر کر کہ مین نے
دُرید بن صمہ کو قتل کیا ہے آخر اوس شخص نے جیسا اوس سے دُرید نے بیان کیا تھا ویسا ہی کیا پھر جب
وہ جوان اپنے اہل کے پاس آیا تو حال دُرید سے اونکو خبر کی کہ مین نے اوسکو قتل کیا ہے سو اوس جوان کی مان نے
اوس سے کہا خدا تیرے ہاتھون کو جلا دے اوسنے تجھسے یہ بات نکمی کہی تھی اور خبر کرنے کو کہا تھا مگر اسلیے تا احسان
اپنا جو تجھ پر ہے ہمکو یاد دلا دے پھر اوسکی مان خدا کو اپنا معاوضہ کر کے یعنے خدا کی قسم کھا کر کہنے لگی کہ ہر آئینہ
دُرید نے ایک صبح مین تیری تین مائین آزاد کین تجکو اور میری مان اور تیرے باپ کی مان تیری دادی کو
تب اوس جوان نے جواب دیا اسے مادر جس کسی نے خدا اور رسول کی تکذیب اور اونسے روگردانی کی اسلام
نے اوسکے احسانات کو قطع کر دیا و بعد ازان آن حضرت صلعم نے ابو عامر اشعری کو کچھ لوگ اونکے ساتہ کر کے پیچھے
مفرورون ہوازن کے روانہ کیا سو یہ لوگ جماعت ہوازن سے مقام اوطاس مین جا کے ملے پھر باہم لڑائی ہوئی
اور مشرکین نے ابو عامر کو مار لیا تب حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی کہ وہ سب بھاگ گئے اور مسلمین
اونکی عورتون اور اونکے لڑکون کو تمام جو کچھ تھی قید کر لائے چنانچہ آنحضرت صلعم نے اون سب کو درمیان مہاجرین
و انصار کے تقسیم کر دیا اور خمس چھوڑ دیا و چونکہ حضرت صلعم کو فتح حنین مین اونٹ و بکریان بکثرت ہاتہ
آئین تھین تو آپ نے چاہا کہ روساء عرب مین سے کچھ لوگون کی تالیف قلوب کرین مثل ابو سفیان بن
حرب و سہیل بن عمرو اور اقرع بن حابس الحنظلی اور عیینہ بن حصین الفرازی کے چنانچہ ان لوگون کو آپ نے
سو اونٹ عطا کیے (یعنے ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے) اور حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو ستر اونٹ
دیے مگر حکیم کو اس مقدار سے ناخوشی ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ہر آئینہ مین کسیکو لوگون مین سے
بشا مقدار آپ کے عطیہ بزرگ کا اپنے سے زیادہ نہین دیکھتا ہون تب آپ نے دس اونٹ اور زیادہ دیے

حکیم نے اسکے قبول سے بھی انکار کیا پھر آپ نے اور دس اونٹ اضافہ کیے حکیم نے اسکو بھی قبول نکیا تب آپنے
پورے سو کر دیے اوسوقت حکیم نے پھر عرض کی یا رسول اللہ عطیہ آپکا جس سے مین راضی ہوا یہ بہتر ہے
میرے حق مین یا وہ دوسرا یعنے پہلا جس سے مین نے انکار کیا تھا فرمایا نہین بلکہ وہ دوسرا جس سے تو ناخوش
ہوا تھا اوسنے کہا بخدا کہ مین اوسکے سوا اور نہ لونگا کہ پھر بعد آپکے آدمیون مین سے کسی سے کسی شے کی التجا
مین نکرون (یعنے اوس قناعت سے بعد آپکے استغنا چاہتا ہون) فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ حق تعالے
تیرے لیے اسمین برکت دیوے راوی کہتا ہے کہ حکیم مرتے دم تک روے زمین پر قریش سے بہت زیادہ
مالدار تھا بعد ازان ہوازن مفرور بھی خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر آئے بامید پھیر پانے اپنے زنان و
فرزندان کے اور اسلام لائے چنانچہ آن حضرت علیہ السلام نے اونسے فرمایا کہ اذا اخرجت الی الناس فتقلوا
علی الناس فتقلوا الناس علی یعنے جب مین لوگون کے سامنے باہر نکلون تو تم مجھسے لوگون کے سامنے اپنی ناداری
بیان کرو اور لوگون سے میرے برو ناداری ظاہر کرو (مترجم کہتا ہے میرے نزدیک بجاے تقلوا کے ثقلوا ہے
یعنے تم لوگون کے سامنے مجھپر بوجھہ ڈالو اور میرے برو لوگون پر بوجھہ ڈالو آخر ہوازن نے ایسا ہی کیا کہ جب
رسول خدا صلعم سے اونہون نے کلام کیا تو حضرت نے اپنا خمس پھیر دیا اور خود حضرت نے اونکے لیے لوگون سے
کلام کیا تو سب نے واپس کر دیا سواے ایک صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے کہ رسول خدا صلعم نے اوسکو
خمس سے ایک عورت عطا کی تھی اور وہ اوسپر واقع ہو چکا تھا تو گمان رکھتا تھا کہ وہ عورت حاملہ ہے اور جب کہ
قریش نے دیکھا کہ عطایا و بخشایش رسول خدا صلعم کی حق مین قریش اور مہاجرین کے بوسعت و کثرت تمام ہے
تو اونکو خوف ہوا کہ آن حضرت صلعم ارادہ رجوع و بازگشت طرف اپنی قوم کے رکھتے ہین (یعنے گویا آپ چاہتے ہین
کہ انصار اور مدینہ چھوڑ کر درمیان اپنی قوم کے اپنے وطن مین آباد ہوں) اس بات سے وہ باندازہ شدید آزردہ ہوے
یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی کہ آپکی توسیع بخشش سے انصار دلگرفتہ ہین تب آن حضرت علیہ السلام سعد بن عبادہ کے
گھر گئے اور اونسے فرمایا کہ تو اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر اور سعد نہین جانتے تھے کہ اس سے حضرت کی کیا مراد
آخر سعد نے درمیان انصار کے منادی بھیجا کہ تم سب حضرت کے پاس سعد کے فرودگاہ مین جمع ہو چنانچہ سب
انصار آپکے پاس جمع ہوے اور حضرت نے اوٹھکر اونکے سامنے خطبہ بیان کیا اور فرمایا اے گروہ انصار مجھے
خبر پہونچی ہے کہ تم لوگ میری اوس عطایا سے جو مین نے قریش مین کچھہ لوگون کو دیا ہے اپنے دلون مین افسردہ
و رنجیدہ ہو سنو حال یہ ہے کہ مین نے اس عطا و سخا سے اونکا دین مول لیا ہے (یعنے اونکا اگلا دین مول لیا
اور یہ دین حنیف اونکے لیے خرید دیا) اے گروہ انصار کیا تمکو یاد نہین اور تم کیون نہین یاد کرتے ہو کہ جب
مین تمہارے یہان آیا تھا تو اوسوقت تک تم گھوڑون پر سوار ہوتے تھے یعنے تم گھوڑہ سواری کو [illegible]

تم پہلے سے بدون کسی نگہبان اور امان و شہد ہو کے نہیں نکل سکتے تھے سو آج تم افضل و بہتر ہو ان لوگوں سے
جو انکی نہیں ہیں تمہارے ساتھ حاضر ہیں یہ سنکے لوگ چپ رہے حضرت کو کچھ جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا تم کیوں جواب
کیوں نہیں دیتے ہو تب انصار بولے ہم خدا اور رسول سے راضی ہیں پھر فرمایا واللہ تم لوگ میری نسبت یہ بات سمجھو
تو بجا ہے کہ یہاں نکالا ہوا آیا تھا ہم نے تجکو جگہ دی اور تو خوف زدہ تھا ہم نے تیری نصرت کی اور تو محتاج تھا ہم نے اپنے
مال و تن سے تیری غمخواری کی پس اگر یہ بات تم کہوگے تو تم سچے ہو یعنی بات جھوٹھ نہیں اونہوں نے جواب دیا
ہم خدا اور رسول سے راضی ہیں بعد ازاں حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی و خوش نہیں ہو
کہ اور لوگ تو اپنے گھروں کو اونٹ و بکریاں لیجاویں اور تم اپنے یہاں رسول اللہ کو لیجاؤ سب بولے یا رسول اللہ ہاں ہم
رسول خدا کے ساتھ راضی و خوش ہیں اور البتہ جسوقت آپکی عطائیں آپکی قوم میں فاش ہوئیں یعنی آپ جب
انپر مثل سحاب کے عطا پاش ہوئے تو بے شبہہ ہکو یہ گمان ہوا کہ آپ قصد رجوع و بازگشت اونکی طرف رکھتے ہیں
اسلیے ہم لوگ اندوہگین ہوئے اور ہمپر یہ بات بہت شاق و دشوار گذری اور اب ہم نے خوب جان لیا کہ بلا شبہہ
ہمارے ساتھ آپ مدینے کو مراجعت فرماوینگے تو اب ہم کچھ پروا نہیں کرتے کہ مال کے مقدمے میں آپ کس طرح
کرینگے پھر آنحضرت صلعم نے اونسے فرمایا قسم ہے مجکو اوس خدا کی جسکے قبضے میں میری جان ہے کہ اگر لوگ
کسی وادی یا کسی گھاٹی میں جاتے ہوں اور تم لوگ کسی اور وادی یا گھاٹی میں جاتے ہو تو میں تمہاری ہی وادی
یا گھاٹی میں چلوں یعنی تمہارے ہی ہمراہ جاؤں پھر جب آنحضرت صلعم اپنے خطبے سے فارغ ہوئے تو کچھ
انصار میں سے اوٹھ کھڑے ہوئے اور دست مبارک پر بوسے دینے لگے اور کہنے لگے یا نبی اللہ آپ نے
ہکو وہ نعمتیں اپنی یاد دلائیں اور اون احسانوں کا ذکر فرمایا جو مفصل ہم ہمیشہ مند دل ہیں اور جن نعمتوں کا آپنے
ذکر نہیں کیا وہ افضل و فاضل تر ہیں سو ہر کیف مال سے بمراتب زیادہ تر آپ ہکو محبوب ہیں بعد ازان محبوب خدا
صلعم اپنے منزل مبارک میں تشریف لاے اور اوسوقت تک قبیلہ ہوازن اسلام لا چکے تھے (اور بنی ثقیف جو
حنین میں شریک ہوازن ہوے تھے سو طائف میں جمع تھے) غرض کہ جناب رسالتمآب نے واسطے تیاری
طرف طائف کے حکم کیا اسلیے کہ گروہ مشرکین طائف میں گھسے ہیں ٭

ذکر غزوہ طائف

بعد از فراغ جنگ حنین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے قصد غزوہ طائف کا کیا کہ اوسکے قلعے میں بنی ثقیف
گھسے تھے اور اون لوگوں نے مسلمین سے قتال شدید کی تھی چنانچہ کچھ لوگ جری و دلیر اوس قوم کے مسلمانوں
کی طرف قلعے سے نکلے اور اون میں سے ابو بکرہ مسلمانوں کے مقابلے پر آیا تو اصحاب کے ہاتھ سے وہ مارا گیا
تب وہ لوگ اپنے حصن میں قلعہ بند ہو گئے بعد ازاں آنحضرت صلعم نے ارادے قطع کرنے درختوں انگور اونکی

حکم کیا اور اپنے اصحاب مین سے ہر ایک شخص پر لازم کیا کہ پانچ پانچ جھلات یعنی درخت پھیلے ہوے یا لائق پھلنے
کے ہون کاٹ ڈالین اور بنی ثقیف سے ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اوسکا نام ابو مردام تھا سو وہ اپنا ایک تبر
لیے ہوے عیینہ بن حصین کی طرف سے گذرا اوسنے کہا اے ابو مردام تو کہان چلا اوسنے کہا رسول خدا صلعم
نے حکم کیا ہے کہ ہر شخص مسلمین مین سے پانچ پانچ درخت میوہ دار کاٹ ڈالے عیینہ نے کہا مین بھی تیری ساتھ
اپنے حصے کے پانچ جھلات کاٹ ڈالون اوسنے کہا اچھا تیرے لیے اوسکی مزدوری ہے چنانچہ جب عیینہ کو
یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ رسول خدا صلعم کے پاس چلا آیا اونکو خوش کرے پھر آکر دیکھا تو حضرت کے پیچھے حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا بیٹھی تھین اوسنے کہا یا رسول اللہ یہ بی بی آپکے پیچھے کون ہے فرمایا یہ ام سلمہ ہے اور یہ قبل اس کے
کی بیان ہے نبی صلے اللہ علیہ کی مامور پردہ کرنے کی ہون یعنی ہنوز حکم پردہ کا نازل نہین ہوا تھا تب عیینہ نے کہا
مجھے گمان ہے کہ یہ عورت سفر غزوہ مین داخل خدمت ہوئی ہے اگر آپکی خوشی ہو تو زنان قبیلہ مضر سے کوئی نوجوان
عورت اور بہت حسین اور بہتر از روے حسب و نسب کے آپکے لیے وہان سے اوتار لاؤن تو آپ اوس
عورت کو اس عورت کی جگہ بدل لیجیے آخر اوسکی اس بات سے رسول خدا صلعم ہنس پڑے پھر وہ اوٹھکر چلا گیا
تب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون شخص تھا فرمایا یہ مرد احمق اپنی قوم کا مطاع و رئیس
ہے کہ وہ سب اسکا کہنا مانتے ہین الغرض حضرت علیہ السلام نے ایک مہینے تک طائف کا محاصرہ رکھا یہانتک کہ
ہلال ذیقعدہ دیکھا گیا تب حضرت علیہ السلام عمرہ کرنے کے لیے مکہ کو گئے اور وہان چند شب مقیم رہے اور معاذ
بن جبل الانصاری برادر بنی سلمہ کو اہل مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اونکو حکم کیا کہ لوگون کو قرآن تعلیم کرے اور جو چیزین
اسلام مین مسلمین کے حق مین خیر و بہتر ہین اور جو چیزین اسلام مین اونکے لیے شر و مضر ہین اونکو بتا دیوے بعد ازان
ان حضرت صلعم مدینے کی طرف روانہ ہوے اور مدینے مین پہونچکر لوگون سے آپ نے ذکر کیا کہ جب کہ ماہ حرام
یعنی ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم گذر جائینگے تو مین تیاری کر نیکا طائف والون سے کرونگا اور ایسا ہوا کہ مالک بن کعب الانصاری
اپنے اشعار مین بنی ثقیف کو تخویف کرتے تھے اور دھمکاتے تھے ڈراتے تھے قضینا مین تہامۃ کل ریب

وَخَيْبَرَ ثُمَّ اَجْمَمْنَا السُّيُوفَا + نُخَيِّرُهَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ + قَوَاطِعُهُنَّ دَوْسًا اَوْ ثَقِيفَا +
فَلَسْتُ بِحَاضِرٍ اِنْ لَمْ تَرَوْهَا بِسَاحَةِ دَارِكُمْ مِنَّا اُلُوفَا + وَنَنْتَزِعُ الْعُرُوشَ بِبَطْنِ وَجٍّ + وَتُصْبِحُ دَارُكُمْ
مِنْكُمْ خُلُوفَا + وَيَاْتِيكُمْ لَنَا سَرَعَانُ خَيْلٍ + تُبَادِرُ خَلْفَهَا جَمْعًا كَثِيفَا یعنی ہمنے رفع کیا تمام شک و شبہات کو

یعنی دشمنون کو تہامہ و خیبر سے بعد ازان ہمنے اپنی تلوارون کو پھر تاسپا دیا اور سر گرم کیا اور پہنچنے اوسکو تیار کیا
یعنی تلوار سیم وست کا انتخاب ہوسکے اگر وہ تلوارین بولتین تو نسبت اپنے تو البتہ کہتے ہو لائق قطع ہین یعنی قبیلۂ دوس یا
ثقیف کے کہ سکتی ہین کہ تو انکو پاسیکہ وہ ہاتھ اپنا اپنے تیغ زنون سے بولتین کہ مار او دوس یا ثقیف کو اور اگر تم لوگ

اپنے گھرون کے میدان مین اوترنا او تو مین حاضر یا حاصر یعنے مقابلہ کرنے والا اور گھیرنے والا اوسوقت ہزارون کا
نہین ہوسکتا اور ہم تمہارے درختون کو او کھیڑ اور کاٹ ڈالینگے مقام وج مین اور تمہارے گھرون کو خالی اور
ویرانہ چھوڑ دینگے اور ہمارے گھوڑے تمہارے یہان دوڑتے آوینگے اور وہ تمہاری جماعت کو پیچھے چھوڑ دینگے
یعنے آگے نکل جاوینگے جب اہل طائف کو خبر پہونچی کہ محمد ہماری طرف پھر ارادہ عود کا یعنے دوبارہ پھر آنیکا رکھتے ہین
اور اشعار کعب کو پڑھا تو وہ لوگ خائف ہوے اور اپنے ایلچیون کو بدرخواست صلح خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین
روانہ کیے جب وہ لوگ مدینے مین حضرت علیہ السلام پاس پہونچے اور پیام صلح ذکر کیا آپ نے قبول کیا اور فرمایا
کس بات پر صلح کرتے ہو اونہون نے کہا اس بات پر ہم صلح چاہتے ہین کہ ہم لوگ واسطے جہاد کے جمع نکیے جاوین
یعنے بلائے نجاوین اور ہمسے عشر نلیا جاوے اور ہم مقید بہ نماز نکیے جاوین اور دوسری شرط یہ بیان کی کہ او ہم لوگ
سال بھر تک لات سے متمتع رہین یعنے اوسکی پرستش مین مشغول رہین یہ سنکے حضرت علیہ السلام نے جواب دیا وہ دین
لائق صلح نہین ہے جسمین رکوع و سجود نہو پھر ایلچیون نے اعادہ اپنے سوالات کا کیا مگر حضرت نے انکار کیا کہ بدون
قبول نماز کے صلح قبول نہوگی انہون نے کہا بہرکیف ہم اوس نماز کو بھی آپکے تئین دینگے یعنے ہم وہ بھی بجالاوینگے
اگرچہ اسمین برائی ہو تب فرمایا کہ اب البتہ جو تمنے سوال دونون خصلتون کا کیا تمہارے لیے منظور ہین کہ تم قتال
کیواسطے بلائے نجاوگے اور نہ تمسے عشر لیا جاویگا سوا اسکے اس بات کے کہ تمنے نماز سے اقرار ہو پھر اونہون نے کہا
اور متمتع ہونا ہمارا ساتھ لات کے سال بھر پس ہم اسلام نہ لاوینگے مگر اسی شرط پر کیونکہ جو لوگ آپ سے اسلام لائے ہین
فریب کرتے ہین یعنے اسلام لانا اونکا از روے خدع و مکر کے ہے تو ہم اونسے بہتر ہین جو صاف صاف کہتے ہین
اور ہم اون لوگون سے زیادہ تر آپ پر مہربان ہین چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے اس بات کو نمانا پھر اونہون نے
اعادہ سوال کرکے کہا آپ لات مین کیا عیب دیکھتے ہین آنحضرت علیہ السلام نے پھر اعراض و انکار کیا
یہان تک کہ اونکو گمان ہوا اس بات کا کہ آنحضرت صلعم اوس امر مین اونکے لیے ارادہ خصوصیت دینے کا نہین رکھتے ہین
اوسوقت ایک شخص انصار مین سے گمان ہے کہ وہ جبار بن النعمان ہون اوٹھ کھڑے ہوے اور اون ایلچیون سے
مخاطب ہوکر کہنے لگے تم لوگون نے ذکر لات سے ہمارے دلون کو حیران والتہاب مین ڈال دیا تمہارے
کلیجون کو آگ مین جلاوے رسول خدا صلعم ہرگز اقرار و تقریر نکرینگے کہ زمین اسلام مین بتون کی پرستش کیجاوے
اور وہ مسلم نہین ہے جو درمیان اپنے قائم رکھنے پر لات کے راضی ہو پس خدا سے ڈرو اور اپنے اسلام کو خالص کرو
آخر وہ لوگ بولے کہ مگر لات کو اپنے ہاتھون سے نہ توڑینگے اور جو شخص چاہے اوسکو توڑ ڈالے چنانچہ
مورخین گمان کرتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لات کے توڑنے کے لیے مغیرہ بن سفیہ کو متولی و مامور کیا تھا
اور عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ ان لوگون کے لیے یہ بات مقرر کرتے ہین کہ نہ یہ بلائے جائین

اور شہادت سے عشر لیا جاوے تب آن حضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ انکے صلحنامہ کے آخر مین مین لکھ چکا ہون
کہ جو امر مسلم کے لیے روا ہے وہی اونکے لیے بھی ہے اور جو اوس پر ممنوع ہے وہ ہی مسلم پر بھی ممنوع ہے اور
اونہون نے لکھوا لیا ہے کہ شہر اونکا امن و امن مین رہے اور اونکے شہر مین شکار کرنا اور عضاۃ دلکھ یعنے
درختان بزرگ و خاردار و درختان بلند سایہ دار قطع کرنا حرام ہے مثل حرمت بیت اللہ کے کیونکہ شرف بیت اللہ
ہی اور یہ بھی شرط لکھی ہے کہ جو کوئی ایسا ہو کہ ان کامون سے کچھ اونکے اوس شہر مین کرے تو اوسکی کپڑے
اوتار کر کوڑے سے مارا جاوے اور یہ سب باتین اون شرطون مین ہین کہ اونہون نے لکھ لی ہین اور نبی اللہ یہ
شرطین کامل کر لی ہین اور درمیان اونکے اس شرط کو خالد بن سعد بن العاص بن امیہ نے لکھی ہے*

ذکر غزوۂ تبوک آخر غزوات

بعد از فراغ غزوۂ طائف کے جس عرصے تک ٹھہرنا آن حضرت صلعم کا مدینے مین مشیت الٰہی تھی آپ وہان
قیام پذیر رہے بعد ازان مسلمین کو حکم کیا کہ سمت شام کی تیاری کرین اور موسم گرما کا تھا اور مسلمین مین سے اکثر
اشخاص عسرت تنگدستی مین تھے پس یہ خروج اون پر شاق و دشوار گذرا پھر منجملہ مسلمین کے بعضون نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور اونمین غنی مالدار تو منافق تھے اور مومن نادار تھے چنانچہ وقت تیاری
اون لوگون کے آن حضرت صلعم نے حکم کیا کہ لوگ اپنے مال کے صدقات یعنے زکوۃ وغیرہ جمع کرین تاکہ اوس سے
سامان نادارون کا کیا جاوے تب لوگون نے نفقہ و خرچ کثیر حاضر کیا کہ اوس سے تیاری سامان نادارون کی
کر دی اور مردم ذی المقدور مین سے ہر شخص نے اپنی قوم کے نادارون مین سے چند چند آدمیون کا بار اوٹھا لیا
اور عبد اللہ بن مغفل المزنی چند آدمیون کو لیکر آیا اون سب نے رسول خدا صلعم سے سوال سواریون کا کیا آپنے
فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہین ہے جسپر تمکو سوار کر لیجاون تب وہ لوگ پھرے اور چلا چلا کے روتی جاتی تھی
پس حق تعالے نے جن اہل عذر کا عذر پیدا کیا تھا اونکو بھی انہین کے ساتھ معذور رکھا اور جناب رسول خدا
صلعم نے جناب آمادہ کرنے لوگون کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور اونکے خوش کرنے کے لیے فرمایا
کہ میرے ساتھ شام کی طرف جلد چلو کیا عجب ہے کہ وہان تمکو بنات الاصفر دستیاب ہون یعنے اصفر کی لڑکیان
اور اصفر بنا بر زعم مورخین کے ایک شخص تھا انہین کا لے آدمیون مین سے یعنے حبشیون مین سے اور بقول
معدا یہ وہ ایک بادشاہ تھا جو روم مین مر گیا کہ اوسنے کسی رومی عورتون مین سے نکاح کیا تھا تو اوسکے بہت سی
لڑکے لڑکیان پیدا ہوئین اور وہ سب ایسے حسین تھے کہ مثل اونکے کبھی کسی نے نہین دیکھا اور وہ لڑکیان
حسن و جمال مین ضرب المثل تھین غرض کہ جب آن حضرت صلعم نے اوس ذکر دختران اصفر کا کیا تو ایک شخص
انصار مین سے جد بن قیس اوٹھکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ سارے انصار اس بات کو خوب جانتے ہین

کہ مجھکو عورتین بہت بہاتی ہین مین ڈرتا ہون کہ اگر مین آپکے ہمراہ جہاد کو جاؤن اور اصفر کی بیٹیون کو دیکھون
تو ایسا نہو کہ اونکے فتنے اور اونکے پھندے مین پڑجاؤن اسلیے مجھے رخصت دیجیے اور مجھے فتنے مین نہ ڈالیے
کیونکہ حق تعالے نے فرمایا ہے اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکَافِرِیْنَ
یعنے تو آگاہ ہو کہ وہ لوگ گمراہی مین پڑگئے اور حال یہ ہے کہ جہنم کافرون کی گھیرنے والی ہے الغرض جب
لوگ تیاری سامان اور درستی اسباب سفر سے فارغ ہوے تو روانہ ہوے اور طرف شام کے رخ کیا پھر
جسوقت تبوک مین پہونچے تو آنحضرت صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ جن لوگون نے ارادہ قتال کیا تھا وہ پاس
سرداران روم کے دمشق اور اوسکے مضافات مین گئے ہین (یعنے بالفعل وہ لوگ تبوک مین حاضر نہین ہین)
تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے تبوک مین قیام فرمایا وہان حضرت پر آیتین نازل ہوتی رہین
اور اونمین مذمت اون لوگون کی ہوتی تھی جو پیچھے رہ گئے تھے اور خدا نے نام اونکا منافقین رکھا تھا اور
اونکو نجس کہا تھا پھر جسوقت آنحضرت علیہ السلام نے بنا بر نزول آیات کے اون منافقین کے باب مین
کلام کیا تو یہ سنکر اونکے برادر جو حضرت کے ہمراہ تھے اونکے لیے غصے مین آگئے اور کہنے لگے کہ محمد
جو کچھ ہمارے بھائیون کے حق مین جو ہمسے پیچھے رہ گئے ہین کہتے ہین واللہ اگر یہ حق ہے تو ہرگاہ وہ
ہمارے اشراف و اخیار ہین پس ہم لوگ تو بطریق اولے گدھون سے بدتر ہین یہ سنکے عامر بن قیس برادر
بنی عامر بن عوف نے جلاس ابن سوید بن صامت بن عمرو بن عوف سے کہا ہان سچ ہے واللہ بے شبہہ
محمد صلعم صادق ہین یعنے سچے اور مصدق ہین یعنے اونکی تصدیق کی گئی کہ وہ سچے کیے گئے ہین اور
البتہ تو بدترین خر ہے پھر عامر بن قیس پاس عاصم بن عدی کے گئے اور اونسے باتین جلاس اور
اوسکے یارون کی بیان کین پھر عاصم بن عدی خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے اور حکایت
جلاس کی جو کچھ عامر بن قیس نے بیان کی تھی حضرت سے عرض کی تب آپنے جلاس اور اوسکے صاحبون کو
بلوایا اور جو کچھ لوگون نے کہا تھا اوس سے ذکر کیا اونہون نے قسم کی کہ ہمنے ان باتون مین سے کچھ نہین کہا
اور جسنے کہا ہے اوسکو ہمارے سامنے بلوائیے چنانچہ عامر بن قیس کو بلوایا اونہون نے بقسم کہدیا کہ انہون نے
وہ باتین ضرور کہی ہین بلکہ اوس سے بھی بڑی بات کہی فرمایا وہ بڑی بات کیا کہی عامر نے کہا وہ کہتے تھے کہ
ہم ارادہ قتل تمھارا رکھتے ہین پس جلاس اور اوسکے یارون نے انکار کیا اور کہا تو جھوٹا ہے ہمنے کبھی کچھ
ایسا کلام نہین کیا حضرت نے فرمایا اوٹھو حلف کرو (یعنے جس طریقے سے حلف کیا جاتا ہے) چنانچہ
جلاس اور اوسکے صاحبون نے حلف کیا کہ عامر کاذب ہے بعد ازان عامر اوٹھا اور اوسنے باسم خدا حلف کیا
کہ مین صادق ہون کہ ان لوگون نے وہ بات کہی ہے بعد ازان عامر نے اپنے دونون ہاتہ زیر آسمان

اوٹھائے اور کہا اللّٰهُمَّ أَنْزِلْ عَلَى نَبِيِّكَ الصَّادِقِ مِنَّا الصِّدْقَ یعنی اے پروردگار اپنے نبی صادق صدق طلب پر
ہماری جانب سے صدق نازل کر یعنے تا ہر کر حضرت نے فرمایا اللہم آمین یعنے اے پروردگار یون ہی کر
چنانچہ حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمائی يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا
بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
مِنْ فَضْلِهِ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○
یعنے وہ لوگ قسم خدا کی کھاتے ہین کہ وہ بات نہین کہی وحالانکہ البتہ اونہون نے وہ کلمہ کفر کہا ہے اور
بعد اسلام اپنے کفر کیا ہے اونہون نے ایسے امر کا قصد کیا تھا جو اونکے امکان مین نتھا (یعنے قتل
نبی) اور یہ بدلا ہے اس احسان کا کہ خدا اور رسول نے اپنے فضل سے عطا یا ہے اونکو مالدار و تونگر کر دیا ہے پھر
اگر توبہ کرین اور ان باتون سے باز رہین تو اونکے حق مین بہتر ہے اور اگر سرتابی و روگردانی کرینگے تو خدا اونپر
عذاب سخت کریگا دنیا و آخرۃ مین اور اونکا کوئی روے زمین پر حامی و مددگار نہوگا بالآخر وہ نادم ہوے
اور اقرار اپنے گناہون کا کیا اور متوجہ و معترف توبہ ہوے اور آن حضرت علیہ السلام وہان سے جانب
مدینہ روانہ ہوے اور اوسی اثنا مین کہ آپ راہ چلے جاتے تھے اور کچھ لوگ پانچ یا چھ آپ کے آگے آگے
چلے جاتے تھے ناگاہ وہ لوگ آیات خدا مین خوض و جدل اور تمسخر و دل لگی بازی کرتے چلے جاتے تھے اور
حق تعالے نے باعث اونکی باتون کے اپنے نبی کی طرف وحی کی پھر آپ نے اپنے اصحاب سے اوسکا
ذکر کیا چنانچہ حق تعالے نے یہ وحی نازل کی وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ
وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ یعنے اگر تو اونسے باز پرس کرے
تو وہ البتہ یہ کہین گے کہ ہم تو آپس مین ہنسی کھیل کی باتین کرتے تھے تو اونسے تو پوچھ کہ کیا تم لوگ
خدا سے اور اوسکی آیات اور اوسکے رسول سے دل لگی کرتے ہو تب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب
مین سے ایک شخص کو بھیجا کہ اونکے پاس جاکر پوچھو کہ جس وقت وہ تمسخر کرتے تھے تو کیا کہتے تھے
اوس شخص صحابی نے جاکر اونسے ملاقات کی چنانچہ ایک اور شخص بھی اونکے ساتھ چلا جاتا تھا مگر نہین جانتا تھا
کہ وہ کیا باتین کرتے ہین تب اوس فرشتہ [illegible] نے اونسے پوچھا کہ تم کس بات پر تمسخر کرتے ہو اور کیا کہتے تھے
اونہون نے جواب دیا کہ کچھ باتین ایسی ہین کہ جب راہ چلتے ہین تو اوسمین لوگ خوش [illegible]
کہا خدا نے سچ فرمایا ہے اور اپنے رسول کو سچی خبر پہنچائی ہے [illegible]
ہلاک کرے پھر وہ صحابی پھر آیا اور حضرت سے عرض کی کہ خدا نے سچ فرمایا ہے اور اپنے رسول کو سچی خبر

پہونچانی ہے بعد ازان وہ لوگ عذر کرنے کو حاضر ہوے اوسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا
لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ
كَانُوا مُجْرِمِينَ یعنے تم باتین نہ بناؤ البتہ تم بعد ایمان لانے کے کافر ہوگئے اگر ہم تم مین بعض اوپر سے
عفو کرینگے تو ایک گروہ پر عذاب بھی کرینگے اسلیے کہ وہ لوگ مجرم و منکر ہین بعد ازان وہ شخص جو اون لوگون کے
ساتھ چلا جاتا تھا آیا اور کہنے لگا قسم ہے خدا اور اوسکے رسول کی کہ مین نے ان لوگون کا کلام نہین سنا
اور نہین جانتا تھا کہ یہ کیا کہتے تھے الغرض جب رسول خدا صلعم ایک ثنیہ یعنے ٹیل پر پہونچے تو نقیب نے
ندا دی کہ تم لوگ درمیان وادی کے اتر پڑو کہ تمہارے لیے اوسمین وسعت ہے اور خود آنحضرت
علیہ السلام نے اوس ثنیہ کو اختیار کیا اسلیے کہ آپکو اوس جگہ زحمت کرنا لوگون کا ناگوار ہوا چنانچہ منافقین نے
اس بات کو سنا (یعنے تنہا اوترنا حضرت کا) تو وہ منافق پیچھے رہ گئے یہان تک کہ جب لوگ ثنیہ سے
گذر گئے تو حضرت علیہ السلام اوس ثنیہ پر ٹھہرے اور اصحاب مین سے دو شخص آپکے ہمراہ تھے تب وہ
گروہ منافقون کا حضرت کے پیچھے لگا اور حضرت نے ایک آہٹ اپنے پیچھے سنی تو ایک صحابی سے فرمایا
میرے پیچھے یہ کیسی آہٹ ہے تب وہ صحابی اونکی طرف بڑھا اور اونکے ناقون کے منہ پر مارنے لگا آخر وہ
اونٹ وادی مین اوتر گئے بعد ازان وہ صحابی حضرت سے آملا آپنے اوس سے فرمایا تو نے اوس
قوم کو پہچانا تھا اوسنے کہا اون لوگون مین سے مجھسے کسی نے کچھ کلام نہین کیا اور مین نے اونکو دیکھا کہ
وہ سب منہ لپیٹے ہوے تھے ولیکن مین نے البتہ اکثر اونٹون کو پہچانا ہے تب آنحضرت علیہ السلام ثنیہ سے
نیچے اوترے اور اون دونون صحابیون سے فرمایا تم جانتے ہو کہ اوس قوم نے میرے ساتھ کیا ارادہ
کیا تھا کہ مجھے زحمت پہونچاوین اور مجھپر ہجوم کرکے ٹیلے سے گراوین اور اپنے مرکبون سے مجکو روندین تب
اون دونون نے کہا کہ جسوقت لوگ آپکے پاس مجتمع ہوجاوین تو کیون ان منافقون کی گردنین نہ مارین فرمایا
مین مکروہ جانتا ہون کہ اہل عرب باہم چرچا کرینگے اس بات کا کہ سرانجام محمد نے اپنا ہاتھ اپنے اصحاب مین کھولا تا
کہ اونکو قتل کرتے ہین اور ایسا ہوا کہ چھہ آدمی مدینے مین رسول خدا صلعم سے پیچھے رہ گئے تھے مگر وہ لوگ
منافق نتھے اور نہ اونکے لیے اذن ہمراہی کا ہوا پس اونمین سے تین آدمی نے تو اپنے نفسون پر تہمت لگائی
و ملامت کی کہ یعنے اپنے گھرون مین ٹھہرنے اور اپنے کھانون مین مشغول رہنے سے کیا کیا وبال آنکے
ہمارے پاس عورتین ہین اور رسول خدا صلعم اس کوہ کے ہوا ہے گرم مین ہین قسم ہے رب کعبہ کی کہ ہم گنہگار
ہوے مگر یہ کہ حق تعالے ہمارے لیے قبول عذر نازل کرے آخر اونہون نے اپنے تئین مسجد کے ستون سے
باندھ لیا اور اونہون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم اپنے تئین اس بندش سے نکھولینگے یہان تک کہ رسول خدا صلعم

خود ہون تو کہلین کہ اونمین تینون مین ایک ابولبابہ بن مروان تھا جو بنی عمرو بن عوف اور انصار مین سے تھا غرض کہ
جب رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائے اور رستہ و لشکر کا مسجد مین سے تھا تو حضرت نے اون تینون کو
ستون سے بندھے دیکھکر پوچھا کہ یہ کون بندھے ہین لوگون نے اونکے حال سے خبر دی کہ یا نبی اللہ ان لوگون نے
خدا کی قسم کھائی ہے کہ وہ اپنے تئین نہ کھولین گے تا وقتیکہ آپ ہی اونکو کھولین فرمایا مین بھی قسم کھاتا ہون کہ اونکو
کہ مین بھی اونکو نہ کھولونگا جب تک کہ خدا انکے کھول دینے کا حکم کرے آخر حق تعالے نے اپنے نبی پر عذر اونکا
نازل کیا اور فرمایا وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنے بعضے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کیا اس بات کا کہ اونھون نے اعمال
صالحہ اور سیئات کو مخلوط کر دیا ہے قریب ہے کہ حق تعالے اونکی توبہ قبول کرے کہ بے شبہہ وہ مغفرت کرنیوالا اور
رحم کرنے والا ہے اور لفظ عسی افعال مقاربہ سے ہے یعنے قریب ہے کہ ایسا ہو اور عسی جو خدا کی جانب سے ہو
وہ بمعنی واجب ہے یعنے لازم ہے کہ یون ہی ہو الغرض بر وقت نازل ہونے آیہ کے رسول خدا صلعم نے اونکو
کھول دیا تب وہ اپنے گھرون کو گئے اور سارا مال اپنا لے آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ اس مال کو ہماری طرف سے
تصدق کر دیجیے اور ہمارے لیے خدا سے استغفار طلب مغفرت کیجیے فرمایا مین آمین سے کچھ نہ لونگا تا وقتیکہ مجکو حکم ہو اور
تب حق تعالے نے نازل کیا خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ
سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ یعنے زکوۃ انکے مالون سے تو لے کہ انکو تو پاک کرے اور انکے دلون کو اوس
صدقے سے صاف کرے اور اونکے حق مین دعا کر کہ تیری دعا اونکے لیے تسلی ہے اور حق تعالے بڑا سننے والا
اور بڑا خبر رکھنے والا ہے اور اون دوسرے تینون کے حق مین کچھ نازل نہوا تھا چنانچہ لوگ کہنے لگے جب کہ
انکے حق مین کوئی عذر نازل نہوا تو یہ لوگ ہلاک ہوے آخر وہ تینون ایسے امر مین مبتلا ہوے (یعنے بد حالی
و رسوائی) کہ اوس سے قریب ہلاکت پہونچے و با اینہمہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ اونسے کلام کرتے تھے
نہ اونکو پاس بٹھاتے تھے اور نہ اونکو کسی بات مین شریک کرتے تھے آخر اون تینون نے اپنے پروردگار سے
دعائین کین تا حق تعالے اپنے نبی پر اونکا عذر نازل کرے پس خدا نے قبول فرمایا کہ پہلے رسول توبہ پیشین کے
اونکا ذکر کیا پھر خاصۃً اونکی طرف حق تعالے ملتفت ہوا چنانچہ فرمایا وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى
اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا
اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ یعنے اور اون تینون آدمیون پر جو پیچھے
رہ گئے تھے یہان تک کہ زمین باوجود اس وسعت کے اونپر تنگ ہوگئی اور اپنی جانون سے وہ تنگ آئے اور

اونکو گمان اس بات کا ہوا کہ اللہ کے قہر سے کوئی پناہ نہین مگر یہ کہ اوسیکی طرف پناہ ہے بعد ازان حق تعالے اونپر مہربان ہوا اور توفیق دی کہ وہ توبہ و انابت کرین بیشبہ حق سبحانہ تعالے وہی ہے بڑا قبول کرنیوالا توبہ کا اور بڑا رحم کرنے والا مومنین پر اور وہ تینون ہین کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

ولیکن تو اے ابن الخطاب پس حق تعالے نے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہے مثل جبرئیل علیہ السلام کے کہ جب حق تعالے ہلاکت کسی قوم کی چاہتا ہے تو اونکی طرف جبرئیل کو بھیجتا ہے اور مجھسے مثل تیری انبیا مین ساتھ نوح علیہ السلام کے بیان کی کہ فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ؁ یعنے اے پروردگار میرے نچھوڑ روے زمین پر کافرون مین سے کسی رہنیوالے کو اور مگر تو اے ابن ابی قحافہ پس حق تعالے نے مجھسے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہے مثل میکائیل علیہ السلام کی کہ وہ استغفار طلب مغفرت کرتے ہین واسطے اہل زمین کے اور سوال کرتے ہین اونکے لیے رزق اور مثل تیری انبیا مین مجھسے بیان فرمائی ہے مانند ابراہیم علیہ السلام کے جب کہ اونھون نے کہا فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی سو وہ مجھہ مین سے ہے یعنے وہ میرا ہے اور جسنے میری نافرمانی کی پس بیشبہ تو آمرزگار اور رحیم مہربان ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اوس جبہ دیبا کو پہن لیا اور اوس روز کے سوا کبھی اوسکو نہین پہنا بعد ازان حضرت نے حکم تیاری حج کا کیا اور آپنے اوس سال حج نہین کیا اسلیے کہ مشرکون کے ساتھ حج کرنا منظور نتھا اور اونکا کچھہ عہد بھی باقی رہا تھا تب آپنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

اور مشرکون نے کہا کہ تمھارے یہان چار مہینے کیون نہین آتے (یعنے شہر حرام مین) اور اب وہ اور اونکے اصحاب [illegible] حق سبحانہ تعالے نے اپنے نبی کو حکم کیا اور آنحضرت صلعم نے بھی ابوبکر کو وصیت کی اس بات کی کہ بعد اس برس کے مشرک لوگ مسجد مین یعنے مکے مین نجاوین پھر آنحضرت صلعم

اونکی مقابے مین حکم کیا کہ گلے اونکے اونٹون کے اور غلے لادنے والی پکڑے جاوین اور جہان کہین مشرک
ملجاوین تو قتل کیے جاوین اور اونکی سر ایک ایک ناکے اور درے پر مسلمان تعینات کیے جاوین یہ خبر سنکے مشرکون نے
اہل مکہ سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگ کعبے کے آنے سے روکے گئے ہین اور حکم ہوا ہے کہ ہمارے قافلے اونٹون کے پکڑ لیے جاوینگے
اور جو لوگ اونٹون کے ساتھ ہون وہ مارے جاوین اور جن اونٹون پر تمہارے یہان غلہ لادکر بھیجا جاتا ہے
جسوقت اونکو تم نپاؤگے تو تمکو معلوم ہوگا کہ سختی گرسنگی اور شدائد مشقت سے کیا کچھ دیکھوگے یہ سنکے اہل مکہ فقر و محتاجی کے
ڈر سے پھر حق تعالی نے اون مشرکین کے بارے مین یہ آیت نازل کی لا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا
وان خفتم عیلۃ فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ یعنے مشرکین اس برس کے بعد پھر قریب مسجد حرام کے
نجاوین اور اگر تملوگ فقر و محتاجی کو ڈرتے ہو تو عنقریب حق تعالی تمکو اپنے فضل سے غنی کردیگا اور ایسا ہوا کہ اہل یمن ایمان
لائے تھے تو وہ اپنی قریب مکے مین غلہ لادکر لانے لگے پس حق تعالے نے مکے والون کو اس وجہ سے غنی کردیا یعنی مشرکین سے
بے پروا کردیا کیونکہ ویسا ہی ہوگیا جیسا مشرکین اونٹ لادکر لاتے تھے پس جو کچھ حق تعالی نے اہل مکہ سے وعدہ کیا تھا
سو اوسنے اوسکی تصدیق کرائی کہ خدا نے اونکو غنی و تونگر کردیا جیسا کہ فرمایا تھا چنانچہ اہل تہامہ نہ ٹھہرے تھے مگر
تھوڑی مدت یہان تک کہ وہ سب ایمان لائے یعنے تھوڑی ہی مدت ٹھہر کر وہ سب ایمان لائے پس یہ اول حج تھا
کہ مسلمانون نے حج کیا تھا پھر جب وہ مومن حاجی حج سے فارغ ہوئے تو مکے مین مقیم ہوئے بعد ازان رسول خدا صلعم
نے ایک لشکر ہمراہ خالد بن الولید کے طرف بنی اسد بن خزیمہ کے روانہ کیا اور بنی اسد کو خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے
ہماری طرف لشکر بھیجا ہے چنانچہ درمیان بنی اسد کے ایک شخص کاہن تھا کہ کہانت کیا کرتا تھا یعنے غیب کی باتین
اونکون بیان کیا کرتا تھا اوسکا نام طلیحہ بن خویلد الفقعسی سو بنی اسد اوسکے پاس گئے اور اوس سے ذکر کیا کہ
ایک فوج ہمپر بھیجی گئی ہے تو ہمسے اوسکی خبر غیب بیان کر تب اوسنے ایک کپڑا سفید اوڑھ لیا اور بیان کیا کہ بتحقیق
تمہارے درمیان مین دو شخص ہین اور وہ دونون دو گھوڑون پر سوار ہین سو اونکو محمد نے واسطے جاسوسی اور
نگرانی کے بھیجا ہے اور وہ ایک ساعت تک وہ کپڑا اپنے اوپر اوڑھے رہا بعد ازان اوتار ڈالا تب بنی اسد نے پوچھا
تو نے کیا دیکھا اوسنے کہا مین نے اون دونون مردون کو جو تمہاری قوم سے ہین دیکھا ہے کہ وہ تیر فوج لاتے ہین
اور عنقریب تمہارے پاس آ پہونچتے ہین اور تم شکست پانے والے ہو یہ سنکے بنی اسد نے بیابان کی طرف
نکلجانے مین جلدی کی آخر وہان جا کر لشکر سے مقابل ہوگئے تب اوس قوم کے سوارون نے طلیحہ کے ساتھ
باندھی یہان تک کہ مسلمان اونکے پاس پہونچ گئے اور اونکے قریب اور تیر سے پایہ کیا اور پھر آپس مین لڑائی سخت
وشدید واقع ہوئی آخر وہ دشمنان خدا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا اوسی عرصہ مین عکاشہ بن محصن الاسدی
پاس طلیحہ بن خویلد پہونچکر کہنے لگا اے طلیحہ اب بھاگتا کہان ہے طلیحہ نے کہا من انا فہات ہذا الا السیس [illegible]

یعنے تو نہین جانتا کہ مین کون ہون بس لا کوئی امر مکروہ (اور مترجم کہتا ہے کہ بجاے ہذا الا کے غالباً لفظ ہذا الا ہے
یعنے کوئی واقعہ) پھر طلیحہ طرف عکاشہ کے بڑھا اور دونون باہم چالش اور نیزہ بازی کرنے لگے آخر طلیحہ نے
عکاشہ کو نیزہ مار کر قتل کیا اور عکاشہ کے ساتھ ثابت بن ارقم بھی قتل ہوا اوس وقت طلیحہ یہ ابیات پڑھنے لگا شعر

نَصَبْتُ لَهُمْ صَدْرَ الحِبَالَةِ اَنَّهَا ۔ مُعَوَّدَةٌ قَتْلَ الكُمَاةِ نَزَالِ + فَيَوْمًا تَرَاهَا فِي الجِلَالِ مَصُونَةً
وَيَوْمًا تَرَاهَا تَحْتَ ظِلِّ عَوَالِ + عَشِيَّةَ غَادَرْتُ ابْنَ اَرْقَمَ ثَاوِيًا + عُكَّاشَةَ الغَنْمِيَّ عِنْدَ مَجَالِ + فَمَا ظَنُّكُمْ بِالقَوْمِ
اِذْ تَقْتُلُوْنَهُمْ ۔ اَلَيْسُوا وَاِنْ لَمْ يُسْلِمُوا بِرِجَالِ + فَاِنْ تَكُ اَذْوَادٌ اُصِبْنَ وَنِسْوَةٌ + فَلَنْ تَذْهَبُوا فَرْغًا بِقَتْلِ حِبَالِ +

صدر الحبال کنایہ ہے شمشیر سے یعنے مین نے تیغ علم کیا اسلیے کہ وہ وعادہ دی گئی ہے یعنے اوس سے وعدہ
کیا گیا ہے قتل بہادرون کا جو کسی گاہ مین پس تو کبھی تو اوس صدر حبالہ کو غلاف مین پوشیدہ دیکھتا ہے اور کبھی تو اوسکو
نیزون کے زیر سایہ دیکھتا ہے چنانچہ آخر روز اوس صدر حبالہ نے ابن ارقم کو ڈالدیا پڑا ہوا اور عکاشہ غنمی کو بھی
وقت جنگ کے پس اے مسلمانو کیا تمہارا گمان ہے اس قوم کے ساتھ کہ تم اونکو قتل کرتے ہو کیا وہ مرد نہین ہین اگرچہ
اسلام نہین لائے ہین اور اگرچہ یہ بات ہوئی کہ اونہون نے زہیر اور عورتون کو چھپایا یعنے پکڑ لے گئے مگر نہ لیجاوینگے
عوض حبال کو گھبرایا ہوا اور ایسا ہوا کہ حبال برادرزادہ طلیحہ کا تھا اوسکو مسلمانون نے گرفتار کرکے اوسپر اسلام پیش کیا
اور وہ نوجوان تھا تو اوسنے سلام لانے سے انکار کیا اور کہا مجھے قتل کرو اور مجھے اپنے محمد کو نہ کہا کیونکہ میری تئین
اونکی طرف کچھ حاجت نہین یعنے مجکو اوسنے کچھ کام نہین آخر مسلمانون نے اوسکو قتل کیا چنانچہ اصحاب رسول خدا صلعم
وہان سے غنیمت خاطرخواہ لے پھرے پھر جب رسول خدا صلعم کو خبر قتل عکاشہ کی پہونچی تو فرمایا خدا عکاشہ پر
لعن کرے کہ اون لوگون مین کوئی راہ خدا مین شہید نہین ہوا

ذکر حجۃ الوداع

بعد ازان جب موسم حج آیا تو جناب رسول خدا نے درمیان مسلمین کے واسطے حج کے ندا دی اور فرمایا مین بھی حج
کے لیے چلنے والا ہون چنانچہ مسلمین حضرت کے ساتھ حج کو روانہ ہوے اور آنحضرت صلعم نے سو اونٹ ہدی یعنی قربانی
کے لیے ساتھ لیے پھر جب حضرت مکہ مین پہونچے راوی لکھتا ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا
کہ جو کوئی ہدی کہ نہ لایا ہو وہ حج سے باہر ہوکر اوسکو عمرہ کر ڈالے اور جو شخص ہدی لایا ہو وہ حج کو تمام کرے اور حضرت نے
حکم کیا اوس شخص کو جسنے احرام باندھا ہے کہ احرام حج کا باندھین اور ہدی یعنے شتران قربانی سے جو کچھ میسر ہو سکے
قربانی کرین اور اہل حدیث گمان کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے بعد اوس حکم کے پھر یہ فرمایا کہ لوگون کو ساتھ
احرام کے مین حکم کرتا ہون (یعنے اپنے سامنے ایسا حکم کرتا ہون) اور میرے بعد والی کے لیے یہ حکم نہین ہے
غرضکہ آنحضرت صلعم اور اصحاب نے حج کو تمام کیا اور ہدی کو قربانی کیا اور راوی کہتا ہے کہ اہل حدیث کے

زعم مین ان حضرت صلعم جو ساٹھ بدنہ ساتھ لائے تھی اونکو اپنی ہاتھ سے نحر کیا اور ہر بدنہ سے ایک ایک ٹکڑہ کاٹکر
ہنڈون دیگون مین چڑہوا دیا پھر آپ نے اوسمین سے نوش فرمایا باقی لوگون کو حکم کیا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور مسلمانون نے
یہ ایسا حج کیا کہ اونمین کوئی مشرک نتھا اوسوقت حق تعالے نے اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنی آج مین نے تمہارے دین کو کامل کیا اور نعمت اپنی
تمپر تمام کی اور مین تمہارے اسلام سے جو دین تمہارا ہے راضی ہوا - اور یہ آیت اور دیگر چند آیتین قرآن سے
اخیر آیات ہین جنکو خدا نے نازل فرمایا ہے یعنی جو کچھ خدا نے نازل کیا اوسکے آخر مین وہ آیت مع دیگر چند آیتونکے
نازل ہوائی اور یہ حج کہ حجۃ الوداع ہے یعنی آخری حج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا بعد ازان آن حضرت علیہ السلام
نے منی مین خطبہ مسلمین پر فرمایا اور بعد اسسال کے پھر جناب رسالتمآب صلعم حج کے واسطے تشریف نہین لائے
یہانتک کہ حق تعالی نے اونکو وفات دیدی غرض ہمنا پھر اوس خطبہ مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہین یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِسْمَعُوْا
قَوْلِیْ اِلٰی اٰخِرِہٖ یعنی اے مسلمانو میری بات سنو کہ ہر آئینہ مین نہین جانتا ہون کہ بعد اسسال کے اس موقف مین
شاید مین تمسے ملون ای مسلمانو تحقیق کہ خون تمہارے اور مال تمہارے ہمیشہ تمپر حرام ہین یعنی ہر ایک دوسرے کے
خون و مال کو اپنے اوپر ہمیشہ حرام جانے جسطرح سے حرمت تمہارے اس دن کی تمہارے اس شہر مین اور جسطرح حرمت تمہارے
اس مہینے کی ہے اسیطرح سے خون و مال تمہارا ایک دوسرے پر آپسکے روز اور اس مہینے اور تمہارے اس شہر مین حرام ہے
اسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ حرام ہیگا و تحقیق کہ مین نے تبلیغ احکام کر چکا پس جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو
تو وہ اوس امانت کو جسنے اوسکے پاس رکھا ہے اوسکے تئین ادا کر دیوے اور اگر کسی پر سود ہو تو وہ تمامتر اوتر گیا
اگرچہ سود عباس بن عبد المطلب کا ہو اور جو خون کسیکا ایام جاہلیت مین کسی پر تھا وہ بھی کل باطل ہو گیا و ہر آئینہ
اول خون جسے اوتارا جاتا ہے وہ خون ہمارا یعنی خون ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہے اور وہ دودہ پلایا ہوا
بنی لیث کا تھا سو اوسکو ہذیل نے قتل کیا چنانچہ خون تمام ایام جاہلیت کے ہین سے اول اسی خون ربیعہ سے ابتدا
سقوط کیجاتی ہے اور تحقیق کہ زمانہ گردش کرکے اپنی اوس ہیئت مخصوص پر آیا ہے کہ جس روز حق تعالی نے زمین و آسمانکو
پیدا کیا تھا یعنی جس روز جس مرکز سے زمانے نے دور شروع کیا آج پھر سے زمانے مین اوسی مرکز پر آیا ہے اور شمار مہینونکا
پیشتر خدا روز خلقت آسمان و زمین سے بنا بر لوح تقدیر کے بارہ مہینے ہین اونمین سے چار مہینے حرام ہین یعنی اونمین
قتال حرام ہے اور اون چار مہینون مین تین مہینے پیہم ہین یعنی ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم اور رجب جو گذر گیا درمیان
جمادی الثانی و شعبان کے ای مسلمانو تمہارے واسطے تمہاری عورتون پر حق ہے اور تمہاری عورتون کے لیے بھی حق
اور تمہارے لیے عورتون پر یہ واجب ہے کہ وہ فحش ظاہری یعنی بدکاری و زناکاری نکرین پھر اگر وہ ایسا کرین
تو البتہ حق تعالے نے حکم کیا ہے اس بات کا کہ اونکی صحبت ترک کرو اور اونکو مار و پر نہ وہ مار جو آزار بخشتی ہے

دمثل اعضا شکنی اعضا آنکھ ناک وغیرہ) پس اگر وہ باز آوین تو اونکے لیے کھانا کپڑا اونکا موافق دستور کے دیا جاے اور چاہیے کہ اونکے حق مین نیک نصیحت قبول کرو اسواسطے کہ وہ لوگ تمھارے پاس عوان یعنے نگہبان و مددگار ہین کہ وہ اپنی ذات خاص پر کچھہ اختیار نہین رکھتی ہین اور تمنے اونکو امانت خدا کرکے لیا ہے اور اونکی شرمگاہون کو تمنے کلمہ خدا سے حلال کر لیا ہے پس میری باتون کو سمجھو مین نہین جانتا کہ شاید بعد اس سال کے پھر کبھی تمسے اس وقت مین ملاقات کرونگا اور سمجھہ لو کہ ہر مسلم برادر ہے مسلم کا اور ساری مسلمین آپس مین بھائی ہین اور کسیکے لیے مال اوسکے برادر کا حلال نہین ہے مگر جو کچھہ وہ بخوشی خاطر اپنے اوسکو عطا کرے اور فرمایا اَللّٰهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ اسے میرے پروردگار البتہ مین نے لوگون کو رسالت تیری پہونچا دی سب نے کہا کہ ہان البتہ آپنے حکم پہونچا دیا اور فرمایا کہ اگر تم بعد میرے کفر کی طرف پھر جاوگے تو بعض تمھارے بعضون کی گردنین مارینگے تو پھر مین تمکو نہ ملونگا یعنی آخرت مین بھی کیونکہ البتہ مین نے تم مین وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اوسکو لیے رہوگے تو گمراہ نہوگے اور وہ کتاب اللہ قرآن ہے اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اسے میرے پروردگار مین نے تیری رسالت لوگون کو پہونچا دی غرض یہہ کچھہ بیان حجۃ الوداع کا ہے

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد ازان جناب رسالتمآب صلعم مدینے مین تشریف لاے اور باقی ایام ذیحجہ اور تمام ماہ محرم اور ماہ صفر کی بائیسوین تک مدینہ مین مقیم رہے بعد ازان آنحضرت صلعم علیل ہوے اوس بیماری مین چودہ دن مین وفات پائی اور وقت وفات پاس اوس چھوکری کے تھے جسکا نام ریحانہ تھا اور وہ یہود کی لونڈیون مین سے تھی اور اول جب روز علیل ہوے تھے وہ یوم شنبہ تھا اور اوس روز شب و روز نہایت شدت درد کی رہی جب صبح ہوئی تو موذن نے اذان دی اور تثویب کی یعنے اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا پھر جب مسلمین نے دیکھا کہ آپ برآمد نہین ہوے تو موذن کو بھیجا پس موذن جب آپ پاس آیا تو دیکھا کہ آنحضرت صلعم سخت رنجور ہین تب اوسنے کہا الصلوة یا رسول اللہ یعنے نماز یاد دلائی فرمایا نماز کے لیے باہر نکلنے کی طاقت نہین رکھتا ہون پھر موذن سے پوچھا دروازے پر کون کون ہین اوسنے جو لوگ وہان حاضر تھے اونکی خبر دی فرمایا ابن الخطاب سے تو کہدے کہ لوگون کو نماز پڑھا دے تب بلال روتے ہوے نکلے مسلمین نے پوچھا بلال کیا خبر ہے بلال نے کہا رسول خدا صلعم نماز کی بھی طاقت نہین رکھتے ہین پس سب لوگ زار زار روے پھر بلال نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے تمکو حکم دیتے ہین کہ تم لوگون کو نماز پڑھا دو تب عمر نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے مین نماز مین بھی مقدم نہین ہو سکتا یعنے اونکے ہوتے ہوے مین ہرگز پیش نمازی نہین کرسکتا تم حضور پرنور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاکر عرض کرو کہ ابوبکر دروازہ پر حاضر ہین تب بلال گئے اور سوچ کر ابوبکر کی اور جو کچھہ عمر نے کہا تھا عرض کی فرمایا اچھا پھر تو کیا دیکھتا ہے جا ابوبکر سے کہدے کہ وہ لوگون کو نماز پڑھا دیوین تب پھر بلال پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آئے اور اونکو حکم دیا آخر ابوبکر نے

لوگون کو نماز پڑھائی اور اسی عرصہ مدت مین حضرت پر درد نے شدت کی تب عباس رضی اللہ عنہ حضرت کے پاس
داخل ہوئے اور اوسوقت حضرت غش مین تھے اوسوقت عباسؓ نے حضرت کی بیبیون سے کہا کہ اگر تم لوگ
حضرت کے منہ مین دوا ڈالیتین تو بہتر ہوتا بیبیون نے کہا ہم لوگ اس بات پر جراءت و دلیری نہین کر سکتے
تب عباسؓ حضرت کو آغوش مین لیکر منہ مین دوا ٹپکانے لگے اوسوقت آپ ہوش مین آئے فرمایا یہ کسنے
میرے منہ مین دوا ٹپکائی ہے چاہیے کہ جتنیان دوا میرے منہ مین ٹپکائے جاوین مگر یہ کہ عباسؓ بھی ہون پھر
فرمایا کہ تم لوگون نے میرے منہ مین دوا ڈالی ہے حال آنکہ مین صائم تھا بیبیون نے عرض کی کہ عباسؓ نے آپکے منہ مین
دوا ڈالی ہے فرمایا اے عباسؓ کس چیز نے تمکو دوا ٹپکانے پر آمادہ کیا اور اے بیبیو کس وجہ سے تمنے مجھکو دوا دیا
بیبیون نے کہا ہمکو آپ پر خوف ذات الجنب کا تھا فرمایا ہر آئینہ حق تعالی مجھپر ذات الجنب کو مسلط نکریگا اور
حال یہ تھا کہ اوس روز حضرت کے درد شانہ سے لوگون کو بڑا خوف تھا مگر اوسکی صبح کو دوسرے روز کہ جسدن
وفات ہوئی آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام باہر برآمد ہوئے اور لوگون کو نماز صبح پڑھائی اور مومنون کو گمان ہوا
اس بات کا کہ حضرت نے شفا پائی پس وہ نہایت شادان و فرحان ہوئے بعد ازان آن حضرت علیہ السلام
اپنے مصلے پر بیٹھکر لوگون سے باتین کرنے لگے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَهُمْ
مَسَاجِدَ یعنی لعنت کرے اوس قوم پر جنہون نے اپنی قبرون کو مسجد ٹھہرائی ہے یعنے اون قبرون کی
نمازین پڑھتے ہین خواہ اون قبرون کو سجدہ کرتے ہین اور مراد حضرت کی اوس قوم سے یہود و نصاری تھی
اور حضرت لوگون سے باتین کرتے رہے یہانتک کہ دن چڑھگیا بعد ازان آپ دولتسرا مین تشریف لیگئے
اور صحابہ اوس مجلس سے متفرق ہوئے یہانتک کہ لوگون نے شور عورتون کا سنا کہ وہ کہتی تھین پانی لاؤ
پانی لاؤ صحابہ کو گمان ہوا کہ حضرت پر غشی طاری ہوگیا ہوگا پھر سارے مسلم دروازہ پر دوڑے اور عباسؓ سب سے
پہلے دوڑ کر اندر داخل ہوگئے اور باہر والون پہ دروازہ بند کر لیا پھر تھوڑی دیر بعد لوگون کے پاس نکل آئے
اور اونسے حضرت کی خبر مرگ سنائی صحابہ نے پوچھا اے عباسؓ تم حضرت مین کیا بات پائی اور اونسے
کون علامت دیکھی اونہون نے کہا مین نے حضرت کو یہ کہتے ہوئے پایا بجلال ربی الرفیق الاعلی فقد بلغت
یعنی مین اپنے پروردگار کی عظمت و جلال اور تقدس پر قربان ہوا اور یہ کلمہ آخر کلام حضرت کا تھا اور روز
وفات حضرت علیہ السلام کا روز دوشنبہ تھا کہ دوازدہم ماہ ربیع الاول کی گذری تھی اور اختتام سال دہم تھا
اوس روز سے کہ آن حضرت علیہ الصلوۃ والسلام مدینہ مین تشریف لائے تھے اور اوسوقت صحابہ
حیرت سے کچھ لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم کیونکر مر جاینگے حال آنکہ دین پر ابھی غالب نہین ہوئے بلکہ
سوا اسکے نہین ہے کہ آن حضرت پر غشی طاری ہوئی ہوگی پھر سب دروازے پہ جمع ہوئے اور کہنے لگے

کہ دفن نکرو تحقیق کہ آن حضرت زندہ ہین اوسوقت عباس رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا ای مسلمانو حضرت
کی نشان وفات کے لیے کیا تمہارے پاس حضرت سے کوئی عہد ہے یعنی کیا اپنے نہ مرنے کا تم سے عہد کیا ہے
سبنے کہا ایسا نہین ہے تب عباس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنَا اَشْہَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَدْ ذَاقَ الْمَوْتَ
یعنی تعریف ہے خدا کے لیے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشبہہ رسول خدا صلعم نے ذائقہ موت کا چکھا ہے اور آنسے
خبر اس بات کی حق تعالی نے اونکو دی ہے جو تمہارے پاس موجود ہے کہ فرمایا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ یعنی اے محمد ضرور تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی یعنی کل
موجودات مرنے والی ہین بعد ازان تم لوگ روز قیامت روبرو اپنے پروردگار کے باہم جھگڑنے والے ہو
بالاخر لوگون کو یقین ہوا کہ ضرور آن حضرت صلعم نے وفات فرمائی تب صحابہ نے درمیان حضرت اور اونکے
اہل بیت کے تخلیہ کر دیا کہ اہل بیت نے اونکو غسل دیا اور کفن پہنایا بعد ازان سب باہم ذکر کرنے لگے کہ کہان دفن
کرین بعضون نے کہا اِدْفِنُوْهُ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ یعنی حضرت کی نماز کی جگہ جسوقت جہان کھڑے ہوتے تھے
دفن کرو یعنی نماز مین جس جگہ کھڑے ہوتے تھے (اور منظور کہنا ہی کہ مقام سے احتمال منبر ہے یعنی محراب یا
قریب منبر) تب عباس نے کہا ایسا نہین ہوا ہی کہ رسول خدا صلعم نے ابھی قبل یکساعت وفات کے تم سے بار بار یہ
فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَهُمْ مَسَاجِدَ یعنی لعنت کرے خدا اوس قوم پر جو ہوئی کہ اپنی قبرون کو مسجد قرار کرینا
پس حضرت نے تم سے اس بات کا ذکر اسلیے کیا تھا کہ تم اونکو اونکی نماز کی جگہ مین دفن نکرو (یعنی اسلیے کہ تم مشغول ہو
کے اوسپر یا اوسکو سجدہ کرو گے) تب لوگون نے کہا کہ پھر ہم بقیع مین دفن کرین عباس نے کہا نہین واللہ ہم
بقیع مین دفن نکرینگے سب نے کہا کیا وجہ ہے عباس نے کہا ہمیشہ وہان لونڈیان اور غلام قبر پر حضرت کے
آیا کرینگی (یعنی بھاگ بھاگ کر چھپا کرینگی) اور اونکے مالک وہان سے اونکو پکڑ لیجایا کرینگے تب لوگون نے کہا
آخر پھر کہان دفن کرین حضرت عباس نے کہا جس جگہ اونکی قبض روح ہوئی ہے آخر ایسا ہی کیا پھر جب غسل کفن
سے فارغ ہوے تو جس جگہ حضرت نے وفات پائی تھی وہین نعش رکھی گئی تب لوگون نے نماز جنازہ پڑھی
روز دوشنبہ اور روز سہ شنبہ کو اور چہارشنبہ کو دفن کیا اور نماز حضرت پر بے امام کی تھی چنانچہ پہلے مہاجرین نے
شروع کی کہ اونمین سے جسقدر لوگ اندر مکان کے سماتے تھے حضرت پر نماز بے امام پڑھتے تھے اور اونکے لیے استغفار
کرتے تھے اور جب وہ باہر آتے تھے تو اور لوگ داخل ہوتے تھے اور اوسیطرح کرتے تھے پھر جب مہاجرین فارغ ہو
تو انصار داخل ہونے لگے اور اونہون نے بھی مثل مہاجرین کے عمل کیا بعد ازان زنان مہاجرین و بعد ازان زنان
انصار نے بھی اسیطرح کیا پھر جسوقت حضرت کو دفن کرنے لگے انصار چلائے اور کہنے لگے کہ رسول خدا صلعم
کی موت مین ہمارے لیے بھی حصہ رکھو یعنی ہم بھی دفن کرین اسلیے کہ ہم اونہین سے ہین یعنی ہم بھی تو اونہین مین ہین

چنانچہ اوس بن خولی انصاری جو بنی حبلی سے تھا وہ بھی دفن کرنے والوں میں شریک تھا ــ یہ جو بیان ہوا احادیث وفات حضرت سرور کائنات سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین ؎

آخر کتاب المغازی

مصنف کہتا ہے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابو الحسین النوری اور ابو طلحہ بن العوام نے اونہوں نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو یزید محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نے اونہوں نے کہا میں نے معمر بن سلیمان سے اوس قدر حدیثیں سنی ہیں کہ نہ شمار کر سکتا ہوں نہ یاد رکھ سکتا ہوں سو وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ میں بعد قرآن کے کسی کتاب کو صحیح تر اور حافظ تر اس سیرۃ سے نہیں جانتا ہوں یعنی تواریخ میں اس کتاب سے زیادہ تر معتبر کسی کتاب کو نہیں پاتا ہوں وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین ۝ والحمد للہ رب العالمین ۝ آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ فتوح المغازی تصنیف حضرت واقدی رحمہ اللہ تعالی کی کتب تواریخ قدیم زمانہ کی نہایت معتبر و مشہور ہے سب سے پہلے اس مطبع میں ترجمۂ فتوح الشام ترجمہ کیا ہوا سید عنایت حسین صاحب سیدان پوری کا چھپایا گیا اور کثرت خواہش خریداران سے وہ ترجمہ ہاتھوں ہاتھ ہوگیا بعد ازاں فتوح المصر کو بھی سید عابدی حسین صاحب سیدان پوری نے ترجمہ فرمایا اور ترجمہ فتوح الشام و ترجمہ فتوح المصر کا چھپا ہوکر اشاعت پائی اور ایسی قدر دانی شائقان کی ہوئی کہ دو مرتبہ وہ ترجمہ چھپکر اشاعت پذیر ہوا اکثر شائقان والا ہمت و قدر دان بلند مرتبت نے فرمایش کی کہ حصہ اول مغازی الرسول یعنی غزوات آنحضرت کی اور آخری حصہ یعنی فتوحات کا ترجمہ بھی ہو کر یکجا مجموعہ طبع ہوں چنانچہ مطبع کی طرف سے جناب افضل العلما حضرت مولانا محمد بشارت علی خان صاحب جو سابق میں نائب میر منشی محکمہ چیف کمشنری ممالک اودہ کے تھے اس خدمت جلیلہ ترجمہ کو بذوق تمام انجام فرمانے پر مستعد ہوئے اور ایسی زبان پاکیزہ میں ترجمہ فرمایا کہ ابتک جسقدر ترجمہ عربی زبان سے

زبان ہندی میں نظر آسکے اسکے ساتھ کچھ مناسبت نہ پائی یہ ایسا عمدہ ترجمہ روزمرہ کی زبان و محاورہ کے ساتھ کہ
کہیں گر ترجمہ معلوم نہیں ہوتا بلکہ نفس الامر میں ایک نہایت عمدہ کتاب معلوم ہوتی ہے غرض کہ
شائقان خود اسکے مطالب خیر مضمون اور ترجمہ معانی افزا و بندش خیالات پاکیزہ و لطافت کو دیکھکر قدردانی
فرما دینگے چونکہ اکثر خریداران کے پاس مطبوعہ فتوح الشام و آخر کا حصہ موجود ہے اسلیے کارخانہ کیطرف سے
علاوہ تعداد مجموعہ کے کسیقدر جلدیں زائد بھی طبع ہوئی ہیں اور یہ تجویز ہے کہ جن اصحاب قدردانان نے
مجموعہ مذکور مطبوعہ سابق کو خرید فرمایا ہے صرف حصہ اول مغازی الرسول جسکا نام تاریخی ترجمہ کے لیے
مغازی الصادقہ مترجم صاحب نے تجویز کیا ہے پہلے اشاعت پاوے تاکہ اپنے اپنے مجموعہ مرتب بنالیں
اور اسی سلسلہ میں بعد اسکے کل مجموعہ کامل حضرت واقدی کا یعنی مغازی الرسول و فتوح الشام
والمصر و فتوح العجم سب ایک مرتب ہوکر ایک جلد میں شائع کیا جاوے اب آخر میں توفیق ایزدی کا
شکریہ کرتے ہیں کہ یہ نایاب ترجمہ مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں ماہ مارچ ۱۸۸۲ء
چھپکر شائع ہوا خدا تعالیٰ قدردانوں کے قلوب کو توفیق توجہ بخشے

اور تا زمان قیام مقبول
خلائق کرے
آمین
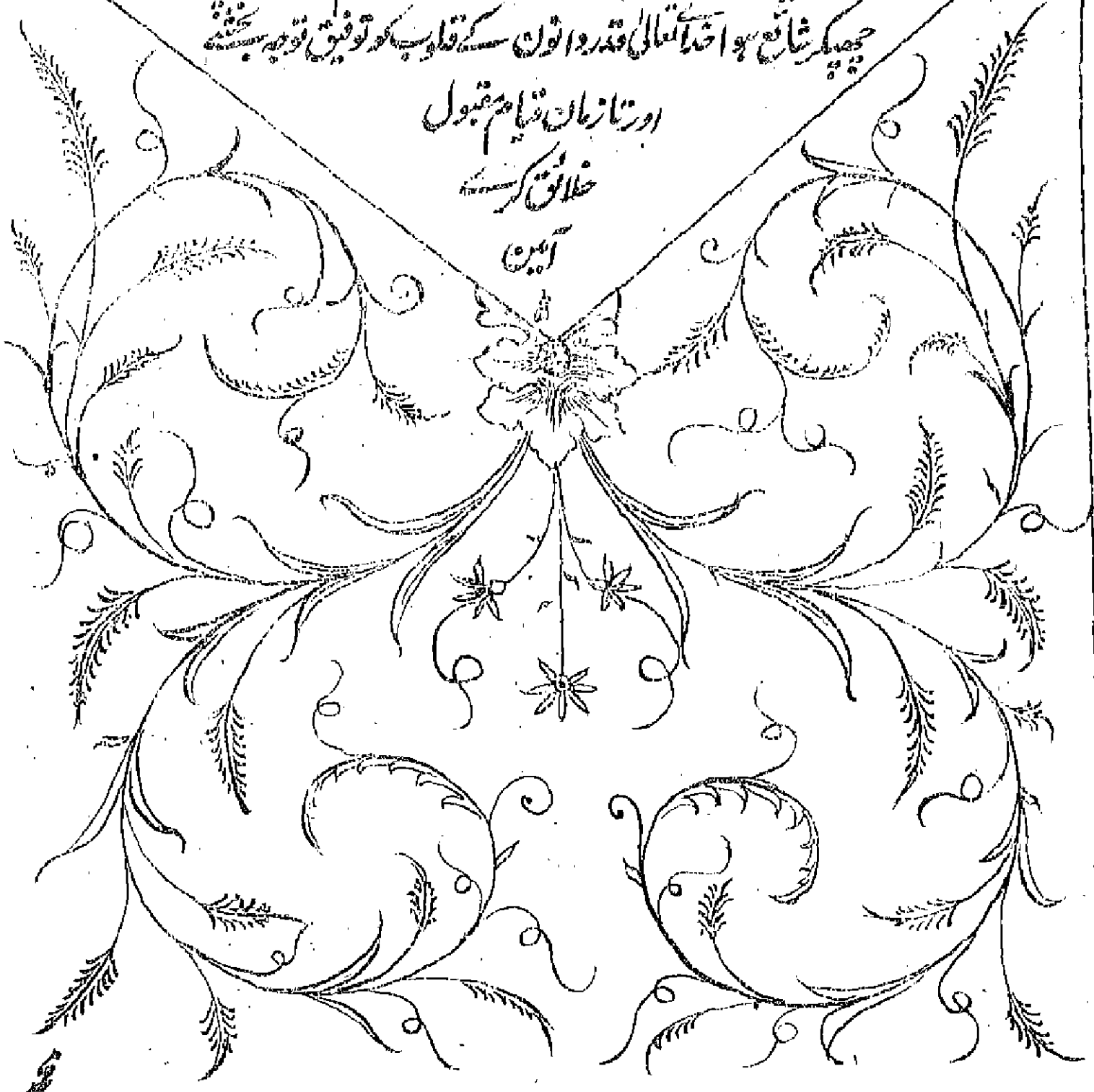
فہرست کتاب فتوح الشام والمصر

خلاصہ مطالب	صفحہ

جلد دوم فتوح الشام

خلاصہ مطالب	صفحہ

خلاصہ مطالب	صفحہ

بعون صناع محسن مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

کتاب فوائد انضمام مسمیٰ

فتوح الشام

ہر سہ جلد از آغاز تا انجام

بمطبع منشی نولکشور [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الواحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد
والصلوة والسلام علی رسوله ونبیه محمد الذی لیس له فی الخلق ضد ولا ند
وعلی آله واصحابه الذین مناقبهم لا تحصی وفضائلهم لا تعد

اما بعد بیان مدعا یہ ہے کہ اس حیز زمان میں کہ سن ایک ہزار دو سو بیاسی ہجری ہیں کتاب مستطاب فتوح الشام بعبارت عربی
از مرویات واقدی علیہ الرحمۃ مطبوعہ کلکتہ اس ذرہ بیمقدار سید **عنایت حسین** ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبدالجامع
سیانپوری من مضافات لکھنؤ کے نظر سے گذری اور حقیر نے باقتضای شوق طبیعت کو ابتدا سے انتہا تک مکرر اوسکو مطالعے سے
حظ وافر اوٹھایا آخرکار یہ خیال دل میں لایا کہ ہر چند کساد بازاری علوم دینیہ وما یتعلق بہا کی زمانہ کثیر سے برروی ہے لیکن
فی زماننا ہذا کہ شغل تعلیم وتعلم زبان عربی وفارسی کا یکسر رو بانحطاط اور مزاولت درس وتدریس زبان اردو کی ترقی پذیر ہے
اگر یہ عمدہ حالات کتاب موصوف کی زبان عربی سے عبارت اردو رائج الوقت میں ترجمہ ہو کر لقید کتابت در آوین تو یہ امر
باعث نفع کثیر مستمعین ہے اسواسطے کہ حالات مذکورہ کو پڑھنے اور سننے میں جسکو کچھ بھی مادہ فہم صحیح ہوگا وہ بالیقین جانیگا
کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اور اللہ کے نزدیک ایسا محبوب اور پسندیدہ ہے کہ اوسنے عرصہ قلیل میں
تھوڑی جماعت سے اس دین متین کو سب دینوں پر غالب اور آخرکار شرق سے غرب تک بنا اس دین پاک کی تا قیامت
مستحکم کردی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبی کی امت کو امم سابقہ سے بہتر ارشاد فرمایا اور برگزیدگی اس امت پر دلائل نقلیہ
دیگر دلائل وبراہین واضحہ کی یہ ایک معاملہ فتوح بلاد شام اور فارس وغیرہ کا بھی جو عہد خلفای راشدین میں واقع ہوا جیسی دلیل

کہ ایسے ایمان راسخ العقیدہ لوگ اس امت مرحومہ مین ہوے جنہون نے اپنا گھر بار چھوڑ کر باوصف قلت جماعت اور بے سامانی
کے گروہ کثیر بالدار کے ساتھ اللہ کی راہ مین ایسی جانبازی کی کہ وقائع اونکی اور فتوح سے حیرت افزای عقول سامعین و ناظرین ہین
مگر اہل ایمان اور یقین کے نزدیک محل حیرت اور استعجاب کا نہین ہے کہ عالم اسباب مین تو اون لوگون نے واسطے رضامندی اللہ اور
اللہ کے رسول کی جانبازی کی اور واقع مین اللہ نے اپنے وعدہ صادقہ کو جو درباب خلافت و تمکین فی الارض نسبت صلحای
اس امت مرحومہ کے اپنے حبیب سے کیا تھا اون لوگون کے ہاتھون پر پورا کیا اور تائید اپنے دین کی کماینبغی فرمائی اور اگر
عقل سلیم سے غور کیا جاوے تو یہی معاملات کافی ثبوت خلافت حقہ خلفای راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین کہ اگر وہ لوگ
اللہ پاک کی مشیت اور اوسکے نبی کے حکم اور تبعیت سے اس عمدہ کام مین کہ عبارت جہاد فی اعداء اللہ سے ہے انجام نہ دیتے
تو ظہور وعدہ الہی کا اونکے ہاتھون پر ہونا اور اونکو سرمایہ قرب او ذخیرہ سعادت ابدی حالت حیات اور ممات مین ساتھ
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس عالم فانی و نیز بہشت جاودانی مین بمضمون حدیث شریف
مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ بتمہ خاص و ذات قدسیات کا ہے حاصل ہونا ایسی نظر لوجوہ مصرحہ
کے حقیر نے اس ارادے کو مصمم اور چند مہینون کی مدت مین باوصف ضیق فرصت اور مشاغل کثیرہ دنیاوی کے ترجمہ
کتاب موصوف کا بعبارت اردو باندازہ فہم ناقص اپنے کے تمام کیا اور واضح ہو کہ حقیر نے اس ترجمے مین چند امور کا
التزام کیا ہے **اولاً** یہ کہ لفظی ترجمہ عبارت عربی کا بلا تقدیم و تاخیر مطلب کے لکھا ہے شاید اگر کسی مقام مین کوئی تقدیم
واقع ہوئی ہو تو سبب اوسکا وہی ترجمہ لفظی ہوگا **ثانیاً** یہ کہ جس جگہ مین آیات قرآنی اور احادیث نبوی کا حال
مین مذکور تھین اونکو حقیر نے تیمناً و تبرکاً بالفاظہا متن اس کتاب مین لکھکر ترجمہ اوسکا حاشیے پر لکھا **ثالثاً**
یہ کہ جو خطوط و کتابت معاملات شام مین باہم دیگر خلفای راشدین اور اونکے عمال کے ہوے اون خطوط کو بھی مع اکثر ادعیہ
اور مقولات متبرکہ صحابہ کرام کے متن کتاب مین اور ترجمہ اوسکا حاشیے پر لکھدیا **رابعاً** یہ کہ جو اشعار رقباء عرب
عرب کے مواقع لڑائی مین بطور رجز کے درج اصل کتاب مین اس وجہ سے کہ اونکو اصل مطلب سے کچھ تعلق نہ تھا حقیر نے ہر ایک
اشعار اپنے موقع مین مع ترجمے اوسکا حاشیے پر ثبت کیے **خامساً** یہ کہ حقیر نے برعایت اختصار کے نام رواۃ کے
ترجمے مین نہین لکھے اور صرف **واقدی** رحمۃ اللہ کی روایت پر حوالہ کیا **آب** ناظرین باتمکین
کی خدمت مین التماس یہ ہے کہ ہر چند حال علم او فضل خاندانی آبا سے کرام حقیر کا اکثر لوگون کو معلوم ہے اور
اس دیار مین مشہور بین الجمہور ہے لیکن یہ وصف اضافی حقیر کے مطلب کو کافی نہین ہو سکتا ہے کیونکہ
حقیر کی علوم مین بمضمون **بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ** حقیر کو خود یقین اور معلوم ہے لیکن اگر کہین
کوئی سہو اور غلطی واقع ہو تو امید عفو ہے **وَالْعَفْوُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَأْمُولٌ**
وَالْآنَ أَشْرَعُ فِي الْمَقْصُودِ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْمَعْبُودِ وَمِنْهُ الْمَبْدَءُ وَإِلَيْهِ الْمُنْتَهَىٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسالت مآب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اس عالم ناپایدار سے انتقال فرمایا اور امر خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ پر قرار پایا اور ابتدای زمانہ خلافت صدیق میں مسیلمہ کذاب اور سجاح وغیرہ مدعیان نبوت قتل
اور مفرور ہوے اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور بنو حنیفہ مارڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیق نے فی سبیل اللہ ارادہ اس امر کا کیا کہ لشکر مومنین کو بجانب ملک شام کے اور
واسطے لڑائی اہل روم کے بھیجیں پس ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کرکے اون سے کہا کہ
سمجھ لو تم لوگ اس بات کو کہ اللہ تعالے نے تمکو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
گردانا اور تمھارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہے اور تمکو کھلی ہوئی مدد بخشی ہے چنانچہ جناب احدیت جل شانہ
قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا اور اس بات کو
بھی جانو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فی سبیل اللہ ارادہ فرمایا تھا کہ اپنی ہمت عالی کو بجانب ملک شام
مصروف فرماویں لیکن خداوند تعالے شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا اور اختیار کی
اونکے واسطے وہ چیز جو اوسکے نزدیک ہے آگاہ ہو کہ تحقیق میں قصد رکھتا ہوں اس امر کا کہ لشکر مسلمانوں کا مع اہل
و مال اونکے بجانب ملک شام بھیجوں اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش از وفات خود ہمکو اس بات کی
خبر دی فرمایا تھا زُوِیَتْ لِیَ الْاَرْضُ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَیَبْلُغُ مُلْکُ اُمَّتِیْ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا
پس تم سب کا اس بات میں کیا مشورہ ہے رحمت کرے اللہ تمپر پس سب اصحاب اور مومنین نے بالاتفاق یہ جواب دیا
کہ ہم آپ کے حکم کے تابع ہیں جہاں مناسب ہو بھیجیے کیونکہ خداوند تعالے شانہ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَاَطِیْعُوا
اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس جواب کے سننے سے بہت خوش ہوے

اور خطوط بنام ملوک یمن اور امراے عرب و اہل مکہ معظمہ کے ایک ہی لفظ و عبارت سے روانہ کیے وہو ہذا
بسم الله الرحمن الرحيم من عبد الله عتيق بن ابي قحافة الى سائر المسلمين سلام عليكم فاني احمد الله
الذي لا اله الا هو واصلي على نبيه صلى الله عليه واله وسلم وقد عولت ان اوجهكم الى
الشام لتاخذوها من ايدي الكفار الطغام اللئام فمن عول منكم على الجهاد فليبادر على طاعة
الملك الوهاب بعد اسکے لکھا انفروا خفافا وثقالا وجاهدوا باموالكم وانفسكم في سبيل الله
اور ان خطوط کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ روانہ فرمایا جابر بن عبد اللہ کی
روایت ہی کہ نہین گذرے تھی مگر تھوڑے دن کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے واپس آکر حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کو خوشخبری آنے اہل یمن کی سنائی اور کہا کہ نہین پڑھکر سنایا مین نے آپکا خط کسی کو مگر یہ کہ دوڑا وہ
بجانب طاعت خدا کے اور آپکا حکم منظور و قبول کیا اور سب اپنے اپنے گروہ اور ساز اور زرہ و تیر و ذخیرہ و سامان
جنگ کے ساتھ آمادہ روانگی و حضوری خدمت آپکے ہوے ہین اور مین پیشتر یہ خوشخبری لوگون کی آپکی لیکر آیا ہون
اور جنھون نے فرمانبرداری آپکی بحالت ژولیدہ موی اور غبار آلودگی کی منظور کیا وہ لوگ دلیران یمن اور شہسوار اور
بہادر اور رئیس وہان کے ہین اور مع اپنے اہل و عیال کے روانہ ہو چکے ہین اور قریب ہے کہ پہنچین آپ انکی ملاقات کو
آمادہ رہین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ حال سنکر بہت خوش ہوے اور وہ دن انتظار مین گذر گیا اور دوسرے دن
ارباب مدینہ کو آثار آمد فوج مجاہدین معلوم ہوے پس آئے ارباب مدینہ [illegible] حضرت صدیق کے پاس اور آگاہ کیا
انکو اس حال سے پس حضرت صدیق رض مسلمانون کو ہمراہ لیکر واسطے استقبال لشکر مجاہدین کے سوار ہوے اور ظاہر کیا
انہون نے اپنی آراستگی اور جماعت کو اور بلند اور ظاہر کیا نشانون کو پس نہین عرصہ گذرا تھا مگر اندک تا ایک لشکر
ظاہر ہوا لشکر اور گروہ سوار و پیادہ کا اسطرح حیثیت سے کہ ایک قوم کے پیچھے دوسری قوم اور ایک قبیلہ کے بعد دوسرا قبیلہ
اور سب سے آگے قبیلہ یمن سے قوم حمیر تھی زرہین اور خود پہنے اور کمانین عربی لٹکائے ہوے اور آگے انکے
ذوالکلاع الحمیری تھے عمامہ باندھے ہوے جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہنچے
سلام کیا حضرت صدیق رض کو اور ظاہر کیا تپاک اور نشان اپنے لشکر اور اپنی قوم کا اور اشعار عربی متضمن بہادری اور
لڑائی اپنی کے پڑھے پس حضرت صدیق رض کلام انکا سنکر ہنسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ یا علی کیا نہین سنا تھا
تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اقبلت حمير ومعها نساؤها تحمل اولادها
فابشروا بنصر الله للمسلمين على اهل الشرك اجمعين حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سچ ہے مینے بھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سنی ہے جیسا کہ تمنے سنا تھا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کی ہے کہ جب قوم حمیر مع لشکر اور لڑکے بالے مال و متاع اور چارپایون کے [illegible] آئی [illegible]

سوار پٹے باندھے ہوی آئے اور آگے اوس جماعت کے **قیس بن ہبیرۃ المرادی** سردار اونکی تھی جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے پتا اور نشان اپنی قوم اور مسکن کا دیا اور اشعار عربی متضمن بہادری اپنی قوم کی پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دعای خیر اونکو دی اور وہ آگے بڑھی مع اپنے لشکر کے پھر پیچھے اونکی قبائل طی دکھائی دیے اور آگے اوس جماعت کے **حابس بن سعید الطائی** سردار اونکی تھی پس جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچی حابس نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ارادہ اوترنے کا پشت گھوڑے سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اونکو اوترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ اور سلام کر کے شکریہ اونکی آنیکا بیان فرمایا پھر اوس قبیلے کے پیچھے قوم **ازد** کی بڑی بھاری جماعت آئی اور آگے اونکی **جندب بن عمرو الدوسی** تھی اور اس گروہ مین **ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ کمان و ترکش باندھی ہوی شامل تھی جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکو اس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمہارے آنیکا کیا سبب ہے تم تو لڑائی کے طریقے سے کمتر واقف ہو ابی ہریرہ نے کہا کہ میرے آنیکے دو سبب ہین ایک یہ کہ جہاد کی ثواب مین داخل ہون دوسرے یہ کہ ملک شام کی میوہ جات کھاؤن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اونکا سنکر ہنسے اور بعد ہنسی کے قوم **بنو عبس** آئی اور آگے اوسکے سردار اونکی **میسرہ بن مسروق عبسی** تھی اور اونکی پیچھے قوم کنانہ اور آگے اونکی **قثم بن اشیم الکنانی** تھی اور ان سب قبائل کی لڑکے بالے عورتین گھوڑے اونٹ وغیرہ اونکی ساتھ تھی پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوی اور شکر خدا کا ادا کیا پھر یہ سب قوم گرد مدینہ طیبہ کی ہر گروہ جدا جدا اوترے بعدہ جب لوگ کثرت سے جمع ہو گئی اور بسبب کم ملنے ضروریات کھانے اور دانے اور چارے کی لوگون کو تکلیف ہونی لگی سردار ہر قبیلہ نے یکجا ہو کر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ کی خدمت مین جا کر درخواست کرو کہ ہمکو بجانب ملک شام کے روانہ کرین کسواسطے کہ اس مقام مین بسبب کثرت جماعت کی تکلیف اور سختی ہوتی ہے پس وہ سب سردار بعد اس مشورے کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور سلام کر کے اونکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اس خیال سے کہ کون شخص اونمین کا جو جب قرارداد مشورے کی عرض حال کرتا ہے پس اونمین سے جسنے پہلے عرض حال کیا وہ **قیس بن ہبیرۃ المرادی** تھی اونہون نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے ہمکو ایک کام کا حکم دیا اور ہمنی بپاس اطاعت خدا و رسول کی اور بخواہش جہاد اوسکی قبول کرنے مین جلدی کی اور ہمارا لشکر پورا ہو گیا اور سب سامان درست ہے اور اس شہر مین بوجہ کم ملنے ضروریات کی ہمکو تکلیف اور تنگی ہوتی ہے اسواسطے کہ شہر تمہارا ایسا نہین ہے جسمین بقدر کثرت شتر اور اسپ کی جگہ ہوا اور نہین فراخی ہے اوترنے والی لشکر کو پس اگر ظاہر ہوا ہے تمکو کوئی سبب اوس امر مین جسکا تمنی قصد کیا تھا پس ہمکو حکم دیجیے کہ ہم اپنے شہرون کو پلٹ جاوین

اور اسیطرح ہر گروہ کی سردار نے عرض کیا پس جب سب کہہ چکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای اہل مکہ
اور ای آنے والے اور ملکون سے قسم ہی خدا کی کہ مین تمہاری سختی اور ایذا نہین چاہتا ہون اور یہ توقف میرا
روانگی مین صرف بانتظار یکجا اور پورے ہونے سب گروہون کے تھا بجواب اسکے سب سرداروں نے کہا
کہ اب ہم لوگون مین سے کوئی پیچھے باقی نہین رہگیا ہی آپ خدا کی برکت اور مدد پر نظر کرکے ہمکو روانہ مقام مقصود
کیجیے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اوسیوقت پاپیادہ اوٹھ کھڑے ہوئے
اور حضرت **عمر** اور حضرت **عثمان** اور حضرت **علی** رضی اللہ عنہم و سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور مثل اونکے
اور صحابہ قوم **اوس** اور **خزرج** سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوکر جس مقام مین لشکر مجاہدین کا
تھا وہان کو روانہ ہوے مسلمانان لشکر یہ خبر سنکر خوش ہوی اور تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اونکو پہاڑون نے
بسبب گونجنے اونکی آوازون اور اونکی کثرت کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وہان پہونچکر ایک اونچی جگہ مین کھڑے ہوے
اور مسلمانون کی لشکر کو ملاحظہ فرمایا اور دیکھا لوگون کو کہ بھر لیا ہی اونہون نے زمین کو پس چمکنے لگا چہرہ اونکا خوشی سے اور دعا مانگی
کہ ای اللہ میری صبر عطا کر ان لوگون کو اور مدد دی انکو اور نہ ڈال انکو انکے دشمنون کی ہاتھ مین پھر جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے
سب سے پہلی یزید بن ابی سفیان کو اپنے پاس بلایا اور اونکو ایک ہزار سوارون پر لشکر مسلمانون سے سردار مقرر کیا اور ایک نشان فوج
بناکر اونکو دیا پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکی بعد بلایا ایک شخص کو قوم بنی عامر سے جنکا نام ربیعہ بن عامر تھا اور وہ بڑی شہسوار اور بہادر ملک حجاز
مین مشہور تھے پس اونکو بھی ایک ہزار سوارون پر سب قسم کے لوگون سے سردار کیا اور ایک نشان فوج کا بناکر اونکے سپرد کیا
بعد اوسکے یزید بن ابی سفیان سے فرمایا کہ ربیعہ بن عامر سردار اشراف اور آبرودار ہین اور اونکی بہادری اور عقل و بزرگی
تمکو معلوم ہے سو مین نے اونکو تمہاری ساتھ اور تمکو اونپر امیر مقرر کیا تمکو چاہیے کہ اپنی لشکر کے آگے اونکو رکھو
اور اونکے مشورہ سے کام کرو اور انکی رای کے خلاف نکرو یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ ایسا کہ فرمانا آپکا مجکو بخوشی خاطر
منظور ہی پھر یہ دونون ہزار سوار مسلح اور تیار ہوی اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سوار ہوکر مع اپنی فوج
ہمراہی کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور رخصت ہوی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ پاپیادہ اونکی ساتھ چلے
تب یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو خدا کی غضب سے شرم معلوم ہوتی
کہ ہم سوار ہوکر چلین اور آپ پاپیادہ ہون یا آپ بھی سوار ہولین یا ہم سواری سے اوتر پڑین حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ مین سوار ہونگا اور نہ تمکو اوترنے دونگا اور مین اپنی اس چلنے کا اجر اللہ تعالے سے
امیدرکھتا ہون چنانچہ اوسی حال سے اونکی ساتھ ثنیۃ الوداع تک چلکر وہان ٹھہر گئے اور یزید بن ابی سفیان
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے اور کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمکو کچھ وصیت
فرماوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مضمون کی کلمات وصیت ارشاد فرمائی کہ جب وقت کوچ کرو تم مقام سے

ساتھیون کو تیزروی کی سختی نکرو اور نہ جدا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنی کام مین ساتھیون سے مشورہ لیا کرو
اور طریقہ عدالت اختیار کرو ظلم و جور سے دور رہو کسواسطے کہ ظالم کو رستگاری نہین ہوتی ہے ظالم دشمن پر فتحیاب
نہین ہوتا ہے اور اس آیت پر عمل کرو وَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ وَمَنْ
يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ
اور جب دشمن پر فتح پاؤ پس مارڈالو چھوٹے لڑکے اور نہ کم سن اور نہ بڈھے ضعیف کو اور نہ عورت کو اور نہ جاؤ
نزدیک درخت خرمے کے اور نہ جلاؤ کھیتون کو اور نہ کاٹو پھلتے ہوے درخت کو اور نہ کاٹو کونچین جانورون کی مگر
وہ جانور جنکا کھانا حلال ہے اور جو عہد و پیمان کفار سے کرو اوسمین بیوفائی نکرو اور صلح کو نہ توڑو اور قریب ہے کہ تمہارا
گذر ایسی قوم پر ہوگا جو اپنی عبادت خانون مین بیٹھ رہی ہین اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ مین بیٹھنا جانتی ہین حالانکہ
ایسا نہین ہے بلکہ یہ بات صرف اونکی خواہش اور پسندیدگی نفس سے ہے پس اونکی عبادت خانون کو نہ کھودو اور اون
لوگون کو قتل نکرو اور ایک قوم اور تمکو ملینگے کہ وہ کفار اور گروہ شیاطین اور بندۂ صلیبان ہین اور منڈائی ہین
وہ درمیان اپنے سرون کو کہ وہ مشابہ ہوے سر اونکے مشابہ گرفطا جانور کے ہین پس بلند کرو تم اونکے سرون پر تلوارین
اپنی یہان تک کہ اختیار کرین وہ لوگ دین اسلام یا ادا کرے جزیہ کو درانحالیکہ وہ ذلیل اور خوار ہون یہ وصیت فرما کر
حضرت صدیق نے کہا اب مین تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہون اور یزید بن ابی سفیان سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور
ربیعہ بن عامر سے بھی مصافحہ کیا اور فرمایا کہ اے ربیعہ ظاہر کرو تم شجاعت اور بزرگی اور دانش اپنی بمقابلہ قوم بنی اصفر
کی خدا تمکو تمہاری مراد کو پہونچا دے اور ہمکو تمکو بخشے راوی نے کہا ہے کہ بعد اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیان
اور ربیعہ بن عامر منزل مقصود کو روانہ ہوے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مع ہمراہیان اپنے بجانب مدینہ طیبہ
کے مراجعت فرمائی اور جب یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ سے بڑھ گئے چلنے مین جلدی کی ربیعہ بن عامر
نے کہا اوس سے کہ یہ شتابی وصی خلاف حکم اور وصیت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے یزید بن ابی سفیان
نے جواب دیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ ہمکو تمکو روانہ فرمایا ہے اوسیطرح عنقریب لشکر مسلمانون کو بھی پیچھے
ہمارے روانہ فرماوینگے سو میری تیزروی کا سبب یہ ہے کہ ہم پہلے سے ملک شام مین پہونچین پس شاید قبل پہونچنے
اور لشکر کے ہمکو فتح حاصل ہو اور اسوجہ سے ہم تین خصلتین حاصل کرین ایک خوشنودی خدا اور اوسکی رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے رضامندی ہمارے خلیفہ کی تیسرے لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالی نے
ربیعہ بن عامر نے کہا کہ بہتر جسطرح جی چاہے سو سب زور اور قوت اللہ برتر کے اختیار مین ہے پس روانہ ہوے وہ بجانب
وادی قری کے اس [illegible] کی براہ تبوک اور جابیہ بجانب دمشق پہونچین واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ جب یہ خبر بواسطہ بعض قوم عرب نصرانی کے جو مدینہ منورہ مین تھے ہرقل بادشاہ روم کو پہونچی ہرقل

سب اپنے ارکان دولت کو جمع کرکے کہا کہ ای قوم بنی اصفر جان لو تم اس بات کو کہ جب تک تم بموجب حکم انجیل دین کے
پابند احکام شریف کے تھے اور حدود خدا پر جیسا کہ انجیل میں ہیں قائم تھے تب تک جس بادشاہ نے ملک شام کا قصد کیا
تم اوس پر غالب ہوے چنانچہ کسری ابن ہرمز نے لشکر فارس کے ساتھ تم پر چڑھائی کی تھی اوسکو ہزیمت ہوئی اور ترک نے
تم پر غلبے کا قصد کیا تھا اونھوں نے شکست پائی اسیطرح قوم جرامقہ کو تمنے بھگا دیا مگر جب سے تمنے تغیر اور تبدیل احکام
دین میں کیا اور ظلم کو شعار اپنا کر لیا اور مجرم خدا ہوے تب سے بہ پاداش ان باتوں کے اللہ تعالی نے ایک ایسی قوم کو بھیجا
کہ زیادہ اوسے کوئی ضعیف نہ تھی اور کبھی ہمارے دلوں میں یہ خیال نہیں گذرتا تھا کہ وہ لوگ ہمسے ملک کیواسطے
جھگڑا کرینگے پس اونکو ملک کے قحط اور اونکی بھوک نے اونکو ہمارے ملک میں پہونچایا اور اونکے پیغمبر کے خلیفہ نے اونکو
ہماری طرف بھیجا ہے کہ ہمارا ملک چھینکر ہمکو نکالدیں پھر ہرقل نے سب مفصل حال روانگی لشکر اہل اسلام کا بیان کیا
بجواب اوسکے سب ارکان دولت نے کہا کہ ای بادشاہ تو ہمکو اونکے مقابلے میں روانہ کر کہ ہم اونکو ارادے سے باز رکھینگے
اور اونکے شہر میں جاکر اونکے کعبے کو کھود ڈالیں گے اور کسیکو اونمیں سے نہ چھوڑینگے **واقدی** رحمۃ اللہ نے **روایت**
کی ہے کہ جب ہرقل نے یہ کلام خوشی اور مستعدی اپنے ارباب دولت کا سنا آٹھ ہزار سوار بہادر اپنی افواج سے علیحدہ کیے
اور چار شخصوں کو اپنے مردان مبارزین سے اوس فوج پر سردار مقرر کیا **ایک** کا نام باطلیق **دوسرا** بھائی اوسکا کہ
نام اوسکا جرجیس تھا **تیسرا** حاکم شرطہ کا لوقا ابن شمعان **چوتھا** صلیبا حاکم غزہ اور عسقلان اور یہ چاروں شخص
شجاعت اور عقل میں ضرب المثل تھے پھر اون لوگوں نے زرہیں پہنیں اور اپنے ساز و سامان سے درست اور طیار ہوے
اور اونکے مہتر ترسایان نے اونکے واسطے نماز نصرت کی پڑھی اور دعای فتح مانگی کہ ای اللہ مدد دے اوس شخص کو جو ہم میں سے
حق پر ہو اور جو خوشبو کی چیز اونکی عبادتخانوں میں جلائی جاتی تھی اوسکی دھونی اون چار شخصوں پر دی اور معمودیہ کا
پانی اونپر چھڑکا پھر وہ سردار مع اپنی فوج کے روانہ ہوے اور راہ اوسکی آگے قوم عرب نصرانی تھی راہ بتلانے کیواسطے **واقدی**
رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ یزید ابن ابی سفیان مع اپنی فوج کے تین دن قبل پہونچنے لشکر روم کے بمقام تبوک داخل ہوئے
جب چوتھے روز جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبوک سے ارادہ کوچ کا کیا تھا کہ اوسیوقت لشکر روم کا داخل
پہونچا پس جب اوڑتی ہوئی گرد اونکے لشکر کی مسلمانوں نے دیکھی تب مسلمان ہوشیار ہو گئے اپنی جانوں پر اور یزید بن
ابی سفیان نے ایکہزار مسلمانوں کو اپنے لشکر سے پوشیدہ طور پر گھاٹی میں بٹھا دیا اور ربیعہ بن عامر کو اونپر سردار مقرر کیا
اور ایکہزار سوار سے آمادہ جنگ لشکر روم ہوے اور لڑنے کے واسطے صفیں ترتیب دیں اور مسلمانوں کو نصائح اور
ذکر نعمتہای خدا کا کیا اور کہا کہ جان لو تم لوگ ای گروہ کہ اللہ تعالی نے تمہارے لیے مدد کا وعدہ فرمایا ہے اور بہت الوف
فرشتوں کو بھیجکر تمہاری کمک کی ہے اور قرآن شریف میں کہا ہے كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ
وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الجنۃ تحت ظلال السیوف اور یہ لشکر تمہارا

جو ملک شام مین واسطے جہاد کے بمقابلہ قوم بنی اصفر کے داخل ہوا ہی اور تم یقین جانو کہ گویا اور لشکر مسلمانون کا پہونچکر
تم مین ملگیا ہی پس تم مسلمانون کے گمان کو اپنی نزدیک جانو اور احتیاط رکھو اس بات کی کہ دشمن تمہاری قتل مین امید کرین
اور مدد کرو تم اللہ کی اللہ تعالی تمہاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانون کو یہ نصایح کر رہی تھی کہ اوسی وقت
لشکر روم کا سامنی نمودار ہوا پس جب رومیون نی قلت لشکر مسلمانون کی دیکھی اور سمجھی کہ سوا اس جماعت کی اور کوئی
اونکی پیچھے نہین ہی ایک نی دوسرے سی اپنی زبان مین بآواز خشمگین کہا تم جانتے ہو ان لوگون کو جو تمہارا ملک
لینے کو آئی ہین اور پردہ دری تمہاری حرمت کی اور قتل تمہاری بادشاہونکا چاہتی ہین اور طلب نصرت کی کرو تم صلیب سے
کہ وہ مدد دیگی تمکو پھر یہ کہکر رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بہت دلیر
اور قلب ہوا اور سمجھی باراده لڑائی کی اونکی لشکر مین ملگئی اور لڑائی شروع ہوگئی اور غلبہ وہجوم کیا رومیون نی اوپر اور بوجہ
اپنی کثرت کی یہ جانا کہ یہ لوگ ہمارے قبضے مین آگئی کہ اسی حالت مین ربیعہ بن عامر اور ہزار سوار لشکر مسلمانون کی
کمین گاہ سی نکلی اور بآواز بلند تکبیر کہتی ہوئی اور درود پڑہتی ہوئی گھوڑے عربی دوڑا کر رومیون پر حملہ کیا جب
رومیون نی یہ حال دیکھا ہمتین اونکی ٹوٹ گئین اور اللہ تعالی نے اونکی دلون مین خوف مسلمانون کا ڈال دیا
پس وہ فوراً پیچھے پھرے اور ربیعہ بن عامر نے باطلیق سردار لشکر رومیون کو دیکھا کہ وہ اپنی ساتھیون پر لڑنیکی
تاکید اور ترغیب کرتا ہی یہ کیفیت دیکھکر ربیعہ بن عامر نے جانا کہ وہ رومیون کا سردار ہی پس حملہ کیا اوسپر اور اپنے
رستے سے اوسکی نیزہ مارا کہ اوسکے سینہ سے توڑ کر دوسرے جانب نکلا اور گر پڑا وہ بیہوش ہوکر زمین پر پس جب رومیون نے
یہ حال دیکھا بھاگ نکلے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالی نے فتح اور نصرت نازل فرمائی
واقدی رحمہ اللہ نی **روایت** کی ہی کہ اس لڑائی مین دو ہزار دو سو [۲۲۰۰] سوار رومی مارے گئی اور ایک سو بیس [۱۲۰] مسلمان
شہید ہوئی کہ اکثر اونمین سے قوم سکاسک سے تھی اور جب رومیون کو ہزیمت ہوئی جرجیس نی کہا اونسے کہ افسوس ہے تم پر
کہ اب کون منہ لیکر ہرقل بادشاہ کی سامنی جاؤنگا حالانکہ یہ شکست ہمکو ایک چھوٹے لشکر مسلمانون سے ہوئی کہ اونہون نے
دلیری کرکے زمین کو ہماری لاشون سی بھر دیا اور ہمارے بڑون کو قتل کیا پس مین نہ پھرونگا جب تک کہ بدلا اپنے
بھائی باطلیق کا نہ لونگا یا مین بھی اوسی سی جا ملونگا پس جب رومیون نی یہ کلام سنا بعضون نی بعض کی تعریف اور
اظہار رضامندی اور بعض کو ملامت کی اور باراده لڑائی کی پھری اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب ٹھہرے وہ اپنی
جگہون مین خیمے ٹھہرے گئی اونہون نی اور بواسطہ ایک شخص عرب نصرانی کی جسکا نام **قداح بن واثلہ** تھا
مسلمانون کی پاس کہلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ اپنے لشکر سی ہماری پاس بھیجین تاکہ ہم دریافت کرین
کہ وہ لوگ ہمسے کیا چاہتی ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب قداح بن واثلہ نی مسلمانون کی لشکر مین
آکر ادا ہی پیغام کیا تب ربیعہ بن عامر نے چاہا کہ رومیون کی لشکر مین جاوین یزید بن ابی سفیان نی اون سے کہا کہ

تمہارے جانی مین مجھکو تمہارے واسطے اندیشہ ہی کیونکہ کل تمنے ایک بڑے شخص کو اونکی قوم سے قتل کیا ہی ربیعہ بن عامر نے
یہ آیت پڑھی قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ مَوْلٰنَا اور کہا کہ مین تمسے اور سب مسلمانون سے یہ وصیت
کیے جاتا ہون کہ تمہاری نگاہ اور ہمت میری طرف مصروف رہے کہ اگر رومی میرے ساتھ بیوفائی اور فریب کرین اور
اس وجہ سے مین اونپر حملہ کرون پس تم بھی اونپر حملہ کرو یہ کہکر ربیعہ بن عامر گھوڑے پر سوار ہوے اور مسلمانون سے
سلام علیکم کرکے بجانب لشکر دشمن کے روانہ ہوے جب قریب لشکر اور خیمے بادشاہ کے پہونچے قداح بن وائلہ نے
اونسے کہا کہ بادشاہ کے لشکر کی تعظیم کر گھوڑے سے اوتر ربیعہ بن عامر نے کہا کہ مجھسے تو یہ ممکن نہین ہی کہ عزت سے
ذلت اختیار کرون اور مین گھوڑا اپنا دوسرے کو نہ دونگا اور سوا دروازہ خیمے کے بیچ مین کہین نہ اوترونگا
اور اگر خلاف اسکے مجھسے چاہتے ہو تو مین ابھی پھرا جاتا ہون کس واسطے کہ ہمنے تمہارے پاس پیغام نہین بھیجا تھا
بلکہ تمہارا پیغام ہمارے پاس آیا تھا پس قداح نے یہ حال رومیون سے بیان کیا اونہون نے کہا کہ یہ مرد عربی اپنے کلام مین
راستگو ہی آنے دو اونکو جسطرح سے وہ چاہین پس ربیعہ بن عامر خیمے کے قریب پہونچکر گھوڑے سے اوترے اور گھوڑے کی
باگ اپنے ہاتھ مین لیے ہوے زمین پر بیٹھ گئے پس جرجیس نے اونسے کہا کہ اے برادر عربی باوجود اس بات کے کہ تم ضعیف ترین
اقوام تھے ہمارے نزدیک ہو اور یہ خیال ہرگز ہمارے دلون مین نتھا کہ تم ہمسے لڑوگے تم کس امر کے ہمسے خواہان ہو
ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ ہم صرف تمسے یہ چاہتے ہین کہ تم دین اسلام مین داخل ہو اور جو ہم کہتے ہین اور کرتے ہین
وہی تم بھی کہو کرو اور اگر یہ امر تمکو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیے مین بھی انکار ہو پس تلوار حکم ہی ہمارے تمہارے
بیچ مین جرجیس نے کہا کہ کیا قباحت اور کون چیز تمکو اس امر پر مانع ہی کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہمسے راہ و رسم
اور دوستی رکھو ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ بہ نسبت اہل فارس کے تم ہمارے ملک سے قریب ہو اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز
مین فرمایا ہی قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَۃً جرجیس نے پوچھا کہ کوئی کتاب بھی تمپر اوتری ہی
ربیعہ بن عامر نے کہا ہان جیسے انجیل تمہارے نبی پر اوتری ہی جرجیس نے کہا اچھا تمہارا [illegible] ہی کہ صلح کرو تم اپنی اور ہماری قوم کی
اس شرط پر کہ دیوین ہم ہر مرد کو تمہارے لشکر سے ایک ایک دینار اور ایک ایک وسق غلہ اور تمہارے لشکر کے سردار کو ایک سو دینار اور دس وسق
غلہ اور تمہارے خلیفہ کو ایک ہزار دینار اور ایک سو وسق غلہ اور ہمارے تمہارے اس بات کی لکھا پڑھی ہو جاے کہ نہ تم ہمسے لڑو
اور نہ ہم تمسے ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہو سکتی ہی ہمارا تمہارا معاملہ وہی ہی جو پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ
دین اسلام اختیار کرو یا جزیہ دو یا تلوار کا سامنا ہی جرجیس نے کہا کہ دین اسلام تو ہم کسیطرح قبول نہین کر سکتے ہین گو ہم
سب کے سب مارڈالے جاوین کس واسطے کہ اپنے دین کا بدل ہمکو کسیطرح نہین دکھائی دیتا ہی اور مرجانا تو ہم ادا جزیے سے
آسان اور سہل جانتے ہین اور لڑائی مین تو ہمسے زیادہ تم لوگ خواہشمند نہین ہو کہ ہمارے لشکر مین اولاد بطارقہ اور
عمالقہ اور لڑائی اور نیزہ اور تلوار کے لوگ ہین پھر جرجیس نے ایک دربان سے کہا کہ [illegible] اسوقت [illegible] سامنے حاضر

کہ اونسے امور دین کی گفتگو کرے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہرقل بادشاہ نے ایک بڑے دانا او معتبر سپاہی کو
جو اونکے دین اور شرع کے مسائل خوب جانتا تھا اس لشکر کے ساتھ بھیجا تھا سو وہ شخص جرجیس کے سامنے آکر بیٹھا اور جرجیس نے
اوس سے کہا کہ اے باپ ہمارے دریافت کر تو ہمارے لیے اس مرد سے حالات اونکے دین اور شرع کو پس سقیل نے ربیعہ ابن عامر سے کہا کہ
ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ اللہ تعالی ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کریگا اور علامت اونکی نبوت کی یہ ہوگی کہ اللہ تعالی
اونکو آسمان پر بلاویگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہین ربیعہ بن عامر نے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی
چنانچہ خود اللہ تعالی قرآن مجید مین اوسکی خبر دیتا ہے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ
الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ پھر اوس شخص نے کہا کہ ہماری کتابون مین مذکور ہے کہ خدا اونکی امت پر ایک مہینے کا
روزہ فرض کریگا ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالی نے روزہ فرض کیا ہے اور اپنی کتاب مین یہ فرمایا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي
أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ اور دوسری جگہ فرمایا ہے كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
پھر اوسنے کہا کہ ہماری کتب مین یہ بات لکھی ہے کہ اونکی امت سے جو کوئی ایک نیکی کریگا اوسکے لیے دس نیکیان لکھی جائینگی اور جو کوئی ایک برائی کریگا
اوسکے لیے ایک ہی برائی لکھی جاویگی ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا
وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا پھر اوسنے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ اللہ تعالی اونکی امت کو حکم کریگا کہ
اوسپر درود بھیجا کرین ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ
عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہ بن عامر کے سنکر
متعجب ہوا اور سرداران روم سے اوسنے کہا کہ حق انہین قوم کے ساتھ ہے پھر بعد اس گفتگو کے ایک دربان نے جرجیس سے کہا کہ
یہ وہی عرب بدو ہے جسنے تیرے بھائی بالالیق کو مار ڈالا ہے پس جب جرجیس نے یہ کلام سنا لال ہوگئین آنکھین اوسکی غصے
سے اور چاہا اوسنے ربیعہ بن عامر پر حملہ کرے مگر ربیعہ بن عامر اس حالت کو دیکھکر مثل بجلی کے فوراً اپنی جگہ سے اوٹھ کھڑے ہوے
اور دست بقبضہ شمشیر ہوگئے اور جلدی کی جرجیس پر اپنی تلوار کا وار سے پس ڈال دیا اوسکو زمین پر بیہوش اور مردہ اور
دوڑے بطارقہ اور اونپر حملہ کیا تب ربیعہ بن عامر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آمادہ مقابلہ ہوے اور حملہ کیا رومیون پر اور دیکھا
یزید بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانون نے سامنے سے اس حال کو پس کہا اونھون نے مسلمانون سے کہ دشمنان خدا نے صحابی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ربیعہ بن عامر کے ساتھ بیوفائی اور فریب کیا پس چلو اور لو تم اونکو جانے نپاوین پس
حملہ کیا مسلمانون نے اور ملگئے دونون لشکر ایکجا اور خوب مضبوطی سے رومی لڑے تھے کہ اوسی حالت مین ایک لشکر مسلمانون کا
بسرداری شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دکھائی دیا اور جب اوس لشکر کے مسلمانون نے
اپنے بھائیون مسلمانون کو رومیون سے لڑتے دیکھا حملہ کیا اونھون نے رومیون پر اور گھیر لیا اونکو اور خوب
تیغ زنی کی اونکے سرون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اوس آٹھ ہزار جماعت

رومیون سی ایک شخص بہی زندہ نہ بچا کہ اہل عرب نے لے لیا تھا اونکو گھوڑے سے دوڑا کر سب دو ہو گئی بادشاہ کی تبوک سے اور
سب مال و اسباب اونکا مسلمانون کے قبضے مین آگیا پھر ہمراہیان یزید بن ابی سفیان نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ
اور اونکے ساتھیون سے ملاقات کی اور سب ایک جگہ اوتری اور شرحبیل بن حسنہ نے سب مال لوٹ کا یکجا کرکے یزید
بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سے مشورہ کیا سو اون دونون سردارون نے یہ کہا کہ مناسب ہے کہ سب مال جو ہمنے
ہاتہ لگا ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین بھیجا جاوے تا کہ مسلمان اوسکو دیکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین
پس اس رای کو سبھون نے پسند کیا اور سب مال اسباب سوای ہتھیارون اور سامان جنگ کیواسطے تقویت مسلمانون کی
بہمراہی شداد بن اوس اور پانچون سوار کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور مسلمانون نے بانتظار آنے اور لشکر کے
بمقام تبوک قیام کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب شداد بن اوس وہ سب مال و اسباب
لیکر مدینہ منورہ مین پہونچے اور وہان کے مسلمانون نے اوسکو دیکھا بڑی خوشی سے آوازین لا الہ الا اللہ و
اللہ اکبر کی بلند کین کہ شور اونکی آوازون کا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے کانون تک پہونچا پس اوسکے
سبب اوسکا استفسار فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ شداد بن اوس مال اسباب کو جو رومیون سے جہاد مین
ملا ہے لیکر آئے ہین ابہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اوسی وقت شداد بن اوس مع ہمراہیان اپنے آ پہونچے اور سواریون سے
اوترکر مسجد شریف نبوی مین علی ساکنہا الف التحیۃ والثناء داخل ہوے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھین پھر پیغمبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور سلام کرکے
مبارکباد فتح کی دی اور تمام سرگذشت لڑائی رومیون کی بیان کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سجدہ شکر اللہ تعالی
جل شانہ کا ادا کیا اور اس معاملے کو شگون نیک فتح اہل اسلام کا تصور فرمایا اور اوس مال و اسباب سے دوسرا لشکر
مسلمانون کا آراستہ کیا اور ایک خط بطلب اہل مکہ بعد اسکے واسطے جہاد کے لکھا و ہو ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر عبد اللہ عتیق ابن ابی قحافة الی المسلمین من اہل مکة وحولہا سلام
علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد
فانی قد استنفرت من قبل المسلمین الی جہاد عدوہم وفتح بلاد الشام وقد کتبت الیکم
لتسرعوا الی ما امر ربکم سبحانہ وتعالی حیث یقول انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم
وانفسکم فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون وہذہ الآیة نزلت فیکم وانتم
احق بہا واولی من صدق بہا وقام بحکمہا فمن نصر دین اللہ فاللہ ینصرہ ومن بخل بنفسہ
عن ذلک استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید ٥ سارعوا الی جنة عالیة قطوفہا دانیة
اعدہا اللہ للمجاہدین والمہاجرین والانصار ومن اتبع سبیلہم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ٥

اور اس نامی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کرکے عبداللہ بن حذافہ کو حوالہ کیا پس عبداللہ وہ نامہ لیکر
روانہ ہوئے اور مکہ معظمہ مین پہونچکر اہل مکہ کو آواز دی جب اہل مکہ یکجا ہوئے عبداللہ بن حذافہ نے وہ خط پڑھکر
اون لوگون کو سنایا پس سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قبول کی ہمنے دعوت
اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سچا جانا ہمنے قول اونکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے
کہا قسم ہے خدا کی کہ نہ باز رہینگے ہم مدد دینے دین خدا سے اور کب تک راہ دیکھین اور باز رکھینگے ہم اپنی جانون کو
اون لوگون سے جنھون نے سبقت کی ہم پر لڑائیون مین اور بہ تحقیق پہونچا مطلب کو وہ شخص جسنے سبقت کی کہ اگر
پیچھے رہے ہم سبقت کرنیوالون سے پس شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والون مین لکھے جائین پس روانہ ہوئے عکرمہ بن
ابی جہل ساتھ چودہ سو آدمی اپنی قوم کے بنی مخزوم سے اور روانہ ہوئے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیون کی قوم عامر
اور حارث بن ہشام بھی اونکے ساتھ ہوئے اور دیگر اہل مکہ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانچ سو تھی
اور اسیطرح حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اوس قوم کے بھی چار سو
آدمی بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوئے **واقدی** رحمہ اللہ نے عبداللہ ابن سعید اور اونھون نے ابی عامر ہوازنی
سے **روایت** کی ہے کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف مین تھے جسوقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا
ہمارے پاس پہونچا پس اوس خط کے پڑھتے ہی چار سو آدمی قوم ہوازن و ثقیف سے چلکر راستے مین اہل مکہ سے ملاقی ہوے
کہ ہم وہ سب ملکر نو سو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم مین کا یہی کہتا تھا کہ ہم مین سے ہر ایک شخص نو سو سوار رومی کا مقابلہ
کرسکتا ہے پس ہم سب بالاتفاق مدینہ منورہ مین پہونچکر بمقام بقیع اوترے جب یہ حال حضرت صدیق کو معلوم ہوا
حضرت صدیق نے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے بھائیون کے پاس روانہ ہو تم یعنی جس مقام مین شرحبیل بن حسنہ اور
یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر ہین پس روانہ ہوئے ہم لوگ جرف کو اور وہان بیس روز قیام کیا اور مسلمان آکر
ہم مین ملتے جاتے تھے شداد بن اوس نے کہ اوس جماعت مین تھے **روایت** کی ہے کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
مع جماعت مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پس حمد و تعریف بیان کی اللہ تعالی کی پھر کہا
کہ اے لوگو اللہ تعالی نے مسلمانون پر فرض کیا ہے جہاد کو اور ثواب اوسکا بڑا ہے اللہ تعالی کے نزدیک پس اچھی کرو تم اپنی ارادے
اور نیتون کو تاکہ بڑھ جاوین نیکیان تمہاری اور جلدی چلو اے بندگان خدا بجانب عمل کرنے فرض اپنے پروردگار اور
سنت اپنے نبی کی اور نہین ہے یہ کام مگر ایک دو نیکیون کا یا فتح یا شہادت پس جو شخص شہید ہوگا تم مین سے جا ملیگا گذرے ہوے
لوگون مین اور جو پھر جائیگا تم مین سے پس اجر اور خیر دینا اوسکا اللہ تعالی کے ذمے ہے اور چار سو مسلمان قوم حضر موت کے پھر آئے
اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نامہ اصید بن سلمہ کلابی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور واسطے جہاد کے قوم
اونکو بلایا تھا پس جبکہ پہونچا [illegible] ابن سفیان بن عوف کلابی نے بطور خطبہ پڑھنے کے قوم کلاب سے کہا کہ اے قوم بنی کلاب

پرہیزگاری اختیار کرو اور روانہ ہو تم بجانب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدد دو دین محمدی کی کہ روایت ہے ایک شخص پیر
نے قوم بنی کلاب سے جو بارہا ملک شام میں گیا تھا کہا کہ اے ضحاک تم ہمکو ایسی قوم سے لڑنیکو کہتے ہو جنکے واسطے عزت اور قوت
اور لشکر اور گھوڑے بیشمار ہیں اور اہل عرب طاقت انکے مقابلے کی نہیں رکھتے ہیں کہ یہ لوگ بھوکے ضعیف جماعت کے تھوڑے ہیں ضحاک نے کہا
کہ جو فتح اور نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئی تھی وہ بسبب گنتی لوگوں اور ہتھیار کے نہ تھی بلکہ وہ نصرت اظہار دین خدا کے واسطے
تھی جس دین پر اللہ نے انکو بھیجا تھا چنانچہ ہنگام غزوہ بدر کے ہمکو تین سو تیرہ آدمی ہمراہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تھے اور قریش کے پاس لشکر اور ہتھیار سے بہت کچھ سامان تھا اور ہمیشہ فتح و نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی اوس وقت تک کہ
اس عالم سے انتقال فرمایا اور جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے اوس وقت تمنے دیکھا ہے اون لوگوں کو
جو بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام سے پھر گئے تھے کیونکر تباہ اور سے انکو مغلوب کیا اور کوئی تعریف تمہارے
خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مسلمانوں کی نزدیک نہ ہوگی جب تک کہ تم مسلمانوں کی کمک نہ کرو گے جیسا کہ قوم حمیر اور قوم طے نے کیا ہے
پس میں اللہ تعالیٰ کی قسم تمکو دیتا ہوں کہ تیار ہو کر ملاؤ تم اپنی قوم کو درمیان اہل عرب کے حالانکہ اہل عرب میں اونسے زیادہ عزت گھوڑے ہتھیار میں تم سے
زیادہ ہو پس اللہ سے ڈرو اور حکم خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مان لو راوی نے کہا ہے کہ جب قوم بنی کلاب
نے یہ گفتگو ضحاک کی سنی کھل گئیں آنکھیں انکی اور جوانمردی کی اور مستعد ہوئے واسطے چلنیکے پس سوار ہوے اونٹوں پر
اور کوتل کر لیا عربی گھوڑوں کو اور آئے میدان مدینہ منورہ زادہا اللہ تعظیما وتشریفا میں تا چمکتا ہتھیار ہاتھوں میں اور گھوڑوں پر
سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ میں پہونچکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حضرت صدیق اونکے آنے سے خوش ہوے
اور ایک نشان فوج اوس جماعت کے واسطے بنا کر سپرد ضحاک بن سفیان کیا اور انکو حکم دیا کہ لشکر اسلام میں جاملو اور
ضحاک نے بہت گھوڑے اور اونٹ اپنے ساتھ لاکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور میں پیش کئے اس خواہش سے نذر کیے تھے کہ جہاد روم میں
وہ کام آویں راوی نے کہا ہے کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑے ہر رنگ سرخ و سفید دیکھے بہت خوش ہوئے
اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے حُبّبَ الدنیا مُجَلَّلَۃٌ طَلِیقَۃٌ راوی نے
بیان کیا ہے کہ اس لشکر کے جمع ہونیکا شور ہو گیا اور اولاد مہاجرین و انصار کے بھی لوگ آ کر اس لشکر میں
شریک ہوئے اور بمقام جرف پورا ہوا لشکر اور حضرت صدیق نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اس تمام لشکر پر امین الامۃ
ابو عبیدہ بن الجراح کو سردار مقرر فرماویں اور کسی اور شخص کو اس لشکر کے طلیعہ پر امیر مقرر کریں سو یہ امر سعید بن خالد
بن سعید بن العاص کے واسطے جو جوان بزرگ تھے تجویز کیا اس وجہ سے کہ سعید نے حضرت صدیق سے کہا تھا کہ اے خلیفۂ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ نے ارادہ اس امر کا کیا تھا کہ لشکر کا ایک امیر طلیعہ پر اور امیروں کے
میرے باپ کو مقرر فرماویں تب مسلمانوں نے اس معاملے میں آپس میں گفتگو کی تھی پس آپ نے انکو معزول
فرمایا اور حال یہ ہے کہ میرے باپ نے اپنے نفس کو راہ خدا میں وقف کیا تھا اور میں نے بھی اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں

قید کیا ہو اور ہیت آپکی دعوت اور بیعت کا قبول کر لیا ہوں پس اگر آپ مجکو امیر طلیعہ اس لشکر کا مقرر فرماوین تو اللہ تعالیٰ سے لڑائی مین مجکو عاجز نہ دیکھی گا راوی نے کہا ہی کہ سعید اپنے باپ سے زیادہ بزرگ عقل اور ہوشیار تھا پس حضرت صدیقؓ نے اونکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج اونکی واسطے بنا کر اونکو دیا اور دو ہزار سوار عرب پر اونکو امیر کیا **واقدیؒ** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب حال گفتگو سعیدؓ بن خالد کا اور خواہش اونکی درباب امارت لشکر اور مقرر ہونا اونکا اس کام پر سنا تو یہ امر اونکو اچھا نہ معلوم ہوا اور حضرت صدیقؓ کے پاس آئے اور کہا کہ ای خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نشان تمنے سعید بن خالد کو واسطے بنایا ہی اور اونکو اوس شخص پر جو اونسے بہتر ہی ترجیح دی ہی اور جو گفتگو سعید بن خالد نے بوقت بنانے نشان کے تمسے کی وہ سب مین نے سنی ہی سو مین بقسم بخدا کہتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ سعید نے اوس قول سے یعنی یہ کہ مسلمانون نے اونکے باپ کی مقدمہ مین گفتگو کی سوای میرے اور کسیکو مراد نہین لیا ہی حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے اونکے باپکے مقدمہ مین کوئی کلام نہین کیا اور نہ مجکو اون سے دشمنی ہی پس جب حضرت صدیقؓ نے یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سنا بہت گران گذرا اور نیز دو وجہون سے ایک معزول کرنا سعید بن خالد کا دوسرے عمل کرنا خلاف رای حضرت عمرؓ کے کسواسطے کہ وہ حضرت عمرؓ کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمرؓ ہوا خواہ مسلمانون کے تھے اور اونکو ایک قرب و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس اوٹھہ کھڑے ہوے حضرت صدیقؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاکر یہ حال بیان کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپکو معلوم ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اصلاح اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہی اور اونکو کسی مسلمان کے ساتھ دل مین دشمنی نہین ہے پس حضرت صدیق نے قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کرکے ابی اروی الدوسی کو سعید بن خالد کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے نشان کو میرے پاس پھیر بھیجو جب یہ پیغام بمقام جرف سعید بن خالد کو پہنچا نشان مطلوبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پھیر بھیجا اور کہا قسم ہی خدا کی مین کافرون کے ساتھ لڑونگا تحت نشان ابی بکر صدیق کے جس جگہ ہوا اور جسکے ہاتھ مین ہو کیونکہ مین اپنے نفس کو واسطے اللہ تعالیٰ کی راہ مین قید کر چکا ہون **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس فکر مین تھے کہ کس شخص کو امیر طلیعہ لشکر ابی عبیدہ بن الجراح کا کرنا چاہیے کہ اس اثنا مین سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حرث بن ہشام آئے اور یہ لوگ ہتھیار بند اور خواہشمند اس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اونکے واسطے نشان سرداری فوج کا بنا دین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اون لوگون کو دیکھکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس امر کا مشورہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنیکا نہین ہی پس حرث بن ہشام نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم قبل اسلام ہمارے واسطے شمشیر بران تھے اب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو تمکو ہدایت اسلام کی کی سو ہم کچہ پاس قرابت تم مین نہین دیکھتے

حال آنکہ اللہ تعالیٰ نے پاسداری قرابت کا حکم کیا ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس امر مین اونہین کو
مقدم گردانتا ہون جو پہلے ایمان لائے ہین سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر تمہاری یہی رای ہے کہ سابقین کو مقدم
گردانو تو قسم ہی خدا کی کہ ہم نافرمانی نہ کرینگے اور جو خرچ ہمنے بایام جاہلیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی
مین کیا ہی اوسکا دو چند ہم راہ خدا مین خرچ کرینگے اور جسقدر مدت کہ ہم بمقابلہ لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ٹھہرے ہین اوسکے دو حصے اب بمقابلہ دشمنان خدا لڑینگے اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ ای لوگو مین خدا کو
اس بات پر گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنا نفس اور اپنے ساتھیون کے نفوس کو اور انہی مال کو راہ خدا مین قید کیا ہی
اور ہم کبھی جہاد سے نہ پھرینگے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کلام اونکا سنکر یہ دعا مانگی اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُمْ
اَفْضَلَ مَا يُؤَمِّلُوْنَ وَاجْزِهِمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص
بن وائل السہمی کو اپنے سامنے بلایا اور ایک نشان فوج اونکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین نے تمکو اس لشکر یعنی
اہل مکہ معظمہ اور ثقیف و طائف و ہوازن و بنی کلاب کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب مین فلسطین کے
اور ابی عبیدہ بن الجراح کی کمک کرو تم اگر وہ اوسکے خواہان ہون تم سے اور کوئی کام بدون اونکی صلاح
اور مشورے کے نکرنا پس روانہ ہو تم برکت دی خدا تم مین اور تمہارے ساتھیون مین پس عمرو بن العاص
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تم کو میری شدت اور سختی دشمنان دین پر اور صبر میرا جہاد مین
معلوم ہی سو تم خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے واسطے سفارش اس امر کی کرو کہ مجھکو ابو عبیدہ
بن الجراح پر سردار مقرر کرین اور میرا قرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمنے دیکھا ہی اور مین خدا سے امید
رکھتا ہون کہ میرے ہاتھون سے بلاد شام فتح اور دشمنان دین ہلاک ہون حضرت عمر رض نے کہا جو تمنے یہ اپنے حالات کا
ذکر کیا مین اوسمین کچھ تکذیب اور کلام نہین کرتا ہون لیکن مین اس امر مین خوش نہونگا کہ تم ابو عبیدہ بن الجراح رض
امیر مقرر ہو کہ میرے نزدیک ابو عبیدہ رض کا مرتبہ تمہارے مرتبے سے بڑھکر ہی اور وہ سابق الایمان ہین اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکی حق مین ارشاد فرمایا ہی اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر مین ابو عبیدہ
امیر مقرر کیا جاؤن تو یہ امر باعث کمی اونکی مرتبے کا نہین ہو سکتا ہی حضرت عمر رض نے کہا افسوس ہی تیرا ای عمرو اس بات کا
کہ بیان تمہارا تو دلیل ہی اس امر کی کہ اس درخواست سے غرض تمہاری صرف حصول مرتبہ اور بزرگی دنیا ہی سو ڈرو ای عمرو
خدا سے اور نہ طلب کرو تم کچھ سوا بزرگی آخرت کی عمرو بن العاص نے کہا کہ درحقیقت بات تو یہی ہی جو تمنے کہا پھر لشکر اس گفتگو کے
عمرو بن العاص آمادہ بر روانگی ہوے اور اہل مکہ اور بنو کلاب و ہوازن و ثقیف وغیرہ سے اونکے ساتھ ہوے اور مہاجرین
اور انصار واسطے ہمراہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گئے اور عمرو بن العاص نے اپنے ہمراہی لشکر کا سعید بن
خالد کو مقدمۃ الجیش کیا ابو الدردا نے بیان کیا ہی کہ مین عمرو بن العاص کے لشکر مین تھا پس سنا تھا مین نے

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو عمرو بن العاص کو بوقت رخصت کے وصیت فرمائی تھی اور خلاصہ یہ ہی کہ ڈرتے رہو تم
اللہ تعالی سے ہر حال چھپے ہوے اور ظاہر مین اور شرم رکھو اللہ تعالی سے بحالت تنہائی مین کہ وہ تمہارے کام کو دیکھتا ہی اور
یہ تو تم جان چکے ہو کہ تمسے بہتر اور باعزت لوگون پر مین نے تمکو سردار کیا ہی اور کام آخرت کا کرو اور اللہ کو اپنے کام سے
راضی رکھو اور اپنے ساتھیون پر مثل باپ کے شفقت کرو اور چلنے مین شتابی نکرو اور ساتھیون کی خبر گیران رہو کہ اون مین
ضعیف لوگ بھی ہین اور تمکو بہت دور جانا ہی قال اللہ تعالی ناصر دینہ لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ۝
اور جب تم مع اپنے اس لشکر کے روانہ ہو تو اوس راہ کو بچاؤ جس راہ مین یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر اور شرحبیل
بن حسنہ گئے ہین بلکہ براہ ایلہ جاؤ کہ اوس راہ سے ارض فلسطین کو پہونچ جاؤ گے اور لوگ خبر رسان اور جاسوس مقرر کرکے
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجکر اونکا حال دریافت کرو پس اگر سنو کہ وہ اپنے دشمن پر غالب ہین تو تم اون دشمنون سے
جو ارض فلسطین مین ہین لڑو اور اگر اونکو تمسے کمک کی خواہش ہو تو لشکر کو کمک کے واسطے ایک کے پیچھے دوسرا
بھیجتے جاؤ اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہشام بن حرث اور سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش اس لشکر کا کرو
اور جس کام کیواسطے مین نے تمکو مقرر کیا ہی اوسمین سستی اور کاہلی نکرو اور ڈرو تم کاہلی سے اور کثرت دشمنون کی
دیکھکر یہ نہ کہو کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایسی جگہ بھیجا ہی کہ ہم مقابلہ نہین کر سکتے کیونکہ تمنے
بہت جگہ کثرت کفار اور قلت مسلمانون کی اپنی آنکھ سے دیکھی ہی اور معاملہ جنگ خیبر اور فتح مسلمانون کی بھی تمکو
معلوم ہی اور تمہارے ساتھ صحابہ مہاجرین اور انصار اہل بدر سے ہین سو اونکی پاسداری اور بزرگداشت وحفظ مراتب
اور حقوق اونکی کا کرنا اور اونپر کوئی دست درازی اپنی حکومت کی نکرنا اور اس بات کا غرور اپنے دل مین نہ لانا کہ مجھکو اونپر
اسوجہ سے سردار اونکا کیا ہی کہ مین اون سے بہتر ہون اور فریب نفس سے ڈرتے رہنا اور اپنے کو مثل ایک اپنے ہمراہیون کے سمجھنا
اور جسوقت جس امر کا قصد کرنا اوسمین اون لوگون سے مشورہ لے لینا اور نماز کا التزام رکھنا اور کوئی نماز بے اذان نہ پڑھنا
اور جب نماز کا وقت آوے اذان کہنا تا کہ تمہارے ساتھی سنین پھر ارادہ نماز کا کرنا پس جو کوئی ہمراہیون سے تمہارے ساتھ نماز
پڑھیگا اوسکے واسطے بہتر ہوگا اور جو اپنے قیامگاہ مین پڑھیگا اوسکو بھی اجر ہوگا اور تم خود اپنے ایلچیون کی بات چیت مین تامل
رہنا اور دشمنون سے نڈر نہ رہنا اور اپنے ساتھیون کو قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کرنا اور اونکی نگہبانی کے واسطے ساتھیون کو باری
سے مقرر کرنا پھر تم خود اسکے نگران رہنا اور رات کو اپنے ہمراہیون کے ساتھ زیادہ یکجائی اور نشست رکھنا اور جب کسی ہمراہی کو
بعوض کسی امر خلاف شرع کے عقوبت کرنا زیادہ شدت اوسمین نکرنا اور ہمراہ کو بھی بیچھوڑ دینا کہ زیادہ تر دلیری اوسکو ہو جاوے
اور جب تک ممکن ہو سکے ڈرسے نہ مارنا کیونکہ تم بیخوف نہین رہ سکتے ہو اوس شخص سے کہ جا ملے دشمنون مین اور کمک کرے اونکی تمہارے
اوپر اور نہ بر ملا کرنا کسیکے بھید کی بات کو اور اکتفا کرنا ظاہر اور کھلی ہوئی اونکی باتون پر اور اپنے کام مین کوشش کرتے رہنا
اور بوقت مقابلہ دشمن کے یاد اور تصدیق خدا کی کرنا اور کلام کرنے مین وصیت کو مقدم رکھنا اور اپنے ساتھیون پر حکم اس کا

کرنا کہ خیانت نکرین اور بحالت ثبوت خیانت کی سزا دینا اور وقت نصیحت کی کلام مختصر کہنا اور اصلاح رکھنا اپنی نفس کی تا کہ اصلاح پیر رہی رعیت تمہاری اور امام اور پیشوا انہین ہوتا ہی مگر وہ شخص جو اپنی فعل اور عمل مین بہ نسبت رعیت کی نزدیکی خدا کی ملحوظ رکھی اور مین نی سردار کیا ہی تمکو تمہارے ساتھیون اہل عرب پر پس ہر گروہ کی منزلت اور مرتبہ کو پہچانتے رہنا اور بہ نسبت اونکی مثل باپ کی مہربان رہنا اور کوچ کی وقت اپنی لشکر کی خبر گیری رکھنا اور کچھ لشکر بطور طلیعہ کی اپنی فوج کی آگی مقرر کرنا اور جس شخص سی راضی ہوا وسکو نگرانی کیواسطی پیچھے لشکر کی رکھنا اور دشمن کی مقابلہ مین صبر کرنا اور پیچھے نہ پھرنا کہ اسمین ضعف اور عاجزی تمہاری ثابت ہوگی اور با التزام رکھنا اپنی ساتھیون کو قرآن پڑھنی پر اور مذاکرہ امور زمانہ جاہلیت اور کفر سی اپنی ساتھیون کو باز رکھنا کہ ایسی باتون سی آپس کی دشمنی پیدا ہوتی ہی اور تازگی اور خوبی دنیا سی احتیاط رکھنا اوسوقت تک کہ جا ملو تم گذشتگان گرسنہ شکم سی اور اپنی تئین اون لوگون مین ملانا کہ جنکی مدح قرآن شریف مین مذکور ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ ابو درداء رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ جسوقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ وصیت عمرو بن العاص کو کر چکی تھی اوسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی اوس جگہ موجود تھی پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد خدا کی وصیت کرتا ہون مین تمکو اس بات کی کہ خدا سی ڈرتی رہو اور اوسکی راہ مین جہاد اور کفارون کو قتل کرو کہ اللہ مدد کرتا ہی اوس شخص کی جو مدد کرتا ہی اللہ کی پس روانہ ہوا لشکر مسلمانون کا جسکی تعداد نو ہزار تھی بسرداری عمرو بن العاص کی بارادہ فلسطین کی اور جب یہ لشکر ایک کنکری پر پہونچ گیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نی نشانہای فوج واسطی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی بنایا اور اونکو تمام لشکر مسلمانون پر سردار مقرر کیا اور حکم دیا کہ مع اپنی ہمراہیان کی بجانب زمین جابیہ روانہ ہون اور کہا کہ اے امین الامۃ جو وصیتین مین نے عمرو بن العاص کو کی ہین وہ تم سب سن چکی ہو اب مین تمکو رخصت کرتا ہون پس مع انسب مسلمان بجانب منزل مقصود کی کوچ کیا بعد رخصت کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نی خالد بن الولید المخزومی کو اپنی پاس بلایا اور سردار کیا اونکو قوم بنی لخم اور جذام پر اور ساتھ کیا اونکی لشکر رخصت کو جسکی تعداد نو سو سوارون کی تھی اور دیا خالد بن الولید کو نشان حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو سیاہ رنگ کا تھا اور یہ نو سو سوار وہ لوگ تھی جو اکثر لڑائیون مین سامنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑی تھی پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نی خالد بن الولید سی فرمایا کہ اے ابا سلیمان مین نے اس لشکر پر تمکو سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین ایلہ اور فارس کی اور مین اللہ تعالیٰ سی امید اس بات کی رکھتا ہون کہ فتح کریگا اللہ تعالیٰ اوس ملک کو تمہاری ہاتھ سی اور مدد دیوی تمکو پس روانہ ہوی خالد بن الولید بجانب ملک عراق کی روکیم بن عامر نی بیان کیا ہی کہ تھا مین اوس لشکر مین جسکو حضرت صدیق نی عمرو بن العاص کی ساتھ بجانب ایلہ اور فلسطین کی بھیجا تھا اور جب نشان عمرو بن العاص کی سعید بن خالد کی سپرد کیا مین نی اونکو نشان کو سنبھالتی دیکھا اپنی

اور اشعار رجز پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر
مسلمانون کو بجانب ملک شام و عراق روانہ کر کے مدینہ طیبہ مین واپس تشریف لائے اور وہ اللہ تعالی سے دعا فتح و نصرت کی
مسلمانون کے واسطے مانگتے تھے اور اوسوقت حضرت صدیق کے دل مین مسلمانون کے واسطے ایک قلق اور غم پیدا ہوا کہ آثار اوسکے
اونکے چہرے سے نمایان تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ قلق کس امر کا ہے تمکو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ مجھکو مسلمانون کیواسطے قلق ہے اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالی مسلمانون کو اونکے دشمنون پر
غالب کرے اور ایسا نکرے کہ مسلمانون کو کسی مقابلہ لڑائی اور جہاد مین مجھکو غم لاحق ہووے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ قسم ہے خدا کی مجھکو کبھی کسی لشکر مسلمانون کی روانگی کا ایسا سرور نہین ہوا جیسا کہ اس لشکر کی روانگی مین بجانب ملک
شام کے مین خوش ہوا اور یہ سرور میرا اسوجہ سے ہے کہ اللہ تعالی نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے وعدہ فتح ملک شام کا
فرمایا ہے اور اللہ کا وعدہ خلاف نہین ہوتا ہے حضرت صدیق نے کہا سچ ہے اور مین جانتا ہون کہ قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا درباب فتح ملک شام کے راست ہے اوسمین کچھ خلاف نہین ہے اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب ہونگے
لیکن ہم نہین جانتے ہین کہ یہ امر کسوقت مین واقع ہوگا آیا اسی لشکر کے ہاتھ سے ہوگا یا اور دوسرے لشکر کے ہاتھ سے حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہے ولیکن خدا سے گمان نیک رکھنا چاہیے راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی شب کو حضرت
صدیق نے یہ خواب دیکھا کہ عمرو بن العاص اور اونکے ساتھی مسلمان ایک تنگ و دشوار گذار مین پہونچے ہین اور کام اونپر سخت
ہوگیا ہے پھر عمرو بن العاص نے چاہا کہ اوس تنگ و دشوار اور تنگ سے نجات پاوین پس حملہ کیا اونھون نے سواری آپ
اوسمین اور ساتھیون نے بھی بیعت اونکی کی یہانتک کہ پہونچ گئے وہ ایک زمین سبز اور سیراب مین اور اوترے وہان اور راحت
حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اس خواب کے دیکھنے سے سرور حاصل ہوا اور اس خواب کو لوگون سے بیان کیا حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ مسلمانون کو فتح حاصل ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پہلے عمرو بن العاص اور اونکے
ساتھی لوگون کو جنگ مشرکین سے مشقت شدید اوٹھانی پڑیگی پھر اوس مشقت سے نجات حاصل ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہمیشہ معمول تھا کہ عوام الناس ملک شام کے گیہون جو روغن زیت
منقی انجیر وغیرہ علاوہ چیزین مدینہ منورہ مین لاکر بیچتے تھے پس جس زمانے مین کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سامان روانگی
لشکر کا کر رہے تھے اور عمرو بن العاص کو مامور بروانگی جانب ارض ایلہ اور فلسطین کے کیا تھا اوسوقت بھی یہ لوگ بسبب
تجارت آئے تھے اور سب معاملہ دیکھا سنا تھا سو اون لوگون نے یہ خبر و نیز حال مارے جانے مشرکین کا بمقام تبوک کے ہرقل بادشاہ روم کو
پہونچایا پس ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت اور سرداران جنگجو اور بہتران [illegible] کو اکٹھا کر کے اس حال سے مطلع کیا اور کہا کہ
سنو اور آگاہ ہو تم کہ یہ معاملہ وہی ہے جسکی خبر مدت سے مین تمکو دیتا ہون اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اس میرے تختگاہ تک مالک ہوجاینگے سو وقت اسکا قریب پہونچا ہے اور ساتھی تمہارے بمقام تبوک مارے گئے

اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر مسلمانون کا تمہاری طرف روانہ کیا ہے کہ اوسکو تم اپنے پاس سے ہٹا ہی سکو
پس مناسب ہے کہ خودداری کرو تم اور اپنے دین اور شرع اور لڑکے بالے اور مال کیواسطے اونسے لڑو اور اگر اس باب مین
سستی اور کاہلی کروگے تو ملک اور مال تمہارا سب اونکی ملکیت مین آجاویگا پس وہ سب یہ کلام ہرقل کا سنکر اپنے ساتھیون کے
جو بمقام تبوک مارے گئے تھے رونے لگے ہرقل نے کہا کہ رونا چھوڑو کہ یہ کام عورتونکا ہے اور جاکر تم سب بمقام اجنادین جمع ہو
ہرقل کو وزیر نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس خبر کو جسکو تم نے بیان کیا ہے ہم اونکی زبان سے سنین پس ہرقل نے اونہین سے
ایک شخص عرب نصرانی کو قوم لخم سے اپنے سامنے بلوایا اور اوس سے پوچھا کہ تجکو مدینہ منورہ چھوڑے ہوے کتنے دن گذرے ہین
اوسنے کہا کہ پچیس ۲۵ روز گذرے ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ مسلمانون کا سردار کون ہے اوسنے کہا ایک شخص ہین جنکا نام ابوبکر ہے اور
اونھون نے اپنا لشکر تمہارے ملک کو روانہ کیا ہے اور مین نے دیکھا ہے کہ وہ لوگ بڑے مستعد اور مضبوط ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ تونے
ابوبکر کو دیکھا ہے اوسنے کہا کہ ہان مین نے دیکھا ہے اور ابوبکر نے مجھسے ایک چادر چار درم کو مول لیکر اپنے شانون پر ڈالی تھی
اور دیکھا مین نے اونکو مثل اور سب مسلمانون کے بیدون فرق کے کہ صرف دو کپڑے پہنے ہوے بازارون مین پھرتے ہین اور نگرانی
خلائق کی کرتے ہین اور حق کم زور کا زور آور سے دلاتے ہین اور معاملہ حق مین اونکے نزدیک کم زور اور زور آور برابر ہین پھر ہرقل نے
کہا کہ اونکا حلیہ بیان کر اوسنے کہا کہ قد اونکا لانبا ہے رنگ گندم گون ہے دونون رخسارے ہلکے اور پتلے ہین اور خوش زبان اور
بیان ہین دانت بہت اچھے ہین پس ہرقل یہ سنکر ہنسا اور کہا کہ وہی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور ہمنے
اپنی کتب مین یہ لکھا دیکھا ہے کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے وہی کام دین کا کرینگے اور ہمکو یہ بھی اپنی کتابون سے
معلوم ہوا ہے کہ اونکے بعد ایک اور شخص سیاہ چشم دراز قد گندم رنگ حملہ آور مثل شیر کے جنکے ہاتھون سے ہلاکی اور جلاء وطنی دشمنان
دین ہوگی اس کام کو کرینگے پس اوس عرب نصرانی نے کہا کہ اوس شخص کو بھی جسکی صفت تمنے بیان کی مین نے دیکھا ہے
ابوبکر کے ساتھ کہ اونسے کبھی جدا نہین ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ ٹھیک ہوا معاملہ اور مینے تو رومیون کے واسطے بہتری اور فلاح
چاہا تھا مگر اونھون نے میری اطاعت سے انکار کیا اور قریب ہے کہ نکالے جاوینگے روم کی زمین سے سو یہ ہے پھر بعد اسکے لوگونکو
طیار کیا ہرقل نے ایک صلیب سونے کی اور سپرد کیا روبیس کو جو سردار اوسکے لشکر کا تھا اور کہا اوسنے کہ مینے تجھے
حاکم کیا تجکو اپنے لشکر پس تو روانہ ہو تو اور باز رکھ اہل عرب کو فلسطین مین آنے سے کہ یہ شہر بہت اچھا فراخ اور میوہ دار ہے
اور اوسی سے ہماری عزت ہے پس روبیس مذکور صلیب کو لیکر اوسیدن مع لشکر بجانب اجنادین کے روانہ ہوا واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب عمرو بن العاص مع اپنے ساتھیون کے ارض فلسطین مین پہونچے اور
جانور اونکے کم زور اور لاغر ہوگئے تھے پس وہ ایک مقام بہت سر سبز مین پہونچکر اوترے اور گھوڑے اور اونٹون کو چرنیکیواسطے
چھوڑ دیا پس جاتی رہی لاغری اونکی کچھ مہاجرین اور انصار کہ ساتھ تھے اور اپنے کام مین اونھون نے مشورہ کیا پس وہ مشورہ
کر رہے تھے کہ اسی حالت مین عامر بن عدی جو بہترین مسلمانون سے تھے اوس مقام مین آئے اور اونکے عزیز اقارب

ملک شام مین بہت تھی کہ وہان کے آنے جانے سے اونکی شہرون اور رستون سے واقف ہوگئی تھی اور وہ اوسوقت اپنے
بیگانون کے پاس سے جو ملک شام مین تھی آگئے تھے پس مسلمانون نے اونکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے پاس لیگئے
پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے چہرہ عامر بن عدی کا بہت گھبرایا ہوا ہے پوچھا کہ ای عامر تمہارے اضطرار کا کیا سبب ہے
عامر نے کہا کہ میرے پیچھے ایک بڑا لشکر رومیون کا آپہونچا ہے درانحالیکہ کھینچے ہین اور پھاڑتے ہین وہ لوگ درختون کو
اپنے گھوڑون پر عمرو بن العاص نے یہ سنکر کہا کہ اے عامر تمنے تو مسلمانون کے دلون کو خوف سے بھر دیا پس ہم اللہ تعالی
سے دشمنون پر مدد چاہتے ہین تم یہ تو بتلاؤ کہ کسقدر جماعت کا تمنے اندازہ کیا ہے عامر نے کہا کہ مین نے ایک بلند پہاڑ پر
چڑھکر دیکھا ہے کہ نشانون اور نیزون اور صلیبون سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام ارض فلسطین مین ہے
بھرا ہوا ہے اور بقدر ایک لاکھ آدمی کی جماعت میرے اندازے مین معلوم ہوتی ہے اور مجکو تو اسیقدر حال معلوم ہے
اور تحقیق عذر خواہی کی اوس شخص نے کہ ڈرایا تھا پس جب عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سنی کہا اونہون نے کہ اعانت
طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور نہین ہے طاقت اور قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوے اون لوگون کی
طرف جو موجود تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا کہ ای لوگو ہم تم اس معاملۂ جہاد مین برابر ہین پس
مدد چاہو تم اللہ سے اوسکے دشمنون پر اور لڑو اونسے اپنے دین کیواسطے پس تم مین سے جو مارا جائیگا وہ رتبۂ شہادت کا
پاویگا اور جو زندہ رہیگا وہ سعید و نیکبخت زندگانی کریگا پس تم لوگ اس معاملے مین کیا رائے دیتے ہو جواب اس کلام کے
ہر شخص کو جو رائے مناسب معلوم ہوئی اوسنے بیان کی اور ایک گروہ بادیہ اعراب نے عمرو بن العاص سے یہ کہا
کہ ای سردار ہماری رائے یہ ہے کہ تم ہم سب کو لیکر بیچ جنگل مین چلو کہ وہ لوگ وہان حملہ کرنے پر قادر نہونگے اور قلعجات
اور گانون کو نہ چھوڑین گے اور جماعت اونکی متفرق ہوجاویگی اوسوقت ہم اونپر بسبیل غفلت کے حملہ کرینگے اگر خدا نے
چاہا بھگا دینگے سہیل بن عامر نے کہا کہ یہ مشورہ تو مرد عاجز کا ہے اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا
کہ ہمنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہے اور اللہ تعالی نے
وعدہ مدد دہی اور حکم صبر کا فرمایا ہے اور نہین ہے وعدہ اللہ کا ساتھ صابرین کے مگر اچھا اور نیک اور اللہ تعالی نے
قرآن مجید مین فرمایا ہے قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً
اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ دشمن کے دریا مین ہین اور وہ در پے ہمارے قتل کے آئے ہین پس عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہ پھرینگے ہم ان لوگون کے مقابلے اور لڑائی کفار سے اور نہ پھیرینگے ہم اپنی
تلوارون کو اونسے پس جسکا جی چاہے اونکے مقابلے کو آگے بڑھے اور جسکا جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پیچھے پھریگا
پس اللہ تعالی اوسکی راہ مین ہے پس جب عمرو بن العاص نے قول مسلمانان باعزم اور کلام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا
سنا خوش ہوے اور کہا کہ ای بیٹے فاروق کے کیا اچھی بات تمنے کہی گویا تمکو میرے دل کا بھید معلوم ہوگیا کہ میرے

دل مین بھی یہی تھا جو تمنے کہا اور میری تجویز یہ ہے کہ مین تمکو کسیقدر مسلمانون پر سردار کرون کہ وہ میری لشکر کیواسطے
بطور طلیعہ کے ہون اور خبر لشکر کفار کی ہمسے بیان کرین اور دیکھین اور معلوم کرین اس امر کو کہ آیا پاوینگے ہم کوئی راہ لڑائی
کی اونکی ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو ارادہ تمنے کیا ہے وہ کرو کسواسطے کہ مین اپنی جان کے ساتھ
بخیل نہین ہون اس امر مین کہ اوسکو خدا کی راہ مین صرف کرون پس عمرو بن العاص رض نے ایک نشان لشکر بنا کر
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیا اور ایک ہزار سوار مسلمانون سے اونکے ساتھ کیے جسمین قوم بنی کلاب و اہل طائف
اور ثقیف سے تھی اور حکم روانگی کا دیا پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مع ہمراہیان کے روانہ ہوے اور وہ باقی دن
اور تمام رات صبح تک چلنے مین گذرا ناگہ دفعتہً صبح کے وقت ایک غبار اونکو دکھائی دیا عبداللہ بن عمر رض نے اپنے ساتھیون
سے کہا کہ یہ گرد تو لشکر کی معلوم ہوتی ہے اور میرا گمان یہ ہے کہ یہ لشکر طلیعہ فوج روم کا ہے پس توقف کیا عبداللہ بن
عمر نے مع اپنے ہمراہیان کے اور ایک قوم نے بادیہ اعراب سے کہا کہ اگر اجازت دو تو ہم جا کر دیکھین کہ یہ گرد کیسی ہے
عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہین ہے جب تک نہ معلوم ہووے کہ یہ کیا ہے اور اسی گفتگو مین
غبار قریب لشکر مسلمانون کے آگیا اور دس ہزار سوار رومی دکھلائی دیے جنکو روبیس سردار رومیون نے بطور طلیعہ لشکر کے
بھیجا تھا بسرداری ایک بطریق اپنے ہمراہی کے جسکا نام راوی کو نہین معلوم ہوا تا کہ مسلمانون کی لشکر کی اخبار
دریافت کرکے اوسکو اطلاع دیوین پس جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اوس لشکر کو دیکھا اپنے ساتھیون سے کہا کہ
مہلت نہ دو انکو کہ آخر تمہارے ہی مقابلے کو آئے ہین اور اللہ تعالی تمکو اونپر غالب کریگا اور مدد دیگا اور یقین جانو
اس بات کو کہ بہشت تلوارون کے سایے مین ہے پس مسلمانون نے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ باواز بلند کہا
اور حملہ کیا اور سب سے پہلے عکرمہ بن ابی جہل پھر سہیل بن عمرو نے حملہ کیا اور حملہ کیا ضحاک بن سفیان نے
اور للکارا اپنے ساتھیون کو پھر اوسکے پیچھے مہاجرین اور انصار حملہ آور ہوے اور ملگئے دونون جماعتین اور
کام کیا تلوارون اور نیزون نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے **روایت** کی ہے کہ ہم اوسی واقعہ جنگ
مین تھے کہ دیکھا مین نے ایک سوار رومی بڑے ڈیل ڈول کا کہ وہ داہنے بائین لشکر کے گھوڑا دوڑاتا تھا
پس مین نے اپنے دل مین کہا کہ لشکر کا مالک اور یہی شخص معلوم ہوتا ہے حال آنکہ لڑائی کی گھبراہٹ اور
نامردی اوسپر چھا گئی تھی اور وہ بسبب بڑائی اور بھاری ہونے ڈیل کے شل و شکست کی معلوم ہوتا تھا
پس حملہ کیا مین نے اوسپر اور بڑھایا مین نے اپنے نیزے کو اوسکی طرف اور پیچھے ہٹا اوسکا گھوڑا میرے نیزے کو
پس روک لیا مین نے نیزے کو ضرب سے اور گمان کیا اوسنے بہ نسبت میرے فرار کا اور حملہ کیا مجھپر پس ڈالدیا مین نے
نیزے کو ہاتھ سے اور تلوار کو اوسکی نیزے پر مارا کہ پھل اوسکا کاٹ کر نیزے کو مثل ایک چوب کے کردیا پھر دوسرا وار تلوار کا اوسکے
کیا پس قسم ہے خدا کی کہ معلوم ہوا مجھکو کہ گویا مین نے تلوار کو پتھر پر مارا اور سنا مین نے آواز تلوار کی مثل آواز گھنٹی کے

یہانتک کہ ڈرا مین کہ تلوار ٹوٹ نہ گئی ہو لیکن تلوار بدستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام ہوگیا تھا
بیچ مین سے اوسکے اور ضرب تلوار کی اوسکی رگ شانی پر ماری اور وہ مرگیا اور لے لیا مین نے زرہ وغیرہ اسباب اوسکا
پس جب کفار نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور مسلمان لوگ اونکے قتل مین بسختی آمادہ ہوگئے
اور ضحاک بن سفیان اور حرث بن ہشام کی نیکوکاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اس واقعے مین مصیبت سخت مین پہنچے تھے
مگر تھوڑے عرصے مین غلبہ دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو مشرکین کے بازو و نیز کہ غالب ہوگئے اونپر اور بہت کفار مارے گئے
اور بہت زندہ پکڑ لیے گئے پس اکٹھا ہوئے مسلمان اور اکٹھا کیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانون نے
آپس مین کہا کہ نہین معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ اونکا پتا نہین معلوم ہوتا ہے پس بعضون نے
کہا کہ وہ مارے گئے اور بعض نے کہا کہ وہ گرفتار ہوگئے اور بعضون نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالیٰ سے امید یہ ہے کہ اوسنے عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ
سوای بہتری کے اور کچھ نکیا ہوگا کہ وہ اچھے زاہد اور عابد ہین اور بعضون نے کہا کہ اگر عبداللہ بن عمرؓ ہمارے ہاتھ سے گئے تو یہ فتح
اونکی ایک بال کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہین ہے اور مین یہ سب گفتگو مسلمانون کی سنتا تھا اپنے نشان کے پیچھے پس بلند
کیا مین نے آواز کو بقول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بلند کیا اور جنبش دی مین نے نشان کو پس مسلمانون نے
جب نشان کو دیکھا پھرے اور میل کیا اونہون نے میری طرف اور پوچھا کہ کہان تھے تم ای سردار مین نے کہا کہ مین سردار لشکر
مشرکین کے ساتھ لڑائی مین مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوے اور دعا دیکر کہا کہ فتح اللہ تعالیٰ نے تمہاری برکت سے
دی مین نے کہا کہ فتح تم سب لوگون کے سبب سے ہوئی پھر اکٹھا کیا مسلمانون نے مال اور گھوڑے اور کپڑے اور ہتھیار وغیرہ
مقتولین مشرکین کے اور جو کچھ سو قیدیون کو اونپر سے اور شہید ہوے اس لڑائی مین مسلمانون کے لشکر سے سات آدمی جنکے
نام یہ ہین سراقہ بن عدی نوفل بن عامر سعید بن قیس سالم مولی عامر بن بدر الیربوعی عبداللہ بن
خویلد المازنی جابر بن راشد الحضرمی اوس بن سلمہ الہوازنی پس چھپا دیا مسلمانون نے اون شہیدون کو مٹی مین
اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اونپر نماز جنازہ کی پڑھی اور کوچ کیا بجانب عمرو بن العاص کے اور پہونچکر سب گذشت اونکو
بیان کی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اوسکی نعمت رسانی اور مدد دہی پر پھر طلب کیا عمرو بن العاص
نے قیدیون کو اور چاہا سمجھنا اونکی اوس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس تین شخص شامی کے سوا اور کوئی اونمین کا واقف زبان
عرب نتھا پس عمرو بن العاص نے اون تینون سے خبر اونکے لشکر کی پوچھی اونہون نے بیان کیا کہ روبیس سردار ایک لاکھ
فوج لیکر آیا ہے اور ہرقل بادشاہ نے اوسکو حکم دیا ہے کہ کسیکو زمین ایلیا تک آنے ندیوے اور روبیس نے اس سردار کو جو مارا گیا
دیلرق ملعون اپنی فوج کے بھیجا تھا اور تم اوس فوج کو اپنے قریب پہونچی ہی جانو اور تحقیق روانہ ہوا ہے وہ اور ہلاک
کریگا تم سبکو اسواسطے کہ ہرقل کی ملازمین مین روبیس سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا ساتھ
اہل عرب کے نہین ہے پس عمرو بن العاص نے یہ سنکر کہا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اوسکو بھی قتل کریگا جسطرح اوسکا

ساتھی مارا گیا پھر عمرو بن العاص نے اوسپر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اون مین کا مسلمان نہوا پس عمرو بن العاص
نے مسلمانون سے کہا کہ گویا تم نزدیک ہوا اونکی سرداری سے جو بدلا لینے آتا ہے ہمسے اور ان قیدیون کو زندہ چھوڑنا
ہمارے واسطے ایک بلا ہے پھر حکم دیا کہ اونکی گردنین ماری جائین اور مسلمانون سے کہا کہ طیار ہوجاؤ کیونکہ میرا گمان یہ ہے
کہ کفارون کا لشکر چل چکا ہے تمہاری جانب کو پس اگر وہ ہماری طرف آوے تو ہم ڈالین گے اونکو شدت اور سختی مین بیچ
لڑائی کے اور اگر نہ آوے تو قوت اونکی گھٹے گی اور اگر ہم خود چلکر لڑینگے تو ہم اللہ سے امید فتحیابی کی اوپر رکھتے ہین جیسا کہ
ہمکو پہلے فتح ہوئی دوسرون پر اور اللہ تعالی سے اچھے کام کی ہم امید رکھتے ہین ابو درداء جو مسلمانون کے لشکر مین تھے
روایت کرتے ہین کہ شب کو ہم اوس جگہ مین رہے جب صبح ہوئی کوچ کیا ہمنے پس کچھ راہ طے کی تھی ہمنے کہ دیکھا
ہمنے فوج صلیبان کو کہ تحت میں صلیب کے دس ہزار سوار تھے پس جب سامنے اور قریب ہوے دونون لشکر دیکھا ہمنے روبیس کو
مثل نر زور اور مست کے کہ اپنے لشکر کو لڑائی کیواسطے ترتیب دیتا تھا اور اسطرف عمرو بن العاص نے بھی اپنے لشکر کو لڑائی
کیواسطے ترتیب دیا پس بجانب میمنہ کے ضحاک بن سفیان کو اور بجانب میسرہ سعید بن خالد کو مقرر کیا اور ساقہ مین ابو الدرداء
رضی اللہ عنہم ٹھہرے اور قلب مین خود عمرو بن العاص نے اور ساتھی اونکے اہل مکہ معظمہ مہاجرین و انصار نے قرار پکڑا اور
عمرو بن العاص نے مسلمانون کو قرآن مجید کے پڑھنے کا حکم کیا اور کہا کہ جان لو تم کہ اللہ تعالی کا ارادہ ہے کہ تمکو مبتلا کر
کے امتحان کرے پس چاہیے کہ صبر کرو تم اللہ تعالی کی بلا پر اور خواہش کرو اللہ تعالی سے حصول ثواب اور بہشت کی پھر بعد
اس کلام کے عمرو بن العاص نے بعد لقیہ جنگ صف بندی کی اور دیکھا روبیس نے صفوف لشکر مسلمانون کو اسطرح سے
کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب ملی ہوئی ہے گویا کہ وہ مشابہ ایک بنا مضبوط کے ہین اور مسلمان قرآن شریف
پڑھتے ہین اور اونکے گھوڑون کی پیشانی سے نور چمکتا ہے پس معلوم ہوئی خوشبوئی فتح مسلمانون کی روبیس کو اور اوسنے
اپنے نفس کو عاجز دیکھا اور جانا کہ سب سپاہی میرے ہمراہیون کا یہی حال ہوگا پس توقف کیا اوسنے اور منتظر ہے کہ دیکھے
مسلمان کیا کام کرتے ہین اور ٹوٹ گئی غیرت اور ہمت اوسکی **واقدی** رحمہ اللہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
سے **روایت** کی ہے کہ پہلے جو شخص ہمارے لشکر سے واسطے مقابلہ کفار کے نکلا سعید بن خالد بن سعید بھتیجے عمرو بن العاص
کے تھے پس جب نکلے وہ مقابلے کو پکارا آواز بلند کہ نکلو واسطے مقابلے کے اے اہل شرک اور شک کے پھر یہ کہکر بجانب میمنہ
و میسرہ لشکر دشمنان کے حملہ کیا اور بہت لوگون اور دلیرون کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا اونمین پس پریشان کر دیا
اونکی صفون کو اور ہلا دیا اونکے لشکر کو پس دشمنون نے گھیر کر اونکو شہید کیا پس مسلمان اس سانحے سے بہت ملول ہوے
اور سب سے زیادہ عمرو بن العاص کو رنج ہوا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ گذر گئے سعید قسم ہے خدا کی کہ بیچا اپنی جان کو
ساتھ اللہ کے پھر عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ اے جوانمردان کون شخص تم مین سے [illegible]
دو مین کیا چاہتا ہون شریک ہوا چاہتا ہے تاکہ دیکھون مین کہ انجام کار ہمارا کیا [illegible]

پس ضحاک بن سفیان وذو الکلاع الحمیری وعکرمہ بن ابی جہل وحرث بن ہشام ومعاذ بن جبل وابو درداء وعبد اللہ
بن عمرو واخشید بن دارم ونوفل وسعید بن عبادہ الحضرمی وسالم بن عبید اور مہاجرین اہل بدر اور مثل انکے اور لوگون
نے ساتھ دینا منظور کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ حملہ کیا مین نے سب کے ساتھ اور ہم سب مثل
تھے تا اینکہ نزدیک دشمنون کے پہونچے ہم پس حملہ کیا ہمنے اونپر اور انکو اس ہماری حملے کا کچھ فکر وخیال نتھا کہ وہ مثل
پہاڑون لوہے کے معلوم ہوتے تھے پس جب دیکھا ہمنے انکی ثبات اور قرار کو آپسمین ہمنے ایک دوسرے سے کہا کہ انکی
سواری کے جانورون کو چھیڑو کہ سوا اسکے اور کوئی صورت انکی ہلاک کی نہین ہے پس انکے جانورون کے شکم مین ہمنے
نیزون کی نوکین چبھوئین تب انہون نے جنبش کرکے ہمپر حملہ کیا اور ہمنے اونپر حملہ کیا اور حملہ کیا سب مسلمانون نے
اور دکھائی دیتی تھی ہماری جماعت انکے لشکر مین مثل سفید تل کے بیچ جلد شتر سیاہ کی اور اس معرکہ مین شعار ہمارا
یہ تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
نے روایت کی ہے کہ اس لڑائی نے ہمکو اشعار پڑھنے سے باز رکھا تھا اور حال یہ تھا کہ ہم مین سے جو کوئی ضرب
لگاتا تھا بسبب کثرت مار دھاڑ کے وہ نہین جانتا تھا کہ مین نے اپنے ساتھی کو مارا یا دشمن کو اور ثابت قدم رہے
مسلمان اس لڑائی مین اوسوقت باوجود تھوڑی ہونے اپنی جماعت کے اور صبر کیا اونہون نے اپنے کام کو اللہ تعالیٰ کے
اور ہر مسلمان کے دل مین یہی دعا تھی اللھم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی من یتخذ
معک نبیا غیرک عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ صبح سے تا وقت زوال ہمارے اونکی لڑائی رہی
اور ہوا چلی اور لوگ لڑ رہے تھے اور وہ دعا کی مین نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تعلیم فرمائی تھی
اور دیکھا مین نے بیچ آسمان کے کہ ہو گیا اوسمین ایک سوراخ اور نکلا اوسمین سے گھوڑے سبز کہ اونکے سوار نشانہائے سبز
لیے ہوئے تھے اور نوکین نشانون کی چمکتی تھین اور پکارنیوالا ساتھ فتح کے یہ پکارتا تھا ابشروا یا امۃ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فقد اتاکم النصر من عند اللہ تعالیٰ پس مین نے یہ دیکھکر کہا کہ فتح حاصل ہوئی
امت کو بہ برکت دعا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کچھ دیر نہین گذری تھی کہ دیکھا مین نے رومیون نے پیٹھ پھیرکر
بھاگنے ہوئے اور مسلمان اونکے پیچھے تعاقب مین ہین اور منادی آواز فتح کی دے رہا ہے اور تھے جانور مسلمانون کے زیادہ تر
دوڑنیوالے رومیون کے جانورون سے پس مارڈالا ہمنے بیچ اس لڑائی فلسطین کے دس ہزار رومیون کو یا زیادہ اس سے
اور رات ہونے تک مسلمان اونکے تعاقب مین چلے گئے اور عمرو بن العاص کو اس فتح کی خوشی ہوئی لیکن دل انکا مسلمانون
مین لگا تھا جنھون نے رومیون کا پیچھا کیا تھا عمرو بن عتاب روایت کرتے ہین کہ دیکھا مین نے عمرو بن العاص کو
اوسوقت اس حال مین کہ نشان اونکے ہاتھ مین تھا اور ڈال دیا تھا اونہون نے نیزے کو اپنے شانے پر اور بحالت انتشار اوسکو
ہاتھ سے ملتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو شخص پھیر لاوے لوگون کو میری طرف پھیرے اللہ اوسکی گمشدہ کو کہ اسی اثنا مین دیکھا مین نے

اہل عرب کو کہ پھری آئی ہیں پاس عمرو بن العاص کے اونکا استقبال کیا اور وہ یہ کہتی تھی کہ راضی کیا اللہ کو ان ذاتوں نے
جنہوں نے مشقت اوٹھائی اللہ تعالیٰ کی طلب رضا میں آیا نہیں کافی تھی اسقدر فتح تمکو جو اللہ تعالیٰ نے دی تھی یہانتک
کہ تم نے کافروں کا پیچھا کیا مسلمانوں نے کہا کہ اس تعاقب سے غنیمت مقصود نہ تھی بلکہ صرف بارادۂ جہاد تھا پس جب پھر آئے
مسلمان تو تھا اونکو کوئی رنج مگر یہ کہ کچھ لوگ اونمیں سے مفقود الخبر ہوگئے تھے کہ تعداد اونکی اکیس تیس تھی اور سعید
بن عباد الحضرمی و نوفل بن دارم و سالم بن رویم و شہاب بن شداد منجملہ اونکے تھے اور سوائے انکے یمن کے لوگ اور بادیہ کے
لوگ تھے پس عمرو بن العاص کو اونکے مفقود الخبر ہونے سے بڑا رنج ہوا بعدہ مراجعت کی اپنے نفس کی طرف اور کہا کہ
اللہ تعالیٰ اونکے ساتھ نیکی چاہتا ہے اور تو اے عمرو انکار کرتا ہے اوسکی اور نماز پڑھائی مسلمانوں کو وہ نمازیں جو لڑائی کے
سبب سے فوت ہوگئیں تھیں ساتھ اذان اور اقامت کے جیسا کہ حکم کیا تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکو جیسا عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ کچھ تھوڑے لوگوں نے نماز اونکے ساتھ پڑھی باقی سبھوں نے بسبب ماندگی
اور مشقت کے اپنے اپنے قیام گاہوں میں نمازیں پڑھیں اور اسباب لوٹ کا بھی اوسوقت تھوڑا ہی اکٹھا ہوا اور
رات کاٹی لوگوں نے پھر جب صبح ہوئی اذان کہی عمرو بن العاص نے اور نماز صبح کی پڑھائی اور حکم کیا کہ اسباب غنیمت کا
اکٹھا کرو اور لاشیں شہیدوں کی میدان جنگ سے اوٹھاؤ پس ڈھونڈھنے اور اوٹھانے لگے مسلمان لاشوں کو اور
اکیس تیس لاشیں نکالیں مگر اونمیں سعید بن خالد کی لاش نہ تھی پس عمرو بن العاص درپے تلاش اونکی لاش کے ہوئے
پس اونکی لاش کو اس حیثیت سے پایا کہ گھوڑوں نے سموں سے ایسا روندا تھا کہ ہڈی وغیرہ چور چور ہوگئیں تھیں پس
عمرو بن العاص بیحال ہو کے بہت روئے اور اونکے واسطے دعاے رحمت کی پھر سب لاشوں کو دفن کردیا اور نماز جنازہ کی
اونپر پڑھی اور جیسا بایستی رنج اور تقسیم مال لوٹ کا واقع ہوا پھر اکٹھا کیا گیا اسباب لوٹ کا اور لکھا عمرو بن العاص نے
خط اطلاعی اس لڑائی کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عمرو بن العاص الی امین الامۃ ابو عبیدۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی
لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانی قد وصلت
الی ارض فلسطین ولقینا عسکر الروم مع بطریق یقال لہ روبیس فی مائۃ الف ومن اللہ
علینا بالنصر وقتل من الروم احد عشر الفا وفتح اللہ فلسطین علی یدی بعد ان قتل من المسلمین
مائۃ وثلاثون رجلا اکرمہم اللہ بالشہادۃ وانا مقیم بارض فلسطین فان احتجت الی سرت
الیک والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ خط ابی عامر الدوسی کو دیکر روانہ کیا
پس ابی عامر وہ خط لیکر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اول ملک شام میں پایا کہ نہیں قدرت پائی تھی اونہوں نے
داخل ہونے کی ملک شام میں مگر اونہوں نے موجب حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اپنے لشکر کو جابجا متفرق کر رکھا

پس جب پہونچے ابو عامر دوسی ابو عبیدہ بن الجراح کی پاس گمان کیا اونہون نی بہ نسبت ابو عامر کی کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی پاس سی آئی ہین پس کہا اور پوچھا اونسی کہ کیا چیز ہی تمہارے پیچھے یعنے جہان سی تم آئے ہو اونہون نی کہا
نیکو کاری اور خوشخبری ہی اور یہ خط ہی عمرو بن العاص کا تمہارے نام کہ لکھی ہی اوسمین خبر فتح کی جو اللہ تعالی نی اونکے
ہاتہ پر کی پھر دیدیا خط اونکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نی منہ کی بھل گر پڑے سجدے مین بسبب دینے
اللہ تعالی کی مسلمانون کو پھر ابو عامر نے اونسے بیان کیا کہ قسم ہی خدا کی کہ بہترین لوگ اسمین مارے گئے مسلمانون سے
جنمین سعید بن خالد بن سعید تھی اور باپ سعید کی اوسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی پاس حاضر تھی پس
جب اونہون نی اپنی بیٹے کی شہادت کا حال سنا بہت بیتاب ہو کر بیٹے کو یاد کر کے روئی اور اونکی رونے سے مسلمان بھی
روئی پھر بعجلت اپنی گھوڑے پر سوار ہو کر بقصد زیارت قبر اپنی بیٹے کی ارادہ جانی ارض فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح
نے اونسے کہا کہ کہان جاؤگی ای خالد حالانکہ تم ایک رکن ہو ارکان مسلمانون سی خالد نی کہا کہ مین صرف بارادہ زیارت
قبر اپنی بیٹے کے جاتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مین بھی اپنی بیٹے سے جا ملون پس ابو عبیدہ بن الجراح نی سکوت کیا
اور عمرو بن العاص کی خط کا جواب لکھا ان الفاظ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّمَا اَنْتَ مَامُوْرٌ فَاِنْ كَانَ
اَبُوْبَكْرٍ اَمَرَكَ اَنْ تَكُوْنَ مَعَنَا فَسِرْ اِلَيْنَا وَاِنْ كَانَ اَمَرَكَ بِالثَّبَاتِ فِيْ مَوْضِعِكَ فَاثْبُتْ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور اوس خط کو لپیٹ کر حوالے خالد بن سعید کی کیا
اور خالد بن سعید ابی عامر کے ساتہ روانہ ہو کر عمرو بن العاص کی لشکر مین پہونچے اور خط اونکو دیا اور خود روتی تھی پس عمرو
بن العاص نے اوٹھکر اونسے مصافحہ کیا اور اونکی تعظیم کی اور اونکے بیٹے کی غمداری کی پس خالد نے مسلمانون سی پوچھا کہ
آیا دیکھا تھا تمنے سعید کو نیزے اور برچھی سی کفار کی ساتہ لڑتے ہوے مسلمانون نی کہا کہ ہان خوب لڑے کسیطرح کی کمی اور
کوتاہی لڑائی مین نہین کی اور دین کو مدد دی پھر خالد مسلمانون سی نشان پوچھکر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ اے
میرے بیٹے روزی کرے اللہ تعالی مجھکو صبر تمہارے اوپر اور ملاوے وہ مجھکو تمہارے ساتہ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
پھر کہا کہ اگر اللہ تعالی نی مجھکو قدرت اور مکنت دی تو مین تمہارا بدلا لونگا اور نزدیک اللہ کی امید صبر اور ثواب کی رکھتا ہون
مین تمہارے لیے پھر خالد نی عمرو بن العاص سی یہ درخواست کی کہ مین چاہتا ہون کہ تھوڑا لشکر بطور سریہ کی ہمراہ لیکر
کفار کی تلاش مین جاؤن کہ شاید کچھ مال اونکا ہاتہ لگے یا کچھ لوگ اونمین سی ملین کہ مین اونکو مار ڈالون کہ اس صورت مین
بیٹے کا بدلا اونسے ملجاوے عمرو بن العاص نے کہا کہ ای بہائی لڑائی تو تمہارے آگے اور سامنے ہی جب ایسا اتفاق ہو کہ دشمن سے
تمہارا سامنا ہو جاوے پس دشمن کو تم نہ باقی رکھنا خالد نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین ضرور جاؤنگا اگرچہ نہو میرے ساتہ کوئی یاری
کرنیوالا اور قوت دینیوالا یہ کہکر خالد بن سعید نی سباب سفر و سلاح جنگ وغیرہ درست کیے اور چاہا کہ تنہا روانہ ہون تب ساتہ دیا
اونکا اور سوار ہوے اونکی ساتہ تین سو سوار مسلمان لیکن قوم حمیر سی اور اجازت چاہی اونہون نے عمرو بن العاص سے خالد کی ہمراہ

کیواسطے پس اجازت دی عمرو بن العاص نے اور وہ اوسیوقت روانہ ہوے پس ارادہ کیا اونہون نے ٹھہرنیکا بعض میدان مین تاکہ دانہ چارہ دیوین جانورون کو پھر چلین رات کے وقت کہ دفعتہ خالد بن سعید نے چند آدمی بوڑھی کو ایک اونچے پہاڑ پر دیکھا اور مسلمانون سے کہا کہ میرا گمان یہ ہے کہ یہ لوگ جاسوس مشرکین کے ہین اور مین خوف اس بات کا رکھتا ہون کہ مبادا مشرکین ہمپر دوڑ پڑین مسلمانون نے کہا کہ ہم اون تک کیونکر پہونچ سکتے ہین کہ وہ پہاڑون پر ہین اور ہم میدان مین خالد بن سعید نے کہا کہ مین اون تک جانیکا ارادہ رکھتا ہون تم سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ مین پھر کر نہ آؤن پس اوترے خالد گھوڑے سے اور لیلیا اور باندھا تہبند اپنا اور گردن مین لٹکایا تلوار کو اور پانی بھرے ہوے ڈول کو کاندھے پر ڈال لیا اور مسلمانون سے کہا کہ ابھی ان لوگون نے ہمکو نہین دیکھا ہے دالا اپنی جگہ پر نہ ٹھہرتے پس اگر تم مین سے کوئی شخص اپنی جان خدا کی راہ مین صرف کرنا چاہتا ہے تو جو مین کرون وہ بھی وہی کرے پس دس آدمی مسلمانون سے مثل خالد کے طیار ہوکر اونکے ساتھ ہوے اور ہمراہ خالد کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور اوس قوم تک پہونچ گئے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر تھے پس خالد نے مسلمانون کو للکارا کہ لو تم انکو اللہ تعالی برکت دیوے تم مین پس جلدی سے دوڑے مسلمان اونکی طرف اور دو شخص کو اونمین سے مار ڈالا اور چار کو پکڑ لیا پس طلب بولنے اور بات کہنے کی اونسے خالد بن سعید نے پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ گروہ شام سے ہین پس خالد نے اونکا حال پوچھا اونہون نے کہا کہ ہم اہل دیر البقیع اور جامعہ اور کفر الغریزہ سے ہین اور ہمپر سخت مصیبت پڑی ہے جبسے کہ اہل عرب ہمارے ملک مین آئے ہین اور ہم بڑی گھبراہٹ مین مبتلا ہین اور اکثر ہم مین سے بھاگ کر قلعون مین رہے ہین اور ہمنے اس پہاڑ پر پناہ لی ہے کہ اس پہاڑ سے زیادہ کوئی جگہ اور موضع پناہ کی جگہ نہین ہے اور ہم خبر کی تجسس مین اس پہاڑ پر چڑھے تھے کہ تم لوگون نے ہمکو پکڑ لیا پھر خالد نے پوچھا کہ لشکر روم کا کہان ہے اونہون نے کہا کہ بمقام اجنادین ہے اور بادشاہ نے ارادہ کوچ کا بجانب فلسطین کے کیا ہے تاکہ بازرکھے بیت المقدس سے اور یکجا ہوا ہے لشکر اوسکا مع مفرورین کے بمقام اجنادین کے اور اوسکے سردارون کا ایک سردار رسد لینے ہماری یہان آیا ہے اور یکجا کیا اونہون نے باربرداری واسطے لیجانے رسد کے اور اونکو ڈر اس امر کا ہے کہ گروہ عرب اون تک پہونچ جاوین سو ہمکو تو یہی خبر اونکی معلوم ہے اور بیشک اونہون نے آج ہی کوچ کیا ہے پس جب خالد بن سعید نے یہ حال سنا کہا قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ یہ مال غنیمت ہے پھر دعا مانگی کہ اے میرے اللہ مدد دے ہمکو اونپر پھر اون لوگون سے پوچھا کہ وہ کس راہ سے جاوینگے اونہون نے کہا یہی راہ جسمین تم ہو بڑا درہ ہے اور رسد کا حال یہ ہے کہ گرد ایک بڑے ٹیلے کے جسکا نام تل نبی سیف ہے یکجا ہے پھر خالد نے اون سے کہا کہ تم ہمارے دین کے باب مین کیا کہتے اور کیا اعتقاد رکھتے ہو اونہون نے کہا کہ ہم تو سوا اپنے دین صلیب کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور ہم زراعت پیشہ ہین ہمارے مار ڈالنے مین تمکو کوئی فائدہ نہین ہے پس خالد نے چاہا کہ اونکو چھوڑ دین مگر ہمراہیان خالد نے کہا کہ انکو اس شرط سے چھوڑو کہ وہ جگہ جہان رسد یکجا ہے ہمکو بتا دیوین پس اونہون نے اس امر کو قبول کیا اور خالد کے آگے چلے یہانتک کہ پہنچ دری مین پہونچے پس خالد نے کسیکو بھیجکر اپنے ساتھیون کو جو میدان مین تھے طلب کیا۔ وہ آکر خالد کے ساتھ ملگئے اور

چلنے مین بہت کوشش کرتے تھے اور وہ چارون شخص راستہ ٹیلے کا بتلاتے تھے پس جب وہان پہونچے دیکھا کہ رومی رسد کو
جانورون پر لادے ہوے ہین اور گرد اوس ٹیلے کے تخمیناً سو سوار رومی ہین پس جب خالد بن سعید نے یہ حال دیکھا مسلمانون سے
کہا جوانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالے نے وعدہ تمہاری مدد دہی اور غلبے کا دشمنون پر فرمایا ہے اور جہاد کو تم پر فرض کیا ہے
اور یہ دشمنون کا لشکر تمہارے سامنے ہے پس خواہش کرو تم اللہ تعالے کے ثواب کی اور سمجھو جو اللہ تعالے نے اپنے قرآن مجید
مین فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ
پس مین دشمنون پر حملہ کرتا ہون تم بھی حملہ کرو اور نہ ہٹنا وے تم مین کا ایک کوئی اپنے ساتھی سے پس حملہ کیا
خالد بن سعید اور اونکے ساتھیون نے ... روایت کرتے ہین کہ جب دیکھا گروہ رومیون نے
اپنی طرف آتے ہوے ہم اور بھاگ گئے وہ لوگ جو جانورون کے ساتھ تھے از قبیل کاشتکار اور غلامون کے اور
... رومیون نے بہار سے مقابلہ مین ایک ساعت پس اوسی حالت مین کہ ذو الکلاع الحمیری اپنے ساتھیون اور قوم سے
یہ نصیحت کر رہے تھے کہ اے آل حمیر جانو تم اس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور بہشت تمہارے واسطے
آراستہ ہوئی ہے اور حورین قریب آ رہی ہین کہ اوسیوقت خالد بن سعید قریب سردار رومیون کے پہونچے
اور پہچانا اوسکو اوسکے ساز و سامان اور زرہ اور حشمت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو ترغیب لڑائی کی دیرہا تھا
پس متوجہ ہوے خالد اوسکی طرف اور ہم طرح سے اوسکو ڈرایا کہ وہ رعب مین آگیا اور کہا خالد نے بدلا لیا سعید کا
پھر مارا اوس ستمگار رومی کو ایک نیزہ پس گر پڑا وہ مثل برج لوہے کے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے ایک ایک سوار
رومی کو مار ڈالا احذ آفر روایت کرتے ہین کہ اونمین سے تین سو بیس سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے
اور چھوڑ دیئے اونہون نے سب جانور اور رسد وغیرہ پس ہمنے اوسپر بحکم اللہ تعالے کے اپنا قبضہ کیا اور خالد بن
سعید نے ایفا سے وعدہ کیا اون کاشتکارون سے اور چھوڑ دی راہ اونکی بعدہ خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیان
اور مال لوٹ کے عمرو بن العاص کے پاس واپس آئے پس خوش ہوئے عمرو بن العاص بوجہ صحیح اور سالم آنے مسلمانون کے
مع اسباب لوٹ کے اور ایک خط اطلاعی اس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابوبکر رضی اللہ
عنہ مضمن حال لڑائی رومیون کے لکھکر عامر دوسی کے ہاتھ بحضور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ خط لیکر
ہونچے حضرت صدیق کے پاس پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھکر مسلمانون کو سنایا مسلمان بہت
خوش ہوے اور غایت سرور سے کلمہ و تکبیر آوازین بلند کین پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عامر سے حال
ابو عبیدہ بن الجراح کا پوچھا عامر نے کہا کہ وہ اوائل ملک شام مین مقیم ہین اور نہین قادر ہوسکے وہ ملک مین داخل ہونے کے
اسواسطے کہ اونہون نے سنا ہے کہ ہرقل کی فوج بکثرت بمقام اجنادین جمع ہے اور مسلمانون کے واسطے
اونکو یہ رنج اور خیال ہے کہ دشمن اونپر غالب ہوجاوین پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا

معلوم کیا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ملائم طبیعت ہین کہ صلاحیت لڑائی کی رومیون کے ساتھ نہین
رکھتے ہین اور قصد اس امر کا کیا کہ خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ عنہ کو واسطے قتل دشمنون کے سردار مقرر فرماوین
پس اس امر مین مسلمانون سے مشورہ کیا مسلمانون نے کہا کہ رای وہی ہے جو آپکو بہتر معلوم ہو پس حضرت عتیق
رضی اللہ عنہ نے ایک خط بنام خالد بن الولید کے لکھا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافة الی خالد بن الولید سلام علیک
فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وانی قد ولیتک علی جیوش المسلمین وامرتک لقتال الروم فسارع
الی مرضات اللہ عز وجل وقتال اعداء اللہ وکن ممن جاہد فی اللہ حق جہادہ
سب ہو سکے لکھا یا ایہا الذین آمنوا ہل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم
وقد جعلتک الامیر علی ابی عبیدة ومن معہ من المسلمین والسلام
اور یہ خط نجم بن مفرح الکنانی کو دیا سو وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر بجانب عراق روانہ ہوے اور وہان پہونچکر خالد
بن الولید کو اس حال سے پایا کہ قریب تھا کہ قادسیہ کو فتح کرین اور دیا خط اونکو پس خالد بن الولید نے خط پڑھکر
کہا کہ اطاعت خدا و خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظور ہے پھر قادسیہ سے رات کو کوچ کرکے عین التمر
کی راہ سے روانہ ہوے اور ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشعر اطلاع وہی اونکی معزولی اور
اپنی روانگی بجانب ملک شام کے لکھا اس الفاظ سے قد ولانی ابو بکر علی جیوش المسلمین فلا تبرح
من مکانک حتی اقدم علیک والسلام علیک اور یہ خط عامر بن طفیل دوسی کے ہاتھ روانہ کیا
اور وہ ایک منجملہ دلیران مسلمانون کے تھے پس عامر اوسکو لیکر بجانب ملک شام کے روانہ ہوے اور خالد بن الولید
جب ارض سماوہ تک پہونچے ساتھیون سے کہا کہ اس سرزمین کا سفر بدون اشیای سیراب کنندہ اور بہت پانی
کے نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ پانی اوسمین کم اور ہمارے ساتھ لشکر ہے پس کیا کرنا چاہیے رافع بن عمیرہ الطائی
نے کہا کہ جیسا مین مشورہ دون ویسا کرنا چاہیے خالد بن الولید نے کہا جو مناسب جانو کرو پس رافع نے تیس اونٹ
لشکر سے لیے اور پیاسا رکھا اونکو سات دن پھر اونکو پانی پلایا پس جب وہ پانی پی چکے باندھ دیے منہ اونکے
پھر سوار ہوے اونٹون پر اور کوتل رکھا گھوڑون کو اور روانہ ہوے پس جس منزل مین پہونچکر اوترتے تھے دس اونٹ
اونمین سے ذبح کرتے تھے اور اونکے پیٹون کو چاک کرکے جسقدر پانی پاتے تھے پکھالون مین بھر لیتے تھے
اور جب وہ ٹھنڈا ہو جاتا تھا گھوڑون کو پلاتے تھے اور گوشت اونٹون کا خود کھا لیتے تھے اسیطرح سے منزل
مین کرتے تھے یہانتک کہ تیس اونٹ ذبح ہو گئے اور دو منزلین بدون پانی کے قطع کین اور خالد بن الولید

اور ساتھی اونکے پانی نہ ملنے سے قریب بہلاکت پہونچے پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ پانی نہ ملنے سے
ہم سب قریب بہلاکت ہین آیا جانتے ہو تم ہمارے واسطے کوئی جگہ پانی کی کہ چلکر ٹھہرین اور رافع بعارضہ آشوب چشم
علیل تھے پس کہا کہ اے امیر جسوقت تم سب بمقام قراقر اور سوی پہونچو مجھکو وہان کی پہونچ سے آگاہ کرو پس کوشش کی مسلمانون نے
چلنے مین تا اینکہ بمقام قراقر اور سوی آکر پہونچے اور اکثر مسلمان پیچھے چھوٹ گئے پس رافع کو اوس مقام کی پہونچنے سے اطلاع دی وہ
خوش ہوکر کنارہ اپنے عمامہ کا اپنی آنکھ پر سے اوٹھاکر بحالت سواری داہنے بائین کو چلے اور لوگ اونکے گرد تھے تا اینکہ قصد کیا رافع
نے بجانب درخت اراک کے اور رافع اور مسلمانون نے تکبیر کہی پھر کہا رافع نے کہ کھودو تم اس جگہ کو پس کھودا اہل عرب نے دفعتہ پانی
دکھائی دیا اور ظاہر ہوا اوسپر مثل دریا کے پس اوترے مسلمان شاداں اور ادا کیا شکر اللہ تعالی کا اور رافع کی تعریف بخیر کی اور پانی پیا
اور اونٹون کو پلایا پھر توشہ دان اور مشک پانی کی اونٹ پر لادکر اون لوگون کی تلاش مین پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے پس
اونکو پانی پلایا اور اونمین قوت آگئی اور آکر لشکر مین ملگئے اور آرام لیا بعدہ کوشش اور تیزی کی چلنے مین
یہانتک کہ اونکے اور مقام ارکہ کے بیچ مین ایک منزل باقی رہی کہ دفعتہ ایک جگہ کے قریب پہونچے جو راہ پر
واقع تھی اور اوسمین بکریان تھین اور اونٹ تھے پس جلدی روانہ ہوے کچھ مسلمان بجانب چرواہے
کے بغرض دریافت خبر قوم کے اور دیکھا کہ وہ چرواہا اوسوقت شراب پیتا تھا اور ایک جانب اوسکے ایک مرد
اہل عرب سے مشکین بندھا ہوا تھا اور وہ عامر بن الطفیل تھے پس مسلمانون نے بعجلت خالد بن الولید کے
پاس جاکر اس حال سے اونکو آگاہ کیا پس خالد بن الولید گھوڑا دوڑا کر اوس مقام مین آئے اور عامر بن الطفیل کو
دیکھکر مشکین اور سبب اونکے قید کا پوچھا عامر نے کہا کہ جب مین اس قوم مین پہونچا مجھکو پیاس اور گرمی معلوم ہوئی
پس مین اس چرواہے کے پاس آیا اس غرض سے کہ مجھکو دودھ پلادے سو مین نے اوسکو شراب پیتے دیکھا اور
اوس سے کہا کہ اے دشمن خدا شراب پیتا ہے تو حال آنکہ شراب حرام ہے اوسنے کہا کہ یہ شراب نہین ہے بلکہ پانی ہے
تم سواری سے اوترکر دیکھ لو اور اسکی سونگھ لو اگر شراب نکلے تو جو چاہو سو کرو پس یہ کلام اوسکا سنکر مین پالان
اونٹنی سے اوترا اور بیٹھ گیا زانو کے بل تاکہ سونگھون مین اوس چیز کو جو اوسکے بڑے کاسے مین تھی کہ اسیقدر مین
اس شخص نے ایک لاٹھی جو اوسکے پاس تھی مجھکو اس شدت سے ماری کہ میرے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اوسکے
صدمے سے مین اپنی جانب کو پھرا اسنے جلدی کرکے میرا بازو پکڑ کر رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ مین تمکو صحابی
محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گمان کرتا ہون اور نہ چھوڑونگا مین تمکو جب تک کہ میرا مالک بادشاہ کے
پاس سے نہ آویگا مین نے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہے اوسنے کہا کہ اوسکا نام **قداح بن واثلہ** ہے
اور اسی حالت مین مجھکو تین دن گذرے ہین کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہے تو مجھکو اپنے سامنے بلاتا ہے اور
باقیماندہ شراب مع ظرف مجھپر ڈال دیتا ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال سنکر بہت غصہ آیا اور

اوس چہروا سے کیطرف جہکا کر ایک ضرب تلوار کی اوسکے سر پر ماری کہ وہ بیہوش ہوکر گر گیا اور مسلمانون نے
اونٹ بکری سب لوٹ لیے اور اوس جگہ کو کہود ڈالا اور عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ کو قید سے چہوڑایا اور خالد بن
الولید نے عامر سے پوچہا کہ میرا خط کہان ہے عامر نے کہا کہ میرے عمامے کے پیچ مین ہے کہ اوسکو کسی نے
نہین جانا ہے پس خالد بن الولید نے کہا کہ تم وہ خط لیکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس روانہ ہو اور احتیاط کو چادر اپنی
گردانو پس عامر بن الطفیل خالد بن الولید سے رخصت ہوکر بجانب ملک شام روانہ ہوے **واقدی** رحمۃ اللہ
روایت کی ہے کہ خالد بن الولید اوس مقام سے روانہ ہوکر ارکہ مین پہونچے اور یہ مقام جنگل خطرناک تہا
اوس شخص کے واسطے جو عراق سے چلے اور روم کے قافلے وہان ٹہہرنے مین تشویش کرتے تہے اور بادشاہ
کی طرف سے وہان ایک حاکم جنگ آزمودہ رہتا تہا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچہہ اوسکے اطراف مین
پایا لوٹ لیا اور وہان کے لوگ قلعے مین محصور ہوگئے اور تہا وہان ایک حکیم حکماے روم سے جسنے کتابین اور
ملاحم پڑہا تہا پس جب اوسنے مسلمانون کے لشکر کو دیکہا خوف سے رنگ اوسکا بدل گیا تہا اور کہا کہ نزدیک
آگیا وقت قسم ہے اپنے دین کی اہل ارکہ نے اوس سے پوچہا کہ یہ کیا بات اور کیونکر ہے اوسنے کہا کہ میرے پاس ملحمہ ہے
جسمین اس قوم کا ذکر ہے اور یہ بہی اوسمین مذکور ہے کہ پہلا نشان جو اسطرف عراق سے آویگا وہ نشان فتحمند ہوگا
ہوگا اور قریب ہے ہلاکت روم کی پس تم لوگ اس بات کو دیکہو کہ اگر نشان اوسکا سیاہ ہے اور سردار اوسکا لانبا چوڑا
موٹا دونون مونڈہون مین اوسکے بہت فرق ہے اور اوسکے چہرے مین نشان چیچک کے ہونگے پس وہی شخص
ملک شام مین سردار اونکے لشکر کا ہے اور اوسیکے ہاتہ فتح ہوگی پس دیکہا اون لوگون نے لشکر مسلمانون کو اور
نشان فوج خالد بن الولید کے سر پر تہا اور پایا اونکو اوسیطرح جیسا کہ حکیم شمعان نے کہا تہا پس یکجا ہوے
وہ سب اپنے حاکم کے پاس اور کہا کہ تجکو معلوم ہے کہ حکیم شمعان کوئی بات خلاف حکمت کے نہین کہتا ہے اور
اوسنے ایسا کچہہ بیان کیا ہے اور جو اوسنے کہا وہ ہمنے آنکہون سے دیکہا ہے اور ہماری راے یہ ہے کہ ہم اہل عرب سے
مصالحہ کرلیوین اور جان و مال اولاد کیطرف سے امین ہوین حاکم نے کہا کل صبح تک مجکو مہلت دو تاکہ مین اپنے
مین کوئی راے تجویز کرون پس وہ لوگ حاکم کے پاس سے چلے گئے اور حاکم رات بہر اس معاملے مین اپنے نفس سے گفتگو
اور اپنے کام کی تدبیر کرتا رہا اور تہا وہ عالم اور عاقل اور یہ سوچا کہ اگر قوم کے مشورے کے خلاف کرون تو خوف
اس بات کا ہے کہ گردن پکڑ کر مجکو اہل عرب کے حوالہ کرین اور یہ امر مجکو تحقیق ہو چکا ہے کہ سردار یونس نے
ایک چہوٹے گروہ انہین عرب سے فلسطین مین مقابلہ کر کے شکست پائی اور رعب عرب کا رومیون کے دلون مین
چہا گیا ہے اور کبہی اہل عرب سے اونکو فلاح نہوگی چنانچہ حاکم نے صبح تک اپنے نفس سے یہ مشورہ کرتا رہا
پہر قوم کو بلا کر پوچہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے انہون نے کہا کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرینگے اور اپنے شہر بنا

ستقیم ہین سنکر یہ حاکم نے کہا کہ مجکو بھی تم مثل ایک شخص کے منجملہ اپنے جانو اور جو تم کرو گے ہین اوسکی خلاف
نکرونگا پس جو بڑے لوگ ارکہ کے خالد بن الولید کے پاس آئے اور مصالحے کی گفتگو کی خالد بن الولید نے مصالحہ
منظور کیا اور اونسے گفتگو سے نرم اور اونکی خاطرداری کی تاکہ سواے اونکے اور لوگ باشندہ سخنہ اور حوران اور
تدمر اور قریتین یہ حال سنکر اسلام قبول کرین پس خالد بن الولید نے کہا کہ ہین مصالحہ اس اقرار پر کرتا ہون کہ
ہم یہان سے چلے جاوینگے اور باز رہین گے تم سے اور جو شخص تم مین سے ہماری دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے
ہم اوسکو اور جو شخص اپنے دین پر رہیگا اوس سے جزیے پر اکتفا کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ اہل ارکہ نے دو ہزار درہم چاندی اور ایکہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالد بن الولید نے دستاویز صلح کی
اونکو لکھدی اور ہنوز خالد بن الولید نے وہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی اونسے
مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اونکے حاکم نے جسکا نام کرکر تھا رعیت کو
یکجا کر کے کہا کہ اہل عرب نے ارکہ اور سخنہ کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سنا ہے کہ اہل عرب صالح اور عادل
اور نیک سیرت ہین اور طالب فساد نہین ہین اور ہر چند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہے کہ کوئی اوسمین آ نہین
سکتا ہے لیکن ہمکو یہ خوف ہے کہ ہماری کھیتی اور درخت برباد نہو جاوین اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کر لیوین تو
اسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہے کسواسطے کہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہوویگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا
توڑ دینگے اور اگر اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اونکی طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سنکر
قوم اوسکی خوش ہوئی اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا اینکہ خالد بن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہوکر
اونکی خدمتگذاری کی اور خالد بن الولید نے اوسکو قبول کیا اور اونسے تین سو اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کرکے
صلحنامہ لکھدیا اور اونسے اسباب خورونوش واسطے زاد راہ کی مول لیکر بجانب حوران کے کوچ کیا واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالد بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے پاس پہونچایا ابو عبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمع والطاعۃ للہ ولخلیفۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قبل پہونچنے اس خط کے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو بمعیت چار ہزار سوار کے بجانب بصری روانہ کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ وہان پہونچکر اوسکی حوالی مین
اوترے تھے اور وہان کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور
پچھلی کتابین اور گذرے ہوے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈیل ڈول کا اور برقی تمام بلاد
شام سے اوسکے پاس آتے تھے اور اوسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اوس سے حکمت کی باتین سنتے تھے

اور شہر بصرہ بہت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا اوسمین بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے
مع اپنے اسباب تجارت کے اوسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ بایام موسم ایک لوہے کی کرسی اوسکے
واسطے بچھائی جاتی تھی اور وہ اوسپر بیٹھکر کلمات علم اور حکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اوسکی ڈیل ڈول کو
دیکھتے تھے اور اوسکی باتین سنتے تھے پس ایسے ہی وقت اور حالت مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر
وہان پہونچے پس حاکم مذکور ہنگامہ آمد لشکر مسلمانان سنکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بلایا سو وہ سب
اوسکے پاس یکجا ہوے اور اوسنے اپنی قوم سے کہا کہ کچھ بات چیت نکرو تم جب تک کہ دیکھین ہم مسلمانون کو اور
سنین اور دریافت کرین اونکی باتون کو اور اونکے مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکار کر
کہا کہ اے گروہ عرب میرا نام روماس ہے اور مین حاکم بصرہ ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمہارے لشکر کے
سردار سے ملاقات کرون پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اوسکے قریب آئے تب اوسنے پوچھا
کہ تم کون ہو شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی اُمّی تھے اور جنکا ذکر
توریت و انجیل مین ہے روماس نے پوچھا کہ اونہون نے کیا کام کیا شرحبیل نے کہا کہ اللہ تعالی نے اونکی
روح کو قبض کرکے اپنے پاس بلا لیا اور اختیار کی اونکے واسطے وہ چیز جو اللہ تعالی کے نزدیک ہے روماس نے
پوچھا کہ اونکے بعد کون شخص اونکی جگہ پر ہوا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد اونکے عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے روماس نے کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تم لوگ
حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام و عراق کے ہوگے اور مین براہ مہربانی تم سے کہتا ہون کہ تمہاری جماعت تھوڑی
اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہے پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ کہ ہم تم سے تعرض نکرینگے اور جانو تم اس بات کو
کہ ابوبکر رضی میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے تو تم سے نہ لڑتے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ اگر اونکے بیٹے بھتیجے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ اونکو بھی عفو نہین کرینگے کیونکہ وہ مکلف ہین اور مامور ہیں
حکم خدا ہین اور یہ معاملہ اونکا ذاتی نہین ہے بلکہ اللہ تعالے نے ہمکو تمہارے جہاد کا حکم دیا ہے اور ہم تم سے
دور نہونگے جبتک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نکروگے یا دین ہمارا اختیار کرو یا جزیہ دو یا ہم سے لڑو
پس روماس نے کہا قسم ہے اوسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تم سے نہ لڑتا کیونکہ
مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم کیا ہین پس مین چاہتا ہون کہ اونکے پاس پلٹ جاؤن اور اونسے بات چیت
کرون اور دیکھون کہ اونکو کیا منظور ہے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس بات مین جلدی کرو کیونکہ
ہم تمسے جنگ مین جلدی ضرور کرینگے یعنی لڑائی یا جزیہ یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا اور
اونکو یکجا کرکے کہا کہ اے اہل دین نصرانیہ و شہر کے تم جانو تم اس امر کو کہ جو تمہاری کتابون مین ذکر ہے

اہل عرب کا تمہارے شہرون مین اور لوٹنا اونکا تمہارے مالون کو اور مار ڈالنا اونکا تمہارے بہادرون کو لکھا ہے اوسکا وقت یہی ہے اور تم لوگ جماعت اور لشکر مین رومیون سے بڑھکر نہین ہو جو وہ خود اور اوسکے ساتھی بہادر ارض فلسطین مین ایک چھوٹی جماعت مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور مین نے سنا ہے کہ اونمین سے ایک شخص نے جسکا نام خالد بن الولید ہے عراق کی طرف سے خروج کیا ہے اور اوسنے ارکہ اور تدمر اور حوران کو فتح کرلیا ہے اور عنقریب تمہاری طرف پہونچیگا پس بہتر یہ ہے کہ ہم اہل عرب کیواسطے ادای جزیہ قبول کرین اور جانون سے محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب روماس کی قوم نے یہ تقریر سنی اوسکے قتل پر آمادہ ہوے روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ مین نے اس قصد سے یہ بات کہی تھی کہ تمہاری غیرت اور حمیت بہ نسبت تمہارے دین کے دیکھون ورنہ مین تمہارے ساتھ ہون اور تمہارے آگے ہونگا **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ بعد اس گفتگو کے رومی مستعد بہ جنگ اور سب کے سب زرہین سابری پہنکر آمادہ حملہ ہوے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ وَاَحَبُّ مَا اِلَى اللّٰهِ قَطْرَةُ دَمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ دَمْعَةٌ جَرَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ جَاهِدُوا الْعَدُوَّ وَارْمُوا السِّهَامَ وَلْتَكُنْ مُجْتَمِعَةً فَاِنَّهَا لَنْ تَخِيْبَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۵ پھر حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصرہ پر واحد بن رویم العبسی نے روایت کی ہے کہ بصرے کی لڑائی مین شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہم مین طمع کرکے بارہ ہزار رومیون سے حملہ کیا اور ہم لوگ اونکے بیچ مین اسطرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ اونٹ کے پہلو مین ہوتی ہے پس ہم لوگون نے اونکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادہ موت اور عالم آخرت کے واسطے صبر کرتا ہے اور ہمارے اونکے بیچ مین لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنون نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کیطرف دونون ہاتھ اوٹھائے یہ دعا پڑھتے تھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قَدْ وَعَدْتَنَا عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ بِفَتْحِ الشَّامِ وَفَارِسَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ يُّوَحِّدُكَ عَلٰى مَنْ يَّكْفُرُ بِكَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ پس قسم ہے خدا کی کہ تمام نہین کیا تھا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال گذرا کہ رومیون نے ہمکو گھیر لیا تھا اور اپنی دلون مین نا امید جان سے ہوچکے تھے اپنے کو پھر کہ دفعتہ دیکھا ہمنے ایک غبار کہ قریب ہوا ہمسے حوران کی طرف سے گویا وہ غبار ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہمسے دیکھا ہمنے تیز اور سبک چلنے والے گھوڑے اور دکھائی دیے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے

ہماری طرف اونمین سے دو سوار کہ ایک اونمین کا یہ کہتا تھا اے شرحبیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالی کے
مین شہسوار مشہور ہوا ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہون
پھر قوم لخم اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب پہونچے اور بلند دکھائی دیا عالیشان لشکر کا جسکا نام رایت العقاب تھا
اور رافع بن عمیرۃ الطائی اوسکو اوٹھائے ہوئے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ ٹھنڈھی
اور بہت ہوگئین آوازین رومیون کی جسوقت سنی اونہون نے آواز بلند خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون
آکر ایک دوسرے کو سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نہین جانتا تھا تو کہ
یہ ایام یکجا ہوے ہین اہل شام اور حجاز اور عراق کے بیچ اور اسمین لشکر رومی اور سردار اونکے یکجا ہوتے ہین اور کیونکر
غرور کیا تم نے اپنی نفس پر اور اپنے ساتھیون پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے یہ بات موجب حکم ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے کی ہے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہین لڑائی کا ڈھنگ نہین جانتے ہین پھر
خالد بن الولید نے لوگون کو آرام حاصل کرنیکا حکم دیا پس اوترے وہ لوگ اور آرام دی بعضون نے بعض کو اپنے
توشے سے پس جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ جنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہمکو اور ہمارے
جانورون کو تھکا ماندہ سمجھکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس سوار ہوئے
مسلمان مسلح ہوکر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو بجانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے
مقرر کیا اور ضرار بن الازور کم سن اور لڑائی مین دلیر تھے اور اونکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور پیادہ فوج پر
عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر [illegible] اور تھوڑے سے لشکر پر مسیب بن عتبہ اور تھوڑی جماعت پر
مذعور بن غانم الاشعری کو مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کرون تم سب بھی برابر حملہ کرو واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ بعد اس تقسیم اور ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور عبد الرحمن
بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا مسلمانون نے حملہ کرنیکا کہ دفعتہً رومیون کی صفین پھٹ گئین
اور اونمین سے ایک سوار بھاری تن بڑے ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور حریر اور یاقوت
چمکتے تھے نکلا اور دونون لشکرون کے بیچ مین آیا اور بزبان عربی کہنے لگا کہ اے گروہ عرب تم مین سے جو سردار ہو
میرے مقابلے مین آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اوسکے
نزدیک گئے اونسے پوچھا کہ تمہین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہین اور
مین اونکا سردار جبھی تک ہون کہ اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالی کی ہووے تو میری
حکومت اونپر نہین رہیگی بطریس نے کہا کہ مین ایک شخص ہون دانایان اور بادشاہان روم سے ہون اور بات
دانشمند پر چھپی نہین رہتی اور مین نے پچھلی کتابون اور گذرے ہوئے عالمون اور اخبار مین پڑھا ہے کہ اللہ تعالی آپ

قریشی عربی مبعوث کریگا جنکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ہمارے پیغمبر ہیں رو ماس نے
پوچھا کہ آیا اللہ تعالی نے کوئی کتاب تمپر نازل کی ہے خالد بن الولید نے کہا ہان اور نام اوسکا قرآن ہے رو ماس نے کہا
کہ آیا شراب تمپر حرام کی گئی ہے خالد بن الولید نے کہا ہان جو شخص شراب پیتا ہے ہم اوسپر حد جاری کرتے ہین اور جو زنا
کرتا ہے ہم اوسپر دُرّے لگاتے ہین اور اگر مرد زن دار یا عورت شوہر دار زنا کرتے ہین تو اونکو ہم بموجب حکم خدا کے
سنگسار کرتے ہین پھر روماس نے پوچھا کہ آیا نماز تمپر فرض ہوئی ہے خالد بن الولید نے کہا ہان پانچ وقت کی نماز
ہمپر فرض ہوئی ہے روماس نے کہا تم لوگ حج کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان روماس نے کہا تمپر جہاد فرض کیا گیا ہے
خالد بن الولید نے کہا ہان اگر ہمپر جہاد فرض نہوتا تو ہم تم لوگون سے لڑنیکو نہ آتے پھر روماس نے کہا کہ مین خوب اور
تحقیق جانتا ہون کہ تم لوگ حق پر ہو اور مین تمکو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کو تمہاری طرف سے مین نے ڈرایا
اور دھمکایا لیکن اونھون نے نمانا اور مین اونسے ڈرتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا روماس سے
کہ کہہ تو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
کہ اسکے کہنے سے ہمارا تیرا حال برابر ہو جاوے پس روماس نے کہا کہ اگر مین مسلمان ہو جاؤن تو مجھکو اس امر کا ڈر ہے
کہ میری قوم مجھکو مار ڈالینگے اور میرے لڑکے بالون کو قید کر لینگے لیکن مین جاتا ہون اپنی قوم کے پاس کہ
دھمکاؤن اور ترغیب دون مسلمان ہونے کی اونکو شاید اللہ تعالے راہ راست پر لاوے اونکو پس خالد بن الولید نے
روماس سے کہا کہ اگر تو بدون لڑے بھڑے ہمسے اپنی قوم کے پاس چلا جائیگا تو مجکو تیرے واسطے اونکی طرف سے
ڈر ہے پس مین تجھپر حملہ کرتا ہون اور تو مجھپر حملہ کرتا کہ قوم تیری تہمت سازش کر لینے کی تجھپر نکرین پھر اسکے بعد اپنی قوم
کے پاس جانا راوی نے بیان کیا ہے کہ اس گفتگو کے بعد آپسمین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوکر دونون لشکرون کو
لڑائی کے ڈھنگ دکھائی یہانتک کہ بچا یا روماس نے اپنے تئین اور کہا کہ تم مجھپر شدت کرو حملے مین تاکہ مین پیٹھ پھیر کر
بھاگ جاؤن اور مین ڈرتا ہون تمہارے واسطے ایک سردار سے جسکو بادشاہ نے میری کمک کے واسطے بھیجا اور
نام اوسکا دریجان ہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالے مجکو اوسپر غالب کریگا اور مدد دیگا پھر خالد
بن الولید نے روماس پر حملہ مین شدت کی یہانتک کہ روماس بھاگ کر اپنی قوم مین پہونچا لوگون نے اوس سے حال پوچھا
اوسنے کہا کہ اہل عرب بڑے مضبوط و بہادر ہین تم اونکی لڑائی مین طاقت ٹھہرنے کی نہین رکھتے ہو اور بالضرور وہ لوگ
مالک ملک شام تا تختگاہ بادشاہ کے ہو جاوینگے پس ڈرو تم اللہ تعالی سے اور اہل عرب کی اطاعت قبول کرو اور جو بات
اہل مکہ اور تدمر اور حوران نے کی ہے تم بھی وہی کرو اور مین تمہاری بہتری کا خواہان ہون پس قوم نے اوسکو جھڑکا اور
اوسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور اگر خوف بادشاہ کا مانع نہوتا تو مار ڈالتے پھر اوسنے کہا کہ تو شہر مین جا کر اپنے مکان مین ٹھہر رہ
ہم اہل عرب سے لڑینگے پس روماس اونکے پاس سے چلا گیا اور یہ قوم اوسکی مین خوشی اور آرزو تھی اور اوسنے اپنے دل مین تصور کیا تھا

کہ شاید اللہ تعالیٰ خالد بن الولید کو فتح دیوے تو ہم اپنی لڑکے بالے لیکر جہاں وہ جاوین وہاں چلا جاوین پھر اہل
بصرے نے دریحان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور اوس سے کہا کہ جب ہم مسلمانوں کی لڑائی سے فراغت پاوینگے اوس وقت تیرے ساتھ
بادشاہ کے پاس جاکر روماس کی معزولی اور تیری منصوبی کی درخواست کرینگے کیونکہ تو بہ نسبت روماس کے بڑا مضبوط
اور دانشمند ہے دریحان نے اون سے پوچھا کہ تمہارا مقصد کیا ہے اونھوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ حملہ کر تو مسلمانوں کے
لشکر پر اور اونکے سردار سے مقابلہ کریں اگر غالب ہو جاویگا تو اونکے سردار پر تو باقی لوگ اونکے بھاگ جاوینگے راوی نے
بیان کیا ہے کہ بعد اس گفتگو کے دریحان زرہ وغیرہ ہتھیار اور لباس پہن کر نکلا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
اپنے مقابلہ میں طلب کیا پس عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے خالد بن الولید سے کہا کہ تم سردار
لشکر کے ہو اور بقا و ثبات ہمارا سب کا تمہارے سبب سے ہے اور میں اس دشمن کا مقابلہ کرونگا پھر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ
نے لشکر سے نکلکر دریحان پر حملہ کیا اور طرفین سے معرکہ آرائی ہوئی اور دونوں لشکروں کے لوگ گرد میں اونکی اور اونکی
لڑائی دیکھتے تھے پس تھوڑے سے عرصے میں دریحان تھک کر بھاگ نکلا اور گھوڑا اوسکا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے گھوڑے
سے زیادہ دوڑنے والا تھا اسوجہ سے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بچکر اپنی قوم میں پہونچ گیا پس اونکی قوم
نے پوچھا کہ کیا سبب تیرے پھر آنیکا دشمن کی لڑائی سے اوس نے کہا کہ دشمن نے مجھپر شدت کی پس میں نہ ٹھہر سکا اور
بھاگا اگر تم سب دشمن پر حملہ کرو پس اللہ تعالیٰ نے رومیوں کے دلوں میں رعب اور دہشت ڈال دیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کو یہ بات معلوم ہو گئی پس حملہ کیا خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور قیس بن ہبیرہ
اور شرحبیل بن حسنہ اور رافع بن عمیرہ الطائی اور مسیب بن نجبہ الفزاری اور عبد الرحمن بن حمید الجمحی رضی اللہ عنہم
اور سب مسلمانوں نے پس جب اہل بصری نے مسلمانوں کو حملہ کرتے دیکھا اور سمجھے کہ ضرور لڑنا ہوگا پس آگے بڑھے
اور ظاہر ہوا اہل انجیل رومیوں کا اور کھینچے اونکی ناقوس دیوار قلعہ کے اوپر اور شور کیا راہبوں نے ساتھ کلمہ کفر کے پس دعا کی
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْجَاسِ يَبْتَهِلُوْنَ اِلَيْكَ
بِكَلِمَةِ كُفْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ مَعَكَ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَنَحْنُ نَبْتَهِلُ اِلَيْكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَّا انْصُرْتَ هٰذَا الدِّيْنَ عَلٰى اَعْدَائِكَ الْكَافِرِيْنَ
اور مسلمانوں نے اس دعا پر آمین کہی پھر سبھوں نے ملکر حملہ سخت کیا اور اہل بصری کو اوس حملہ سے یہ معلوم ہوا کہ گویا دیوار
شہر پناہ کی گر گئی پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور باقی رنگی زمین مردوں کی لاشوں سے بھری ہوئی اور
اور بعضوں نے اونمیں سے دروازوں شہر پناہ پر بعضوں کو مار ڈالا پس جب وہ لوگ شہر میں پہونچ گئے اور برجوں پر قرار پکڑا اور
بیرق اور صلیبان کو بلند کیا اور اپنی جانوں کو بچایا تب ارادہ اس بات کا کیا کہ بادشاہ کو اس حال سے اطلاع دیوین تاکہ
وہ لوگ بھیجکر اونکی کمک کرے عبد اللہ بن رافع نے روایت کی ہے کہ جب اہل بصرہ شہر میں جاکر شہر پناہ کی دیوارون

چڑھ گئے ہم لوگ اونکے تعاقب سے بلٹے اور اپنے بعض ساتھیون کو مفقود دیکھا پس پایا انہی دو سو تیس آدمیون کو اپنی جماعت سے مقتول کہ اکثر اونمین کی قوم بجیلہ اور ہمدان سے تھی اور منجملہ رؤسا ہمارے لشکر کے بدر بن حرملہ اور علی بن رفاعہ اور مازن بن عوف اور سہل بن ناشط اور جابر بن مرارہ اور ربیع بن حامد اور عباد بن بشر شہید ہوے اور لوٹا مسلمانون نے اموال اہل بصری کا اور نماز پڑھی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے شہیدون پر اور دفن کرا دیا اونکو پھر جب ایک ربع حصہ رات کا گذرا تب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور ضرار بن ازور مالک اشتر نخعی اور پانسو سوار نے لشکر جمعیت سے نگہبانی لشکر کیواسطے گشت کرنا شروع کیا اور یہ لوگ لشکر کے گرد گھوم رہے تھے کہ دفعتہً گھوڑے سوارون کے چوکنے ہوے اور بولنے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہوگئے مسلمان اور ادھر ادھر دیکھنے لگے دیکھا ایک شخص رومی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا بالون کا مثل کمل کے پہنے تھا پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اوسکی طرف پیش قدمی کر کے چاہا کہ اوسکو پکڑ لیوین پس اوس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ مین روماس حاکم بصری کا ہون پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اوسکو ساتھ لیکے خالد بن الولید کے پاس گئے پس خالد بن الولید نے اوسکو پہچانا اور پس روماس نے کہا کہ ای امیر لشکر مسلمانون کو میری قوم نے مجھکو نکال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکان مین بیٹھ رہ ورنہ ہم تجھکو مار ڈالینگے پس مین اپنے مکان مین جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر پناہ سے ملا ہوا ہے پس جب تاریکی رات کی ہوئی میرے غلام اور اولاد نے بموجب میرے حکم کے شہر پناہ کو کھود کر ایک دروازہ اوسمین کھول دیا سو مین اوسی راہ سے تمہارے پاس اس غرض سے آیا ہون کہ تم میرے ساتھ اون لوگون کو اپنے ساتھیون سے جن پر تمکو اعتماد ہو کہ اگر اللہ تعالی چاہیگا تو وہ شہر پر قابض ہو جاوینگے پس خالد بن الولید نے یہ کلام سنکر سجدہ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ جن پر اونکو اعتماد ہو اونمین سے ایک سو سوار لیکر روماس کے ساتھ جاوین اور اون سوارون پر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا ضرار بن الازور سے روایت کی ہے کہ مین بھی اوس جماعت مین تھا جو شہر مین داخل ہوئی پس جب پہنچے ہم روماس کی مکان پر کھول دیا اوسنے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور جمع کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور کہا کہ لباس رومیون کا پہن لو پھر پہن لیا ہمنے لباس اونکا پھر بانٹ دیے گئے ہم چارون کنارے شہر مین ہر کنارہ پچیس سوار تھے اور حکم کیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اس امر کا کہ جس وقت تم ہماری تکبیر کی آواز سنو تم بھی تکبیر کہو پس جب ہم لوگ بموجب حکم کے روانہ ہوے ہوشیار ہوگئے ہم اپنی جانون سے واسطے حملہ کرنیکے قوم پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیون کے شہر کے کنارون پر خود زرہ پہنکر مستعد کارزار ہوے اور روماس بھی مسلح اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبد الرحمن نے اپنے لباس پر ڈال لیا اور روماس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اوس برج کی طرف چلا جسمین ریحان مع اپنے ہمراہیان کے تھا پس ریحان نے ان دونون کو دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو روماس نے کہا کہ مین بطریق ہون دریحان نے کہا کہ نہ آرام و آسانی ہو تجھکو کیا سبب ہے تیرے آنے کا

اور یہ ساتھی تیرا کون ہے روماس نے کہا کہ یہ میرے دوست ہیں تیری ملاقات کے مشتاق ہو کر آئے ہیں دریجان نے کہا کہ تجھے وہ کون ہیں روماس نے کہا کہ عبد الرحمن ابن ابی بکر صدیق خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور تیرے پاس اس واسطے آئے ہیں کہ تیری روح کو دوزخ میں بھیجیں پس جب دریجان نے یہ کلام سنا چاہا اونپر حملہ کرے مگر اوسکے دل نے نامردی سے نہ مانا اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے جلدی سے تلوار کا وار اوسکے شانے پر مارا پس گر پڑا وہ بیہوش اور مردہ ہو کر زمین پر راوی نے بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے آواز تکبیر بلند کی وقت مار ڈالنے دریجان کے اور روماس نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیروں کی سنکر شہر کے کناروں سے تکبیریں کہنے لگے اور جواب دیا اونکی تکبیروں کا پتھروں اور پہاڑوں اور درختوں اور چرندوں نے اور سنا لوگوں نے آبادیوں سے اور کہا اونہوں نے کہ اے معبود اور مالک ہمارے کیا خوش اور پاک ہے ستائش تیرے نام اور ذکر کا اور کون شخص ہم میں سے تیری حقیقت تعریف میں قیام کر سکتا ہے اور تحقیق ستائش کیا ہے تو حمید کو اور دیکھا تو نے بہتر سے شکر کرنیوالوں اور بزرگداشت کرنیوالوں کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب تکبیر کہی مسلمانوں نے اطراف ابصرہ کے رکھا اونہوں نے تلوار کو رومیوں میں اور قتل کرنا شروع کیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر سنکر مع اپنے ساتھیوں کے شہر میں پہونچے پس جب دیکھا اہل بصرہ نے اپنے شہر کو کہ وہ فتح کر لیا گیا از روئے غلبہ کے تلوار سے شور و غل مچایا سب مردوں اور عورتوں اور لڑکوں نے پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں روماس نے کہا کہ امان چاہتے کرتے ہیں پس کہا خالد بن الولید نے کہ اوٹھا لو اونکے اوپر سے تلوار کو پس اوٹھا لیگئی تلوار اور خالد بن الولید نے اونکو امان دی پس صلح کیا اہل بصرہ نے ساتھ خالد بن الولید کے کہا کہ اگر ہم تم سے مصالحہ کر لیتے تو نوبت اس حال کی نہ آتی خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالی کا حکم ٹلتا نہیں ہے پھر اہل البصرہ نے خالد بن الولید سے پوچھا کہ کس شخص کی راہ بتلانے سے تمہیں ہمارا شہر فتح کیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حیا سے نام روماس کا نہیں بتلایا پس روماس اوٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے دشمنان خدا میں نے بلحاظ خوشنودی خدا اور بغرض جہاد کے راہ بتلائی اہل البصرہ نے کہا کہ کیا تو ہمارے دین پر نہیں ہے روماس نے کہا کہ اے میرے اللہ شکر ہے تجھکو ان لوگوں کے دین منکر صلیب اور اوسکی پرستش کرنیوالوں کا ہوں میں نے یہ کام واسطے رضامندی اللہ اور بنابیت و غرض جہاد کرنیکے پھر کیا ہے راضی ہوا میں اور کہا میں نے اللہ تعالی کو پروردگار اپنا اور اسلام کو دین اپنا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اپنا اور کعبے کو قبلہ اپنا اور قرآن کو پیشوا اپنا اور مسلمانوں کو بھائی اپنا یہ سنکر وہ لوگ روماس سے ناراض ہوئے اور ارادہ برائی کا اوسکے ساتھ کیا پس روماس نے خالد بن الولید سے کہا کہ میں اس شہر میں ان لوگوں کے ساتھ نہ رہونگا اور جہاں کہیں تم جاؤ گے میں بھی تمہارے ساتھ چلونگا اور جب کل ملک شام تمہارا دخل ہو جائیگا پھر اپنے وطن کو لوٹونگا کہ گھر کی الفت اور چاہ دل سے کب ہو سکتی ہے واقدی رحمہ اللہ نے عمر بن الرفیع بن ... سے روایت کی ہے کہ ... کل ... انہوں نے شام کی شہر ... اور ... جب تمام ملک شام فتح ہو گیا ...

ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت مین روماس کو بصری کا حاکم مقرر کیا اور روماس تھوڑے دن وہان کی حکومت کرکے ایک بیٹا چھوڑ کر مرگیا **واقدی رحمہ اللہ نے بیان** کیا ہے کہ پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند اشخاص اپنے ہمراہی کو واسطے امانت روماس کی بضرورت نکالنے اور اوٹھانے مال و اسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس اون لوگون نے امانت روماس کی کی کہ اوسی حال مین لوگون نے روماس کی زوجہ کو روماس سے لڑتے جھگڑتے دیکھا مسلمانون نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے اوسنے کہا کہ میرا فیصلہ تمہارے لشکر کے سردار کے پاس ہوگا پس مسلمان اوسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اوسنے نالش کی اور ایک شخص رومی واقف زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے اوسکے مطلب کو بیان کیا کہ یہ عورت اپنے شوہر روماس پر نالشی ہے خالد بن الولید نے بواسطہ اوس رومی کی عورت سے سبب نالش کا پوچھا اوسنے بواسطہ ترجمان کے بیان کیا کہ حال میرا یہ ہے کہ رات کو مین نے بحالت خواب ایک شخص نہایت خوبصورت کو مثل ماہ شب چہاردہ کے دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ یہ شہر بصرہ اور تمام ملک شام اور عراق اسی گروہ عرب کے ہاتھ سے فتح ہوگا مین نے اون شخص سے پوچھا کہ آپ کون ہین اونہون نے فرمایا کہ مین **محمد رسول اللہ** ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر مجھکو بجانب اسلام کے دعوت فرمائی اور مین نے اسلام قبول کیا پھر مجھکو آپ نے دو سورتین قرآن مجید کی سکھائین پس خالد بن الولید نے یہ کلام اوسکا سنکر تعجب کیا اور بواسطہ ترجمان کے اوس سے کہا کہ وہ دونون سورتین پڑھ پس اوسنے **سورۃ فاتحہ** اور **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھکر سنائین اور خالد بن الولید کے ہاتھ پر اپنے اسلام کو تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر یا مجھکو چھوڑ دے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام اوسکا سنکر ہنسے اور کہا **سُبْحَانَ مَنْ وَفَّقَهُمَا** پھر بواسطہ ترجمان کے اوس عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھسے پہلے مسلمان ہوچکا ہے یہ سنکر وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید نے اہل بصری سے جس مقدار پر چاہا مصالحہ کر لیا اور اونکی خاطرداری کی اور ارادہ امر کا کیا کہ ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کرین تاکہ وہ قوم اپنے مطلب اوس سے کہتے رہین پس باتفاق راے اونکی ایک شخص کو اونپر حاکم کیا پھر ایک خط مشعر فتح بصرہ بنام ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لکھا اور اوسمین یہ بھی لکھا کہ مین بجانب دمشق کوچ کرتا ہون تم وہان مجھسے آملو اور ایک خط بنام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ان الفاظ اور عبارت سے لکھا **فَقَدْ سِرْتُ اِلَى الشَّامِ كَمَا اَمَرْتَنِيْ وَقَدْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ تَدْمُرَ وَاَرَكَةَ وَحَوْرَانَ وَسَخْنَةَ وَبُصْرٰى وَيَوْمَ كَتَبْتُ اِلَيْكَ هٰذَا الْكِتَابَ اَرْتَحِلُ اِلٰى دِمَشْقَ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ النَّصْرَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ** اور یہ خط دونون ساتھی روانہ کرکے بجانب دمشق کے کوچ کیا اور ایک گانون مین جسکو ثنیہ کہتے ہین پہونچکر توقف کیا اور اپنے نشان کو جسکا نام **رایۃ العقاب** تھا گاڑ دیا پس اوس جگہ کا نام ثنیۃ العقاب رکھا گیا پھر وہان سے بجانب غوطہ کوچ کیا اور ایک دیر

اوتری کہ وہ ابتک مشہور ہے دیر خالد ہے اوحال دمشق کا یہ تھا کہ قرب وجوار سکے لوگ بہ انتہا وہان یکجا ہوی تھی اور بارہ ہزار سے زیادہ اوسمین سوار تھی اور اونہون نے شہر پناہ کو نشان اور بیرقون اور صلیبان سے آراستہ کیا تھا اور خالد بن الولید نے انتظار آنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اونکے ساتھیون کا اوس دیر مین قیام کیا ہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ارکہ اور تدمر اور حوران وبثنیہ وبصرے کو فتح کر کے بجانب دمشق متوجہ ہوی تب اپنے سرداروں کو یکجا کر کے کہا کہ جو مین تمسے کہتا تھا اور تمکو ڈراتا تھا وہ تمنے کچہ نہ مانا اور نہ سنا اور اہل عرب تدمر اور ارکہ وحوران وبثنیہ وبصرہ فتح کر کے متوجہ دمشق ہوی ہین پس اگر دمشق کو بھی فتح کر لیا تو بڑی مصیبت کی بات ہے کہ شہر دمشق ملک شام کا بہشت ہے اور مین نے اہل دمشق کے پاس دو چند مسلمانون کا اپنا لشکر بھیجا ہے پس تم مین سے کون شخص انکے مقابلے کا قصد کریگا اور کفایت کریگا مجکو اونکے کام مین کہ جو شخص اونکو ہزیمت دیوےگا مین کل محصول ان شہرون کا جو مسلمانون کے قبضے مین ہین اوسکو معاف کر دونگا پس منجملہ اوسکے سردارون کے ایک شخص جسکا نام کلوص تھا اور اوسکی بہادری اور شجاعت اوسکے زمانے مین جب کسری بادشاہ فارس نے قصد لینے ملک شام کا کیا تھا ظاہر ہوئی تھی بولا کہ ای بادشاہ مین مسلمانون کے لیے کافی ہون اور مقابلہ کر کے اونکو بھگا دونگا ہرقل نے یہ کلام اوسکا سنکر ایک صلیب اوسکو دی اور پانچ ہزار سوار اوسکے ساتھ کیے اور کہا کہ صلیب کو آگے رکھنا کہ یہی تجکو مدد دیگی پس کلوص نے اوسی روز انطاکیہ سے کوچ کیا اور حمص مین پہونچا اور اوس مقام کو ہتھیار اور لوگون سے بھرا پایا اور جب وہان کے لوگون کو اوسکے آنے کی خبر پہونچی نکلے وہ لوگ اوسکی ملاقات کے واسطے اور اپنے آگے لیا اونھون نے قسیسون اور راہبون کو ساتھ خوشبودار جلتی ہوئی چیزون کے اور انجیل اونکے پاس تھی پس آئے وہ آگے اوسکے لشکر کے اور جھنڈے کا اوسپر پانی معمودیہ کا اور اوسکی فتح کیواسطے دعا مانگی پس کلوص ایک شب اور روز وہان مقیم رہکر بجانب شہر بعلبک کے روانہ ہوا اور وہان کے لوگ بھی مثل اہل حمص کے اوسکے ساتھ پیش آئے پھر شہر بعلبک مین پہونچا پس وہان کے لوگ اور عورتین منہ پیٹتی اور بال نوچتی ہوئی مثل فریادیون کے اوسکے پاس آئین اور بیان کیا کہ اہل عرب نے ارکہ وتدمر وحوران وبصری کو فتح کر لیا ہے اور ہمنے سنا ہے کہ وہ لوگ ارادہ دمشق کا رکھتے ہین کلوص نے کہا کہ مجکو تو یہ معلوم ہے کہ وہ لوگ بمقام جابیہ ہین اور مین متعجب ہون کہ اون لوگون نے کیونکر شہرون اور قلعون پر قدرت حاصل کی اہل بعلبک نے کہا کہ سچ ہے وہ لوگ تو اپنی جگہ پر یعنی جابیہ مین ہین اور جسنے کہ یہ مقامات یعنی ارکہ وغیرہ فتح کیا ہے یہ شخص عراق سے آیا ہے اور نام اسکا خالد بن الولید ہے کلوص نے کہا کہ اونکی تعداد کس قدر ہے اونھون نے کہا کہ پندرہ سو سوار ہین کلوص نے یہ سنکر کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ مین اوسکا سر کاٹ کر اپنی قنطاریہ کی نوک پر لٹکاؤنگا پھر وہان سے کوچ کر کے بجانب دمشق روانہ ہوا اور دمشق کا سردار جو ہرقل کیطرف سے مقرر تھا اوسکا نام عزرائیل تھا اور وہ رومیون کے نزدیک بہت معزز تھا اور اوسکے ساتھ تیس ہزار سوار اور پیدل تھی پس جب کلوص دمشق مین پہونچا وہانکے بڑے بڑے رئیس اور سردار کلوص کے پاس یکجا ہوے اور بادشاہ کا فرمان در باب ماموری اوسکی واسطے مقابلہ مسلمانون کے

پڑا ماہیں کلوص نے اونسے کہا کہ مین تمہاری طرفسے لڑونگا اور تمہاری دشمنون کو تمہارے شہر سے ہٹادونگا لیکن یہ کام اس امر پر موقوف ہے کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکالدو کہ مین اکیلا اس کام کیلیے رہجاؤن اونہون کہا کہ دشمن ہمارے شہر پر چڑھی آتے ہین پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم عزرائیل کو نکالدین بلکہ ایسے وقت مین اگر دس سردار تم مین سے ملین تو ہم لوگ اونکی خواہش رکھتے ہین اور ہم بقوت اونکی اہل عرب سے مقابلہ کرین پس جب عزرائیل نے یہ حال سُنا کہا کہ جسوقت اہل عرب اس شہر کو محاصرہ کرین تب مین اور کلوص دونون جدا جدا ایک ایک دن اونسے لڑون پس ہم دونون مین سے جو شخص اہل عرب کو بھگادے وہی حاکم اس شہر کا قرار پاوے اہل دمشق نے اس رائے کو پسند کیا اور اپنی اپنی جگہ پر گئے اور اس گفتگو سے عداوت قلبی باہم کلوص اور عزرائیل کی ہوگئی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ رومی ہر روز باب جابیہ دمشق سے نکلکر واسطے دریافت حال کے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک فرسخ تک جایا کرتے تھے یہانتک کہ آئے اونپر خالد بن الولید جانب ثنیہ سے جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا ہے رفاعہ بن مسلم نے **روایت** کی ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام ثنیہ عقاب آکر اوترے تھے کہ دفعتہً اونہون نے فوج دمشق کو اپنے جانب مثل ٹڈیون کے آتے دیکھا پس یہ امر دیکھکر خالد بن الولید نے ہین کی زرہ سُلیمانی کہ زنانہ تک آتی ہے اور باندھا اپنی کمر کو اپنے عمامے سے اور گلے مین لٹکا لیا اوسکے کنارے کو اور مسلمانون کو آواز دی اور کہا کہ یہ لشکر دشمن کا سوارون اور پیدلون سے آ پہونچا ہے لو تم اونکو جانے نہ دینا اور مدد دو تم خدا کے دین کو مدد دیگا اللہ تعالے تمکو اور ہو تم مصداق اس آیت کے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الٰی اٰخر الآیۃ اور جان لو تم اس بات کو کہ مسلمان بھائی تمہارے جو ابی عبیدہ بن الجراح کے ساتھ ہین وہ تمہارے پاس پہونچ گئے ہین پس مسلمان یہ کلام نصیحت انجام خالد بن الولید کا سنکر جلدی سے مسلح اور سوار ہوکر بجانب دشمن کے متوجہ ہوے یہ حال دیکھکر ٹھہر گیا لشکر رومیون کا سامنے لشکر مسلمانون کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کی ترتیب واسطے لڑائی کے اسطرح کی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی کو میمنہ اور مسیب بن نجبۃ الفزاری کو میسرہ اور دائین بازو پر شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائین بازو پر عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور پیادون پر سالم بن نوفل کو مقرر کیا اور خود مع اپنے ساتھیون کے بیچ مین ٹھہرے اور جب یہ امر کر چکے ضرار بن الازور سے کہا کہ اختیار کرو تم راہ اپنے باپ اور قوم کی اس معاملے مین اور مدد دو تم اللہ کے دین کو کہ مدد دیگا اللہ تعالے تمکو ڈالو تم رعب رومیون مین اپنے حملے سے اور جنبش مین لاؤ اونکے لشکر کو اپنی شجاعت سے پس نکلے ضرار بن الازور مسلمانون کے لشکر سے اس ہیئت سے کہ تھی کپڑے اونکے میلے اور بندھا اونکے سر پر پرانا عمامہ اور اونکی سواری مین ایک بچہ مادہ اسپ لاغر تھی مگر وہ ہوا کی طرح آگے چلتی تھی اور حملہ کیا رومیون کے لشکر پر اور بیچ مین ڈالا اونکی صفون کو اور اس حملے مین چار سو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیادون پر اور اونمین سے چھہ کو مار ڈالا اور اگر رومی تیر اور پتھر نہ چلاتے تو ضرار اونکے مقابلے سے نہ پھرتے پس جب واپس آئے ضرار بن الازور اپنے لشکر مین خالد بن الولید اور مسلمانون نے اونکا شکریہ ادا کیا پھر عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما زرہ پہنکر لشکر سے نکلے

پس خالد بن الولید نے اونسے کہا کہ ای بیٹی صدیق کی رعب ڈال دو تم دشمنو نپر اپنی حملی سی اور پریشان کرو صفین اونکی
اللہ تعالی تم مین برکت عطا فرماوی پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بمثل ضرار کی حملہ اور قتل کفار کرکے مساوات کی پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نی خود حملہ کیا اور طریقہ اپنی نیزہ بازی اور شجاعت کا رومیون کو دکھلایا اور اونکو تعجب مین ڈالا پس
جب کلوص سردار رومیون نی خالد بن الولید کو اسطرح پر دیکھا قرینی سی اونسی جانا کہ مسلمانون کی لشکر کی سردار یہی ہین اور سمجھا کہ
خالد بن الولید میرا ساز و سامان سرداری کا دیکھکر میری ہی اوپر قصد حملی کا رکھتی ہین پس یہ سوچ کر پیچھے کو ہٹا اور خالد بن الولید
نے اوسپر حملہ کیا اور سرداران رومی نی خالد بن الولید کو ڈاٹا اور اونپر تیر اندازی شروع کی مگر خالد بن الولید نی کچھ التفات
نکیا اور گھوڑا اونکا صف دشمنون مین بجلی کی طرح چمکتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نی اس حملی مین دس دمون کو
رومیون سی مار ڈالا پھر پلٹ کر میدان جنگ مین آئی اور پہلی دفعہ سی زیادہ ڈھنگ لڑائی کی رومیون کو دکھائی اور لشکر
رومیون سی اپنی مقابلی کے لیے لڑنے والی کو طلب کیا لیکن کوئی اونمین کا لشکر سی نہ نکلا پس خالد بن الولید نی کہا کہ
مجھ اکیلی کی مقابلی مین تم دو سوار یا چار سوار بلکہ دس تک آکر لڑو مگر کسینے جواب اسکا نہ دیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ خرابی ہو تمکو مین تو اس جگہ اکیلا ہون اور حال یہ ہی کہ لڑائی مین میری لشکر کا ہر ایک آدمی میری برابر ہی واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید کی اس گفتگو کو بعض رومی سمجھی اور بعض نہین سمجھی کہ اسی حالت مین
عزرائیل نی کلوص سی کہا کہ بادشاہ نی تجکو لشکر کا سردار مقرر کرکے اہل عرب سی لڑنے کو بھیجا ہی پس بچانا شہر اور رعیت کا
تیری ذمی ہی کلوص نے جواب دیا کہ تو مجھسے زیادہ اس کام کا مستحق ہی کیونکہ تو پہلی سی اس شہر مین ہی اور تو نی جانا اور
گمان کیا ہی اس امر کا کہ تو بدون حکم ہرقل کی اس شہر سی نہین نکل سکتا ہی پس کیا سبب ہی کہ نہین نکلتا ہی تو عرب کی مقابلی کو
عزرائیل نی کہا کہ میرے اور تیری یہ شرط ہو چکی ہی کہ ایکدن مین لڑون اور ایکدن تو پس آج تو مقابلہ کر کل مین لڑونگا
پس کلوص نی کہا کہ تو مجھسے پہلی اس شہر مین ہی اور مین تجھسے یہ درخواست کرتا ہون کہ آج تو ہی لڑ کل مین لڑونگا پس
گفتگو اونکی طول کو پہونچی تا اینکہ لوگون نی یہ تجویز کیا کہ دونون کی نام قرعہ ڈالا جاوی جس شخص کی نام قرعہ نکلے وہ آج لشکر سے
مقابلہ کرے کلوص نے کہا ایسا نچاہی بلکہ مناسب یہ ہی کہ ہم سب ملکر حملہ کرین کہ اسمین ہیبت کی صورت بنی رہیگی
عزرائیل نی کہا کہ مجکو اس بات سے کچھ مطلب نہین ہی راوی نے کہا ہی کہ کلوص کو اس بات کا خوف پیدا ہوا
کہ اگر بادشاہ کو اس قیل و قال کی اطلاع ہوگی تو اوسکو اپنی مصاحبت سی نکالدیگا اور مار ڈالیگا یہ سمجھکر قرعہ اندازی پر
راضی ہوا اسم قرعہ کلوص کی نام نکلا اور پھر عزرائیل نے اوس سے کہا کہ نکل اور اسکی مقابلی کے اور ظاہر کر اپنی شجاعت کو
جیسا امیر لشکر مسلمانون نے کیا اور مین کل اسکی مقابلی کے نکلونگا اور دونون فریق دیکھین گے کہ ہم دونون مین
کون زیادہ شہسوار اور بہادر ہی واقدی رحمہ اللہ نی روایت کی ہی کہ بعد اس قرارداد کے کلوص نکلا اور
گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی ساتھیون سی کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تم تماشائی میرے ساتھ مقابلی مین رہیو

پس اگر تم مقابلے مین میری جانب سی کچھ کمی اور عجز دیکھو تو حملہ کرکے مجکو بچاؤ ساتھیون نے کہا کہ یہ بات تو عاجزی اور
ڈر کی ہے اسکو فلاح نہین ہے پھر کلوص نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو مین جاتا ہون بدوی ہے اور اوسکی زبان میری
زبان کے خلاف ہے اور مین اوس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہون اور احتیاط کرنا آدمی کیواسطے ایک شئ مضبوط
ہے پس مین ایک شخص کو چاہتا ہون کہ میرے اور اونکے بیچ مین واسطہ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام
جرجیس اور وہ بہت دانشمند اور فصیح تھا کلوص کے ساتھ ہوا اور کہا کہ مین مترجم گفتگو کا ہونگا کلوص نے اوس سے
کہا کہ یقین جان تو اس بات کو کہ یہ شخص بڑا بہادر ہے اہل عرب سے سو اسکے مقابلے مین اگر تو مجکو سست دیکھنا تو میری
اعانت کرنا اور اسکے عوض مین مین تجکو اپنا مصاحب اور وزیر کرونگا اور اس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس
مین اب جاتا ہون مقابلہ کرنیکو اور فریب دیکر پھر آتا ہون اور قریب ہے کہ کل کے دن عزرائیل مقابلے کو نکلیگا پس
مارا جائیگا وہ اور مجکو راحت اور فرصت ملیگی اوسکی تیزی سے جرجیس نے کہا کہ مین تو لڑنا نہین جانتا ہون بات
چیت مین تیری اعانت اور دشمن کے ساتھ فریب کرونگا جہانتک ممکن ہوگا پس اگر یہ امر تجکو منظور نہین ہے تو اپنے دل سے
مشورہ کر کلوص نے کہا افسوس ہے تو یہ چاہتا ہے کہ مجکو دشمن کے حوالہ کردے جرجیس نے کہا کہ تیرا دل یہ چاہتا ہے کہ
تیرے ساتھ دے اور تیری رضامندی مین مین مار ڈالا جاؤن پس جب مین مارا گیا تو تیرا انعام اور احسان میرے
کس کام آویگا پھر کلوص چلکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا اور مسلمانون نے دونون کی طرف دیکھا
اور رافع بن عمیرہ الطائی نے چاہا کہ بڑھکر کلوص پر حملہ کرین پس خالد بن الولید نے اونکو روکا اور کہا کہ تم اپنی
جگہ پر رہو مدد دین کی میرا کام ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب کلوص اور جرجیس
خالد بن الولید کے نزدیک آئے کلوص نے جرجیس سے کہا کہ تو اس سے استفسار کر کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور ہمارے
دبدبے اور کثرت فوج سے اونکو ڈرا اور دریافت کر کہ اونکا ارادہ کیا ہے پس جرجیس قریب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کے آیا اور کہا کہ اے اعرابی مین تمسے ایک مثال بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ہماری تمہاری مثال ایک شخص کی
مثل ہے کہ اوسکے پاس کچھ بکریان تھین اور اوسنے چرانے کے واسطے چرواہے کو سپرد کیا اور چرواہا بڑا
ڈرپوک والا تھا اور یہ جانور درندے کے مقابلے کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس ایک درندہ جانور ہر روز آکر ایک بکری
اوٹھا لیجاتا تھا یہانتک کہ بکریان کم ہوگئین اور وہ درندہ جانور اس امر کا عادی ہوگیا تھا اسوجہ سے کہ کوئی
روکنے والا نہ پاتا تھا پس جب بکریون کے مالک نے یہ حال دیکھا معلوم کیا اوسنے اس بات کو کہ یہ چرواہے کی
سستی اور غفلت سے ہے پس مالک نے ایک شخص مضبوط کو بکری چرانے پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریون کے
گرد پھرتا تھا کہ اسی حالت مین وہ جانور درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اوس نگہبان نے حملہ کرکے برچھی سے
جو اوسکے ہاتھ مین تھی اوس جانور کو مار ڈالا پھر بعد اوسکے کوئی درندہ جانور بکریون کے قریب نہین آتا تھا پس

ایسا ہی حال تمہارا ہی کہ ہمنے تمہارے معاملے مین سستی کی اسوجہ سے کہ تم لوگ ہمارے نزدیک ایک گروہ ضعیفا
ہوسکے ننگے محتاج تھے اور غذا تمہاری چینا او رجَو اور روغن زیت وغیرہ تھی پس جب تم ہمارے شہرون مین
آئے اور ہماری غذا ئین کھائین تب سیر ہوگئے ہمپر پس پہونچے تم جہانتک پہونچے اور کیا تمنے جو کیا اور
اب بادشاہ نے تمہارے مقابلے کیواسطے ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ وہ آدمیون مین نہین شمار کیا جاتا ہے اور
نہین پروا رکھتا ہی بہادرون کی اور وہ یہی شخص ہی جو میری جانب مین موجود ہی پس ڈرو تم اوس سے ایسا نہ
کہ پہونچے تمکو اوس سے وہ چیز کہ پہونچی اوس مضبوط نگہبان بکریون سے شیر کو اور اس شخص نے مجھسے یہ کہا ہے
کہ مین بلطف و مہربانی تمسے بات چیت کرون پس بیان کرو تم کہ ہمسے کیا چاہتے ہو اور کیا مانگتے ہو کسواسطے
کہ ایسے دریا مین تم لوگ در آئے ہو کہ جو شخص اوسمین در آتا ہی اوسکی لہرون مین ڈوب جاتا ہی اور جو پانی اوسکا
پیتا ہی اوسکے حلق مین وہ پانی پھنس جاتا ہی پس اگر تم مسلمانون کے لشکر کے سردار ہو تو اپنے دل اور مسلمانون کے
اس امر مین گفتگو اور مشورہ کرو پیشتر ازین کہ حملہ کرے یہ شیر تمپر اور پھاڑ ڈالے تمکو اپنے چنگل سے پس جب خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ نے یہ کلام جرجیس کا اور فصاحت بیانی اوسکی سنی کہا کہ ای دشمن خدا ہمارے واسطے تو مثلین
بیان کرتا ہی قسم ہی خدا کی کہ نہین سمجھتے ہین ہم تمکو اپنے نزدیک لڑائی مین مگر مثل شکاری اون چڑیون کے
جو اوسکے جال مین پھنسی ہون اور وہ شکاری پکڑ لیتا ہی داہنے اور بائین سے کیونکہ اونمین گھبراتا ہی اونکی کثرت
سے پکڑ لینے مین اور جو تو نے ہمارے شہر اور وہان کی تنگدستی کا ذکر کیا سو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے بیان کیا
لیکن اللہ تعالی نے ہمکو اوس سے بہتر عنایت کیا ہی اور جَو کے عوض مین گیہون اور فواکہ اور روغن اور شہد ہمکو
عطا فرمایا ہی اور یہ ملک ہماری زمین ہی کہ ہمارے پروردگار نے اوسکو ہمارے واسطے پسند کیا ہی اور اوسکا
وعدہ بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تھا اور جو تو ہمارے قصد اور ارادے کا حال پوچھتا
سو ہم تین باتین چاہتے ہین یا اسلام قبول کرو یا جزیہ دو یا لڑو حتی یحکم اللہ بیننا وھو خیر
الحاکمین اور جو تو نے عظمت اور بڑائی اس شخص بد کی بیان کی سو وہ ہماری نگاہ مین سب گھوڑون کا
گھوڑا ہے پس اگر وہ بادشاہ کا کارندہ ہے تو ہم دین اسلام کے کارندے ہین اور ہم حاکم تدمر اور ارکہ اور
حوران اور بثنیہ اور بصرے کے ہین اور نام میرا خالد بن الولید ہی پس جرجیس یہ کلام خالد بن الولید کا سنکر
پیچھے کو ہٹا اور خوف سے رنگ اوسکا بدل گیا کلوص نے یہ حال اوسکا دیکھکر کہا کہ پہلے تو مین نے تجکو اس
معاملے مین ایسا دیکھا تھا جیسا شیر حملہ کرتا ہے اب کیا سبب ہے کہ تجکو گھبرایا اور پیچھے پھرتا دیکھتا ہون
جرجیس نے کہا قسم ہے اپنے دین کی مجکو کہ مین اس شخص کو اوباش آدمیون سے سمجھتا تھا اور مین نہین جانتا تھا
کہ یہ شخص مثل بلند سینگ مارنیوالے کے ہے اور یہ شہسوار اور پراگندہ لوگون کا ہے یہ سردار اس قوم کا

جسنے زمین کو شر سے بھر دیا ہے پس تو اوسکی طرف متوجہ ہو اور اپنی شجاعت ظاہر کر پس جب کلوص نے یہ ذکر
خالد بن الولید کا سنا ڈر گیا اور کانپنے لگا اپنے زمین پر مثل اوس شاخ درخت کے جو ہوا سے تندسے ہلتی ہے
اور کہا کہ اے جرجیس درخواست کر تو اس سے کہ لڑائی تو کل صبح پر اوٹھا رکھیں جرجیس نے کہا کہ میں درخواست تو کرونگا
لیکن میں گمان نہیں کرتا ہون کہ وہ اس درخواست کو منظور کریں پھر جرجیس نے خالد بن الولید کیطرف
متوجہ ہوکر کہا کہ اے سردار اپنی قوم کے میرا ساتھی تم سے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہے کہ وہ پلٹ جاوے اپنی قوم
کے پاس اور جس امر کے تم خواہان ہو اوس بارہ میں اپنی قوم سے مشورہ کرے خالد بن الولید نے کہا
کہ تو مجھسے فریب کرتا ہے حالانکہ میں خود فریب کی ہون اور تمہارا اچنبا بہت دور ہے پھر تانا خالد بن الولید نے
اپنے نیزے کو جرجیس کی طرف پس جرجیس نے جب نیزے کو دیکھا خوف سے زبان اوسکی بند ہو گئی اور مجھی کو
بھاگا پھر خالد بن الولید نے کلوص کو مقابلے کیواسطے طلب کیا اور حملہ کیا اوسپر تا قرب لشکر روم کے یہانتک
کہ بھاگنے نہ پایا اوسکو پس جب کلوص نے یہ حال دیکھا آمادہ جنگ ہوکر خالد بن الولید پر حملہ اور اونکی لڑائی میں
صبر کیا اور دونون نے آپسمین ایسی نیزہ بازی کی کہ گرمی اوسکی چنگاری آگ سے زیادہ تھی پھر کلوص نے حملات
خالد بن الولید سے کنارہ کشی چاہی پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر اپنے گھوڑے کو اوسکی گھوڑی سے
نزدیک کیا اور بسبب قرب کے اوسکے نیزے کو بیکار کر دیا اور اپنے چھوٹے نیزے کو داہنے جانب سے بائین طرف
پھیر کر اوسکے حلق میں مارا اور پڑھا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر کھینچ لیا اوسکو
اپنے ہاتھ سے اور جلد اسیر کر لیا اوسکو زین اسپ سے پس مسلمانون نے یہ کام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا دیکھکر
آواز تکبیر کی بلند کی اور سردار اور دلیر لوگ مسلمانون کے خالد بن الولید کے پاس پہونچے پس حوالے کیا خالد بن
الولید نے کلوص کو مسلمانون کے اور کہا کہ مضبوط باندھو تم مشکین اوسکی اور وہ اوسی حالت میں بڑبڑاتا تھا
پس بلایا مسلمانون نے روماس عالم بصری کو اور پوچھا روماس سے کہ یہ شخص کیا کہتا ہے روماس نے کہا کہ یہ شخص کہتا ہے
کہ تم میری مشکین نہ باندھو میں تو اوس بات کو قبول کرتا ہون جو تمہارے سردار نے کہا تھا آیا تم جزیہ اور مال مجھسے
نہیں مانگتے ہو سو میں اقرار کرتا ہون کہ جسقدر مال مجھسے طلب کروگے میں دونگا پس مسلمانون نے خالد بن الولید کو
اس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو اوسکو کہ میں اوسکو سردار قوم کا گمان کرتا ہون پھر
خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اوترکر ایک شتر پر سوار ہوے جو حاکم تدمر نے اونکو بطور تحفے کے بھیجا تھا
اور ارادہ حملے کا رومیون پر کیا پس ضرار بن الازور نے اونسے کہا کہ تم اس رومی سردار کی لڑائی میں محنت اوٹھا چکے
اسلئے اجازت دو کہ میں تمہاری طرف سے حملہ کرون تاوقتیکہ تم آرام حاصل کرو خالد بن الولید نے کہا کہ رنج اور آرام نہیں ہے
مگر عالم آخرت میں اور جو آج محنت اور مشقت کریگا وہ کل راحت حاصل کریگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ انشاءاللہ تم نگاہبان

اور خلیفہ ہی تمہیں اور یہ کہکر متوجہ بجملہ ہوے پس کلوص نے چلا کر خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہے تمکو اپنے نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ پلٹ آؤ تاکہ میں تمسے کچھ باتیں کرلوں پس مسلمانون نے باواز بلند خالد بن الولید سے
کہا کہ یہ بطریق چلا کر تمکو پکارتا ہے پس خالد بن الولید پلٹ آئے اور روماس سے پوچھا کہ یہ شخص کیا چاہتا ہے پس
روماس نے اوس سے ایک ساعت باتیں کیں اور خالد بن الولید سے کہا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ میں مصاحب
بادشاہ کا ہوں اور بادشاہ نے پانچ ہزار سوار میرے ساتھ کرکے تمہارے مقابلہ کو بھیجا تھا اور میرے اور عزرائیل حاکم دمشق
کے بیچ میں جھگڑا ہوا اور ایسی ایسی باتیں واقع ہوئیں اور تمنے مجھکو پکڑ لیا پس میں تمکو تمہارے دین کی قسم دلاتا ہوں
کہ اگر عزرائیل تمہارے مقابلے میں آوے تو اوسکو باقی نچھوڑنا اور اگر مقابلے کو نہ نکلے تم خود استدعا کرکے
اوس سے مقابلہ کرنا اور اوسکو مار ڈالنا کہ وہ سردار قوم کا ہے پس جب اوسکو تم مار ڈالوگے تو دمشق کے
مالک ہو جاؤگے پس آیا تم یہ امر کروگے پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اس سے کہدو کہ میں تو کسی مشرک اور
اوس شخص کو جو اللہ تعالی کے واسطے بیٹا قرار دیتا ہے باقی نچھوڑونگا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ [illegible] اشعار
پڑھتے ہوے حملہ کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جب جرجیس نصرانی خالد بن الولید کے
خوف سے بھاگ کر کانپتا ہوا اپنی قوم میں پہونچا اوسکی قوم نے کہا کہ تیرے پیچھے کیا معاملہ ہے جرجیس نے کہا کہ میرے پیچھے
موت ہے کہ جس سے لڑائی نہیں ممکن ہے اور وہ شیر ہے جسکا مقابلہ نہیں ہو سکتا ہے اور سردار مسلمانون کا ہے اور وہ
بذات خود ہمارے مارنے کو آیا ہے وہ طلب کریگا ہمکو جہانتک اور جہان کہیں ہم جاوینگے اور نہ کمی کریگا ہمارے قتل میں اور
میں بڑی محنت سے اپنی جان بچا کر بھاگ آیا ہوں پس مناسب یہ ہے کہ پیشتر اسکے کہ وہ سب ملک [illegible] تم اوس سے
مصالحہ کرلو پس رومیون نے کہا خرابی اور سختی ہو تجھکو کیا بھاگ آنا تیرے واسطے کافی نہوا جو اب تو ہمارے
دلون میں رعب اور دہشت ڈالتا ہے اور چاہا کہ جرجیس کو مار ڈالیں پھر رومیون نے آدمی چلاتے میں کہ کلوص کو خالد بن الولید
نے پکڑ لیا تھا عزرائیل سے متفکر ہوکر کہا کہ کلوص مصاحب بادشاہ کا تو قید ہو گیا اور اوسنے لڑنے میں کمی
نہیں کی اور تیرے اور اوسکے بیچ میں یہ شرط ہو چکی تھی کہ ایکدن وہ مسلمانون سے لڑے اور ایکدن تو پس اب تو
مقابلے کیواسطے نکل اور اس بدوی کو قتل کر عزرائیل نے کہا کہ جان لو تم اس بات کو کہ اگر خالد بن الولید مارے جاوینگے
تو اونکی جگہ پر اور کوئی شخص اہل عرب سے قائم مقام ہو جائیگا اور جو میں مارا جاؤنگا تو تم لوگ مثل بکریون کے بے چرواہے
کے رہجاؤگے پس میری رائے یہ ہے کہ ہم تم سب کے سب بالاتفاق حملہ کریں رومیون نے کہا کہ ایسا کبھی نکرنا چاہیے
کہ اس صورت میں بہت لوگ مارے جائینگے اور بہت عورتیں رانڈیں ہو جائینگی پس یہ گفتگو اونمیں ہو رہی تھی
کہ کلوص کے ساتھی لوگ اوس مقام پر آئے اور چلا کر عزرائیل سے کہا کہ تو ہمارے مالک سے بڑھکر بادشاہ کے نزدیک عزیز نہیں ہے اور
تیرے اور کلوص کے درمیان یہ شرط ہو گئی تھی کلوص نے تو اوسپر عمل کیا اور گرفتار ہو گیا اب تو بھی حملہ کر [illegible]

عزرائیل نے کہا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ مین پہلے سے اس بدوی سے ڈر گیا ہون یہ ایسا نہین ہے اب مین لڑنیکو جاتا ہون
اور دونون طرف کے لوگ دیکھین گے کہ ہم دونون سے کون شخص بڑا شہسوار اور ثابت قدم اور بہادر ہے پھر عزرائیل سازوسامان
جنگ سے طیار ہو کر ایسے گھوڑے پر جو قابل گرداوے اور سواری وقت لڑائی کے تھا سوار ہوا اور خالد بن الولید کے
مقابلے کو نکلا پس قریب اونکے آکر کہا کہ اے برادر عربی میرے نزدیک آؤ کہ مین تمسے کچھ سوال کرون اور عزرائیل
زبان عربی جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اوسکا سنکر غصے مین آئے اور کہا کہ اے دشمن خدا تو ہی میرے
نزدیک آ کہ توڑون مین تیرے سر کو اور یہ کہکر خالد بن الولید نے ارادہ حملہ کا اوسپر کیا اوسنے کہا کہ مین تمہارے نزدیک
آتا ہون پس خالد بن الولید نے جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہے پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا اینکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا
کہ اے برادر عربی کس چیز نے تمکو اس بات کا آمادہ کیا ہے کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوئے تم بذات خود حملہ کرو پس اگر تم مارے جاؤگے
تو تمہارے ساتھی مثل بکریون بدون چرواہے کے رہجاوینگے خالد بن الولید نے کہا کہ اے دشمن خدا تو نے دیکھا ہے
حال دو شخصون کا میرے ساتھیون سے کہ اونہون نے تیری قوم کے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور اگر مین اون دونون کو اونکے حال پر
چھوڑ دیتا تو خدا کی ۔۔۔ دستے تیرے ساتھیون کو چیر پھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہین کہ موت کو غنیمت جانتے ہین
اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہین پھر خالد بن الولید نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے عزرائیل نے کہا کہ مین سردار شہسوارون کا
ہون اور مین ہٹانیوالا لشکر ترک اور جبار الترقیہ کا ہون خالد بن الولید نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا کہ مین ملک الموت کا ہمنام ہون
اور میرا نام عزرائیل ہے پس خالد بن الولید یہ کلام اوسکا سنکر ہنسے اور کہا کہ اے دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا
وہ تیرا مشتاق ہے اس غرض سے کہ تجکو دوزخ کو پہونچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوص کے ساتھ تمنے کیا معاملہ کیا خالد
بن الولید نے کہا کہ وہ ساتھ میرے مشکین بندھا ہوا بیٹھا ہے عزرائیل نے کہا کہ اوسکو مار کیون نڈالا کہ وہ بلا ہے اس قوم سے
خالد بن الولید نے کہا کہ مین نے اس وجہ سے اوسکو قتل نہین کیا کہ مین تم دونون کو ساتھ مار ڈالونگا عزرائیل نے کہا کہ آیا
یہ بات تم کرسکتے ہو کہ ایکہزار مثقال سونا اور دس کپڑے ریشمی اور پانچ گھوڑے مجھسے لو اور کلوص کو مار ڈالو اور
اوسکا سر مجکو دو خالد بن الولید نے کہا کہ یہ مال تو کلوص کا عوض خون ہوگا تو اپنے مارے جانیکا عوض کیا دیگا
پس عزرائیل غصے مین آکر کہنے لگا کہ مجھسے تم کیا لے سکتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین سر تیرا جزیے مین اونگا دراینحالیکہ
تو خوار اور ذلیل ہوگا عزرائیل نے کہا کہ اے برادر عربی ہم تمہاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہین اور تم ہماری
اہانت اور تذلیل اور ہمارے ساتھ زبان درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئین کہ مین تمہارا قاتل ہون پس جب
خالد بن الولید نے یہ کلام سنا مثل شعلۂ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا اونکے مقابلے مین آیا
اور دیر تک دونون ایک دوسرے کے گرد گھومے اور عزرائیل کی بہادری اور شجاعت ملک شام مین زبانون پر مذکور تھی پس ا[illegible]
خالد بن الولید سے کہا کہ مین قسم اپنے دین کی یہ بات کہتا ہون کہ اگر مین چاہون تو تمپر غالب ہو سکتا ہون اگر مین [illegible]

چھوڑے دیتا ہون اسواسطے کہ بنظر شفقت اور مہربانی کے تمہارے اور تمہارے ساتھیون کے حال پر مین ارادہ صلح کا بھی
رکھتا ہون سو تم میری قید مین آجاؤ تاکہ لوگ معلوم کرین کہ تم میرے قیدی ہو پھر بعد اسکے اس شہر سے رہا کر دونگا کہ تم یہانسے
کوچ کر جاؤ اور جن شہرون پر تم نے قبضہ کیا ہے وہ ہمکو سپرد کرو پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام عزرائیل کا سنا کہا کہ اے
دشمن خدا تو ہم لوگون کے ساتھ ایسی امید اور طمع رکھتا ہے حالانکہ یہ گروہ مسلمانونکا جنھون نے تدمر اور تاکہ اور حوران اور بصرہ
فتح کیا ہے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی جانون کو بعوض بہشت کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچا ہے اور عالم آخرت کو اس عالم پر اختیار کیا ہے
اور قریب تر تجکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم مین سے کون اپنے نزدیک والے پر غالب اور مالک ہو جاتا ہے پھر خالد بن الولید نے
اپنی شجاعت اور بہادری اور بہت ہوشیاری سے کئی باتین لڑائی کی اوسکو دکھائین پس عزرائیل اپنی گفتگو سے
شرمندہ ہوا اور کہا کہ اے برادر عربی تم تو یہ باتین مزاح کی کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مزاح میرا تلوار مارنا ہے اور غرض
حصول خوشنودی خدا کی پس سچا تو اپنی باتین پھر خالد بن الولید نے بڑھکر اوسپر تلوار کا وار کیا مگر تلوار نے کچھ کام
نہ کیا اور کچھ بھی نہ کاٹا اور ڈر گیا دشمن خدا کا دبدبہ خالد بن الولید سے اور اندھو گئین ہوا دل اوسکا اور جانا اوسنے کہ
مین انکے مقابلے اور ان تک پہونچنے کی قدرت نہین رکھتا ہون پس پیٹھ پھیر کر بھاگا اور خالد بن الولید نے اوسکا پیچھا کیا
عامر نے بیان کیا ہے کہ مین فوج قلب مین تھا اور مین خالد بن الولید اور عزرائیل کے ساتھ کو دیکھتا تھا پس
جب بھاگا دشمن خدا کا پیچھا کیا اوسکا خالد بن الولید نے لیکن اس سبب سے کہ عزرائیل کا گھوڑا خالد بن الولید کے
گھوڑے سے تیز رو تھا خالد بن الولید اوس تک پہونچ نہ سکے پس جب عزرائیل نے دیکھا کہ وہ پیچھا کرنے سے رکتے ہین
براہ طمع اپنے دل مین سوچا کہ یہ مجھسے ڈر گئے ہین پس کیا وجہ ہے کہ مین اونکو گرفتار نہ کرون اور پکڑ لیجاؤن
کہ وہ مجھسے الگ ہین پس شاید کہ مسیح مجکو اوسپر غالب کرے اور میری اعانت کرین پس مضبوط کرکے وہ ٹھہر گیا تا آنکہ خالد بن
الولید قریب اوسکے ہو پہنچے اور گھوڑا اونکا تھک گیا اور پسینہ مین تر ہو گیا تھا پس عزرائیل نے چلا کر کہا کہ تمہارا گمان ہے
کہ مین خوف سے بھاگا ہون سو ایسا نہین ہے بلکہ مین نے یہ چاہا کہ تمکو تمہارے لشکر سے دور لاکر پکڑ لون خالد بن الولید نے
کہا کہ اسکا تو علم اللہ کو ہے پھر اوسنے کہا کہ اے برادر عربی اپنی جان پر رحم کرو اور خصومت کو بڑھاؤ نہین اپنی جان کو نہ کھوؤ اور
اپنی باتین پھیر جانے کرو اور اگر اپنی موت کی خواہان ہو تو مین اوسکو تمہارے پاس پہونچا دیتا ہون مین نکالنے والا جان کا
ہون اور مین عزرائیل ملک الموت ہون پس خالد بن الولید نے کہا کہ اے دشمن خدا تو نے ہم پر یہ ... کی کہ بہیر اگر ... ہے
پس اگر تو بھاگ نجائیگا تو مین پیدل ہوکر تجکو مار ڈالونگا پس اوترے خالد بن الولید گھوڑے سے اور تلوار لیکر مثل شیر کے آہستہ آہستہ
اوسکی طرف قدم بڑھایا پس جب عزرائیل نے خالد بن الولید کو پیادہ دیکھا تو یاد آئی طمع اوسکی اور مثل ... اور گرد
شمشیر باندھا اور بڑھا چاہا کہ اوسپر تلوار کا وار کرے پس خالد بن الولید اوسکی طرف ... پکارا اوسکو اور ...
تھوڑی مار کر اوسکے گھوڑے کی کونچین کاٹ ڈالین اور وہ گھوڑا گر پڑا اور ... بھاگا اور خالد بن الولید نے اوسکا پیچھا کیا

اور کہا اسے یہ کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے وہ تجھ پر غصے میں ہے اور تیری جان کے نکالنے کیواسطے آ پہونچا ہے پس آمادہ ہو جا تو پھر خالد بن الولید نے اوسپر شدت کرکے زمین سے ہاتھوں پر اوٹھا لیا اور چاہا کہ مار ڈالیں اوسکو پس جب رومیون نے اوسکو خالد بن الولید کے ہاتھ مین دیکھا اوسکی رہائی کیواسطے قصد حملے کا کیا کہ اسی حالت مین لشکر مسلمانون کا ہمراہی امین الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ آ پہونچا اور اونکے آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد بن الولید نے مقام بصری سے قاصد کو ابی عبیدۃ بن الجراح کے پاس بھیجا تھا پس قاصد نے اونکو رستے مین آتے ہوے پایا اور وہ قاصد کے ساتھ خالد بن الولید کے پاس آگئے اور خالد بن الولید عزرائیل کی لڑائی مین مصروف تھے پس جب اہل دمشق نے دیکھا کہ مسلمانون کا لشکر آگیا اونکے دلون مین رعب سما گیا اور حملہ نکر سکے اور خالد بن الولید نے عزرائیل کو گرفتار کر لیا

واقدی رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک پہونچے چاہا کہ سواری سے اوتریں پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلاکر اونکو اوترنے سے منع فرمایا اور سبب اوسکا یہ تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر سلام علیک کیا اور ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہے خدا کی میرے بیٹے میں بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو متضمن تمہاری سرداری کا آیا تھا اور مین نے دل مین تمہاری نسبت اس معاملے مین کچھ خیال نہین کیا اسواسطے کہ مین تمہاری لڑائیونکو اہل فارس و عرب کے ساتھ جانتا ہون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین کوئی کام بدون تمہارے مشورے کے نکرونگا اور نہ کسی بات مین کسیطرح تمہارے خلاف کرونگا قسم ہے خدا کی کہ اگر امام اور خلیفہ کا حکم نہوتا تو مین یہ امر نکرتا کیونکہ تم مجھسے پہلے مسلمان ہوے ہو اور تم خاصان درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پھر دونون صحابیون نے آپسمین مصافحہ لیا اور خالد بن الولید کا گھوڑا اوسکے سامنے لایا گیا اور وہ اوسپر سوار ہوکر ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ باتین گرفتاری دونون سرداران رومی اور شامل ہونے نصرت الہی کی اس معاملے مین کرتے ہوے مقام دیر کو پہونچے اور وہان اوترے اور مسلمانون نے آپسمین ملاقاتین کین پھر جب دوسرا دن آیا لشکر مسلمانون کا آراستہ اور لوگ سوار اور اہل دمشق لڑنیکو آمادہ ہوے اور حاکم مقرر ہوا اہل دمشق پر توما داماد بادشاہ کا جو بیعتا علیہ تھا پس جب متوجہ ہوے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابو عبیدۃ بن الجراح سے کہا کہ رومی ذلیل ہوگئے اور ہیبت اسلام کی اونکے دلون مین سما گیا اور دونون سردارون کی گرفتار ہو جانے سے اونکی توہین ہوئی پس مناسب ہے کہ ہم تم باتفاق اونپر حملہ کرین ابو عبیدۃ بن الجراح نے کہا کہ بہتر ہے مین تمہارا تابع حکم ہون پس سب مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوے حملہ کیا اور اونکی تکبیرون سے گرد اور نواح اوس مقام کا کانپ اوٹھا اور واقع ہوا قتل رومیون مین اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوے اور اللہ تعالی راضی ہوا عامر بن **الطفیل** نے **روایت** کی ہے کہ اوس حملے مین ایک ایک نے ہم مین سے دس دس رومیون کو قتل کیا اور وہ لوگ سواے ایک ساعت کے ٹھہر نسکے اور بھاگ نکلے اور ہم مقام دیر

شرقی دروازۂ دمشق تک اونکو مارتے چلی گئی پس جب دیکھی اہل دمشق نے ہزیمت اپنے لشکر کی تیار کر لیا اونہون نے شہر کے دروازون کو اون لوگون پر جو باقی رکہی تھے قیس بن ہبیرہ نے بیان کیا ہی کہ بعضون کو ہمنے مار ڈالا اور بعضونکو پکڑ لیا اور ہم اپنی جگہ پر پلٹ آئی پس خالد بن الولید نے ابو عبیدۃ بن الجراح سی کہا کہ میری رای یہ ہی کہ مین دروازے شرقی پر اوتروں اور تم دروازۂ جابیہ پر ابو عبیدۃ بن الجراح نے کہا کہ یہ صلاح اچھی ہی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جو مسلمان حجاز اور یمن اور حضرموت اور ساحل عمان اور طائف اور حوالی مکہ کے ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ سب سینتیس ۳۷ ہزار تھے اور عمرو بن العاص کی ساتھ بمقام فلسطین نو ہزار مسلمان تھی اور جو خالد بن الولید کے ساتھ عراق سی آئے تھے وہ پندرہ ۱۵ سو تھی پس کل تعداد مسلمانون کی سینتالیس ہزار پانسو تھی سوای اونکی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت مین اور لشکر مسلمانون کا بھیجا کہ اوسکا ذکر اپنی جگہ پر بیان ہوگا پس خالد بن الولید نصف لشکر لیکر دروازۂ شرقی پر اوترے اور ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نصف لشکر لیکر باب جابیہ دمشق پر اوترے اور اہل دمشق یہ معاملہ دیکھکر گھبرا گئی پھر خالد بن الولید نے کلوص اور عزرائیل کو اپنے سامنے بلا کر اونپر اسلام عرض کیا مگر اونہون نے انکار کیا پس بموجب حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیر الطائی نے کلوص کو قتل کیا اور جب اہل دمشق نے اپنے دونون سرداروں کا یہ حال دیکھا ہرقل بادشاہ کو سب حال ان دونون سردارون اور محصور ہونے دمشق کا اور فتح ہونے اکثر شہرون کا لکھکر درخواست کمک کی اور خط ایک قاصد کو دیکر رات کے وقت اوسکی کمر مین ایک رسی باندھکر دیوار شہر پناہ سے اوسکو اوتار دیا اور وہ قاصد بمقام انطاکیہ ہرقل کے پاس پہونچا پس جب ہرقل نے خط پڑھا ہاتھ سے پھینک دیا اور رونے لگا پھر سب سردارون کو پکار کر کہا کہ اے بنی الاصفر مین تمکو پیشتر ان اہل عرب سے ڈرا چکا ہون اور اس امر سے تمکو مین نے آگاہ کیا ہی کہ یہ لوگ میرے اس تخت گاہ تک مالک ہو جاوینگے پس تم میری بات کو ہنسی اور ٹھٹھول سمجھے تھے اور ارادہ کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ لوگ اہل عرب قحط کی ملک اور غذا سے جو بنا اور جو اور خرمے سے نکلکر شہر سرسبز اور میوہ دار مین آگئے اور یہانکی چیزین اور یہ شہر ہمارے اونکو اچھے معلوم ہوئے اور کوئی چیز اونکو ہمسے باز نرکھیگی مگر ارادہ قوی اور لڑائی سخت اونسے اور اگر شرم کی بات نہوتی تو مین ملک شام کو چھوڑ کر قسطنطنیہ مین چلا جاتا یا اپنے اہل و عیال کی حفاظت کیواسطے اونسے لڑتا پس اون سردارون نے یہ کلام ہرقل کا سنکر کہا کہ ای بادشاہ ہرگاہ شدت اہل عرب کی یہانتک پہونچی ہی کہ تو بذات خود اونکے مقابلے کا ارادہ رکھتا ہی پس تجکو چاہیے کہ اس کام کو واسطے وردان حاکم حمص کو اختیار کر کہ مثل وردان کے ہم مین سے کوئی شخص طریقہ لڑائی کا جاننے والا نہین ہی اور اوسکی بہادری بیتاب لشکر فارس کی جب اونپر لشکر سے ہمارا فخر ہوا کیا تھا تیرے سامنے ظاہر ہو چکی تھی پس ہرقل نے وردان کو طلب کیا اور کہا کہ واسطے مقابلے دشمن کی آمادہ ہو وردان نے کہا کہ ای بادشاہ روم کی اگر تجکو خیال تیری خفگی اور غضب کا نہوتا تو مین اہل عرب سے لڑنیجاتا کیونکہ قوت مجکو اونسے لڑنیکی نہین

اپنے سب امرا اور سرداران سے پیچھے ڈال دیا ہرقل نے کہا کہ مین نے اسوجہ سے سب سے پیچھے تجکو اس کام کیواسطے تجویز کیا کہ تو بجاے
میری تلوار کے ہے اور پشت پناہ میرا ہے پس اسیوقت تو اس کام پر روانہ ہو کہ مین نے بارہ ہزار رومیون پر تجکو سردار
مقرر کیا اور جب تو بمقام بعلبک پہونچے تو اوس لشکر رومیون کو جو بمقام اجنادین ہے حکم کر کہ وہ لوگ ارض بلقا اور
جبال سواد مین متفرق ہو کر ٹھہرے رہین اور کسی عرب کو امداد دینے نہ آنے دین کہ وہ اپنے ساتھیون مین یعنی
عمرو بن العاص کے ساتھ جو اوسی نواح مین ہین آملین وردان نے کہا کہ سب حکم تیرا مجکو بخوشی منظور ہے اور مین پھرونگا
مگر خالد بن الولید اور اونکے ساتھیون کا سر لیکر بعدہ حجاز مین جاونگا اور وہان سے نہ پھرونگا مگر بعد کھود ڈالنے کعبے
اور مدینے کے ہرقل نے کہا قسم ہے انجیل کی کہ اگر تو اپنا قول پورا کریگا تو وہ شہر جو مسلمانون نے فتح کیا ہے مین تجکو
دیدونگا اور تجکو اس بات کی دستاویز لکھدونگا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہرقل نے اوسکو خلعت اور ایک صلیب
سونے کی دی جسکے چارون کنارون مین یاقوت بیش قیمت لگے تھے اور کہا کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ ہو تو اس صلیب کو
اپنے آگے رکھنا کہ یہ تجکو مدد دیگی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب وردان نے صلیب کو لیا کنیسہ مین
آکر معمودیہ کے پانی مین در آیا اور قسیسون نے اوسکے واسطے نماز فتح کی پڑھی اور کنائس کی خوشبوؤن کی دھونی دی
بعدہ اوسیوقت وردان نے شہر سے نکلکر باب فارس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ بہمراہی اوسکے آمادہ بکوچ ہوے
پس جب لشکر اوسکے ساتھ کا پورا اور یکجا ہو گیا ہرقل مع اپنے ارباب دولت اوسکی رخصت کرنے کو سوار ہو کر دریے کے
پل تک آیا اور وہان ٹھہر کر وردان کو رخصت کیا اور وردان براہ معرات روانہ ہو کر حماۃ مین پہونچا اور وہان ٹھہر کر
فوراً ایک قاصد اجنادین کو بھیجا اور وہان کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب راستون پر متفرق ہو کر ٹھہرین اور عمرو بن العاص
کے لشکر کو خالد بن الولید کے لشکر مین ملجانے سے مانع اور مزاحم رہین پھر اوسنے اپنے روسا اور سرداران ہمراہی کو یکجا کر کے
کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ مین اہل عرب کی غفلت اور بیعلمی مین اونتک پہونچکر سکو اونمین سے باقی نچھوڑون سرداران نے
اوسکی اس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی وردان براہ سلمیتہ اور وادی الحیات کے روانہ ہوا راوی نے
بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلوص اور عزرائیل کو مار ڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر
حملہ کرین پس مسلمانون نے اس حیثیت سے حملہ کیا کہ اکثرون کے ہاتھون مین واسطے بچانے کے تیر اور پتھرون سے چمڑے کی
ڈھالین تھین پس اہل دمشق نے یہ دیکھکر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان پر کہ اوپر تیر مارتے تھے
اور شور و ہنگامہ برپا ہوا اور اہل دمشق ضیق محاصرے مین مبتلا ہوے اور یقین ہو گیا رومیون کو اپنے ہلاک کا شداد
بن اوس نے روایت کی ہے کہ بیش ازین ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے رہے تھے پھر ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بڑا بھاری
لشکر رومیون کا بمقام اجنادین اکٹھا ہوا ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہو کر بجانب ابو عبیدہ
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور اونسے مشورہ کیا اور کہا کہ ای امین الامۃ میری یہ رای ہے کہ ہم سب اجنادین کو

کوچ کریں اور وہاں رومیوں سے لڑیں پس اگر اللہ تعالیٰ ہمکو اونپر غالب کریگا تو پھر یہاں پلٹ آدینگے ابوعبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ یہ بات میری رائے کے خلاف ہے اسواسطے کہ ہمنے ذائقہ جدائی کا اہل دمشق کو چکھادیا اور محاصرہ کرکے اونکو تنگی میں
ڈالا ہے اور ہمارا رعب اونکے دلون میں سما گیا ہے بیشک اگر ہم یہاں سے کوچ کر جائینگے تو اون لوگون کو قوت حاصل ہوجاویگی اور کھانے پینے
کی چیزیں یکجا کر لینگے پھر ہم لوگ ان مقامات پر نہ آسکیں گے سو ہم تو یہاں سے دور نجائیں گے خالد بن الولید نے کہا
قسم ہے خدا کی کہ میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نکرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوئے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق
کے دروازون پر متعین تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملہ کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کیطرف
بذات خود حملہ کیا اور مسلمانون کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوئے لوگ لڑنیکو
اور آگے بڑھے واسطے شمشیر زنی کی اور اسیطرح کئی راتیں محاصرہ اور لڑائی میں گذریں پس خراب ہوا حال اہل دمشق کا
اور شکستہ حال ہوگئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے اونکو نہ دکھائی دیا پس اونھون نے ارادہ
صلح کا کیا اور خالد بن الولید کے پاس زبانی جا فلیقا کے کہلا بھیجا کہ ہم ایکہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا
اور ایکسو کپڑے ریشمی دینا قبول کرتے ہیں بشرطیکہ تم یہاں سے کوچ کر جاؤ خالد بن الولید نے اس امر کو نمانا اور کہا جب تک
تین باتون سے ایک نہوگی میں یہاں سے کوچ نکرونگا یا وہ مسلمان ہوجاویں یا جزیہ دیویں یا لڑیں اہل دمشق نے جب یہ جواب
سُنا اونپر سخت معلوم ہوا **عروہ بن شداد نے روایت** کی ہے کہ میلان اہل دمشق کا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کیطرف بہت تھا
بہ نسبت اونکے میلان کے طرف خالد بن الولید کی اسوجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور تلوار کے آدمی تھے اور ابوعبیدہ بن الجراح مرد نیکو کار
پارسا تھے اور اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادہ جنگ تھے پس راوی نے کہا اسی حالت میں کہ خالد بن الولید نے مسلمانون کو لڑنیکا حکم دیا تھا
اہل دمشق کو یہ امر حسی دیکھا کہ وہ لوگ تالیاں بجاتے اور کودتے ناچتے اور مثل حیوانون کے آوازیں نکالتے کھیل کود کی کرتے ہیں پس خالد بن الولید نے یہ حال
دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ یہ لوگ جو دیوار قلعہ پر تھے اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور بیت لہیا کے پس دیکھا اونھون نے
ایک بڑا غبار کہ جس سے کنارہ اور درمیان زمین و آسمان تاریک ہوگیا ہے پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہے
کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہے پس آواز دی خالد بن الولید نے مسلمانون کو اور حکم کیا کہ سوار ہوں پس سلاح اور سوار ہوئے وہ اور
ہر گروہ اپنے اپنے سردار کے پاس یکجا ہوا اور غلہ فروشون نے خالد بن الولید کو یہ خبر دی کہ ہمنے بجانب گھاٹی پہاڑ کے
ایک لشکر جرار دیکھا ہے اور وہ بیشک لشکر رومیون کا ہے پس خالد بن الولید نے بہ شکر اللہ تعالیٰ کی عنایت پر نظر کرکے
کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر لوگون کو دروازہ شرقی پر چھوڑ کر خود گھوڑا دوڑا کر باب الجابیہ پر آئے
اور ابوعبیدہ بن الجراح کو اس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ اس امر میں تمہاری کیا رائے ہے میں تو یہ چاہتا ہون
کہ اس لشکر سے لڑنے جاتا ہون ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری رائے تو یہ نہیں ہے اسواسطے کہ جب ہم اسطرف چلے جاویں
اہل دمشق یہاں اپنا قبضہ کر لینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا صلاح ہے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری یہ تجویز ہے کہ

کہ تم اپنے لشکر سے ایک جوانمرد بہادر جنگ آزمودہ کو چنکر اس لشکر کے مقابلے کو بھیجو پس اگر پاوے وہ اونہین جگہ امید کی تو ٹھہرے
اور نہیں ورنہ ہمارے پاس پلٹ آوے پس جب خالد بن الولید نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا سنا کہا اونہون نے کہ
اے امین الامۃ مین زمرۂ لشکر مسلمانون سے ایک شخص کو جانتا ہون کہ وہ موت سے نہین ڈرتا ہے اور دلیر اور بہادر ہے اور جنگ
لڑنے مین آگاہ اور دانا ہے اور اوس شخص کے باپ اور چچا جہاد مین شہید ہوے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے پوچھا
کہ وہ کون شخص ہے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا
کہ قسم ہے خدا کی تمنے ایسے شخص کی تعریف کی جسکی سیرتین مشہور ہین پس تم اونہین کو اس کام پر بھیجو پس خالد بن الولید
اپنی جگہ پر آئے اور ضرار بن الازور کو طلب کیا پس آئے ضرار بن الازور اور سلام کیا خالد بن الولید نے اونکو اور کہا
کہ اے بیٹے ازور کے مین ارادہ رکھتا ہون کہ تمکو ایسے پانسو سوار کا سردار مقرر کرون جنہون نے اپنی جانین بعوض بہشت
کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچی ہین اور اس رفاقت بے عالم باقی کو اختیار کیا ہے اور پچھلے گھر کو پہلے گھر سے اور جاؤ تم بمقابلے
اس لشکر کے جو بہ کمک اہل دمشق کے آتا ہے پس اگر دیکھو تم کہ اونپر کچھ قابو چل سکتا ہے تو اوس سے لڑو اور اگر طاقت مقابلے کی نہو
تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام سنکر بہت خوش ہوے اور کہا کہ تمنے میرے دل کو اس معاملے سے بڑھکر کبھی خوش نہین کیا ہے
اور اگر تم منع نکرو تو مین اکیلا بذات خود اس کام پر جا سکتا ہون خالد بن الولید نے کہا ہے مین اپنی جان کی قسم کہا کر
کہتا ہون کہ تم مضبوط اور بہادر ہو لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہے کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالو وہ لیکن
جن لوگون کو مین نے جنگ تمہارے ساتھ کے واسطے مقرر کیا ہے اونکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہے کہ ضرار بن الازور
بہ ہوشیاری تمام مسلح ہوے اور چاہا کہ فوراً روانہ ہوجاوین خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے لوگون کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرو
تا انکہ یکجا ہوجاوے لشکر تمہارے ساتھ کیونکہ اسلی ضرار بن الازور نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین نہ ٹھہرونگا اور جو شخص اس
معاملے کو بہتر جانیگا وہ مجھسے آملیگا پھر جلدی کرکے ضرار بن الازور روانہ ہوے اور بیت لہیا تک پہونچے اور یہ وہ مقام ہے
جہان آذر بت تراش بت بناتا تھا اور وہان پہونچکر ٹھہرے تا انکہ اونکے ساتھی بھی وہان پہونچکر اوس سے جا ملے
پس جب جماعت پوری اور یکجا ہوگئی ضرار بن الازور نے بجانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اوس لشکر کے مثل چیونٹی یا
ٹیڑی کے پہاڑ کی گھاٹی سے اوترتے ہین اور وہ لوگ لپٹے ہوے ہین زرہون اور لباس سے اور آفتاب اونکی زرہون اور خودون پر
چمک رہا ہے پس صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ یہ لشکر
بہت بڑا ہے بہتر یہ ہے کہ ہم لوگ پلٹ جاوین ضرار بن الازور نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین خدا کی راہ مین شمشیر زنی کرونگا اور
تبعیت راہ اوس شخص کی کرونگا جسنے اللہ تعالی کیطرف رجوع کیا ہے اور اللہ تعالی بھی مجھکو پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھیگا اور خود
اللہ تعالی فرماتا ہے فلا تولوھم الادبار پس اگر مین بھاگونگا تو اللہ تعالی کا گنہگار و نافرمان بردار ہونگا پس رافع بن
عمیرۃ الطائی نے کہا کہ اے مسلمانون یہ کیا ڈر ہے ان کافرون سے آیا اللہ تعالی نے تمکو اکثر لڑائیون مین مدد نہین دی ہے اور مدد و نصر

نزدیک ہوتی ہے اور ہمیشہ بہا اگر وہ قلیل جماعت کثیر سے لڑا کیا ہے پس مناسب ہے کہ اگلی لوگونکی راہ پر چلو اور بزاری رجوع
بجانب پروردگار عالم کی اور مثل اصحاب طالوت کی مقابلہ جالوت کی یہ دعا مانگو رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا اور پڑھو اس آیت کو
كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً الی آخر الآیۃ پس رافع بن عمیرۃ الطائی کی اس کلام نصیحت انجام سے مسلمانون کے
دل جنبش مین آئی اور اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی ہمکو بہاگتے ہوے نہ دیکھے البتہ ہم دشمنان خدا سے لڑینگے پس جب
ضرار بن الازور نے یہ کلام مسلمانون کا سنا اور یہ کہ اونہون نے اختیار کیا عالم آخرت کو دنیا پر سبکو ساتھ لیکر سبت لیا کے
نزدیک بطور گاڈی کے چھپے ہے اور ضرار بن الازور کا حال یہ تھا کہ وہ ننگے بدن عربی گھوڑی پر سوار تھے اور اونکے ہاتھ مین
ایک بڑا لانبا نیزہ تھا اور دیکھ رہے تھے وہ قوم رومی کو اور وہ اس حیثیت سے نہایت مہا دلی پس جب لشکر رومیون کا
نزدیک پہونچا پہلے ضرار بن الازور تکبیر کہتے ہوے نکلے اور اونکے ساتھ مسلمانون نے بھی تکبیر کی آوازین بلند کین کہ مشرکین کے
دلون مین رعب سما گیا اور دفعتہ مشرکین پر حملہ کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا رومیون نے ضرار بن الازور کیطرف
اور وہ پھرتے تھے اول لشکر مین اوسی حالت اور حیثیت مذکورۃ الصدر سے اور وردان مقدمۃ الجیش تھا اور صلیبین نشان ہاے
لشکر ایک دوسرے سے ملی ہوئی اوسکی اوپر چھائی ہوئی تھی اور قربانی والی لوگ گرد اوسکی تھی پس ضرار بن الازور نے یہ سمجھکہ
سردار لشکر کا اونہین مین ہے سوا اوس جماعت کی اور کسیکو طلب نہین کیا اور تلوار کھینچکر نڈر ہو کی اونپر حملہ کیا قلب لشکر مین
اور نیزہ مارا ایک سوار کی جو نشان فوج کا اوٹھائی تھا پس نیزہ اوسکی سینہ مین لگا اور وہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور نشان اوسکے
ہاتھ سے چھوٹ گیا پھر ضرار بن الازور دوسرے شخص پر کہ پہلی سینہ مین ہے اوسکو بھی مار ڈالا اور دوبارہ حملہ کیا یہان تک کہ قلب لشکر
کے اور وردان کو دیکھا کہ صلیب اوسکی سر پر ہے اور جواہر اوسکے چمکتے ہین اور اوس صلیب کو ایک سوار جو تاتاری گھوڑی پر
سوار تھا اوٹھائی ہوئی ہے پس مقابلہ کیا ضرار بن الازور نے اوس سوار سے اور ایک ضرب نیزہ کی اوسکو ماری پس پار ڈالا
نیزہ سے اور اوسکی پہلو کو ناف تک پس گر پڑا وہ سوار بیہوش ہو کر اور گر پڑی صلیب اوسکی ہاتھ سے زمین پر پس جب
وردان نے صلیب کی طرف دیکھا یقین ہوا اوسکو اپنی ہلاکت کا اور چاہا کہ گھوڑے سے اوترکر پار کاب مین جھککر
صلیب کو اوٹھا لیوے مگر اوٹھا نہ سکا اسوجہ سے کہ ایک گروہ مسلمانون نے گھوڑی دوڑا دی اور اونہون نے صلیب کو لینے کے لیے
گھیر لیا تھا پس ضرار بن الازور نے کہ حالت مشغولی لڑائی میں تھے مسلمانون سے کہا کہ صلیب پر طرح ہے تم لوگ اوٹھا لینا
اور جسوقت مین آپ سے ملون اور اونکی ساتھیون سے فراغت پاؤنگا پلٹ کر اوسکو لے لونگا پس جب وردان نے یہ کلام سنا
اور وہ زبان عربی سمجھتا تھا پھر اقلب لشکر سے بارادہ فرار کے پس اوسکی ساتھیون نے اوس سے کہا کہ کہان جاؤ گے تم یہ ضرار
اور اشارہ بجانب ضرار بن الازور کر کے کہا کہ مین اس شخص شریر سے بہاگتا ہون آیا تمنے اس شخص سے زیادہ دلیر کسیکو کبھی
دیکھا ہے یا اس سے زیادہ ڈرانیوالا اور اوسکی ہیبت راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ضرار بن الازور نے وردان کو پھرتے ہوے دیکھا
سمجھے کیونکہ وہ ارادہ بھاگنے کا رکھتا ہے پس پکارا ضرار بن الازور نے اپنی قوم کو اور ہانک دیا اور دوڑے بجانب وردان کے

اور بیخوف ہوکر اوسکا پیچھا کیا اور نیزہ بڑھا کر گھوڑے کو تیز کیا اور شور کرکے رومیون پر اونکی طرف باگین پھیرین اور ضرار بن الازور یہ شعر پڑھتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیون کو پھاڑتی ہوئی اونپر حملہ کیا اور ضرار بن الازور بہ طلب وردان تھی اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ دائین بائین سے سکو اپنے سے باز رکھتی تھی اور جس شخص کو نیزہ مارتے تھے وہ شخص ہلاک ہوجاتا تھا اور جو سوار اونکے نزدیک آتا تھا اوس سے مقابلہ کرتے تھی یہان تک کہ ایک جماعت کثیر کو رومیون سے مار ڈالا اور باواز بلند مسلمانون سے کہا کہ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ پھر آپڑا لشکر رومیون کا مسلمانون پر اور شور کیا اور ڈٹا اونکو اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور حمران بن وردان نے ضرار بن الازور کے پاس پہونچکر ایک نیزہ اونکی مارا کہ اونکا بائین جانب بازو مین لگا پس سست کردیا اونکو اور ادراک کیا اونکی اذیت کو ضرار نے پس اونہون نے براہ غیرت کے وردان کی بیٹے پر حملہ کرکے نیزہ اوسکے مارا کہ اوسکے دل مین لگا اور وہ مرگیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدون پھل کے نکلا اور اوس نیزے نے حمران کا کام اسطرح سے تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی کریون تک پار ہوگیا تھا پس جب رومیون نے دیکھا کہ نیزہ بے پھل کا نکلا درپے قتل ضرار بن الازور ہوکر اونکو گرفتار کرلیا اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ضرار کو بدست دشمن کی اسیر دیکھا یہ امر اونپر بہت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اس غرض سے کہ ضرار بن الازور کو چھوڑا وین لیکن کوئی راہ اونکی چھوڑانیکی اونکو نملی اور ارادہ بھاگنے کا کیا تب رافع بن عمیرۃ الطائی نے مسلمانون سے خطاب کرکے کہا کہ ای لوگ حافظ اور حامل قرآن شریف کی کہان جاؤگے تم کیا نہین جانتے ہو تم کہ جو شخص جہاد سے پیٹھ پھیریگا وہ اللہ تعالیٰ کی غضب مین مبتلا ہوگا اور حال یہ ہے کہ بہشت مین دروازے ہین کہ وہ سوا ہے مجاہدین صابرین کی اور کسیکو واسطے نہین کھولے جاتی ہین صبر کرو صبر کرو اے حامیان دین کی اور حملہ کرو تم بندگان صلیبان پر آگاہ ہو کہ مین تمہارے ساتھ اور تمہارے آگے ہونگا اور اگر تمہارے سردار ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے یا مار ڈالے گئے پس اللہ تعالیٰ تو زندہ ہے اور نہین مرا ہے اور وہ تمکو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ مسلمانون نے اس کلام کے سننے سے ہمراہ رافع بن عمیرۃ الطائی کی رومیون پر حملہ کیا اور بہتون کو مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑے پھر جب یہ خبر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے اور بہت مسلمان مارے گئے پس یہ ماجرا اونپر سخت گذرا اور پوچھا اونہون نے کہ رومیون کی تعداد کسقدر ہے مخبرون نے کہا کہ بارہ ہزار ہین خالد بن الولید نے یہ سنکر کہا قسم ہے خدا کی کہ مین نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہے اور یہ سمجھکر جرأت بھیجنے اپنی قوم کی کی تھی پھر پوچھا کہ سردار اونکا کون ہے مخبر نے کہا کہ وردان حمص کا حاکم اونکا سردار ہے اور ضرار بن الازور نے اوسکے بیٹے کو قتل کیا ہے پس یہ سنکر خالد بن الولید نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر کسی ایک شخص کو ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجکر اس معاملے مین مشورہ طلب کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کہلا بھیجا

کہ میری یہ رای ہی کہ جو لوگ تمہارے متعلق ہین اونکو دروازۂ شرقی پر چھوڑ کر تم خود بمقابلہ دشمن کے جاؤ کہ بیشک تم مثل اون لوگ
اونکو جیسا کہ جنگی عملی کو سیتی ہو اور بار کر بیہوش ڈالو گی تم اونکو ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر کہا
کہ قسم ہے خدا کی کہ مین اون لوگون مین نہین ہون جو اللہ تعالی کی راہ مین اپنی جان کا بخل کرتے ہین پھر میسرہ بن
مسروق العبسی کو بجماعت ایکہزار سوار کی اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اونسے کہا کہ اس جگہ سے نہ ٹلنا اور اللہ تعالی سے
مدد چاہنا اور اوسی پر بھروسا کرنا میسرہ بن المسروق نے کہا کہ تمہارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہے پھر ٹھہرے میسرہ اونکی
جگہ پر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون کی طرف متوجہ ہو کر اونسے کہا کہ باگین گھوڑون کی چھوڑ دو اور
نیزے سیدھے کر لو اور جب دشمن کے قریب پہونچو یکبارگی سب کے سب حملہ کرو کہ شاید اس تدبیر سے ہم ضرار بن الازور کو چھوڑا لین
اگر باقی رکھا ہے رومیون نے اونکو اور قسم ہے خدا کی کہ اگر رومیون نے جلدی کر کے اونکو مار ڈالا تو انشاء اللہ تعالے
ہم ضرور ضرار کا بدلا رومیون سے لیوینگے اور اللہ تعالی سے مجکو یہی امید ہے کہ ضرار بن الازور کے معاملہ مین اللہ تعالے
ہمکو نہ رولاویگا یعنی وہ زندہ رہائی پاوینگے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے ہوے آگے آگے اپنے لشکر کے
روانہ ہوے کہ ناگاہ دیکھا اونہون نے ایک سوار کو کمیت گھوڑے بلند قامت کوتاہ گردن پر اور اوسکے ہاتھ مین ایک نیزہ
تھا اور نہین ظاہر ہوتی تھین اوس سے سوا کنارہ آنکھون کے اور سوارکاری اور ہوشیاری اور دانائی اوسکی شکل
اور وضع سے اور شجاعت اوسکی باگین گھوڑے کی پھیرنے سے ظاہر ہوتی تھی اور ڈھیلا کر دیا تھا اونے گھوڑے کی
باگ کو اور جما ہوا تھا وہ گھوڑے کی زین پر گویا اوسمین چسپان تھا اور لباس سیاہ پہنے تھا اپنی زرہ کے اوپر اور مضبوط
باندھی تھا اپنی کمر کو ایک چادر سے اور ڈالی ہوئی تھا اوسکو سینے کی طرف سے پشت تک اور سب کے آگے مثل شعلہ آگ کے جاتا تھا
پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حال سے اوسکو دیکھا کہا کہ کاش مین جانتا اس امر کو کہ یہ سوار کون شخص ہے
اور قسم ہے خدا کی کہ یہ سوار بہادر ہے پھر پیچھے اوسکے روانہ ہوے اور وہ سوار مشرکین کی طرف سب کے آگے جاتا تھا واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ رافع بن عمیرۃ الطائی اور اونکے ہمراہی بہت استقلال سے رومیون کے ساتھ لڑ رہے تھے
کہ دفعتہ دیکھا اونہون نے خالد بن الولید کو کہ مع لشکر ہمراہی کمک کو پہونچ گئے اور دیکھا اوسی سوار کو جسکا ذکر اوپر ہوا ہے
کہ حملہ کیا اوسنے روم کے لشکر مین اس طرح سے جیسے باز چڑیا پر حملہ کرتا ہے پس ہلا دیا اوس سوار نے رومیون کے لشکر کو اور توڑ دیا
اونکے گروہ کو پھر غائب ہو گیا وہ ایک ساعت درمیان لشکر مین پس غائب تھا وہ غائب ہونا مگر مثل ایک گرداوے کے تا اینکہ وہ
باہر نکلا اور نیزہ اوسکا خون سے بھرا تھا اور بہتون کو اوسنے مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑکر پھرا اور خوف سے امر قلق اوسکی
صورت سے ظاہر ہوتا تھا اور اپنی جان کو اوسنے معرض ہلاکت مین ڈال دیا تھا پھر دوبارہ حملہ کیا اور جدا ہوکر ایک لوگون کو
ہٹا کر ہوے ایک گروہ کی طرف پھرا اور اپنے لشکر کے لوگون سے پوشیدہ ہو گیا اور قلق اوسکا بڑھتا جاتا تھا پس رافع بن عمیرہ
الطائی تو یہ سمجھے کہ یہ سوار خالد بن الولید ہین اور آپسمین کہا کہ ایسے حملے سوا خالد بن الولید کے اور کوئی نہین کر سکتا ہے

پس مسلمان اسی سوچ مین تھی کہ دفعتہً خالدؓ بن الولید مع اپنی لشکر کی قریب اونکی پہونچے پس رافعؓ نے باواز بلند خالدؓ
بن الولید سی پوچھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا مین خرچ کر رہا ہی اور دلیری کر رہا ہی ساتھ دشمنان خدا کی کون ہی خالدؓ
بن الولید نی کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خود نہین جانتا ہون اور اوسکی حالات اور صفات نی مجکو تعجب مین ڈال رکھا ہی
رافعؓ نے کہا کہ حال اوسکا یہ ہی کہ وہ در آتا ہی رومیون کی لشکر مین اور داہنی بائین نیزہ مارتا ہی پس خالدؓ بن الولید
رضی اللہ عنہ نی کہا کہ ای گروہ مسلمانون کی سبکی سب بالاتفاق حملہ کرو اور واسطے حمایت دین خدا کی مستعد ہو جاؤ
راوی نے بیان کیا ہی کہ ملا لیا مسلمانون نی گھوڑون کی باگون کو اور راست کر لیا نیزون کو اور ملگئی بعض
اونکے بعضون سے اور خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ اونکی آگی اور مستعد حملہ تھی کہ دفعتہً دیکھا اوسی سوار کو کہ قلب فوج سے
مثل شعلہ آگ کی نکلا اور وہ خون سی بھرا ہوا تھا اور گھوڑے سی پسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اوس سوار کی نزدیک
آجاتا تھا اوسکی خوف سی پلٹ کر اپنی قوم مین جا ملتا تھا پس لڑتا تھا وہ سوار رومیون کی چند اشخاص کی ساتھ
پس اس حالت مین خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ اور اونکی ساتھیون نی رومیون پر حملہ کیا اور بچایا اوس سوار کو
رومیون کی تیزی حملی سی اور آملا وہ سوار مسلمانون کی لشکر مین پس مسلمانون نے بنظر غور اوسکو دیکھا تو یہ معلوم ہوا
کہ گویا وہ ایک ٹکڑا ارغوان پھول کا ہی جو سرخ رنگ ہوتا ہی اور خون مین آلودہ تھا پس خالدؓ بن الولید نی اوسکو
پکارا اور کہا کہ خدا تجکو جزای خیر دیوے کون شخص ہی تو کہ صرف کیا تو نے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین اور ظاہر کیا تو نے
اپنی غصے کو دشمنان خدا پر کھول تو ہماری آگی کیواسطے اپنی ڈھاٹے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ اعراض کیا
اوس سوار نی خالدؓ بن الولید سی اور کچھ کلام نہین کیا اور اونسے اور چھپایا اپنی تئین لوگون کی بیچ مین پس پکارا اور کہا
اوسے اہل عرب نی ہر طرف سی کہ ای نیک مرد سردار تیرا تجکو پکارتا ہی اور تجہسی کلام کرتا ہی اور تو اوسسے اعراض کرتا ہی چل اپنی
سردار کی پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال اپنی سردار سی تا کہ زیادہ کرین وہ بزرگداشت تیری سنکر اوس سوار نی اونکی باتون کا
کچھ جواب نہ دیا پس جب خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال اوسکا نہ کھلا خود اوسکی پاس گئی اور کہا کہ افسوس ہی تجھپر
کہ بھیجے ہے اور مسلمانون کی دل تیری تحقیق حال مین متعلق ہین ہو تو کون شخص ہی پس جب خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اوسپر اصرار کیا تب جواب دیا اوس سوار نی اپنی ڈھاٹے کے نیچے سی اور گویا عورتون کی زبان مین اور کہا اوس نے کہ ای سردار مین
جو کنارہ کشی کی ہین تو نے سبب نافرمانی کی نہین کی بلکہ سبب حیا و شرم کی کیواسطے کہ مین پردہ کی بیٹھنے والیون سی ہون اور مین نے کیا
مین نی اس کام کو مگر رنجیدگی دل کی سبب سے پس خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اونہون نی کہا کہ
میرا نام خولہؓ ہی اور مین ازور کی بیٹی ہون اور ضرارؓ جو قید ہی وہ میرے بھائی ہین اور مین عورات عرب قوم مذحج مین
بیٹھی تھی کہ دفعتہً مجکو خبر قید ضرارؓ کی پہونچی پس سوار ہوئی ہون اور کیا ہی جو کیا راوی نے کہا ہی کہ خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ یہ حال سنکر بنظر مہربانی اور شفقت کے خولہؓ کے حال پر رونے لگی اور کہا کہ ہم سب ملکر ایک حملہ کرین اور بچکو خدا

امید ہی کہ تمہارے بھائی تک پہونچین اور اونکو قید سے چھوڑا دین خولہ نے کہا کہ اس حملہ مین مین سب سے آگے ہونگی عامر
بن طفیل نے روایت کی ہی کہ مین خالد بن الولید کے داہنے جانب مین تھا اور حملہ کیا خولہ بنت الازور نے
آگے خالد بن الولید کے اور حملہ کیا مسلمانون نے پس بہت برا معلوم ہوا رومیون کو وہ معاملہ جو خولہ بنت الازور کے
ہاتھ سے اونپر گذرا اور اونہون نے آپسمین کہا کہ اگر سب اہل عرب مثل اس سوار کے بہادر ہین تو ہمکو طاقت اونکے مقابلے کی
نہین ہی پس جب خالد بن الولید نے مع اپنے ساتھیون کے حملہ کیا اوس وقت رومیون کے لشکر مین گھبراہٹ پڑ گئی اور
سردارون نے یہ حال اپنے لشکر کا دیکھکر اونسے کہا کہ ثابت قدمی کرو اونکے مقابلے مین کیونکہ جس وقت تمکو ثابت قدم دیکھینگے
پیٹھ پھیر دینگے اور اہل دمشق نکلکر تمہاری اعانت اور کمک کرینگے اور اونکی ناگہانی کمک مین کوئی اونمین سے بچ نہ سکیگا
راوی نے کہا ہی کہ سردارون کے سمجھانے سے اہل روم نے ثابت قدمی کی اور خالد بن الولید نے مع ہمراہیان اپنے حملہ سخت کیا
اور رومیون کی جماعت کو داہنے بائین متفرق اور پریشان کر دیا اور چاہا کہ جس مقام پر سردارن سردار لشکر کا ہی
وہان پہونچین لیکن نہ ہوسکا کیونکہ سردار مضبوط اور مسلح اوسکے گرد تھے اوس تک نہ پہونچ سکے اور مسلمان متفرق ہوکر
لڑنے لگے اسطرح پر کہ جو جسکے نزدیک پہونچا اوسی سے لڑائی مین مشغول ہوا اور رافع بن عمیرۃ الطائی بہت سخت لڑائی
لڑتے تھے اور خولہ بنت الازور کا یہ حال تھا کہ رومیون کا لشکر پھاڑکر داہنے اور بائین لڑتی تھین اور اپنے بھائی کو ڈھونڈھتی
اور باواز بلند یہ اشعار دردانگیز پڑھکر اونکو پکارتی تھین راوی نے کہا ہی کہ مسلمان لوگ خولہ کا کلام سنکر رونے لگے
مگر ضرار بن الازور کا کچھ پتا نہ معلوم ہوا اور یہ لڑائی تا زوال دوپہر رہی پھر جدا ہوئے لوگ ایک دوسرے سے اور غالب رکھا
اللہ تعالی نے مسلمانون کو رومیون پر اور بہت رومیون کو مسلمانون نے مار ڈالا پھر رجوع کیا ہر فرد نے اپنی جگہ اور قیام کیا
اور اندر ہنایا کہ بہ دل رومیون کی مسلمانون کی معاملہ جنگ سے ہو اور ارادہ فرار کا کیا اور نہین روکا اونکو بھاگنے سے مگر خوف
سردارون نے پس جب مسلمان اپنی جگہ پر آئے خولہ بنت الازور نے ہر شخص سے بھائی کا حال پوچھا لیکن کسی مسلمان نے
یہ نہین کہا کہ ہم نے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا پس جب خولہ کو بھائی کی طرف سے ناامیدی ہوئی بھائی کو یاد کر کے رو بیٹھین
کہ بہت روئین اور کہا یا ابن امی لیت شعری فی البیداء طرحوک ام بدمائک ضمخوک یا لیت اختک لک
الفداء لو رای ابی اریک بعد هذا ابدا ترکت والله فی قلب اختک جمرة لا یطفی لهیبها ولا یخمد
لحقت بابیک المعدل بین یدی المصطفی علیه الصلوة والسلام علیک منی السلام الی یوم اللقاء
پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور مسلمان لوگ خولہ کا نوحہ سنکر رونے لگے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ پھر
حملہ کرین کہ اسی حالت مین اونہون نے دیکھا کہ ایک گروہ سوارون کو کہ نکلا میمنہ فوج روم سے اور وہ باگین گھوڑون کی چھوڑے
ہوئے گویا وہ تعاقب کنندہ معلوم ہوتے تھے پس مسلمان آمادہ ہوگئے اونسے لڑنے کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی مستعد تھا اور آمادہ ہو
اور گرد اونکے بہادر مسلمان لوگ تھے پس جب نزدیک مسلمانون کے آئے وہ سوار پھینکدئے انہون نے ہتھیار اور گھوڑون سے اوتر

اوترپڑی گھوڑون پرسے اور چلائی لفون لفون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہا کہ قبول کرو تم اونکو امان مانگنے کو
اور لاؤ اونکو میرے سامنے پس سامنے لائے گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اونہون نے کہا کہ ہم وردان
کی فوج کے لوگ ہین اور مقام ہمارا حمص ہے اور ہمکو خوب یقین ہوگیا ہے کہ ہم لوگون کو طاقت مقابلہ اور لڑائی کی تم لوگون سے
نہین ہے پس ہم اسواسطے آئے ہین کہ تم ہمکو اور ہماری اہل و عیال کو امان دو اور ہمکو اون لوگون مین سمجھو جنسے تمنے صلح کیا ہے
کہ جتنا مال طلب کروگے ہم تمکو دیوینگے اور جو لوگ ہمارے شہر مین ہین وہ بھی ہمارے اس قرارداد پر راضی ہو جاوینگے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اونسے کہا کہ جب ہم تمہارے شہر مین پہونچین گے تب صلح کرینگے اس جگہ ہم صلح نکرینگے لیکن تم کو
ہمارے ساتھ رہو اوسوقت تک کہ حکم کرے اللہ تعالی ہمارے اور دشمن کے بیچ مین جو حکم اوسکو منظور ہو پھر حکم کیا خالد بن
الولید نے اونکو حوالات مین رکھنے کا اور پوچھا اونسے کہ آیا تمکو حال ہماری اوس ناقی کا معلوم ہے جنھون نے تمہارے سردار کے
بیٹے کو قتل کیا ہے اونہون نے کہا کہ شاید وہ ننگے بدن ہین جنھون نے مارا ہم مین سے جسکو مارا اور رنج مین ڈالا ہے ہمارے
سردار کو بسبب قتل کرنے اوسکے بیٹے کے خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مین اونہین کو پوچھتا ہون اون لوگون نے کہا
کہ اونکا حال یہ گذرا کہ جب وردان نے اونکو اپنے قابو مین پایا تب ایک استر پر سوار کرکے ہمراہی سو سوار کے بجانب حمص
بارادہ اس امر کے روانہ کیا ہے کہ وہان سے ہرقل بادشاہ کے پاس بھیجے بغرض اظہار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
یہ کلام سنکر خوش ہوے پھر بلایا اونہون نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور کہا کہ تم اس ملک کی راہون سے خوب واقف ہو
اور تمہاری تجویز اور تدبیر سے ہمنے ارض سماوہ وغیرہ بآسانی نکالی تھی جبکہ تمنے اونٹون کو پیاسا کرکے پانی پلایا تھا اور
باندہ دیئے تھے منہ اونکے اور ہم ذبح کرتے تھے اونمین سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت اونکا اور پیا تھا
گھوڑون نے وہ پانی جو اونٹون کے پیٹون مین تھا یہانتک کہ نکل آئے ہم ارض مین اور تدبیر اور حیلہ مین تم لوگون مین
یکتا ہو اور ضرار بن الازور معیت ایک سو سوار کے حمص کو بھیجے گئے ہین پس تمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانون سے جسکو دوست
رکھتے ہو اپنے ساتھ لو اور اس قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہے کہ تم اونمین ملجاؤگے اور ضرار کو اونسے چھوڑالوگے پس اگر تمنے
ایسا کیا تو قسم ہے خدا کی کہ یہ بات بڑی کشود کار ہوگی رافع نے کہا کہ مین یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہون پھر رافع نے
ایک سو سوار مسلمانون کے لشکر سے چن لیے اور ارادہ روانگی کا کیا اور یہ خوشخبری خولہ بنت الازور کو پہونچی پس وہ بہت
خوش ہوئین اور مسلح ہوکر گھوڑی پر سوار ہوئین اور خالد بن الولید کے پاس آکر کہا کہ اے ہمارے سردار مین تمکو واسطہ ذات پاک
اور بہترین خلائق یعنی رسول مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہون کہ مجکو بھی اس جماعت کے ساتھ روانہ کرو
کہ مین بھی اونکی مدد دہی مین شریک ہون پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ کی شجاعت اور بہادری معلوم ہے
سو اونکو بھی اپنے ساتھ لو پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوے اور خولہ بھی مسلمانون کے پیچھے پیچھے
اونسے دور دور چلی جاتی تھین اور جب مسلمان راہ سلمیہ مین پہونچے تب رافع نے ادھر ادھر دیکھا کہ

کوئی آثار نشان قدم گھوڑے کے رومیون کے اونکو دکھائی نہ دیے پس رافعؓ نے مسلمانون سے کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ رومی
یہانتک نہین پہونچے ہین پھر مسلمان بطور گاڑہے کے وادی الحیاۃ مین چھپا یا اور وہ لوگ پوشیدہ ٹھہرے تھے کہ اوسی
حالت مین ایک غبار ظاہر ہوا پس رافعؓ نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ پس مسلمان لوگ ہوشیار ہو گئے اور انتظار کرنے لگے
کہ ناگہان رومی ضرار بن الازور کو اپنے بیچ مین گھیرے اور لیے ہوئے وہان پہونچے اور ضرار بن الازور اوس وقت اشعار دردناک
پڑھتے تھے پس جواب دیا خولہؓ نے کمین گاہ سے اور کہا کہ اللہ تعالے نے تمہاری دعا اور زاری و نالی قبول کی اور تمکو نجات دی آگاہ ہو کہ
مین تمہاری بہن ہون پھر خولہؓ نے تکبیر کہکر حملہ کیا اور رافعؓ اور مسلمانون نے بھی تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا حمید بن سالم نے
روایت کی ہے کہ مین مسلمانون کی جماعت مین تھا جس وقت تکبیر کہی ہم لوگون نے گھوڑے ہمارے ہنہنانے لگے بسبب
ہونے الہام کے اللہ تعالے کیطرف سے اور قصد کیا ہر سوار نے ہم مین سے ایک ایک سوار رومی کا سو ایک گھڑی بھی نہین گذری
کہ ہر ایک مسلمان نے اپنے خصم مقابل کو مار ڈالا اور نجات و رہائی دی اللہ تعالے نے ضرار بن الازور کو اور لیے ہم سبھون نے
گھوڑے اور ہتھیار رومیون کے رافعؓ بن قادم التنوخی نے روایت کی ہے کہ مین اون مین سے مسلمانون مین تھا
اور خولہ نے چھوڑا اپنے بھائی کو اور سلام کیا اونکو اور ضرار نے مرحبا کہا خولہ کو اور سوار ہوئے ایک گھوڑے پر جو [illegible]
اور ہاتھ مین لیا ایک نیزے کو جو اوس مقام مین پڑا تھا اور وہ ہتھیار شکر ہے خدا کے پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ اوس حالت مین کہ مسلمان لوگ بعد چھڑا لینے ضرار بن الازور کے اسباب اور گھوڑے یکجا کرتے تھے کہ رومی بھاگے ہوئے
وہان پہونچے اس گھبراہٹ سے کہ اگلا پچھلے کیطرف متوجہ نہین ہوتا تھا پس رافعؓ نے اونکو دیکھکر معلوم کیا کہ رومی خالد بن الولید سے
بھاگ نکلے پس اپنے ساتھیون کو لیکر آگے بڑھے اور جو رومیون سے ملتا تھا اوسکو پکڑ لیتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ
جب خالدؓ بن الولید نے رافعؓ بن عمیرۃ الطائی کو ضرار کے چھوڑانے کو بھیجا تھا ایسی سختی سے اونہون نے وردان اور اوسکی
قوم کو صدمہ پہونچایا جیسے کوئی طالب شہادت اور خواہش حصول سعادت کی سختی اوٹھاتا ہے اور مسلمانون نے صدمہ سخت
پہونچایا رومیون پر پس بلا توقف رومیون نے پیٹھ پھیری اور وردان اونکے آگے تھا اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا اور
مال اور گھوڑے لیے اور تعاقب کرتے ہوئے تا بمقام وادی الحیاۃ کے پہونچے اور خالد بن الولید اور لوگ ہمراہی اونکے رافعؓ اور ضرار کے
پاس پہونچکر یکجا ہوئے اور ضرار کی سلامتی پر مبارکباد دی اور خالدؓ بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کی تعریف کی پھر
سب کے سب بجانب دمشق کے پلٹے اور مسلمان اس فتح سے خوش ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خوشخبری فتح کی دی
اور دریافت ہوا اور فتح دمشق کی یقین حاصل کیا راویؒ نے بیان کیا ہے کہ جب خبر ہزیمت وردان اور مارے جانے
اوسکے بیٹے کی ہرقل کو پہونچی اوسکو اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا پس وردان کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ تحقیق خبر
پہونچی مجکو کہ اہل عرب بھوکھون اور ننگون نے تجکو ہزیمت دی اور تیرے بیٹے کو مار ڈالا پس نہین رحم کیا مسیح نے تجھپر اور تیرے
بیٹے پر اور اگر مین جانتا ہوتا کہ تو لڑائی مین دانا اور ہوشیار اور بڑا نیزہ باز اور شمشیر زن ہے تو تجکو گرفتار غدار [illegible]

اب مین نے روانہ کیا ہے بطرف اجنادین کی نوّے ہزار فوج اور تجکو اوس فوج کا سردار مقرر کیا پس جب ا نہ ہو تو اوس مقام کو اور فوج کو لیکر اہل دمشق کی کمک کرو اور مدد دے اونکو اور بھیج تو بعض اپنے ساتھیون کو واسطے مقابلے اون اہل عرب کی جو بمقام فلسطین ہین کہ یہ ساتھی تیرے اون اہل عرب کے جو فلسطین مین ہین اور اونکے ساتھیون کے بیچ مین جو دمشق مین ہین حائل ہوجاوین اور مدد دے تو اپنے سردار کو اور روانہ کیا اوسنے خط ڈاک پر پس جب خط ہرقل کا وردان کے پاس پہونچا اور پڑھا اوسکو دور ہوا اوسسے جو رنج وغم اوسکو اپنی شکست اور بیٹے کے مارے جانیکا تھا اور روانہ ہوا وہ بطرف اجنادین کی پس وہان پہونچکر رومیون کو لباس اور نشان اور صلیبون سے آراستہ پایا اور رومی اوسکے استقبال کو آئے اور اوسکے بیٹے کی مارے جانے کی تعزیت کی پس جب وردان اپنے خیمے مین اوترا بادشاہ کا خط اونکو پڑھکر سنایا اون لوگون نے حکم بادشاہ کا بخوشی منظور کیا اور ہوشیار ہوگئے وہ اپنی جانون پر **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ تعاقب وردان سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اوسیوقت عباد بن سعید الحضرمی بھیجے ہوئے شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بمقام بصرے سے خالد بن الولید کے پاس آئے اور بیان کیا کہ نوّے ہزار رومی اجنادین کو آئے ہین پس خالد بن الولید یہ حال سنکر سوار ہوے اور ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ اے امین الامۃ یہ عباد بن سعید الحضرمی شرجیل بن حسنہ کے بھیجے ہوئے میرے پاس آئے ہین اور بیان کرتے ہین کہ ہرقل نے وردان کو اونکے مددگار جو بمقام اجنادین اکٹھا ہوے ہین سردار مقرر کیا ہے اور تعداد اونکی نوّے ہزار ہے پس مصالحے مین تمہاری رائے کیا ہے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان اشراف اور رئیس ہم مسلمانون کے دوسرے مقامون مین ہین جیسے شرجیل بن حسنہ بصرے مین اور معاذ بن جبل ارض حوران مین اور یزید بن ابی سفیان ارض بلقا مین اور نعمان بن مقرن تدمر مین اور عمرو بن العاص فلسطین مین ہین پس بہتر یہ ہے کہ ہم ان سب کو لکھیں کہ وہ ہمارے پاس چلے آوین پھر انکے آجانے کے بعد ہم ارادہ مقابلہ دشمن کا کرینگے اور مدد اور اعانت اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہوتی ہے پس خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کو خط لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فان اخوانک المسلمین قد عولوا علی المسیر الی اجنادین فان ھناک من لعدو تسعین الفا وھم یریدون المسیر الینا لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون فاذا وصل الیک کتابی ھذا فاقدم بمن معک من المسلمین الی اجنادین فانک تجدنا ھنالک ان شاء اللہ تعالی والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین پھر اسی مضمون کا خط سب امرا کو جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے لکھا بعدہ لشکر کو حکم کوچ کا دیا پس لادے گئے خیمے اونٹون کی پشت پر اور پیچھے کیا مال اور اسباب غنائم کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ مین لشکر کے اسباب اور عورتون کے ساتھ رہون اور تم مع اصحاب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے آگے رہو پس ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین پیچھے رہونگا اور تم آگے رہو کہ اسصورت مین اگر روم کا لشکر مع وردان کے تمہارے سامنے آویگا تم باز رکھوگے اونکو پہونچنے سے عورات اور

اور اپنے گھر مین بیٹھہ رہ اور جس چیز کی تو طاقت نہین رکھتا ہے اوسکو نہ طلب کر اسواسطے کہ مین نے رات کو خواب مین یہ دیکھا ہے کہ گویا تو
اپنی کمان لیے ہوے اوڑتی ہوئی چڑیون پر تیر چلاتا ہے اور بعض چڑیان اونمین سے زمین پر گر پڑین اور پھر اوڑ گئین پس مین یہ دیکھکر
تعجب ہی میں تھی کہ دفعتہ دیکھا مین نے چڑیان تیز چنگل کی کہ وہ ٹوٹ پڑین ہوا سے تجھپر اور تیرے ساتھیون پر پس چنگل مارتی تھین وہ
تمہارے سرون اور منھون پر پھر تم سب اونسے بھاگ نکلے اور دیکھا مین نے اون چڑیون کو کہ جس شخص پر تم مین سے چنگل مارا اوسکو بیہوش
کردیا پھر مین چونکی اور جاگی گھبرائی اور ڈری ہوئی تیرے حال پر پس بولص نے پوچھا کہ آیا تو نے مجھے بھی بیہوشون مین سے دیکھا اوس نے
کہا ہان تم سب سے بڑا ہی کہ تحقیق چنگل سے زخمی کیا تجھکو ایک بڑی چڑیا شکاری نے پس بیہوش کر دیا اوس نے تجھکو پس طمانچہ مارا بولص نے
اپنی زوجہ کے منھ پر اور کہا کہ خرابی ہو تجھکو نہ خوشخبری سنائی تو نے بہ تحقیق سما گیا خوف اہل عرب کا تیرے دل مین یہانتک کہ
خواب مین بھی تو اونکو دیکھتی ہے تو خوف نکر قریب ہے کہ مین سردار عرب کو تیرا خادم بنادونگا اور اونکے ساتھیون کو چرواہا بکریون
اور سورون کا کردونگا اوسکی زوجہ نے کہا کہ تو جو چاہتا ہے کر تحقیق مین نصیحت کر چکی ہون تجکو پس نہ مانا بولص نے اوسکی بات کو اور
طیار ہو کر گھر سے نکلا اور ہم لوگ دمشق مین تھے دس سب اوسکے ساتھ سوار ہوے اور تھے وہ چھہ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل آزمودہ کار اور
واقف [illegible] اور روانہ ہوے پیچھے ابوعبیدة بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقدمہ لشکر مین تھے
اور دور اور فاصلے پر [illegible] عورتون اور لڑکون بالون کے پس اوسی حالت مین کہ ابوعبیدة بن الجراح رضی اللہ عنہ اونٹون کی
چال پر چلے جاتے تھے کہ دفعتہ اونکے ایک ہمراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابوعبیدة بن الجراح سے کہا کہ مین اس غبار کو دشمن کا لشکر
گمان کرتا ہون پس ابوعبیدة بن الجراح نے کہا کہ بیشک وہ اہل دمشق ہین کہ ہم لوگون مین امید رکھتے ہین اور ٹھہر گئے ابوعبیدة
بن الجراح یہانتک کہ آ ملی فوج سواری عورات اور اغنام کی اونسے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آوازین بلند ہوتی تھین
پس کہا ابوعبیدة بن الجراح نے کہ اے مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن تم تک پہونچنے والے ہین پس وہ یہ کلام تمام نہین کر چکے تھے
کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا اور بولص لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اوسنے ابوعبیدة بن الجراح
کو [illegible] قصد حملے کا کیا اونپر اور تھے اوسکے ساتھ چھہ ہزار سوار اور بولص کے بھائی بطرس اور پیدل فوج نے عورتون پر حملہ کیا اور
اونمین سے ایک جماعت کو پکڑ لیا اور بجانب دمشق کے واپس گیا پس [illegible] بطرس نہر استریاق پر پہونچا وہان اس غرض سے
ٹھہرا کہ دیکھے اور دریافت کرے کہ اوسکے بھائی بولص کا معاملہ کیونکر گذرتا ہے اور ابوعبیدة بن الجراح کا حال یہ ہوا کہ جب
اونہون نے یہ معاملہ ناگہانی رومیون کی طرف سے دیکھا کہا قسم ہے خدا کی کہ رای وہی اچھی تھی جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کیا تھا [illegible] پیچھے لشکر کے تجویز کیا تھا اور اسی حالت مین بولص اونکے قریب آیا اور ارادہ حملے کا اونپر کیا اور نشان اور
[illegible] اونکے سر کے اوپر [illegible] عورتین [illegible] اور لڑکے چلاتے تھے اور [illegible] مسلمان اوسکی طرف [illegible] اور مقابلہ اوسکا
[illegible] قتال شدید کیا اور دشمن خدا بولص نے قصد [illegible] بجانب ابوعبیدة رضی اللہ عنہ کے کیا اور ہونے لگی آپسمین اون دونون کی لڑائی اور
واقع ہوئی لڑائی درمیان [illegible] اور رومیون کے اور او پہنچا غبار لڑائی کا اونکے سرون پر اور ٹھہر گئے لوگ [illegible] لڑائی مین [illegible]

پس ڈرو تم سیخ اور ہرقل کے غصہ سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ نبش میں آئے وہ لوگ بعد سخت
کلام سے اور یکبارگی حملہ سخت کیا اور صبر کیا عورتوں نے اونکے مقابلہ میں اور وہ اوسی حالت میں تھیں کہ دفعتہً قریب پہونچے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیوں کے اور دیکھا اونہوں نے اوڑتے ہوئے گرد اور چمک تلواروں کی پس اپنے
ساتھیوں سے کہا کہ کون شخص تم میں سے اس معاملہ کی خبر مجھکو دیگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ میں خبر لاؤنگا یہ کہکر رافع
بن عمیرۃ روانہ ہوئے اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ قریب عورتوں کے پہونچے اور دیکھا کہ وہ لڑ رہی ہیں پس پھر کے
رافع اور بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑے تعجب کا یہ معاملہ ہے تحقیق یہ عورتیں اولاد
عمالقہ اور اولاد تبابعہ سے ہیں کہ بعض اونمیں سے تبع بن لاقرن اور تبع بن ابی کرب وذی رعین وعبد الکلال
اعظم اور تبع بن حسان بیٹی اوس تبع کی ہیں جنھوں نے قبل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا
کیا تھا اور گواہی اونکی نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے اور جانو تم اے رافع کہ ان عورتوں کی لڑائی بہت
جگہ مشہور ہے سو اگر اونہوں نے ایسا ہی کیا ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی اونہوں نے تمام لوگوں اور عرب کی
لڑکیوں پر ہمیشہ کیواسطے اور دور کر دیا عورات عرب سے بدنامی کو راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ حال عورات کا سنکر مسلمان
بہت خوش ہوئے اور اوٹھ کھڑے ہوئے ضرار بن الازور اور پھینکا اونہوں نے اپنے بڑائی کپڑوں کو اور لیا نیزے کو اور سوار ہو کے
ڈھیلی کر دی باگ گھوڑے کی بقصد مدد دینے عورتوں کی پس خالد بن الولید نے کہا کہ جلدی نکرو تم اے ضرار جلدی میں اسلئے کہ جو شخص
درنگ کرتا ہے اپنے کام میں پہونچ جاتا ہے اپنے مطلب کو اور خوشی حاصل ہوتی ہے اوسکو اور جلدی کرنیوالے کا کام نہیں بنتا ہے اور
نہیں رستگاری پاتا ہے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار نہیں صبر ہو سکتا ہے مجھسے اپنی بہن کی مدد دینے میں پس خالد بن
الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کشود کار قریب ہے پھر مرتب کیا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیوں کو اور نزدیک ملا دیا
سب گھوڑوں کے سروں کو اور بلند کیا نشانوں کو اور آئے قلب فوج میں اور کہا کہ اے گروہ مسلمانان جسوقت پہونچ جاؤ تم
رومیوں تک پس متفرق ہوکر گھیر لو اونکو پس شاید اللہ تعالیٰ ہماری عورات کو رہائی بخشے اور ہمارے لڑکوں پر رحم کرے پس
سبھوں نے کہا کہ ہمکو تمہارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہے پس اوسی حالت میں کہ رومی عورتوں سے لڑ رہے تھے کہ قریب پہونچے اونکے لشکر
اور نشان مسلمانوں کے پس چلاکر کہا خولہ بنت الازور نے کہ اے اولاد تبابعہ کی تحقیق آئی تمہارے لیے کشود کار پروردگار بزرگ اور
مہربان سے اور خوشی دی اوسنے تمہارے دلوں کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بطرس نے مسلمانوں کے لشکر کو اسطرح سے دیکھا
کہ نیزے ہیں اور تلواریں اونکی مثل بجلی کی چمکتے ہیں پس ٹھہر گیا اونکا دل وسکا اور کانپنے لگے ہاتھ پیر اوسکے اور رومی آپس میں ایک
دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس نے کہا کہ اے گروہ عورتوں کے تحقیق میرے دل میں تمہاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہے
اسوجہ سے کہ تم اوس کی بھی مال میں بیٹی کی بھی رکھتی ہیں اور میں تمکو چھوڑے دیتا ہوں تمکو صلیب کے صدقے میں پس جب تمہارے مرد
آویں تو تم اونکو اس حال سے آگاہ کر دینا پھر باگ پھیر کر ارادہ بھاگنے کا کیا تھا کہ دفعتہ دیکھا آتے ہوے سواروں کو کہ قبائل لشکر

مسلمانون سے نکلا ایک اونمین سے وہ عمیرہ تھی اور دوسرے نکلے ایک عربی گھوڑے پر سوار جسپر زین وغیرہ تھی سوار تھے اور اونکے ہاتھ مین
نیزہ تھا اور دونون سوار باگین چھوڑے ہوے مثل شیر کے آتے ہین ایک اونمین سے خالد بن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور پس
خولہ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ اے بھائی کہان چلے تم اور بتحقیق اللہ تعالی نے کفایت کیا ہمکو اور بلا سے آکر دیا تمہاری مدد سے پس
چلا کر کہا بطریس نے خولہ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ مین نے دیڈالا تمہاری بیٹیان تمکو اگرچہ تمہاری بھلائی کو مین دوست نہین رکھتا ہون
یہ کہکر وہ بھاگا پس خولہ نے اوسکا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ امر خصائل عرب سے نہین ہے کہ تو ہم سے تقرب اور شفقت ظاہر کرے اور ہم
تجھسے دوری اور جفا چاہین پس تو اپنی خواہش طبیعت کا پابند رہ یہ کہکر خولہ اوسکے سامنے ہوئین پس کہا اوسنے کہ چھپاؤ تم
اپنی صورت کو مجھسے کہ بتحقیق جاتی رہی محبت تمہاری میرے دل سے پس خولہ نے کہا کہ ضرور ہے مجکو تیرا ساتھ دینا حال یہ ہے پھر جلدی کی
خولہ نے بجانب بطریس کے اور ضرار بن الازور اور خالد بن الولید اور لشکر نے بھی قصد اوسکا کیا پس بطریس نے ضرار کو دیکھکر شور کیا اور کہا
کہ اے عربی اپنی بہن کو لو مبارک ہو تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ ہے میری طرف سے تمکو پس ضرار نے کہا کہ قبول کیا مین نے تیرے ہدیہ کو
اور اوسکا بدلا تو میرے پاس کچھ نہین ہے مگر نوک نیزہ کی پس لے تو اوسکو بطور بدلے کے مجھسے پھر حملہ کیا ضرار نے اوسپر اور وہ پڑھتے تھے
اس آیت کو وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا پھر نیزہ مارا ضرار نے اوسکے دل پر اور
پہونچ گئین خولہ بنت الازور اور اوسکے ناک اور مارا چوب کو اوسکے گھوڑے کے پیر دونون مین پس جھکا گھوڑا اور چاہا دشمن خدا نے
کہ گر پڑے زمین پر پس پہونچے ضرار قبل گرنے اوسکے زمین پر اور نیزہ مارا اوسکے چوتڑ مین کہ دوسری طرف پار ہو کر نکلا اور وہ اوندھا گر کر
مر گیا پس چلا کر تعریف کی خالد بن الولید نے اور کہا کہ یہ وہ ضرب ہے کہ نہایت زبانکار ہوتا ہے مارنیوالا اوسکا اور حملہ کیا مسلمانون نے
رومیون پر پس تھا وہ حملہ مثل ایک گرداب کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے کہا عون الحمیری نے بیان
کیا ہے کہ بتحقیق شمار کیا تھا مین نے کہ ضرار بن الازور نے اوس لڑائی مین تیس رومیون کو مار ڈالا اور خولہ بنت الازور نے بیشمار لوگون
کو نیمچے سے مار ڈالا اور دیکھا تھا مین نے عفیرہ بنت عفار الحمیریہ کو کہ وہ سخت لڑائی لڑتی تھین کہ نہین دیکھا تھا مین نے
مثل اوس لڑائی کے اور بھاگ نکلے رومی اور مسلمانون نے برابر تا دمشق اونکا پیچھا کیا اگر نہ نکلا کوئی شخص اونمین کا دمشق سے
بلکہ شہر ہلگیا خوف اور بیچ اور ڈر اونکا اور پلٹے آئے مسلمان اور یکجا کیا اونہون نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیارون کو اور کہا
خالد بن الولید نے مسلمانون سے کہ چلو تم ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف تاکہ ہر دان سے فوج کی اونکے پاس آئی یاری اور لٹکا لیا
ضرار بن الازور نے سر بطریس کا اپنے نیزے کی نوک پر اور روانہ ہوے مسلمان تا اینکہ پہونچ گئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جو تمام
صبح ساہل کے اور وہ وہان ٹھہرے ہوے تھے یہانتک کہ آئے مسلمان اونکے قریب اور آوازین تکبیر کی بلند کین اور ایک لڑائی سے سلامت
کی اور دیکھا اونہون نے عورتون کو پس خوش ہوے اونکے دیکھنے سے اور اونکے ساتھ آنے سے اور بشارت حاصل کی [illegible] کی اور [illegible] ہوا
اونکو کہ ملک شام کا اونہین کے لیے ہے پھر سامنے بلایا خالد بن الولید نے بطریس کو اور اسلام [illegible] اونکے پاس [illegible]
الولید نے اوس سے کہا کہ اسلام اختیار کر تو ورنہ تیرے ساتھ بھی [illegible]

کر دیا کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مار ڈالا ہمین نے اسکو اور سر اوسکا میری پاس مع جو دیا اور سر منگوا کر اوسکی سامنے ڈالا پس
بولس سر کو دیکھکر رونے لگا اور کہا کہ بھائی کی پیچھے کچھ لطف زندگی کا نہین ہے پس مجکو بھی اوسین ملا دو پس مسیب بن
نجبۃ الفزاری نے اوسکی گردن ماری پھر روانہ ہوے مسلمان **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے
کہ جب خالد بن الولید نے خطوط بجانب شرحبیل بن حسنہ و معاذ بن جبل و یزید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کی روانہ کیے
اور سب کو اون خطوط کو پڑھا بحجاست سب مع لشکر ہمراہی اپنی کو واسطی اعانت مسلمانون کی بجانب اجنادین روانہ ہوے
شفیع غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **بیان** کیا ہے کہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ہمراہ تھا اور پہونچے
ہم سب بمقام اجنادین کی ساتھی ایک ہی وقت مین اور یہ معاملہ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری مین واقع ہوا اور مسلمانون نے
آپسمین سلام علیک کی اور دیکھا ہمنے لشکر رومیون کو کہ گنتی کا پس جب ہم دکھائی دیے اونکو ظاہر کیا اونہون نے لباس اور
ہتھیار اپنی اور صف بندی کی اونہون نے اپنی لشکر کی اور کہیں کہ گروہ ہماری واسطی زمین اجنادین مین اور تخمین صفین اونکی
نوے ہزار اور ہر صف مین ایک ہزار آدمی تھی **ضحاک بن عروہ نے روایت** کی ہے قسم ہے خدا کی کہ مین عراق کی ملک مین
گیا تھا اور لشکر کسری اور فوج جرامقہ کو دیکھا تھا لیکن رومیون کی لشکر اور اونکی تعداد اور ہتھیارون سے بڑھکر وہان
نہین دیکھا تھا پس اوتری ہم لوگ اونکی مقابلہ مین پس جب دوسرا دن ہوا قصد مقابلہ کا کیا اونہون نے ہمسے پس جب
دیکھا ہمنے کہ وہ سوار ہوے ہین ہوشیار ہوگئے ہم اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وہ ہماری صفون کی بیچ مین آئے تھے اور
کہتے تھے کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اسکی مثل لشکر تم نہ دیکھو گے پس اگر اللہ تعالی نے اس لشکر کو تمہاری ہاتھون سے بھگا دیا
پھر کوئی اونکی جگہ پر آگے تمسے نہ لڑیگا پس رغبت کرو تم جہاد مین اور مدد دو دین کو اور ڈرو پیٹھ پھیرنے سے کہ پیٹھ پھیرنا
سوجب خوف آگ کا ہوتا ہے اور کاندھون سے کاندھا ملاؤ اور جنبش نہ دو تلوار والو کو اور نہ حملہ کرو تم جبتک کہ مین حکم نہ دون اور
ہوشیار رہو اور بہتاین اپنی آگی کو متعلق رکھو **واقدی** نے **بیان** کیا ہے کہ جب وردان نے دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارادہ جنگ جمع ہوے ہین تب بھیجا ایک آدمی بطارقہ اور ملوک کو اور کہا آدمی نے اوسی کہ یہی الاصفر جان لو تم
اس بات کو کہ ہرقل بادشاہ کو تمپر ناز ہے اور آدمی یہ لوچہ تمہارا اوپر رکھدیا اور تم سے اعانت چاہی ہے پس اگر شکست اوٹھائی
تمنے اس لڑائی مین تو پھر کوئی تمہاری جگہ ایسی کبھی لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہو جاوینگے وہ تمہارے شہرون کے اور مار ڈالین گے
تمہارے مردون کو اور پکڑ لین گے تمہاری عورتون کو پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی مین اور یکبارگی سب حملہ کرو اور
متفرق نہو اور جان لو تم اس امر کو کہ تم مین تین آدمی اونکی ایک آدمی کی مقابلہ مین ہین اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے کہ وہ
مددگار ہوگی **راوی** نے **بیان** کیا ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مسلمانون کیطرف متوجہ ہوے اور کہا اونسے کہ تم مین سے کون ہے
جو نگاہ کرے ہمارے واسطے دشمنون کو اور آزمایش کرے اونکی تعداد کی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ یہ کام مین کرونگا خالد بن الولید نے
کہا قسم ہے خدا کی کہ یہ کام تجہین سے ہوگا لیکن اے ضرار جس وقت تمہارا ایسا سامنا ہو کہ دشمن سے تو اعتنا کرو تم اس امر سے

کوئی گروہ دشمنون کا تمہیر تو لڑو تم اوس سے اور اگر دیکھو تم کسی مسلمان کو کہ گہیر لیا ہے پس تو تم اوسکو واسطے اوسکی مدد پہنچو
اور دیکھاؤ اوسکو اوسکی اولاد کو اور کہو اوس سے کہ لڑکے بالے چھوڑ کر کہان جاتے ہو کہ اس صورت میں تم آمادہ کروگے مسلمانوں کو
واسطے لڑائی کی پس عفیرہ بنت الغفار نے کہا کہ ای سردار قسم ہے خدا کی ہماری خوشی تو یہ ہے کہ اگر تم ہمکو اپنے لشکر کے آگے
کردو تو ہم تلوارین ماریں رومیون کی منھون میں اور گردنون میں اور سینے یہان تک کہ نہ باقی رہے ہم میں سے کوئی شخص اور
خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای امیر قسم ہے خدا کی کہ نہیں پروا ہے ہمکو کسی چیز کی اور سختی کی پس دعا دی جزای خیر دے خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ نے اونکو اور پہری وصیت واسطے مسلمانون کی طرف اور گہومتے تھے اونکے بیچ میں اپنے گھوڑے پر اور
ترغیب دیتے لڑائی کی لوگون کو اور آواز بلند سے کہتے تھے کہ ای گروہ مسلمانون کے مدد کرو تم اللہ کو مدد دیگا وہ تمکو
اور لڑو تم اللہ کی راہ میں کفار سے اور قتال کرو اپنی جانون کو اللہ کی راہ میں اور صبر کرو دشمنون کی لڑائی میں اور لڑو
اپنے حریم اور اولاد کی محافظت اور دین کے واسطے اور نہیں ہے تمہارے لیے کوئی پناہ کی جگہ کہ رجوع کروگے تم اوسکی طرف
اور نہ کوئی چھپنے کی جگہ کہ چھپ سکوگے اوس میں پس ملاؤ تم نشانون کو اور آگے کرو تلوارون کو اور نہ حملہ کرو جب تک کہ
میں حکم کروں اور تیرون کو ایسا چلاؤ کہ جس وقت نکلیں وہ کمانون سے تو یہ معلوم ہو کہ گویا ایک ہی کمان کے
تیر ہیں اوس واسطے کہ جس وقت ملے ہوئے نکلیں گے مثل تیرون کی تو بیشبہہ کوئی تیر اونمین کا کارگر ہوگا فاصبروا
وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون پناہ اور حیران ہو تم اس بات کو کہ نہ باقی ہوسکے تم کسی دشمن سے
مثل حمایت کنندگان اور دلیران اور بادشاہان اس گروہ کی راوی نے بیان کیا ہے کہ خوش ہوئے مسلمان خالد
بن الولید کی باتون سے پھر خوشی سے آمادہ ہوگئے واسطے لڑائی کی اور نکال لیا تلوارون کو اور کھینچ لیا کمانون کو
اور چڑھایا تیرون کو اونپر اور خالد بن الولید قلب فوج میں ٹھہرے مع عمرو بن العاص اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما اور قیس بن ہبیرۃ المرادی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذوالکلاع اور ربیعہ
بن عامر اور مثل ان لوگون کی پھر چلے بجانب دشمن کی آہستگی اور آرام کے ساتھ پس جب دیکھا وردان نے بجانب لشکر مسلمانان
اور اونکی امداد کی اور چلنے کو وہ بھی مع لشکر کے آمادہ ہوکر چلا اور اوسکے لشکر نے طول و عرض میں کثرت جو انکے زدون سے
زمین کو بھر لیا تھا اور پوری ہوئین جماعتیں اور ایک نے دوسرے کی طرف رجوع کیا اور ظاہر کیا دشمنان خدا نے اپنے لشکر
میں صلیبان اور نشانون کو اور بلند کیا آواز کو ساتھ کلمہ کفر کی پس جب قریب ہوئین دونون جماعتیں نکلا صفوف قوم سے
ایک شخص بوڑھا سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور کبر لوگ اوسکے آگے تھے پس جب وہ نزدیک مسلمانون کے آیا عربی زبان میں اونچی
پکار کر کہا کہ کون تم میں سردار ہے جو گفتگو کرے مجھسے اور آوے میری طرف کو پس نکلے آدمی اوسکی طرف خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
اور پوچھا اوس شخص نے تیرے سامانین نے کہ آیا تم سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہاں مسلمان لوگ مجھے امیر سمجھتے ہیں جب تک کہ
میں طاعت خدا اور طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قائم ہوں اور اگر اونمین مجھسے کچھ تغیر اور تبدیل واقع ہوجاوے تو میری

سرداری اونہین باقی نہ رہیگی پس اونہون نے کہا کہ اسیوجہ سے تم ہمپر غالب ہوگئے اور اگر تم کچھ تغیر اور تبدل اپنے طریقے مین کروگے تو ہرگز
ہمپر غالب نہوگے پھر اونہون نے کہا کہ تم آگئے اور داخل ہوئے اون شہرون مین جنکی نسبت کسی بادشاہ نے جرأت نکی اور داخل ہونے کی
… اور جو … اون شہرون مین آئے اور پشیمان ہوکر پھر گئے تھے اور اپنی مراد کو نہ پہونچے اور اب تم ہمپر غالب
ہوگئے ہو اور حال یہ ہے کہ غلبہ ہمیشہ نہین رہتا ہے اور ہمارے سردار وردان نے بنظر شفقت کے تمہارے حال پر مجکو تمہارے پاس بھیجا
اور اوسنے کہا ہے کہ مین ہر ایک کو تمہارے لشکر سے ایک ایک کپڑا اور عمامہ اور دینار اور تمکو ایکسو دینار اور دس کپڑے اور تمہارے خلیفہ
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایکہزار دینار اور سو کپڑے دونگا اس شرط سے کہ تم مع لشکر اپنے پلٹ جاؤ کسواسطے کہ ہماری تعداد مثل چیونٹیون
کی ہے اور تم یہ نہ سمجھو کہ یہ گروہ مثل اون اشخاص کے ہے جنسے تم ملاقی ہوے ہو اور اٹکے ہو اسواسطے کہ بادشاہ نے نہین بھیجا ہے اس
لشکر مین مگر بڑے بڑے سرہنگان جنگ آزمودہ اور پیشوایان ترسایان کو پس خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی کہ نہ پھرینگے
اور نہ پلٹ جاوینگے ہم تمسے مگر سبب ایک کی تین باتون سے یا داخل ہو تم ہمارے دین مین اور کہو تم جو ہم کہتے ہین یا ادا کرو
جزیہ یا لڑو ہمسے اور جو تعداد اپنی مثل چیونٹیون کے بیان کرتے ہو پس تحقیق اللہ تعالی نے ہمسے وعدہ مدد دینے کا فرمایا ہے
بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور … اپنی کتاب مین بیان کیا ہے اور جو تم ہمکو طمع کپڑون اور دینار
کی دیتے ہو پس عنقریب دیکھوگے کہ تم اپنے کپڑون اور اپنے … ہمارے پاس اور اپنے شہرون کو ہمارے ملک مین پس راہب نے کہا کہ مین
اس تمہاری گفتگو کو اپنے سردار کے پاس … اور جو کچھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جواب مین کہا تھا
وردان سے بیان کیا پس وردان نے کہا کہ … ان لوگون کے … جنسے کل مقابلہ ہوا ہے اور اونکو ہم لوگون نے …
اسیر اور طمع لاحق ہوئی ہے اس … اور بادشاہ نے دلیران قوم ارا حمیہ اور اردجاۃ
اور … اور کفار … کو اونکے مقابلے کیواسطے بھیجا ہے … ہمارے اونکے بیچ مین مگر ایک گرداوا کہ اوس …
ہم اونکو … پھر مرتب کیا وردان نے اپنے لشکر کو اور آمادہ جنگ ہوکر چلا اور آگے گیا اور …
کو صف باندھے ہوئے اور اونکے ہاتھون مین … پس کیفیت دیکھکے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پکارا
اور کہا کہ اے مسلمانو تحقیق بہشت آراستہ کی گئی ہے اور دروازہ آگ کا بند کرلیا گیا ہے اور ملائکہ قریب ہوئے ہین اور حورون نے
آراستگی اور زینت اختیار کی ہے پس بشارت ہو تمکو ساتھ زندگانی دائمی کی پھر پڑھا اونہون نے یہ آیت اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ آخر تک برکت دیوے اللہ تعالے
تم مین حملہ کرو پس خالد بن الولید نے کہا ٹھہرو اور توقف کرو اے معاذ تا اینکہ وصیت کرون مین لوگون کو پس …
… صفین اونکی اور کہا کہ … تم … کو … ان … کہ یہ گروہ تمہارے دوچند ہین اور …
لڑائی شروع نہ کرو … وقت … ساعت … رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح اور غلبہ حاصل …
دشمنون پر اور … ساتھ …

اور پہنا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا سو تیون کی زرہ کو اپنے بدن پر اور رکھ لیا سر پر تاج کو بغرض ظاہر کرنے اپنے دبدبے کے
ضرار پر پھر سوار ہوا عربی گھوڑے پر اور ارادہ نکلنے کا کیا پس آگے آیا اوسکے بطریق دربیجان قوم ارمانیہ سے کہ نام اوسکا
اصطفان تھا اور وہ حاکم عمان کا تھا پس بوسہ دیا اوسکی رکاب کو اور کہا کہ اے سردار مین تیرا بدلا لونگا اس نافر
سے اور مار ڈالونگا اوسکو یا پکڑ لونگا پس اس صورت مین آیا تو اپنی بیٹی کا نکاح میری ساتھ کر دیگا پس کہا وردان نے
کہ وہ تیرے سے ہی واسطے ہے اور بہتر ہے سامنے سے پھر اور تو کیا چاہتا ہے اور مین گواہ کرتا ہون اس امر پر اون لوگون کو جو
ہو چکے ہین ملوک شام اور خاصان بادشاہ سے پس جب اصطفان نے یہ کلام سنا نکلا وہ بحالت دلیری کی مثل شعلہ آگ کے
اور حملہ کیا ضرار پر اور کہا کہ خرابی ہو تمکو اے گروہ عرب وہ چیز ہے کہ دفع کی طاقت تمکو نہین ہے پس نہ سمجھے ضرار اوسکے کلام کو
جو رومی زبان مین کہا اونے غیر از ینکہ ہوشیار ہو گئے وہ اوس سے اور حملہ کیا اوسپر اور نکالی اصطفان نے ایک صلیب زر کی
جسمین چاندی کی زنجیر تھی اور ڈال لی اوسکو اپنے گلے مین اور چومتا تھا اوسکو پس ضرار بن الازور نے دیکھا کہ وہ
اوس صلیب سے اعانت چاہتا ہے پس کہا ضرار نے اوس سے کہ اگر تو صلیب سے مجھپر اعانت چاہتا ہے تو مین اعانت چاہتا ہون
تجھپر ساتھ نزدیکی قبول کرنیوالے کے کہ جو اوسکو بلاتا ہے اوسکے نزدیک وہ آجاتا ہے پھر حملہ کیا اوسپر اور دکھایا دونون نے
حملہ مین گویا اتنین لڑائی کی یہانتک کہ بیقرار ہو گئے لوگ اونکی لڑائی سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ
اونکی [illegible] لڑائی کا [illegible] اگر تمہارا دشمن [illegible] روشن کی [illegible]
خوف اور بیدلی ہو اسواسطے کہ تم پروردگار کی نگاہ کے سامنے ہو پس ہوشیار اور متنبہ ہو گئے ضرار بن الازور اس کلام کے سننے سے
اور کانپنے لگے گھوڑے کی زین پر اور حملہ کیا اپنے دشمن پر راوی نے بیان کیا ہے کہ شور کیا رومیون نے اور شجاعت لاتے تھے
وہ اصطفان کو اور دونون لڑائی سخت مین تھے یہانتک کہ گرم ہوا آفتاب اور دلیا اون دونون کو پسینے نے اور تھک گئے
دونون کے گھوڑے پس اشارہ کر کے کہا اصطفان نے ضرار سے کہ پیدل ہو کے ہم تم لڑین پس ضرار مہربانی کر اپنے گھوڑے سے اترنے کا
قصد اوترنیکا کیا کہ دفعتہ ایک سوار صف روم سے نکلا ایک گھوڑا کوتل لیے ہوئے اور وہ غلام اصطفان کا تھا پس جب ضرار
نے اوسکو دیکھا چلا کر اپنے گھوڑے سے کہا اور لوگ سنتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ مضبوطی اور چالاکی کر تو میری ساتھ اگر
نہین تو شکایت کرونگا مین تیری پاس قبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ہنہنانے لگا گھوڑا اونکا
اور بازو کھول کر چلا اور بڑھ کر لیا ضرار نے اصطفان کے غلام کو اور ضرب نیزے سے مار ڈالا اوسکو پھر لے لیا کوتل
گھوڑے کو اور سوار ہوئے اوسپر اور چھوڑ دیا اپنے گھوڑے کو بجانب مسلمانون کے پس آ ملا وہ مسلمانون مین پھر پلٹے ضرار بجانب
اصطفان کے پس جب دیکھا اصطفان نے کہ ضرار نے اوسکے غلام کو مار ڈالا اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہوا یقین کیا کہ
خدا اپنے ہلاک کا اور [illegible] ضرار آمادہ قتل [illegible] ضرار نے اوسکی [illegible]
[illegible]

کہ جب وردان نے اصطفان کو قریب ہلاکت دیکھا اور جان لیا اونے کہ اگر وہ کمک نہ کریگا تو اصطفان ہلاک ہوجاویگا پس کہا
اونے اپنی قوم سے کہ ای قوم اس شیطان نے کھایا ہی ایک ٹکڑا میرے جگر کا اور اگر آج مین اوسکو نہ مارونگا تو مین اپنے کو آپ
ہلاک کرونگا ضرور ہی مجکو اس سے مقابلہ کرنا اور چھوڑدونگا مین بادشاہون کو اس حالت مین کہ سرزنش کرینگے وہ میرے
نکلنے اور مقابلے کو اس بدوی ضعیف کیطرف راوی نے بیان کیا ہی کہ نہ دور ہوے بطارقہ اور قیاصرہ اور سرقلیہ یہانتک کہ وردان
نے واسطے مقابلے ضرارؓ کے قسم صلیب کی اونکو دلائی پس نکلا وہ بجانب ضرارؓ کے ساتھ دس آدمیون کے قربانی والے لوگون سے
اور وہ زرہین پہنے ہوے تھے اور اونکے پانون مین موزے لوہے کے تھے اور بازو اونکے بھی لوہے کے تھے اور اونکے ہاتھون مین لوہے کے
عمود تھے اور وردان لپیٹا ہوا تھا اپنی زرہ مین اور اوسکے سر پہ تاج تھا پس نکلے وہ لوگ اور وردان اونکے آگے تھا مثل شعلہ
آگ کے اور دیکھا اس حال کو اصطفان نے جو ضرارؓ سے لڑرہا تھا پس قوت حاصل کی اور مضبوط ہوگیا دل اوسکا بعد ازینکہ وہ
یقین ہلاک کا رکھتا تھا اور خوشی حاصل کی اونے واسطے لڑائی کے بعد از مایوسی خلاص کے اور چلاکر کہا ضرارؓ سے کہ آمادہ ہو واسطے
لڑائی کے پس نہ التفات کیا ضرارؓ نے طرف اوسکے اور نہ بجانب اون لوگون کے جو ضرارؓ کیطرف آتے تھے مگر یہ کہ مستعد ہوگئے
وہ اونکے مقابلے کیواسطے پس وہ اسیحالت مین تھے کہ دفعۃً دیکھا خالد بن الولید نے قوم کو آتی ہوئی اور دیکھا تاج کو کہ چمکتا تھا اوسکے
سردار کے سر پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تاج نہین ہوتا ہی مگر بادشاہ کے سر پر اور بیشک یہ سردار قوم کا ہی کہ ہمارے ساتھی کیطرف
خروج کیا ہی پس ہمکو بھی مدد دینی اپنے ساتھی کی چاہیے پھر کہا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیون سے کہ نکلو تم میرے ساتھ دس
آدمی تاکہ برابر ہوجاوین ہم قوم کے پھر نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دس آدمیون کے اپنے بہترین ہمراہیون سے پس چھوڑدیا
اور ڈھیلی کردی اونہون نے باگین اپنے گھوڑون کی قوم کی طرف اور پہونچے رومی بجانب ضرارؓ کے پس صبر کیا ضرارؓ نے اونکے مقابلے
مثل صبر بڑے صبر والون کے اور لڑے اونسے یہانتک کہ پہونچ گئے خالد بن الولید مع ہمراہیان اپنے اور پکار کر کہا کہ بشارت ہی
تمکو اے ضرارؓ پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے سعید کیا تمکو پس نخوف کرو تم کفار سے پس کہا ضرارؓ نے کیا نہین نزدیک ہی مدد اللہ کی طرف سے
راوی نے بیان کیا ہی کہ گھیر لیا خالد بن الولید نے اونکو مع اپنے ساتھیون کے اور متوجہ ہوے لوگ آپسمین اور جدا ہو
ہر ایک شخص بمقابلے ہر ایک شخص کے اور خالد بن الولید نے طلب کیا سردار قوم یعنی وردان کو اور ضرار بن الازور اپنے خصم سے
لڑرہے تھے اور حال اونکے خصم کا یہ تھا کہ تھک گئے تھے بازو اور کاٹنے لگے تھے ہاتھ اوسکے پس بدل گئی خوشی اوسکی ساتھ رنج کے
جب دیکھا اونے خالد بن الولید اور اونکے ساتھیون کو پس دیکھتا تھا وہ داہنے اور بائین اور نہین جنبش تھی اوسکے
گھوڑے کو پس سمجھ گئے ضرار بن الازور حال اوسکا اور حملہ کیا اوسپر ساتھ نیزے کے پس جب یقین ہوا اوسکو اپنی موت کا گرادیا اوسنے اپنے تئین
گھوڑے سے اور بھاگا پس ضرارؓ بھی گھوڑے سے اوترکر اوسکے پیچھے دوڑے اور پہونچ گئے اوس تک پس اوسوقت پھینکدیا ضرارؓ نے نیزے کو
اپنے ہاتھ سے اور دونون کشتی لڑنے لگے زمین پر اور ایک نے دوسرے کا مونڈھا پکڑا اور معرکہ آرائی کی اور تھا دشمن خدا مثل بڑے پہاڑ اور پتھر
کے اور ضرار بن الازور دبلے پتلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اونکو حیلہ اور قوت عطا فرمایا تھا پس جب بڑھی اونمین معرکہ آرائی پکڑلیا ضرارؓ نے

جاتی ہے پس اوتار دشمن خدا کو اور اوٹھا لیا اوسکو زمین سے اور دی شکست پس چلایا دشمن خدا کا اور رومی زبان میں پکارتا ہوا کہتا
کہ اے سردار بچا تو مجکو اس مصیبت سے جسمین ہم نہین کہ ہلاک ہوا مین پس چلا کر کہا وردان نے کہ سختی ہو تجھپر مجکو کون بچا وے گا ان درندہ
جانوروں سے اور سنا خالد بن الولید نے آواز اور زیادہ گوئی اوسکی اور وہ دونون آپسمین گفتگو کرتے تھے پس آئے سید اور طمع کی خالد
بن الولید نے اور حملہ کیا وردان پر اور قصد کیا ضرار نے اپنی نزدیکی پر اور دیکھا اون دونون کیطرف جوانان دونون لشکر نے
اور شور کیا رومیون نے اور تکبیر کہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نکلے ضرار اپنے نزدیک والی کو مگر یہ کہ
چڑھے اور قائم ہوئے اوسکے سینے پر اور وہ ڈرتا تھا اونکے نیچے اور آواز اور فریاد کرتا تھا مثل آواز شتر نر کے اور ہر ایک شخص قوم کا
باز رہا تھا مدد دینے اپنے ساتھی سے پس اسی حال مین نکالا ضرار نے اپنی تلوار کو اور مارا اور ٹھہرایا اوسکو دشمن خدا کے سینے مین
پس نکلی تلوار اوسکی حلق کی طرف سے اور فریاد کی اور چلایا دشمن خدا اس شور سے کہ سنا اوسکو دونون لشکرون نے اور اوسکی آواز
سنکر سب رومیون نے حملہ کیا اور ٹوٹ پڑا لشکر پس جب دیکھا ضرار نے اس حال کو اور یہ کہ مصیبت آئی اونپر لشکر نے کہا اونہون نے
اپنے دل مین کہ مین اتنا توقف نہین کر سکتا ہون کہ روند ڈالین مجھے گھوڑے دشمنون کے اپنے سمون سے پھر تکبیر کہی اور کاٹ لیا
دشمن خدا کا اور اوٹھ کھڑے ہوئے اوسکے سینے پر سے اور وہ بکھرے ہوئے تھے خون مین پھر تکبیر کہی اونہون نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے
اور حملہ کیا اونہون نے اپنی جگہ سے اور حملہ کیا رومیون نے جیسا کہ بیان کیا ہے اونکے میمنہ والون نے معاذ بن جبل پر اور میسرہ والون نے
سعید بن عامر پر اور چلائی قوم رومیون کی سو برسائے تیر ایک دوسرے پر یہانتک کہ چھپا دیا اونہون نے آفتاب کو کثرت تیرون سے اور پکار کر
کہا سعید بن زید بن عامر بن نفیل نے کہ اے گروہ مسلمانون کے یاد کرو تم اس امر کو اللہ تعالی کے سامنے اور اعتبار کرو اس امر کہ پیٹھ
پھیر کر بھاگو اور مستوجب آگ دوزخ کے ہو صبر کرو اے بچانیوالو دین کے اور پڑھنیوالو قرآن کے اور زیادہ کیا سعید نے اپنے کلام سے
لوگون کی خوشی اور جرأت اور بڑھکر لڑنے پر اور راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑے آپسمین دونون فریق یہانتک کہ قریب آیا وقت
عصر کا پس جدا ہو گئے آپس سے اور دونون گروہ کے لوگ مارے گئے مگر مشرکین بہ نسبت مسلمانون کے بہت مقتول ہوئے اور جو پہلی واقعہ
اجنادین مین مسلمانون سے شہید ہوئے تھے اونکے نام یہ ہین سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعمان العدوی اور ہشام بن العاص
السہمی اور ابان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور ذر بن عوف النمیری اور راعب بن ہانی
الخزرجی اور قادم بن مقدام التیمی اور ذو الیسار بن خزرجہ التمیمی اور ضرار بن سالم العبدی اور سعید بن عباس
بن ابی لیلی الکلابی اور حارث بن بشر السکسکی اور اسید بن حبیب بن لیسار اور بن عبد اللہ بن عبد الدار اور منصور
بن واثق الیربوعی اور مجلی بن حنظلہ الثقفی اور حمادی بن یسار اسدی اور مالک بن نعمان الطائی اور سالم
بن طلحہ الغفاری اور بارہ آدمی اور عوام الناس سے جنکے نام نہین معلوم ہوئے پس کل چھبیس آدمی ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اس معرکہ مین قریب تین ہزار رومی کے مارے گئے اور اونمین دو
بادشاہ اونکے تھے اور نام اونکا یہ ہے بارس بن مناف حاکم عمان اور اوسکے گرد و نواح کا اور قیس بن ابنا

حاکم حمص کا اور دیرایوب اور زوی کا اور ذوالقرنین تالا حاکم جولان کا نام تمام کہف اور رقیم کا اور لاوان بن حنینہ حاکم
جبل السواد اور عمانہ کا اور صرغون بن رسیس حاکم غزہ اور عسقلان کا اور نجار بن عبد المسیح حاکم جلولا اور اوسکی بلاد متعلقہ
اور جبر قیاس بن جرون حاکم یافا اور رملہ کا اور صرلونس حاکم ارض بلقا کا اور کورس حاکم نابلس کا اور شیز حاکم زمین
عواصم کا جسکا نام معلوم نہیں ہوا پھر پیدا ہوئی قوت اور پلٹ آیا وردان اپنی جگہ پر اور پھر لیا اوسکے دل نے بڑی رعب کو
دیکھنے شدت صبر مسلمانوں سے بیچ لڑائی کے پس جمع کیا اوسنے سرہنگان جنگ کو اور کہا کہ اے اہل ہمارے اس دین کے کیا تمہی ہو
اور کیا اصلاح دیتے ہو تم ان اہل عرب سے سختی میں کہ بتحقیق میں اونکو غالب دیکھتا ہوں اور کسیطرح اونکو مغلوب نہیں پاتا ہوں
اور بتحقیق دیکھا میں نے اونکی تلواروں کو کاٹنے والی اور تمہاری تلواروں کو کند اور تمہارے گھوڑے ہانپنے والی اور اونکے گھوڑے
بسبب کرنے والی اور اونکے بازو سخت اور تمہارے بازو سست اور وہ لوگ بہی زیادہ تر مطیع ہیں اپنے پروردگار کے اور بڑی
تصدیق کرنیوالے ہیں دل سے اور نہیں خوار و خراب ہوئے تم مگر بسبب ظلم اور فریبکاری کی اور نہیں معلوم ہوتی ہے مجکو تمہارے
واسطے بقائے دولت مگر اس صورت میں کہ دھوڈالو تم جو تمہارے دلوں میں نافرمانی خدا کی ہے اور کثرت گناہوں سے توبہ کرو
بجناب اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کروگے تو میں امید رکھتا ہوں تمہارے غلبہ کی تمہارے دشمنوں پر اور اگر انکار کروگے تو ان امور
پس قریب ہو جاوگے تم ہلاکت کے واسطے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے سخت عذاب ظاہر کیا ہے جو مسلط کر دیا ہے تم پر ایسی قوم کو جو ہمارے
نزدیک کچھ شمار میں نہ تھی اور ہم اونکی فکر نہیں کرتے تھے اور نہیں گذرتی تھی وہ ہمارے دلوں میں کسو طرح
اور غلام بھوکی غریب تھی کہ قحط ملک حجاز اور شدت تنگی اور بلائی اونکو ہم تک پہونچایا پس اب سے گاہ دکھائیں اونہوں نے
اچھی چیزیں اور میوہ جات تمہارے شہروں کے اور کہایا عوض روٹی جو اور چینے کے صاف روٹی گیہوں کی اور کہایا سرکہ اور
زیت کی جگہ شہد اور گھی اور سکہ تازہ اور انجیر اور انگور اور اچھی اور نادر چیزیں اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ پکڑلیا اونہوں نے تمہاری
عورتوں اور بانوں اور اولادوں کو پس کیونکر صبر کیا تم نے پھر تھی اپنی حرم اور بڑی بلا پر اور کوئی [illegible] کہ نہیں باقی
کوئی رومی مگر چلا کر رویا اور کف افسوس ملا اور بڑی غصے میں آئے وہ لوگ اور کہا کہ لڑینگے ہم جبتک کہ ایک ہم میں کا باقی
رہیگا اور نہ ہوسکیگی یہ بات اونسے اور ہم ماریں گے اونکو تلواروں سے اور نیزوں سے اور ہٹادینگے اونکو شہروں سے اور نکال سکینگے
وہ لوگ ہمارے ساتھ جو معاملہ کہ ذکر کیا تو نے پس جب وردان نے یہ گفتگو اونکی سنی بہت خوش ہوا اور پکارا اور بلایا قوم اور رومی
بطارقہ کو واسطے مشورے کے اور کہا اونسے کہ سنا تمنے جو بادشاہ کے لشکر نے کہا پس کہا ایک شخص نے قوم سے کہ اے وردان نہ اعتماد
کر تو لوگوں کی بات پر اور جان لے تو اس بات کو کہ تو بلا میں ڈالا گیا ہے بسبب ایسی قوم کے کہ اونکے مقابل میں تو برابری
نہیں کرسکتا ہے اور دیکھا تو نے ایک کو اونمیں سے کہ حملہ کرتا ہے وہ ہماری تمام لشکر پر اور نہیں پرواہ کرتا ہے ہماری بہت سی فوج
اور نہیں پھرتا ہے وہ جبتک کہ نہیں مار ڈالتا ہے ہم میں سے لوگوں کو اور اون لوگوں نے دل سے یقین کیا ہے اپنے نبی کے
قول پر کہ اونکے نبی نے اونسے یہ کہا ہے کہ جو شخص ہم میں کا مارا جاویگا وہ دوزخ کو جاویگا اور جو مسلمان اونمیں سے مارا جاویگا

وہ بہشت میں داخل ہوگا اور موت اور زندگی اونکو نزدیک برابر ہے اور ہماری طرف کے لوگ بہت مارے گئے اور اونکی طرف تھوڑے
قتل ہوئے اور نہیں معلوم ہوتی ہے مجکو تیرے واسطے کوئی صورت امید کی مگر یہ کہ پہونچے تو اونکے سردار تک پس اگر مار ڈالا تو نے
اونکے سردار کو تو وہ شکست پاوینگے اور بھاگ جاوینگے اور تیرا پہونچنا اونکے سردار تک نہیں ہوسکتا ہے مگر کسی حیلے اور فریب سے
پس وردان نے کہا کہ کونسا حیلہ اونمیں چل سکتا ہے حیلہ اور فریب تو وہی لوگ خوب جانتے ہیں پس اوس بطریق نے کہا کہ حیلہ
یہ ہے کہ طلب کر تو اونکے سردار کو واسطے گفتگو اور سوال جواب کے پس جب تمام ہووے گفتگو قصد کر تو اونکی طرف اور گردن پکڑ لے
اونکی اور آواز دے اپنی قوم کو واسطے اعانت کے جو پیشتر سے کچھ لوگ پوشیدہ ہوں پس وردان نے کہا کہ مجکو کوئی راہ اونکی تک
نہیں ملتی ہے کہ وہ سخت سرکش ہیں اور پہونچنا اونتک دور ہے اور نہ میں اونسے گفتگو کرسکتا ہوں اور نہ اونکا شکار کبھی
ہوسکتا ہے پس اوس بطریق نے کہا کہ میں ایک تدبیر بیان کرتا ہوں اگر تو کریگا اوسکو تو سردار مسلمانوں تک پہونچ جاوے گا
اس حیثیت سے کہ وہ تجھ تک نہ پہونچینگے اور وہ تدبیر یہ ہے کہ تو دس جوان لیکر اپنی لشکر سے لا اور چھپا کر بٹھلا دے اونکو ایک طرف
لشکر کے قبل اسکے کہ جاوے تو سردار مسلمانوں کے پاس پس جب آوین سردار مسلمانوں کے تیرے بلانے سے تو اونکو لیکر چلا آ
تو گاڑی کی جگہ تک اور بیٹھ جا تو اور وہ اوس جگہ میں اور باتوں میں لگا اونکو یہانتک کہ وہ تیری طرف سے مطمئن ہو جاوے
پھر حملہ کر تو اونپر اور پکار قوم اپنی کو کہ وہ دوڑ آوینگے تیرے پاس اور کاٹ ڈالینگے اونکو ٹکڑے ٹکڑے اور کفایت کرینگے
اونکی مشقت سے تجکو اور متفرق ہو جاوینگے ساتھی اونکے اور پھر نہ اکٹھا ہونگے اونمیں سے دو پس جب وردان نے یہ کلام اوسکا سنا
خوش ہوا اور کہا کہ اچھی بات ہے جو تو نے کہی اور میری رائے تیرے بیان کے موافق ہے لیکن یہ امر نہیں ہوسکتا ہے مگر رات کو وقت
اور صبح ہونے پاوے کہ ہم اس ارادے سے فارغ ہو جاوین پھر وردان نے ایک شخص کو نصاری شام سے بلایا اور وہ رہنے والا
حمص کا اور نام اوسکا داود تھا پس کہا اوس سے کہ میں جانتا ہوں کہ تو خوش بیان ہے اور مضبوط دل اور گفتگو میں فلاح
پانیوالا اپنی دلیل سے ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تو ان اہل عرب کے پاس جا اور درخواست کر اونسے کہ موقوف کر دیویں ہمارے
اور اپنے بیچ میں لڑائی آج باقی دن تک اور درخواست کر اونسے کہ صبح کے وقت سردار اونکا ہماری طرف آوے تاکہ میں بذات خود
جاؤں اور اوس سے ملاقات کروں اور شاید کہ اس ملاقات میں صورت صلح کی ٹھہر جاوے اور دیویں ہم اونکو مال جسقدر کہ وہ
مانگیں داود نے کہا افسوس ہے تجپر کہ خلاف بادشاہ کے تو کرتا ہے جسنے حکم لڑائی کا دیا ہے تجکو اور اگر صلح کریگا تو شاید
اور اہل عرب کے بیچ میں ایسی منسوب کیا جاویگا تیری طرف غدر اور خوف اور کبھی نہوگا کہ میں اہل عرب سے ایسی گفتگو کروں
اور بادشاہ کو میرے درمیانی ہونے کی خبر پہونچے اور قتل کرے وہ مجکو وردان نے کہا کہ تجھے تو سمجھ میں نہیں آیا تو اس امر میں
ایک فریب کا ارادہ کیا ہے کہ پہونچ جاؤں سردار مسلمانوں تک اور مار ڈالوں اونکو اور متفرق ہو جاوین یہ لوگ اور ہلاک
کر دیں اونکو تلواریں پھر بیان کیا اوس سے حال اپنے ارادہ فریب کا سارا [illegible] پس کہا داود نے کہ اے
وردان باغی اور فریب کا رخوار رہتا ہے اپنے سب کام میں پس تجکو چاہیے کہ لشکر لیکر لڑا اونسے اور [illegible]

پس غصے مین آیا وردان اور کہا کہ مین تجھسے اس امر مین مشورہ نہین لیتا ہون اور نہین حکم دیتا ہون تجکو مگر یہ کہ جا تو میرا پیام لیکر پس کر تو جو مین نے حکم دیا ہی اور چھوڑ دے جھگڑے کو داود نے کہا کہ تمہارا کہنا مین نے بخوشی منظور کیا پھر روانہ ہوا وہ اور بیٹا جاتا اوسنے اس معاملہ فریب کو جو وردان سے سنا تھا اور دل مین کہا کہ وردان نے ارادہ کیا ہی کہ اپنی بیٹی سے جا ملے پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آکر ٹھہرا اور آواز بلند سے پکار کر کہا کہ ای گروہ عرب کے آیا کافی جانتے ہو تم لڑائی اور خونریزی کو پس بتحقیق اللہ تعالی سوال کریگا تمسے خونریزی کا اور ہمنے اتفاق کیا ہی ایک امر مین کہ ہم اوسمین امید صلح کی رکھتے ہین پس چاہیے کہ نکلے سردار تمہارے لشکر کا تا کہ بیان کرون مین اوس سے وہ بات جسکے واسطے مین بھیجا گیا ہون یا نکلے کوئی ایسا شخص ای سردار کہ جو پہونچادے میرے پیغام کو پس نہین تمام ہوا تھا یہ کلام اوسکا کہ نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مانند شعلہ آگ کی اور وہ زرہ پہنے ہوئے تھے اور اونکے ہاتھ مین نیزہ تھا کہ رکھدیا تھا اوسکو درمیان دونون کانون گھوڑے کے پس جب دیکھا داود نصرانی نے اونکو دیکھا کہا اوسنے کہ ٹھہر جاؤ تم ای عربی اپنی جگہ اور روش نرم پر کہ مین لڑنے کو نہین آیا ہون اور نہ مین لڑائی کے لوگون سے ہون اور نہ مین طلب کرتا ہون نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو اور مین ارادہ پیغام رسانی کا رکھتا ہون اور سن لو تم جو مین کہتا ہون پس دور کر لو تم مجھسے اپنے نیزے کو تا کہ گفتگو کرون مین تمسے پس پھیرا اور اوٹھا لیا خالد بن الولید نے نیزے اپنے کو اور رکھہ لیا اوسکو کو ہنہ زین مین اور نزدیک ہوئے اوس سے اور کہا کہ پہونچا تو اپنے پیام کو اور ہستعمال کر سچائی کو کہ خطا و بطا وے تو اوسمین کسواسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہی وہ نجات پاتا ہی اور جو جھوٹ بولتا ہی وہ گڑھے مین گرتا ہی داود نے کہا کہ سچ کہا تمنے ای اعرابی اور پیغام یہ ہی کہ بتحقیق ہمارا سردار برا جانتا ہی خونریزی کو اور نہین چاہتا ہی تمسے لڑنے کو اور دونون طرف کے مقتولین کو دیکھکر غمگین ہوا ہی اور اوسنے یہ تجویز کی ہی کہ کچھہ مال دیکر خون آدمیون کا بچاوے بشرطیکہ ہمارے تمہارے بیچ مین ایک تحریر ہو جاوے جسپر تمہاری اور تمہاری قوم کے بڑے بڑے لوگون کی گواہی ہو اسمضمون کی کہ تم ہمارے سردار اور اوسکے ساتھیون سے تعرض نکرو اور ہمارے شہر مین نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعون سے مزاحم نہو پس اگر تم ایسا کروگے تو ہم امید رکھتے ہین تمہاری مضبوطی قول کی اور رضامندی تمہارے فعل کی اور ہمارا سردار تمسے درخواست کرتا ہی کہ آج باقی دن تک لڑائی موقوف کرو پس جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمہارے ساتھ نہو پس کچھہ اور معلوم کرے سردار ہمارا کہ کس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کس راہ پر تم چلتے ہو اور جوانمردی اور نرمی کرے بعض تم مین کا واسطے بعض کے شاید کہ اللہ تعالی بچاوے تم دونون کی جہت سے خون لوگون کا پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام اوسکا سنا دیر تک سوچ مین رہے پھر کہا کہ اگر وہ اس امر سے جو اوسکے دل مین ہی اور جسواسطے تجکو بھیجا ہی کوئی حیلہ اور فریب چاہتا ہے پس قسم ہی خدا کی کہ ہم جنگ اور فریب کی ہین اور اس امر مین کوئی ہمارا مثل نہین ہی پس اگر یہی امر اوسکے دل و اعتقاد مین ہی تو ہمین بھی یہ بات مگر بسبب قریب ہونے اوسکی موت کی اور منقطع ہونے امید اوسکی اور ہلاک ہوجانے تمہاری جماعت کے اور اگر یہ قول اوسکا سچ ہی پس نہ مصالحہ کرونگا مین تمسے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیہ کی تمہاری جماعت

اور تمہاری اولاد سے اور جو مال کا ذکر کیا تو نے پس نہین خواہش رکھتا ہون مین مال کی مگر اوسی طریق سے جو کہا ہے مین نے
تجھسے پس لونگا مین وہ مال تجسے بطول مدت مین فی کس ہر سال مین پس گران گذرا اوسپر کلام خالد بن الولید کا اور
کہا اوسنے کہ تمہاری ہی خواہش کے مطابق ہوگا اور جسوقت تم دونون یکجا اور موافق ہوگئے فیصلہ اوسکا تم دونون کے
بیچ مین ہوجائیگا اور آگاہ ہو تم کہ مین اب پھرا جاتا ہون اور تحقیق بھر گیا رعب اوسکے دل مین خالد بن الولید سے
اور ڈرا اوس سے جو کچھ کہ سنا اوسنے پھر اپنے دل مین کہا اوسنے کہ قسم ہے خدا کی سچا ہے عربی اپنے قول مین اور قسم ہے خدا کی مین
جانتا ہون امر کو کہ وردان مارا جائیگا اور ہم بھی اوسکے بعد مارے جائینگے اور غنیمت سفر سے مجکو مگر اسمین کہ سچ کہون
عربی سے اور سلے لون اپنی اور اپنے اہل کیواسطے امان اوسسے پھر ملتفت ہوا وہ طرف خالد بن الولید کے اور کہا کہ ای
برادر عربی مین ایک امر کہنے کو بھول گیا ہون اپنے سردار کی طرف سے خالد بن الولید نے کہا وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ ہوشیار
ہوجاؤ تم اور شفقت کرو اپنے نفس پر اسواسطے کہ وردان نے تمہارے واسطے دل مین مکر اور فریب کا کیا ہے پھر سب
قصہ اوسنے بیان کیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون تمسے امان اپنے اور اپنے اہل و عیال کے واسطے پس خالد بن الولید نے کہا
کہ امان دی مین نے تجکو اور تیرے مال کو اور تیری اولاد کو بشرطیکہ تو خبردار نکریگا قوم کو اور نہ فریب کریگا تو ہمسے اوسنے کہا
کہ اگر مجکو فریب کرنا منظور ہوتا تو مین تمسے یہ حال نہ کہتا پس خالد بن الولید نے پوچھا کہ قوم کے گاڑنے کی جگہ کون ہے
اوسنے کہا وہ جگہ نزدیک ٹیلہ سرخ کے داہنی جانب اونکے لشکر کے ہے پھر رخصت ہوا اور پلٹ گیا اور اپنے سردار سے جواب
خالد بن الولید کا بیان کیا پس خوش ہوا وردان اور کہا اب مین امید رکھتا ہون صلیب سے کہ مجکو فتح دیگی اور نیز بھیجے
بلائے اوسنے دس آدمی بہادر اور دلیر اور کہا اونسے پیدل ہوکر جاؤ تم اور پوشیدہ ہوکر بیٹھو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
پھرے اوس مقام سے پس ملے اونکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور دیکھا اونہون نے خالد بن الولید کو ہنستے ہوے
پس کہا اونہون نے کہ اے ابا سلیمان ہنستے ہو رکھے اللہ تعالی تمہارے دانتون کو کیا حال ہے پس خالد بن الولید نے سب حال
جو اوس گبر نے کہا تھا بیان کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمہارا ارادہ کیا ہے خالد بن الولید نے
کہا مین ارادہ رکھتا ہون کہ اکیلا جاؤن مین اونکے پاس پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای ابا سلیمان
قسم ہے اپنی جان کی کہ بیشک تم کافی ہو اونکے واسطے لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہے کہ اپنے ہاتھون سے ہلاکت مین
پڑو اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ
تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ اور تمہارے مقابلے مین اونہون نے دس آدمی آمادہ کیے ہین اور وہ خود گیا ہے وہان
اور مجکو اطمینان نہین ہے تیرا اوس ملعون سے مگر یہ کہ مقرر کرو تم بھی دس آدمی جیسا کہ اوسنے مقرر کیے ہین اور چھپا کر بٹھاؤ
اونکو قریب اونکے اور جسنے راہ تمسے بتائی ہے آیا اوسنے وہ جگہ بھی بتائی ہوگی خالد بن الولید نے کہا ہان جگہ معلوم ہے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا پس حکم دو تم اپنے ساتھیون کو کہ گاڑ دا بیٹھین قریب اونکے پس جب پکارے ملعون پکارو تم اپنی قوم کو

که اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے تو وہ کفایت کرینگے اوس چیز کو جسکی احتیاط کرتے ہو تم اور ہم سب اپنے گھوڑون پر آمادہ اور تیار
رہینگے پس جسوقت تم دشمن خدا کی کام سے فارغ ہو گے ہم سب اونپر حملہ کرینگے اور امید رکھتے ہین ہم اللہ تعالیٰ سے
مدد اور یاری کی پس خالد بن الولید نے کہا کہ مین تمہاری راے کی خلاف نکرونگا پھر بلا لیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے دس آدمیون کو جنکے نام یہ ہین رافع بن عمیرة الطائی اور مسیب بن نجبة الفزاری اور معاذ بن جبل اور ضرار بن الازور
اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی اور سعید بن عامر بن جریج اور ابان بن عثمان بن سعید اور قیس بن ہبیرة
اور زفر بن سعید البیاضی اور عدی بن حاتم الطائی پس جب اکٹھے ہوے یہ لوگ آگاہ کیا خالد بن الولید نے اونکو حیلہ
اور مکر رومیون سے اور کہا کہ جاؤ تم سب یہانتک کہ در آؤ تم اوس نشیب مین جو داہنی طرف ٹیلہ ریگ کی ہے اور چھپکے
بیٹھو وہان پس جسوقت پکارون مین تمکو دوڑو تم اور ایک ایک مقابلہ کی واسطے جدا ہو جاؤ اور مجھکو دشمن خدا کے
مقابلہ مین چھوڑو کہ مین مثل اور مانند اوسکا ہون اور مین کفایت کرونگا اوسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس ضرار بن الازور
نے کہا کہ ای سردار بہت برا اور بڑا معلوم ہوتا ہی یہ معاملہ اور ہم ڈرتے ہین اس بات کو کہ باز رکھین قوم تمہین اپنے
سردار سے اور گھیر لے جماعت تمہاری طرف پس نہ مطمئن ہو گے تم اس امر سے کہ وہ کچھ برائی تمکو پہونچا دین اور میری راے
یہ ہے کہ ہم لوگ اسیوقت اونکی گاڑی کی جگہ پر جا دین پس اگر اونکو سوتے ہوے پا وین تو قبل صبح کے اونکو مار کے
اونکی جگہ پر ہم لوگ پوشیدہ ہو کر بیٹھین پس جسوقت تنہا ہو تم اور نزدیکی تمہارا نکلین ہم لوگ اوسکی طرف گاڑی سے
بغیر کسی لڑنے والے اور خصومت کرنیوالے کے پس ہنسے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اونکی اس کلام سے اور کہا کہ تم جوان ہو
تم نے اگر کوئی طریق اوسکے کرنیکا پاؤ تم اور ساتھ لے لو ان لوگون کو جنکو مین نے مقرر کیا ہے اور تم اونپر سردار ہو اور مین اللہ تعالیٰ
سے امید رکھتا ہون کہ تمکو تمہاری مراد کو پہونچا دے پس اگر ایسا ہوا تو بڑی کشود کار ہے پس ضرار بن الازور نے کہا
کہ مین امید اونتک پہنچنے کی رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر نکلے اور چلے وہ لوگ اور اونکے ہاتھون مین تلوارین
تھین اور سلام کیا خالد بن الولید اور مسلمانون کو اور مستدعی دعا کی اونسے اور یہ روانگی ایک تہائی رات گذرے
واقع ہوئی اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور اشعار بطور رجز کے پڑھتے تھے پھر چلکر پہونچے ٹیلہ ریگ تک پس ٹھہرا لیا
ضرار بن الازور نے اپنے ساتھیون کو اور کہا ٹھہر جاؤ تم اپنی جگہ اور رہو تم یہانتک کہ دریافت کرون اور خبر لاؤن
مین تمکو قوم کی حال سے پھر نکلا ضرار نے اپنے کپڑون کو اور لے لیا تلوار کو اور چلے چھپے ہوے پہاڑ اور ٹیلے کی آڑ مین تا اینکہ
پہونچے وہ نزدیک اوس قوم کی اوسوقت کہ وہ لوگ بسبب مشقت لڑائی اور سفر کے بیہوش سوے تھے اور وہ مطمئن اور بیدار رہتے تھے
اس امر سے کہ کوئی دشمن اونکا قصد کریگا یا کوئی اونسے مقابل ہوگا پس چاہا ضرار بن الازور نے کہ قریب اونکے جاوین لیکن خوف
اس کا ہوا کہ اگر دیکھ لیگا ایک اونمین کا دوسرے کو بسبب اندھیرا [illegible] قتل [illegible] ہوگا پھر [illegible] اپنے ساتھیون [illegible] کہا
کہ بشارت ہو تمکو کہ تحقیق حال ہوا [illegible] ارادہ تم رکھتے ہو اور [illegible]

پس نکال لو تم تلواروں کو اور چلو اونکی جانب اور مار ڈالو اونکو جسطرح سے چاہو اور ہر ایک ہم میں کا ایسا ہی کرے اور آگاہ ہو اور چاہیے کہ
ضرب تلواروں کی ایک ہو اور چھپاؤ تم جبتک اسکو اپنی آوازوں کو ساتھیوں نے کہا کہ سب نے ہم نے سنا اور ہم بجا لائے اور پس جب
ہوے لوگ زرہ پہنے اور نکال لیا اونہوں نے تلواروں کو میان سے اور ضرار بن الازور اونکے آگے ہوے اور چلے تا اینکہ پہونچے قوم تک
اور ہر ایک کے ہتھیار اونکے نیچے اوسکے سر کے پاس رکھے تھے پس مسلمان متفرق ہوکر ہر ایک ایک کی طرف جدا ہو گئے پس جب قرار پکڑا اونہوں نے
اور پھر بلند کیا تلواروں کو اور مارا قوم کے چہروں اور گردنوں اور پیٹھوں پر پس جاگے وہ لوگ مگر اوس وقت کہ ضربات تلواروں نے
لے لیا تھا اونکو پس کاٹ ڈالا اونکو ٹکڑے ٹکڑے اور فنا کر دیا سب کو پھر لے لیے ہتھیار اور جو کچھ اونکے پاس تھا اور کہا ضرار نے
بشارت ہو تمکو کہ یہ پہلی فتح ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور امید رکھتے ہیں ہم اللہ تعالی سے تمام اور پوری کرنے وعدہ کی پس تعریف کی
اونہوں نے پروردگار کی بسبب اوسکی مدد دینے کے اور شب گذرانی اونہوں نے در انحالیکہ وہ شکر کرتے تھے اللہ تعالی کا اور مدد
مانگتے رہے اوس سے اور وہ اسی حال میں تھے کہ سفیدی صبح کی دکھائی دی پس لیا ہر ایک نے سب اور نکالا لٹا کپڑے اپنے اور پہن لیے
کپڑے رومیوں کے اور باندھ لیا اونہوں نے سربند وغیرہ کو اور چھپا کر بیٹھے اس خوف سے کہ شاید آوے کوئی شخص بھیجا ہوا
وردان کا اور چھپا دیا مقتولین کو بیچ نشیب ٹیلہ ریگ کے اور ڈالی اوپر مٹی اور مسلح ہو کر بیٹھے باامید کہ تشویش کرے کے
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب صبح ہوئی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھی ساتھ
مسلمانوں کے اور مرتب کیا اپنے ساتھیوں کو واسطے لڑائی کے اور ظاہر کیا اپنے تئیں لباس ریشمی سرخ میں اور عمامہ زرد باندھا
اور اسیطرح رومیوں نے بھی صف بندی کی اور ظاہر کیے اونہوں نے ہتھیار اپنے اور بلند کیا نشان اور صلیبان کو پس مسلمان
اسی حال میں تھے کہ دفعتًا ایک سوار فوج قلب سے رومیوں کے نکلا اور ظاہر کیا کہ اے گروہ عرب کیا آیا بات تمہاری اور فریب کیا تمہیں کہاں
وہ معاہدہ کہ تمہارے ہمارے بیچ میں قرار پایا تھا پس نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہمارا اطلاع تھا غدر اور
بیوفائی تمہاری نہیں ہے پس پھر اوس سوار نے کہا کہ وردان چاہتا ہے کہ تم اوسکے پاس چلو تاکہ دیکھیں اور دریافت کریں کہ کیا امر ہے یا
کہ تم اور وہ کس امر پر اتفاق کرتے ہو پس خالد بن الولید نے کہا کہ پھر جا اور کہہ تو اوس سے کہ آگاہ ہو میں آتا ہوں بیچ میں
دونوں بیچ اور لشکری کے پس پلٹ گیا وہ سوار اور اطلاع دی اوس نے وردان کو جواب خالد بن الولید سے پس اوسیوقت نکلا
دشمن خدا لپٹا ہوا اپنی زرہ میں اور نمائش کی تھی دشمن خدا نے اپنے ساتھ گردن بند جڑاؤ اور سربند اور تاج کی پس پہچان لیا
خالد بن الولید نے اوسکو کہا کہ یہ سب مال لوٹ کا ہے مسلمانوں کے واسطے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
سے کہ میرا گمان یہ ہے کہ ضرار بن الازور اور ساتھی اونکے پہونچ گئے ہمارے دشمنوں تک پس جس وقت دیکھو تم مجھکو حملہ کرتے ہوے پس
حملہ کرو تم بھی ساتھ اپنے ساتھیوں کے پھر سلام کیا مسلمانوں کو اور چلے وہ اور اشعار رجزیہ پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ جب دیکھا دشمن خدا نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اونکے لباس کو متعجب ہوا اور گمان کیا اوسنے کہ وہ قریب
اونکے پاس پہونچتے ہیں تا اینکہ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نزدیک اوسکے اور اوسیوقت وردان نزدیک ہوا ٹیلہ ریگ سے

پس جب پہونچے خالدبن الولید نزدیک اوسکے اوتر پڑا وردان اپنے استر سے اور اوترے خالدبن الولید اپنے گھوڑے سے اور بیٹھ گئے دونوں اور وردان نے رکھہ لیا تلوار کو اپنے دونوں ہاتھوں کے بیچوں بیچ بخوف حملہ خالدبن الولید کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اوسکے سامنے بیٹھ گئے اور کہا اوس سے کہ تو جو کچھ چاہتا ہے اور استعمال کر سچ کو اور اختیار کر حق کو اور جان اس امر کو کہ تو اوس شخص کے سامنے بیٹھا ہے جو نہیں پروا رکھتا ہے فریب اور مکر کی کیونکہ وہ خود دیکھ چکا اور کھینچ مکر اور فریب کا ہے پس کہا وردان نے کہ بیان کر دو تم مجھ سے کہ تم کیا چاہتے ہو اور نزدیک ہوا ہے معاملہ میرا اور تمہارا اور بچاؤ تم خون اپنے سے اور جان لو تم اس امر کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تم سے سوال اور مطالبہ کریگا اوس چیز کا جو تمنے کیا ہے اور مار ڈالا ہے بندگان خدا کو پس اگر تم کوئی چیز دنیا کی ہم سے چاہتے ہو تو نہ بخل کرینگا میں اور دونگا تمکو بطور صدقہ اور خیرات کے کسواسطے ہمارے نزدیک یہ گروہ تمسے زیادہ ضعیف نہیں ہے اور ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ تم لوگ ملک قحط کے رہنے والے اور ننگے اور لاغر ہو مرے ہوئے ہو پس کہو جو کچھ تمکو منظور ہو اور تھوڑی چیز سے اکتفا کرو پس جب سنا خالدبن الولید نے اوسکے کلام کو کہا کہ اے کتے نصرانیہ کے تحقیق اللہ تعالیٰ اور بزرگ نے پیدا کیا ہے ہمکو تمہارے صدقے اور خیرات سے اور تمہارے مال کو ہم پر حلال کر دیا ہے کہ ہم اوسکو آپسمیں بانٹ لیتے ہیں اور تمہاری عورتوں اور اولاد کو ہم پر حلال کر دیا ہے مگر یہ کہ کہو تم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پس اگر اس سے انکار ہے تو جزیہ دو ہر شخص کیطرف سے در انحالیکہ تم خوار اور ذلیل ہوئے ہو اور اگر اس سے بھی انکار ہے پس تلوار حاکم ہے ہمارے اور تمہارے بیچ میں تا دم مرگ اور اللہ تعالیٰ مدد دیگا جس شخص کو چاہیگا تم میں اور ہم میں سے اور ہمارے پاس تو تمہارے واسطے یہی ہے جو سنا ہے تمنے پس اگر اس سے انکار ہے تو لڑائی موجود ہے اور قسم ہے خدا کی کہ ہمکو صلح سے لڑائی کی خواہش زیادہ ہے اور یہ جو تو نے حال ضعف ہمارے گروہ کا بیان کیا ہے پس قسم ہے خدا کی کہ تم لوگ ہمارے نزدیک مثل کتوں کے ہو اور تحقیق ایک شخص ہم میں کا تمہارے ایک ہزار شخص کو ضعیف جانتا ہے اور یہ گفتگو تیری اوس قبیل کی نہیں ہے جیسا کہ ہمارے ساتھ صلح کرنیوالوں نے گفتگو کی پس اگر یہ گفتگو تیری اس طمع سے ہے کہ تو مجکو جدا اور اکیلا میری قوم سے پاکر مجھہ تک پہونچ جاوے پس لا اور کر جس امر کا تو ارادہ رکھتا ہے کہ تحقیق میں تیرے واسطے مثل اور کافی ہوں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔ **قَالَ الْوَاقِدِیُّ** رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب وردان نے گفتگو خالدبن الولید رضی اللہ عنہ کی سنی اوٹھ کھڑا ہوا بدون اسکے کہ نکالے تلوار کو یا اشارہ اس امر کی کہ ساتھی اوسکے گھاٹی سے نکلیں کہ پس اوچھل کر دونوں بازو خالدبن الولید کے پکڑ لیے اور بدلا لیا خالدبن الولید نے اوس سے اور لپٹ گئے اوسکو اور پکڑ لیا اوسکے دونوں بازو اور ملگئے دونوں آپسمیں اور ایک نے دوسرے کی پسلیوں کی اور چلا کر پکارا دشمن خدا نے اپنی قوم کو اور کہا کہ دوڑو میرے پاس کیونکہ تحقیق قابو میں کر دیا ہے میں نے سردار عرب کو پکارا پس یہ کلام اوسکا تمام نہیں ہوا تھا کہ سنی قوم نے آواز اوسکی پس دوڑے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشت گھاٹی کے مثل عقابوں تیز چنگل میں پرا اوٹھ لڑائی اور پھینکے بازو اون کے بیچ سے آنے اور نزدیک آتے جن کو تیرا اور نکال لیا تلواروں کو اور سب کے پہلے ضرار بن الازور تلوار لیے ہوئے ننگا بدن سوائے ازار کے

اور کوئی کپڑا نہیں پہنے تھے اور مثل شیر کے جوش اور خروش میں تھے اور باقی لوگ اونکے پیچھے تھے پس متوجہ ہوا اور دیکھا
دشمن خدا نے اونکو آتے ہوے اور وہ یقین رکھتا تھا کہ یہ لوگ میری قوم کے ہیں تا اینکہ جب اوسکے قریب پہنچے دیکھا اونسے قوم کے
آگے ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ کو اور وہ مثل گرگ کے جست کرتے ہوے بعجلت اوسکی طرف آتے اور تلوار کو جنبش دیتے اور
ہلاتے تھے پس جب دیکھا وردان نے اس کیفیت کو کانپنے لگے ہاتھ اوسکے اور سست ہوگئے بازو اوسکے اور کہا کہ اے خالد میں تمسے
بواسطہ تمہارے معبود کے سوال کرتا ہوں کہ تم مجھکو مار ڈالو شیطان مجھکو نہ مارے کہ میں متغیر الحال ہوتا ہوں اوسکی صورت سے
پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے قاتل خواہ مخواہ وہی ہیں پس خالد اور وردان میں یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ
پہنچ گئے ضرار بن الازور اور وہ جنبش دیتے تھے تلوار کو اور جوش میں آئے مثل شیر کے اور اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور کہا کہ
اے دشمن خدا کہاں گیا تیرا مکر تیا بلہ مکار اور حیلہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تلوار کو چمکایا ضرار نے اوسکی طرف
پس کہا خالد بن الولید نے کہ توقف کرو اے ضرار اور باز رہو تم اوسکے پاس جانے سے اور صبر کرو یہانتک کہ حکم کروں تمکو اوسکے
مار ڈالنے کا اور پہنچ گئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلواروں کو ہلاتے اور چمکاتے ہوے اور دوڑے وہ سب وردان کے
قتل کرنیکو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا اونسے کہ تم سب اپنے طریقے اور روش نرم پر رہو اور توقف کرو یہانتک کہ
حکم دوں میں اوسکے مار ڈالنے کا اور دیکھا وردان نے اس مصیبت اور سختی کو پس ڈر گیا وہ اور کانپنے لگے ہاتھ اور بازو اوسکے
اور گر پڑا وہ زمین پر اور اشارہ کرتا تھا وہ اپنی اونگلی سے اور پکار کر کہتا تھا امان امان پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان
اوسکو بچاتی ہے جو مستحق امان کا ہوتا ہے اور تو وہ شخص ہے کہ تحقیق ظاہر کیا تو نے ہمسے طریقہ سلامت روی اور یہ واسطے کہ
اور پوشیدہ کیا تو نے ہمارے لیے فریب اور مکر کو واللہ خیر الماکرین پس جب سنا ضرار بن الازور نے
یہ کلام خالد بن الولید کا نہ مہلت دی اوسکو اور ماری تلوار اوسکی گردن پر پھر لپک کر لیا تاج کو اوسکے سر سے اور کہا کہ بس اب
سبقت کی کسی چیز کی طرف وہ مستحق اوسکا ہے اور پہنچیں اوسپر تلواریں مجاہدین کی پس کاٹ ڈالا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے
اور دوڑے اوسکے کپڑوں کی طرف پس لے لیا اوسکو پھر خالد بن الولید نے اپنی قوم سے کہا کہ مجھکو تمہارے واسطے اوسکی قوم کی
طرف سے اطمینان نہیں ہے کسواسطے کہ وہ حال اونپر ستمی کا دیکھ رہے ہیں پس کاٹ لو تم سر دشمن خدا کا اور پہن لو کپڑے
رومیوں کے اور متوجہ ہو واسطے مقابلے اوسکی قوم کے پس جب قریب اونکے پہنچو تکبیر کہو اور حملہ کرو پس حملہ کرینگے تمام
مسلمان وقت تمہارے تکبیر کہنے کے راوی نے بیان کیا ہے پس قصد کیا ہر ایک شخص نے طرف اوس شخص کے جسکو اوسنے
قتل کیا تھا اور پہن لیا اسباب جنگ اور زرہ اور مقتول کا پھر متوجہ ہوے آگے مقابلے رومیوں کے اور چھپایا اپنے تئیں بیچ
ہتھیاروں کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ضرار بن الازور سب کے آگے تھے اور سر وردان کا خالد بن الولید کے ہاتھ میں
تھا پس جب ظاہر ہوے وہ دونوں لشکروں کے سامنے پہچانا ہم کو اور دیکھا کفار نے اپنے سردار کا لباس پس
کچھ شک نہ کیا اونہوں نے اسمیں کہ وہ سر خالد بن الولید کا ہے اور وہ لوگ اوسکے ساتھی اور قوم ہیں پس آواز دی انہوں نے

مثل آواز جوان کے پیلنے والون کی اور تالیان بجائین اور ظاہر کیا صلیبان کو اور بہت ہوا شور اور غل اونکا اور دیکھا مسلمانون نے
اس حالت کو اور ہجوم کیا اونکے دلون مین خوف نے اور ڈرے اس امر کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مبتلا مصیبت ہو گئے
پس بعض ذکر دعا مانگنے لگے اور چلانے لگے پس جب قریب صفوف لشکر روم کے پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ ای دشمنان خدا یہ سر وردان تمہارے سردار کا ہے اور مین خالد بن الولید صحابی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پھر پھینک دیا اونہون نے سر کو ہاتھ سے اور تکبیر کہکر حملہ کیا اور تکبیر کہی اور حملہ کیا ضرار نے اونکے
پیچھے اور حملہ کیا مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ ای نگہبانان اور حامیان
دین کی حملہ کرو پھر حملہ کیا اونہون نے اور حملہ کیا مسلمانون نے بھی اونکے ساتھ پس جب دیکھا رومیون نے اپنے سردار کے
سر کو اور یہ یقین جانا کہ اونکی قوم کے لوگ مارے گئے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور لے لیا تلوار نے اونکو ہر جگہ مین اور مارے گئے
وہ لوگ آگے پیچھے اور ڈھیلے کے اور تمام کیا تھا تلوارون نے اونہین صبح سے عصر کے وقت تک اور متفرق اور جدا ہو گئے
مثل شتران پریشان کے حاشر بن النبیل الدوسی نے بیان کیا ہے کہ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین تھا
اور میرے ساتھ گھوڑے دمشق کے تھے اور تعاقب کیا ہمنے مشرکین کا راستہ و عمر تک کہ دفعۃً ظاہر ہوا ہمکو ایک غبار پس
گمان کیا ہمنے کہ وہ گروہ رومیونکا ہے کہ ہرقل بادشاہ کے پاس سے آتا ہے پس ہوشیار ہو گئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار کے
تو دیکھا ہمنے کہ وہ لشکر ہے جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اوس لشکر کے لوگون نے جس کسی
رومی سے روبرو کہ پایا اوسکو مار ڈالا اور جو کچھ اوسکے پاس تھا اوٹھا لیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جو لشکر بمقام اجنادین کے
بروز ہزیمت مشرکین کے مسلمانون کے پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وائل السہمی مع لشکر کے تھے اور وہ اور اوسکے
ساتھی مسلمان آپس مین شرکہ اجنادین مین موجود اور شریک تھے اور وہ اوسدن آگئے تھے جسدن کہ رومیون کو ہزیمت ہوئی
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ لشکر رومیون کا اجنادین مین نوے ہزار تھا کہ جنمین سے پچاس ہزار
آدمی سے کچھ زیادہ مارے گئے اور آپس مین اونہون نے اوس لڑائی کی گرد اور غبار مین ایک دوسرے کو مار ڈالا اور باقی متفرق
ہو گئے بعضی قیساریہ کو چلے گئے اور بعضون نے دمشق کا راستہ لیا اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب کہ اوس وقت تک ایام گذشتہ
اونہون نے اوسقدر لوٹا تھا اور لیا سونے اور چاندی کی صلیبان کو اور سونے کی زنجیرین بےگنتی پس یکجا کیا خالد بن الولید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سب مع اوس تاج کے جو وردان سے لوٹ مین لیا تھا اور کہا کہ نہ تقسیم کرونگا مین اوس مین کی کوئی چیز
جسوقت تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی ہے
کہ یہ واقعہ اجنادین کا سنیچر کے دن اٹھائیسوین تاریخ جمادی الاول ۱۳ھ ہجری مین ہوا تھا اور یہ معاملہ تیرہ روز قبل از وفات
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط متضمن حال اس فتح کا بنام حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کو لکھا اس الفاظ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلٰى خَلِيْفَةِ

رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سلام علیکم فانی احمد الله الذی لا اله الا هو واصلی
علی نبیه محمد صلی الله علیه وآله وسلم ثم ازیده حمدا وشکرا علی سلامة المسلمین
ودمار المشرکین واخماد جمرهم وانصداع بیضتهم وانا لقینا جموعهم باجنادین مع
وردان صاحب حمص وقد نشروا کتبهم ورفعوا صلبانهم وتقاسموا بایمانهم
الا یفرون ولا ینهزمون فخرجنا الیهم واثقین بالله متوکلین علی الله فعلم ربنا ما اضمرناه فی
افئدتنا وسرائرنا فرزقنا الصبر وایدنا بالنصر وکبت عدو الله بالقهر فقتلنا منهم فی کل
فج وشعب وواد وجملة من احصینا من الروم ممن قتل خمسون الفا وقتل من المسلمین
فی اول یوم وثانیه اربع مائة وخمسة وسبعون رجلا ختم الله لهم بالشهادة وفی یوم کتبت
الیک هذا الکتاب وهو یوم الخمیس للیلتین مضتا من جمادی الآخرة ونحن راجعون الی
دمشق فادع الله لنا بالنصر والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین پھر لپیٹا خط کو اور دیا عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو اور
حکم دیا اونکو کہ اسیوقت بجانب مدینہ منورہ روانہ ہو پس روانہ ہوے عبد الرحمن اسیوقت اور کوچ کیا خالد بن الولید نے
بعد اسکے بجانب دمشق کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر روز بتلاش اخبار شام
کو مدینہ منورہ کے باہر آیا کرتے تھے پس اسی حالت انتظار میں عبد الرحمن بن حمید الجمحی پہونچے اور صحابہ نے اونسے پوچھا کہ کہاں سے
آئے ہو اونہوں نے کہا ملک شام سے پس خوشخبری سنائی لوگوں نے اونکو آنے اور فتح مسلمانوں کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو
پس سجدہ شکر کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے پھر سامنے آئے عبد الرحمن اور کہا سلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اوٹھاوین آپ اپنے سر کو کہ تحقیق ٹھنڈی کیا اللہ تعالی نے آپکی آنکھوں کو بسبب مسلمانوں کے پس اوٹھایا حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے سر کو سجدے سے اور دیا عبد الرحمن نے خط اونکو اور تھا وہ خط لکھا ہوا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کا پھر پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط کو باواز خفی پس خوب سمجھ لیا اوسکے مطلب کو پڑھکر سنایا
لوگوں کو باواز بلند اور ہجوم کیا لوگوں نے اور مشہور ہوئی یہ خبر فتح کی مدینہ طیبہ میں پس آئے لوگ دوڑتے ہوے دروازہ
مسجد نبوی پر پس پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس خط کو سہ بارہ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا
اہل مدینہ منورہ نے کیفیت حال ہوئی فتح اور مال کی مسلمانوں کو پس آپس مین عہد اور ارادہ کیا مسلمانوں نے واسطے
جانیکے بخواہش حصول ثواب اور اقامت ملک شام کے اور جب پہونچی خبر فتح کی اہل مکہ معظمہ کو پس آئے مدینہ منورہ میں
بڑے بڑے رئیس مکہ معظمہ کے ساتھ گھوڑوں اور ہتھیاروں اور ہیبت سخت کے کہ آگے اونکے ابو سفیان بن صخر بن حرب اور
غیداق بن ہاشم اور مثل اونکے اور لوگ تھے پس آئے وہ طلب اجازت جانے ملک شام کے پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
پس برا جانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکے جانیکو بجانب ملک شام کے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ [illegible]

دلون مین مسلمانون کی نسبت انکار اور دوری اور کینہ ہو اور تعریف ہی اوس اللہ تعالی کی جسکا کلام برتر ہی اور اوس قوم کا
قول و کلام پست ہی اور یہ لوگ کفر پر ہین اور چاہا تھا اونہون نے کہ بجھا دین نور اللہ کو اپنے منہون سے اور انکار کرتا ہی اللہ تعالی
اونکی خواہش سے مگر یہ کہ پورا اور تمام کریگا اللہ تعالی اپنے نور کو اور ہم کہتے ہین کہ نہین ہی اللہ کے ساتہ کوئی معبود اور شریک اور
اور یہ لوگ کہتے ہین کہ اللہ تعالی کے ساتہ اور معبود و شریک ہین پس جس وقت کہ غالب اور بزرگ کیا اللہ تعالی نے ہمارے دین کو
اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے یہ لوگ بخوف تلوار کے اور جب سنا اونہون نے کہ فوج اللہ تعالی کی غالب ہوئی
رومیون پر رجوع لائے ہمارے پاس تاکہ بھیجین ہم اونکو بطرف دشمنون کی اور برابر ہو جاوین وہ سابقین مہاجرین اور
انصار کے اور بہتر تو یہ ہی کہ تم اونکو وہان نہ بھیجو پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین تو کسی قول اور کام مین
تمہارے خلاف نہ کرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی پس آئے
وہ سب کے سب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد نبوی مین اور پایا گرد اونکے ایک جماعت کو مسلمانون نے کہ باہم ذکر فتح مسلمانون
کی اور اونکے غلبے کا مشرکین پر کر رہے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ و کرم وجہہ داہنی جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
بائین جانب اور مسلمان گرد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹھے تھے پس آئے قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور
سلام کیا اونکو اور بیٹھ گئے اونکے سامنے اور آپس مین بات چیت کی کہ کون شخص تم مین کا پہلے کلام کریگا پس جس نے پہلے گفتگو
کی وہ ابوسفیان صخر بن حرب تھے کہ سامنے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کہا کہ اے عمر تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور
چھوڑنیوالے زمانہ جاہلیت مین اور تھے تم مخالف ہمارے اور ہم تمہارے پس جب ہدایت فرمایا اللہ تعالی نے ہمکو اسلام کی ہٹا دیا
اوس چیز کو اللہ تعالی نے جو ہمارے دلون مین تمہاری نسبت تھی کس واسطے کہ ایمان نے مٹا دیا شرک اور دشمنی اور نفرت کو
اور تم اب بھی پراگندہ کرتے ہو اور دشمن رکھتے ہو ہمکو آیا نہین ہین ہم تمہارے بھائی اسلام مین اور ایک باپ کی اولاد
نسب مین پس یہ کیا عداوت ہی تمہاری ہمارے ساتہ اے عمر خدا سے ڈرو اور اب بھی آیا نہین ہوسکتا ہی کہ دھو ڈالو تم
اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے جو ہمارے ساتہ ہی اور ہم جانتے ہین کہ تم بیشک ہم سے بہتر ہو اور تم سبقت کرنیوالے ہو ایمان
اور جہاد مین اور ہم خوب اس امر کو پہچانتے ہین اور اس سے منکر نہین ہین پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
بسبب شرم و حیا کے یہانتک کہ پسینا نکل آیا پھر کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ تھا مطلب میرا اوس کلام سے مگر خدا کی رضا اور
بچانا خونریزی کا کس واسطے کہ غیرت زمانہ جاہلیت کی تم مین باقی ہی اور تم بڑائی اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو اون لوگون پر
جو سابق الایمان ہین پس کہا ابوسفیان نے کہ مین گواہ کرتا ہون تمکو اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ مین نے
فدیہ کیا ہی اپنی ذات کو خدا کی راہ مین اور اسیطرح سب نے سامنے مکہ معظمہ کے کہا پس راضی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونکی گفتگو سے
اور دعا مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ اے میرے اللہ پہنچا تو اون لوگون کو بہتر اوس چیز کا جسکی وہ لوگ امید رکھتے ہین اور
نیک جزا دے اونکو کامون کی جو کرینگے اور دے اونکو مدد اونکے دشمنون پر اور نہ غلبہ قرار دے اونکے دشمنون کا اونپر واقدی رحمہ اللہ نے

روایت کی ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں گذری تھی مگر تھوڑے دن تا اینکہ آئی گروہ کثیر یمن سے کہ مقدم اونکی عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے اور اونکے ساتھ عورتیں اور لڑکے تھے اور آئے تھے بارادہ جہاد ملک شام کے پس جب پہونچے مدینہ طیبہ میں پہونچکر قرار نہیں پکڑا تھا کہ مالک اشتر نخعی آئے اور یہ تھے وہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور تھے وہ فریفتہ محبت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حاضر ہوتے تھے وہ اکثر جہادوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اور ارادہ کیا اونہوں نے لوگوں کے ساتھ شام کے جانیکا پس جمع ہوا مدینہ منورہ میں ایک بڑا لشکر یعنی ساٹھ ہزار سوار سے اور اس لشکر کے ساتھ قوم جرہم بھی تھی پس جب پورا ہو گیا کام اس لشکر کا لکھا حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک خط خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ تعالی عنہ کو اس عبارت سے **فهو هذا**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيِّ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ **اَمَّا بَعْدُ** فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاٰمُرُكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْجَهْرِ وَالرِّفْقِ بِالْمُسْلِمِيْنَ وَالْحِلْمِ لِضَعِيْفِهِمْ وَالتَّجَاوُزِ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَالْمُشَاوَرَةِ لَهُمْ وَقَدْ فَرِحْتُ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَاَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِنَ النَّصْرِ وَهَزِيْمَةِ الْكُفَّارِ فَاجْعَلِ السَّيْرَ دَأْبَكَ اِلٰى اَنْ تَطَأَ اَقْصٰى اَرْضِهِمْ وَاَتْوِلْ عَلٰى جَنَبَةِ الشَّامِ اِلٰى اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِفَتْحِهَا عَلٰى يَدَيْكَ ثُمَّ اِلٰى حِمْصَ وَالْعَرَبَاتِ وَالْمُلْكِ اَنْطَاكِيَةَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَقَدْ نَفَذْتُ اِلَيْكَ اَبْطَالَ الْيَمَنِ وَالْيُوْثَ النَّخْعِ وَاَقْيَالَ مَكَّةَ وَيَكْفِيْكَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ وَمَالِكُ الْاَشْتَرُ وَاِنْ نَزَلْتَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ الْعُظْمٰى ذَاتِ الْجَبَلِ الْمُطِلِّ اَنْطَاكِيَةَ فَاِنَّ الْمَلِكَ هُنَاكَ فَاِنْ صَالَحَكَ فَصَالِحْهُ وَاِنْ حَارَبَكَ فَحَارِبْهُ وَلَا تَدْخُلِ الدُّرُوْبَ اَوْ تُكَاتِبَنِیْ بِذٰلِكَ مَعَ اَنِّیْ اَظُنُّ اَنَّ الْاَجَلَ قَدِ اقْتَرَبَ هِرَقْلَ (پھر یہ آیت پڑھی) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَالسَّلَامُ

پھر لپیٹا خط کو اور نشت کیا اوسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سپرد کیا وہ خط عبدالرحمن بن حمید الجمحی کو اور کہا اونسے کہ تمہیں قلعہ شام کی تھی اور تمہیں ہوا سے بھی پہونچنا ہو پس لے لیا عبدالرحمن نے وہ خط اور چلے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر براہ شارع عام کی طے کرتے ہوئے منازل کو یہاں تک کہ پہونچے دمشق میں اور پہونچایا نامہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید نے خط پایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا تھا کوچ کیا تھا اونہوں نے بجانب دمشق کے اور اہل دمشق خبر پا چکے تھے دلیران لشکر بادشاہ اور اونکی ہزیمت کی اور تنگ تھی پس ڈر رہے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور بھاگ گئے اہل دیہات اور بستیوں کے اور پناہ گزین ہوئے وہ دمشق میں اور مہیا کیا سامان قلعے کا اور بلند کیں اونہوں نے تلواریں اور تلوار اور تیر اور ڈھلواسیاں اور عراوات کو اوپر دیوار شہر پناہ کے اور ظاہر کیا نشانوں کو پس جب تیار ہو گئے وہ لوگ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لشکر اونکا اور زیادہ ہو عمرو بن العاص ساتھ دو ہزار کے اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن ربیعہ کا ساتھ دو ہزار کے اور یزید بن ابی سفیان اونکے ساتھ معاذ بن جبل کے اور دیکھا اہل دمشق نے ایک لشکر جرار پس خوف ہو گیا اونکو بھی ہلاکت کا اور آکر اوترے گرد خالد بن الولید

بمقام دیر کی جو اونکی نام سی مشہور ہی اور دیر اور دمشق کے بیچ کی مسافت آدھ کوس کی تھی پس جب اوترے وہ اوس مقام مین بلایا امیر
لشکر کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ تمکو معلوم ہی جو فریب ان لوگون نے ہماری ساتھ وقت ہمارے پھرنیکو کیا ہی پس جاؤ تم مع ہمراہیون
اپنے اور اوترو اونکو لیکر باب جابیہ پر اور جگہ کو نچھوڑو اور نہ جوانمردی کرو تم واسطے قوم کی ساتھ امان کی پس قریب ہی فتح الہی تمکو
یاد آوین تمہارے پاس اپنے یک سے اور دروازون ہی فاصلے پر ٹھہرو اور بھیجو اونکی طرف ایک فوج کو دوسرے کے بعد اور صبر کرو واسطے اپنے
لوگون کی نوبت اور باری کو اور نہ دل تنگ ہو زیادہ اوس مقام کی ٹھہرنے سے اور صبر کی پیچھے فتح ہوتی ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ تمہارا کہنا مجھی بخوشی منظور اور پسند ہی پھر روانہ ہوے وہ ساتھ چوتھائی لشکر کی یہانتک کہ پہونچے باب جابیہ پر اور
کھڑا کیا گیا اونکی واسطے ایک گھر چمڑے طائفی کا فاصلے پر دروازہ جابیہ سی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی
سلیمان بن عوف سے اور اونہون نی عبد اللہ سی اور اونہون نی ابی محمد عبد اللہ بن حجاز الانصاری سی کہا حجاز نے کہ مین نے
پوچھا اپنے جد سی جو ہنگام فتح دمشق کی لشکر ابو عبیدہ بن الجراح مین موجود تھی اس بات کو کہ کیا چیز مانع تھی ابو عبیدہ بن الجراح کو
اس امر سی کہ کھڑا کیا جاتا اونکی واسطے کوئی خیمہ خیمہ ہاے روم سی جو مال لوٹ مین بمقام اجنادین اور بصرہ اور تدمر اور حوران
ملی تھے اور وہ کئی ہزار خیمے اونکی پاس مال لوٹ سی موجود تھی پس کہا میرے جد نے کہ اے میرے بیٹے باز رکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح کو
اس امر سے فروتنی اور عاجزی نے واسطے اللہ تعالی کی اور یہ کہ نہ گھمنڈ کرین مسلمان زینت دنیا مین اور یہ دیکھین اور جانین
رومی اس بات کو کہ مسلمان بطلب خواہش ملک کی نہین لڑتے ہین بلکہ بامید ثواب از جانب اللہ تعالی اور طلب آخرت کے
لڑتی ہین اور حال یہ تھا کہ ہم لوگ مسلمان جاتے اور اوترتے تھے اونکے شہرون مین پس دو گھڑی کرتے تھے ہم خیمے اونکے اور رکھتے تھے
اونکے آگے ہتھیار اپنے اور ہتھیار اور زرہین اور قنطاریاں اور طوارق اور نہین نزدیک اونکے جاتا تھا کوئی شخص ہم مین کا اور
کبھی بھاگ جاتے تھے اکثر لوگ ہم مین سے پانی مین پس نہین رجوع کرتے تھے خیمون کی طرف اسواسطے کہ اللہ تعالی کا نام اونمین
نہین لیا گیا تھا مگر ساتھ شرک کی اور تھے ہم کہ جاتے تھے دشمن کی لڑائی مین خالی ہاتھ ہتھیار سے اور بعض ہم مین سے ایسے تھے کہ خود کی
کنگلیون کو ایک دوسرے کی ساتھ ڈوری مین لپیٹ کر باندھ لیتے تھے اور اوسکو بجاے زرہ کی پہنتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ جب اوترے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابیہ پر حکم کیا اپنے ساتھیون کو لڑائی کا پھر خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو بلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنے ہمراہیون کی ساتھ باب الصغیر پر اور نگاہ رکھو اپنی اور اوسکے
کو یہان مین تمکو امیر مقرر کرتا ہون اور اگر شہر سے کوئی ایسا نکلے جسکے مقابلے کی تم طاقت نرکھتے ہو پس روانہ کرو تم کسیکو میرے
پاس تاکہ مین کمک کرونگا تمہاری اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر بلایا شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اور کہا اونسے کہ تم اپنے ساتھیون کو لیکر باب توما پر جاؤ اور احتیاط رکھو حاکم اوس دروازے سے جسکا نام توما ہی اور اگر کوئی وہ
تمہارے مقابلے کو نکلے پس اطلاع دو مجکو تاکہ کمک کرونگا مین تمہاری کہ مین نے سنا ہی کہ تحقیق توما سخت اور ہوشیار ہی لڑائی مین اور وہ
سردار قوم کا ہی داماد ہرقل بادشاہ اوسکو دوست رکھتا ہی اور یہ امر سبب اوسکی شجاعت کی ہی اور اسی وجہ سے ہرقل نے دی اوسکو اپنی بیٹی

بیاہ دی ہے پس کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں ہے ہم میں کوئی ایسا کہ جیسا اوسکا حیلہ اور فریب چل سکیگا اگر چاہا
اللہ تعالیٰ نے پھر طلب کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کو اور کہا کہ جاؤ تم ساتھ اپنے لشکر کے باب
الفرادیس پر اور ٹھہرو وہاں اور نہ ہٹو تم اوس جگہ سے کس واسطے کہ مین نے سنا ہے کہ وہان بہادر اور دلیر لوگ قوم کے ہین پس گئے
عمرو بن العاص باب الفرادیس پر پھر بلایا خالد بن الولید نے قیس بن ہبیرہ المرادی کو اور تھوڑا لشکر اونکے ہمراہ کر کے کہا
کہ تم ساتھ اپنے ساتھیون کے جاکر باب کیسان پر ٹھہرو پس گئے قیس بن ہبیرہ اوس باب پر واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ باب [illegible] دمشق کا بند تھا اور اوس دروازے پر لڑائی نہ تھی اور اسکو عرب نے اوسکا
نام باب السلامۃ رکھا تھا پھر خود خالد بن الولید رضی اللہ عنہ باب شرقی پر اوترے اور طلب کیا ضرار بن الازور
کو اور دو ہزار سوار اونکے ساتھ کر کے کہا کہ تم بطور طلیعہ لشکر کے رہو اور پھرو گرد تمام شہر کے پس اگر پیش آوے تمکو کوئی امر
یا دکھائی دین تمکو جاسوس قوم کے پس اطلاع دو تم اور روانہ کرو جانب میرے تاکہ مین جو کچھ مناسب ہوگا کرونگا ضرار بن الازور
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو میری خواہش کی بات نہیں ہے کہ لڑائی کو چھوڑ کر مشغول بانتظار اور عزو آرائی رہوں پس
کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ لڑو تم جہانتک کہ قدرت اور طاقت رکھتے ہو پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ نے
کہ اگر ایسا ہی ہو تو بہتر ہے پھر روانہ ہوے ضرار بن الازور اشعار رجز کے پڑھتے ہوے مثل شیر غضبناک اور چیتے خشم آگین کے
اور باقی خالد بن الولید باب شرقی پر اور حملہ کیا قوم نے اوس مقام پر پس چلی قوم لڑنے کو اور ارادہ کیا اہل دمشق نے
اس امر کا کہ نہین وہ جبتک کوئی اونمین کا باقی رہے اور نہ حوالہ کردین عورتون اور اولاد کو اور چلائی دونوں لشکرون نے
آپس مین تیر اور پتھر اور دھاوا ہی یہانتک کہ زخمی ہوے اکثر لوگ دونوں طرف کے اور آئے عبد الرحمن بن حمید جمحی لیکر مدینہ منورہ سے
خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایکدروازہ شرقی پر اوس حالت مین کہ تھے خالد بن الولید دروازہ شرقی پر اور
ایک جماعت اونکے ساتھیون کی ہمراہی رافع بن عمیرہ الطائی کے دشمنون سے لڑتے تھے پس دیا عبد الرحمن نے خط اونکو پس جب
پڑھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اوس خط کو خوش ہوے اوسکے مضمون سے اور خوشخبری سنائی اپنے ساتھیون کو ساتھ آنے
لشکر کے ہمراہی ابی سفیان اور عمرو بن معدیکرب زبیدی کے اور مشہور ہوئی یہ خبر سب مسلمانون میں اور دن بھر
لوگ مصروف لڑائی رہے تاآنکہ رات ہوئی اور دونوں فریق جدا ہوے اور ہر سردار مسلمانون کا اپنے دروازے پر ٹھہرا پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہر دروازے پر بھیجا اور پڑھا سنایا گیا اون لوگون کو پس
خوش ہوے مسلمان بسبب اوسکے اور شب گذرانی لوگون نے درانحالیکہ مستعد تھے واسطے لڑائی کے اور نگاہبانی کرتے تھے نوبت بنوبت
اور ضرار بن الازور گھومتے تھے گرد اونکے اور وہ نہین ٹھہرتے تھے ایک جگہ باحتیاط اس امر کے کہ مشرکین نکلین شہر سے مسلمانون پر
یا آپڑے کوئی لشکر اونپر ہرقل کیطرف سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ رات کو زیادہ ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی
اور رومی بھی چلاتے تھے ساتھ کلمات ہیجان و [illegible] اپنے کے دیوار شہر پناہ سے اور گھنٹے بجائے جاتے تھے اور مشعلین روشن تھین مثل [illegible]

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جمع ہوئے اہل دمشق اپنے رئیسون اور دانشمندون کے پاس اور مشورہ کیا آپس مین پس
بعضون نے کہا کہ ہماری رائے تو یہ ہے کہ مصالحہ کر لیوین ہم قوم مسلمانون سے اور وہ مقدار جو کہ طلب کرین وہ ہم دین کسواسطے کہ نہین ہے
ہمکو طاقت اونکی مقابلے کی اور نہ ہم زیادہ شجاع ہین اونسے جو لیجا ہوئے تھے اجنادین مین قوم ہرقلیہ اور بطارقہ اور ارمنیہ اور
قیاصرہ سے اور پیس ڈالا اونکو مسلمانون نے مثل پیسنے غلے کے پس کہا بعضون نے کہ چلو بادشاہ کے داماد توما کے پاس کہ مشورہ
کرین ہم اوس سے اور سنین کہ وہ کیا کہتا ہے اور درخواست کرین اوس سے اس امر کی کہ دور کرے وہ ہم سے اوس چیز کو جسمین ہم ہین
یا مصالحہ کرینگے ہم مسلمانون سے یا اونکے مقابلے کو نکلین گے پس حمایت کریگا وہ ہماری راوی نے بیان کیا ہے کہ چلی
اور آئی قوم توما کے دروازے پر اور دروازے پر لوگ ہتھیار بند مقرر تھے پس پوچھا اون لوگون نے قوم سے کہ کیا چاہتے ہو تم
اونہون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے داماد توما کو چاہتے ہین پس گیا بعض اونمین کا بطلب اجازت کے پاس توما کے اور اجازت
دی اوسنے پس داخل ہوئی قوم اوسکے پاس اور بوسہ دیا زمین کو اوسکے سامنے پس خوش ہوا وہ اور حکم بیٹھنے کا دیا اونکو پس
بیٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج مین بسبب اوس چیز کے جو اوتری تھی اونپر پھر متوجہ ہوا اونکی طرف توما اور پوچھا اونسے کہ کیا
سبب ہے تمہارے آنیکا اندھیری رات مین پس کہا اونہون نے کہ اے سردار بادشاہ اور داماد اوسکے اوس بلا سے جو ہمپر نازل ہوئی ہے
اور گھیر لیا ہے ہمارے شہرون کو کہ وہ چیز ہمارے سامنے آئی ہے جسکی قوت طاقت ہم نہین رکھتے اور ہم آئے ہین تیری پاس اور رائے تمہاری دیکھتے ہین پھر
پس یا مصالحہ کر تو اہل عرب سے اوس چیز پر جو وہ مانگین یا لکھ بادشاہ کو کہ ہماری کمک کرے یا باز رکھے مسلمانون کو ہم سے کہ ہم
قریب بہلاکت پہونچے ہین پس جب سنا توما نے اونکی گفتگو کو ہنسا اور کہا کہ خرابی ہو تمکو طمع اور امید دلائی تمنے اپنے دشمن کو اپنے مین
پس طمع کی دشمن نے تم مین قسم بادشاہ کے سر کی کہ نہین دیکھتا ہون مین قوم مسلمانون کو اہل ورلائق واسطے لڑائی کے اور نہ اونکو
لائق ٹھہرنے کے جگہ تیراندازی کے اور اگر پہونچین گے وہ مجھ تک تو ملا دونگا اونکے آگے والون کو پیچھے والون مین اور لونگا بدلا اپنی قوم کا
اونسے اور رہو تم اپنے شہر مین اطمینان سے پس اگر کھولا جاوے اونکے واسطے دروازہ تو نہین جرات ہے قوم کو کہ آجاوین وہ شہر مین
پس کہا اہل دمشق نے کہ اے سردار قوم مسلمان بہت بڑھکر ہین اون صفات سے جو بیان کیا تو نے اور ایک شخص چھوٹا اور چھوڑا
اونمین کا دس اور بیس سے لڑتا ہے اور سردار اونکا بڑا سخت ہے کہ اوسکا مقابلہ نہین ہوسکتا ہے پس اگر ہو تو اس مین رکھنے والا
ہمارے شہرون اور نگہبان ہمارے اموال کا اور حمایت کرنے والا ہمارا اپنی ذات اور اپنی قوم سے پس مصالحہ کرے تو اونسے یا چل تو
ہمارے ساتھ اونکے مقابلے مین پس کہا توما نے کہ اے قوم تم زیادہ ہو جماعت مین مسلمانون سے اور تمہارے مثل اس شہر کے ہے اور
تمہارے واسطے جو سامان اور ہتھیار اور زرہ وغیرہ ہین اونکے پاس اوس قدر نہین ہین کسواسطے کہ وہ لوگ ننگے ہین اور ننگے بدن ہین
پس کہا اون لوگون نے کہ اے سردار اونکے ساتھ ہمارا سامان اور ہمارے ہتھیار بہت ہین جو اونہون نے لیا ہے فلسطین مین لشکر
روبیس سے اور جو لیا ہے بصرے مین اور ہم سے بروز مقابلہ کرنے اونکے کلوص اور عزرائیل سے بمقام بیت لہیا کے اور جو لیا ہے اونہون نے
بمقام شہورا کے بولص اور اوسکے بھائی بطرس سے اور جو کچھ لیا ہے اونہون نے اجنادین مین پس تحقیق سامان اور مال ہمارا لے لیا ہے

قوم نے ولیکن ہمیں پناہ لیتے ہیں وہ لوگ اوس سے بوجہ بے پروائی کے علاوہ اسکے اونکے نبی نے اونکو اللہ کی طرف سے خبر دی ہے کہ جو شخص
کہ ہمارے ہاتھ سے مارا جائیگا وہ جائیگا بطرف آگ کی اور جو شخص مسلمانوں سے مقتول ہوگا جائیگا بطرف بہشت اور حیات ابدی کی پس
اسی وجہ سے مقابلہ کرتے ہیں وہ لوگ ہمسے ہنگام پیش آنے کے تاکہ پہونچیں وہ بجانب اوسکے جو کہا ہے اونکو نبی نے اونکے واسطے پس جب سنا توما اون
لوگوں کی کلام سے اور کہا کہ اسی سبب سے کہ تمہارے دلوں میں یہ کلام اور سوا اسکے اور اونکی باتیں در آئی ہیں امید اور طمع کیا ہے
ان فرمایا اور غلام ہوئے تم ہیں اور اگر صدق اور راستی سے لڑو تم اونسے تو تمہیں اونپر غالب ہوجاتے لڑائی میں کسواسطے کہ
تم کبھی حسد اونسے بڑھکر ہو شمار میں پس کہا اون لوگوں نے کہ اے سردار آسان کر تو اونکی بار اور شدت کو جسطرح سے تجھکو منظور ہو
اور جان لے تو اس امر کو کہ اگر تو بازنہ رکھیگا قوم کو ہمسے تو کھولدینگے ہم دروازے شہر کے اونکے واسطے اور مصالحہ کرلیوینگے ہم اونسے
اور جس چیز پر چاہیں گے وہ لوگ ہمسے پس جب سنا توما نے اونکی گفتگو کو سوچا دیر تک اور ڈرا اس امر سے کہ یہ لوگ ایسا ہی کر بیٹھینگے
جیسا کہتے ہیں پس کہا اونسے کہ میں پھیر دونگا اہل عرب کو تمسے اور مار ڈالونگا اونکے سرداروں کو ایک ایک کرکے مگر میں چاہتا ہوں
کہ تم قوت دو مجھکو اور لڑو میرے ساتھ ہوکر ایسی لڑائی کہ پسند کروں میں اوسکو اور پہونچ جاؤ تم اوس لڑائی سے اپنی مراد کو پس کہا
اون لوگوں نے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اور تیرے سامنے لڑینگے اور تیرے سبب سے اڑینگے پس کہا توما نے کہ ہمیں پر رکھو قوم کو واسطے
لڑائی کے پس اوسوقت آویگا عرب پر بڑا کام سخت اور ناگوار راوی نے بیان کیا ہے کہ بعد اس گفتگو کے پھرے وہ لوگ
اپنی جگہوں میں اپنے قرار داد پر اور تھے وہ توما کے شکر گذار اور تھے وہ منتظر اوسکے حکم کے اور متوجہ ہوئے تمام رات نگہبانی پر اور آگ
برجوں اور دروازوں پر روشن تھی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہوں میں تھے شہر کے اور نوبت بدل تھے اور
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر عورتوں اور لڑکوں اور مال غنیمت کے پاس تھے اور رافع بن عمیرۃ الطائی بیچ لشکر زحوف
وغیرہ کے تھے اور لوگ رات کو نگہبانی کرتے رہتے ایکدوسرے کی روشنی صبح کی اور نماز پڑھی ہر سردار نے ہمراہ اپنے لشکر کے اور نماز پڑھی
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ساتھیوں کے بمقام باب الجابیہ کے اور حکم دیا اپنے ساتھیوں کو لڑائی پر جانیکا اور کہا کہ
نہ سمجھا چاہیے لڑائی سے پس جو شخص کہ آج کے دن مشقت اوٹھاویگا کل راحت پاویگا اور وہ بڑی راحت ہوگی اور احتیاط رکھو تیروں
سے تحقیق تیر خطا بھی کرتے ہیں اور کارگر بھی ہوتے ہیں اور نہ سوار ہو گھوڑوں پر اسواسطے کہ دشمنان خدا تمسے اونچی جگہ پر ہیں
اور اونکو تیر چلانیکا موقع اچھا ہے اور قوت دو بعضے تم میں کے بعض کو اور ثابت رہو اور مقابلہ دشمن میں صبر کرو راوی نے
بیان کیا ہے پس روانہ ہوئے وہ سب بارادہ لڑائی کے پیادہ پا بطرف دشمنوں کے اور پہنا اپنے ہاتھوں میں ڈھالوں کو اور آمادہ کر
چلے یزید بن ابی سفیان باب الصغیر کیطرف اور قیس بن ہبیرہ باب کیسان کی اور رافع بن عمیرہ باب شرقی پر اور شرحبیل بن حسنہ
باب توما پر اور عمرو بن العاص باب فرادیس پر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے رفاعہ بن قیس سے روایت
کی ہے کہ کہا رفاعہ نے کہ نہیں تھا کوئی ہم میں سے اوس لڑائی میں سوار مگر بقدر دو ہزار سوار کے ساتھ ضرار بن الازور کے جنکا کام محاصرہ
کہ وہ پھرتے تھے گرد شہر کے تاکہ نہ آویں دشمن ناگہان مسلمانوں پر اور جسوقت ... ضرار بن الازور کا ... تھے

اور امداد اور تیز کرتی تھی لوگوں کو لڑائی پر اور کہتی تھی کہ صبر کرو صبر کرو واسطے لڑائی دشمنان خدا کی اوٹھائی جاؤ گی کل یعنی قیامت کو
بیچ سایہ قرب اللہ تعالیٰ کی اور اگر ایسا ہو کہ دشمنان خدا ظاہر ہوں اور مقابلہ کریں تم سے پیچھے دیوار شہر پناہ کی پس اللہ تعالیٰ قادر
اوپر اس کے کہ بھیجا اوپر عذاب اونکی اوپر اور اونکی پیروان کی تمہیں سے اور میں امید رکھتا ہوں تمہارے واسطے فتح کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے
راوی نے بیان کیا ہے پس بلایا لوگوں نے ایک دوسرے کو واسطے لڑائی کی اور چلائے تیر اندازوں نے تیر اور آگے پتھر پھینکنے والوں
کی طرف سے اور کام کیا عراوت اور ڈھالوں سے انہوں نے اور مسلمان ثابت قدم تھے اوس بلا پر جو مشرکین کی طرف سے اوپر آئی تھی اور نکلا
توما داماد بادشاہ کا اوس دروازے سے جو اوسکے نام سے بولا جاتا تھا اور تھا ایک شخص اہل دمشق کی جماعتوں میں راہب عابد
زاہد اور شجاع اور دانشمند بھی تھا اور اونکے نزدیک شہر کفر میں اوس سے زیادہ عابد اور زاہد اونکے دین کا کوئی نہ تھا اور تھا وہ
بزرگ قوم کا نزدیک اونکے پس نکلا وہ اوس دن اپنے مکان سے اور صلیب اعظم اونکے سر پر تھی پس گاڑ دیا اوسنے صلیب کو برج کے اوپر اور
کھڑا ہوا اور جمع ہوئے پادری اور راہب اور بڑے بڑے نصرانی گرد اوسکے اور انجیل ایک شخص عالم کے ہاتھ میں تھی اوس نے لے
اور رکھا انجیل کو قریب صلیب کے اور بلند کیں قوم نے آوازیں اپنی اور زیادہ ہوئی گفتگو اور قیل و قال اونکی اور آگے آیا اور رکھا
اوسنے اپنے ہاتھ کو ایک سطر پر انجیل کی اور کہا اوسنے کہ اے اللہ اگر ہم میں سے اور اوس شخص جو حق پر ہے اور غالب کیجیو اوسکو اور نہ حوالہ کر
ہمکو دشمنوں کے ہاتھ میں اور تباہ اور برباد کر ظالموں کو کہ تو ظالم کو جانتا ہے اے اللہ ہم تیری نزدیکی چاہتے ہیں ہم تجھ سے بوسیلہ صلیب
اور اوس شخص کے جو سولی دیا گیا اور ظاہر کیں اوس شخص نے نشانیاں ربوبیت اور افعال لاہوتیہ کی اور وہ شخص قدیم اور ہمیشہ
تیرے ساتھ ہے دنیا میں آیا پھر تیرے پاس لوٹ گیا اور لایا ہے یہی انجیل کو تیرے پاس سے پس مدد دے ہمکو ان ظالموں پر اور غالب کر
اوس شخص کو جو راہ راست پر ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ آمین کہی قوم نے اوسکی دعا پر رفاعہ بن قیس نے کہا ہے کہ اس طرح
بیان کیا مجھسے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اور جسنے شرح اور بیان کیا اس کلام توما کو شرحبیل
بن حسنہ سے وہ رومی عالم بصرہ کے شرحبیل بن حسنہ کے لشکر میں باتیں بتاتے تھے اور جو کلام رومی اپنی زبان میں کرتے تھے وہ ہمکو
ہماری زبان میں بتا دیتے تھے رفاعہ نے کہا ہے کہ پناہ مانگی مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ سے اہل دمشق کے کلمات کفر اور اونکے
تہمت لگانے سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر اور بڑھے شرحبیل بن حسنہ اور مسلمان ساتھی اونکے اور ارادہ کیا توما کا
اپنے حملے سے اور سخت ناگوار گذرا اونکو قول توما مردود کا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے
کیونکہ تحقیق مثل عیسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مثل آدم کی ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اونکو مٹی سے زندہ رکھا اونکو
جبتک چاہا اور بلا لیا اونکو جب چاہا پھر شدت اور سختی کی شرحبیل نے اوپر لڑائی میں اور اوسی طرح مسلمان ایسی سخت
لڑائی لڑے کہ کبھی ایسی لڑائی دیکھی نہیں گئی تھی اور باقی لوگوں نے پتھر اور چلائے تیر پے در پے پس زخمی کیا بہت لوگوں کو اور
تھے منجملہ زخمیوں کے ابان بن سعید بن العاص کہ ایک تیر زہر آلود اونکے لگا تھا پس نکال لیا اونہوں نے تیر کو اور باندھ لیا
زخم کو اپنے عمامے سے اور پایا ابان نے اثر زہر کا اپنے بدن میں پس پیچھے ہٹے وہ اور اوٹھا لیا اونکو اونکے بھائیوں نے اور لائے

کہ ہر شخص جیتی کرتا تھا طرف صلیب کے کہ لیوے اوسکو اور دیکھی دشمن خدا توما نے کثرت لوگون کی بجانب صلیب کی اور ارادہ
کرنے کو ہماری طرف پس یقین کیا اوسنے اپنی خواری کا اور برہم ہوا اور کفر و انکار ظاہر کیا اور سخت گذرا اوسپر یہ معاملہ اور کہا
اوسنے کہ پہونچیگی یہ خبر بادشاہ کو کہ صلیب سیاہ بزرگ لیگئی تھی مجھسے اور اہل عرب اوسکے مالک ہوگئے تھے کچھ عرصے تک
پس مضبوط باندھی اوسنے کمر اور لیلی تلوار اور سپر اپنی اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ جس شخص کو تم مین سے میرا ساتھ دینا ہو
پس ساتھ دے میرا اور جس کا جی چاہے ٹھہر رہے اور مین ضرور مقابلے کو جاؤنگا اور آرام دونگا مین اپنے دل کو ان
دشمنون کو دفع کرنے سے اور اوترا وہ جلدی سے اور حکم کیا دروازہ کھولدینے کا پس کھولا گیا دروازہ اور نکلا وہ بکر
پہلے پس جب اوسکی قوم نے یہ حال دیکھا نہین باقی رہا کوئی مگر یہ کہ اوترا حصار سے اوسکے پیچھے اسوجہ سے کہ حرص
اور ارادہ اور دانشمندی اور شدت ربودگی اوسکی وہ لوگ جانتے تھے پس بعضون کے ہاتھ مین کمان اور تیر تھے اور
بعضون کے پاس سپر اور شمشیر اور نکلے سب مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مسلمان لوگ صلیب کے
لینے مین مصروف تھے پس جب نکلی رومی دروازے سے اور بلند ہوئین آوازین اونکی ہوشیار کردیا بعضون نے
بعض کو پس جب دیکھا اونہون نے اس حالت کو مگر کہا صلیب کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور جدا ہوگئے
ایک ایک اسلیے مقابلے اپنے دشمنون کی اور پھرے اونکی طرف اور حملہ کیا اونکے لشکرون پر دراٹھا لشکر ڈرانیوالا اونپر اور نکلا اوسے
آ لگا اونکے اوپر تیر اور پتھر ہر جگہ سے دروازون کے اوپر سے پس آواز دی اور پکار کر کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ
نے کہ اے لوگو پیچھے پھرو تا کہ بیڈر ہو جاؤ دشمنون کے تیرون اور پتھرون سے جو اوپر دروازے کے ہین پس پھرے لوگ یہانتک کہ
تا اینکہ بیڈر ہوگئے اپنے دشمنون کی بدی سے اور پیچھا کیا اونکا دشمن خدا توما نے داہنے بائین لڑتے اور مارتے ہوئے
اور گرد اوسکے دلیر لوگ اوسکی قوم کے تھے اور وہ مثل اونٹ نر مست کے تھا پس جب دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے
کثرت اور غلبہ مشرکین کا پکارا اور برانگیختہ کیا اپنی قوم کو لڑائی پر یہ کہتے ہوئے کہ بھول جاؤ تم اپنی عورتون کو اور ہو جاؤ
طلب کرنے والے بہشت کے اور راضی کرو تم اپنے خالق کو اپنے کام سے سوا اسکے کہ وہ نہین پسند کریگا تمسے بھاگنے کو
اور پیٹھ پھیرنے کو حملہ کرو اونپر اور ہلہ کرو اونپر برکت عطا کرے اللہ تم لوگون مین راوی نے بیان کیا ہے
پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور بڑی لڑائی ڈالی قوم نے اور ملگئے بعض اونمین کے بعض سے اور کام کیا تلوارون نے
اور چلایا تیر اور پتھر اور ملایا بعضون نے سپرون کو اور دیکھا اہل دمشق نے اس امر کو کہ توما مسلمانون کے مقابلے کو نکلا ہے
اور صلیب اعظم اوسکے ہاتھ سے گر کر مسلمانون کی طرف جاتی رہی پس نکلے وہ لوگ واسطے لڑائی کے دراٹھا لشکر
دوڑتے تھے وہ یہانتک کہ بڑھ گئی جماعت اونکی اور دشمن خدا توما داہنے اور بائین طرف دیکھتا اور ترغیب دیتا تھا اپنی
قوم کو واسطے تلاش اور لینے صلیب کے کہ ناگاہ دیکھا اوسنے صلیب کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس کہ جونہی
کہ دیکھا اوسکو حملہ اور ہجوم کیا اوسنے اونپر اور چلایا اور کہا گالی دیکر کہ ڈال دو تم صلیب کو تحقیق پہونچ گئی پس تیر ملا اوسنے اونکی

راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا شرحبیل بن حسنہ نے اوسکے ناگہانی در آنیکو اپنے اوپر پس ڈالدیا صلیب کو اپنے ہاتہ سے اور سامنے اپنے سینے کے کیا سپر کو اور نکال لیا اپنی تلوار کو اور سامنا کیا اوسکا اور حملہ سخت کیا دشمن خدا نے جب دیکھا اوسنے صلیب کو پڑی ہوئی اور آواز سخت سے پکارا اپنے ساتھیون کو پس آملے وہ اور کمک کی اوسکی مشرکون نے اور دیکھا ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ نے حملہ دشمن خدا کو شرحبیل بن حسنہ پر پس کہا اور پوچھا اونہون نے کہ یہ کون شخص ہے سوار کہ نہین اوسپر لیکن اپنے نفس کا مسلمانون نے کہا کہ یہ داماد بادشاہ کا اور قاتل تمہارے شوہر ابان بن سعید بن العاص کا ہے پس جب سنا ام ابان نے یہ کلام حملہ سخت کر کے اوسکی نزدیک پہونچین پھر چڑھایا تیر کو کمان مین اور چلایا بجانب تو ما کے پس دوڑے بجانب ام ابان کی کئی لوگ اور گھیرا اور گزند پہونچائی اونکو تاکہ ڈرادین اونکو پس نہ التفات کیا ام ابان نے بجانب اونکی غیر از نشانہ راست کیا تیر کو اونکی سردار پر اور پکار کر کہا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پھر چھوڑا تیر کو اور دشمن خدا پہونچ گیا تھا شرحبیل بن حسنہ تک اور قریب تھا کہ غالب ہو جاوے اوپر صلیب کے اور لیلیوے اوسکو کہ دفعتہ تیر پہونچا آنکھ داہنی میں اوسکے پیوست ہو گیا اور گھس گیا اوسمین پس پھرا دشمن خدا پیچھے کو چلاتا ہوا اور ارادہ کیا ام ابان نے کہ دوسرا تیر چلاوین اوسپر پس دوڑے لوگ اونکی طرف اور چھپا لیا دشمن خدا کو ساتہ سپرون اور ڈھالون کی اور بچاتے تھے تو ما کو اونسے پس جب بیٹھ رہی تھین ام ابان شہر احد سے چلاتی لگین تیر اور پڑہتی تھین اشعار واقدی نے بیان کیا ہے کہ پھر مارا اونہون نے تیر ایک کافر کو پس جا لگا اوسکے سینے مین اور گر پڑا وہ زمین پر اور دوسرا تیر مارا اوسکو پس لگا اوسکی گردن مین پس اوندھا ہو کر گرا اور مر گیا اور دشمن خدا تو ما سپاہی پھرا اور بھاگا تھا بسبب حرارت لگنے تیر کے پس چلایا وہ شل اونٹ کے تا اینکہ داخل ہوا دروازے مین اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اوس حال کو پس پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے تمہی ہو تم کس چیز نے تمکو روک رکھا ہے اور بہ تحقیق رہائی پائی سگ رومی نے حملہ کرو تم ان کتون پر قریب ہے اللہ کے نزدیک یہ امر کہ پہونچ جاؤ تم دشمن خدا تک پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ اور سب لوگون نے اور مار ہٹایا لشکر روم کو تا اینکہ پہونچے وہ لوگ دروازے تک اور حمایت کی اونکی قوم نے دیوار کے اوپر سے ساتہ تیرون اور پتھرون کے پس پھر آئے مسلمان اپنی جگہ پر اور مار ڈالا اونہون نے تین سو رومیون کو اور لے لیے کپڑے اور ہتھیار اور صلیب اونکی اور داخل ہوا دشمن خدا تو ما شہر مین درانحالیکہ تیر نے اوسکی آنکھ مین قرار پکڑا اور نہین نکلا تھا پس جب ملا تو ما قوم مین بند کر لیا اونہون نے دروازے کو اور اکٹھا ہوئے گرد اوسکے بڑے بڑے معزز رومی قوم نصرانیہ اور اساقفہ اور راہب سے اور چاہا اونہون نے کہ نکالین تیر کو اور کھینچ لین اوسکی آنکھ سے مگر نہ نکل سکا وہ تیر اور اپنی جگہ مین رہا اور وہ نالہ و فریاد کرتا تھا پس جب یہ گذری اسنے ہمین اور کوئی سبیل اوسکی نکالنے کی نہ ملی پس کاٹ لیا تیر کی لکڑی کو اور باقی رہ گئی گانسی اوسکی آنکھ مین اور باندھ دیا اوسکو پٹی سے اور کہا اوسکے جلنے کو پس انکار کیا اوسنے اور بیٹھ گیا اندر دروازے کے یہانتک کہ سکون ہوا اوسکی درد مین

قاصد نے پھر آکر جواب خالد بن الولید کا شرحبیل کو پہونچایا پس صبر اور استقامت کیا اونہون نے اور لڑا کیے باقی دن تک
اور صبر کیا مسلمانون نے اپنی جگہون پر اور سرداران مسلمانون کی چال لڑائی اور سختی توما کا ساتھ شرحبیل کے اور لوٹ لینا
شرحبیل بن حسنہ کا صلیب کو سنکر بہت خوش ہوے اور ثابت رہے لوگ لڑائی مین یہانتک کہ گذر گیا اوسی وقت نماز ظہر کا اور
نزدیک ہوا وقت عصر کا پس موقوف کردیا اونہون نے لڑائی کو اور پھرا ہر فرقہ اپنی جگہ پر تا اینکہ شام ہوگئی اور روشن کی گئی
آگ اور پڑھا گیا قرآن مجید اور اذان کہی موذنون نے اور نماز عشا کی پڑھی ہر سردار نے اپنی جماعت کے ساتھ واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب تاریکی رات کی ہوئی بلایا توما ملعون نے بڑے بڑے لوگون اور دلیران دمشق کو پس آئے
وہ لوگ اوسکے پاس اور کہا اوسنے اونسے کہ اے اہل دین کے تحقیق گھیر لیا ہے تمکو ایسی قوم نے کہ نہین ہے اونمین نیکخوئی اور
نہ دین اور نہ ایمان نہ وفاداری اور نہ ذمہ داری اور اگر صلح کروگے تم اونسے اور دینگے تمکو وہ امان تو نہ وفاداری
کرینگے وہ تمہارے ساتھ اور نہ صلح رکھین گے تمسے اور اپنی اولاد اور عورتین اپنی اسواسطے ساتھ لائی ہین کہ اونکو تمہارے
شہرون مین آباد کرادین خوشی سے چاہو اس بات کو یا کہ انکار کرو پس ایسی صورت مین کیونکر صبر کیا تمنے اپنی بے حرمتی
اور قید ہونے اپنی عورتون اور نکل جانے اپنے گھرون اور اس امر سے کہ ہون عورتین تمہاری لونڈی غلام تابعدار اونکے
اور نہین جاتی رہی صلیب اونکی طرف کے سبب خشم اور غضب کے تمپر اسوجہ سے کہ ارادہ کیا ہے تمنے اپنے دین مین مٹانا
اہل دین اور مصالحہ سلاطین کا پس ایذا دی تمکو صلیب نے اور لعنت کی تمہاری اور نہین ہے اونکی مقابلہ کو نکلا تھا اگر
زخمی نہو جاتی میری آنکھہ نہ پھرتا مین اونکی لڑائی سے یہانتک کہ فراغت پاتا مین اونسے اور اب ضرور مین اپنا بدلا لونگا
اور دور کرونگا اپنی عار کو پس بتحقیق قسم کہاتا ہون مین عزت بادشاہ رحیم کی کہ ضرور ہے مجھکو بدلا لینا اور یہ کہ نکالونگا
مین دو ہزار آنکھین اہل عرب کی اور بھیجونگا بادشاہ کے پاس پھر اپنی صلیب کے لونگا اور اگر غفلت کی مینے ان باتون مین
تو نہ بیخوف رہونگا مین غضب سے بادشاہ کے بہ نسبت اپنے پس جب سنی اون لوگون نے یہ گفتگو توما کی کہا اے سردار حال یہ ہے کہ قوم
مسلمان بہت ہین اور نہین ہے بہتری تدبیر مگر یہ کہ قصد کیا جاوے ایک جہت اور طرف کا اون جہتون سے یہانتک کہ پائین
پھیر کر اونکی قوم ہر جگہ سے اور لشکر بڑا اونکا تیری طرف بڑا سردار اونکا دروازہ شرقی ہے اور اونکا دوسرا سردار باب جابیہ
اور شکست آگے بڑہیگا او پیش آویگا وہ امر جسکی طاقت تمکو نہین ہے اور لیکن اگر ہم راضی ہین اور امر اپنے پاس مین تو اونکی سے
پس اگر حملہ دینگا تو بچا نکلیگا اونکی مقابلہ مین نکلین گے ہم اور اگر حملہ کریگا تو ہم لڑینگا شہر پناہ پر لشکر ہم تو باقی تھا کہ رسے
کہ تمہارا واسطے ایک خاص تدبیر لڑائی کی تجویز کرونگا مین پھر حکم کیا اوسنے خاص خاص عام کے لکھا ہونیکا پس اٹھا جو
سب لوگ اگرچہ کم تھوڑے ہی لوگ دروازون پر بیخوف مسلمانون کی تیر جب یکجا ہو چکے سب لوگ کہا توما نے مین ارادہ
کیا ہے کہ دراونا مین ناگاہ مسلمانون پر رات مین اور جا پڑون اونکی جگہون پر اسواسطے کہ رات خوفناک ہے اور تم لوگ زیادہ
واقف اور بھیدار اپنے شہر کے ہو پس بیٹہنا اپنی فوج کے پاس ہر شخص کو تم مین سے چاہیے کہ مسلح ہوکر اپنے دروازہ سے نکلے اور حملہ کرے قوم پر

اور یہان اپنی ساتھیون سمیت اپنی دروازے سے نکلونگا اور مین امید رکھتا ہون کہ پھرونگا مگر ساتھ خوشی اور سرور کے پس
جسوقت فراغت پاؤنگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آؤنگا تمہاری طرف پس باب ایک کو اونمین سے بھگاؤ اور ہٹالی سے
سردار قوم تک پہونچونگا پس قید کر لونگا اوسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تا کہ حکم کریگا اوسکی نسبت جو چاہیگا پس کوئی شخص
نکلے تم مین سے کسی جہت کیطرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا پہونچ جاؤن مین اوس تک سمعون نے کہا کہ تیرا حکم
بخوشی منظور ہے پس اوسیوقت قصد کیا توما نے بجانب قوم کے اور جدا جدا کر دیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک گروہ کو باب جابیہ
اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا اوسکو کہ نڈر و تم کسواسطے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دور ہے تسے اور نہین ہین
باب جابیہ پر مگر یاکس اور غلام لوگ پس ہیں ڈالو تم اونکو مثل پیسنے غلے کے اور کہا جاؤ تم اونکو مثل کھانے کے پس روانہ ہوئے
وہ لوگ اور بلا کر بھیجا توما نے ایک اور گروہ کو باب الفرادیس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب کیسان پر
بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ جسطرف کو وہ بھیجا گیا اور خاص کر لیا توما نے
اپنے تئین اپنے دروازے کے واسطے اور اوسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اونسے جسکی شجاعت کو
وہ جانتا تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اوسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہے کہ چڑھاؤنگا مین تمہارے واسطے اپنے دروازے پر ایک شخص کو
جسکے پاس ناقوس ہوگا کہ بجاویگا وہ اوسکو اور آواز گھنٹے کو پس جسوقت سنو تم اوسکی آواز کو پس یہی نشانی ہے سب کے
اور تمہارے بیچ مین پس کھولدو دروازون کو اور نکلو جلدی کر کے بجانب اپنے دشمنون کے اور در آؤ ناگاہ اونپر اور بشتاب
تم پاؤگے مسلمانون کو اس حیثیت سے کہ کوئی اونمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس در آؤ تم اونپر پیشتر اسکے کہ پہونچین وہ اپنے
ہتھیارون تک پس لگاؤ اونپر ضربات ایذا دہندہ اور مار ڈالو اونکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کروگے تم اس کام کو صدق دل
اور راستی سے نسبت قوم کے اس رات مین بسا کرو گے تم اونمین اس امر کو شکست اوٹھاوینگے اور لوٹ جاوینگے وہ ایسا
لوٹنا کہ نہ بندہ سکینگے اور نہ درست حال ہوسکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوئی قوم اس کلام سے اور جلدی سے جیسا اوسکے
حکم کو اور ارادہ کیا ہر فرقے نے ایک دروازے کا دروازون سے راوی نے بیان کیا ہے کہ بلایا توما ملعون نے ایک نصرانی کو
اور کہا اوسسے کہ لے تو ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو ہمکو کہ کھولا ہمنے دروازے کو آواز دے تو ہمکو اوسی
ایسی آواز کہ سنین اوسکو سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دوڑین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اوسنے کہ
یہ امر بخوشی منظور اور پسند ہے پھر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اوسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر
اور چلا توما ساتھ ایک ٹکڑے کے اپنے لشکر سے جو بزرگ ہین اور خود پہنے تھے اور اونکے ہاتھون مین عمود اور تلوارین تھین اور توما اونکے
آگے تھا اور اوسکے ہاتھ مین چوڑی تلوار ہندی اور سپر جو بیضہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کا اور اوسکے سر پر خود
کسرویہ تھا جو ہرقل نے اوسکو اپنے سلاح خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اوسپر سونے چاندی کا کام تھا اور سیف بُرّان اونمین
کچھ کار گر نہین ہوتی تھی پس جب پہونچا وہ دروازے پر اور پورا ہو گیا لشکر اوسکا کہا اوسنے اپنے ساتھیون سے کہ ایسی حیلہ بازی ور کوشش کرو تم

کہ پہونچ جاؤ دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور ناگہان در آؤ اور ٹھہراؤ تلوارون کو اوپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے
پس نہ باقی رکھو اوسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تم مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پہونچ جاے اوس تک اور اگر دور ہو
صلیب اوس شخص سے پس آواز دیکر پکارے مجھکو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اوسکی سبھون نے کہا کہ بہتر احکام ہمکو بخوشی پسند
اور منظور ہے پھر اوسکی حکم سے دروازہ کھولا گیا اور ایک شخص نے اوسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کی پاس جاکر حکم اوسکے
بجانے کا دیا پس ایک ایسی آواز سخت بجائی اوسنے کہ سوا اوسکی اور آواز نتھی یہانتک کہ کھولا قوم نے سب دروازون کو اور دوڑ پڑے
لوگ اوسیوقت اور نکلا تو ملعون دروازے سے اور سنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وہ لوگ بجانب صحابہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم کے فریب سے مگر یہ کہ جاگتے اور ہوشیار تھے پس جب سنا لوگون نے آواز کو جگا دیا
بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اوٹھ کھڑے ہوے لوگ اپنے خوابگاہون سے مثل شیر حملہ آور کے پس نہین پہونچے
اونتک دشمن اونکے مگر یہ وہ ہوشیار ہوگئے تھے اور متوجہ مقابلہ دشمن سے ہوگئے بے ترتیب تھے پس لڑے لوگ بیچ اندھیری
رات کے اور کام کیا تلوارون نے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اوٹھ کھڑے ہوے بدحواس گھبرائے ہوے
بسبب سننے آواز اور فریاد کے اور چلا کر کہا وَاغَوْثَاہُ وَاسَیِّدَاہُ وَامُحَمَّدَاہُ آکِیْدًا وَاقَوْمِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ اَللّٰھُمَّ
اُنْظُرْ اِلَیْھِمْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَانْصُرْھُمْ وَلَا تُسْلِمْھُمْ اِلٰی عَدُوِّھِمْ پھر بلایا فیحان
بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اوسنے کہ تم میری جگہ پر ٹھہرو میری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہے
مجکو اوس سے جو سنا ہے مین نے اور احتیاط رکھو تم اس امر سے کہ آوین کوئی تمہارے سامنے سے پھر چھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو
فیحان کے ساتھ اور روانہ ہوے وہ ساتھ چار سو سوار کی اپنے لشکر سے اور وہ بدون زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے وہ مگر کپڑے
ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون خود کے اور باز رکھا تھا انکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے صلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا
گھوڑے کی باگ کو اونہون نے اور اونکے ہمراہیون نے اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو اونکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے
بحال مسلمانون کے اور سنا لوگون نے اونکو یہ اشعار رنج آمیز پڑھتے ہوے پھر کوشش کی چلنے مین اور چار سو سوار اونکے پیچھے تھے
اور شمشیرین کھینچے تھے تلوارون کو تا اینکہ پہونچے باب شرقی پر اور اوسیوقت وہ گروہ جو اوس دروازے پر تھا ناگہان آ گیا تھا
رافع بن عمیرہ پر اور وہ ثابت اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کی قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چلتی تھین اور کام کرتی تھین
اور سنائی دیتی تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی پشت دروازون سے اور بلند تھین آوازین
مسلمانون کی ساتھ تکبیر کے اور قوم شہر پناہ کے اوپر سے دھمکاتی تھی اور چلاتی تھی بوقت بیدار اور ہوشیار ہونے مسلمانون کے
اونکے مقابلے مین پس حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ
مسلمانون کی آیا تمہاری مدد کو فریادرس پروردگار عالم کی طرف سے مین ہون سوار ہلاک کرنیوالا ہون مین خالد بن الولید ہون پھر
حملہ کیا رومیون پر ساتھ اپنے ساتھیون کے پس مار ڈالا اونہون نے لوگون کو اور ڈالدیا زمین پر دلیرون کو اور دبا دشمنان ملعون کو

دل اونکا مشتاق تھا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانوں کے جنکو دروازوں پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے تھے
آوازیں اور فریاد کرنا اونکا اور آوازیں اور فریاد روم اور نصاری اور یہود کی بلند تھیں حسان بن عوف نے روایت
کی ہے کہ پوچھا میں نے اپنے چچا زاد بھائی قیس بن ہبیرہ سے کہ آیا یہودی بھی تم سے لڑتے ہیں اونہوں نے کہا ہاں لڑتے تھے دیوار کے
اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہم پر تیر اور پتھر راوی نے بیان کیا ہے کہ ڈری خالد بن الولید شرحبیل بن حسنہ کے واسطے بسبب
ہونے دشمن خدا توما ملعون کے اونکی کسواسطے کہ وہ اوسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شرحبیل بن حسنہ پر
بسبب شجاعت توما کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پیش ہوا شرحبیل بن حسنہ کو دشمن خدا توما سے البتہ سخت
اور بڑا معاملہ کہ نہیں پیش آیا کسیکو مثل اوسکے اور صورت یہ ہوئی کہ ناگہاں درآیا توما اوس گروہ پر جو شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ تھے
اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہنچنے والا مسلمانوں کی طرف توما ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانوں نے مثل صبر کرنے والوں کے
اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا توما سخت لڑائی درانحالیکہ پھاڑتا تھا وہ صفوں کو داہنے اور بائیں اور
پکارتا تھا کہ کہاں ہے تمہارا سردار جسنے تیر چلا کر مجھکو زخمی کیا میں رکن بادہ کا ہوں میں مردوں والا صلیب کا ہوں پس لاؤ
اور پھیر دو اوسکو میرے تئیں تاکہ پلٹ جاؤں میں تمہارے مقابلے سے پس جب سنی شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے آواز اوسکی ارادہ کیا اوسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اوسے توما نے بہت لوگوں کو مسلمانوں سے پس کہا شرحبیل
بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں ہوں ساتھی تیرا اور پھوڑنے والا آنکھ تیری اور بجانے والا تیر آئین دار قوم کا ہوں میں ہلاک کرنیوالا تمہاری
جماعت کا ہوں میں لینے والا تمہاری صلیب کا ہوں میں کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں پس باگ پھیری
توما نے مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تمہیں کو طلب کیا میں نے اور تمہاری ہی خواہش رکھتا ہوں میں پھر سب آگے ہو گیا
اونکے مقابلہ میں اور صدمہ پہونچایا اونکو اونہیں دیکھا تھا لوگوں نے مارتوں میں زدوخورد مثل زدوخورد اون دونوں کے
اور مارتا ہیں اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ نے ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا آدمی اونکو پس تھے وہ دونوں اسی حالت میں گذری
آدھی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک والے سے لڑتا تھا اور تھیں ام ابان بنت عتبہ ساتھ شرحبیل بن حسنہ کے نہیں دور رہتی تھیں
اونسے اور ساتھ اسکے تھا بڑا صبر اور تمام ملال کیا اونہوں نے اور چلائے تیر اور کوئی تیر اونکا نہیں پڑتا تھا مگر کسی مشرک پر
یہانتک کہ قتل کیا بہت لوگوں کو اور رومی اونکو مرد سمجھتی تھی اور اسیطرح وہ تیر چلاتی تھیں یہانتک کہ سوا ایک تیر کے اور
اونکے پاس باقی نرہا تھیں وہ اوس تیر کو لیے ہوئے داہنے اور بائیں قوم کو دیکھتی تھیں اور قوم رومی مخالف تھی اونکی اونکو خوف تیر
کا کہ دفعتہ قریب آیا اونکے ایک شخص قوم سے اور چلایا اونہوں نے اوسپر تیر کو پس جا لگا تیر اوسکی سینے پر پس جب قریب ہوا وہ
صورت کی ناگہاں حملہ کیا اور درآیا اونپر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھری وہ لوگ واسطے اوسکی اعانت کے اور
ناگہاں درآئی وہ ام ابان پر اور گرفتار کر لیا اونکو اور حمد کیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابان نے تیر مارا تھا اور شرحبیل بن حسنہ کا
حال یہ تھا کہ پیش آیا اونکو دشمن نہ آہی وہ معاملہ جو نہیں پیش آیا کسیکو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی اونہوں نے اور باری ایک تیر

تلوار کی دشمن خدا نے پس پھیر لیا اوسنے اوس ضرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرجبیل بن حسنہ کی پس طمع کی دشمن خدا نے انکی
اونمین اور حملہ کیا اونپر اور گمان کیا اوسنے کہ وہ میرے قیدی ہوچکے اور اوسی حالت مین ظاہر ہوے دو سوار اور اونکے پیچھے لشکر سوارون کا
تھا پس ناگہان در آئے وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا اونہون نے ام ابان کو اس حیثیت سے کہ ایک سوار اونکو اپنے دونون ہاتھون سے
پکڑے ہے اور وہ فریاد کرتی ہین پس آ پہونچے دونون سوار اونکے پاس ایک عبد الرحمن رض بن ابوبکر صدیق رض اور دوسرے ابان
بن عثمان رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا ان دونون نے اوس سوار کو اور چھوڑایا ام ابان اور شرجبیل بن حسنہ کو اور پلٹ گیا
دشمن خدا تو ما بجانب شہر کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے بسلسلہ راویون کے تمیم بن عدی سے کہا تمیم بن
عدی نے کہ تھا مین بیچ لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور سب لشکر مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابو عبیدہ
بن الجراح اور اونکے ساتھیون کے نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمہ مین نماز پڑھتے تھے اور
وہ قوم سے دور تھے کہ ناگہان سنی اونہون نے آواز کو جو بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور دوڑے مسلمان قوم کی طرف پس
جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس معاملے کو مختصر کر کے تمام کیا نماز کو اور کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
پھر مسلح ہوے اور اوٹھ کھڑے ہوئی قوم اونکے ساتھ اور زرہین پہنی اونہون نے ساتھ ہتھیار روات کے اور قریب ہوے ابو عبیدہ بن الجراح
قوم سے اور دیکھا اونکو رزمگاہ مین کہ للکارتے اور لڑتے تھے پس پھیرے وہ قوم کی طرف سے داہنی اپنی کو یہانتک کہ تجاوز کیا اوسنے
اور بڑھی بجانب دروازے کی اور پہونچے وہاں اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابو عبیدہ بن الجراح اور اونکے ساتھیون نے
پس جب سنی مشرکون نے آواز تکبیر کو سمجھے وہ کہ مسلمان آپڑے اونپر ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھرے وہ اپنی طرف کو
اور آگے اونکے جرجی بن قالا سردار اونکا تھا پس تعاقب کیا اوسکا مسلمانون نے اور تیغ کیا اونمین تلوار کو یہانتک کہ جب دیکھا
پہونچے وہ لوگ دروازے کو پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اونکے ساتھیون نے اونکی گردنون پر اور پہونچ گئے قوم تک اور
پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کی اوپر سے اور مسلمانون نے [illegible] قصد کیا مسلمانون نے اونکا
موقوف کیا پتھر اور تیر چلانا ان لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑین گے اور لڑنا ہے ہوجاوین گے اور قصد کیا اور دیکھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوارون کو اونمین واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ معلوم کیا مین نے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون کا کوئی شخص نہ چھوٹا نہ بڑا اور سب کے سب مارے گئے اور مارا گیا
جرجی بن قالا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایسی لڑائی لڑے کہ مثل اوسکی نہین دیکھی گئی تھی پس وہ اسی حالت مین تھے کہ دکھائی دئے
ضرار بن الازور اور وہ آلودہ تھے خون سے پس خالد بن الولید نے اونسے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہارے پیچھے ضرار بن الازور نے کہا کہ بشارت ہو
تمکو اے سردار کہ نہین آیا مین تمہارے پاس مگر اوسوقت کہ شمار کر لیا مین نے کہ اس ساعت مین مینے ڈیڑھ سو آدمیون کو مار ڈالا اور میرے
ساتھیون نے اسقدر لوگون کو مارا جنکی حد شمار نہین ہے اور کفایت کیا ہے تمہارے واسطے اون لوگون کی شدت کو جنکی تھی باب جابیہ کی
بطرف یزید بن ابی سفیان کے پھر بانگ پکاری مین نے سب سردارون کی طرف پس مار ڈالا انہین نے لوگون کو اور ناپید کیا انہین نے اپنی قوم کی

راوی نے بیان کیا ہے کہ بہت خوش ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس حال کے سننے سے پھر چلے سب یہانتک کہ
آئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکر یہ اونکے کاموں کا ادا کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ یہ رات
بڑی سخت تھی کہ کبھی پیش نہیں آئی تھی لوگوں کو مثل اوسکے اور اس رات میں مسلمانوں نے ہزار ہا رومیوں کو مار ڈالا پس لکھا ہوے
بڑے شہر رئیس دمشق کے توما کے پاس اور کہا اوسنے کہ اے سردار ہمنے نصیحت کی تھی تجھکو مگر نہ قبول کیا تو نے اور نہ نفع کیا ہماری
نصیحت نے اور جو ہمپر گذرا وہ تجھپر بھی گذرا اور مار ڈالے گئے ہم میں سے بہت لوگ اور یہ وہ معاملہ ہے جسکے اوٹھانیکی ہمکو طاقت نہیں ہے
پس مصالحہ کر تو قوم سے کہ وہ ہماری اور تیری واسطے موجب سلامتی ہوگا اور اگر تو اس امر سے انکار کریگا تو ہم لوگ اپنے واسطے
مصالحہ کر لینگے اور تجھکو تیرے حال پر چھوڑ دینگے پس کہا توما نے کہ اے قوم مہلت دو مجھکو یہانتک کہ لکھوں میں یہ حال
بادشاہ کو پس اگر اعانت اور کمک کی آوے تو بہتر ہے ورنہ صلح تو ہماری آگے ہے **راوی نے بیان** کیا ہے کہ اوسیوقت توما نے
ایک خط بادشاہ کو لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا ہے ہمکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کے اوسکی سیاہی کو اور
مار ڈالا اون لوگوں نے ہماری قوم کو اجنادین میں اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل کیا اون لوگوں نے ایک بڑا بھاری
قتل اور میں اونکے مقابلے کو نکلا اور زخمی ہوا ہوں اونسے مگر تیری قوم اور اہل شام نے چھوڑ دیا مجھکو اور جاتی رہی میری آنکھ
اور ارادہ کیا ہے قوم نے صلح کرنیکا اہل عرب سے اور جزیہ دینے کا اونکو پس تو یا خود اس طرف روانہ ہو یا لشکر ہمارے پاس بھیج اتنا کہ
کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے ہمکو مصالحہ کر لینے کا کہ تحقیق سخت ہو گیا اور بڑھ گیا ہے ہمپر معاملہ اونکا پھر لپیٹا اوسنے خط کو اور
مہر کی اوسپر اپنی اور قبل از صبح ہونیکے روانہ کیا پس جب صبح ہوئی ارادہ کیا مسلمانوں نے لڑنیکا اور حکم بھیجا خالد بن الولید نے
ہر سردار کو کہ روانہ ہو اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی لڑائی اور سخت ہوا
معاملہ اہل دمشق پر پس کہلا بھیجا اونہوں نے خالد بن الولید کے پاس کہ مہلت دو ہمکو تاکہ سوچیں ہم اپنے کام میں پس
انکار کیا خالد بن الولید نے اور رہے اونکی لڑائی اور مقابلے سے یہانتک کہ تنگ آئے وہ محاصرے سے اور اسکے سوا وہ منتظر جواب کے بادشاہ
کے پاس سے تھے اور یکجا ہوے بعض رئیس شہر کے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم نہیں صبر ہو سکتا ہے ہمسے اس معاملے میں جسمیں
ہم ان لوگوں کے سبب سے ہیں اگر لڑتے ہیں ہم اونسے تو غالب ہو جاتے ہیں وہ ہمپر اور اگر ترک لڑائی کر کے اپنے شہر میں بیٹھ رہتے ہیں
تو ضیق اور تنگی میں پڑینگے پس چھوڑ دو اور دور کر دو تم جھگڑے اور خصومت کو اپنے سے اور مانگو اونسے امان اور صلح جس مقدار پر
کہ وہ طلب کریں تمسے پس کہا اونسے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتابیں پڑھے ہوے تھا کہ اے قوم قسم ہے خدا کی کہ تحقیق
میں جانتا ہوں کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور سامان سے تو اونکو تمسے دفع نہیں کر سکتا تھا اسواسطے کہ میں نے کتابوں میں پڑھا ہے
کہ سردار اونکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہیں اور قریب ہے کہ دین اونکا سب دینوں پر غالب ہو جائیگا
پس چھوڑو تم حیلہ جوئی اور مشغول رہنے کو محال کاموں میں اور دو تم اونکو جو تمسے مانگیں کہ یہی تمہارے واسطے بہتر اور موافق
ہے پس جب سنا قوم نے یہ کلام اوسکا میل کیا اوسکی طرف تمامی قوم نے کہ بزرگی اوسکی اور عالم اور واقف ہونا اوسکا اخبار اور

حالات گذشتہ سے اونکو معلوم تھا اور کہا کہ تیری کیا رائے ہی اونسی کہا کہ جان تو تم اس بات کو کہ وہ سردار مسلمانون کا جو باب شرقی پر ہی
یعنی خالد بن الولید وہ ایک مرد خونریز ہی پس اگر چاہتے ہو کہ اپنے کام اور مطلب سے نزدیک ہو جاؤ پس جاؤ تم اوس شخص کیطرف
جو باب جابیہ پر ہی یعنی ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ پس قرین صواب جانا قوم نے رای اوس شخص کو اور جب اندھیری ہو لی
آگے وہ سب باب جابیہ پر اور کلام کیا اونمین سے ایک شخص نے جو زبان عربی جانتا تھا پس کہا اوسنے بلند آواز سے کہ ای گروہ عرب
کیا آیا ہمکو تمسے امان مل سکتی ہی یہانتک کہ آوین ہم تمہاری طرف اور بات چیت کرین تمہارے سردار سے تاکہ صلح کر لیوین ہم اپنے
اور تمہارے بیچ مین **ابو ہریرہ** دوسی رضی اللہ عنہ نے **روایت** کی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگ
مسلمان مقرر کیے تھی کہ وہ نگہبانی کرتے اہل دمشق کی مثل شب گذشتہ کے دروازے کے قریب تھے اور اوس رات کو قوم دوس کی
باری تھی اور سردار اونپر عامر بن طفیل الدوسی تھے پس اوسی حالت مین کہ لوگ اپنی جگہون مین بیٹھے تھے قریب دروازے کے
کہ سنا ہمنے قوم کو پکارتے ہوئے پس دوڑا گیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور خوشخبری سنائی اونکو اور کہا مین نے کہ شاید
اللہ تعالی راحت دیوے مسلمانون کو مشقت سے پس خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح میری کلام سے اور کہا کہ جاؤ تم اور کہو اونسے
کہ امان ہے تمکو ہماری طرف سے جب تک کہ اپنے شہر مین بسلامت پھر جاؤ پس گیا مین قوم کے نزدیک اور پکار کر کہا مین نے اونسے
کہ آؤ تم تمہارے واسطے امان ہے پس کہا قوم نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاکہ ہم تمہارے کلام پر اعتماد
کرین مین نے کہا کہ مین ابوہریرہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور نہین ہے ہمارا طریقہ غدر اور فریب کرنا
اگر ہم مین سے ایک غلام تمکو امان دیوے اور ذمہ داری کرے تو ہم وفای اقرار اوسکا کرین گے اسواسطے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واوفوا
بالعہد ان العہد کان مسئولا اور ہرگاہ وفای عہد اور ذمہ داری نشانی اور پہچان اہل عرب کی
زمانہ جاہلیت مین تھی اب کہ راہ راست بتلائی اللہ تعالی نے ہمکو بسبب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیونکر خلاف اوسکے ہو سکتا ہے
پس کھولا قوم نے دروازے کو اور نکلے اور وہ اکیس آدمی تھے رؤسا اور علما سے پس جب قریب ہوئے وہ لشکر ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ سے دوڑے مسلمان اونکی طرف اور دور کیا اونسے زنار اور صلیبون کو یہانتک کہ آئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس پس مرحبا کہا اونکو اور اوٹھ کھڑے ہوئے اونکے واسطے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو فرمایا ہے
اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ پھر بات چیت کی اونہون نے صلح کے باب مین اور کہا اونہونے کہ ہم تمسے
صلح کیا چاہتے ہین اس شرط پر کہ چھوڑ دو ہمارے واسطے کنایس ہمارے اور اونکو ہمسے غصب نکرو اور وہ کنیسہ یحیی ہے جو اب
جامع مسجد ہے اور کنیسہ مریم اور کنیسہ جبینا اور کنیسہ لوبص اور کنیسہ مقلاط اور کنیسہ سوق النبیل اور کنیسہ اندریا اور کنیسہ
قرناری سے پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس امر کو اور جو شرطین اونہون نے پیش کین اور لکھدی
اونکو ایک تحریر صلح اور امان کی مگر اپنا نام اوسمین نہین لکھا اور نہ گواہی کسیکی لکھی اور یہ امر اسواسطے تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح
بعد ازینکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکو معزول کیا تھا اس امر کو درست نہین رکھتے تھے کہ وہ مسلمانون کے

معاملہ مین مداخلت کرین اور جب لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ دستاویز اور مہر کیا اونکو کہا اون لوگون نے اب
چلو تم ہمارے ساتھ پس اوٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور سوار ہوے اونکے ساتھ ابو ہریرہ اور معاذ بن جبل اور
سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعیم بن عدی اور ہشام بن العاص السہمی اور دہبان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی
اور عامر بن طفیل اور سعید بن الجبیر الدوسی اور ذو الکلاع الحمیری اور حسان بن نعمان الطائی اور جریر بن نوفل الحمیری
اور سالم بن فرق الیربوعی اور سیف بن سلم الطائی اور عمر بن خویلد السکسکی اور سنان بن اوس الانصاری اور مخلد
بن عوف الکندی اور ربیعہ بن مالک التیمی اور حکم بن عدی النبہانی اور مغیرہ بن شعبہ الثقفی اور بکر بن عبد اسد التیمی اور
راشد بن سعد اور قیس بن سعید اور سعید عمرو ابن الغنوی اور رافع بن سہیل اور یزید بن عامر اور عبیدہ بن اوس اور
مالک بن الحرث اور عبد اللہ بن طفیل اور ابو لبابہ ابن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عباد بن عقبہ
النبہانی اور سبرہ بن عامر اور عبد اللہ بن قرط الازدی رضی اللہ عنہم یہ سب پینتیس امرو صحابی تھے اور بنیطہ آدمی اور عام
مسلمانون سے ساتھ ہوے پس جب سوار ہو کر چلے طرف دروازے کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اونسے جنسے
مصالحہ کیا تھا کہ مین چاہتا ہون اونسے کچھ بطور گرو کے راوی نے بیان کیا ہے کہ نہین لی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے کوئی چیز بطور گرو کے اونسے بلکہ بھروسا اور اعتماد کیا اللہ تعالی پر اور سبب اوسکا یہ تھا کہ اوسی رات مین کہ مصالحہ
کیا اونسے جس وقت کہ نماز فرض پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سو گئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین
کہ فرماتے ہین آپ اَللَّیْلَۃَ تُفْتَحُ الْمَدِیْنَۃُ اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مستعجل پس مین نے عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ مین آپ کو مستعجل دیکھتا ہون پس فرمایا آپ نے کہ مین
آیا ہون اسواسطے کہ جنازہ ابو بکر صدیق پر جاؤن پس جاگا مین ابو عبیدہ بن الجراح اور اوسوقت ابو ہریرہ نے آکے بشارت صلح کی دی
تب نہین لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے قوم سے گرو باعتماد ارشاد صدق نہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے شہر مین داخل ہوے چلے ساتھ اونکے قسیس اور راہب اور وہ لباس
پہنا ہوا سیاہ بالون کا پہنے تھے اور لیے ہوے تھے انجیلون کو اور دھونی دیتے تھے اونپر عود اور خوشبودار چیزون کی اور یہ معاملہ
بروز دوشنبہ گیارہوین جمادی الثانی سنہ ۱۳ تیرہ ہجری مین واقع ہوا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ داخل ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دمشق مین دروازہ جابیہ سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس حال کی
مطلق خبر نہ تھی اسواسطے کہ اونہون نے شدت اور سختی کی لڑائی ڈال رکھی تھی باب شرقی پر اور بہت خشم اور غضب مین تھے اہل دمشق پر
اسوجہ سے کہ مارا تھا اون لوگون نے خالد بن سعید برادر عمرو بن العاص کو تیر زہر دار سے پس نماز پڑھی خالد بن الولید نے
اوپر اور دفن کیا اونکو مابین دروازۂ شرقی اور دروازۂ توما کے اور تھا ایک قسیس روم کے قسیسون سے کہ نام اوسکا یونشا
بن مرقس تھا اور رہتا تھا وہ ایک مکان مین جو شہر پناہ سے ملا ہوا تھا قریب دروازہ شرقی کے اور تھی اوسکے پاس کتابیں

ملاحم دانیال پیغمبر علیہ السلام کی اور اوسمین لکھا تھا کہ اللہ تعالی فتح کریگا شہرون کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ہاتھون سے اور دین اونکا سب دینون پر غالب ہوگا پس جب آئی رات دوشنبہ گیارہوین تاریخ جمادی الثانی کی نقب
دیکر نکلا وہ اپنے گھر سے بحالت بیعلمی اور غفلت اپنے اہل وعیال کے اور آیا خالد بن الولید کے پاس اور بیان کیا اونسے کہ مین
اپنے گھر سے نقب دیکر آیا ہون اور اپنے اہل وعیال کیواسطے امان چاہتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ مین واسطے اطمینان امان کے دیا اور روانہ کیا اوسکے ساتھ ایکسو مسلمان مستعد اور مسلح کو اور اکثر
اونمین کے قوم حمیر کے تھے اور کہا اونسے کہ جسوقت داخل ہوجاؤ تم شہر مین پس بلند کرو تم آوازین اپنی سب کے سب اور
ارادہ کرو بجانب دروازے کے اور توڑ ڈالو قفل اوسکے اور پھینک دو زنجیرین اوسکی یہانتک کہ داخل ہوجاوین ہم شہر مین
اگر چاہا اللہ تعالی نے پس روانہ ہوے وہ لوگ اور سردار کیا اونپر کعب بن ضمرہ یا مسعود بن عون کو علی اختلاف
الروایات اور روانہ ہوا یونس بن مرقش آگے اونکے یہانتک کہ اونکو لیکر داخل ہوا جسطرح سے کہ نکلا تھا پس جب
داخل ہوے وہ لوگ اوسکے گھر مین زرہین پہنین اور ہوشیار اور طیار ہوکر نکلے اور چلے دروازے کی طرف اور بلند کیا
آوازون کو ساتھ تکبیر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ قوم اتری تھی دروازے کے اوپر سے پس جب سنی اونہون نے
آواز تکبیر کی بھول گئی لڑائی کو اور جانا اونہون نے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوگئے شہر مین پس
گر پڑے ہتھیار وغیرہ جو اونکے ہاتھون مین تھے خوف سے اور کعب بن ضمرہ نے قصد کیا دروازے کا اور توڑ ڈالا قفل کو اور کاٹ ڈالا
زنجیرون کو اور داخل ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ساتھی اونکے اور شمشیر زنی کی رومیون پر اور وہ آگے جاتے تھے
اونکے سامنے یہانتک کہ پہونچے کنیسہ مریم تک اور خالد بن الولید قتل اور گرفتار کرتے تھے اونکو واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ ملاقی ہوے دونون لشکر خالد بن الولید اور لشکر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے نزدیک کنیسہ مریم
کے پس جب مل گئے دونون لشکر دیکھا خالد بن الولید نے بجانب ابوعبیدہ بن الجراح اور اونکے ساتھیون کے کہ وہ لوگ چلے جاتے ہین اور قسیس اور راہب
اونکے سامنے ہین اور نہین تھا کوئی ساتھی ابوعبیدہ بن الجراح کا تلوار نکالے ہوے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اونکی طرف اور اس امر کو کہ
اونمین کا کوئی لڑتا نہین ہے متحیر ہوے اس معاملے سے اور براہ تعجب کے اونکی طرف دیکھتے تھے اور دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پس جانی اور پائی خالد بن الولید کے چہرے اور بشرہ سے ناگواری اس امر کی پس کہا کہ اے
ابا سلیمان تحقیق فتح کیا اللہ تعالی نے شہر دمشق کو از روے صلح کے میرے ہاتھ سے اور کفایت کیا اللہ تعالی نے مسلمانون کے
واسطے لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ نہین کلام کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
بروز فتح دمشق کی مگر ساتھ لفظ امارت کے پس کہا خالد بن الولید سے کہ اے امیر پوری ہوگئی صلح پس کہا خالد بن الولید نے
کہ صلح کیا چیز ہے خدا نیک نکرے اللہ تعالی اونکا حال کو مین نے تحقیق فتح کیا ہے شہر کو بزور تلوار کے از روے ہیبت کے اور نہین
باقی رہا اونکا کوئی حمایت کرنے والا پس کس وجہ سے صلح کرون مین ہمراہ اونکے پس ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا ڈرو تم اللہ سے

ای امیر قسم ہی خدا کی کہ مین نے مصالحہ کیا ہی قوم سے اور پہونچ گیا تیر نشانی پر اور لکھدی مین نے تحریر صلح کی اور وہ یہ ہی
جو ان لوگون کے پاس ہی پس کہا خالد بن الولید نے کیونکر مصالحہ کیا تمنے بغیر میرے حکم کی اور بدون میرے مطلع کرنیکی
اور مین سردار ہون تمپر اور نہ موقوف کرونگا مین شمشیر زنی کو جب تک کہ اونکو مٹا نہ دونگا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
نے قسم ہی خدا کی کہ نہین جانتا تھا مین نے اس امر کو کہ تم مخالفت کروگے میرے کسی امر اور کسی رای مین پس قسم ہی خدا کی
ٹہرا ہی یہ معاملہ میرا اللہ کے نزدیک کس واسطے کہ قسم ہی خدا کی کہ ذمہ داری کی مین نے سب قوم کی اور دی ہی اونکو
امان اللہ بزرگ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور راضی ہوے اس معاملے سے مسلمان ہم ایسے
اور نہین ہی غدر اور فریب کرنا ہماری عادتون سے رحم کرے اللہ تمپر **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت
کی ہی کہ بلند ہوا شور کلمہ و کلام کا دونون کے بیچ مین اور ٹکٹکی لگائی لوگون نے اون دونون کی طرف اور باہم
خالد بن الولید اپنے ارادے سے نہین پھرتے تھے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمراہیان خالد بن
الولید کو جو لوگ تھے بیش زحمت اور اہل بادیہ ہمراہ تھے کہ وہ لوٹتے تھے اور قتل کرتے تھے گبرون کو اور گرفتار کرتے تھے
اونکی اولاد کو اور نہین پھیرتے تھے تلوار کو کسی سے پس فریاد کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے تئین بد دعا دیا اور کہا کہ ناحق
جاتی گئی قسم ہی خدا کی ذمہ داری میری اور توڑا گیا عہد میرا اور پھیرتے تھے اپنے گھوڑے کو اور اشارہ کرتے تھے بجانب
اہل عرب کی کبھی داہنے اور کبھی بائین اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ ای گروہ مسلمانان قسم دیتا ہون مین تمکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ بڑھاو تم اپنے ہاتھون کو اوس راہ کی طرف جس راہ سے مین آیا ہون یہانتک کہ دیکھون مین
کہ کس امر پر مین اور خالد بن الولید متفق ہوتا ہون پس جب یہ کہکر پکارا اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے موقوف کیا
اونہون نے لڑائی اور لوٹ کو اور یکجا ہوے اون دونون کے پاس سواران مسلمانون کے اور مالک نشانون کے مثل معاذ بن جبل
اور یزید بن ابی سفیان اور سعید بن زید اور عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ بن عامر اور قیس بن ہبیرہ
اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عمر الخطاب رضی اللہ عنہما اور ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما
اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذوالکلاع الحمیری اور مانند اونکی اور لوگ یکجا ہوے اوس کنیسہ کے پاس جہان دونون
لشکر ملے تھے واسطے مشورے اور گفتگو کے پس کہا ایک گروہ مسلمانون نے جسمین معاذ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان تھے
کہ صلاح یہ ہی کہ چلو تم اوس راہ پر جس راہ ابو عبیدہ بن الجراح گئے ہین اور باز رہو قوم سے اس واسطے کہ شہر ملک شام کے جیسا
چاہیے ہنوز فتح نہین ہوئے ہین اور ابھی سکے ہرقل الذا کہین موجود ہی پس اگر یہ خبر اور شہر والون کو پہونچے گی
کہ تمنے مصالحہ کرکے غدر کیا پس نہ فتح ہوگا کوئی شہر از روی مصالحہ کے دوسری بات یہ ہی کہ داخل کرلو تم ان گبرون کو
اپنی صلح مین کہ یہ تمہارے واسطے بہتر ہے اونکے مار ڈالنے سے پھر کہا اون لوگون نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے
کہ اپنے قبضے مین رکھو تم وہ چیز جو فتح کیا ہی تمنے تلوار سے اور قبضے مین رکھین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چیز جو اونکا فتح

ہے اور لکھو تم دونوں یہ حال خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور حکم کر دا نوا ونکو پس جو حکم خلیفہ دیوین اوسی کو صحیح
جانو تم خالد بن الولید نے کہا کہ مان لیا مین نے اس بات کو اور قبول کیا تمہارے مشورے کو اور اہل دمشق کو اور جو اوسمین ہین
امان دی مین نے مگر ان دونوں ملعون **توما** اور **ہربیس** اور ان دونوں کے لشکروں کو **واقدی** رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ جب سرداری توما پر مقرر ہوئی تھی تب اونسے ہربیس کو نصف شہر پر حاکم کیا تھا پس ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ دونوں پہلے سے میری صلح مین داخل ہو چکے ہین آیا جانتے ہو تم اس امر کو کہ اگر تم ایسا کرتے تو مین
تمہاری ذمہ داری کو ناچیز کرتا پس ناچیز نہ کرو تم میری ذمہ داری کو خدا رحم کرے تمپر آیا جانتے ہو تم کہ توما اور ہربیس
شہر مین تھے یا باہر شہر کے پس اگر داخل شہر تھے تو وہ دونوں بھی ذمہ داری مین ہین اور اگر خارج اور باہر شہر کے تھے
پس نہین ہے ذمہ داری اونکے واسطے پس کہا خالد بن الولید نے قسم ہے خدا کی اگر نہوتی ذمہ داری تمہاری تو مین مار ڈالتا
اون دونوں کو و لیکن نکل جاوین وہ دونوں ملعون اس شہر سے جہان چاہین پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا
کہ اسی اقرار پر مین نے اونسے اور اونکے ساتھیوں سے مصالحہ کیا ہے اور توما اور ہربیس کو حال منازعت خالد بن الولید کا
ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ دیکھکر خوف اپنے ہلاک کا لاحق ہوا اور تھا ایک شخص ترجمہ کرنیوالا زبان رومی کا ابو عبیدہ
بن الجراح کے ساتھ پس کہا اوس مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ یہ دونوں کہتے ہین کہ اگر تمہارے ساتھی یعنی
خالد بن الولید ہمارے ساتھ غدر اور فریب کرنیکا ارادہ رکھتے ہین پس ہم اور شہر کے لوگ صلح مین برابر ہین اور توما نے کہا کہ ہم
اپنے مقتولین کے خون کا تمسے مطالبہ نہین کرتے ہین بلکہ تمسے یہ درخواست رکھتے ہین کہ چھوڑ دو مجھکو تا کہ چلا جاؤن مین مع اپنے
ساتھیوں کے اس شہر سے اور چلا جاؤن جس راہ چاہون پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو ہماری ذمہ داری مین ہے
پس چلا جا جس راہ سے تجھکو منظور ہو پس جب پہونچیگا تو دار الحرب مین یعنی جس مین کہ تم لوگ مالک ہو پس نکل جاویگا تو اور
تیرے ساتھی ذمہ داری اور عہد سے پس کہا توما اور ہربیس نے کہ ہمکو تین دن تک ذمہ داری مین رکھو کہ جس راہ چاہین ہم
چلے جاوین اور کوئی تم مین کا ہمارا پیچھا نکرے اور جب تین دن گذر جاوین گے پس نرہیگی ہمارے واسطے ذمہ داری تمہاری
اور ایفاے عہد تمہارے ذمے کا اور بعد تین دن کے جو کوئی تم مین کا ہم تک پہونچیگا ہم اوسکے بجاے غلام کے ہونگے چاہے
قید کرے اور چاہے مار ڈالے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین نے قبول کیا اس امر کو اس شرط پر کہ نہ لیجاؤ تم اس شہر سے
سواے کھانے کی چیزون کے ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا سبحان اللہ یہ کلام تو عہد شکنی چاہتا ہے
اور میرے اونکے تو یہ قرارداد ہو چکا ہے کہ نکل جاوین یہ لوگ مع اسباب اور مال کے اور اسمین پورا ہوگا جو عہد میرے
اونکے بیچ مین ہے پس کہا خالد بن الولید نے کر دیا اور آسان کیا مین نے اونکو یہی مگر ہتھیار کہ اوسمین سے ایک چیز بھی
اونکے واسطے نچھوڑونگا پس کہا ہربیس نے کہ ضرورت ہے ہمکو ہتھیار تا کہ باز رکھین ہم اوس سے راہ مین کسی بلا کو جو ہمارے
سامنے آوے یہانتک کہ پہونچ جاوین ہم مقام مطلوب کو اور اگر ایسا نہوگا تو ہم تمہارے قابو مین ہین جو چاہو سو کرو پس ابو عبیدہ

بن الجراح نے کہا خالد بن الولید سے کہ چھوڑ دو ہر شخص کیواسطے انہین سے ایک ہتھیار یعنی جو شخص لیوے تلوار کو پس نہ لیوے
وہ نیزے کو اور جو لیوے کمان کو پس نہ لیوے وہ چھری کو توما نے کہا کہ راضی ہوے ہم اس امر پر اور نہین چاہتا ہے ہمسے
کوئی مگر ایک ہتھیار پھر کہا توما نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے پس لکھدو تم
ہمکو اس قرارداد پر ایک عہدنامہ اور گواہی کرادو اوسپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضہ نے کہ خاموش ہو کم عزی [?] تجھکو یا تیری [?]
ہم لوگ گروہ عرب کی ہین نہین فریب کرتے ہین اور نہین جھوٹ بولتے ہین اور خالد بن الولید کا قول مضبوط قول ہے
اور عہد اونکا مضبوط عہد ہے نہین کہتے ہین وہ مگر حق اور نہین عادت ہے اونکی مگر سچ بولنا راوی نے بیان کیا ہے
کہ جمع کیا توما اور ہربیس نے اپنی قوم کو اور حکم دیا اونکو اپنے اسباب نکالنے کا اور تھا واسطے ہرقل کے ایک خزانہ
ریشمی کپڑون کا جسمین قریب تین سو بوجھ کے کپڑے طلائی کام کے تھے پس ارادہ کیا اون دونون نے اوس خزانہ کے
لیجانیکا اور توما کے حکم سے استادہ کیا گیا ایک خیمہ ریشمی باہر شہر کے اور نکالتے اور لیجاتے تھے رومی اسباب اور مال ومتاع
اور باربرداری یہانتک کہ نکال کر یکجا کیا اونہون نے مال عظیم اور دیکھا خالد بن الولید نے اوس جماعت اور مال کثیر کو
پس کہا اونہون نے کہ کیا بڑی ہے جماعت اونکی اور بڑا ہے اسباب اونکا پھر کہا کہ سچ فرمایا ہے اللہ تعالے نے وَلَوْ شَاءَ
رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً الی آخر الآیۃ پھر دیکھا بجانب قوم کے کہ گویا وہ بھاگنے والے ہین مثل گدھے
بھاگنے والون کے کہ نہین متوجہ ہوتا تھا کوئی اونمین کا بجانب اپنے ساتھیون کے بسبب شدت جلدی کے پس جب خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ دیکھا بلند کیا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا وَمَلِّكْنَا
اِیَّاهُ وَاجْعَلْ هٰذَا الْاَمْتِعَةَ فَیْئًا لِّلْمُسْلِمِیْنَ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ پھر آکے اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا اونسے کہ مین نے
ایک رائے تجویز کی ہے آیا تبعیت کروگے میری تم اوس [?] اوسپر اونہون نے کہا کہ ہماری رائے تمہاری رائے کی تابع ہے اور نہ خلاف
کرینگے ہم تمہاری کسی امر مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اوٹھو اور جاؤ تم اپنے گھوڑون کی طرف اور جہانتک ہوسکے
تیمارداری کرو اونکی اور لو اپنے ہتھیارون کو اسواسطے کہ مین قصد رکھتا ہون کہ روانہ ہون بعد گذرنے تین دن کے
ان گبرون کے پیچھے امید رکھتا ہون مین اللہ تعالے سے کہ غنیمت مین دیوے ہمکو یہ مال جو دیکھا ہے مینے اور دل میرا مجھسے
یہ کہتا ہے کہ قوم نے کوئی اچھی چیز اور اچھا کپڑا نہین چھوڑا ہے مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا ہے اونہون نے پس مسلمانون نے کہا
کرو تم جو تجویز کیا ہے تمنے ہم کسی امر مین تمہارے خلاف نکرینگے پھر مصروف ہوے مسلمان درستی اپنے حال اور تیمارداری
اپنے گھوڑون مین اور ہربیس اور توما نے اپنے پاس یکجا کیا کافرون کے لڑکون کو اور عیال کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے دینے کو کہا تھا وہ اونکے پاس لائے پس خوش ہوے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح اوس مال کو سبب [?] اور کہا کہ تمنے ایفای وعدہ کیا
پس چلے جاؤ تم جہان چاہو کہ تین دن تمہارے لیے ہماری طرف سے امان ہے اور بعد تین دن کے اگر کوئی مسلمان تمکو کہین پاکے
تمکو پکڑ لیگا تو ملامت اوسکی ہمپر عاید نہوگی راوی نے بیان کیا ہے کہ جب وہ قوم مع مال ابو عبیدہ بن الجراح کو

دیکر روانہ ہوئی تو دکھائی دیتی تھی مثل ایک سواد تاریک کی اور ایک جماعت کثیر اہل دمشق کی مع اپنے لڑکے بالون کی بسبب
نفرت ہمسائگی مسلمانون کی اونکے ساتھ نکلی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ باز رہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
اونکے پیچھا کرنے سے بسبب واقع ہونے خلاف کی درمیان اہل اسلام اور اہل دمشق کے بابت گیہون اور جو کی جو بکثرت
شہر میں پایا گیا تھا پس مسلمانون نے کہا کہ اسکے مالک ہم ہیں اور اہل دمشق نے کہا کہ یہ مال ہمارا ہے ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ یہ مال اہل دمشق کا ہے اور داخل ہے اونکی صلح میں اور قریب تھا کہ واقع ہووے فساد درمیان ہمراہیان خالد بن
الولید اور ہمراہیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کی اور متفق ہوئی رائے سب مسلمانون کی اس بات پر کہ لکھا جاوے
اس مقدمہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور اس حال سے اونکو خبر نہ تھی کہ سروز فتح دمشق کے حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال فرمایا ہے عطیہ بن عامر سلمی نے بیان کیا ہے کہ میں کھڑا تھا باب الجابیہ پر اوس وقت
جس دن توما اور ہربیس روانہ ہوے اور اونکے ساتھ ہرقل کی بیٹی تھی پس دیکھا میں نے ضرار بن الازور کو اس حال سے
کہ دیکھتے تھے وہ قوم کی طرف گوشہ چشم سے ساتھ غضب کے اور دانت پر دانت پیستے تھے مثل حسرت زدہ کی اوس چیز پر جو
جاتی رہی اوس سے پس کہا میں نے کہ اے بیٹے ازور کے کیا باعث ہے کہ میں تمکو مثل حسرت زدون کے دیکھتا ہون کیا
اللہ تعالی کے نزدیک اس مال سے زیادہ نہیں ہے پس کہا ضرار نے قسم ہے خدا کی کہ نہیں ہے آرزو میری لوٹ کی طرف اور
نہیں افسوس ہے مجھکو مگر اونکے جانے اور بچ رہنے میں سے اور برا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے جو کام مسلمانون کے ساتھ کیا
پس کہا میں نے کہ اے بیٹے ازور کے نہیں ارادہ کیا امین الامۃ نے اس معاملہ میں مگر بچانا خون آدمیون کا اور
راحت پانا اونکا مشقت لڑائی سے اور نگاہ رکھنا ایک مرد کا افضل ہے اللہ تعالی کے نزدیک اوس چیز سے جس پر آفتاب
طلوع کرتا ہے اور اللہ غالب اور بزرگ نے رکھدی ہے مسلمانون کے دلون میں رحمت اور مہربانی کو اور دور کردیا ہے
اوسکو کفار کے دلون سے اور فرماتا ہے اللہ تعالی اپنی بعض کتابون اوتاری ہوئی میں اَنَا اللّٰہُ الرَّبُّ الرَّحِیْمُ
لَا اَرْحَمُ مَنْ لَا یَرْحَمُ اور فرماتا ہے وَالصُّلْحُ خَیْرٌ پس کہا ضرار بن الازور نے کہا قسم ہے اپنی جان کی تم سچ کہتے ہو
لیکن گواہ رہو تم اس امر پر کہ میں تحقیق نہ رحم کرونگا اوس شخص پر جسنے اللہ تعالی کے واسطے جورو اور لڑکا قرار دیا ہے
پھر ارادہ کیا خالد بن الولید نے پیچھا رہنے کا توما کے تعاقب سے پس نہیں آمادہ کیا اونکو اس امر پر مگر ایک شخص نے اہل دمشق
سے جو خالد بن الولید کے پاس تھا اور وہ شخص بڑا شہسوار تھا رومیون سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ واثلہ بن الاسقع نے کہا ہے کہ میں لشکر دمشق میں خالد بن الولید کے ساتھ تھا اور مقرر کیا تھا
اونہون نے مجھکو اوس گروہ پر جو گشت میں رہتا تھا ضرار بن الازور کے ساتھ باب شرقی پر تھا اور رومیان باب السلامۃ اور روکان
باب فرادیس اور پھر باب الجابیہ اور پھر باب کیسان اور پھر باب الصغیر تک اور یہ معاملہ قبل فتح دمشق کے تھا
پس اوسی حالت میں کہ ہم لوگ ایک شب گشت کر رہے تھے چاندنی رات میں اور نزدیک ہوے تھے باب کیسان کے

کر دفعةً سنی ہمنے آواز دروازے کی پس ٹھہر گئے ہم اور اوسیوقت کھولا گیا دروازہ اور نکلا اوس سے ایک سوار پس
نہین تعرض کیا ہمنے اوس سے یہانتک کہ نزدیک ہوا ہمسے اور پکڑ لیا ہمنے اوسکو اور کہا اوس سے کہ اگر تو کچھ بولیگا تو ہم تیری
گردن مارینگے اور اوسیوقت دو سوار اور دروازے سے نکلکر احتیاطاً دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارتے تھے اوسکا
نام لیکر جسکو ہمنے پکڑ لیا تھا پس کہا ہمنے اوس سے کہ بات چیت کر اون سے یہانتک کہ آوین وہ دونون پس کہا اوسنے
اون دونون سے زبان رومی مین کہ چڑیا جال مین پھنس گئی پس جانا اونہون نے کہ وہ گرفتار ہوگیا اور پلٹ کر
بعجلت داخل ہوگئے دروازے مین اور بند کر لیا اوسکو پس ارادہ کیا ہمنے اوس قیدی کے مار ڈالنے کا مگر بعض لوگون نے
ہم مین سے کہا کہ نہ مارو اوسکو جبتک کہ لیچلین ہم اوسکو اپنے سردار کے پاس تاکہ اپنی راے سے وہ جو چاہین کرین
پس جب دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اوسکو پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین بطارقہ اور ملوک سے ہون اور
مین نے قبل تمہارے محاصرہ کرنیکے ایک عورت اپنی قوم کے ساتھ شادی کی تھی اور اوسکو مین دوست رکھتا تھا پس
جب بڑھ گیا زمانہ محاصرہ کا درخواست کی مینے اوسکے گھر والون سے کہ اوسکو میرے پاس رخصت کرین پس انکار کیا اونہون نے
اور کہا کہ ہم ایسے کام مین مشغول ہین کہ اوسکو رخصت نہین کر سکتے ہین اور مین دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اوس سے
ملاقات کرون اور ہم لوگون مین بازیون کی جگہ مین مقرر تھین کہ کھیلتے تھے ہم اون مین پس وعدہ کیا اور کہلا بھیجا مینے
اوسکے پاس کہ نکلکر آوے وہ اون بازی گاہون مین پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اوسنے مجھسے کہ نکلون مین
اوسکو ساتھ لیکر دروازے شہر کی طرف پس نکلا مین دروازے سے تاکہ دریافت کرون مین خبر تمہاری پس پکڑ لیا مجکو
تمہارے ساتھیون نے اور نکلا میرا ساتھی اور وہ عورت پس پکار کر کہا مین نے کہ چڑیا جال مین پھنس گئی اور ڈرایا مین نے
اوسکو اس خوف سے کہ قید نکر لیوین تمہارے ساتھی اوس عورت کو اور اگر اوسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھپر آسان تھا یہ امر
تب خالد بن الولید نے اوس سے کہا کہ کیا منظور ہے تجکو اختیار کرنے دین اسلام مین اور اگر داخل ہوگا مین شہر مین
تو نکاح کر دونگا مین تیرا اوسکے ساتھ اور اگر انکار کریگا تو قبول کرنے دین اسلام سے تو مار ڈالونگا مین تجکو پس اختیار کیا اوسنے
دین اسلام کو اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑتا تھا وہ ہمارے ساتھ ہوکر سخت لڑائی پس جب داخل ہوے ہم شہر مین اور روے صلح کے
آیا وہ شخص دراثنا ایکہ تلاش اور طلب کرتا تھا اپنی زوجہ کو پس کہا لوگون نے اوس سے کہ اوس عورت نے کپڑے
راہبون کے پہنے ہین اور راہبہ ہوگئی ہے بسبب رنج کے تیرے حال پر پس آیا وہ بیچ کنیسے کے اور دیکھا اوسکی طرف
اور اوس عورت نے نہین پہچانا اوسکو پس پوچھا اوس سے کہ کس چیز نے تجکو راہبہ بنایا ہے اوسنے کہا کہ سبب یہ ہے کہ مجکو
محبت تھی اپنے شوہر کے ساتھ یہانتک کہ پکڑ لیا اوسکو اہل عرب نے پس مین اوسکے رنج مین راہبہ ہوگئی ہون پس کہا
اوس شخص نے کہ مین ہی تیرا شوہر ہون اور داخل ہوا ہون مین دین اہل عرب مین اور تو میری ذمہ داری مین ہے پس

جب سُنا اوسنے یہ کلام کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی ایسا کبھی نہوگا اور نہین ہی تیری واسطی کوئی طریق میرے ملنے کا اور چلی گئی
وہ ساتھ توما اور ہربیس کی پس جب دیکھا اوس شخص نے اوسکے باز رہنے کو آیا خالد بن الولید کے پاس اور اونسے شکایت
اس معاملے کی کی پس کہا خالد بن الولید نے تحقیق ابو عبیدہ بن الجراح نے شہر کو براہ صلح کے فتح کیا ہی اور کوئی راہ تیری واسطے
اوسکے ملنے کی نہین ہی **راوی نے بیان کیا ہی** کہ معلوم کیا اوس شخص نے کہ خالد بن الولید اونکے تعاقب کا ارادہ
رکھتے ہین پس کہا اوسنے کہ مین تمہارے ساتھ چلونگا شاید کہ اوس تک پہونچ جاؤن اور ٹھہرے خالد بن الولید چوتھے
دن تک بعد نکل جانے توما وغیرہ قوم کے اور وہ نہین روانہ ہوے تھے پس آیا وہی شخص خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ
ای سردار ارادہ کیا تھا تمنے روانگی کا بتعاقب اون دونون ملعونون کے اور لینے اونکی مال اسباب کا خالد بن الولید نے
کہا ہان اوسنے کہا پس کس چیز نے تمکو روک رکھا ہی اس ارادے سے خالد بن الولید نے کہا کہ دور نکل جانا قوم کا اور
ہماری اونکے بیچ مین چار دن اور راتین گذر چکی ہین اور وہ جاتے ہین ڈر کی چال ہی اور کوئی راہ ہمکو اون تک پہونچنے کی
معلوم نہین ہوتی ہی پس کہا اوس شخص نے اور نام اوسکا **یونس** تھا کہ ای سردار اگر باز رہنا تمہارا اس ارادے سے
بسبب بعد اور دوری کی تمہاری اونکے بیچ مین ہی پس مین جانتا ہون اس ملک کی زمین کو اور تمہارے ساتھ چلونگا
راہ پیچ مین لیجاؤنگا تم اونہین اگر چاہا اللہ تعالی نے اور مین یہ ضرور کرونگا تاکہ مالک ہو جاؤن اپنی زوجہ کا پس میل کیا
خالد بن الولید نے اوسکے قول کی طرف اور کہا ای یونس آیا جانتا ہی تو راہ اور بتا سکتا ہی ہمکو اوسنے کہا ہان ولیکن پہنو تم
لباس قوم لخم اور جذام کے اور یہ لوگ عرب نصرانی تھے اور لیلو زاد راہ کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور ساتھ لیا خالد
بن الولید نے لشکر زحف کو اور وہ چار ہزار تھے اور حکم کیا اونکو کہ چلو اور سوار ہو تیز رو گھوڑون پر اور ہلکا کرو بار زاد راہ کے
پس ایسا ہی کیا اونہون نے اور روانہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وصیت کی ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو
واسطے شہر دمشق کے زید بن طریف نے **بیان** کیا ہی کہ روانہ ہوے ہم اور یونس ہمارے آگے تھا اور توما کی قوم کا
حال یہ تھا کہ نہین گرا کوئی اونٹ اور خچر اوسکے ساتھ کا راستے مین مگر یہ کہ چھوڑ دیا اوسکو اور نہین رکا اونکے ساتھ کا کوئی
مگر یہ کہ چاہین کاٹ ڈالین اوسکی اور ہم لوگ برابر رات دن چلتے تھے اور نہین ٹھہرتے تھے مگر وقت نماز کے یہانتک کہ
گذر گئی نشان چلنے قوم کے اپس بڑا جانا ہمنے اسکو اور اونکے معاملے مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای یونس تیرا حال [illegible]
مقدمے مین کیا ہی اوسنے کہا کہ ای سردار چلے چلو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالی سے کس واسطے کہ قوم روانہ ہوئی [illegible]
تمسے پس نکل گئی ہین وہ راہ سے اور لی ہی اونہون نے راہ پہاڑون اور گھاٹیون کی اور تحقیق امید ہی کہ ہم ملینگے اونسے
اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر چھوڑ دیا یونس نے راہ کو اور لیا چھپی ہوئی اور پوشیدہ راہین **ضحاک** بن سفیان نے
بیان کیا ہی کہ روانہ ہوا یونس ہم لوگون کو لیکر ایسی راہ سے جسمین بابت تھہرتے تھے کہ نہین ممکن تھی بلی اور
گذرنا اوس سے مگر یہ ناگواری گذرتے تھے پتھرون پر ساتھ گھوڑون کے اور ہم دیکھتے تھے خون کو کہ بہتا ہی [illegible]

گھوڑون کے پیرون سے کٹ گئے تھے اور نعل انکی علیحدہ ظاہر ہو گئی تھین سمون سے اور سمون نے ہمارے پیرون کو پارہ پارہ
ہو گئے تھے یہانتک کہ نہین باقی رہین مگر پنڈلیان اوسکی عباد بن سعید الحضرمی سے بیان کیا ہے کہ تھا مین
اوس دن ساتھ خالد بن الولید کے اور تھا ہمارے ساتھ یونس رہبر پس قسم ہے خدا کی کہ تھے میرے پاس دو موزے چمڑے کے
کہ اونمین نعل بھی لگا یا تھا مین نے اور بسبب انکی مضبوطی کے مین اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ وہ برسون میری پاس
رہین گے پس قسم ہے خدا کی کہ باقی رہی اوس رات کو پنڈلی موزون کی میری پنڈلیون مین اور مین ڈرتا تھا اوس چیز سے
جو لاحق ہوئی تھی مجکو شدت درشتی پہاڑون اور اوسکے دشوار ہونے سے یہانتک کہ دیکھا مین نے اہل عرب کو
شکایت کنندہ ایک دوسرے سے اور وہ کہتے تھے کہ کاش راہبر ہمکو کھلی ہوئی اور درمیان راہ چلتی ہوئی پر لیجاتا
پس نہین کٹی وہ رات یہانتک کہ کاٹا ہمنے شدت راہ کو پس جب نکلے ہم دیکھا ہمنے نشان قوم کو کہ آگے ہمارے گئی ہین
بھاگی ہوئی پس خالد بن الولید نے کہا کہ بچ گئے اور نجات پائی اونہون نے اپنی جانون سے پس کہا یونس راہبر نے
کہ مین امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کی کہ باز رکھے اونکو یہانتک کہ ملجاوین ہم اونمین اگر چاہا اللہ تعالی نے
پس جلدی کرو تم میرے ساتھ پس جلدی کی خالد بن الولید نے اور کہا مسلمانون سے کہ جلدی کرو چلنے مین رحمت
کرے اللہ تمپر مسلمانون نے کہا کہ ای سردار سختی چلنے کی اور دشواری راہ نے تنگی مین ڈالا ہے ہمکو پس راحت دو ہمکو ایک ساعت
یہانتک کہ راحت حاصل کرین ہمارے گھوڑے اور چارہ دیوین ہم اونکو خالد بن الولید نے کہا چلو تم اللہ تعالی کا نام لیکر
وہی سیر کرانیوالا ہے اور کوشش کرو اپنے دشمن کی طلب مین پس روانہ ہوے وہ لوگ اور راہبر اونکے سامنے تھا اور اسیطرح
چلے جاتے تھے اور راہبر یہ کہتا تھا کہ نہین داخل ہوتے ہین ہم کسی شہر مین شہرون روم سے مگر یہ کہ گمان کرتے ہین وہانکے
لوگ ہمکو عرب نصرانی اور قوم غسان اور لخم اور جذام سے یہانتک کہ قطع کیا راہبر نے ہمارے ساتھ جبلہ اور سلاد ثنیہ کو
اور پہونچا وہ کنارے دریا کے اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قدم قوم کو اور قوم نے چھوڑ دیا تھا راہ انطاکیہ کو اور نہین
داخل ہوئی تھی وہان بخوف ہرقل پادشاہ کے پس متحیر ہوا یونس راہبر حیرت زدہ ہو کر اپنے کام مین اور گیا ایک گانون مین
جو اوس جگہ پر تھا اور پوچھا بعض گانون والون سے پس بیان کیا اونہون نے کہ پہونچی ہرقل بادشاہ کو یہ خبر کہ توما
اور ہربیس نے شہر دمشق کو مسلمانون کے سپرد کر دیا پس غصہ اور غضبناک ہوا بادشاہ اون دونون پر اور نہ چاہا اوسنے
کہ آوین وہ دونون اوسکے پاس اور یہ امر اوسنے اسواسطے کیا ہے کہ وہ بھیجا کرتا ہے جماعتون اور لشکرون کو اور روانہ کرتا ہے
اونکو بجانب یرموک کی پس ڈرا وہ اس امر سے کہ بیان کرینگے توما اور ہربیس خبر اوسکی فوج سے حالات اونکے ضعف
شجاعت اور بہادری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس ضعیف ہو جائینگے دل اونکے پس کہلا بھیجا اوسنے توما اور ہربیس
کو کہ روانہ ہو تم مع اپنے ساتھیون کے بجانب قسطنطنیہ کے پس انحراف کیا اونہون نے الٹا کیا اور گئے ہین وہ بارادہ
اونکے قسم کے پس جب معلوم کیا یونس نے کہ قوم پھر گئی الٹا کیا بڑی راہ ہے اور لیا اونہون نے راستہ دریا کا پس اچانک اوسنے واپس کرو

اور دوڑا مسلمانون کے واسطے پس ٹھہر گیا حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور واقع ہوا یہ معاملہ صبح کو روز شنبہ پہلی غرہ ماہ
رجب مین راوی نے بیان کیا ہے کہ صبح کی نماز پڑھی خالد بن الولید نے لوگون کے ساتھ بعدہ ارادہ سوار ہونیکا کیا
کہ دفعتہً اونہون نے اثر شکستگی اور عجز یونس مین دیکھا پس کہا اوس سے کہ کیا حال ہے تیرا تجھے اے یونس اوسنے کہا کہ اے
سردار قسم ہے خدا کی کہ فریب اور دھوکھے مین آکر جرات دلایا مین نے تمکو اور پہونچا مین انتہا کو طلب دشمن مین اور
نہ ملی تمکو اس سفر مین وہ چیز جسکو طلب کرتے ہو تم اور جاتی رہی تمہارے ہاتھ سے دشمنان خدا کی اور مال اور دشمن بچ گئے
اونکے ساتھ کو خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر جانا تو نے اس بات کو اوسنے کہا کہ مین نے پیروی کی اونکی نشان قدم کی اس جگہ
تک با امید پہونچنے اور لیجانے کے اونہین بمقام سوریہ کو پس جب دیکھا اور جانا مین نے کہ نکل گئے وہ اس راہ سے معلوم ہوا
مجھکو کہ نجات پائی اونہون نے اپنے جانون اور مالون سے اور بیان کیا مجھسے ایک دہقانی نے کہ بادشاہ نے منع کیا اونکو انطاکیہ
مین جانے سے اسواسطے کہ رعب مسلمانون کا نہ ڈالین اوسکے لشکر مین اور حکم دیا اونکو قسطنطنیہ کی طرف جانیکا اور واقع
ہوا ہے تمہارے اور اونکے بیچ مین بڑا پہاڑ اور تم قریب شہر ہرقل اور مجمع اوسکے لشکر کے ہو جسکو وہ بھیجنے والا ہے تمہارے ساتھ
لڑنے کو اور مین [illegible] تمہارے واسطے اس خیال سے کہ چھوڑ دو گے تم اس پہاڑ کو پس پشت اپنے حال یہ ہے آیندہ جو
حکم تمہارا ہو [illegible] کر دینگا ضرار بن الازور نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے خالد بن الولید کو
کہ بعد سننے اس کلام کے رنگ اونکا مثل خضاب کے ہو گیا اور گمان کیا مین نے کہ یہ امر بسبب بے صبری اور رنج کے
ہوا ہے حالانکہ [illegible] پس کہا مین نے کہ اے سردار کس چیز کا ارادہ کیا ہے تمنے کسواسطے کہ مین تمکو
دیکھتا ہون ملال اور مشغول ہوا اپنے کام مین بار بار اوسکے کرنیکے پس کہا اونہون نے کہ اے ضرار قسم ہے خدا کی کہ
نہین ہے خوف [illegible] اور قتل [illegible] اس بات کا ہے کہ لائے جاوینگے مسلمان بروز قیامت کہ میرے ساتھ اور مین نے دیکھا ہے قبل فتح
دمشق کو ایک خواب جسنے خوف [illegible] ڈالا ہے مجھکو اور مین منتظر اوسکی تعبیر کا ہون اور مین امید رکھتا ہون اللہ تعالی
سے کہ بہتر کرے اوس خواب کو میرے واسطے اور مدد اور غلبہ دیوے ہمکو دشمنون پر پس کہا مسلمانون نے کہ جو دیکھا
تمنے خیر ہے اور ہوگا خیر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کیا دیکھا ہے تمنے کہا خالد بن الولید نے کہ گویا ہون مین اور مسلمان
ایک جنگل بے پانی گھاس مین [illegible] پس ہم اسی حال مین تھے ناگہان دیکھا مین نے ایک گروہ
حمارون وحشی کا کہ [illegible] اجسام اونکے [illegible] والی تھین خلقتین اونکی اور اچھی دکھائی دیتی تھین [illegible] اور
بال اونکے اونہون نے سرکشی کی [illegible] ہمارے اوپر [illegible] اپنی ٹاپون سے
اور ہمنے [illegible] گھیر لیا [illegible] اور [illegible] تھے ہم اونکو اپنے نیزون سے [illegible] نہین کرتے تھے
وہ اندیشہ اوس اذیت سے [illegible] اور ہم لوگ ایسا ہی کرتے [illegible] یہانتک کہ پہنچ مین
[illegible] اور ہماری [illegible] کو اور گویا مین آیا اپنے ساتھیون کے پاس اور جدا کر دیا مین نے اپنے ساتھیون کو

اونپر چارون طرف جنگل مین اور حملہ کیا ہم سبھون نی اونپر ہر طرف سی پس بھاگ گروہ ہماری سامنی ہوکر بجانب تنگ
جگہون ٹیلون اور اپنی گھرون اور پشتون کی پس نہ قادر ہوسکی ہم مگر تھوڑون پر اونمین سی پس اوسی حالت مین کہ ہم پکاتی
اور بریان کرتی تھی اونکو اچھی اچھی گوشتون کو کہ مٹی وہ بطلب اپنی راتی کے ہمسے پس جب دیکھا مین نی اونکی طرف کہ
نکلی وہ تنگ جگہون اور اپنی گھرون سی پکار کر کہا مین نی مسلمانون سی کہ سوار ہو تم انکی طلب مین برکت عطا فرماوے
اللہ تعالی تم مین پس سوار ہوی مسلمان اپنی گھوڑون پر اور سوار ہوا مین بھی ساتھ اونکی اور پیچھا کیا اونکا یہانتک کہ جا پہنچے
ہم اونپر اور شکار کیا مین نی اونمین سی ایک اونٹ کو جو سب سے آگی اونمین تھا اور مسلمان قتل کرتی اور شکار کرتی تھے
پس نہین ناپدید ہوی اونمین سی مگر تھوڑی پس اوسی حالت مین کہ مین خوش تھا اونکی شکار کرنے اور پکڑ لینی سی اور ارادہ رکھتا تھا
مین پلٹ جانیکا مع مسلمانون کی بجانب دنکو وطنون کی کہ دفعتہ گرا دیا مجکو میری گھوڑی نی پس اوڑ گیا میرا عمامہ میری سر سے
اور خواہش کی مین نی اوسکی لینی کی اور سست او تعب مین ہو گیا مین اوسکی سبب سے پس خبردار اور بیدار ہو گیا مین بعد
دیکھنی اس خواب کی اور مین ڈرا اور گھبرایا ہوا تھا پس ہی کوئی ایسا جو تعبیر بیان کری اوسواسطے کہ میری نزدیک تو یہی تعبیر
خواب کی ہی جسمین ہم سب مبتلا ہین تھا پس دشوار گذرا یہ امر مسلمانون پر اور خالد بن الولید اپنی دل مین قصد پلٹنی کا رکھتی تھے
پس کہا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نی کہ تو اتا اور قریب ہی عوش تو یہی لوگ ہین جنکی طلب مین ہم ہین کہ اونکی
سبب سی ہم ڈالی گئی ہین محنت اور رنج مین اور گرنا تمہارا زمین کی طرف پس یہ ایک کام ہی تمہاری گھوڑی کا کہ وہ جاوے گی
بلند سی پست جگہ کی طرف اوترےگا اور گرنا تمہاری عمامی کا سر سی پس عمامی تو تاج اہل عرب کی ہین اور اوڑ جانا اونکا ایک بلا ہی
کہ لاحق ہوگی تمکو خالد بن الولید نی کہا سوال کرتا ہون مین اللہ تعالی سی اس امر کا کہ اگر ہی یہ خواب اور تاویل اوسکی حق پس
ظاہر کری اللہ تعالی اوسکو ہماری امورات دنیاوی مین اور نہ کری اوسکو امورات آخرت سی اور اللہ تعالی سی طلب اعانت
کرتا ہون مین اور اوسی پر بھروسا ہی سب کامون مین پھر کہا خالد بن الولید نی کہ ای شہسواران مسلمین بہ تحقیق مین نہین مالک
ہون مگر اپنی جان کا اور اوسکو مین نی اللہ کی راہ مین قید کیا ہی پس آیا ہو سکتا ہی تمسے یہ کہ ارادہ کرو تم لوگ بیچ طلب
اس گروہ کے پس یا تو اسمی ملی مین فتح اور دولت ہی یا وعدہ گاہ ہماری تمہاری ملنی کا بہشت ہی پس مسلمانون نی کہا کہ جو تم
ارادہ رکھتی ہو کہ ہم تمہاری ساتھ ہین مگر کچھ تھوڑی لوگون نی جنکو محنت اور رنج لاحق ہوا تھا برا جانا اس تجویز کو پھر آسکی
خالد بن الولید یونس راہبر کی پاس اور نام اوسکا خالد بن الولید نی نجیب رکھا تھا پس کہا اونہون نی کہ ای یونس آیا ہو سکتا ہی
کہ ہم لوگ چلکر ملجاوین گی قوم مین پس کہا اوسنی کہ بیشک تم ملجاوگی اونسے اور نہین ڈرتا ہون مین تمہاری واسطی مگر اس
امر کا کہ اگر جا ملینگی لشکر رومی تمہاری یہان آنیکو پس دوڑ پڑینگی تمپر ہر طرف اور ہر جگہ سی پس کہا خالد بن الولید نی اچل تو
ہمارے ساتھ ای یونس بھروسا کرتا ہون مین اللہ غالب اور بزرگ پر پس قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام سے
سینیکا شیر سی کی اور حق بیعت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ نہین کمی کی مین نی اونکی طلب اور تلاش مین پھر سوار ہوکر وہ

اپنے گھوڑے پر اور سوار ہوے مسلمان اور چلا یونس راہبر اونکے آگے یہانتک کہ پہونچے وہ اونچی جگہ پر اور قطع کیا یونس نے ساتھ مسلمانون کے جبل لگام کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قوم کو اور دیکھتا تھا نشان قدم اونکے اور نشان اونکے جانورون کے پس جب آئی وہ رات جسمین ہمنے ارادہ کیا تھا کہ صبح کرینگے ہم قوم کے پاس برسا اور آیا ہمپر پانی مثل مونہون مشک کے اور یہ امر موافقت اور مدد اللہ سے تھا ہمارے واسطے کہ روک رکھا تھا اوسنے قوم کو چلنے سے فروخ بن طریف نے بیان کیا ہے کہ ہم لوگ اشارہ کرتے تھے آپسمین ایک دوسرے کو اور پانی برستا اور پڑتا تھا ہمپر بہت رات گئے تک پس جب روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور ابر دور ہو کر کھل گیا اور نکلا آفتاب کہا یونس راہبر نے کہ اے سردار ٹھہرو تم یہانتک کہ دریافت کرون مین تمہارے واسطے خبر قوم کی کہ بیشک وہ ہمسے نزدیک جگہ مین ہین اور تحقیق مین نے سنا ہے شور و غل اونکا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا آیا سنا ہے تونے آواز اونکی اوسنے کہا ہان اے سردار اور مین چاہتا ہون کہ مجھکو اجازت دو کہ جاؤن مین اور خبر اونکی لاؤن اگر چاہا اللہ تعالی نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت کی ہے** کہ خالد بن الولید بڑے دیکھنے والے مکار اور فریبی تھے پس متوجہ ہوے وہ ایک شخص کیطرف جنکا نام **مفرط** بن جعدہ تھا اور کہا کہ اے مفرط جاؤ تم نجیب کے ساتھ اور ہو تم مونس نجیب کے اور لاؤ تم دونون خبر قوم کی پس مفرط نے کہا کہ اطاعت اللہ تعالی کی اور اطاعت تمہاری بخوشی منظور ہے پھر روانہ ہوے وہ دونون یہانتک کہ چڑھ گئے اوس پہاڑ پر جسکا نام **ابرش** ہے اور رومی اوسکو جبل بارق کہتے ہین **مفرط** بن جعدہ نے **بیان کیا ہے** کہ جب ہم دونون شخص پہاڑ کی چوٹی پر گئے دیکھا ہمنے اوسکی پشت پر ایک چراگاہ وسیع بہت ہری اور سبز کو اور دیکھا ہمنے اوسکے وسط مین جماعت قوم کو کہ بہتون کو اونمین سے اثر بارش کے پانی کا پہونچا تھا یہانتک کہ بھیگ گئے تھے کپڑے اور اسباب اونکے اور گرم ہوا آفتاب اور نیز پس خوش کیا تھا اونہون نے اوسکے تلف ہو جانیکا اور نکالا اوسکو باربرداریون سے اور پھیلایا اوسکو میدان چراگاہ مین اور سو گئے اکثر اونکے بسبب شدت چلنے اور اوٹھانے محنت اور بھیگنے پانی سے تمام رات پس جب دیکھا مین نے یہ حال بہت خوش ہوا مین اور اوترا پہاڑ کی چوٹی سے اور روانہ ہوا اور چلا مین بہت جلد اس غرض سے کہ خوشخبری سناؤن مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو ساتھ مال غنیمت کے اور چھوڑا مین نے اپنے ساتھی یونس کو پیچھے اپنے اور وہ دیکھ رہا تھا قوم کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مجھکو تنہا جلدی سے آتے وہ میری طرف اور گمان کیا اونہون نے کہ میرے ساتھی نے فریب کیا اور کہا اونہون نے مجھسے کہ کیا حال ہے تمہارے پیچھے ہو اے جعدہ کے بیٹے کہا مین نے بہتر ہے اور مال لوٹ کا ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور قوم اس پہاڑ کے پیچھے ہین اور بھیگے ہین وہ پانی سے اور حاصل ہوئی تھی اونکو راحت بسبب نکلنے آفتاب کے اور پھیلا دیا ہے اونہون نے اسباب اپنا پس کہا خالد بن الولید نے کہ بشارت دے اللہ تعالی تمکو ساتھ نیکی کے پھر دیکھی مین نے اونکے چہرے سے آثار خوشی کے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ آیا یونس اور کہا خالد بن الولید نے کہ بہتری ہے اے نجیب اوسنے کہا بشارت ہو تمکو اے سردار اس واسطے کہ قوم نے بچایا اپنی جانون کو سبب چھوڑ دینے اثقال کے اپنی پشت پر اور جانا تھا اونہون نے کہ تم یہانتک اونکا پیچھا نکروگے لیکن وصیت کرو تم اپنے ساتھیون کو کہ جو شخص پہونچے میری زوجہ تک پس نگاہ رکھے اوسکو میرے واسطے کہ مین نہین چاہتا ہون مال لوٹ سے سوا اوسکے پس کہا خالد بن الولید

گروہ تیری واسطی ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نی پھر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نی تقسیم کیا اپنی ساتھیون کو چار گروہون پر اور سردار
مقرر کیا ایکہزار سوار پر ضرار بن الازور کو اور ایک گروہ پر رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور ایک گروہ پر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما کو اور ساتھ رکھا اپنی ایک چوتھائی لشکر کو اور کہا سب سے کہ روانہ ہوا اللہ تعالیٰ کی برکت اور اعانت پر اور احتیاط
رکھو تم اس بات کی کہ نہ نکلو تم سب ایکدفعہ بلکہ نکلی ہر سردار تم مین سی اور اوسکی اور دوسری سردار کی بیچ مین کچھ تھوڑا تفاوت ہو
پھر متفرق ہو جاؤ تم قوم پر اور حملہ کرو تم سب یہانتک کہ حملہ کرون مین پس آگی ہوی ضرار بن الازور اور نکلا وہ شگاف پہاڑ سی
جو وہان تھا اور قوم مطمئن اور بیٹہی تھی پھر پیچھی ضرار کے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر پیچھے اونکی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما پھر خالد بن الولید سب کی پیچھے چلی یہانتک کہ پہونچی درمیان چراگاہ مین عبید بن سعید التیمی نی بیان کیا ہے
کہ تھا مین اوس جماعت مین جسمین خالد بن الولید تھی پس جب پہونچی ہم چراگاہ مین اور ظاہر ہوئی ہمکو خوبی اور تر و تازگی
اوسکی دکھائی دیا جاری ہونا اوسکی پانی کا اور رنگتین ریشمی کپڑون کی مابین زردی اور سرخی کی کہ خیرہ کرتی تھی آنکھ کو پس
قسم ہی خدا کی قریب تھا کہ فتنہ اور آزمایش خدا مین پڑین ہم لوگ اوسکی اچھی دکھائی دینی سی اور باز رہین طلب جہاد سے
پس کہا ایک شخص نی بنی تمیم سی سبحان اللہ تعالیٰ دنیا کا پس کون چیز ہی زیادہ دھا نیوالی اوسکی جانی اور اوسکے اولٹ پھیر
سی پس ڈرو تم اس امر سی کہ میل کرو طرف دنیا کی کسواسطی کہ وہ بڑی فریب دینی والی اور بڑی مکارہ ہی پس سنکر فرمایا خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ اوس شخص کی کلام سی اور کہا کہ سچا ہی قسم خدا کی تمیمی اپنی قول مین پھر پکار کر کہا مسلمانون سی کہ طلب کرو
دشمنان خدا کو اور خواہش کرو اونکی لڑائی مین اور اونکی ہلاکی مین اور نہ متوجہ ہو طرف غنائم کے کسواسطی کہ اگر اللہ تعالیٰ نی
چاہا تو وہ تمہاری ہی واسطی ہین اور نہین ہوتی ہی قوت اور طاقت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کی پھر بلند کی تکبیر خالد بن الولید
نی ساتھ اپنی ہمراہیون کی قوم پر مثل پھرنی شیر کی اپنی شکار پر اور دیکھا رومیون نی طرف گروہ کی کہ نکلی اوس پر اور خالد بن الولید
اونکی آگے ہین اور نشان فوج کا اونکی ہاتھ مین ہی پس جانا اونھون نی کہ وہ گروہ مسلمانون کا ہی پس پکاری اور فریاد کی اونھون
نی کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوئی ہم اور پکارا تو مانی اپنی گروہ کو اور سب نی اپنی بطارقہ کو پس دوڑی وہ لوگ اپنی ہتھیارون کیطرف
اور سوار ہوئے گھوڑون پر اور کہا بعض نی بعضون سی کہ یہ گروہ تھوڑا ہی جسکو بھیجا ہی مسیح نی تمہاری طرف اور کیا ہی اونکو
غنیمت تمہاری واسطی پس دوڑو تم اونکی طرف اور اعتماد کرو اوپر مدد دینی صلیب کے پس رومی مسلح اور گھوڑون پر سوار ہو کر
ٹھہری ترتیب پالون کی واسطی باز رکھنی مسلمانون کی اوس سی اور وہ جانتی تھی کہ سوای خالد بن الولید کی اور کوئی نہین ہی اور
اوسیوقت ضرار بن الازور دکھائی دی اونکو ایکہزار سوار سی اور ظاہر ہوئی بعد اونکی رافع بن عمیرۃ الطائی ساتھ ایکہزار سوار
اور ظاہر ہوئی بعد اونکی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور جوشنگار ہوا اور قصد کیا ہر فرقہ نی سامنے کی قوم کے
مثل مرغان تیز جنگل کی پھیت کر اور تیر ہوا کی اور متفرق ہو گئی گرد اونکی اور ارادہ کیا الینی اوس چیز کا جو تم کو قصے مین کہا
اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے راوی نی بیان کیا ہی کہ بھاگ گئی گروہ

مسلمانون کی رومیون پر مثل تنہی ہوی پانی کی اور پکار کر کہا ہربیس ملعون نی اپنی لوگون سی کہ لڑو تم واسطی اپنی نعمتون کے
پس نہیں لگا اس قوم کا کوئی کام اور نہ رہائی پاوینگے وہ اس جگہ سی کبھی پس منقسم ہوی اور بٹ گئی رومی بارادۂ لڑائی مسلمانون کی ایک گروہ
ساتھ توما کی اور ایک گروہ ساتھ ہربیس کی پس چلی یہ شخص خالد بن الولید کی مقابلی اور لڑائی کو نکلا وہ توما تھا اور گرد اوسکی پانچ ہزار سوار مسلح
کہ نہیں ظاہر ہوتی تھی اونسی سوای پتلی آنکھہ کی اور بلندی تھی اوسکی ساتھ اپنی دونون آنکھون کے ایک صلیب جواہر کی جڑی ہوئی سونی مین
پس پھیری خالد بن الولید اوسکی طرف اور حملہ کیا مع اپنی ساتھیون کی اور کہا اوسکا نام لیکر ای دشمن خدا آیا تم اور کہا جاتی تھی اس امر کو
کہ تم ناپید ہو جاوگی اور جاتی رہوگی ہماری ہاتھون سی اور اللہ تعالی نی لیلیا ہمارے واسطی شہرون کو پس قصد کیا توما کا اور وہ کانا تھا کہ
ام ابان نی اوسکو کانا کر ڈالا تھا پس حملہ کیا خالد بن الولید نی اوسپر اور نیزہ مارا اوسکی دوسری آنکھہ مین پس پھوڑ دیا اوسکی دوسری آنکھہ
اور گرا دیا اوسکو گھوڑی سی اور حملہ کیا خالد بن الولید کی ساتھیون نی توما کی لوگون پر اور اونچی ہوگئی صدا پس قتل کرتی تھی مسلمان
اونکو جلدی جلدی پس واسطی اللہ کی تھا کام نیک عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما کا کہ وہ نہین مشغول ہوئی ساتھ [illegible] توما کی اور
سبب اوسکا یہ ہوا کہ جب دیکھا اونہون نی توما کی طرف گرا وہ اونچا ہو کر گھوڑی سی متوجہ ہوا اوسکی طرف اور چڑھ بیٹھی اوسکی سینی پر اور کاٹ لیا
سر دشمن خدا کا اور اوٹھا لیا سر کو اپنی نیزی کی نوک پر اور پکار کر کہا مسلمانون سی کہ مارا گیا دشمن خدا کا توما ملعون پس
طلب کرو تم ہربیس کو پس خوش ہوی مسلمان اس سی کہا راوی نی رافع بن عمیرۃ الطائی نی بیان کرتا ہی کہ تھا مین بیچ میمنہ
خالد بن الولید کی اور نکلا مین ساتھ اپنی گروہ کی اوسطرف جہان قوم اور اونکی اہل وعیال وغیرہ تھی پس دیکھا مین نی
رومیون کی عورتون کو کہ وہ ٹھہری ہوئین بشدت باز رکھتی تھین لوگون کو اپنی سی اور دیکھا مین نی ایک سوار کو کہ لباس
اوسکا مثل لباس رومیون کی تھا اور وہ اوترا اپنی گھوڑی سی اور لڑتا تھا ایک عورت رومی سی اور کبھی عورت اوسپر غالب
ہو جاتی تھی اور کبھی وہ عورت پر غالب ہو جاتا تھا پس نزدیک گیا مین اس ارادی سی کہ دیکھون وہ کون ہی اور تھا وہ یوں
راہبر اور لڑائی لڑ رہا تھا اپنی زوجہ سی اور کشتی کرتا تھا اوس سی مثل کشتی لڑنے شیر کی اپنی مادہ سی پس چاہا مین نی کہ بڑھون اوسکی
طرف اور اعانت کرون اوسکی پس قصد کیا میری طرف اوس عورتون نی کہ چلاتی تھین وہ سب گھوڑی پر پتھرون کو پس نکلا
ایک بڑا پتھر ایک عورت خوبصورت کی ہاتھ سی جو کپڑی ریشمی پہنی ہوی تھی اور پڑا وہ پتھر گھوڑی کی پیشانی مین پس توڑ مارا اوسنی
اپنی سر کو اور تھا وہ گھوڑا کہ حاضر ہوا تھا مین اوسکی سواری پر جنگ یمامہ مین ساتھ خالد بن الولید کے پس گر پڑا گھوڑا میرا اور
مر گیا پس کود پڑا مین پشت گھوڑی سی اور مین خشمگین تھا اوس عورت پر پس جا پڑا [illegible] کیا مین نی اوسکی طلب پس بھاگی وہ
میری سامنی سی مثل ہرن شکاری کی اور پھیرین اور بھاگین عورتین اوسکی پیچھی سی پس دوڑا مین اونکی پیچھی اور چاہا مین نی
اور ارادہ کیا مین نی اونکو مار ڈالنی کا پھر باز رہا مین مار ڈالنی سی اور ڈراتا مین نی اونکو اور دھمکایا اور نہین تھا ارادہ میرا متعلق
مگر اوس عورت سی جسنی میری گھوڑی کو مار ڈالا تھا پس نزدیک پہونچا مین اوسکی اور بلند کیا مین نی تلوار کو چوڑان اوسکی سر
پس تکیہ کیا اوسنی اپنی ہاتھ کو سر پر اور وہ کہتی تھی الغون الغون یعنی امان امان پس باز رہا مین اوسکی مار ڈالنی سی اور اگر

قبضہ کرلیا اوسپر اور وہ بھاری کپڑی دیباج کی پہنی تھی اور اوسکی سر پہ لڑیان موتیون کی تھین پس قید کرلیا مین نی اوسکو اور
اون عورتون کو جو اوسکی ساتھ تھین اور باندھ لیا مین نی مشکین اون سبکی اور پیچھی کو پھرا اور دیکھا مین نی ایک بزدون کو جو
بغیر سوار کی پس سوار ہوا مین اوسپر اور چاہا کہ پھرون لڑائی کی طرف پھر کہا مین نی قسم ہی خدا کی کہ نہ جاؤنگا مین جبتک
دریافت کرون کہ حال یونس راہبر کا کیا ہی پس ڈھونڈھتا تھا مین اوسکی جگہ کو کہ دفعۃً دیکھا مین نی اوسکو بیٹھا ہوا اور
زوجہ اوسکی سامنی اور آلودہ ہی اپنی خون مین اور یونس روتا ہی اوسپر پس پکار کر پوچھا مین نی کہ کیا حال گذرا تیرا ای یونس
پس کہا اوسنی کہ یہ میری زوجہ ہی جسکی طلب مین آیا تھا مین کہ مجکو سوا اسکی اور خواہش نتھی اسواسطی کہ قسم ہی خدا کی کہ
مین اوسکو دوست رکھتا تھا پس جب دیکھا مین نی اوسکو کہا مین نی اوس سی کہ آگاہ ہو تو کہ پہونچ گیا مین تیری پاس
اور تو بھاگتی ہی میری سامنی سی پس کہا اوسنی قسم ہی حق مسیح کی کہ نہ یکجا ہونگی مین اور تو کبھی اور تو نی چھوڑ دیا ہی اپنی
دین کو اور داخل ہوا ہی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مین نی اپنی جان کو ہبہ کردیا ہی واسطی مسیح کی اور مین جاتی تہی
قسطنطنیہ کو پس وہان جاکر راہبہ بن بیٹھون گی پھر باز رکھا اوسنی مجکو اپنی سی ساتھ لڑائی کی اور لڑا مین اوس سی یہانتک کہ
قابض ہوگیا اوسپر اور پکڑ لیا مین نی اوسکو پس جب دیکھا اوسنی یہ حال نکالی اوسنی ایک چھری جو اوسکی پاس تھی اور
ماری اوسنی اپنی سینی مین اور گر پڑی اور مرگئی پس مین روتا ہون اوسپر بسبب شدت خواہش اور شوق کی اوسکی ساتھ اوقع
بن ہبیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ مین رونی لگا یونس کی باتون سی اور کہا مین نی کہ اللہ بزرگ نی عوض دیا ہی
تجکو وہ چیز جو بہتر اور خوبصورت ہی اوس سی اور وہ کپڑی ریشمی اور لڑیان موتیون کی اور کنگن سونی کی پہنی ہی اور مثل چاند
کی چہرہ اوسکا چمکتا ہی پس ای تو اوسکو بعوض اپنی زوجہ کی پس کہا یونس نی وہ کہان ہی مین نی کہا کہ یہ میری ساتھ ہی پس جب
دیکھا یونس نی اوسکی طرف اور اوسکی زیور کو اور ظاہر ہوا حسن و جمال اوسکا گفتگو کی اوس سی زبان رومی مین اور پوچھا
حال ایک گھڑی تک اور وہ روتی تھی پھر متوجہ ہوا یونس میری طرف اور کہا کہ آیا جانا تمنی کہ یہ کون ہی مین نی کہا کہ
مین نہین جانتا ہون اوسنی کہا یہ بیٹی ہرقل بادشاہ اور زوجہ توما کی ہی اور مجھسا آدمی اوسکی صلاحیت نہین رکھتا ہی اور
ضرور ہرقل خواستگار ہوگا اوسکا اپنی لوگ لیکر اور اوسکی عوض مال دیگا تمکو پس کہا مین نی اوس سی کہ اب تو یہ تیری واسطی ہی
اور نیز اسکی واسطی پس لیا اوسنی اوسکو اور مسلمان اوسوقت ایسی لڑائی مین مصروف تھی جس سی زیادہ نہین ہوسکتی
اور بعض یکجا کرتی تھی کپڑی ریشمی اور اسباب و مال کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ اسیوجہ سے
اس برج کا نام **برج الدیباج** رکھا گیا اور اسی نام سی اب تک مشہور ہی اور وجہ تسمیہ و شہرت اس نام کی یہ ہی کہ کوئی اہل
عرب جسوقت کسیکی پاس کپڑا دیباج کا دیکھتا تھا تو اوس سی پوچھتا تھا کہ یہ کہان سی ملا تمکو پس وہ شخص جواب مین
کہتا تھا کہ یہ مال غنیمت برج الدیباج کا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ کھو دیا اور گم کیا مسلمانون نی
اپنی سردار خالد بن الولید کو اور نہ دیکھا کہین نشان اون کا پس سخت گھبرائی اور بے چین ہوئے وہ لوگ اونکی واسطے

انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوے بطرف مرج الدیباج کے بطلب مال غنیمت
دمشق کے اور پہونچے وہان چار ہزار سوارون سے پس مار ڈالا اونہون نے توما کو اور قید کیا اوسکے بطارقہ کو اور لوٹا بڑا مال اور جا ملا تھا
ہربیس انکو ہاتھ سے اور صورت یہ ہوئی کہ خالد بن الولید نے ڈھونڈھا اوسکو جنگگاہ مین پس نپایا اوسکو اور قصد کیا اوسکی
تلاش کا پس اوسی حالت مین کہ خالد بن الولید گرد اوسکے تھے لشکر روم مین اور قتل کرتے تھے لوگون کو اور زمین پر گراتے تھے
دلیرون کو کہ دفعۃً دیکھا اونہون نے ایک گبر بھاری ڈیل ڈول سرخ رنگ بڑی داڑھی والے کو اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے
پہنے تھا اور کپڑون کے اوپر لوہا تھا پس خالد بن الولید نے جانا کہ وہی ہربیس ہے پس دوڑایا اپنے گھوڑے کو اوسکی طرف اور سخت
حملہ کیا اوسپر اور شدت سے خواستگار ہوے اوسکے تاکہ مار ڈالین اوسکو اور گبر نے جب نگاہ کی اونکو اور اونکے حملہ کیطرف پس بھاگا
اونکے سامنے سے اور خالد بن الولید نے پیچھا کیا اوسکا اور گبر نے ٹھوکر کھایا اونکے سامنے پس چھوا خالد نے اوسکی پشت پر نیزے کو زور سے
اور اوسی وقت جھکا وہ بجانب زمین کے اپنے جانور سے اور گر پڑا اسکے بھل اور جا پڑے اوسپر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل شیر
غضبناک کے اور وہ کہتے تھے کہ سختی ہو تجھپر اے ہربیس آیا جاتا تھا تو نے جاتا رہیگا تو میرے ہاتھ سے اور وہ کافر زبان عربی سمجھتا تھا
پس فریاد کی اوس نے کہ اے عربی مین ہربیس نہین ہون پس چھوڑ دو اور نہ مار ڈالو مجھکو یہانتک کہ دون مین اپنے عوض مین وہ چیز کہ
کہ خوش ہو جائیگا دل تمہارا اوس سے اور جو کچھ مجھسے مانگوگے وہ تمکو دونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ سختی ہو تجھپر نہوگی تجھکو
رہائی میرے ہاتھ سے جبتک کہ بتا دیگا تو ہربیس کو پس نہین ہے میری آرزو سواے اوسکے اور بتحقیق مار ڈالا اللہ تعالی نے میرے ہاتھون
سے توما کو اور مین امید رکھتا ہون کہ ملجاؤنگا ہربیس سے پس اگر راہ بتا دیگا تو مجھکو بطرف ہربیس کے چھوڑ دونگا مین تجھکو بدون
عوض لینے مال کے پس کہا اوس کافر نے کہ خوش ہو تم اے برادر عربی کہ بتحقیق پہونچے تم اپنی مراد کو لیکن مین چاہتا ہون کہ لیلو
تم مجھسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ جسوقت راہ بتا دون مین تمکو بطرف ہربیس کے چھوڑ دو تم راستہ میرا پس خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ تیرے واسطے ایسا ہی ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے بشرطیکہ راہ بتا دیگا تو مجھکو اور آجا دیگا ہربیس میرے قابو اور قبضے مین پس
کہا اوس گبر نے کہ اے برادر عربی یہ بات تو تمہاری غدر اور بیوفائی کی ہے اسواسطے کہ تمنے دی تھی امان پھر پیچھا کیا تمنے ہمارا اوس
جگہ تک کہ نہین جانتے تھے ہم اس امر کو کہ پہونچیگا وہان کوئی شخص تم مین کا اور تعاقب کیا تمنے اور لے لیا اوس چیز کو جو لیکر ہم
دمشق سے نکلے تھے اسوجہ سے کہ جاسوس تمہارے دمشق مین تھے پھر کہتے ہو مجھسے اسوقت کہ اگر قابو مین آجائیگا ہربیس تو چھوڑ دونگا
مین تیری راہ کو مگر کیونکر ذمہ دار ہون مین ہربیس کے گرفتار ہو جانے اور قابو مین آجانیکا اور ہربیس سے ہے قدرت رکھنے والا
اپنے حریفون پر اور یہ کلام تمہارا چاہتا ہے غدر اور بیوفائی تو پس خشمناک ہوے خالد بن الولید اوسکی کلام سے اور کہا کہ تیری
مان مرے آیا منسوب کرتا ہے تو ہمکو بطرف بیوفائی اور عہدشکنی کے حالانکہ نہین ہے یہ امر ہماری خصلتون سے کسواسطے کہ ہم اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی الرحمۃ اور شفیع الامۃ تھے جو ہم کہتے ہین پورا کرتے ہین اور جو ہم امانت رکھتے ہین
ادا کرتے ہین قسم ہے خدا کی کہ نہین نکلے ہم تمہاری تلاش مین مگر جو تھے دن اور اللہ غالب اور بزرگ نے آسان کر دیا ہمارے واسطے

دوری کو اور لپیٹ دیا ہماری لیے دشواری شدید کو اور نہین کیا ہین نے تجھسے یہ کہ راہ بتادی مجھکو بطرف ہربیس کی اگر جس وقت
کہ دکھائی دیگا وہ میری آنکھون مین لیا وینگا مین ہربیس کو ساتھ مدد اللہ تعالی کی اور یہ امر میری جی مین ہے اور قسم ہے حق بیعت ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ اگر راہ بتادیگا تو مجھکو اوسکی طرف تو چھوڑدونگا مین تیرا راستہ بدون عوض مال کی پس جب سنا کافر نے یہ کلام
کہا کہ ای جوانمرد عرب کی اوٹھہ کھڑی ہو تم میری سینے سے تاکہ راہبری کرون مین بجانب ہربیس کے پس اوٹھ کھڑی ہوے خالد بن الولید اوسکی
سینے پر سے اور اوسنے چاہا کہ دیکھنے لگا فردا ہنی اور بائین پھر کہا اوسنے آیا دیکھتے ہو تم اس گروہ چڑھنے والے کو بلندی پر خالد بن الولید نے
کہا ہان اوسنے کہا کہ قصد کرو تم جماعت گروہ کا کہ ہربیس مقدمہ اس گروہ کا ہے اور چمکنے والی اوسکی سر پر ایک صلیب جواہر کی ہے پس مقرر کیا
خالد بن الولید نے ایک شخص کو قوم جرہم یا زبید سے جسکا نام اسعد بن جابر تھا اور کہا ای اسعد نگاہبان ہو تم اس گبر کی پس
اگر پہونچا دے یہ شخص مجکو طرف ہربیس کی پس چھوڑدو اوسکے واسطے راہ کو اور اگر ہو وہ اپنے قول مین جھوٹا پس مارو گردن اوسکی
پس مقرر ہوئے اوسپر اسعد بن جابر پھر چھوڑدیا خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑی کی اور سیدھا کیا اپنے نیزے کو یہانتک کہ جا ملے ساتھ
اوس جماعت گروہ کی اور چلا کر آواز دی اور کہا کہ سختی ہو تمپر کہان ہے تمہاری لیے مجھسے نجات اور رہائی اور یہ دن کھینچنے بال پیشانیون کا
ہے پس جب سنا ہربیس نے اونکی آواز اور کلام کو جانا اوسنے کہ وہ بعض اہل عرب سے ہین اور طمع اور امید کی اوسنے اونمین پس ٹھہر گیا وہ
اور ٹھہر گئے گرد اوسکے سرہنگان مبارز اوسکے اور پوری تھی وہ لوگ ہتھیارون اور تلوارون اور عمودون سے اور نہین تھا کوئی اونمین کا اہل
شجاعت اور دانشمندی کا پس حملہ شدید کیا خالد بن الولید نے اوسپر اور کہا سختی ہو تمپر آیا جانا تمنے کہ اللہ غالب اور بزرگ نہ قادر کریگا
ہمکو تمپر اور اوس چیز پر جو تمہاری پاس ہے اور نہ مالک کریگا ہمکو تمہاری مال و متاع کا مین شہسوار شدت کرنیوالا ہون مین لیسردار لعین
خالد بن الولید ہون پھر نیزہ مارا ایک سوار کو اونمین سے پس گرادیا اوسکو پھر مارا دوسرے کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ
جب سنا ہربیس نے کلام خالد بن الولید کا سست ہوگیا وہ زین گھوڑی پر اور فریاد کرکے پکارا اپنے لوگون کو کہ سختی ہو تمپر یہ وہ شخص ہے جسنے
اولٹ دیا ہے ملک شام کو وہان کی لوگون پر اور یہ مالک ہوا ہے کہ اوس نے تدمر کا ہے اور یہ سردار حوران اور بصری کا ہے یہ حاکم دمشق اور اجنادین کا ہے تم
اوسکو مین اسیر کرلیا تمنے اور مالک ہوگئے اس شخص پر پھر آویگی عزت اور آبرو تمہاری جیسی کہ تھی اور پھرینگے شہر تمہاری واسطے اور
لیلوگے بدلا اون لوگون کا جو مارڈالی گئے ہین تم مین سے پوتم اس شخص کو **راوی نے بیان** کیا ہے کہ طمع اور امید کی قوم نے خالد
بن الولید مین بسبب کہنے اور چلانے اوسکے اور اکیلا ہونے اونکے اپنے ساتھیون سے اور مصروف تھے مسلمان بیچ لڑائی رومیون کی اور لوٹنے اونکی مالون کی اور
ہر شخص اونمین کا مشغول تھا اپنی ذات مین اور زیادہ ہوگئی بیقراری گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ لوگ ایسی
پہاڑ دشوار گذار پر تھے کہ جسمین درخت بکثرت اور انبوہ تھے اور گھیر لیا تھا خالد بن الولید کو اوس چیز نے جسکے دفع کی قدرت اونکو نتھی
اور اوسوقت پاپیادہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اوترے اپنے گھوڑے سے اور لی تلوار اور سپر اور صبر کیا اونکی مقابلی اور لڑائی مین
واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے **بیان** کیا ہے کہ جب اوترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے سے کہا کہ ٹھیکانا ہوا
ثواب تمہارا ای خالد اور اس امر کو مین نے نہین طلب کیا تھا اور جانا اونہون نے اپنے دل مین یہ کہ مین نے اس کام مین خطا کی اور

اپنے نگاہوں سے پس جب دیکھا اونہوں نے خالد بن الولید کیطرف خوش ہوے اور دوڑے سلام کرتے ہوے اوپر پس خالد بن الولید نے جواب
سلام کا دیا اونکو اور شکریہ اونکے کاموں کا ادا کیا پھر بلایا خالد بن الولید نے اوس گبر کو جسنے راہ بتلایا تھا اور کہا کہ تو نے پورا کیا قول اپنا ہمسے اور لیے
ہم چاہتے ہیں کہ پورا کریں وعدہ اپنا تجھسے اسواسطے کہ واجب ہے ہمپر تیرے واسطے خیر خواہی کرنا پس آیا منظور ہے تجکو کہ ہو جاوے تو اصحاب میں
نماز و روزہ و ملت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس ہو جاویگا اہل بہشت سے اوسنے کہا کہ میں اپنے دین کو بدلنا نہیں چاہتا ہوں پس
چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اوسکو واسطے راہ کے نوفل بن عمرو نے بیان کیا ہے کہ دیکھا میں نے اوس گبر کو کہ سوار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر
اور اکیلا چلا بطلب شہروں روم کی پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حکم کیا مسلمانوں کو ساتھ یکجا کرنے مال غنیمت و قیدیوں
کی اور یکجا کیا گیا وہ سب اونکے پاس پس جب دیکھی اونہوں نے کثرت اوسکی شکریہ اور تعریف ادا کیا واسطے اللہ تعالی کے اور بلایا اپنے آگے پھر
اور کہا تو یونس نجیب ہے پھر پوچھا اوس سے کہ کیا کیا تیری زوجہ نے پس بیان کیا اونسے حال اپنی زوجہ کا پس متوجہ ہوے خالد بن
الولید اس معاملے میں پس کہا رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہ اے سردار میں نے گرفتار کیا ہے ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو اور یونس کو سپرد کیا ہے
بعوض اوسکی زوجہ کی پس پوچھا خالد بن الولید نے کہ کہاں ہے بیٹی ہرقل کی پس لائی گئی وہ اونکے سامنے اور دیکھا اونہوں نے
حسن و جمال اوسکا جو اللہ تعالی نے اوسکو دیا تھا پس پھیر لیا منہ اوسکی طرف سے اور کہا سُبحانکَ اللّٰھمّ بحمدِک تخلق
ما تشاء و تختار پھر پڑھا وَرَبُّکَ یَخلُقُ مَا یَشَاءُ تمام آیت کو اور کہا یونس سے کہ آیا تو لیویگا اوسکو عوض اپنی زوجہ کے اونسے کہا ہاں
ولیکن میں جانتا ہوں کہ ہرقل دیگا اوسکے عوض میں مال بہت اوسکے واسطے پس کہا خالد بن الولید نے کہ لے تو اوسکو عوض میں اپنی
زوجہ کے پس اگر طلب کریگا ہرقل اوسکو تو وہ تیری ہے اور اگر خواستگار ہوگا ہرقل اوسکا پس اللہ تعالی عوض دیگا تجکو بہتر اوس سے
پھر یونس نے کہا کہ اے سردار تم شہروں اور مقام تنگ اور دشوار میں ہو پس قصد کرو چلنے کا یہاں سے پیشتر اسکے کہ آ ملیں تم میں جماعت
رومیوں کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالی ہمکو کافی اور ہمارے ساتھ ہے پھر روانہ ہوے وہاں سے اور کوشش کی چلنے میں
اور مال لوٹ کا اونکے ساتھ تھا اور مسلمان اونکے پیچھے تھے بحالت خوشی کے بسبب حاصل ہونے مال غنیمت اور سلامتی کے روح بن عطیہ نے
بیان کیا ہے کہ ہمنے سب راہ قطع کیا اور کوئی رومی ہمسے متعرض نہوا اور ہم ور آتے تھے اونکی ملکوں میں پس جب پہونچے ہم نزدیک مرج الصفر
قریب بلاد حکیم کے کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار اپنے پشت سے اور گرد گھومتی ہوئی تو پس جب دیکھا ہمنے وہ غبار ناگوار معلوم ہوا ہمکو
وہ امر اور دوڑ آگیا ایک شخص مسلمانوں سے بجانب خالد ابن الولید کے اور آگاہ کیا اونکو پس کہا اونہوں نے کہ کون شخص تم میں کا اسکی
خبر مجکو لاویگا پس منظور کیا ایک شخص نے قوم غفار سے جسکا نام [illegible] تھا اور کہا اونسے کہ میں خبر لاونگا پھر اوترا وہ شخص اپنے
گھوڑے سے اور اوسکو اپنی مضبوطی پر اعتماد تھا اور سبقت لیجاتا تھا اور دوڑاتا تھا گھوڑے کو اپنے دشمن کے مقابلے میں پس پہونچا
وہ شخص غبار کے قریب اور دریافت کیا اوسکو اور پھرا اپنی پشت پر اور پکار کر کہتا تھا کہ اے سردار لے لیا ہمکو صلیبان نے اور اونکے پیچھے
قوم ہیں بلند کیے گئے اور پیچھے ہیں ساتھ اونکے کہ نہیں ظاہر ہوتی ہے اونکی جسم سے سوا آنکھ کے پس بلایا اونہوں نے یونس راہبر کو
وقت نزدیک پہونچنے جانے گروہ کے اور کہا کہ جا تو پہچان گروہ کو اور دیکھ اور دریافت کر کہ اونکا ارادہ کیا ہے اونسے کہا بہتر اور گیا وہ

گروہ کو قریب پھر پلٹ آیا خالد بن الولید کے پاس اور کہا آیا میں نہیں کہتا تھا تمسے اے سردار کہ ہرقل غافل ہوگا اپنی بیٹی کو طلب کریگا سے اور اوسنے بھیجا ہے اس گروہ کو بارادہ لینے مال غنیمت کے مسلمانوں کے ہاتھ سے پس جب ملجاوینگے وہ لوگ تم میں قریب دمشق کی بھیجینگے تمہارے پاس کسی ایلچی کو اور درخواست اور طلب کرینگے تمسے دختر ہرقل کو یا بطور بیع کے یا بطریق ہدیہ کے پس اوسی حالت میں کہ خالد بن الولید یونس سے باتیں کر رہے تھے کہ آیا اونکے پاس ایک شخص بوڑھا اور وہ لباس بالونکا بنا ہوا پہنے تھا پس آ کر نزدیک پہونچا مسلمانو سے اور کہا کہ میں ایلچی ہوں پس کہاں ہیں سردار تمہارے پس مسلمانوں نے اوسکو لاکر خالد بن الولید کے سامنے کھڑا کیا اور کہا اوس سے کہ بیان کر تو جو کچھ چاہتا ہے اوسنے کہا کہ میں ایلچی ہرقل بادشاہ کا ہوں اور اوسنے کہا ہے تمسے کہ سنا میں نے جو تمنے میرے لوگوں کے ساتھ کیا اور مار ڈالا میری بیٹی کے شوہر کو اور قید کر لیا عورتوں کو اور ظلم اور زیادتی گرانی والی چیز ہے اور فتحمند ہوئے اور سلامت رہے تم اور نہ تجاوز کرو تم حد سے تاکہ نہ گر پڑو تم اور اب پاس بھیج ڈالو میرے پاس میری لڑکی کو یا بطور ہدیہ کے میرے پاس بھیجدو اسواسطے کہ کرم اور بخشش تمہاری خصائل سے ہے اور نہیں رحم کیا جاتا ہے وہ شخص جو رحم نہیں کرتا ہے اور میں امید رکھتا ہوں اس امر کی کہ ہو جاوے ہماری تمہاری صلح پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام کہا اوس شخص سے کہ کہدے تو اپنے سردار سے کہ قسم ہے خدا کی کہ پھر جاؤنگا میں یا مالک ہو جاؤنگا تیرے تختگاہ تک جیسا کہ مجکو اونکا علم سے معلوم ہے اور چھوڑ دینا تیرا اسکو پس اگر پاتا تو کوئی سبیل اور راہ اوسکی تو نہ کمی کرتا تو اور میں اور بیٹی تیری ہے یہ ہماری طرف سے تجکو اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ پہونچ جاوے اپنی جگہ پر پس خالد بن الولید نے چھوڑا اور دیدیا اوسکی بیٹی کو اور رکھا مال اوسکی عوض میں نہیں لیا پس جب پھر گیا ایلچی ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے اپنے رئیسوں اور بادشاہوں سے کہ یہی معاملہ ہے جو میں نے تمسے کہا تھا پس مانا اور ارادہ کیا تمنے میرے قتل کا اور قریب ہے کہ اس سے بڑھکر بھی ہوگا اور یہ امر تمہاری طرف سے نہیں ہے بلکہ پروردگار آسمان کی طرف سے ہے پس بہت رو دیے اوسکے کلام سے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید یہانتک کہ پہونچے وہ دمشق میں اور مسلمان اور ابو عبیدہ ابن الجراح ناامید ہو گئے تھے خالد بن الولید اور اونکے ساتھیوں کی صحیح اور سالم پھر آنے سے پس وہ سب بڑی ناامیدی میں تھے کہ دفعۃً آپہونچے خالد بن الولید پس نکلے سب مسلمان اونکی ملاقات کو اور مبارکباد سلامتی کی دی اونکو اور سلام کیا بعضوں نے بعض کو اور پایا خالد بن الولید نے عمرو بن معدیکرب اور زبیدی اور مالک الاشتر النخعی اور اونکے ساتھیوں کو دمشق میں اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور سب گذشتہ بیان کیا تو ابو عبیدہ بن الجراح تعجب کرتے تھے اونکی شجاعت اور دلیری سے پس جب ٹھہرے خالد بن الولید اپنی جگہ پر نکالا پانچواں حصہ مال غنیمت سے اور باقی کو مسلمانوں پر پھیر دیا خالد بن الولید نے اپنے مال سے یونس کا مہر کو اور کہا اوس سے کہ لے یہ مال اور نکاح کر لے اس مال کو مہر کر کے یا موں کی کوئی عورت دختران روم سے تو یونس نے کہا قسم ہے خدا کی نہ نکاح کرونگا میں بعد اپنی زوجہ کی اس دنیا میں کسی کے ساتھ اور نہیں چاہتا ہوں مگر اپنی زوجہ کو عالم آخرت میں یعنی حور العین کو راوی نے کہا رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ موجود رہے ہمارے ساتھ یونس لڑائیوں میں تا روز لڑائی یرموک کے پس وہ ہر لڑائی میں جہاد عظیم کرتے تھے پس جب آیا دن لڑائی یرموک کا دیکھا میں نے اونکو امتحان کی گئی بلا میں پس لگا ایک تیر اونکے سینے میں اور گر پڑے وہ مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ اوس پر پس تھا میں چاہتا دفن اور رہا اور خود میں نے اونکو دیکھا بعد پس دیکھا میں نے اونکو خواب میں اور لباس اونکا چمکتا تھا اور اونکے پاؤں میں نعلین تھے سونے کی اور پھر دیکھا میں نے

پس کہا مین نے کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ اونہون نے کہا کہ بخش دیا مجکو اور عطا فرمایا مجکو بعوض میری زندگی کے ستر حورین اگر ظاہر
ہووے ایک اونمین سے ایکے دنیا مین تو دور کرے روشنی اوسکی چہرہ کی روشنی سورج اور چاند کو پس نیک بدلا دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اے رافع نے
بیان کیا ہے کہ ذکر کیا مین نے اس خواب کو خالد بن الولید سے پس کہا اونہون نے کہ نہین ہے یہ مرتبہ مگر واسطے شہدا کی مگر بسبب شہادت کے
پس گوارا ہو جسکو نصیب ہووے شہادت **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جناب خالد ابن الولید رضی اللہ عنہ پھرے ساتھ مال غنیمت کے
جانا اونہون نے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین فرمائی پس ارادہ کیا کہ
لکھین خط بشارت فتح اور خوشخبری کی کیفیت مال غنیمت کی اور ابو عبیدہ ابن الجراح نے اونکو حال وفات حضرت صدیق اور خلافت حضرت
عمر رضی سے آگاہ نہین کیا تھا پس طلب کیا دوات اور کاغذ اور لکھا خط ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم

لعبد اللہ خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاملہ علی الشام خالد بن الولید المخزومی
اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وذلک انا لم نزل من مکابدۃ العدو وعلی حرب دمشق انزل اللہ علینا نصرہ وقہر عدوہ وفتحنا
دمشق عنوۃ من الباب الشرقی بالسیف وکان ابو عبیدۃ علی باب الجابیۃ فخدعہ الروم
فصالحوہ علی الباب الآخر ومنعنی ان اسبی واقتل والتقینا عند کنیسۃ یقال لہا کنیسۃ مریم
واقامۃ القسوس والرھبان ومعہم کتاب الصلح وان صاحب الملک توما واخر یقال لہ ھربیس خرجا
من المدینۃ بمال عظیم فتبعتہم فلحقتہم ووقعت النجدۃ من ایدیہما وقتلت
اللعینین واسرت ابنۃ الملک ھرقل ثم اھدیتہا الیہ وقد رجعت سالما وانا انتظر امرک والسلام

اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اوسپر اپنی اور بلایا ایک شخص کو اہل عرب سے کہ نام اونکا عبد اللہ بن قرط تھا پس دیا خط اونکو اور
روانہ ہوے وہ جانب مدینہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پہنچے وہ اور خلیفہ اوس وقت حضرت **عمر فاروق**
رضی اللہ عنہ تھے پس پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے آغاز خط کا اور وہ تھا خالد بن الولید کیطرف سے بنام خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا نہین جانی مسلمانون نے خبر وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
عبد اللہ نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے بھیجا ہے ایک خط بنام ابو عبیدہ ابن الجراح کے اور سردار مقرر کیا
مین نے اونکو مسلمانون پر اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو اور نہین جانتا ہون مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے ارادہ کیا ہے
سرداری کا اپنی ذات کو واسطے پھر سکوت کیا اور پڑھا خط کو **اصحاب سیر** نے ثقات سے **روایت** کی ہے کہ جب وفات
پائی حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوے بعد اونکے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور بیٹھے عمر اونکی جگہ پر
پس بیعت کی لوگون نے اونسے بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری بیعت کہ نہین پیچھے رہا تھا اونکی بیعت سے
کوئی شخص بلا بہانہ چھوٹا اور معروف ہوگئی اونکی فرمانروائی خلافت مین خلاف اور دشمنی اور نفاق اور منقطع ہوا باطل اور ثابت ہوا

جسکا نام ہربیس تھا نکلے وہ دونون شہر سے ساتھ بہت مال کے پس تعاقب کیا مین نے اونکا اور پالیا مین نے غنیمت کو اون دونون کے ہاتھ سے اور مار ڈالا مین نے

قائم ہوا حق اور قوی ہوا غلبہ دین کا ضعیف ہو گیا مکر شیطان کا اور ظاہر ہوا حکم خدا کا حالانکہ کافر لوگ برا جانتے تھے حکم خدا کو
اور وفا ہے انکے زمانہ خلافت مین غربا پر لطف اور مہربانی کرتے تھے اور رحم کرتا تھا رنگ کون پر اور بزرگداشت کرتی تھی بزرگون کا
رعایت اور مہربانی کرتے تھے یتیم پر اور داد دلاتی تھی مظلوم کی ظالم سے یہانتک کہ پہنچتے تھے حق کو اوسکی جگہ پر اور نہین
پکڑتے تھے اونکو بیچ اجرا حکم خدا کو ملامت کسی ملامت کرنیوالیکی اور انکے زمانہ خلافت مین وہ گھومتی تھی مدینہ کے شور گاہ یا بازارون
مین اور لباس اونکی گدڑی تھی اور ہاتہ مین اونکے درہ ہوتا تھا اور اونکے درّون کا خوف تمہاری ان تلوارون سے زیادہ تھا
اور غذا اونکی ہر روز جَو کی روٹی تھی ساتھ نمک کوٹی ہوئے کی اور کبھی کہاتے تھے روٹی جو کی بدون نمک کے بسبب ...
دنیا اور پاسداری مسلمانون کے بنظر مہربانی کے مسلمانون کی حال پر اور نہین چاہتے تھے وہ اس امر سے کہ ثواب اللہ
غالب اور بزرگ سے اور نہین باز رکھتا تھا کوئی کام ادای فرض اور حقوق خدا اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے **بیان** کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ متولی خلافت ہوئے عمر اور قائم مقام
انکے دونون صاحبون یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے بیچ آبادگی کامون دین کے
اور چھوڑ دیا تھا اپنے نفس سے بڑائی اور غرور کو اور جلا دیا اور ضعیف کر دیا تھا اونکو جَو اور نمک نے اور اذیت دیا تھا اونکو
کہانے نے زیت اور خشک چھوہارے نے اور کبھی لے لیتے اور کہاتے تھے کسیقدر گھی کو اور کہتے تھے کہ کہانا جو کا نمک اسکے ساتھ
اور جو کہا رہنا آسان تر ہے کل کے واسطے آگ سے کہ جو در آویگا اوسمین نہ مریگا اور نہ پاویگا اوسمین آرام ... کہ اوسکی گہرائی اور اوسکی
دوری ہے اور عذاب اوسکا سخت ہے اور پانی اوسکا پیپ ہے نہین ... ہے اور طلب کرتی تھی مسلمانون کی کہ ...
تھا اونکے زمانہ خلافت مین اور بیچ جن اونہون نے فوجین اور حاصل کیا فتح اور آباد کیا شہرون کو وغیرہ کرتی ...

ترجمہ جلد دوم فتوح الشام
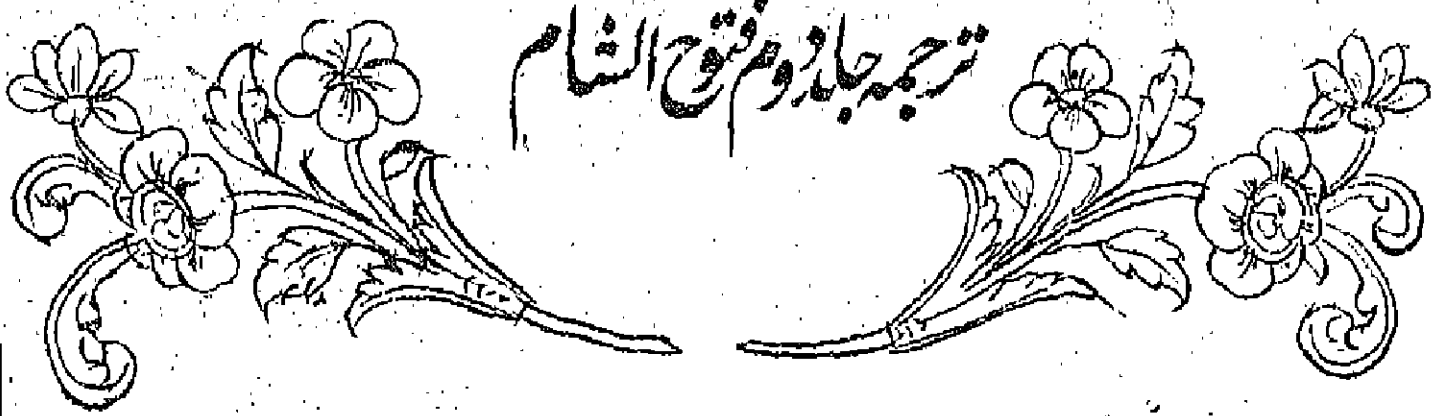
بسم اللہ الرحمن الرحیم
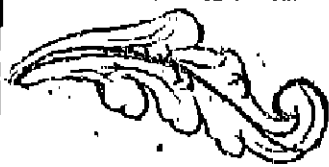
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کے متولی کام خلافت کے ہوے یکجا کیا اوسنے ملوک اور بطارقہ اور قیاصرہ اور اپنے ارباب دولت کو اور ایک منبر پر چڑھا اوسکے واسطے
کنیسۂ قسطان میں نصب کیا گیا تھا کھڑا ہوکر اس مضمون کا خطبہ سنایا کہ اے بنی الاصفر یہ وہی شخص ہے جس سے میں تمکو ڈراتا تھا
پس نہ سنا تمنے میری کلام کو اور تحقیق دشوار اور سخت ہو گیا کام تمپر بسبب حکومت مرد گندم رنگ سیاہ چشم کے اور نزدیک ہوا
وہ معاملہ جو ابتک ہے بسبب داری صاحب فتوح مشابہ نوح کے اور قسم ہے خدا کی پھر قسم ہے خدا کی کہ ضرور وہ مالک ہوجاینگے
میرے اس تخت تک پس ڈرو تم ڈرو تم قبل واقع ہونے معاملہ اور پیش آنے سختی اور ویران ہونے محلوں اور ماری جانے قسموں اور بیکار
کیے جانے ناقوس کے یہ شخص سردار لڑائی کے ہیں اور یہ شدت اور سختی کیطرف کھینچنے والے اہل روم اور فارس کے ہیں یہ ماہر ہیں اپنے
دین میں سخت اور درشت ہیں اور چیستے ہیں پیروی کی خلاف اونکے دین کے اور میں امید رکھتا ہوں تمہارے واسطے مدد اور
غلبے کی بشرطیکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہوجاؤ تم اور چھوڑ دو طریقۂ ظلم کو اور پیروی کرو احکام مسیح علیہ السلام
کی ادا کرنے فرائض اور رغبت کرنے طاعات اور چھوڑ دینے حرامکاری اور سب طرحکی بیہودہ گوئی میں اور اگر انکار کروگے
تم ان کاموں سے اور ثابت رہوگے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دنیا پر مقرر اور غالب کیا جائیگا تمپر دشمن تمہارا
اور ایسی بلاؤں میں تمکو مبتلا کریگا جسکی طاقت تم میں نہیں ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب
ہوجائیگا سب دینوں پر اور ہمیشہ لوگ اس دین کے تابع کار رہینگے جبتک کہ وہ کوئی تغیر اور تبدیل اپنے دین میں نکرینگے پس
تم لوگ یا رجوع کرو اوس دین کی طرف یا مصالحہ کر لو اوس قوم سے جزیہ دینے پر پس جب سنا قوم ہرقل نے یہ کلام اوسکا جھپٹے
اوسکی طرف اور قصد اوسکی مار ڈالنے کا کیا پس ٹھہرایا ہرقل نے اونکی خشم کو گفتگوئے نیک سے اور کہا کہ قصد میرا اس بیان سے نہ تھا
مگر دیکھنا اور جانچنا اس امر کا کہ حمیت اور غیرت تمہاری اپنے دین میں کیونکر اور کس طرح ہے اور خوف اہل عرب کا تمہارے دل میں
جگہ پکڑ گیا ہے یا نہیں پھر بلایا ہرقل نے ایک شخص نصرانی عرب کو جسکا نام طلیعہ بن مازن تھا اور قبول کیا اوسکو واسطے
پہنچانے پیغام کو اور کہا اوس سے کہ روانہ ہو تو اسوقت ... اور دیکھ فکر اور تامل سے اس امر کو کہ کیونکر قتل کر سکتا ہے تو

عمر کو پس حاجتمند نے منظور کیا اس امر کو اور روانہ ہوا بطرف مدینہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور پہنچا یکایک جب پاس حوالی مدینہ طیبہ
میں اور اوسیوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور دیکھ رہے تھے بیٹھیوں اور رانڈوں کے مالوں کو اور خبر گیری کرتے تھے اونکی باغوں
اور احاطوں کی اور چڑھ گیا وہ نصرانی ایک درخت پیچیدہ شاخ والے پر اور چھپ گیا اوسکے پتوں میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اوسی درخت کے نزدیک آکر زمین پر لیٹ رہے اور ایک پتھر سے تکیہ لگا لیا پس جب سوگئے وہ ارادہ کیا اوس نصرانی نے اس امر کا کہ
درخت سے اوترکر اونکو مار ڈالے کہ اوسیوقت ایک درندہ جانور آیا اور گھوما گرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور آگے آکر چاٹا اپنی زبان سے
دونوں پاؤں اونکے اور ناگہان ہاتف غیبی نے آواز دیکر یہ کلمات کہے یا عمر عدلت فامنت ثم نمت فامنت پس جب بیدار ہوے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلا گیا وہ درندہ اور اوترا وہ نصرانی درخت سے اور آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور بوسہ دیا اونکے ہاتھوں
کو اور کہتا تھا کہ میرے ماں باپ قربان ہوں اوس شخص پر جنکی حفاظت اور نگہبانی مخلوقات اور جانور اور اونکا وصف اور
تعریف فرشتے اور جن کرتے ہیں پھر ظاہر کیا اوس نصرانی نے اپنا حال و ارادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوا اونکے ہاتھوں
واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس عبارت
سے قَدْ وَلَّيْتُكَ عَلَى الشَّامِ وَجَعَلْتُكَ أَمِيرَ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ وَعَزَلْتُ خَالِدًا وَالسَّلَامُ پھر حوالہ کیا خط عبد اللہ ابن قرط کو
اور اختیار کیا مشقت اور بے آرامی کو اپنے اوپر سبب جمع کرنے کام اور معاملات مسلمانوں کے **راوی** نے **بیان** کیا ہے
کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کام مسلمانوں کا اپنے ذمے لیا پھیرا اپنی ہمت کو بجانب ملک شام کے پھر **راوی** نے ثقات سے
بیان کیا ہے کہ جس رات کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال کیا اوسی رات کو عبد الرحمن بن عوف الزہری
رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا پس بیان کیا اونہوں نے اوس خواب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اوس دن کہ لوگوں نے اون سے
بیعت کی تھی پس وہ خواب بعینہ مطابق تھا اوس خواب سے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسی رات کو دیکھا تھا عبد الرحمن نے کہا
دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے دمشق کو اور مسلمانوں کو گرد اوسکے اور گویا میں سنتا ہوں آواز تکبیر مسلمانوں کی اپنے کانوں میں اور
ہنگام تکبیر کہنے اور حملہ کرنے مسلمانوں کے دیکھا میں نے ایک شہر پناہ کو کہ دھنس گئی وہ زمین میں یہانتک کہ نہ دیکھا میں نے
کوئی نشان باقی اوس سے اور دیکھا میں نے خالد بن الولید کو کہ داخل ہوے دمشق میں بزور تلوار کے اور تھی ایک آگ اونکے آگے پھر دیکھا
میں نے کہ گویا پانی پڑا آگ پر پس وہ بجھ گئی پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ بشارت ہو تمکو کہ دمشق
فتح ہوا اسی دن اگر چاہا اللہ تعالی نے اور بعد چند روز کے عقبہ بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دمشق سے
مدینہ طیبہ میں آئے اور اونکے پاس خط فتح اور خوشخبری کا تھا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکو کہا اوسے کہ
اے ابن عامر کتنے دن گذرے تمکو ملک شام چھوڑے ہوے اونہوں نے کہا کہ جمعہ کے روز میں نے چھوڑا تھا اور آج جمعہ
اور برابر چلا آیا میں جب کہ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمنے سنت ادا کی پس کہا کیا خبر تمہارے ساتھ ہے اونہوں نے
کہا کہ نیکوکاری اور بشارت ہے کہ میں قریب تر بیان کرونگا اوسکو سامنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال کیا اونہون نے اس عالم سے قسم ہے خدا کی البتہ تھا لیکن وہ ستودہ صفات تھی اور گئے وہ بجانب پروردگار
کریم کی اور اپنے ذمہ لیا عمر ضعیف نے اوس کام کو پس اگر عدالت کریگا وہ اوس کام مین نجات پاویگا اور اگر چھوڑ دیگا یا کمی اور
قصور کریگا ہلاک ہوگا عقبہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ رویا مین یہ حال سنکر اور دعای رحمت کی مین نے حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر نکالا مین نے خط اور دیدیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اونہون نے خط کو پوشیدہ رکھا
اوسکو تا وقت نماز جمعہ کے پس جب خطبہ اور نماز پڑھ چکے چڑھ گئے منبر پر پس گرد اونکے بیٹھے مسلمان اور پڑھکر سنایا اونہون نے
مسلمانون کو خط فتح دمشق کا پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ آواز تکبیر کے اور خوش ہوئے پھر اوترآئے عمر رضی اللہ عنہ منبر
پس جب اوترے وہ منبر سے لکھا ایک خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح کے مشتمل منصوبی اونکی اور معزولی خالد بن الولید کی اور حکم دیا
پلٹ جانیکا دمشق کو پس پھر گیا اور پہونچا مین دمشق مین پس پایا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ توما اور ہربیس کے تعاقب
مین گئے تھے پس دیا مین نے خط ابوعبیدہ بن الجراح کو اور پڑھا اونہون نے پوشیدہ مسلمانون سے اور نہین آگاہ کیا کسی کو
حال انتقال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور چھپایا اپنی منصوبی اور خالد بن الولید کی معزولی کو یہانتک کہ
واپس آئے خالد بن الولید اور لکھا اونہون نے خط متضمن فتح کرنے مسلمانون کے دمشق کو اور غالب ہونے اونکے
اور مالک ہونے مال لوٹ مرج الدیباج اور چھوڑ دینے بیٹی ہرقل کے اور سپرد کیا خط عبد اللہ بن قرط کو پس جب پہونچے عبد اللہ بن
پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا اونہون نے سرا خط کا از طرف خالد بن الولید المخزومی کے بنام حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے ناگوار گذرا یہ امر اونکو اور گویا رنگ اونکا سپید ہو گیا اور کہا اے ابن قرط آیا نہین معلوم کیا مسلمانون نے حال وفات
ابوبکر کا اور مقرر کرنے میرے ابوعبیدہ کو بکار سرداری مسلمانون کے عبد اللہ بن قرط نے کہا کہ مسلمانون کو اس حال سے
اطلاع نہین ہوئی پس خشمناک ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بلایا لوگون کو اور کھڑے ہوئے منبر پر اور سنایا مسلمانون کو حال فتح
ہونے دمشق اور حاصل ہونے مال غنیمت مرج الدیباج کا پس بلند ہوئین آوازین مسلمانون کی ساتھ کلمات خوشی اور دعا کے
نسبت برادران اسلامی کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو مین نے سردار مقرر کیا ابوعبیدہ بن الجراح کو جو مرد امین
ہین اور پایا مین نے اونکو لائق اس کام کے اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو سرداری سے پس کہا ایک شخص نے قوم بنی مخزوم
کے آیا معزول کرتے ہو تم ایسے شخص کو کہ مشہور کیا اللہ تعالی نے سیف ناطق اونکو اور کیا اونکو موقع اور دور کرنے والی مشرکین کا اور
لوگون نے اونکی معزولی کے واسطے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مگر اونہون نے منظور نہین کیا اور کہا تھا کہ معزول
کرونگا مین اوس تلوار کو جسکو کھینچا ہے اللہ تعالی نے اور بلند کی ہے اوس سے اپنے دین کو اور اللہ تعالی اور مسلمان نہ معذور
جانینگے تجھکو اور خیال لشکر مین یا ہم سیاست مین زردگی خدا کی تلوار کو اور معزول کر دیگا اپنے سردار کو جسکو سردار کیا اللہ تعالی
نے شفقت سے قطع کر دیا اسلام نے قرابت کو اور برائی چاہی چچازاد بھائی کی یہ کہکر خاموش ہو رہا وہ شخص پھر دیکھا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکی طرف اور پایا اوسکو کم سن پس کہا کہ جوان کم سن ہے کہ خشمناک ہوا اپنے چچازاد بھائی کے واسطے

ارشاد فرمایا

پھر اوتر آئی منبر سے اور رکھ لیا خط کو اور رات میں اپنی بستر خواب کے بیچ اور مشورہ کرتے تھے اپنی نفس سے بمقدمہ معزول خالد کی پس جب صبح کی نماز پڑھی لوگون کے ساتھ کھڑے ہوئے منبر پر اور حمد اور ثنا کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اوپر اور دعای رحمت مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کیواسطے پھر کہا ای لوگو مین نے اوٹھایا ہی بڑا بوجھ امانت کا اور مین مثل چرواہی کی ہون اور چرواہے سے سوال کیا جائیگا اوس سے بہ نسبت حال اوسکی رعیت کی اور تحقیق دوست رکھا ہی اللہ تعالی نے میرے واسطے نیکوخواہی تمہاری اور نگرانی تمہارے امور معیشت اور اون کاموں کی جو نزدیک کردین تمکو تمہارے پروردگار سے پس یہ معاملہ ہمارے تمہارے اور سکنای اس شہر کے بیچ میں ہی اور مین نے سنا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے مَنْ صَبَرَ عَلٰی لَاْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَّشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور یہ شہر تمہارا ایسا ہی جسمین نہ کھیتی ہی نہ دودھ مگر وہ چیز کہ لائی جاوے اونٹ پر ایک مہینے کی راہ سے اور تحقیق اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہی ہمسے بہت مال غنیمت کا اور مین امید رکھتا ہون نیکوخواہی سب عام و خاص کی ادای امانت مین اور نہین دے سکتا ہون مین اپنی امانت اوس شخص کو جو لائق اور سزاوار اوسکا نہین ہی بلکہ اوس شخص کو دونگا جو خواہش کرنیوالا ہو ادای امانت اور پورا کرنے حقوق مسلمانون کی طرف اور مین ناپسند کرتا ہون سرداری خالد کو اسواسطے کہ وہ ایسے شخص ہین جنہین عادت پریشان کرنی اور بیجا صرف کرنی مال کی ہی کہ دیتے ہین وہ شاعر کو جو اونکی تعریف کرتا ہی اور دیتے ہین اوس سوار کو جو اونکے سامنے جہاد کرتا ہی زائد اوسکی استحقاق سے اور کچھ بھی باقی نہین رکھتے ہین واسطے ضعیفت اور غریب مسلمانون کی اور مین نے معزول کیا اونکو اور اونکی جگہ پر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا ہی پس نہ کہے کوئی تم مین کا یہ بات کہ معزول کیا گیا شخص شدید اور سخت اور سردار مقرر کیا گیا ایسا نرم آسان کار مطیع پس اللہ تعالی اوسکے ساتھ ہی واسطے استوار کرنے اور امانت کرنی اوسکی پھر اوتر آئی منبر سے اور لیا ایک چمڑا صاف اور لکھا خط اوسمین بنام ابو عبیدہ کے ان الفاظ سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَجِيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰی اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰی نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَلَّيْتُكَ عَلٰی اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا تَسْتَحْيِيْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا وَاِنِّيْ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ الَّذِيْ يَبْقٰی وَيَفْنٰی مَا سِوَاهُ الَّذِيْ اسْتَخْرَجَكَ مِنَ الْكُفْرِ اِلَی الْاِيْمَانِ وَمِنَ الضَّلَالَةِ اِلَی الْهِدَايَةِ وَقَدْ اَمَّرْتُكَ عَلٰی جُنْدِ خَالِدٍ فَاقْبِضْ مِنْهُ جُنْدَهٗ وَاَزِلْهُ عَنْ اِمَارَتِهٖ وَلَا تُقَدِّمِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰی هَلَكَةٍ رَجَاءَ غَنِيْمَةٍ وَلَا تَبْعَثْ سَرِيَّةً اِلٰی جَمْعٍ كَثِيْفٍ وَلَا تَقُلْ اِنِّيْ اَرْجُوْ لَكُمُ النَّصْرَ فَاِنَّ النَّصْرَ مَعَ التَّدْبِيْرِ وَالثِّقَةِ بِاللّٰهِ تَعَالٰی وَاِيَّاكَ وَالتَّغْرِيْرَ وَاِلْقَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَی الْهَلَكَةِ وَغُضَّ عَنِ الدُّنْيَا عَيْنَيْكَ وَاَلْهِ عَنْهَا قَلْبَكَ وَاِيَّاكَ اَنْ يُّهْلِكَكَ كَمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ مِنْ قَبْلِكَ فَقَدْ رَاَيْتَ مَصَارِعَهُمْ وَاخْتَبَرْتَ سَرَائِرَهُمْ وَاِنَّمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْاٰخِرَةِ سِتْرٌ كَالْخِمَارِ وَقَدْ تَقَدَّمَ اِلَيْهَا سَلَفُكَ وَاَنْتَ مُنْتَظِرٌ رَحِيْلَهٗ

من دار قضت نضارتها وذهبت زهرتها فاخرجوا الناس الراحل منها الى غيرها ويكون زادة التقاى
ودائع المسلمين ما استطعت واما الحنطة والشعير الذي قد وجدت في دمشق وكنوزها امتنا تركتم
فهو للمسلمين واما الذهب والفضة ففيه الخمس والسهام واما امتناعها انت وخالد
في الفتح والصلح فالفتح بالصلح لا بالقتال لانك انت الوالي وصاحب الامر وان كان صلحك جرى
على الحنطة انها للروم فسلمها اليهم والسلام عليك وعلى جميع المسلمين واما سرية خالد خلف العدو
الى مرج الديباج فانه مزيد مال المسلمين وكان بها تحيا وابنة هرقل وهديتها لابيها بعد
اسرها فذلك تفريط وقد كان ياخذ بها مالا كثيرا يرجع على ضعفاء المسلمين

پھر لپیٹا خط کو اور مہر کی اوسپر اور بلایا عامر بن ابی وقاص برادر سعد بن وقاص کو اور خط اونکے سپرد کر کہا کہ روانہ ہو تم
دمشق کو اور دو یہ خط ابو عبیدہ کو اور حکم کرو اونسے لوگون کو یکجا کرینگا اونکے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
سے اور کہو اونسے کہ پڑھکر سناوین وہ خط لوگون کو اور بلایا شداد بن اوس کو اور مصافحہ کیا اونسے اور کہا جاو تم
عامر کے ساتھ شام کو پس جب پڑھین تمام خط کو پس حکم کرو تم لوگون کو کہ بیعت کرین مجھسے تاکہ ہو جاوین تمہارے ساتھ
بیعت کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا پس روانہ ہوے دونون یار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دراںحالیکہ کوشش کرتے تھے
وہ چلنے مین یہانتک کہ وارد ہوے دمشق مین اور لوگ انتظار کھینچتے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دریافت حال و راس امر کے
کہ کیا حکم کرینگے وہ اونکو پس جب سامنے ہوے وہ دونون یار مسلمانون کے دراز ہوئین گردنین مسلمانون کی اونکی طرف
اور دوڑے لوگ اونکی طرف اور خوش ہوے اونکے آنے سے یہانتک کہ اوترے وہ دونون خالد بن الولید کے خیمہ مین اور
سلام کیا اونپر اور پوچھا خالد بن الولید نے کس حال مین چھوڑا تمنے خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اونہون نے کہا کہ چھوڑا
ہمنے ساتھ خیر کے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور میرے پاس خط اونکا ہے اور اونہون نے مجھکو حکم دیا ہے کہ پڑھکر سناؤن مین
مسلمانون کو پس حکم کرو تم اونکو یکجا ہونیکا پس نہ جانا خالد بن الولید نے اس امر کو اور شاد کیا اونہون نے مسلمانون مین
اور یکجا ہوے مسلمان اونکے پاس اور کھڑے ہوے عامر بن وقاص اور پڑھا خط کو پس جب پہونچے مضمون وفات حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ تک شور کیا مسلمانون نے ساتھ بڑی آواز رونے کے اور روئے خالد بن الولید اور کہا کہ اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے وفات پائی پس تحقیق متولی خلافت ہوے عمر رضی اللہ عنہ اور مجھکو لازم ہے اطاعت اونکی سنو اور قسم ہے خدا کی کہ نہ تھی کوئی چیز دوست تر
زیادہ مجھکو خلافت اور حکومت ابوبکر صدیق سے اور نہ تھی کوئی چیز دشمن مجھکو خلافت اور حکومت عمر رضی اللہ عنہ سے اور اب مجھکو ہے
اطاعت خدا اور شکر کی اور جو حکم اونہون نے کیا منظور ہے اور پڑھا خط کو آخر تک پس جب سنا لوگون نے خط کو اور اونکے حکم بیعت
کرنیکا تھا شداد بن اوس سے ہوے بیعت امیر المومنین کو اور اوٹھ کھڑے ہوے لوگ سامنے شداد بن اوس کے اور بیعت کی اونسے پس
واقع ہوئی بیعت دمشق مین تیسری تاریخ ماہ شعبان سنہ تیرہ ہجری کو واقدی نے حمد اسد سے بیان کیا ہے

کر لیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال و لشکر کو اپنے اختیار مین اور آگاہ کیا مسلمانون کو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرینگے وہ مقابلے اور تلاش دشمن
اور سستی کرینگے بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجھکو پہونچی ہے روایت اس امر کی کہ تھے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ بعد معزولی کے دشمن پر زیادہ شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین خصوصاً حصن ابی القدس کی لڑائی مین واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پوچھا مین نے اوس شخص سے جسنے مجھسے بیان کی ہے کیفیت حصن ابی القدس کی کہ کس جگہ تھا وہ
ملک شام مین کہا اوس شخص نے کہ وہ حصن درمیان عرقہ و طرابلس و مرج السلسلہ کے تھا اور اوسکے سوا جیسے مین ایک دیر اور
اوس دیر مین ایک صومعہ اور اوسمین ایک راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور وہ پڑھا ہوا تھا کتب گذشتہ اور حالات
اگلی امتون کے اور آتی تھی رومی اوسکے پاس بغرض فائدہ لینے کے اوسکے علم سے اور عمر اوسکی زیادہ ایک سو سال سے تھی اور وہ ہر سال اپنے
دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام رومیون کے اور وہ عید شعانین کی تھی پس اکٹھا ہوتے تھے رومی اور
نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کنارون دریا اور مصر کے قوم قبط اور آتی تھی یہ سب اوسکے پاس اور گرد ہوتی تھی اوسکے پس نکلتا اور
ظاہر ہوتا تھا وہ اون لوگون پر اپنے طاق سے اور سکھلاتا تھا اونکو نصائح انجیل کی اور قائم ہوتی تھی اوسکے دیر کے نزدیک ایک بڑی بازار
بعد ایک سال کے اور لاتی تھی لوگ مال و متاع اور سونا اور چاندی اوس بازار مین اور تین دن یا سات دن تک وہان خرید فروخت
ہوا کرتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہین جانتے تھے یہانتک کہ راہ بتلائی اونکو ایک عرب نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ ابو عبیدہ
بن الجراح نے نیکی کی تھی اور امان دی تھی اوسکو اور اوسکے گھر والون کو پس جب متولی ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ملک اونکے
کے کام سے کے ارادہ کیا اوس معاہدی نے کہ تقرب ابو عبیدہ کی حاصل کرے ابو عبیدہ بن الجراح سے اور شاید کہ فتح ہو جاوے دیر اور بازار اونکے ہاتھ
پس آیا وہ سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور وہ اس سوچ اور فکر مین تھے کہ کیا کرنا چاہیے اور کس شہر کا شہرون روم سے قصد کرنا چاہیے
پس کبھی کہتے تھے کہ بیت المقدس کی طرف جاونگا کہ وہ بہترین شہرون روم کا ہے اور وہ کرسی اونکی بادشاہت کی اور اوسی سے
قیام اونکے دین کا اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ جاؤن اور قصد ہرقل کا کرون اور فراغت حاصل کرون اوس سے اور وہ اندیشہ مند تھے
اپنے کام مین ہرقل سے اور کہا کرتا تھا مسلمانون کو واسطے مشورے کے کہ اوسی وقت آیا وہ معاہدی اور تھا وہ نصاری شام سے کہا اوس نے
کہ اے سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا میرے ساتھ بسبب بخشنے خون اور امان کے مجھکو اور میرے لڑکے بالون کو اور مین آیا ہون تمہارے پاس
ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو لوٹینگے مسلمان اور چاہتا ہے اللہ تعالی کہ اوسکو تمہارے واسطے پس اگر فتح دی اللہ تعالی
نے مسلمانون کو اوسپر تو البتہ مالدار ہو جاوینگے لیدا اوسکی حاجت نہ رہیگی کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بیان کر تو کہ یہ
غنیمت کیا چیز اور کہان ہے کہ نہین جانتا ہون مین تجکو مگر نیکو خواہ پس کہا اوس نے کہ اے سردار تحقیق تمہارے برابر [illegible]
کنارہ دریا [illegible] حصن ابی القدس [illegible]
بزرگ [illegible]

اونمین لوگ سب اطراف و جوانب اور دیہات اور دیر دن سے اور قائم ہوتی ہے اوسکے نزدیک ایک بازار کہ ظاہر کیے جاتے ہین اوسمین اچھے کپڑے
اور رخت دیباج کے اور سونا چاندی اور ٹھہرتے ہین لوگ اوسکے نزدیک تین یا سات دن پھر متفرق ہوجاتے ہین اور بہ تحقیق نزدیک آیا ہے وہ وقت
ہونے بازار کا پس اگر بھیجو تم اوسکی طرف ایک لشکر کو جسمین عرب کے لوگ ہون کہ جانتے ہین اوس بازار پر دھاوا کرین اوسکی وہان کے لوگ بیخوف
اور مطمئن ہونگے پس لے لیوین گے مسلمان سب مال جو بازار مین ہوگا اور باندھ لین گے مردون کو اور پکڑ لین گے عورتون کو اور اونکی
اولاد کو اور ہوگا یہ معاملہ باعث سستی مشرکین اور حاصل ہونے مال غنیمت کا مسلمین کے واسطے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے
یہ حال بہت خوش ہوے با امید اسکی کہ واقع ہو وہ بات جو معاہدی نے ظاہر کی ہے اور پوچھا اوس سے کہ ہمارے اور دیر کے بیچ مین کسقدر
مسافت ہے اوسنے کہا کہ دس فرسخ ایک دن کی راہ ہے واسطے جلد چلنے والے کے پھر پوچھا کتنے دن باقی ہین بازار کے جمع ہونیکو اوسنے کہا
کہ تھوڑے دن ہین پھر پوچھا کہ آیا کوئی حامی بھی اونکا رومیون سے ہے اوسنے کہا کہ نہین مشہور ہوا ہے یہ معاملہ بازار وغیرہ کا بادشاہ
کے شہرون مین اسواسطے کہ ہرقل بادشاہ کی ہیبت اونکے نزدیک بہت ہے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال پوچھا
کہ آیا قریب دیر کے کوئی شہر شام کا ہے اوسنے کہا ہان اے سردار قریب بازار قوم کے ایک شہر ہے جسکا نام طرابلس ہے اور وہ شہر فرضہ
شام کا اور اوسی کی طرف کشتیان ہر جگہ سے آتی ہین اور اوس شہر مین ایک بطریق بڑا لشکر رکہتا ہے کہ دیدی ہے بادشاہ نے بطور جاگیر کے
وہ زمین اوسکے حصے مین بسبب غرور ہونے اوسکے اور وہ نہین آتا ہے بازار مین اور مین نہین اقرار کرسکتا ہون تمسے اس بات کا
کہ کوئی رومی اس بازار کا حامی ہے مگر یہ کہ اب حامی ہوجاوے بسبب خائف ہونے اونکے تمسے اور اگر روانہ ہووین اے مسلمانون بجانب
دیر اور بازار کے ہر آئینہ امید رکھتا ہون مین فتح اور حصول مال غنیمت کی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے مسلمانون سے کہ اے لوگو کون شخص تم مین سے ہبہ کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے اور روانہ ہوگا اوس لشکر کے ساتھ جسکو مین
اس بازار کیطرف بھیجونگا پس شاید اللہ تعالی مدد کرے اوسکی اور ہووے یہ امر فتح واسطے مسلمانون کے راوی نے بیان کیا ہے کہ سکوت کیا
مسلمانون نے اور نہین جواب دیا اونکو کسی نے پس دوبارہ پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور نہین ارادہ کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اپنے کلام سے مگر خالد بن الولید کو اور براہ شرم اونکو خاص مخاطب نہین کیا پس خاموش رہے خالد بن الولید اور کچھ کلام نہین کیا
پس اوٹھہ کھڑے ہوے سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے درمیان لوگون سے ایک شخص جوان سبزہ آغاز اور یہ تھے جوان عبد اللہ بن
جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور تھین والدہ اونکی اسماء بنت عمیس الخثعمیہ اور باپ اونکے جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو غزوہ تبوک مین شہید ہوے
اور ہاتھ اونکے کاٹ ڈالے گئے تھے اور چھوڑا تھا اونہون نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو کم سن پس نکاح کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ساتھ
اسماء بنت عمیس کے اور کفالت اور پرورش کی حضرت صدیق نے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کی پس جب بڑا ہوا عبد اللہ
بن جعفر طیار کا کہتے تھے وہ اپنی ماں سے کہ اے مان تمہارے باپ نے کیا کام کیا پس کہتی تھین وہ کہ اے بیٹے اونکو رومیون نے شہید کیا پس
کہتے تھے عبد اللہ کہ اگر مین جیتا رہا تو بدلا اپنے باپ کا لونگا پس جب وفات پائی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما بجانب شام کے اوس لشکر مین جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ

ابن انیس الجہنی کے ساتھ بھیجا تھا اور عبداللہ بن جعفر طیار مشابہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صورت اور سیرت میں اور یہ بھی
اور جوانمرد تھے پس جب کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہ کون شخص تم میں کا جائیگا بجانب ان [illegible] پس اوٹھ کھڑے ہوئے
عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور کہا کہ اے امین الامتہ میں بھیجا ہوں اوس شخص کا اس لشکر میں جسکو تم بھیجا چاہتے ہو
پس خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اونکے اوٹھ کھڑے ہونے اور آمادگی سے اور منتخب کیا اونکے ساتھ کیواسطے لوگوں کو مسلمانوں سے اور
شہسواران و جوانوں کو اور کہا عبداللہ بن جعفر طیار سے کہ تم سردار ہو اور بیٹے ہو اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طیار کیا
اونکے لیے ایک نشان سیاہ رنگ فتح کا اور سپرد کیا اونکو اور تھا یہ گروہ پانچ سو سواران کا کہ بعض ونمیں کے اہل بدر سے تھے اور منجملہ
ہمراہیان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے ابوذر غفاری اور عبداللہ بن ابی اوفی اور عامر بن ربیعہ اور عبداللہ
بن انیس الجہنی اور عبداللہ بن ثعلبہ اور عقبہ بن عبد السلمی اور واثلہ بن الاسقع اور سہیل بن سعید اور سعد بن مالک سہمی اور
عبداللہ بن بشر السلمی اور سائب بن زید اور انس بن [illegible] اور محمد بن ربیع ابن سراقہ اور عمرو بن النعمان الجمرا اور یہ
یہ بدری اور سالم بن واقع اور یہ بھی بدری تھے اور جابر بن مسروق النخعی اور یہ بھی بدری تھے اور رفاعہ بن خزعل اور یہ بھی
بدری اور ناجی بن معاذ الاسلمی اور یہ بھی بدری تھے اور مثل ان لوگوں کے اور بھی رئیس تھے رضی اللہ عنہم واقدی رحمۃ اللہ
نے بیان کیا ہے کہ جب جمع ہوئے پانچ سو سوار تحت نشان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے نہیں تھے اونمیں کوئی
مگر وہ کہ حاضر ہوئے تھے بدر میں اور دوڑے ہوئے تھے معرکوں اور لڑائیوں میں نہیں پیٹھ پھیرتے تھے اور نہیں میل کرتے تھے بجانب
فرار کے پس جب قصد کیا اونہوں نے روانگی کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما سے کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تاخت تاراج کرو تم قوم کو مگر پہلے دن میں ایام قائم ہونے بازار کے پھر رخصت کیا اونکو روانہ ہوئے وہ لوگ
واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہے کہ تھا میں بیچ لشکر ہمراہی عبداللہ بن جعفر طیار کے اور واقع ہوئی روانگی ہماری دمشق سے
بجانب دیر ابی القدس کے نصف مہینے شعبان کی رات میں اور روشنی چاند کی زیادتی میں تھی اور میں بجانب پہلوی عبداللہ
بن جعفر کے تھا پس کہا اونہوں نے کہ اے ابن الاسقع کیا اچھی چاندنی اس رات کی ہے میں نے کہا کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے یہ رات نصف شعبان کی بڑی برکت کی رات ہے پس کہا اونہوں نے کہ سچ ہے اس رات میں لکھی جاتی ہے موت اور
روزی بخشے جاتے ہیں گناہ اور میرا ارادہ اس شب میں بیداری کا تھا پس کہا میں نے کہ یہ ہمارا چلنا بہتر ہے قیام سے اور اللہ تعالی
بہت دینے والا بخشش کا ہے اونہوں نے کہا سچ کہتے ہو تم پس چلے ہم وہ تمام رات صبح تک پس صبح کی ہماری ساتھ اور راہبر معاہدی نے
ایک بڑے پہاڑ پر پس اسی حال میں کہ چلے جاتے تھے ہم کہ دفعتہ پہونچے ہم قریب صومعہ ایک راہب کے اور وہ ہمارے داہنے جانب راہ کے
تھا پس پھرے عبداللہ بن جعفر اوسکی طرف اور ہم لوگ بھی اونکے ساتھ اوسکی طرف چلے پس نکل آیا راہب صومعہ سے ہمارے پاس
اور وہ ایک بوڑھا بالوں کی بڑی تھا پس دیکھتا تھا وہ ہماری تامل کی نگاہ سے اور پوچھا کہ تم کون ہو ہم نے کہا کہ اہل عرب ہیں پس کہا آیا تم
گروہ محمدی ہو ہم نے کہا ہاں پس بتامل نگاہ ایک ایک کو ہم میں سے وہ دیکھتا تھا پھر دیر تک دیکھتا رہا بجانب عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما

کہ کسقدر ہین وہ لوگ جو تیری انداز نگاہ مین ہین پس کہا اوسنے کہ ہزار ہین تو زیادہ تیس ہزار سے عوام الناس رومی اور اہل قوم اور نصاری
اور قبیلے بہت کے اور یہودی اہل سواد اور اہل بارقہ اور تنصرہ ہین اور وہ جو تعداد لڑائی کی رکہتے ہین اونکی تعداد پانچہزار سوار ہے اور کیکہ لشکر تمہارا
اونکے مقابلے کی نہین ہے اور اگر بہاگتے ہین کہ وہ تو اور لوگ شامل اونکے یکجا ہو جاوینگے اسواسطے کہ شہر اونکے نزدیک ہین اور تمہاری جمعیت
تہوڑی اور فریاد رس تمسے دور ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ دشوار گذرا یہ حال مسلمانون پر پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے
کہ اے گروہ مسلمانون کے کیا کہتے ہو تم اس امر مین مسلمانون نے کہا رای یہ ہے کہ ہم اپنے تئین معرض ہلاکت مین نہ ڈالین جیسا کہ
ہمکو ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین حکم دیا ہے اور پہر چلین ہم سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور اللہ تعالی
نہ رائیگان کریگا ہمارے اجر کو پس جب سنا عبد اللہ بن جعفر نے قول مسلمانون کا کہا اونسے کہ مجکو تو یہ ڈر ہے کہ اگر مین پہر جاؤنگا
تو لکہیگا اللہ تعالی میرے تئین بہاگنے والون مین اور مین واپس نجاونگا یہ کہ ظاہر کرون مین کوئی عذر اللہ تعالی کے نزدیک پس جو
شخص قوت رکہتا ہے دیکہا چاہے اجر اوسکا اللہ تعالی کے ذمے ہے اور جو پہر جاویگا پس نہین سرزنش ہے اوسپر پس جب سنا مسلمانون نے یہ کلام
عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا در باب خرچ کرنے اپنی جان کے اللہ کی راہ مین شرما گئے اونسے اور منظور کیا اونکی رای کو اور کہا کہ کرو تم
جو ارادہ رکہتے ہو اسواسطے کہ نہین نفع کرتی ہے احتیاط امر قضا سے پس خوش ہوے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اونکی قبولیت سے
پہنا اوس وقت اونہون نے اپنی زرہ کو اور رکہا سر پر خود کو اور مضبوط باندہا کمر کو پٹکے سے اور گردن سے لٹکایا اپنے باپ کی تلوار کو اور
سوار ہوے گہوڑے پر اور لیا نشان اپنے ہاتہ مین اور حکم کیا مسلمانون کو واسطے ساختگی سامان لڑائی کے پس پہنین مسلمانون نے
زرہین اپنی اور لٹکائے ہتہیار اور سوار ہوے اپنے گہوڑون پر اور کہا راہبر سے کہ چل تو ہمارے ساتہ قوم کیطرف پس قریب نزدیک گیا تو
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ساتہ تعجب کو واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہے کہ دیکہا مین نے راہبر کو کہ
چہرہ اوسکا زرد ہو گیا اور بدل گیا تہا رنگ اوسکا اور کہا اونسے کہ چاہو تم اپنی رای سے مجہپر تمہارے اس کام مین کچہ الزام اور
ننگ گیری نہوگی ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکہا مین نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ مہربانی
اور ملاطفت کرتے تہے راہبر کے ساتہ یہانتک کہ چلا وہ اونکے سامنے ہو کر راہ بتلاتے ہوے جانب قوم کے ایک ساعت پہر ٹہر گیا وہ اور
کہا اونسے کہ ٹہر جاؤ تم لوگ نزدیک پہونچے ہو تم قوم سے پس ہو تم اپنی جگہون مین پوشیدہ ہو کہ صبح ہونے تک پہر تاخت و تاراج
کرو تم قوم کو واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہے کہ رات گذرانی ہمنے اوسی حالت پوشیدگی مین اور ہم مانگتے تہے اللہ تعالی
سے کشود کار کو اور مار دشمنون پر پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑہائی مسلمانون کو عبد اللہ ابن جعفر رضی اللہ عنہما نے
اور جب فارغ ہوے وہ نماز سے مسلمانون سے کہا کہ کیا رای ہے تمہاری تاخت کرنے قوم مین پس عامر بن ربیعہ نے کہا کہ مین ایک رای
تم سب کو بتلاؤن کہ اوسکے موافق عمل کرو مسلمانون نے کہا کہ بیان کرو تم عامر بن ربیعہ نے کہا کہ رای یہ ہے کہ چہوڑ دو قوم کو
خرید اور فروخت مین اور دیکہنے اور دکہانے مال مین پہر جا پڑو تم اونپر بسبب غفلت کے پس پسند آیا سب اور بہتر جانا مسلمانون نے
اونکی رای کو اور صبر کیا وقت قائم ہونے بازار تک پہر نکالا اونہون نے تلوارون کو میان سے اور چڑہایا کمانون کو اور زبان لیا

نیزون کو اور عبد اللہ بن جعفر اونکی آگی تھی اور نشان اونکی ہاتھ مین تھا پس جب نکلا آفتاب قصد کیا عبد اللہ بن جعفر نے
مسلمانون کی طرف اور کیے اونکی پانچ گروہ ہر گروہ مین ایکسو سوار تھے اور ہر ٹکڑی پر ایک شخص واقفکار کو سردار مقرر کیا اور
کہا کہ ہر ایک گروہ تم مین کا ایک جانب بازار لیلیوی اور نہ مشغول ہو تم لوٹ پاٹ مین ولیکن مارو اور رکھو تم تلوارون کو اونکے
سرون پر پھر کہلکر آگی ہوے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نشان لیے ہوے اور چلکر ظاہر ہوے قوم پر پس دیکھا قوم کو پھیلی ہوئی
زمین مین مثل چیونٹیون کی بسبب کثرت کی اور گھیرے ہوے تھی ایک جماعت کثیر دیر راہب کو اور وہ اپنی دیر سے نکالی ہوے
لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتا تھا اور سکھلاتا تھا علم اونکو بلا کی کہ اور وہ لوگ اوسکی طرف ٹکٹکی لگائی دیکھ رہی تھی اور
لڑکی بادشاہ کی دیر مین اوسکی نزدیک تھی اور بطارقہ اور اولاد اونکی کپڑی دیباج کے پہنے تھے اور اوسکو اوپر زرہین اور جوشن
اور پہنے ہوے تھے اور منتظر اوسکی آنیکی اپنے پاس تھی اور احتیاط کو اونہون نے چادر اپنی گردانی تھی گویا کہ وہ منتظر تھے کسی شور اور
آواز کی اپنے سامنے سے یا کسی چیخ کی جو آوے گی اونپر اور دیکھا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے یہ سب معاملہ پس قصد ناک کیا اونکو اس حال
نے پیچ کا مسو قوم کی اور پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے قبل حملہ کے کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حملہ کرو تم برکت دیوے اللہ تعالے
تم مین تمکو کرکے حاصل ہووے غنیمت اور خوشی پس وہ فتح اور سلامتی ہے اور ہوگی یکجائی دیر راہب کی پاس اور اگر ہووے اوس کے
اور امر اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے پس وعدہ گاہ ہماری اور تمہاری بہشت ہے اور ملاقات ہماری نزدیک حوض پیغمبر کے
چچا کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی پھر جنبش دی اونہون نے نیزون کو اور حملہ کیا طرف مشرکین کی اور ہر سوار
ساتھی اونکی گرد اونکی تھے اور اونکی حملے کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور اونمین سابق الایمان لوگ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تھے اور طلب کیا عبد اللہ بن جعفر نے اوس جگہ کو جہان مجمع عظیم تھا پس درآئے اونمین اور مارتے تھے اونکو کبھی تلوار سے
اور کبھی نیزے سے اور مسلمان بھی اونکے پیچھے حملے مین شریک تھے اور سنی رومیون نے آواز تہلیل اور تکبیر مسلمانون کی پس
یقین کیا اونہون نے اس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا آپہونچا اونپر اور وہ اوسیکی راہ دیکھتے تھے اپنے کام مین بیدار اور سوداگر
اور بازاریون کا یہ حال ہوا کہ دوڑے وہ اپنے ہتھیارون کیطرف اور بجانب بازرکھنے مسلمانون کے اپنی جانون اور مالون سے
اور لیے اونہون نے تلوارین اور عمود اور پھرے بجانب مسلمانون کے مثل پھرنے شیر شکاری کی پس طلب کیا اونہون نے
صاحب نشان مسلمانون کو اور تھا مسلمانون کے ساتھ سوائے اوس نشان کے جو عبد اللہ بن جعفر کے پاس تھا پس گھیر لیا
اونہون نے نشان کو ہر طرف سے اور قائم ہوئی اور جم گئی لڑائی اور بلند ہوا غبار اور گھیر لیا اونہون نے مسلمانون کو ہر طرف سے
پس تھے مسلمان اونمین مگر مثل سپید تل کے پوست مین اونٹ سیاہ کی اور نہین پہچانتے تھے اصحاب عبد اللہ بن جعفر کے
ایک دوسرے کو اپنی جماعت سے مگر ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور ہر شخص کو اپنی ذات سے کام تھا اور باز رہا تھا دوسرے سے [illegible]
بن ابراہیم بن عبد العزیز بن ابی اویس نے جو سابق الایمان صحابہ حضرت سے تھے بیان کیا ہے کہ حاضر ہوا تھا مین لڑائی حبشہ
مین ساتھ جعفر بن ابی طالب کے اور حاضر ہوا تھا مین بدر اور احد اور حنین کی لڑائیون مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو پس کہا تھا مین نے کہ ایسے معرکے کبھی نہین دیکھنے مین آوینگے پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
غمگین ہوا مین اوس سانحے سے اور نہ ٹھہر سکا مین مدینہ منورہ مین بعد وفات آپکی اور چلا گیا مین مکہ معظمہ کو اور اقامت
اختیار کی وہان پس عتاب کیا گیا مین خواب مین بسبب باز رہنے اور بچھڑ جانے اپنے کے جہاد سے پس روانہ ہوا مین بجانب
ملک شام کے اور حاضر ہوا تھا مین وہان اور تھین میرے ساتھ زوجہ میری ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بن العاص پس
آیا مین ملک شام مین اور حاضر ہوا تھا مین لڑائی اجنادین اور سریہ خالد بن الولید مین بجانب توما اور ہربیس کے
اور حاضر ہوا تھا مین سریہ عبداللہ ابن جعفرؓ مین اور تھا مین اونکے ساتھ دیر ابی القدس پر پس بھولا دیا مجکو دیر ابی القدس کے
واقعے نے اون لڑائیون کو جنمین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین موجود تھا اور کیفیت یہ گذری کہ دیکھا مین نے
رومیون کو جسوقت حملہ کیا ہمنے اونکی جماعت کثیر ہے اور گمان کیا ہمنے کہ اونکے سوائے اور کوئی نہین ہے اور نہ کوئی جماعت پوشیدہ بطور
گھات کے ہے کہ دفعتہً نکلی ایک بڑی جماعت اونکی گھات سے پس دیکھا ہمنے اونکے قدون کو بڑا مہیب اور زرہین پہنے ہوئے تھے نہین
دکھائی دیتی تھی اونکے جسم سے کوئی چیز سوائے پتلی آنکھون کے اور بلند تھین آوازین اونکی اور اونکے گھوڑون کی ٹاپون کی وقت
حملہ کرنیکے پس دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ چھپ گئے اونکے بیچ مین اور نہین سنتا تھا مین مگر آوازون کو ایکبار پھر بلند
ہو جاتی تھین آوازین پس کہتا تھا مین کہ ہلاک ہوئے مسلمان پھر دیکھا مین نے نشان کو بلند عبداللہ بن جعفر کے ہاتھ مین
پس خوش ہوا مین اوسکے دیکھنے سے اور عبداللہ بن جعفرؓ نشان لیے ہوئے لڑتے تھے اور حملہ کرتے تھے مشرکین پر پس نہین دیکھا
دوسرا شخص جہاد اور کوشش کرنیوالا ہمسن اونکا اور برابر قائم تھی لڑائی اور جہانتک بڑھتی جاتی مدت لڑائی کی بڑھتی تھی
گرمی اوسکی اور بلند ہوتی تھی گرد اوسکی اور شعلہ زن تھی آگ اوسکی اور تھے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما قوم کے بیچ مین اور وہ
لوگ اونکے اور اونکے ساتھیون کے گرد تھے مثل حلقہ دائرہ کے پس اگر عبداللہ بن جعفر حملہ کرتے تھے داہنے جانب کو مین بھی حملہ کرتا تھا
داہنے جانب کو اور اگر حملہ کرتے تھے وہ بائین طرف کو مین بھی حملہ کرتا تھا بائین طرف کو اور برابر ہم لوگ لڑتے رہے تھے یہانتک
کہ تھک گئے بازو اور سست ہو گئے شانے ہمارے اور دشوار دکھائی دیا معاملہ اور سخت گذرا اوسپر صبر کرنا اور پالیا اونکو عاجزی اور زاری نے
اور پیٹھ پھیری دشمن نے اور رخنہ دار ہو گئی تلوار عبداللہ بن جعفرؓ کی اور قریب تھا کہ ٹھہر جاوے اور گر پڑے گھوڑا اونکا اونکے
نیچے سے پس پناہ لی اونہون نے مع اپنے ساتھیون کے ایک جگہ مین تا کہ یکجا ہووین لوگ اونکے پاس پس دیکھا مسلمانون نے نشان کو
اور قصد کیا اوسکی طرف اور سب خستہ بازو تھے بسبب کثرت جنگ کے پس تنگی کی عبداللہ بن جعفرؓ کی زرہ نے اونپر بسبب اوس معاملے کے
اور مین سمجھتا تھا اونکو اپنی ذات کیواسطے اوسقدر جتنا کہ مسلمانون کیواسطے تھا پس التجا کی اونہون نے اپنے کام مین اللہ کی طرف اور
حوالہ کیا اپنے کام کو علام الغیوب پر اور اوٹھایا اپنے دونون ہاتھون کو آسمان کیطرف اور کہا اونہون نے اپنی دعا مین یہ کلمات
یَا مَنْ خَلَقَ خَلْقَهُ فَاَحْسَنَ خَلْقَهُمْ وَاَبْلٰى بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ وَجَعَلَ ذٰلِكَ مِحْنَةً لَهُمْ اَسْاَلُكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
اِلَّا جَعَلْتَ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا فَرَجًا وَمَخْرَجًا پھر رجوع کیا طرف لڑائی کی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے اونکی ہمت مین اونکے

نشان کے نیچے پس اللہ کیواسطے تھی نیکوکاری ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کہ مدد دی اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے چچا کے بیٹے کو اوساون اور جہاد اور کوشش کی اونکے سامنے عمرو بن ساعدہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا میں نے ابوذر غفاری
رضی اللہ عنہ کو کہ باوصف زیادہ ہونے سن کے تلواریں مارتے تھے رومیوں پر اور آملتے تھے اپنی قوم میں اور حملوں کے وقت اپنا نام
لیتے اور کہتے کہ ابوذر ہوں اور مسلمان بھی کام کرتے تھے مثل اونکے کام کے یہانتک کہ آگئے اور آپہونچے دل اور کلیجے دشمنوں تک اور جا بجا مانو
نے عہد ہی جگہ اونکی قبروں کی ہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے عبد اللہ بن انیس سے کہا عبد اللہ بن انیس نے
کہ دوست رکھتا تھا میں جعفر رض کو اور اونکی اولاد سے عبد اللہ کو پس جب وفات کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی بان
اسما بنت عمیس کو ملال اور غمگین اور بیزار جانا اونکو حالت رنج میں دیکھنے کو اور تھے ابو بکر صدیق رض چچا جعفر رضی اللہ عنہما والد عبد اللہ
کے اور بہت دوست رکھتے تھے عبد اللہ کو پس اجازت کی عبد اللہ بن جعفر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واسطے جانے ملک شام کے اور
کہا مجھسے کہ اے ابن انیس رض خواہش رکھتا ہوں میں شام کے جانے اور جہاد کرنیکی پس ساتھ دو تم ہمراہ میں نے کہا کہ ہاں میں ہمراہ ہونگا
پس رخصت ہوے ہم عبد اللہ اپنے چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں سے اور روانہ ہوے ہم بارادہ ملک شام
کے اور ہمارے ساتھ بیس سوار تھے اور قوم آزاد سے تھی یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک میں پس کہا عبد اللہ نے کہ اے ابن انیس رض آیا جانتے ہو تم
جگہ شہید ہونے باپ کی میرے کہا ہاں قبر اونکی موتہ میں ہے اونہوں نے کہا کہ خواہش رکھتا ہوں میں کہ دیکھوں اوس جگہ کو پس چلے ہم
یہانتک کہ آگئے ہم اونکے باپ کی قبر اور اوس جگہ پر جہاں لڑائی ہوئی تھی اور قبر پر اونکے پتھر تھے جو قوم کلب نے واسطے تبرک کے رکھے تھے
پس جب دیکھا عبد اللہ نے قبر اپنے باپ کو اوتر پڑے وہاں اور گرے قبر پر اور روئے پھر دعا رحمت مانگی اونکے واسطے اور قیام کیا ہم
قبر کے پاس تا وقت صبح دوسرے دن کے پس جب کوچ کیا ہم نے دیکھا میں نے عبد اللہ بن جعفر کو کہ روتے تھے اور چہرہ اونکا مثل رنگ
زعفران کے ہو گیا تھا پس پوچھا میں نے سبب اوسکا پس کہا اونہوں نے کہ میں نے رات اپنے باپ جعفر رض کو خواب میں دیکھا
اور وہ دو کپڑے سبز پہنے ہوے تھے اور اونکے دو پر تھے اور اونکے ہاتھ میں ایک تلوار برہنہ خون آلودہ تھی پس دی اونہوں نے
وہ تلوار مجھکو اور کہا کہ اے بیٹے لڑو تم ساتھ اس تلوار کے دشمنان خدا اور اپنے دشمنوں سے اور نہیں ہے بیچ میں آج تیرے کو
جبکہ تم ... ہوا میں سے کے اور گویا میں لڑتا ہوں ساتھ اوس تلوار کے یہانتک کہ ٹکڑے دار ہو گئی وہ تلوار
پھر کہا عبد اللہ نے ... پس نے کہا ہے کہ روانہ ہوے ہم یہانتک کہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر میں بمقام دمشق
کے پس بھیجا اونہوں نے عبد اللہ کو اپنے اس سریہ کا سردار مقرر کر کے بجانب بیت المقدس کی پس جب دیکھا میں نے یہ واقعہ
اونکا اور رومیوں کے بیچ میں کہا میں نے اپنے دل میں کہ قریب ہے کہ سچی ہو نیند عبد اللہ ابن جعفر رض پس روانہ ہوا میں مثل برق
کے اور آیا میں ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر میں پس کہا اونہوں نے کہ خوشخبری ہے اے بیٹے انیس رض کی یا نہیں پس کہا میں نے
کہ بھیجو تم مسلمانوں کو بجانب مدد ہی عبد اللہ بن جعفر کے پھر بیان کیا میں نے سب حال لڑائی کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
نے انا للہ وانا الیہ راجعون تمام رنج اور افسوس کا ہے اگر ہلاک ہو عبد اللہ بن جعفر اور ساتھی اونکے تیرے نشان کے نیچے

ای ابا عبیدہ رضہ اور یہ پہلا معاملہ ہی تیری سرداری مین پہر متوجہ ہوی وہ بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور کہا کہ درخواست
کرتا ہون مین تجسے بواسطہ خدا کی کہ جانا تم عبید اللہ مین کہ تمہین لائق اور باسامان ہو انجام اس کام کیواسطی پس کہا خالد
بن الولید نی کہ مین ایسا ہی کرونگا قسم ہی خدا کی اگر چاہا اللہ تعالے نے اور مین تمہاری حکم کا منتظر تھا پس کہا ابوعبیدہ
بن الجراح نی کہ مین نی عزم کی تھی تجسی خالد بن الولید نی کہا قسم ہو خدا کی کہ اگر سردار مقرر کرین مجہپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
لڑکے کو تو اطاعت کرونگا مین اوسکی پس کیونکر مخالفت کرسکتا ہون مین تجسی حالانکہ تم مقدم ہوا ایمان مین مجہسے اور آگے ہو
تم بسبب اپنی ایمان لانیکے اور ملگئی ہو سابقین مین اور جلدی کی ہی تمنی نسبت اختیار کرنی دین اسلام کی اور ملگئی ہو جلدی
کرنیوالون مین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی تمہارا نام امین رکھا تھا پس کیونکر سبقت کرسکتا ہون مین تجسی اور کسطرح
پہونچ سکتا ہون تمہاری مرتبی کو قسم ہی خدا کی کہ شمشیر زنی کی ہی مین نی مسلمانون کی سامنی مدت تک اور اب گواہ کرتا ہون مین
تمکو اس بات پر کہ وقف کیا ہی مین نی اپنی ذات کو اللہ کی راہ مین اور قریب تر ظاہر کرونگا مین حال اپنی جان بازی کا
امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کہ میری نسبت کہا اونہون نی کہ مین نہین ارادہ کرتا ہون جہاد کا مگر واسطی ملنی نام کی
پس قسم ہی خدا کی کہ نہین خواہش کی مین نی کبھی امارت اور سرداری کی پس جس وقت معلوم ہوئی یہ گفتگو خالد بن الولید کی مسلمانونکو
اور ابوعبیدہ بن الجراح نی کہا کہ ای ابا سلیمان روانہ ہو تم اور جا ملو اپنی مسلمان بھائیون مین پس اوٹھ کھڑی ہوی خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ مثل شیر کی اور گئی اپنی اسباب کیطرف اور پہنی زرہ مسیلمہ کذاب کی جو بروز لڑائی یمامہ کی اونکو ملی تھی اور رکھ لیا خود کو
سر پر اور حمائل کرلیا تلوار کو گردن مین اور جا بیٹھی گھوڑی کی زین پر اسطرح جیسے کہ گویا وہ مثل کوہ کی تھی اور فرس عربی تھی اور پکار کر کہا
لشکر زحف کو کہ چلو بجانب شمشیر زنی کی پس قبول کیا اون لوگون نی اونکی پکار کو اور جلدی کی پیادہ مثل چیونٹیون کی جنگل مین پر اونہون
والیون نی اور دوڑی بجانب خالد کی اور لیا خالد بن الولید نی نشان کو اپنی ہاتھ مین اور جنبش دی اور رکھ لیا اوسکو اپنی رکاب مین
اور پکارا ہو کہا کہ دراونکی اگر لشکر زحف کا سر ہی اور رخصت ہوی مسلمانون سے اور سلام کیا خالد بن الولید نی مسلمانون پر اور عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اونکو راہ بتلا دی تہورا وقفہ بن عمیرہ الہلالی نی بیان کیا ہی کہ تھا مین اوس دن ہمراہیان خالد
بن الولید کی اور بہت کوشش کی تہی چلنی مین اور خالد ... رہا تھا ... راہ ... نظر ...
آفتاب کی قریب پہونچی ہم قوم کی ... ... کی ... اور ... مین آگئی ... مسلمان ...
پس خالد بن الولید نی کہا کہ ای ابن انیس کس جانب مین تلاش اور طلب کرون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چچا کی
بیٹی کو پس کہا ابن انیس نی کہ عبد اللہ بن جعفر نی وعدہ کیا تھا اپنی ساتھیون سے یہ کہ مین اور ... ہو وین ... کی
پاس یا وعدہ گاہ اونکی ... پس دیکھا خالد بن الولید نی بجانب دیر کی اور دیکھا اونہون نی نشان اسلامیہ کو عبد اللہ ابن جعفر
کی ہاتھ مین اور نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ زخمی اور عجیب ایک ہوا تھا اور ناامید ہو گئی تھی مسلمان زندگی فانی سے اور طمع اور امید کی تھی
اونہون نی زندگانی دائمی مین اور رہ ہیون نی ڈال رکھی تھی اونپر لڑائی کی سختی اور تیزی زنی اونکو شمشیر زنی کی تو اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما

کہتی تھی اپنے ساتھیون سے کہ لو تم مشرکین کو اور صبر کرو اس گروہ خوار کی لڑائی مین اور جان لو تم کہ تحقیق اللہ دیکھ رہا ہے تمکو اور تجلی
کی ہے تم پر ارحم الراحمین نے پھر پڑھا اونہون نے اس آیت کو کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ
وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مسلمانون کو صبر اور مضبوطی کو دشمنون کی لڑائی مین نہوسکا صبر اونسے
سوای اسکے کہ جنبش دیا نشان کو اور کہا اپنے ہمراہیون سے کہ لو تم قوم تبیح اور زشت کو اور سیراب کرو تم اونکے خون سے تلوارون کو اور
بشارت حاصل کرو ساتھ برآنے حاجت کے ای اہل ستگاری اور خردمندی کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اوسی حالت
مین کہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے سختی مین تھے ناگہان نکلا اونکی طرف لشکر مسلمین اور گروہ موحدین سے
اور گویا تھے وہ مثل مرغان تیز چنگل اور شیرون حملہ آور کے اور ڈوبی تھی وہ لوہے اور زرہون مین اور بلند تھین اونکی آوازین اور
آوازین ہنہناہٹ گھوڑون کی پس جب دیکھا ہمراہیان عبداللہ ابن جعفر نے یہ حال یقین ہوگئی اونکو اپنی ہلاکی کی اور دیکھنے لگے
اوس گروہ کیطرف اور وہ اونکی جانب آتے تھے پس گھبرائے اور ڈرے اور جانا اونہون نے کہ یہ لشکر کافرون کا ہے رومیون سے کہ اونکو مار ڈالنے
اور پکڑنے کو نکلا ہے پس دشوار گذرا اونپر یہ معاملہ پس اوسی حالت مین سنی اونہون نے آواز ہاتف کی کہ کہتا تھا ان الفاظ سے خُذِلَ
الْأَمْنُ وَنُصِرَ الْخَائِفُ يَا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ جَاءَكُمُ الْفَرَجُ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَنُصِرْتُمْ عَلَى عَبَدَةِ الصُّلْبَانِ
اور تحقیق آگئی اور پہونچی تھی دل ور کلیجے مسلمانون کے منہون تک اور کام کیا تھا شمشیر ہای بُران نے اونمین اور اوسیوقت ایک سوار
آگے اوس لشکر کے مثل شیر ڈکارنیوالے کے دکھائی دیا اور اوسکے ہاتھ مین نشان چمکنے والا تھا ساتھ نور کے مثل چمکنے چاند کے پس پکار کر کہا
اوس سوار نے کہ بشارت ہے تمکو ای گروہ مسلمانون کے ساتھ مدد ہلاک کرنیوالے کافرون کے مین خالد بن الولید ہون پس جب سنی
مسلمانون نے آواز اونکی اور گویا تھی وہ دریا کی موجون مین پس جواب دیا اونہون نے خالد بن الولید کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے
پس تھین آوازین اونکی مثل آواز سخت رعد اور ہوای تند کے پھر حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مع لشکر زحف کے
جو کبھی اونسے جدا نہین ہوتی تھی اور رکھا تلوارون کو رومیون کے سرونپر عامر بن سراقہ نے بیان کیا ہے کہ تھا حملہ اونکا
رومیون مین مثل شیر کے بکریون مین پس متفرق کردیا اونکو داہنے اور بائین پر اور ثابت قدمی کی کافرون نے واسطے لڑائی کے
اور باز رکھا مسلمانون کو اپنی جانون اور مالون سے اور خالد بن الولید چاہتے تھے کہ پہونچ جاوین وہ عبداللہ بن جعفر تک
پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب گروہ آنیوالے کے اپنی طرف نہین جانا اونہون نے کہ یہ کیا ہے یہانتک کہ سنی اونہون نے
آواز خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور وہ اظہار اپنی بزرگی اور فخر کا کرتے تھے اپنی ذات اور نسب مین اور سنا اوسکو عبداللہ
بن جعفر نے پس کہا اونہون نے اپنے ہمراہیون سے کہ لو تم دشمنون کو پس تحقیق آئی تمکو مدد آسمان سے پھر حملہ کیا عبداللہ بن جعفر
اور مسلمانون نے ابن الاشقع نے بیان کیا ہے کہ تھے ہم لوگ مایوس اپنی جانون سے یہانتک کہ بھیجی اللہ تعالی نے مدد پس
نہین ہوئی تھی تاریکی شب کی یہانتک کہ دیکھا ہمنے خالد بن الولید کو کہ نشان اونکے ہاتھ مین تھا اور بھگاتے اور چلاتے تھے مشرکین کو
مثل چلانے بکریون کے بجانب چراگاہ کے اور مسلمان قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے اونکو اور واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری ابی ذر غفاری

اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری رضوان اللہ علیہم کی کہ تحقیق لایا تھا اونہون نے شانونکو اونکے پس دی تھی تلوار اونکو
اور قتل کیا تھا رومیون کو ہر طرف مین اور ملاقی ہوے ضرار بن الازور عبد اللہ بن جعفر سے پس دیکھا ضرار نے اونکی طرف اور خون اونکی
زرہ کی آستینون اور بدن پر مثل تکلی کے کلیجی اونٹ کی تھا پس کہا ضرار بن الازور نے کہ فائدہ مند کرے اور جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو
اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس تحقیق لے لیا تمنے بدلا اپنے باپ کا اور سکون اور آرام دیا تمنے اپنے سوزش دل کو پس کہا
عبد اللہ بن جعفر نے کہ یہ کون شخص ہین کلام کرنیوالے اور ہو گئی تھی تاریکی شام کی اور ضرار بن الازور ڈھاٹا باندھے تھے پس کہا اونہون نے
کہ مین ضرار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فراخی اور کشایش ہو تمکو بسبب تمہارے آنیکے
ہماری مساعدت اور مددہی کو عبد اللہ بن انیس نے بیان کیا ہے کہ وہ دونون اسی حال مین تھے کہ آئے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ اور لوگ لشکر رحمت کی اور کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فائدہ مند کرے اللہ اور جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے
کہ اے ضرار بطارقہ حمایت کرنیوالے رومیون کی نزدیک دیر کے ہین بسبب ہونے لڑکی حاکم طرابلس کے اوس مقام مین اور تحقیق گھیر لیا ہے
دیر و راہب کو بازرکھا ہے لوگون کو اوس لڑکی سے اور گھیر لیا ہے ہر طرف سے دلیرون نے اوسکو پس آیا ہو سکتا ہے تمسے اے ابن ازور کہ حملہ کرو
میرے ساتھ ضرار نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اونکو پس نگاہ اوٹھا کر دیکھا اونہون نے
اور تھے اوس وقت دلیران مسلح رومی اور حاکم طرابلس گھیرے ہوے دائین جانب دیر کو باز رکھتے تھے اوس لڑکی سے اور آگ روشن تھی اور
صلیبان چمکتی تھین آگ کی روشنی مین مثل دیوار لوہے کی پس کہا ضرار نے کہ راہ بتلاوے اللہ تمکو پس کیا خوب ہے راہ بتلانیوالے سے تم حملہ کرو
تاکہ حملہ کرون مین ساتھ تمہارے حملہ کی پس حملہ کیا خالد بن الولید نے ایک طرف سے اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے ایک جانب سے اور حملہ کیا
ضرار بن الازور نے ایک طرف سے اور تبعیت کی اونکی لوگون نے اور ڈالا رومیون کو اور بچایا مشرکین نے اپنی جانون کو اور سب سے زیادہ
اور سخت لڑنیوالا اونکا بطریق تھا پس نکلا وہ سے طرف لڑائی کی آگے قوم کے گویا وہ اچھا شیر تھا اور وہ دہنکتا تھا مثل دہنکنے شیر کے
اور قصد کیا اوسنے ضرار بن الازور پر اور حملہ سخت کیا اوسپر اور ضرار تعجب کرتے تھے اوسکی بہادری پر اور دل اور اوسکے قرار پکڑنے سے زین پر
اور اوسکی شدت حملہ اور جنبش اور احتیاط بچانے سے اپنے کو پس ہوشیار ہو گئے ضرار بن الازور اوس سے اور وہ اونکے مقابلہ مین شدید تھا کرتا تھا
اور ہر ایک اون دونون سے طمع اور امید رکھنے والا تھا اپنے ساتھی سے مقابل پر اور اکیلا اور الگ ہو گیا وہ ضرار کے مقابلے مین پس کشادہ ہو گئے
ضرار اوسکے سامنے اور ارادہ کیا اوسنے اور اوسکے ساتھیون نے ضرار کی طلب مین پس قصد کیا ضرار نے ایسی جگہ کی طرف جو صلاحیت رکھتی تھی
اور دوڑانے گھوڑے کی رکھتی تھی پس پھسل کر ٹھوکر کھائی ضرار اور حائل ہوا اوسکے بیچ مین ایک ہیبت ناک اون کی سرنگ تھا بین پس
اوندھا ہو گیا گھوڑا ضرار کا اور جھٹکا کر گر پڑے ضرار زمین پر پھر ضرار نے کرنا چاہی غصے مین آکر قصد اپنے گھوڑے کا کیا اگر کوئی سبیل ہو
کی اونسے نہو سکی پس ٹھہرے اور قائم رہے وہ اپنی جگہ پر اور ڈھال تلوار اونکے ہاتھ مین تھی اور کوشش اور جہاد کرتے تھے اونکے ساتھ بچانے
پیادہ پائی کی اور صبر کیا تھا اونکے مقابلے مین مثل صبر اچھے لوگون کی پس آیا اونپر بطریق رومی اور آگے آکر جا پاکر وار کرے اونپر سو دا اپنے سے
پس جب متصل اونکے آیا اور وار کیا اونپر عمود کا خالی گیا ضرار نے اوسکے وار کو پھر جھپٹے اوسکی طرف مثل جھپٹنے شیر کے پس تنہا ہی کی بطریق کے

گھوڑی نے اوسکے نیچے اور گھٹرا ہوگیا وہ دونوں پانوں کے بل اور اوندھا ہوگیا زمین کیطرف آپس ہوپخا وار عمود کا گھوڑے کی گردن میں
اور گر پڑا بطریق پشت گھوڑی سے اور اوٹھہ کھڑا ہوا اوسکا اسواسطے کہ وہ چھپ گیا تھا گھوڑے کی زین میں پس جلدی کی ضرار نے اوسکے پہنچنے
قبل پہنچنے اوسکے غلاموں کے اور ماری تلوار اوسکی رگ گردن پر پس آواز نرم دی تلوار نے اور چکا گر نہو لی پس اوٹھنا چاہا کافر نے
اور یقین ہوگیا اوسکو اپنی ہلاکت کا پس جھپٹے ضرار اور تھا بغض ہوگئے اوسپر اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے پس پھینک دیا اوٹھا کر اوسکو
ضرار نے اور کرلیا اوسکو اپنے نیچے اور چڑھ بیٹھے اوسکے سینے پر اور تھی ضرار کے پاس ایک چھری میان کی بنی ہوئی اور اوسکو اپنے پاس سے
کبھی جدا نہیں کرتے تھے پس نکالا اوسکو میان سے اور ماری ایک ضرب چھری کی اوسکے سینے میں پس گر پڑا وہ مردہ ہوکر او جلدی
روانہ کردیا اللہ تعالیٰ نے اوسکی روح کو بجانب آگ دوزخ کی پھر جھپٹے ضرار اور لے لیا اوسکے گھوڑے کو اور تھا اوس گھوڑے پر جڑاؤ زیور
سونے اور چاندی کا جسکی قیمت کثیر تھی پس جب سوار ہوئے ضرار گھوڑے پر تکبیر کہی اونہوں نے اور حملہ کیا رومیوں پر پس متفرق کردیا
اونکو دائیں بائیں اور جب فراخی اور کشادگی حاصل کی ضرار بن الازور نے اگے دشمن خدا کے مالک ہوگئے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما
دیبا کے اور جو کچھ اوس میں تھا اور گھیر لیا اوسکو مسلمانوں نے پس نہیں لی اونہوں نے اوسمیں سے کوئی چیز اوس وقت تک کہ پھری خالد
بن الولید رومیوں کے تعاقب سے اور صورت یہ گذری کہ خالد بن الولید نے تعاقب کیا تھا اونکا ایک بڑی نہر تک جو اونکے اور طرابلس کے
بیچ میں تھی اور رومی جانتے تھے اوسکی راہ کو پس اوتر گئے وہ لوگ پار اوسکے اور ٹھہر گئے خالد بن الولید اور واپس آئے اپنے ساتھیوں
کی طرف پس پایا اونکو اسحال میں کہ مالک ہوگئے تھے وہ دیبا کے اور دیکھا غنایم کو اور جو چیزیں متاع اور اقسام پارچہ اور طعام سے
بازار میں تھی **واثلہ نے بیان** کیا ہے کہ جمع کیا ہمنے اوس سب مال کو پالانوں میں اور کھانے کی اچھی چیزیں کھانیکی اونکالا
مسلمانوں نے اون اشیاء کو جو دیبا میں تھیں قسم قسم ظروف اور چاندی اور جانور وغیرہ سے اور نکالی گئی اوسمیں سے حاکم کی لڑکی اور
اوسکے ساتھ چالیس لڑکیاں تھیں اور زیور اور کپڑا تھا اور بار کیا اور سوار کرلیا سبکو براذین اور خچروں پر اور پھر کر روانہ ہوئے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غنیمت اور بہت مال کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ شمار کی گئی یہ لڑائی
تین شخصوں کے نام سے عبداللہ بن جعفر سردار اوسکے تھے اور عبداللہ بن انیس پہونچنیوالے اور خبر دینے والے اور خالد بن الولید کمک
کرنیوالے اوسکے تھے اور خالد بن الولید کو اس لڑائی میں بہت مشقت سے سامنا ہوا تھا اور زخم رنج دہندہ اونکے جسم میں پہونچا تھا پس
جب آنے ہوئے اوس مقام سے آئے وہ بجانب راہب کے اور آواز دی اوسکو پس کلام کیا اوسنے پھر دوبارہ پکارا اور دھمکایا اوسکو پس
نکلکر آیا وہ اونکے پاس اور کہا کہ جو کچھ کہنا ہو کہو تم پس قسم ہے حق مسیح کی کہ ہر آئینہ مطالبہ کریگا تم سے مالک اس آسمان کا ساتھ خون
مقتولین کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیونکر مطالبہ کریگا وہ ہمسے حالانکہ ہم مامور ہیں اس امر پر کہ لڑیں اور جہاد کریں تم سے اور
وعدہ کیا گیا ہے ہمسے اس امر پر ثواب کا قسم ہے خدا کی کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے کہ نہ متعرض ہون ہم تمسے ہر آئینہ تجھے تو مار لیتا
تجکو تیرے صومعہ سے اور مار ڈالتا تجکو تیغ سے پس چپ ہو رہا راہب اور روانہ ہوئے خالد بن الولید ساتھ مال غنیمت کے یہانتک کہ پہونچے دمشق میں
اور ابو عبیدہ بن الجراح منتظر تھے اونکے آنے کے پس جب دیکھا اونہوں نے غنایم کو بہت خوش ہوئے وہ اور مسلمان ہمراہی اونکے اور استقبال کیا

ابوعبیدہ بن الجراح نے اونکا اورسلام کیا خالدبن الولید پر اورشکریہ اونکا ادا کیا اورسلام کیا مسلمانون اورعبداللہ بن جعفر
رضی اللہ عنہما پر اور آئے اپنی جگہ مین اور پانچوان حصہ جدا کیا مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی غنایم مسلمانون کو اور دیا ضرار بن
الازور کو گھوڑا البطریق کا مع زین اوسکی اور جو کچھ تھا اوسپر زیور جڑاؤ سونے اور چاندی کا پس لائے ضرار بن الازور وہ سب اپنی بہن
کے پاس راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے اونکی بہن کو کہ نکال لیے تھے اونہون نے نگینے جواہر کے اوس زیور سے اور تقسیم کردیے
سب مسلمانون کی عورتون پر اور ایک ایک نگینہ بڑی بڑی قیمت کا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ لائے گئے قیدی ابوعبیدہ بن
الجراح کے سامنے اور اون سب مین لڑکی البطریق کی تھی پس خواہش کی عبداللہ بن جعفر نے تب اوسکو بخشدو ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا
کہ اجازت طلب کرون مین اس مقدمے مین امیرالمومنین سے اور لکھا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متضمن اس حال کے پس جواب مین
لکھا حضرت عمر نے کہ دیدو اور حوالہ کرو اوسکو عبداللہ ابن جعفر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مقیم رہی وہ عورت اونکے نزدیک
مدت تک اور کھلایا عبداللہ بن جعفر نے اوسکو کھانا پکانا اور وہ رومی کھانے اچھے پکاتی تھی پس تھی وہ عبداللہ بن جعفر کے نزدیک
تا زمانہ یزید کے پس بیان کیا لوگون نے حال اوسکا یزید سے اور بطور ہدیہ کے طلب کیا اوسکو یزید نے پس بھیجدیا عبداللہ بن جعفر نے
اوسکو یزید کے پاس عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہے کہ میرے حصے مین غنایم دیبے کپڑے دیباج حریر کے ملے تھی جسمین صورتین
روپیون کی بنی ہوئی تھین اور منجملہ اوسکے ایک کپڑے مین صورت مریم اور عیسی علیہما السلام کی تھی پس لیگیا مین وہ کپڑے مین
اور بیچا اوسکے عوض قیمت کثیر کو اور مول لیا مین نے اسباب طائف مین اور لکھا مجکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالانکہ تھا مین ابوعبیدہ
بن الجراح کے ساتھ اس مضمون کا خط کہ اے بیٹے میرے بھائی کے اسی قسم کے کپڑے میرے پاس بھیجا کرو کہ وہ کام آوین مسلمانون کے رفع حاجت کے
نفقہ مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب الس آیا لشکر مسلمانون کا ساتھ فتح اور غنایم کے لکھا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشعر حال فتح دیر ابی القدس اور حصول غنایم کے اور تعریف اور شکر گزاری خالد بن
الولید کی اور جو گفتگو اونہون نے وقت روانگی دیر ابی القدس کے کی تھی اور لکھا اور درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ
خالد بن الولید کو کلمات بشارت اور مہربانی کے لکھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ لکھا تھا ابوعبیدہ بن الجراح نے
یہ خط وقت روانگی بجانب ہرقل اور بجانب بیت المقدس کے اور لکھا تھا اوسمین حال بعض مسلمانون کا جنھون نے شراب پی تھی عاصم
بن ذوبیب عامری نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین ملک شام کی لڑائی مین اور فتح دمشق اور اوسکی غوطہ مین اور عرب آئی ہوئی تھین کہ
جنھون نے شراب پی تھی اور پاک جانا تھا اوسکو پس برا جانا اس امر کو ابوعبیدہ بن الجراح نے پس کہا ایک شخص نے اہل عرب سے اون لوگون
سے اور شاید وہ سراقہ بن عامر تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے چھوڑدو شراب خواری کو اسواسطے کہ وہ کھودیتی ہے عقل کو اور بڑھا دیتی ہے ارتکاب
گناہ کو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرماتی تھی شراب کی پینے والے کو یہانتک کہ لعنت فرماتی تھی اوسکے لیجانے والے اور طلب کرنیوالے کو
اسامہ بن زید اللیثی نے حمید بن عبدالرحمن ابن عوف الغسانی سے روایت کی ہے کہ کہا حمید نے کہ تھا مین ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح
کے ملک شام مین پس لکھی اونہون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر فتح بازار کی اور یہ بھی لکھا کہ مسلمانون نے شراب پی اور سزا اونکی

ہوئی ہین پس روانہ ہوا مین یہ خط لیکر اور پہونچا مدینہ طیبہ مین اور پایا مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تھے اونکے نزدیک چند اصحاب جنمین حضرت عثمان اور حضرت علی اور طلحہ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم تھے اور باہم یکدیگر باتین کرتے تھے پس دیا مین نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اونہون نے خط کو سوچنے لگے مضمون خط مین پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرے لگائے ہین شراب پینے والے کو اور پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور کہا کہ تمہاری رائے اس معاملے مین کیا ہے پس کہا حضرت علی نے اِنَّ السَّکْرَانَ اِذَا سَکَرَ هَذَا وَاِذَا هَذَا افْتَرٰی وَاِذَا افْتَرٰی فَعَلَیْهِ ثَمَانُوْنَ جَلْدَةً فَاجْلِدْ فِیْهِ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ان الفاظ سے اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ وَرَدَ کِتَابُکَ وَفَهِمْتُهُ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدْهُ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً وَلَعَمْرِیْ مَا یَصْلُحُ لَهُمْ اِلَّا الشِّدَّةُ وَالْفَقْرُ وَلَقَدْ کَانَ حَقُّهُمْ اَنْ یَجْتَنِبُوْا نِیَّاتِهِمْ وَیُرَاقِبُوْا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَیَعْبُدُوْهُ وَیُؤْمِنُوْا بِهٖ وَلْیَشْکُرُوْا فَمَنْ عَادَ فَاَقِمْ فِیْهِ الْحَدَّ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھا اوسکو پکار کر سنا دی مسلمانون کو یہ بات کہ جس شخص پر ہووے حد اللہ کی پس وہ قبول کرے اور دیوے اوس حد کو اپنی ذات سے اور توبہ کرے اللہ تعالے کے حضور مین پس آیا ہے کیا لوگون نے اور جسنے شراب پی تھی اونسے اجرائے حد اپنے اوپر قبول کی پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مین ارادہ رکھتا ہون انطاکیہ کی جانیکا بقصد رومیون کے اور شاید کہ اللہ تعالے فتح کرے اوسکو ہمارے ہاتھون پر پس کہا مسلمانون نے کہ چلو تم جہان منظور ہو تمکو ہم تمہارے تابع حکم ہین پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اونکے کلام سے اور کہا کہ مستعد ہو جاؤ تم واسطے کوچ کے پس ہین تم سب کو لیکر چلے جاؤنگا پس جسوقت چلیگے ہم فتح کر لوینگے تو اگر خدا نے چاہا پھر متوجہ انطاکیہ ہونگے پس تعمیل کی مسلمانون نے بجانب اصلاح اپنے حالات اور خبرگیری اسباب اور تیاری ساز و سامان جنگ کی پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح نے سب کامون سے حکم کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس بات کا کہ لیوین وہ اپنے نشان عقاب کو جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بروز روانگی اونکے بجانب ایلیہ کے بنایا تھا اور روانہ ہون آگے فوج کے لشکر زحف کو ساتھ لیکر پس روانہ ہوے خالد بن الولید بمقدمہ لشکر مین اور تھے اونکے ساتھ ضرار بن الازور اور رافع بن عمیرہ الطائی اور مسیب بن نجبہ الفزاری اور لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھے اور چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے دمشق مین صفوان بن عامر السلمی کو اور چھوڑا اونکے ہمراہ پانچ سو مسلمانون کو اور روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح پیچھے مسلمانون کے اور ہمراہ اونکے عرب مین اور روسے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوے ابو عبیدہ ابن الجراح براہ بقاع اور لبوہ کے پس جب پہونچے وہان تک بھیجا اونہون نے خالد بن الولید کو بجانب حمص کے اور کہا کہ اے ابا سلیمان کوچ کرو تم اللہ تعالے کی برکت اور مدد پر اور جا پڑو قوم پر اور تاخت و تاراج کرو ارض عواصم اور قنسرین کو اور مین بعلبک کو روانہ ہوتا ہون اور شاید کہ اللہ تعالے آسان اور میسر کرے ہمپر فتح اوسکی پھر رخصت کیا اونکو اور روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے بجانب حمص کے اور متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اہل بعلبک کی اور راہ مین وقت آیا ایک بطریق جو بسہ سے اور اوسکی ساتھ ہدایا او تحفے تھے اور مصالحہ کیا اونسے مسلمانون سے ایک سال کامل پر اور کہا اونسے کہ

پس جو شخص کہ پیوے شراب پیوے پس حد مارو اوسکو تم اوسپر حد شرعی ۱۲

اگر فتح کر لیا تمنے حمص اور بعلبک کو پس ہم تمہارے سامنے حاضر ہونگے اور کسی بات میں تمہارے خلاف نکرینگے پس صالحہ کیا اونسے
ابو عبیدہ بن الجراح نے چار ہزار درہم اور پچاس کپڑے دیباج پر پس جب منضبط ہوگئی صلح روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بعلبک سے
پس وہ چلے نہیں دور گئے تھے کہ دکھائی دیا ایک ناقہ سوار اور وہ کھائی جاتا تھا زمین کو اپنی تیز روی سے پس ٹھہر گئے ابو عبیدہ بن الجراح
یہانتک کہ اونکے قریب آیا وہ ناقہ سوار اور وہ اسامہ بن زید طائی تھے پس پوچھا اونہوں نے کہ اے اسامہ تم کہان سے آئے ہو پس بٹھایا اسامہ نے
اپنے ناقہ کو اور سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں پر اور کہا کہ میں مدینہ منورہ سے آتا ہوں اور دیا اسامہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا
اونکو پس توڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے اوسکی مہر اور پڑھا اوسکو اور اوسمیں یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المؤمنین
عمر بن الخطاب الی ابی عبیدۃ امین الامۃ سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی
علی نبیہ اما بعد فلا مرد لقضاء اللہ وقدرہ ومن کتب فی اللوح المحفوظ کافرا فلا ایمان لہ وذلک
ان جبلۃ بن الایہم الغسانی کان قدم علینا فی بنی عمہ وسراۃ قومہ فانزلتہم واحسنت الیہم
واسلموا علی یدی وفرحت بذلک اذ شد اللہ عضد الاسلام بہم ولم اعلم ما فی کمین الغیب
وانا سرنا الی مکۃ حرسہا اللہ نطلب الحج فطاف جبلۃ بن الایہم بالبیت سبعا فوطی ازارہ رجل من بنی
فزارۃ فسقط الازار عن کتفیہ فالتفت الی الفزاری وقال یا ویلک اکشفتنی فی حرم اللہ تعالی فقال
الفزاری واللہ ما تعمدت ذلک فلطم الفزاری لطمۃ ہشم انفہ وکسر ثنایاہ الاربع فاقبل الفزاری الی
مستعدیا علی جبلۃ فامرت باحضارہ وقلت ما حملک علی ان لطمت اخاک فی الاسلام
فکسرت ثنایاہ الاربع وہشمت انفہ فقال انہ وطی ازاری فحلہ وواللہ لولا حرمۃ البیت لقتلتہ
فقلت قد اقررت علی نفسک فاما ان یعفو عنک واما ان اخذ منک القصاص لہ فقال اتقتص منی
وانا ملک وہو سوقی فقلت قد شملک وایاہ الاسلام ما تفضلہ الا بالاسلام فقال یا عمر تؤخرنی الی غد
فتقتص منی فقلت للفزاری تؤخرہ الی غد فقال نعم فلما کان اللیل رکب فی بنی عمہ وتوجہ الی الشام الی کلب
الطاغیۃ وارجو ان یظفرک اللہ بہ فانزل علی حمص لا تبعد عنہا فان صاحبہا قد ہلک واہلہا ضعفاء وان اتاک
وابعث جیوشک الی انطاکیۃ وکن علی حذر من المتنصرۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو آہستہ آواز سے پڑھا اوسکو دوبارہ بلند آواز سے پھر رجوع کیا طرف حمص کے اور خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ ایک تہائی لشکر لیکر پہلے وہاں پہونچ گئے تھے پس پہونچے تھے وہاں روز سہ شنبہ ماہ شوال سن چودہ ہجری میں اور تھا وہاں
ایک بطریق ہرقل کیطرف سے اور نام اوسکا نقیطا ابن کرس تھا اور سہ روز پہونچے خالد بن الولید کو وہ مر گیا تھا پس جب دیکھا
اہل حمص نے لشکر خالد بن الولید اور مسلمانوں کا وہاں پہونچ گیا ہے جمع ہوئے وہ سب ایک بڑے کنیسہ میں اور کہا اونکو بطریقوں نے اونمیں
کہ دیکھو تم لوگ اس امر کو کہ ہمارا بادشاہ کا مر گیا اور بادشاہ کو اہل عرب کی خبر نہیں ہے اور وہ لوگ ہمارے اوپر آگئے ہیں حالانکہ ہمارا

خلاف ہمارے ظن اور علم کے واقع ہوئی اور ہم جانتے تھے کہ وہ لوگ ہمارے یہان نہ آوینگے جبتک کہ جوسیہ اور بعلبک کو فتح نہ کرلینگے
اور اگر لڑوگے تم اونسے اور بادشاہ کو خبر لکھکر لشکر اور سردار بھیجنے کی درخواست کروگے پس تحقیق اہل عرب کسی ایک کو لشکر بادشاہ سے تم تک
نہ آنے دینگے اور تمہارے نزدیک سامان کھانے کا نہین ہے جو باعث قوت وقت محصور ہونیکے ہوگا پس اون لوگون نے کہا کہ تیری رائے
اس معاملے مین کیا ہے اوسنے کہا کہ مصالحہ کرلو تم مسلمانون سے اوس چیز پر جسکو وہ چاہین اور طلب کرین تم سے اور کہو تم کہ ہم تمہارے تابع ہین
اور تمہارے سامنے قابو مین ہونگے اگر فتح کرلوگے تم حلب اور قنسرین کو اور شکست دوگے ہرقل بادشاہ کے لشکر کو پس بعد اس قرارداد
کے جب قوم مسلمان ہمارے یہان سے چلے جاوینگے کسیکو بھیجکر طلب کرینگے ہم ہرقل سے لشکر کثیر کو اور ایک سردار اوسکے گھر والون یا اوسکے
حاشیون سے اور یکجا ہوجائیگا ہمارے واسطے غلہ اور سامان اور بعد اسکے ہم لڑینگے اونسے پس قرین صواب اور بہتر جانا قوم نے اوسکی
رائے کو اور کہا اوسسے کہ تو اپنی اچھی تدبیر اور رائے سے ہمارے اس کام کا سامان اور بندوبست کردے پس بھیجا بطریق نے ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس **جبا بلیقا** کو جو اوسکے نزدیک معزز تھا اور اسکا معتقد کہ صلح کرادے اونکے اور مسلمانون کے بیچ مین پس نکلکر روانہ ہوا اور پہونچا
ابو عبیدہ رض بن الجراح کے پاس اور اونسے صلح کے باب مین اور جو بطریق نے در باب چلے جانے مسلمانون کے بجانب حلب و قنسرین اور عواصم
اور انطاکیہ کے کہا تھا بات چیت کی پس قبول و منظور کیا اوسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مصالحہ کیا اہل حمص سے بارہ ہزار دینار اور دو سو
کپڑے دیباج پر اور مدت صلح کی ایکسال قرار پائی کہ ابتدا اوسکی ماہ ذیقعدہ اور انتہا شوال سن پندرہ ہجری تھی **راوی** نے
بیان کیا ہے کہ مضبوط ہوگئی صلح اور نکلے بازاری لوگ حمص سے اور معاملہ خرید و فروخت اشیا کا مسلمانون سے جاری کیا اور دیکھا
اہل حمص نے جوانمردی اہل عرب کی خرید و فروخت مین اور نفع کثیر حاصل کیا اون لوگون نے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور ساتھ کیا اونکے چار ہزار سوار قوم لخم اور جذام اور کندہ اور کسلان اور سنبس اور نبہان اور طی
اور حوران سے اور کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہ اے ابا سلیمان روانہ ہو تم یہ لشکر لیکر اور قصد کرو تم معرات کا اور نزدیک ہو تم
حلب سے اور تاخت تاراج کرو بلاد عواصم کو اور پھر واپس آؤ تم اپنے پیچھے کو اور بھیجو تم جاسوس اپنے تاکہ لاوین وہ لوگ خبر تمہارے پاس اور دیکھو تم
اور دریافت کرو اس امر کو کہ قوم کا کوئی معین اور مددگار اونکی قوم سے ہے یا نہین پس منظور کیا اس بات کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے اور لیا نشان اپنا اور آگے ہوے لشکر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور پہونچے بمقام شیزر کے اور وہان نہر مقلوب پر دو دن قیام کیا
پھر بلایا اونہون نے مصعب بن محارث الیشکری کو اور ساتھ کیا اونکے پانچ سو سوار اور حکم کیا اونکو کہ تاخت تاراج کرین بلاد عواصم کو
اور روانہ ہوے خالد بن الولید بجانب کفرطاب اور پھر وہان سے بطرف معرات کے دیر نعمان تک اور سفر کیا اونہون نے اپنی فوج کے
اسطرح پر کہ لوٹتے تھے وہ داہنے بائین گانون کو اور حاصل کرتے تھے غنایم اور قیدی پس جب بوجھل ہوگئے اونکے ہاتھ غنایم اور قیدیون
سے پھر آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ رض بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنایم اور قیدیون کو اونکے ساتھ بہت خوش ہوے
اور ابو عبیدہ رض بن الجراح اسی حال مین تھے کہ دفعۃً سنا اونہون نے ایک بڑا شور جو واقع ہوا بسبب کلمات تہلیل اور تکبیر کے اور تھے وہ کچھ صرف
مسلمان اور اونکے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان یہ کون لوگ ہین خالد بن الولید نے کہا کہ

اے سردار یہ مصعب بن محارث الیشکری ہین جنکو وسطی بنایا تھا ہین نے ایک نشان پانچسو سوار پر اونکی قوم اہل مین سے اور اونہون نے
تاخت تاراج کیا زمین عوہم کو اور آگئے ہین قیدی اور مال لیکر پس ملاقات کی اونسے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور دیکھا اونکے ساتھ ایک
بڑا گلہ گائے اور بکریون اور بیرادین کا جن پر مرد اور عورتین اور لڑکے سوار تھے اور اونکے پیچھے چلاہٹ اور شدت رونیکی آواز تھی پس پایا
متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح آواز شور و غل کیطرف اور تھے وہ کفار اہل مین بندھے ہوے رسیون مین اور روتی تھی ایک لڑکی باپون اور
لُٹ جانے گھرون اور مالون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے جو کبھی اونسے جدا نہین ہوتا تھا کہ پوچھ تو اونسے کہ کیون
روتے ہو تم اور کسوجہ سے داخل نہین ہوتے ہو دین اسلام مین اور کیون نہین طلب کرتے ہو ذمہ داری کو اور کیون بیڈر نہین ہو جاتے ہو
اپنی جانون و مالون اور لڑکے بالون سے پس کہا اون لوگون نے ہم قوم دور کے رہنے والے ہین اور تمہاری اخبار ہمکو پہونچتے تھے
اور نہین جانتے تھے ہم کہ تم لوگ ہم تک پہونچوگے پس نہین خبر ہوئی ہمکو یہانتک کہ آگئی ہم پر یہ قوم تمہاری پس لوٹ لیا اونہون نے
ہمارے مالون کو اور باندھ لیا ہمکو رسیون مین اور لے لیا ہمارے جانورون کو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تھے یہ گبر
قریب چارسو کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونسے کہ اگر احسان کرین ہم تمپر اور رہا کرین قیدیون کو اور پھیر دیوین تمکو تمہاری
اولاد کو پس آیا تم ہمارے مطیع ہوگے اور جزیہ اور خراج دوگے ہمکو اونہون نے کہا کہ یہ باتین ہمارے ساتھ کون کریگا اور ہم تو تمہاری سب
شرائط پر عمل کرینگے پس بعد اس گفتگو کے آئے ابو عبیدہ بن الجراح روساے مسلمین کے پاس اور کہا اونسے کہ میری رائے یہ ہے کہ امن دوین
اس قوم کو قتل سے اور پھیر دون اونکو اونکے لڑکے بالون کو پس ہو جاوینگے وہ لوگ ہمارے تابع اور آباد کرینگے زمین کو اور لیوینگے ہم خراج
اور جزیہ اونکا پس تم لوگ اس بات مین کیا کہتے ہو کہ مین بدون تمہارے مشورہ کے کوئی کام نہین کرتا ہون پس کہا مسلمانون
نے کہ اے سردار حکم اور رائے وہی ٹھیک ہے جو تم کہو اور کرو اگر تمہارے نزدیک یہ امر قرین صلاح ہے مسلمانون کے واسطے پس کرو تم جو تمنے
تجویز کیا ہے پس مقرر کیا اونہون نے ہر شخص کے ذمے اونمین سے چار دینار اور اسی طرح سے لکھا تھا اونکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
پھر بعد اسکے پھیر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکی اہل و عیال و اموال کو اور چھوڑ دیا اونکو اور ساکن کر دیا اونکو اونکی زمینون مین
اور لکھ لیے نام اونکے اور حکم کیا اونکو واپس جانیکا پس پھر گئے وہ اپنے وطنون کو اور جب قرار پکڑا اونہون نے اپنی جگہون مین آگاہ کیا
اون لوگون نے اپنے قریب اور جوار کے لوگون کو عادت نیک عرب اور اونکے عدل و انصاف اور نیکیون سے اور کہا اونسے کہ ہم جانتے تھے کہ اہل
عرب ہمکو مار ڈالینگے اور ہمکو اور ہماری اولاد کو غلام بناوینگے پس رحم کیا اونہون نے ہمپر اور مقرر کر لیا ہے جزیہ اور خراج کو پس
جب سنا قریب اور جوار کے رومیون نے یہ حال آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بطلب امان اور اقرار ادای جزیہ کے پس قبول کیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکی درخواست کو اور لکھ لیے نام اونکے قلعون اور گانون کے اور پہونچی یہ خبر اہل قنسرین اور حاضر کو کہ ابو عبیدہ
بن الجراح امان دیتے ہین اور جو شخص کہ جاوے اونکے پاس جاتا ہے پس بہتر اور پسندیدہ جانا اونہون نے اس امر کو کہ حاصل کرین وہ اپنے واسطے
امان کو ابو عبیدہ بن الجراح سے اور متفق الرای ہوے وہ لوگ اس بارے مین اور اس بات پر کہ بھیجین کسی ایلچی کو بابت صلح اور آگہی اپنے بطریق کو ہوتا جاکر
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تھا حاضر اور قنسرین مین ایک بڑا بطریق بطارقہ یا دشاہ سے اور تھا وہ سخت لڑائی کا

جو اُمرا اور وہان کے لوگ اوس سے ڈرتے تھے اور نام اوسکا **لوقا** تھا اور حاکم حلب سے ملک اور سلطنت مین دشمنی رکھتا تھا **واقدی** نے
رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ ہرقل بادشاہ نے دونون کو اپنے پاس بلا کر کہا تھا کہ اہل عرب کے مقدمہ مین تمہاری کیا رائے ہے پس کہا تھا
دونون نے بادشاہ سے کہ ہم اونمین نہین ہین کہ چھوڑ دیوین اپنے ملک کو بدون لڑے بھڑے اہل عرب سے پس وعدہ کیا تھا ہرقل نے اونسے
لشکر کے بھیجنے کا اونکے پاس اور وہ دونون اس امر کی راہ دیکھتے تھے اور ہر ایک کے ساتھ اون دونون سے دس دس ہزار سوار تھے مگر وہ
دونون اکٹھے نہین ہوتے تھے پس جب سُنا حاکم قنسرین نے ارادہ اہل قنسرین کا واسطے صلح کے ابو عبیدہ بن الجراح سے شدت سے
غضبناک ہوا اونپر اور ارادہ مکر و فریب کا اونکے ساتھ کیا پس یکجا کیا اوسنے اہل قنسرین کو اپنے پاس اور کہا کہ اے بنی الاصفر عباد المسیح کی
کیا رائے ہے تمہاری اس بارے مین کہ کیا کرون مین ان اہل عرب کے مقدمہ مین اور تم گویا اونکے سامنے ہو اور وہ آئے ہین ہماری طرف پس
فتح کر لین گے وہ ہمارے شہر کو جیسا کہ فتح کیا ہے اونہون نے تمام شہرون کو پس جواب مین کہا اون لوگون نے کہ اے سردار ہمنے سنا ہے
کہ وہ لوگ اہل وفا اور ذمہ داری کے ہین اور بتحقیق فتح کیا ہے اونہون نے اکثر بلاد شام کو پس جو شخص لڑا اون سے قتل کیا اونہون نے
اوسکو اور لونڈی اور غلام بنایا اوسکی اولاد کو اور جو شخص داخل ہوا اونکی ذمہ داری اور اطاعت مین اوسکو برقرار اور قائم رکھا اوسکے
شہر مین اور ہو گیا وہ بیڈر اونکی دبدبہ سے اور رائے ہماری نزدیک یہ ہے کہ مصالحہ کر لیوین ہم اونسے اور ہو جاوین بیڈر اپنی جانون پر لوقا
نے کہا کہ کلام نیک کیا اور مشورہ بہتر دیا تم لوگون نے اسواسطے کہ یہ عرب فتحمند ہوئے ہین ہر شخص پر جو لڑا ہے اونسے اور ہم منعقد کرینگے اونسے
صلح کو ایک سال کامل کے واسطے یہانتک کہ پورا کر لین گے ہم لشکر کو ہرقل بادشاہ کے پاس سے اور بلا لین پھیرینگے ہم اونکی طرف حالانکہ وہ مطمئن
اور بیخوف ہونگے پس ہلاک کر ڈالین گے ہم اون سب کو پس کہا اون لوگون نے اگر تو جو تو نے تجویز کیا ہے اور متفق ہوئی رائے اہل قنسرین اور
رای بطریق کی اس امر پر اور اونکے دلون مین غدر اور فریب کی بات تھی پس بلایا لوقا بطریق نے ایک شخص اپنے ہمراہیون سے جسکا نام
اصطخر تھا اور تھا وہ شخص بڑا راہب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی مین بھی فصیح تھا پس
کہا لوقا نے کہ جا تو سرداران اہل عرب کے پاس اور کہہ اونسے کہ مصالحہ کر لیوین ہم سے ایک سال کامل کے واسطے یہانتک کہ مٹا دین گے اور ہلاک کرینگے
ہم اونکو ساتھ حیلے اور مکر کے اور لکھا اوسنے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا مضمون بعد ذکر کرنے کلمات کفر کے یہ تھا کہ شہر ہمارا
بانشکن والا ہے اور اوسمین آدمی اور سامان اور کھانا بہت ہے اور کسی چیز کی کمی نہین ہے اور تم اگر چالیس برس تک گھیرے رہو اور یہان
مقیم رہوگے تب بھی ہمپر قادر نہو سکو گے اسواسطے کہ بادشاہ نے ملک حلب کی ہے روسیون کی تمہارے مقابلہ مین صلح سے رو گردان کیا ہے
ہمکو اور ہم مصالحہ کرتے ہین تمسے ایک سال کے واسطے یہانتک کہ دیکھین ہم شہرونکو کہ کسکی ملکیت اور قبضہ مین آتے ہین اور چاہتے ہین کہ
مقرر ہو جاوے ایک نشانی ہمارے تمہارے بیچ مین حد قنسرین اور حلب ہم سے یہانتک کہ جس وقت ارادہ کرین اہل عرب تاخت اور تاراج
کرنیکا اور دیکھین اوس نشانی کو پھر جاوین اور باز رہین دست اندازی سے اور ہم بادشاہ سے حالت پوشیدہ رکھینگے اپنے تمسے مصالحہ کرنے کی
کسواسطے کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاویگا یہ حال تو مار ڈالیگا وہ ہمکو اور سلامتی ہو تمپر پھر لکھا ہے اور عمدہ خلعت دی اوسنے
اصطخر کو اور دیا اوسکو ایک اسپ اپنی سواری کا اور ساتھ کیا اوسکے دس غلامون کو اور روانہ ہوا اصطخر اور پہونچا

حمص مین اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ پڑھتے تھے وہ نماز عصر کی ساتھ لوگون کی پس ٹھہر گیا المحز
اور دیکھتا تھا وہ مسلمانون کی فعل کو پس جب فارغ ہوے مسلمان نماز سے نظر کی بجانب قس اور اوسکی ساتھیون کی اور معلوم کیا
اونہون نے کہ وہ ایلچی ہے پس نزدیک گئے اوسکی عبد اللہ بن ربیعہ اور پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے کہا مین ایلچی ہون اور میری پاس ایک خط
ہے پس سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کی لائے اوسکو اور تھے داہنے جانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی خالد بن الولید اور بائین
جانب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمان اونکی سامنے تھے پس ارادہ کیا قس نے سجدہ کرنیکا پس باز رکھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اوسکو سجدہ کرنے سے کہ ہم لوگ بندگان خدا تعالے اور بزرگ کی ہین ہم مین بڑے بھی ہوتے ہین اور اچھے بھی
ہوتے ہین پس جو برے ہین اونکی واسطے دوزخ ہے جسمین آواز سخت ہے مثل آواز خر کی اور جو اچھے ہین وہ بہشتی ہین پس پکار کر پوچھا
اوس سے خالد بن الولید نے کہ اے شخص کیا تیرا حال ہے اور تو کون ہے اور کسکا بھیجا ہے اوسنے کہا کہ آیا تم سردار قوم کی ہو خالد بن الولید
نے کہا نہ بلکہ مین ایک شخص ہون قوم سے اور یہ یعنی ابو عبیدہ بن الجراح ہمارے سردار ہین مطر نے کہا کہ مین ایلچی بھیجا ہوا حاکم قنسرین
اور حاضر کا ہون بجانب تمہاری سردار کی پھر نکالا اوسنے خط اور دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس لیا اونہون نے خط اور
پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس جب سنا خالد بن الولید نے مضمون اور صفت اونکی شہر اور کثرت آدمیون اور زادگی اور دھمکانا
اونکا ساتھ لشکرون ہرقل کی حرکت دی اپنی کہا اور کہا اے سردار قسم ہے حق اوسکی کی جسنے تائید ہماری کی ساتھ مدد ہی کی اور گردانا
ہمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تحقیق یہ خط ایسے شخص کا ہے جسنے نہین ارادہ کیا ہے اس خط سے مصالحے کا اور نہین چاہتا ہے
وہ مگر مکر کرنا ہمارے ساتھ پس نہ قبول کرو تم اوسکی درخواست کو اور جاو یہانتک کہ اوترو اوسپر پس قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی اور قسم ہے حق بیعت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ ہر آئنہ گردانین گے ہم اوسکو
اور اوسکے شہر والون کو غنیمت واسطے مسلمانون کے اور ڈرا دین گے ہم سبب اونکی اورون کو جو گرد نواح مین اونکی اہل
حصون اور قلعون اور دیرون سے ہین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توقف کر اے ابا سلیمان اسواسطے کہ اللہ تعالے
نے اپنی امور غیبی اور پوشیدہ پر کسیکو آگاہی نہین دی ہے اور سوائے اللہ تعالے کی کوئی حال پوشیدہ بندون کا نہین جانتا ہے
حالانکہ اونہون نے ہمکو طلب کیا ہے بجانب صلح کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار نہ مصالحہ کرو تم اونسے مگر ہمیشہ کی واسطے
پس اگر منظور کرین وہ اس امر کو تو بہتر ہے ورنہ چھوڑ دو اونکو اونکی حال پر اور ہم اونکی واسطے ساتھ مدد اللہ کی مثل [illegible] ہین **راوی**
نے **بیان** کیا ہے کہ مطر سنتا تھا یہ گفتگو خالد بن الولید کی اور اونکی فصاحت بیانی کو اور ظاہر ہوئی اس کلام مین چالاکی اور
شدت اور شجاعت اونکی پس سامنے آیا وہ خالد بن الولید کی اور کہا کہ اے سردار کیا نام ہے تمہارا اور کس قبیلے اور نشان سے تم مشہور ہو
اہل عرب کی بیچ مین کہ تحقیق ہمنے سنا ہے کہ تمہارے ساتھ ایسے لوگ ہین کہ بعض اونکی افضل ہین بعض سے شدت اور شجاعت مین پس کہا
اونہون نے کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون مین [illegible] جنگجو ہون مین تلوار اٹھانیوالی اور ہلاک کرنیوالی ہون مطر نے کہا کہ تحقیق معلوم کیا
مین نے کہ تم اہل شجاعت سے ہو اور قسم ہے حق مسیح کی کہ مین نے پہچان لیا تھا تمکو جسوقت دیکھا تھا اور سنا تھا کلام تمہارا اور [illegible]

تمہارے حال کی ہمکو خبر پہونچی تھی کہ چالاک مضبوط ہو اور دلیر جنگجو ہو اور یہی بات تمہاری ہمکو نہین پہونچی ہو بلکہ عادات نیک اور راستی قول اور نرمی طبیعت تم لوگون کی اور جوانمردی اور مردمی تمہاری گروہ کی بھی اور شخص کی نسبت جو تمہارے پاس آتا ہو سننے مین ہو اور تم استقامت مین رحیم کہ ہو اور راست بازی مرحومہ سے ہو اور ہین معاملہ کر خلاف ان سب باتون کو دیکھتا ہون اور واسطے کہ ہم تم سے مصالحہ چاہتے ہین پس انکار کیا تمنے اور ہم طالب امن ہین تم سے پس باز رکھتے ہو تم پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ہم ایسی قوم ہین کہ مکر و فریب مین نہین آتے ہین اور پہچان لیتے ہین ہم کلام مکر اور فریب کا اور تحقیق جان لیا ہے ہمنے اس امر کو تمہارے مضمون خط سے در باب صلح کے پس بحالت صلح کے اگر آویگا لشکر بادشاہ کا اور پاؤگے تم قوت اپنی جانب کی توڑ دوگے عہد ہمارا اور ہوگے تم ساتھ اون لوگون کے جو ہم سے لڑین گے اور اگر دیکھوگے تم غلبہ کو تو بھاگ جاؤگے بجانب نافرمانبردارون کے پس اگر تو چاہتا ہے کہ ہم تیرے ساتھ صلح کرین تو اس قرار سے کرینگے کہ نہ لڑینگے ہم بدون اسکے کہ ہو جاوے ایک سال کامل پس اگر آ ملا تم مین کوئی لشکر اسی سال مین ہرقل کیطرف سے پس اوس لشکر سے ہم ضرور لڑین گے اور جو شخص کہ تم مین کا مقیم رہیگا شہر مین اور لشکر کے ساتھ شریک ہو کر نہ لڑیگا اوس سے ہماری صلح بدستور رہیگی اور کچھ تعرض ہم اوس سے نکرینگے اصطخر نے کہا کہ ہمنے یہ صورت منظور کی پس اسی مضمون کی ایک دستاویز تم لکھدو پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار لکھدو تم اوسکے واسطے ایک دستاویز مصالحہ ایک سال کی جسکی ابتدا چاند ماہ ذیحجہ سنہ ۱۴ چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا اونہون نے پس جب فارغ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح دستاویز کے لکھنے سے اصطخر نے اونسے کہا کہ اے سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہے اور ہمارے شہر کے سامنے حاکم حلب کا ہے اور اوسکے شہر کی بھی حد ہے اور ہم چاہتے ہین کہ تم مقرر کردو ہمارے واسطے اوس جگہ مین جو ہمارے اور مسلمانون اور رومیون کے بیچ مین ہے کوئی علامت کہ تمہارے ساتھی اوس علامت سے تجاوز نکرین پس راضی ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اس امر پر اور کہا اوس سے کہ تونے بات اچھی کہی ہے اور مین مقرر کرکے بھیجدونگا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بنا دیگا تمہارے واسطے پس کہا اصطخر نے کہ تم کسیکو اپنے ساتھیون مین سے نہ بھیجو بلکہ ہم ایک ستون بنا کر کھڑا کر دینگے اور اوسپر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب دیکھین تمہارے ساتھی اوسکو نہ تجاوز کرین اوس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دیدی دستاویز صلح کی اوسکو اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے اور تاخت اور تاراج کرنیوالے لوگون سے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اوس سے بلکہ تاخت تاراج کرے زمین حلب اور اوسکے بعد کو اور نہ تجاوز کرے ستون سے وہ شخص اور پہونچادے خبر اوسکی حاضر غائب کو پس واپس گیا اصطخر بجانب حاکم قنسرین کے اور دیدیا صلحنامہ اور مطلع کر دیا اوسکو سب گفتگو سے جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی پس خوش ہوا وہ اور بنایا اونہونے ایک ستون اور اوسپر صورت ہرقل بادشاہ کی اس حیثیت سے کہ وہ بیٹھا ہے اپنے ملک پر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بعد اسکے گروہ مسلمانون کے تاخت تاراج کرتے تھے انتہا سے بلاد حلب اور حمص اور انطاکیہ کو اور نگاہ رکھتے تھے حد قنسرین اور حاضر کو اور نزدیک نہین جاتے تھے عمرو بن عبد العزیز نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ صلح مسلمانون کے ساتھ اہل قنسرین اور حاضر کی چار ہزار دینار بادشاہی اور ایکسو اوقیہ چاندی اور ایکہزار کپڑے حلب کے اور ایکہزار وسق غلہ پر واقع ہوئی تھی عامر بن فاتمہ نے بیان کیا ہے کہ

اسیطرح سنا مین نے معاذ بن جبل کو بیان کرتی ہوئی مگر وہ چار سو دس ثلثہ ذکر کرتی تھی **واقدی** کہا رحمہ اللہ نے عامر بن عامر سے
روایت کی ہی کہا ملتمس نے کہ تھی ہم بعض تاخت مین کہ دفعۃً دیکھا ہمنی بجانب ستون کی اور یہ صورت ہرقل بادشاہ کی تھی
پس متعجب ہوئی ہم اوس سے اور ہم لوگ اوسکی گرد گھومتی اور گھوڑا دوڑاتی تھی اور اونکو کاوے پھرنا سکھلاتی تھی اور قصد کیا ابو جندل
بن سہیل بن عمرو نے اور اوٹھا لیا کہ چلاتی تھی وہ ایک تیر کو اور ہم چاہتی تھی کہ بازی کی کھیل میدان مین کھیلین اور ابو جندل کی ہاتھ مین ایک پورا
نیزہ تھا پس جب نزدیک ہوا گھوڑا اونکا مع نیزی کی ہرقل کی تصویر سے اور یہ امر اونسی قصداً اور عمداً نہین ہوا پس اندھی ہوگئی نیزی کی
آنکھہ تصویر کی اور رومی غلام حاکم قنسرین کا مامور بحفاظت ستون کی تھی پس گیا بعض اون مین کا پاس حاکم کی اور یہ حال اوس سے بیان کیا
پس رومی اونسی ایک صلیب سے نے کی اپنی بعض ساتھیون کو اور سپرد کیا اوسکی ایک سو سوار رومی جو کپڑی دیباج کی پہنی اور اونکی کمرون مین پٹکی
تھی اور حکم کیا مصطفٰی کو کہ جا وی اونکی ساتھ اور کہا اوس سے کہ جا تو سردار اہل عرب کی پاس اور کہہ اونسی کہ غدر اور فریب کیا تمنی ہمسی اور نہ وفا کیا
اپنی ذمہ داری کو اور جس شخص نے فریب کیا وہ خوار ہوا پس لیا مصطفٰی نے صلیب کو اور چلا ساتھ ایک سو سوار کی یہانتک کہ آیا ابو عبیدہ بن الجراح
کی پاس پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب صلیب کی دور اوٹھا لیا کہ وہ بلند تھی دوڑی مسلمان اور اوندھی کر دیا اوسکو اور اوٹھ کھڑی ہوئی
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور استقبال کیا اونکا اور پوچھا تم کون ہو مصطفٰی نے کہا کہ مین ایلچی ہون بھیجا ہوا حاکم قنسرین کا تمہاری
پاس اور تحقیق تمنی غدر اور نقض عہد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا سبب ہی ہماری توڑ دینی کا تمہاری صلح کو اور کسنی توڑا ہی اوسکو
اونہون نے کہا کہ اوس شخص نے توڑا ہی جسنے اندھا کر دیا ہی آنکھہ ہماری بادشاہ کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مجکو یہ حال معلوم نہین ہی اور قریب تر تحقیقات کرونگا مین اسکی پھر پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل عرب کو
کہ ای گروہ عرب جس شخص نے پھوڑی ہی آنکھہ تصویر کی وہ مجکو اس امر سے آگاہ کری ابو جندل بن سہیل نے کہا کہ یہ امر مجہسے ہوا ہی بغیر قصد
اور ارادی کی پس اس امر پر تم لوگ راضی ہوگا فرون نے کہا کہ نہ راضی ہونگی ہم یہانتک کہ پھوڑ ڈالین گی آنکھہ تمہاری بادشاہ کی اور سیاق
کلام سی اونکا قصد یہ تھا کہ وفا کی ذمہ داری مسلمانون کا امتحان کرین پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری عوض جو چاہو
کرو تم میری ساتھ اوسیطرح جیسا کہ تمہاری تصویر کی ساتھ کیا گیا ہی اونہون نے کہا کہ اس امر مین ہماری رضامندی نہ ہوگی بلکہ رضامندی
ہماری یہ ہی کہ تمہاری بڑی بادشاہ کی ساتھ جو کل عرب کا مالک ہی ایسا کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آنکھہ ہماری بڑی بادشاہ کی
بڑی بازرکھنیوالی ہی اس امر سی **راوی نے بیان** کیا ہی کہ پھر غضبناک ہوئی مسلمان جس وقت کا فرون نے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کی آنکھہ کا ذکر کیا اور ارادہ اونکی مارڈالنی کا کیا پس منع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکو اس امر سی پس کہا مسلمانون نے کہ ہم لوگ
اپنی امام کی عوض مین جان فدا کرینگی اور آنکھین اپنی پیش کرینگی پس جب مصطفٰی نے مسلمانون کا ارادہ نسبت اپنی قتل کی دیکھا کہا
نہ پھوڑین سگے ہم اونکی آنکھہ کو اور نہ تمہاری آنکھین لینگی بلکہ ہم تصویر تمہاری سردار کی ایک تختہ پر بنا وینگی اور ویسا اوسکی ساتھ
کرینگی جیسا کہ تمنی ہماری بادشاہ کی تصویر کے ساتھ کیا ہی مسلمانون نے کہا کہ ہماری ساتھی نے یہ امر عمداً اور قصداً نہین کیا ہی
اور تم یہ امر عمداً کیا چاہتی ہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ چھوڑ دو اور توقف کرو تم لوگ اس امر مین کیا

اگر اپنی مرد میں یہ لوگ ساتھ میری التصویر کی تو میں اسکو منظور کرتا ہون کہ بیوفائی اونمین نکرونگا اور نہ کہین گے یہ لوگ ہماری نسبت کہ عہد کیا تھا تمنے پھر بیوفائی کی تمنے اسواسطے کہ یہ قوم احمق اور بیعقل ہین پھر منظور کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اس امر کو راوی نے بیان کیا ہے کہ بنائی رومیون نے ایک تصویر مثل صورت ابوعبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ کی ایک ستون پر جسمین دو شیشے کی آنکھیں تھیں پس گیا ایک شخص ونمین کا بحالت خشمناکی کے اور پھوڑ دی آنکھ تصویر کی اپنے نیزے سے پس واپس گیا اصطخر بجانب حاکم قنسرین کے اور آگاہ کیا اوسکو اس حال سے پس کہا اوسنے اپنی قوم سے کہ ایسی ہی باتون سے سب ارادے اونکے پورے ہوتے ہین پس ابوعبیدہ بن الجراح تاخت تاراج کرتے تھے دائین بائین حمص کے بانتظار ہونے سال کے اور دیر ہوئی ابوعبیدہ بن الجراح کو خبر پہنچنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہ نہ دیکھا اونہون نے کوئی خط اونکا اور نہ کسی فتح کو پس برا جانا اونکے کام کو اور برا گمان کیا اونکی نسبت اور جانا کہ اونکے دل مین نامردی سماگئی ہے اور میل کیا ہے اونہون نے بیٹھ رہنے پر جہاد سے پس خط لکھا اونکو اس عبارت اور مضمون سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰى اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَاِنِّىْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاُحَذِّرُكَ مَعْصِيَتَهٗ وَاَنْهَاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ فِيْهِمْ فِىْ كِتَابِهٖ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۤؤُكُمْ وَاَبْنَاۤؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ الاٰيَة وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ۞ اور روانہ کیا خط اونکے پاس پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط اور سنا یا مسلمانون کو جانا اونہون نے اس امر کو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ برانگیختہ اور آمادہ کرتے ہین اونکو جہاد پر اور نادم ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح مصالحہ قنسرین سے اور نہ تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ رویا مضمون خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور کہا اونہون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو جہاد سے پس چھوڑ دو تم اہل قنسرین کو اور ارادہ کرو تم ہمکو ساتھ لیکر حلب اور انطاکیہ کا اور شاید اللہ تعالی فتح کرے اوسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور تحقیق گذر گئی مدت اور نہین باقی رہے مگر تھوڑے دن پس ارادہ روانگی کا کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کی اور طیار کیا ایک نشان واسطے مصعب بن محارب الیشکری کے اور بنایا دوسرا نشان واسطے سہیل بن عمرو کے اور سردار کیا عیاض بن غنم الاشعری کو اونکے مقدمہ لشکر پر اور پیچھے اونکے مقرر کیا خالد بن الولید کو اور روانہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب رستن کے اور مصالحہ کیا وہان کے لوگون سے اور آئے ابوعبیدہ بن الجراح حماۃ کی پس آئے وہان کے لوگ اور تھی اونکے ساتھ انجیل جسکو اوٹھائے ہوئے تھے راہب اپنے ہاتھون مین اور قسیس آگے قوم کے تھے اور وہ آئے واسطے مصالحہ کے پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے اونکو ٹھہرایا اونکو اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو اونہون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ ہو جاوین ہم تمہارے عہد اور ذمہ داری مین کہ تم ہمارے نزدیک محبوب تر ہو ہماری قوم سے پس مصالحہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اونسے اور لکھدی اونکو ایک دستاویز صلح اور ذمہ داری کی اور درخواست کی اونہون نے کہ کسی ایک شخص کو اونکے پاس چھوڑ دین اور روانہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح یہانتک کہ پہونچے شیزر مین پس استقبال کیا اونکا وہان کے لوگون نے اور اون سے بھی مصالحہ کیا اور پوچھا اونسے کہ آیا معلوم ہے تمکو خبر ہرقل کی اونہون نے کہا کہ ہمنے اور کوئی خبر اوسکی نہین سنی ہے

۞ ذکر مصالحہ اہل رستن وحماۃ کا اور قیام کرنا ابوعبیدہ بن الجراح کا مقام شیزر مین اور قصہ عامر بن سعید کا ساتھ جبلہ بن ایہم کے ۞

سوای اسکے حاکم قنسرین نے ہرقل کو لکھکر کمک طلب کی ہے اور اوسکو بلایا ہے واسطے اپنی مدد کے اور بھیجا ہے ہرقل نے اوسکے واسطے جبلہ بن
ایہم الغسانی کو ساتھ قوم غسان اور عرب متنصرہ کے اور اوسکے ساتھ حاکم عمودیہ ہے جمعیت دس ہزار لشکر کے اور وہ لوگ مع اپنی فوج کے
لوہی کے پل پر ٹھہرے ہین پس تم اونسے ہوشیار ہوجاؤ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یعنی
کافی اور بس ہے ہمکو اللہ اور وہ کیا خوب کارساز ہے
توقف کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے شیزر مین اور وہ متحیر تھے اور کہتے تھے کہ کدھر جاؤن آپ کبھی کہتے تھے کہ حلب کو جاؤن
اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ کا ارادہ کرون پس یکجا کیا اونہون نے مسلمانون کو اور کہا اون سے کہ مین نے سنا ہے کہ حاکم قنسرین نے
بادشاہ سے کمک طلب کی ہے اور سبب اسکا نہین ہے مگر یہ کہ اوسکے دل مین ارادہ بیوفائی اور مکر کا ہے پس خالد بن الولید نے کہا اے
امیر سردار آیا مین نے تجھسے نہین کہا تھا کہ کلام اوسکا مکر اور فریب پر دلالت کرتا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان اوسکو
نہ نفع کریگا حیلہ اور مکر اوسکا حالانکہ اللہ تعالی اوسکی راہ اور گھات مین ہے واقدی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا ہے کہ
ابو عبیدہ بن الجراح اپنے نفس سے مشورہ اس امر کا کرتے تھے کہ ابتدا جہاد کی کرین ساتھ اہل قنسرین کے جبکہ فارغ ہو دینے عہد
عہد اور صلح سے اور باقی تھا مدت صلح مین ایک مہینا پس توقف کیا باانتظار توڑنے عہد کے راوی نے بیان کیا ہے کہ
غلام اہل عرب کے لاتے تھے انجیر زیتون اور انار وغیرہ اون درختون کی جنکے پھل کھائے جاتے ہین پس گذرا یہ امر ابو عبیدہ
اور بلایا اونہون نے غلامون کو اور کہا کہ خبر کرو مجھے تمہارا کیا فساد کی بات ہے اونہون نے کہا کہ اے سردار لڑکیان ہمسے وہ چیزین
یہ درخت ہمیشہ نزدیک ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے میری طرف سے ہے آزاد غلام کو کاٹنے ایسے درخت کی جسمین فائدہ اوٹھایا
اور مین ہرگز یہ بختی اور عذاب کرونگا ایسے درخت کو کاٹنے پر پس جب سنا غلامون نے یہ کلام ڈرے وہ پادشاہ اور عذاب سے
وہ لکڑیان دور دور سے سعید بن عامر کی جو مسلمانون کے لشکر مین تھے بیان کیا ہے کہ تھا میرے ساتھ ایک غلام بشر نامی کہ نام اوسکا
اور حاضر رہتا تھا وہ میرے ساتھ لڑائیون مین اور لڑائی مین طول کا مضبوط تھا اور جب کہ وہ آتا تھا لڑائی کی تلاش مین یا واسطے
تاخت و تاراج کے جلد پہنچاتا تھا اپنے ساتھیون سے اور لاتا تھا اوسپر حملہ آسی کی اچھی لڑائی مین نکلا وہ ایک جماعت ابو عبیدہ
بن الجراح مقیم تھے واسطے تلاش لکڑیون کی پس دیر کی اوسنے اوپر میرے خبر پہنچانے مین اپنے مالک کو کہ سعید بن عامر تھے پس سعید اوسکے
اپنے گھوڑے پر اور نکلے تلاش مین اور اوسکو ڈھونڈتے رہے تھے کہ دفعۃً دکھائی دیا اونکو ایک شخص پس گیے وہ اوس شخص کے پاس وہ تھا وہ غلام
اوسکا شکستہ سر اور خون بہتا تھا اوسکے منہ پر سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ کہا اور پوچھا مین نے اوس سے کہ اے تیرا کیا حال
اور کیا خبر ہے اوسنے کہا نیستی اور بلا کی ہے اے میرے مالک پس کلام سخت کہتے مین نے اوسکا حال پوچھا پس تھوڑا عرصہ بھی نہین گذرا
کہ وہ ٹھہر جاوے یہانتک کہ گر پڑا منہ کے بل پس اوترا مین اور گیا مین اوسکے پاس اور چھڑکا مین نے پانی اوسکے منہ پر پس تسکین ہوئی
اوسکو اور کہا اوسنے مجھسے کہ اے میرے مالک بچاؤ تم اپنے تئین ورنہ پہونچ جاوینگی قوم تم تک اور کرینگے وہ لوگ تمہارے ساتھ مثل
اوسکے کہ میرے ساتھ اونہون نے کیا پس پوچھا مین نے کہ تو کون لوگ ہین اوسنے کہا کہ اے میرے مالک گیا تھا مین اور میرے ساتھ ایک جماعت
غلامون کی تھی تاکہ جمع کرین ہم لکڑی کو اور دور گئے تھے ہم اور ارادہ پھرنے کا کیا تھا کہ دفعۃً ملا ہمکو ایک گروہ ایک ہزار سوار کا اور وہ سب اہل

اور اونکی گردنون مین سونے کی صلیبان لٹکتی تھیں اور وہ باندھے تھے تیرون کو درمیان رکابون کی پس جب دیکھا اونہون نے مجکو دوڑے
ہماری طرف اور گھیر لیا مجکو اور ارادہ ہمارے مار ڈالنے کا کیا پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ لو تم انکو اونہون نے کہا افسوس ہے تجھپر کیسے
لڑین ہم اور کیونکر ہے ہمکو طاقت مقابلے کی اس لشکر سے اور نہین ہو سکتا ہے ہمسے مگر یہ کہ اپنے ہاتھون قیدی ہو جاوین کہ آسان تر ہے
قتل سے پس کہا مین نے قسم ہے خدا کی مین تو اپنے تئین کبھی اونکے سپرد نکرونگا سوائے قتل کے پس جب دیکھا میرے ساتھیون نے میری کوشش کو
کیا اونہون نے جیسا کہ مین نے کیا اور لڑے ہم قوم سے پس قید کر لیا اونہون نے ہم مین سے دس کو اور مین سست ہو گیا تھا بسبب زخم کے
اور گر پڑا مین منہ کے بل پس پلٹ گئے وہ لوگ پس اونکا چلا آیا مین جیسا کہ تم مجکو دیکھتے ہو پس نکین کیا مجکو اوسکی حال نے اور اپنے گھوڑی
سوار کر لیا مین نے اوسکو اور چاہتا تھا مین ملنے کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے ایک گروہ کو اپنے پیچھے کہ دوڑتے تھے مثل ہوا بہنے والی کے اور وہ
غسان سے تھے پس گھیر لیا مجکو تیرون نے اور وہ کہتے تھے کہ ہم اہل غسان سے ہین ہم گروہ سلیمان اور رہبان کے ہین پس پکار کر کہا مین نے
کہ ہم گروہ محمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین پس جلدی کی میری طرف بعض نے اون مین سے اور چاہا کہ بلند کرے میرے اوپر تلوار کو پس کہا
مین نے کہ خفی ہے تجھپر آیا قتل کریگا تو ایک شخص کو اپنی قوم سے اوسنے کہا کہ تم کن لوگون سے ہو مین نے کہا کہ قوم خزرج بن یزید کے سے ہون پس
پھیرا اوسنے تلوار کو مجھسے اور کہا کہ تمکو طلب کیا ہے ہمارے سردار جبلہ نے قسم ہے حق مسیح کی پس کہا مین نے کہ کہان ہے جبلہ تا تمکو جبلہ نے
جو طلب کرتا ہے پس کہا اوسنے کہ وہ طلب کرتا ہے ایک شخص کو کہ ہین کہ انصار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں پھر کہا اوسنے جلدی کہ
خوشی سے آگے چلو ہمکو ورنہ با کراہ و نا گواری کے پس گیا مین اونکے ساتھ اور غلام میرے ساتھ تھا یہانتک کہ پہونچا مین ایک بڑے
لشکر اور اچھے سامان اور بھاری نعمت پر اور سائبان بلند تھے پس ہین اونکے ساتھ تھا یہانتک کہ آئے وہ میرے ساتھ جبلہ بن ایہم کے
خیمے تک اور وہ بیٹھا تھا سونے کی کرسی پر اور پہنے تھا کپڑے دیباج کے موتی جڑے ہوئے اور اوسپر لڑیان جواہر کی تھیں اور اوسکے گلے مین ایک
صلیب یاقوت کی تھی اور ٹھہرا مین اوسکے سامنے اور اوٹھایا اوسنے اپنے سر کو اور کہا کہ کس عرب سے ہو تم مین نے کہا مین سے ہون پس کہا کہ کس گروہ
مین سے ہو مین نے کہا کہ مین اولاد حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن ثعلبہ بن امرء القیس بن عبد اللہ بن الازد بن غوث
بن نبت ابن مالک بن زید بن کہلان بن سبا سے ہون پس کہا اوسنے کہ کس لڑکے کی اولاد سے ہو تم اون دونون لڑکون سے
جو منسوب اپنی مان کیطرف ہین مین نے کہا کہ اولاد خزرج بن حارثہ الکرام انصار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہون پس اوسنے کہا کہ تم بھی
تمہاری قوم اور غسان سے ہون پس پس مینے کہا کہ لو اوس قبیلہ سے ہے جو منسوب کیا گیا ہے جانب نسب مادری کے اوسنے کہا ہان مین جبلہ
بن ایہم وہ شخص ہون کہ پھر گیا مین اسلام سے تاکہ نہ ظلم کرون مین آیا نہ راضی ہوئے تمہارے سردار اس امر پر کہ ہووے مجھسا شخص
اس دین پر یہانتک کہ لیتی تھی مجھسے قصاص بعوض ایک شخص حقیر کے اور مین سردار قوم غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون پس کہا مینے
کہ اے جبلہ اللہ تعالی کا حق تیرے حق سے زیادہ واجب ہے اور ہمارا دین نہین پایدار ہوتا ہے مگر انصاف کرنے سے اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نہین لیتے ہین اپنے نفس کے حقوق خدا مین کسی کی ملامت کو پس کہا جبلہ نے کہ تمہارا نام کیا ہے مین نے کہا کہ میرا نام سعید بن عامر
انصاری ہے پس کہا اوسنے مجھسے کہ اے سعید بیٹھو تم پس بیٹھا مین اور کہا اوسنے مجھسے کہ کسقدر زمانہ گذرا تمکو حسان بن ثابت

انصاری سے مین نے کہا کہ وہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور اونکی حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
اَنْتَ حَسَّانٌ وَلِسَانُكَ حُسَامٌ پس کہا اوسنے کتنے دن ہوے تمکو اونکو چھوڑے ہوے مین نے کہا تھوڑے دن گذرے ہین
نام تیرا حسان ہی اور زبان تیری مانند شمشیر بُران ہی ۱۲
اور اونہون نے ایک مجلس دعوت منعقد کرکے مجکو اوسمین بلایا تھا اور اونہون نے اشعار ہماری واسطے کہے اور پڑھے تھے پھر وہان سے
ہم ملک شام مین آئے اور یہ پچھلا وقت ہی میرا اونکو چھوڑے ہوے پس کہا اوسنے آیا یاد کر اوسکے مجکو وہ اشعار مین نے کہا ہان پس
حکم کیا اوسنے میری واسطے ایک کتان رومی کا اور کہا کہ مین کتان تمکو اسواسطے دیتا ہون کہ پہنو اور نہ حرام جانو تم اوسکو پھر کہا
اوسنے کہ جہان سے تم آئے ہو وہان کیا کام کرتے تھے مین نے کہا کہ سچ بولنا لوہا کرتا ہی بندہ ان کے کام کو مین سردار ابو عبیدہ
بن الجراح کے لشکر سے ہون اور ہم ارادہ حلب اور انطاکیہ کا رکھتے ہین پس کہا اوسنے کہ ہرقل بادشاہ نے بھیجا ہی مجکو اور اس طرف کے
تاکہ مدد دیوے ہم قنسرین کو اسواسطے کہ اوسنے فریب کیا ہی تمہاری ساتھ مصالحہ کرنے مین اور پلٹ جاؤ تم اپنے سردار ابو عبیدہ بن
الجراح کے پاس اور ڈراؤ اونکو ہمسے اور ہماری تلوارون سے اور کہو اونسے کہ پلٹ جاوین وہ سبطرح جیسے کہ آئے ہین اور نہ متعرض
ہووین بادشاہ کے شہرون سے اور ہم نیکی اور جوانمردی کرینگے ساتھ مددہی دین بادشاہ کے اور قریب تر ہے مین یہ ہوین کہ ہم تمہارے
ہاتھون سے وہ چیزین جو لی ہین تمنے ملک شام سے لین پس جب اوسنے گفتگو کی سوار ہوا مین اپنے گھوڑے پر اور پیچھے اپنے سوار کیا مین
اپنے غلام کو اور روانہ ہوا یہانتک کہ آیا مین مسلمانون کے لشکر مین پس دوڑے مسلمان میری طرف اور کہا کہ اے ابن عامر تم
کہان تھے کہ تمہارے گم ہونے سے ہم لوگ رنج مین ہین پس آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا مین نے اونسے
حال کو جو ساتھ جبلہ بن ایہم کے گذرا تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے [illegible] اور رہائی دی تمکو اللہ
تعالی نے سبب ذکر کرنے تمہارے حال حسان بن ثابت کو پھر کہا کیا اونہون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible]
مشورہ کے اور کہا کیا رای دیتے ہو تم لوگ اس بطریق کے معاملے مین کہ پھر اوس نے دغا کی عہد کی اور اوسنے ہماری ساتھ فریب کیا
پس کہا خالد بن الولید نے کہ ظلم اور بغاوت کرنیوالے کے واسطے پکڑ ہی اور اوسکے گرفتار کی اور اللہ تعالی اوسکی [illegible] اور فریب
فریب کرنیوالے کے ہم اوسکے ساتھ جو اوسکے فریب سے بڑا ہوگا اور جاؤنگا مین اوسکی طرف ساتھ وفا کرنے والے [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے [illegible] پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کام تمہارا [illegible]
اے ابا سلیمان وَلِكُلٍّ كَدِيسٌ سہم پس لیجاؤ تم اپنے ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنکو تم دوست
واسطے ہر شخص کے مخفی ارادہ ہی
رکھتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہان ہین عیاض بن غانم اشعری اور عمرو بن سعد الیشکری کہان ہین
سہیل بن عامری اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور سعید بن عامر الانصاری اور عمرو بن معدیکرب اور عبد الرحمن
بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور قیس بن ہبیرہ [illegible]
یہ لوگ اونکی پاس آئے پس کہا خالد بن الولید نے اونسے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم برکت سے اللہ تعالی کی [illegible] اور [illegible]
زرہین پہنین مسلمانون نے اور لیا اپنے سامان جنگ کو اور آئے خالد بن الولید کے پاس پس پایا اونکو اس حال مین کہ

زرہ پہنی تھی اونہون نے اور سوار ہوئے تھی اپنی گھوڑی پر پھر کہا اونہون نے اپنے غلام سے جسکا نام ہمام تھا کہ چل تو میرے ساتھ
یہانتک کہ دیکھیگا تو مجھسے معاملہ عجیب کو پس چلا ہمام اور چلے خالد بن الولید اور آگے دسون ساتھی اونکے اور ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے اونکے واسطے پس جب روانہ ہوئے خالد ابن الولید سامنے آئے سعید بن عامر الانصاری کی
اور کہا اونسے کہ اے سعید جبلہ نے تمسے کہا تھا کہ حاکم قنسرین اوسکی پاس آویگا سعید نے کہا ہان کہا تھا خالد بن الولید کہا پس
لیچلو تم اوس راستہ مین جو بجانب لشکر جبلہ کی ہے تاکہ پوشیدہ ہوکر ٹھہرین ہم وہان پس جسوقت آویگا حاکم قنسرین اوطرف
کی لیوینگے ہم اوسکو اور اوسکی ساتھیون کو اور ہلاک کرینگے ہم اونکو پس ساتھ انکے ہوئے سعید بن عامر آگے قوم کی اور انکا لیکر کوشش
کرتے تھے ساتھ اونکی راہ چلنے مین بجانب لشکر جبلہ کی اور تھا چلنا اونکا رات کو پس جب قریب ہوئے اونسے اور پہونچے نزدیک دیکھا روشنی
آگ کی اور سنی اونہون نے آواز قوم کی پھرے سعید بن عامر مسلمانون کے ساتھ لیکر بجانب راہ بطریق قنسرین کی اور پوشیدہ ہوکر ٹھہرے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ وہان مع اپنے ساتھیون کی صبح تک پس نہ آیا انکی طرف کوئی شخص پس نماز صبح کی پڑھی خالد
بن الولید اور مسلمانون نے اور تھے منتظر اوسکے پس ابھی اوس حالت مین تھے کہ دفعۃً دکھائی دیا اونکو اور آیا لشکر جبلہ بن ایہم
اور حاکم عموریہ کا اونکی طرف گویا کہ تھا وہ ایک دریا موجزن اور تھے اوس ... کو پس کہا مسلمانون نے خالد بن الولید
سے آیا دیکھتے ہو تم اس لشکر کو جو آتا ہے ہماری طرف بیشمار ہے اور ٹیلون اور عدد کانٹون اور درختون کی پس کہا خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے کیا ... اونکی کثرت سے ... ہماری ... پس اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے لیجاؤ تم
اونہین اور ... سمجھو اونکو گویا کہ تم اونکو ... بطریق قنسرین اور کریگا اللہ تعالی جو چاہیگا پس اوسی وقت
لشکر مسلمان اونہین ... اونکو اور وہ چپ تھے اور نہین کلام کرتے تھے پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ جب
چلے ہم اور ظاہر ہوئے ہمکو شہر ... قنسرین کی پس دفعۃً حاکم قنسرین ہمارے آگے آیا اور بلند کی گئی تھی اوسکے آگے صلیب ...
اوسکے آگے تھے انجیل پڑھتے ہوئے اور بلند تھا اونکے بیچ مین کلمہ کفر کا اور قریب تھے بعض اونکی بعض سے اور نکلا حاکم قنسرین آگے
اپنے ساتھیون کے تاکہ آوے وہ بجانب جبلہ اور حاکم عموریہ کے اور سلام کرے اون دونون کو پس سامنے گئے اوسکے خالد بن الولید اور
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اونکی تھی ... پس جب نزدیک ہوئے وہ اونسے کہا بطریق قنسرین نے سلامت
اور باقی رکھے ... مسیح اور صلیب تمکو خالد بن الولید نے اوس سے کہا کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ بندگان صلیب کے نہین ہین
بلکہ ہم اصحاب محمد حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور کھولا خالد بن الولید نے ڈھاٹا اپنا اور پکار کر کہا لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور مین خالد بن الولید ہون
اور مارا خالد بن الولید نے اپنا ہاتھ اوسپر اور کھینچ لیا اوسکو زین سے اور دوڑے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکی ساتھیون کی طرف اور کھینچا مسلمانون نے تلوارون کو اونپر اور بلند ہوئی آواز شور و فریاد کی اور اعلان کیا
دشمنان خدا نے ساتھ کلمہ کفر کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ کلمہ توحید کے اور سنی جبلہ اور ماہان حاکم عموریہ نے

آواز مسلمانون کی ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جنبش مین آئی وہ دونون اس معاملہ سی اور دیکھا اونہون نے تلوارون کو برہنہ اور نیزون کو راست پس دوڑے وہ بہاشیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور گھیر لیا اونکو ہر جگہ سے پس جب دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی اور اپنی ساتھیون کی طرف آئی ہوئی بلا کو اور حاکم قنسرین اونکو ہاتھ اور قابو مین تھا کہ نہین جدا کرتی تھی اوسکو اور تحقیق مالک ہو گئی تھی اوسکی رسی کی اور وہ ڈرتے تھی اس امر سی کہ مبادا نکل جاوے وہ اونکی ہاتھ سے یا آجاوی اوپر کوئی حادثہ قبل اسکی کہ مار ڈالین اوسکو پس ارادہ کیا اوسکی مار ڈالنی کا اور بلند کیا تلوار کو اوسپر پس ہنسا وہ بطریق اونکی اس کام سے اور تعجب کیا خالد بن الولید نے اوسکی ہنسی سی پس کہا اونہون نے کہ ہنسی ہو تم کس چیز نے تجکو ہنسایا ہی اوسنی کہا کہ مین سوچ رہا ہون کہ تم اور تمہاری ساتھی تو خود ہی مار ڈالی جاؤ گے اور تم میری مار ڈالنی کا ارادہ رکھتی ہو اور اگر تم مجکو باقی رکھو گے مین تمکو بھی باقی رکھونگا پس روک لیا خالد بن الولید نے ہاتھ کو اوسکی مار ڈالنی سے پھر پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ ای اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم گروہ میری اور حمایت کرو تم میری اور حمایت کرون مین تمہاری اور صبر کرو تم سختی پر پس بہت نہ جاؤ تم اوس چیز کو جسنی تمکو گھیر لیا ہے اسواسطے کہ سخت تر اوس چیز کا جس سے تم ڈرتے ہو موت ہے اور مارا جانا تو نہایت ہی ہماری اور آرزو خالد کی ہے اللہ کی راہ مین اور مین نے قسم ہی خدا کی کہ ہبہ کر دیا ہی اپنی جان کو بطرف قتل کی اور ڈالا ہی مین نے اوسکو معرض ہلاکت مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور جان لو تم رحمت کری اللہ تمپر اس امر کو کہ راہ ہماری اللہ کیطرف کھلی ہی اور گویا تم پہونچ گئے بجانب پروردگار کریم کی اور جاری ہوا لیسے گھر مین کہ نہین مرتا ہی رہنے والا اوسکا اور نہین بڈھا ہوتا ہی جوان اوسکا پھر پڑھا اس آیت کو لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ؛ وَاقِدِیؒ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جمع ہوئی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجانب خالد بن الولید کی اور ہو گئی گرد اونکے اور ہو گئے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما داہنی جانب اونکے اور رافع بن عمیرۃ الطائی رض بائین طرف اونکی اور غلام اونکا ہمام اونکی پشت پر اور باقی لوگ گرد اونکی تھی پس سپرد کیا خالد بن الولید نے بطریق قنسرین کو اپنی غلام کو اور کہا کہ مضبوط کر کے رکھ تو اوسکے بازو کو اپنے ہاتھ مین اور نہ جدا ہو اپنی جگہ سے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئی مسلمانون کی طرف عرب نصرہ قوم غسان کی آگی اونکی جبلہ بن ایہم الغسانی تھا اور اوسکی گردن مین طوق پڑا تھا جسمین صلیب جواہر کی تھی اور پہنی تھا کناری کپڑے دیباج کی اور اوسکی اوپر زرہ اور سر پر اوسکی خود لوہے کا اور اوسکی اوپر دوسرا خود سونیکا تھا جسکے اوپر صلیب جواہر کی تھی اور اوسکی ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا جسکا پھل مثل ستارہ کی چمکتا تھا اور حاکم عموریہ کا ایک جانب مین اوسکی مثل برج مضبوط کی تھا اور اوسکی گرد قوم بنی تنجیہ کا فوج تھی اور گرد اون دونون کی لشکر تھا پس جب دیکھا بطریق عموریہ نے خالد بن الولید کو اس حال میں کہ وہ مالک ہو گئی ہین حاکم قنسرین کی اور وہ اونکی ہاتھ مین ہی کہ نہین جدا کرتے ہین اوسکو اور ارادہ اس امر کا ہی کہ جلد ہی کرین گے خالد بن الولید اوسکی مار ڈالنی مین

اور آیا جبلہ بن ایہم کے پاس اور کہا انہوں نے یہ عرب کے شیطان آیا نہیں دیکھتا ہے تو اس عربی اور اوسکے ساتھی بارہ
شخصوں کو اور بتحقیق گھیر لیا ہے اونکو ہماری گھوڑوں کی باگوں نے اور محاصرہ کر لیا ہے اونکا اس بڑے لشکر نے اور وہ کچھ اندیشہ
نہیں کرتے ہیں اس امر میں اور مالک ہو گئے ہیں ہمارے ساتھی کے اور وہ اونکے ساتھ قید ہے اور نہیں چھوڑتے ہیں اوسکو اپنے
ہاتھوں سے اور میں خوفناک ہوں اس امر سے کہ مار ڈالیں گے اوسکو پس جا تو اس عربی کی طرف اور کہہ تو اونسے کہ پھیر دلویں وہ
ہمارے ساتھی کو ہماری جانب تاکہ جوانمردی اور نیکی کریں ہم اونپر ساتھ اونکی جانوں کے پس جب چھوڑ دیوینگے وہ ہمارے ساتھی کو
میل کرینگے ہم اونپر اور مار ڈالیں گے اون سب کو رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تھے ہم اونکے بیچ میں مثل
گروہ کے بیچ میدان میں اور ہمکو اونکی کثرت سے کچھ فکر و اندیشہ نہ تھا اسواسطے کہ ہمکو اللہ تعالی پر اعتماد تھا اور اوسی وقت آیا
ہماری طرف جبلہ بن ایہم الغسانی اور وہ اپنی بلند آواز سے پکار کر پوچھتا تھا کہ تم کون ہو آیا تم لوگ صحابہ مشہور ہیں محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ہو یا عرب تابعین سے ہو آگاہ کرو مجھکو اپنے حال سے قبل اسکے کہ آوے تمپر بلا کی اور تھی ہماری طرف سے گفتگو کرنیوالے
خالد بن الولید اور کہا اونہوں نے کہ اے جبلہ ہم صحابہ مشہور ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں ہم اہل قبلہ اور اسلام ہیں اور
بزرگی اور بخشش کے لوگ ہیں ہم کئی متفرق قبیلوں سے ہیں اور اللہ تعالی نے ہماری دلوں کو ایک کر دیا ہے اور ہم لوگ متفق ہیں
ایک کلمے پر اور وہ کلمہ لا اله الا الله محمد رسول الله ہے پس جب سنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا بہت خشمناک ہوا اور کہا
اونسے کہ اے جوان عرب کے آیا تم سردار ہو عرب کے خالد بن الولید نے کہا کہ میں سردار اونکا نہیں ہوں بلکہ میں اونکا بھائی ہوں
اسلام میں پس کہا جبلہ نے تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونہوں نے کہا کہ میں مشہور سردار بنی مخزوم سے
ہوں میں خالد بن الولید ہوں اور یہ جو میرے داہنے طرف ہیں عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور یہ جو میرے
بائیں طرف ہیں وہ ایک مرد اہل یمن بزرگ اور بلند قبیلہ طی سے ہیں اور یہ رافع بن عمیرۃ الطائی ہیں اور لیا ہے میں نے
اپنے ساتھ ہر قبیلے سے بہادر مشہور اور دلیر تعریف کیا گیا اوسکا پس حقیر نہ جان تو ہمکو بسبب ہماری قلت کے اور نہ خوش ہو تو اپنی کثرت پر
اور نہیں ہو تم ہمارے نزدیک لڑائی میں مگر مثل چڑیوں کے کہ آن پڑا انپر شکاری اونکا اور وہ پوشیدہ ہیں خانوں میں پس ڈالدیا شکاری نے
جال کو اونپر پس نہیں نکل سکتی اون میں سے مگر بہتر اور برگزیدہ اونمیں کے پس زیادہ ہوا غصہ جبلہ کا خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا
اونسے کہ قریب ہے تم جانوگے تم اے بنی مخزوم کے کہ کلام تمہارا تمپر فال بد ہوگا جسوقت گھیر لیوینگے تمکو کھیل شیروں کے اور ہو جاوگے تم اور
تمہارے ساتھی غذا جانوران وحشی کی اس میدان میں کہ پھاڑ ڈالینگے وہ تمکو صبح سے شام تک پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ وہ بات ہے
کہ نہ گراں گذرے گی ہمپر اور یہ آسان ہے ہمارے نزدیک پس تو اپنا حال بیان کر کہ جن عرب نے کوشش کی ہے واسطے عبادت صلیب کے
اونمیں سے تو کون ہے اونسے کہا کہ میں سردار غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہوں میں جبلہ بن ایہم ہوں خالد بن الولید نے کہا کہ
تو ہی ہے پھرنے والا اسلام کو اور اختیار کرنیوالا گمراہی کا ہدایت پر اور راہ تیری راہ تاریک اور گمراہی کی ہے جبلہ نے کہا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ
میں نے اختیار کیا ہے بزرگی کو ذلت پر خالد بن الولید نے کہا کہ تو اپنے نفس کی ذلت پر طمع کرنیوالا ہے اور تو اپنے نفس کا خوار اور سبک کرنیوالا

اور نہین ہے بزرگی مگر اوس گھر مین جو ہمیشہ باقی ہے اور دور رہنے مین اس گھر سے پس کہا جبلہ نے کہ اے بھائی تنے محروم زیادہ کر لیا نہ کر وتم اسواسطے کہ میرا چھوڑ دینا اور باقی رکھنا تمکو اور تمہارے ساتھیون کو نہین ہے مگر اسسبب سے مین فنا ہی کی جو تمہارے قابو اور ہاتھ مین کہ مین خوف اس امر کا رکھتا ہون کہ بحالت اسیری حملہ کر دگے تم اوسکو مار ڈالوگے اور وہ آبرو والا ہے بادشاہ کے نزدیک اور نسب مین اوسسے ملتا ہے پس چھوڑ دو تم اسکو اپنے ہاتھ سے تاکہ چھوڑ دون مین تمکو اور تمہارے ساتھیون کو قتل سے کہ تم لوگ تھوڑے ہو اور ہم بہت ہین خالد بن الولید نے کہا کہ قیدی کو تو مین نہ چھوڑونگا تا اینکہ اوسکو مار ڈالونگا اور نہین پروا ہے مجکو اوس چیز سے جو بعد اوسکے قتل کے تم کروگے اور جو تو کہتا ہے کہ مین باوصف اپنی کثرت کی تمسے اور تمہارے ساتھیون سے لڑائی مین کمی کرتا ہون یہ کہنا تیرا کلام انصاف کا نہین ہے اور یہ بات تو ہمکو معلوم ہے کہ تم جماعت مین کثیر ہو اور ہم بارہ آدمی ہین اور گھیر لیا ہے ہمکو تمہارے گھوڑون کی باگون نے اور تمہارے نیزون کی نوکون اور تمہاری تلوارون نے پس اگر چاہتے ہو تم عدالت کو لڑائی مین پس نکلو واسطے لڑائی کی ہماری طرف ایک بعد ایک کے پس اگر مار ڈالا تمنے ہمکو تو قیدی تمہارا تمکو آسانی سے ملجاویگا اور اگر غلبہ دیا اللہ تعالی نے ہمکو تمپر اسواسطے کہ مدد اور غلبہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے جسکو چاہے دیوے پس نہ گران گذریگا تمپر ہلاک ہونا اوسکا جسوقت کہ تم خود ہی تیار اوسکی ہلاک ہو جاؤگے پس جھکا لیا جبلہ نے اپنے سر کو اور آیا وہ حاکم عموریہ کے پاس اور بیان کیا اوس سے حال گفتگو خالد بن الولید کا پس برہم اور خشمناک ہوا وہ بطریق اور نکال لیا اپنی تلوار کو میان سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اوسکی طرف نکالا ہے اوسنے تلوار کو پس جانا اونہون نے کہ وہ غصے مین ہے اور ارادہ لڑائی کا رکھتا ہے پس جب قصد کیا حاکم عموریہ نے لڑائی کیواسطے نکلنے کا روکا اوسکو جبلہ نے اور کہا اوسنے خالد بن الولید سے کہ لڑائی بیشک عدالت کو چاہتی ہے جیسا کہ تمنے بیان کیا ہے اور یہ قوم بنی اصفر کی بمنزلہ بھیڑ و بکری کی ہین کہ نہین سمجھتی ہین بات کو اور مین نے اپنی اور تمہاری گفتگو سب اونسے بیان کردی پس راضی ہوئی وہ میدان مین نکلکر لڑنے کو پس جس شخص کو تم مین سے منظور ہو وہ میدان مین نکلے پس ارادہ کیا خالد بن الولید نے نکلنے کا لیکن روکا اور باز رکھا اونکو عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور کہا اے ابا سلیمان قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ نکلے اونکی مقابلے کو کوئی شخص سواے میرے اور مین خرچ کرونگا کوشش کو اونپر پس شاید جا ملون مین اپنے باپ سے پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اونکو اور اونکا ارادہ پورا کیا اور کہا اونسے شَكَرَ اللّٰهُ مَقَامَكَ وَعُرِفَ فِعَالُكَ پس نکلے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور وہ سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو دیا تھا اونکو قسمت مین واقعہ اجنادین سے اور تھا وہ گھوڑا امر بیت عنبرہ کا قوم لخم سے اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے اور پہنے تھے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ زرہ اور اونکے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس گردا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے میدان مین دونون صفون کے بیچ مین تا اینکہ گرم ہو گئی تیزی اونکی گھوڑے کی پھر متوجہ ہوے اونکی طرف اور طلب کیا میدان مین لڑنیوالے کو اور کہا او تم اے بنی الاصفر کہ مین بیٹا صدیق کا ہون [illegible] اشعار [illegible] واقدی [illegible] نے بیان کیا ہے کہ نکلی پانچ سوار بہادر انمین سے ایک کے پیچھے ایک پس نہین گردا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ہر ایک پر اور نہین ہوا زیادہ ایک گردا دینے سے یہانتک کہ مار ڈالا اوسکو پس قتل کیا اونہون نے پانچون کو ایک کے بعد ایک

پھر ارادہ حملہ کا کیا اونہون نے قلب لشکر روم پر اور اوسیوقت نکلا اونکے مقابلے کو جبلہ بن ایہم اور وہ بہت خشمناک تھا اور کہا اونے
عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ تجھکو بچانا نہ کیا تھے جسے تیار اور پر اپنے کامون اور لڑائی مین پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے
کہ یہ امر کیونکر ہوتا حالانکہ نباہ ہوتا اور بیوفائی ہماری عادات سے نہین ہے جبلہ نے کہا تھی بھر دیا زمین کو ہماری ہمراہیون کی لاشون
سے اور مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ مار ڈالون مین تجکو کیونکہ تجھکو میرے نزدیک قتل نہین ہو بلکہ مین اسواسطے آیا ہون کہ باز رکھون مین
تمہارے ساتھیون کو تمہاری اعانت سے اسواسطے کہ جب ہمارا کوئی ساتھی تمہارے مقابلے کو نکلا تو نکلا ایک شخص تمہارے ساتھیون سے
تاکہ اعانت کرے وہ تمہاری اور یہ امر نہین ہے یہ بات عادت انصاف اور کامون اشراف سے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب سنا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ بن الایہم کا ہنسے وہ اور کہا کہ اے بیٹے ایہم کے آیا میرے ساتھ
تو مکر اور فریب کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ مین تربیت یافتہ علی چچا کے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور مین حاضر
ہوا ہون معرکے اور لڑائیون مین جبلہ نے کہا کہ مین مکار نہین ہون اور نہین کہا مین نے مگر امر حق پھر کہا عبد الرحمن
رضی اللہ عنہ نے اوسے کہ نکل تو اور نکلے تیرے ساتھ کوئی دوسرا تیری قوم سے اگر سچا ہے تو اپنے کلام مین اور حملہ کرو تم دونون مجھپر
اسواسطے کہ مین مثل اور کفو ہوا تم دونون کے پس جب دیکھا جبلہ نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ کسیطرح نہین
آتی ہین وہ اونکے فریب اور حیلے مین تعجب ہوا اونکے کام اور درخواست اور جرات اور تیزی نیزہ اور اونکی کم سنی سے اور پکار کر
کہا جبلہ نے اونسے کہ آیا ہو سکتا ہے تجھسے کہ آؤ تم ہم مین اور غوطہ دون مین تجکو نہر کے پانی مین پس نکلو تم اوسمین سے پاک
گناہون سے اسطرح جیسے کہ نکلے تم مان کی پیٹ سے اور ہو جاؤ تم گروہ صلیب اور اہل مسیح سے اور رکھو تم قربان کو اور ہو تم انعام
بادشاہ رحیم سے اور بیاہ دون مین تمہارے ساتھ اپنی بیٹی کو اور ہوجاؤ تم مثل میرے بیٹے کے اور زیادہ کرونگا مین تمپر اپنی نعمتون اور
بخشش کو اور مین وہ ہون کہ تمہارے نبی کو شاعرون نے میری تعریف کی ہے پس جلدی کرو تم اس امر کے کرنے مین جو مین نے تم سے بیان
کیا ہے تاکہ نجات پاؤ تم ہلاکی سے اور واصل ہو جاؤ تم نعمت باقی اور زندگانی بہتر مین پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سختی ہے تجھپر اے جبلہ آیا بلاتا ہے تو مجکو ہدایت سے ضلالت
اور گمراہی کیطرف اور ایمان سے بدل کیا ہے اور مین اون لوگون سے ہون جو ایمان لایا ہے ساتھ اللہ تعالی کے اور جگہ پکڑی ہے اسلام نے
اوسکے دل مین اور جانا اور سمجھا ہے اونے راہ راست کو گمراہی سے اور تصدیق کی ہے اللہ کے نبی کی اور دشمن ہے کفار کا پس لے تو اور
ارادہ ہے لڑائی کا اگر ارادہ رکھتا ہے تو انتظار کرونگا مین تجھپر ایسی ضرب کو کہ جلدی کرون مین اوس سبب سے تیری روح ہلاک مین
ملا دون [illegible] اور [illegible] اس امر سے کہ نسبت دیا جاوے تجھسا شخص اونکی طرف [illegible] زندگانی [illegible] پس
خشمناک ہوا جبلہ [illegible] اور نکالا اونے اپنی تلوار کو اور ارادہ کیا نیزہ مارنے کا [illegible] اور [illegible] وہ دونون آپس مین [illegible] لڑائی کی
یہانتک کہ گذر گئی [illegible] عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو [illegible] ہاتھ سے اور نکال لیا تلوار کو
[illegible] عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے [illegible] ایک وار [illegible]

نیزے کو اور پھینک دیا جبلہ نے باقیماندہ نیزے کو اور نکالا اونسے اپنی تلوار کو میان سے اور تھی وہ تلوار قوم کندہ کی جو منجملہ باقیماندگان قوم
عاد کے تھا چمکتی تھی مثل بجلی کے اور جس چیز پر پڑتی تھی اوسکو کاٹ ڈالتی تھی پس حملہ کیا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر رافع بن
عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تعجب میں تھے ہم عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی استقلال و صبر سے جبلہ کی لڑائی میں ہم اسطرح کہ نکلے تھے وہ جبلہ
کے مقابلہ میں بعد اسکے کہ تھک گئے تھے پیشتر اوسکے پانچ سواروں کی لڑائی میں اور سخت اور دشوار ہو گیا معاملہ اون دونون کی لڑائی کا اور
دونون نے ایک ہی ساتھ وار تلوار کا کیا لیکن سبقت لے گئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جبلہ پر تلوار مارنے میں اور لیا جبلہ نے اوس وار کو اپنی ڈھال پر
اور کاٹ ڈالا تلوار نے ڈھال کو اور پہونچی خود تک پس وہ بہری ہو گئی تلوار عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ تلوار بارہا رکھی ہوئی تھی
پس زخمی کیا جبلہ کو اور جاری ہوا خون اوسکا اور مارا جبلہ نے اپنا وار تلوار کا عبدالرحمن پر پس کاٹ ڈالا اونکی زرہ کو اور زخمی کیا اونکے
مونڈھے کو انکے جب جانا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کیفیت ضرب تلوار کو ثابت رکھا اپنے تئین اور چھپایا زخم کو پہونچنے کو اور فی الفور
پیچھے پھیرا اپنے گھوڑے کو یہانتک کہ آملے خالد بن الولید اور مسلمانون میں پس جب دیکھا مسلمانون نے اوس چیز کو جو لاحق ہوئی اونکو
اوتارا اونکو گھوڑے سے اور مضبوط باندھا اونکے زخم کو اور کہا خالد بن الولید نے کہ اے بیٹے صدیق کے میں جانتا ہوں کہ جبلہ نے تمکو رنج پہونچایا
کیا ہی ساتھ ضرب تلوار کے اور قسم ہے حق تمہارے باپ کے اور اونکے صدق کی کہ ہر آئینہ مصیبت اور درد میں ڈالونگا میں اوسکو عوض میں اسکے
جیسا کہ دردمند کیا اوسنے تمکو بسبب تمہارے رنج پہونچانے کے پھر آواز دی خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام کو اور کہا کہ لا تو قنبر کو میرے پاس پس
لایا ہمام حاکم قنسرین کو اونکے پاس پس کاٹ کر زمین پر پھینک دیا خالد بن الولید نے اوسکے سر کو اور دیکھا رومیون نے اپنے ساتھی کو جبکہ قتل
کر مار ڈالا اوسکو خالد بن الولید نے پس مصیبت اور رنج میں ڈالا اونکو اس امر نے اور غضبناک ہوا جبلہ اور کہا مسلمانون سے کہ عہد شکنی
اور بیوفائی کی تمنے اور ہو تم مستوجب قتل کے بسبب مار ڈالنے ہمارے ساتھی کے پس پکارا اونسے عرب متنصرہ اور قوم روم اور ارمن کو اور
برانگیختہ کیا اونکو لڑائی پر اور کہا اونسے کہ نہ باقی چھوڑو تم اون میں سے کسیکو پس پکارا ہر رومی اور آگے گیا اونون نے صلیب کو اور دیکھا
خالد بن الولید نے اونکو کہ ارادہ حملے کا رکھتے ہیں پس آواز دی اور کہا اونہون نے کہ اے ہمام ٹھہر تو ساتھ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے اور باز رکھ
جو ارادہ اونکا کرے پھر کہا اپنے ساتھیون سے کہ نہ جدا ہو کر نکلے کوئی تم میں سے اور ہو جاؤ تم گرد میرے پس نہیں جا رہی کرتا ہوں اور مدد ہوتی
اللہ تعالیٰ کی بیشک پس ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے جسطرح سے کہ حکم کیا تھا
اونہون نے اور وہ سب ناامید ہو گئے تھے اپنی جان سے اور حملہ کیا رومیون نے مسلمانون پر اور بہت سخت لڑائی اور مار دھاڑ ہوئی اونمین
ربیعہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ جب حملہ کیا رومیون نے ہمپر سامنا کیا اونکا خالد بن الولید نے بذات خود اور دور کر دیا
اونکو ہمسے بزور اپنی تلوار کے اور اسیطرح پر ہمارے اور اونکے شدت کی لڑائی ہوتی تھی کہ نہایت پائی تھی ہم کوئی راہ خلاص کی اور معلوم ہوئی پیاس
اور زیادہ ہوئی ہمپر شدت گرمی اور پسینے کی رافع بن عمیرہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا میں نے یہ حال کہا میں نے خالد بن الولید سے کہ
اے ابا سلیمان آئی ہمپر قضا پس کہا اونہون نے کہ قسم ہے خدا کی کہ سچ کہا تم نے اسلئے کہ میں بھول گیا اپنی کلاہ مبارک کو اور
نہیں ساتھ لایا اوسکو اور ہوتی تھی بڑی برکت اوسمین حالت شدت اور تنگی میں کو گر کہتا ہے است کہ راوی نے

بیان کیا ہے کہ دشوار اور بڑا دکھائی دیا مسلمانون کو معاملہ اور سختی اور دشواری کی اونپر صبر لازم اور لاحق ہوئی اونکو
رازی اور آئی کافرون پر بلا کی اور بڑا دشمن کیا اونمین لڑائی نے آگ کو اور تلوارین چلتی تھین اور سر لوگون کے کٹ کر گرتی تھی اور
زمین بھر گئی تھی مردون سے اور تھے مسلمان رومیون کے بیچ مین مثل قیدیون کی اور تھی قوم سخت لڑائی مین تھی اور تلوارین
کام کر رہی تھین لوگون مین کہ دفعۃً پکار کر کہا مسلمانون سے بالقین عنیبی نے خَذَلَ الاُمَمَ وَنُصِرَ الخَائِفُ یَا
حَمَلَةَ القُرْآنِ جَاءَکُمُ الفَرَجُ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَنَصَرَکُمْ عَلٰی عَبَدَۃِ الصُّلْبَانِ اور آگئے تھے کلیجے منھون مین
اور کام کیا تھا شمشیر ہای بُران نے اور ہر شخص اپنے نزدیکی کے مقابلہ مین صبر کرنیوالا تھا اور گھبرے ہوئے تھے مسلمان اور لاحق
ہوئی تھی اونکو تشنگی اور ہر شخص نے اپنے نزدیکی کو بیچ مین ڈالا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکی ابی مسلم حضرمی
سے روایت کی ہے کہا ابی مسلم نے تھا مین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر لڑائی اجنادین وغیرہ مین اور موجود تھا
مین اونکے ساتھ قنسرین اور حلب مین اور نہین دیکھی ہین مین نے اپنے معاملات جہاد مین کہ بہتری اور مدد اور غلبہ کسی کو حال تین
کہ ہم بمقام شیزر تھے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ایک رات کو اپنے خیمے مین تھے کہ دفعۃً نکلے وہ خیمے سے مسلمانون کو آواز
دیتے ہوئے اور وہ پکارتے تھے اَلنَّفِیْرَ اَلنَّفِیْرَ فَقَدْ اُحِیْطَ بِفُرْسَانِ الْمُوَحِّدِیْنَ پس دوڑے ہم سب اونکی طرف ہر جگہ اور
مکان سے اور کہا ہمنے کہ کیا حال ہے تمہارا ای سردار اونہون نے کہا کہ مین اسوقت سوتا تھا کہ دفعۃً جگا دیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اور جھڑکا اور درشتی سے فرمایا مجکو یَا ابْنَ الْجَرَّاحِ اَتَنَامُ عَنْ نُصْرَۃِ الْقَوْمِ الْکِرَامِ فَقُمْ وَالْحَقْ بِخَالِدٍ
فَقَدْ اَحَاطَ بِهِ اللِّئَامُ فَاِنَّكَ تَلْحَقُ بِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِمَشِیَّةِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٭ واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا مسلمانون نے کلام ابوعبیدہ بن الجراح کا دوڑے وہ بجانب ہتھیارون کی اور سوار ہوے
گھوڑون کسے اور بکسے ہوئے پر اور جلدی کی اونہون نے چلنے مین بارادہ جا ملنے خالد بن الولید اور اونکے ساتھیون سے پس اسی
حال مین کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آگے اس گروہ کے تھے کہ دیکھا اونہون نے ایک سوار کو کہ جلد جاتا تھا آگے قوم کے
پس حکم کیا مسلمانون کو کہ جا ملین اوس سوار سے پس نہ مل سکے وہ لوگ بسبب تیز رفتاری گھوڑے اوس سوار کے ابوعبیدہ
بن الجراح نے بیان کیا ہے کہ گمان کیا مین نے کہ وہ سوار کوئی فرشتہ ہے جسکو اللہ تعالی نے ہمارے لشکر کے آگے بھیجا ہے راوی
نے بیان کیا ہے کہ جب تھک گئے گھوڑے اوسکی پانے سے پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اوس سوار سے کہ ٹھہر جا تو اپنے
طریقے اور روش نرم پر ای سوار کوشش کرنیوالے اور دلیر سختی اور جلدی کرنیوالے نرمی کر تو اپنی ذات کے ساتھ رحمت کرے اللہ تجھپر
پس ٹھہر گیا وہ سوار جسوقت سنا اوسنے آواز کو پس جب قریب ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اوس سے تو دیکھا کہ وہ ام تمیم
زوجہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہین پس جب ابوعبیدہ بن الجراح نے پہچانا اونکو کہا کہ ای ام تمیم کیا چیز باعث تمہارے چلنے کی ہوئی
پس کہا اونہون نے کہ ای سردار جب سنا مین نے اس بات کو کہ خالد بن الولید کو دشمنون نے گھیر لیا ہے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ خالد بن الولید
کبھی پست اور مغلوب نہ ہونگے حالانکہ گیسوی مبارک مصطفے صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے اونکے پاس ہین اور جسوقت پھر آئے خیال نے مجکو پس دیکھا

ہین نے بجانب کلاہ کے جسمین ہین موی مبارک کہ بھول گئے خالد بن الولید اوسکو پس لیا ہین نے اوسکو اور بجانب چلی عین اونکی طرف پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطی اللہ کی ہی یہ کام تمہارا ای ام تمیم چلو تم اللہ تعالی کی برکت اور مدد پر ام تمیم نے بیان کیا ہی کہ تھی مین
ساتھ ایک جماعت عورات قوم مذحج وغیرہ کی اور گھوڑیون پہ سوار ہی کہ تیز روی ہین مثل چڑیون کے اوڑتی تھے یہانتک کہ پہنچی ہم
قریب ایک غبار اور لڑائی کی اور دیکھین نیزون کی چمکتی تھین بیچ گرد کی مثل تارون کے اور مسلمانون کی کوئی حس اور آواز سنی نہین جاتی تھی
پس مرا جاتا ہے اس امر کو اور کہا مین نے قوم مسلمانون پر غالب ہوگئے ہین دشمن اونکی پس تکبیر کہی ابو عبیدہ بن الجراح اور اونکی ساتھیون
نے اور حملہ کیا دشمنون پر رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ اوس حال مین کہ ہم اپنی جانون سے مایوس ہوگئی تھی سنی ہم نے آواز تہلیل
اور تکبیر کی پس کہا مین نے کہ لایا ہمارے واسطی اللہ تعالی کشود کار کو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس نہین کچھ عرصہ گذرا تھا تا اینکہ گھیر لیا مسلمانون
نے لشکر مشرکین کو اور رکھا اور مارا اونمین تلوار کو ہر جگہ سے اور اونچی ہوئین تلوارین اور بلند ہوا شور مصعب بن محارب نے بیان
کیا ہی کہ دیکھا مین نے بندگان صلیب کو اور گویا وہ بھاگنے والی ہین اور دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ ثابت اور قائم تھے اور دیکھتے اور
فریاد کرتی تھے آوازون کو کہ وہ کسکی اور کہان ہے ہین آپ اوس وقت ایک سوار نکلا گروہ سے اور وہ پھاڑتا تھا رومیون کو یہانتک کہ دور کردیا
اوسنے اونکو جو پہاڑ کی گرد تھی پس چلے گئے خالد بن الولید اوسکی طرف تھا اور پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے اونکو کہا کہ مین تمہاری وجہ سے ام تمیم ہون
ای ابا سلیمان لائی ہون تمہاری اوس کلاہ مبارک کو جس سے کہ مدد چاہتے ہو اور توسل ڈھونڈتے ہو تم بجانب اللہ پاک کی پس قبول
کرتا ہے اللہ تعالی دعا کو تمہاری لیے لو تم اوسکو اپنے پاس پس قسم ہی خدا کی کہ نہین بھول گئے تھے تم اوسکو مگر اسی دن کے واسطی پھر دی کلاہ اونکو
پس چمکا گئی وہی مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا ایک نوشان بجلی کی پس قسم ہی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کہ نہین رکھا تھا خالد بن الولید نے کلاہ کو اپنے سر پر اور حملہ کیا تھا قوم پر مگر یہ کہ پھیرا اور رلا دیا اونکی آگے والون کو پیچھے والون مین
اور حملہ کیا اونکی ساتھ مسلمانون نے پس نہین ہوئی تھی بہت دیر یہانتک کہ پیٹھ پھیر کے کافرون نے اور اوتری اونپر بلائی اصحاب محمد مختار
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون سے اور نہین تھی قوم رومیون سے مگر کشتہ اور زخمی اور قیدی اور پہلے بھاگنے والون سے جبلہ تھا
اور عرب متنصرہ اوسکے پیچھے تھی راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر مسلمان اونکی تعاقب سے اور رکے ہوئے گرد نشان ابو عبیدہ بن الجراح
کی اور آئے خالد بن الولید اور ساتھی اونکی اور سلام کیا اونہون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور شکر اللہ تعالی کا کیا سلامتی
مسلمانون پر کافرون سے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گویا وہ مثل ٹکڑے گل ارغوان کی ہین کہ سرخ
ہوتا ہی پس مصافحہ کیا انسے اور کہا کہ واسطی اللہ کے ہے نیکوکاری تمہاری پس تحقیق تسکین دی تم نے سوزش دل کو اور راضی کیا تم نے خدا
بزرگ کو پھر مسلمانون سے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ فورا چلین ہم بجانب قنسرین اور اوسکو حاضر کرین پس مسلمانون نے کہا کہ بہتر رائے تمہاری ہے
ای امین الامت پس چن لیا اور جدا کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دلیر مسلمانون کو اور مقرر کیا سامنے لشکر کے عیاض
بن غانم الاشعری کو اور کہا اونسے کہ قریب ہو اور جاؤ تم قنسرین اور حاضر کیا اور تاخت و تاراج کرو تم اور قید کرو اونکی اولاد کو اور باڑ ڈالو
اونکی چارپایون کو پس جب دیکھا اہل قنسرین نے اوس لشکر کو جو اوتری اونپر سب کر لیا اونہون نے دروازون کو اور قبول کیا اونہون نے

صلح اور جزیہ دینے کو پس منظور کیا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لکھدی اونکو دستاویز صلح کی اور فرض اور مقرر کیے ہر بالغ
جوان پر چار دینار یا اڑتالیس درہم بدلے دینار کے اور اسی طریقے پر حکم کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ روایت کی مجھ سے عبد الملک بن محمد بن ابی عبد اللہ نے سلمان بن علی سے کہا سلمان نے کہ تھے بیچ قیدیان
حاضر قنسرین میں پس جب بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچوان حصہ مال غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اوسکے ساتھ مجکو بھی بھیجا
پس جب سامنے لائے گئے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سنا ہمنے اونکو کہ اپنے ہمنشینوں سے کہتے تھے کہ میری رائے میں یہ آتا ہے کہ مقرر کرون میں اس قیدی کو
مکتب میں پس تعلیم پاوین اور سیکھیں بعض مرد لوگ ہمارے پھر سپرد کیا قیدی کو زید بن ثابت کے اور کہا اوسے کہ جاؤ اور داخل کرو تم قیدی کو
حارث انصاری کے بیٹے کے گھر میں اور یہی دستور تھا عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمانہ خلافت حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر
رضی اللہ عنہما میں پس جب فتح کیا اللہ تعالی نے قنسرین اور حاضر کو ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں کے ہاتھ پر پھر اس حیثیت سے کہ شہر کو
ازروی صلح اور دیہات گرد و نواح اور زمین مزروعہ کو ساتھ قہر اور غلبے کے اور مال غنیمت حاصل کیا مسلمانوں نے اور بھیجا گیا پانچوان حصہ
غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہ مشورہ دو مجکو اپنی رائے سے رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ اور اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ آیا چلیں ہم بجانب
حلب اور اوسکے حصار کے یا بطرف انطاکیہ اور اوسکے بادشاہ کے یا پیچھے کو پھریں ہم پس کہا مسلمانوں نے اے سردار کیونکر ہو سکتا ہے کہ چلیں ہم
بجانب حلب اور انطاکیہ کے اور مشغول ہووین ہم ہرقل کی لڑائی میں اور حال یہ ہے کہ زمانہ صلح کا ہمارے اور اہل شیزر اور حماۃ اور رستن اور حمص اور
اور جوسیہ کے بیچ میں گذر گیا ہے اور بیشک ان لوگوں نے مہیا کیا ہے سامان اور اسباب قلعہ داری کا اور مضبوط کیا ہے اپنے شہروں کو ساتھ غلات اور
لشکروں کے پس ہم ڈرتے ہیں اس امر سے کہ پراگندہ اور متفرق کرینگے وہ لوگ اون شہروں کو جو ہمارے قبضے میں ہیں اور تاخت و تاراج کرینگے
اونکو خصوصا اہل بعلبک سے واسطے کہ وہ لوگ صاحب شدت اور سختی اور صاحب فوج ہیں اور ہماری رائے یہ ہے کہ پھر چلیں ہم اور لڑیں اونسے
اور شاید اللہ تعالی فتح کرے اوسکو ہمارے ہاتھوں پر پس بہتر جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اونکی رائے کو اور پھرے وہ اپنی راہ پر پس
پایا شہروں کو جیسا کہ مسلمانوں نے کہا تھا کہ مضبوط کیے گئے ہیں ساتھ سامان جنگ اور گھوڑوں اور رسد کے اور تھا ارادہ ابو عبیدہ بن الجراح کا مگر
واسطے حمص کے پس پایا اوسکو اس حیثیت سے کہ مضبوط کیا گیا تھا وہ اور بھیجا تھا بادشاہ نے اوسکی طرف ایک بطریق سخت اور لڑنے والے کو اپنے گھر والوں سے
جسکا نام ہربیس تھا ساتھ لشکر کثیر کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس حال کو چھوڑا خالد بن الولید کو واسطے محاصرہ کرنے حمص کے اور خود
متوجہ ہوئے بجانب بعلبک کے پس جب پہنچے قریب اوسکے دیکھا ایک بڑی جماعت کو جنکے پاس طرح طرح کے سامان تجارت کے کناروں دریا سے تھے
پس جب دیکھا اونکو دور سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ لشکر کیسا ہے لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں پس گیا ایک گروہ اوس قافلے کی طرف اور
دریافت کی خبر اونکی بعضوں نے ہمین کہ خبر لیکر آئے کہ یہ قافلہ رومیوں کا ہے مال متاع لیے ہوئے شداد بن عبدی الاشجعی نے بیان کیا ہے کہ بڑا بوجھ قافلے کا
شکر تھی جو اہل بعلبک کے واسطے لائی تھی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے حال کہا مسلمانوں سے کہ بعلبک ہمارے واسطے دار الحرب ہے اور ہمارے اونکے
بیچ میں کچھ قول و قرار نہیں ہے پس یہ مال غنیمت ہے جسکو اللہ تعالی نے تمہارے واسطے بھیجا ہے شداد نے بیان کیا ہے کہ گھیر لیا ہمنے قافلے کو اور

اپنے جانوروں کو شہر کے اندر اور چڑھ گئی تھی دیوار شہر پر مثل چیونٹیوں کے پھیلی ہوئی کہ پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی شہر اور بلندی دیوار شہر پناہ اور شدت سردی اور مقام کی اور ہمیشہ اوس شہر میں گرمی اور جاڑے میں رہی ہتی تھی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے خواص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانان اہل اسے اور مشورہ ہے کہ اے لوگو صلاح دو تم مجکو اپنی رای سے رحمت کرے اللہ تمپر پس متفق ہوئی رای سب لوگوں کی ایک ہی مشورہ پر کہ اوترو رہو اوسپر اور تنگی پہنچا لو اونکو پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ نیکی کرے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اے سردار میں جانتا ہوں کہ قوم اس شہر میں گرانی میں بعض ونین کی بعض سے بسبب کثرت کی اور میں نہیں چاہتا کہ شہر وسعت کرے اونکو اور اگر لڑینگی اور غلبہ کرینگی ہم اونپر تو امید رکھتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے کہ فتح کریگا اوسکو مسلمانوں کے ہاتھ پر اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ وارث اپنی زمین کا کرتا ہے اپنے نیک بندوں میں سے پھر پڑھا اونہوں نے اس آیت کو وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ آخر تک پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اے شیخ جبل کے کہاں سے جانا تمنے کہ قوم اسکی تنگی میں ہیں اونہوں نے کہا کہ اے سردار دیکھا میں نے اول ان لوگوں کا بھیجے گھوڑا اور ڈالا جماعت مسلمانوں سے پس قریب پہونچا اس حصار کے اور امید کی میں نے اس امر کی کہ بلجاؤں میں اونکو اگر گروہ میں پس حائل ہو جاؤں میں درمیان قوم اور اونکی شہر کے پس نہ آیا میرے ساتھ کوئی ایک بھی مسلمانوں سے اور دیکھا میں نے قوم کو کہ شہر میں داخل ہوتی ہیں وہ سب دروازوں سے جسطرح کہ میدانوں میں پانی کی بہیا آتی ہے پس شہر ڈھک گیا وہاں کے لوگوں اور زمین والوں اور کانوں والوں اور سوا اسکی جانور قوم کے بھی اونکے ساتھ ہیں اور وہ مثل شہد کی مکھی کے ہیں کثرت میں پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہا تمنے اے معاذ اور نصیحت کی تمنے اور نہیں جانا میں نے تمکو مگر مبارک بیچ مشورہ کے اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں ہم اور اوسی سے درخواست کرتے ہیں ہم توفیق کی اور شب گذرانی مسلمانوں نے در انحالیکہ نگہبانی کرتے تھے بعض اونکے بعضوں کی صبح تک پس جب صبح کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اور بھیجا اوسکو طرف اہل بعلبک کے ان الفاظ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ اَمِيْرِ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالشَّامِ وَالْعَامِلِ عَلَيْهِمْ وَخَلِيْفَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْهِمْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ الْجَرَّاحِ اِلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمُخَالِفِيْنَ وَالْمُعَانِدِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَلَهُ الْمِنَّةُ وَالطَّوْلُ وَقَدْ اَظْهَرَ الدِّيْنَ وَاَعَزَّ اَوْلِيَائَهُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى جُنُوْدِ الْكَافِرِيْنَ وَفَتَحَ عَلَيْهِمُ الْبِلَادَ وَاَبَادَ اَهْلَ الْعِنَادِ وَاِنَّ كِتَابَنَا اِنَّمَا هُوَ مَعْذِرَةٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ وَتَقْدِمَةٌ اِلَيْكُمْ وَنُخْبِرُكُمْ لِاَنَّنَا قَوْمٌ لَا نَرٰى فِيْ دِيْنِنَا الْبَغْيَ وَالْغَدْرَ وَمَا كُنَّا بِالَّذِيْ نُقَاتِلُكُمْ اَوْ نَعْذُرَ اِلَيْكُمْ وَنُعْلِمَ مَا عِنْدَكُمْ فَاِنْ دَخَلْتُمْ فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ اَهْلُ الْمُدُنِ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الصُّلْحِ وَالْاَمَانِ صَالَحْنَاكُمْ وَاِنْ اَرَدْتُمُ الذِّمَامَ اَذِمْنَا لَكُمْ فَاِنْ اَبَيْتُمْ اِلَّا الْحَرْبَ وَالْقِتَالَ خط کے آخر میں اس آیت کو لکھا اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَا اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى پھر لپیٹا خط کو اور دیا ایک بقاعی معاہد کو اور حکم کیا اوسکو کہ خط لیکر جا دے اہل شہر کے پاس اور نہ ڈرے اور نہ پھرے مگر ساتھ جواب کے اور ضمانت لی اوسکے واسطے اور اقرار کیا اوسکو جو کچھ کہ مال مسلمانوں سے اوسکو ملا شیریں کلام حرام ہا ان یقین کی سے ساتھ اپنے اگر خبر شہر کے پس لیا معاہدی نے خط کو اور آیا اوسکو لیکر دیوار شہر پناہ تک پس پکارا اونکو گفتگو کی اونسے اونکی زبان میں

گرے تھے وہ بلندی شہر پناہ سے مثل چڑیوں کے خندق میں پس میل کیا میں نے طرف ایک شخص کے اون لوگوں سے جو گرا تھا
ساتھ تلوار کے اس ارادے سے کہ ماروں میں اوسکو پس چلا کر کہا اوسنے لفظ الغوث پس کہا میں نے افسوس ہے تجھپر تیری واسطے امان ہے
پس کس چیز نے ڈالا یہاں تجکو ہماری طرف شہر پناہ سے اور پس کلام کیا اوسنے مجھسے زبان رومی میں اور سمجھا نہیں میں نے کہ وہ
کیا کہتا ہے پس کھینچ لیگیا میں اوسکو بجانب خیمہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح کی اور کہا میں نے اونسے دعا دیکر کہ ای سردار طلب کیجئے تم
اوس شخص کو جو پہچانتا ہو اس کے کلام کو اسواسطے کہ میں نے دیکھا ہے قوم کو کہ بعض رومی بعض لوگوں کو گرا دیتے ہیں بلندی شہر پناہ سے
پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم کو اور کہا اوس سے کہ سوال کر تو اوس سے پس سوال کیا ترجمان نے اور کہا اوس سے کہ
افسوس ہے تجھپر تیری لیے امان ہے پس سچ بول تو مجھسے پس کہا اوسنے کہ میں رہا تھا لوگوں سے سو پس جب سنا ہمنے تمہارے علاج اور مکر کو
شہر میں یکجا ہو کر چلے ہم لوگ یہاں تک کہ پناہ لیویں ہم شہر میں اور آئی ایک جماعت کثیر ہم لوگوں سے بجانب شہر پناہ کے
اسواسطے کہ نہیں ہے ہمارے واسطے کوئی جگہ کہ رجوع کریں ہم طرف اوسکی پس جب چلے تم لوگ واسطے لڑائی کے نکلے تمہارے مقابلے کو لڑائی کے
لوگ پس گھیر لیا اون لوگوں نے ہمکو پس جسوقت سخت ہوئی اوپر لڑائی اور آگئے اوپر تیر تمہارے لشکر سے دفع کیا بعض لوگوں نے
اونمیں سے بعض ہم لوگوں کو اور گرا دیا تمہاری طرف پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال خوش ہوے اور کہا کہ
اسیطرح کہتے ہیں ہم اس امر کی اللہ تعالے سے کہ اونکو ہماری غنیمت کرے اور لیا لڑائی نے اپنی جگہ کو اور چلی چکی اوسکی اور بلند ہوا شور
فریاد کا اور گروہ ہوے رومی اپنی شہر پناہ کے پس نہیں طاقت رکھتا تھا کوئی مسلمان انکے نزدیک جانے کی بسبب تیر اور پتھر اور
ڈھیلوں کی پس یہاں تک کہ مسلمانوں سے بارہ آدمی اور رومیوں سے بہت لوگ اور وہ جو گر پڑے شہر پناہ کی بلندی سے اور پھر گئے
مسلمان اپنی قیامگاہ کی طرف اور نہ تھا اونکو قصد کھانے پانی میں سے اور روشن کرے آگ کی بسبب شدت سردی کی پس نہ گذری
ہم لوگوں نے رات الیکہ آگ روشن کرتے تھے ہم اور نوبت بنوبت نگہبانی کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے ہم ساتھ تہلیل اور تکبیر کے
صبح تک پس جب نماز صبح کی پڑھی ہم نے پکار کر کہا منادی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہے سردار کی طرف سے ہر ایک مسلمان کو
اس امر کی کہ نہ نکلے کوئی واسطے لڑائی اس قوم کی یہانتک کہ صبح کریں وہ اپنی جگہ میں اور تیار کریں اپنے واسطے نان خورش گرم کو تاکہ
ہووے وہ قوت دینے والی دشمن کی لڑائی پر پس پایا دوسرے ہم لوگ واسطے اصلاح اپنے کاموں کے اور دیکھا اہل بعلبک نے ہمارے توقف کو اور
شہر جانے کو اپنی لڑائی سے اور گمان کیا اونہوں نے اس امر کو ہماری عاجزی سے پس امید کی اونہوں نے ہم میں اور پکار کر کہا
اونمیں سے بعضوں نے کہ نکلو تم اونکی طرف پس نہیں جانا ہمنے مگر یہ کہ دروازے شہر کے کھولے گئے اور نکلے سوار اور پیدل مثل ٹڈیوں کے
پھیلی ہوئی کے اور بعض ہمارے دن نے بڑھایا تھا اپنے ہاتھ کو کھانے کی طرف اور بعض پکاتے تھے کلیجہ اور بعض فارغ ہوچکے تھے پس اونسے
پکار کر کہا [illegible] اے گروہ اہل اسلام کے حملہ کرو دشمن پر اور [illegible] قوم کو قبل اسکے کہ ہجوم کریں تمپر [illegible] عمران بن اسعد حضرمی
نے بیان کیا ہے کہ تھا میرے پاس ایک کلیجہ کہ پکایا تھا میں نے اوسکو [illegible]
کہ دفعۃً آواز [illegible] واقع ہوئی پس قسم ہے خدا کی کہ [illegible]

کہ مین کہتا ہون کہ تم نہ سمجھنا تمہاری مدد ہوئی آگے لیا اللہ تعالیٰ نے اور نہین قوت اور طاقت ہے مگر سبب اللہ برتر اور بزرگ کے پہر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح
نے ضرار کو اور دیا اونکو لیے ایک نشان سرخ رنگ کا تین سو سوار اور دو سو پیدل پر اور روانہ کیا اونکو دروازہ شام پر اور حکم کیا اونکو لڑنیکا
اون لوگون سے جو اوس دروازے مین تھے پس روانہ ہوئے وہ جیسا کہ حکم دیا تھا اونکو پس جب صبح کی مسلمانون نے نماز صبح کی پڑھائی ابو عبیدہ
بن الجراح نے مسلمانون کو تاریکی شب مین اور تیار ہوئے اونہون نے ہتھیار اپنے پس جب آفتاب قریب طلوع کے ہوا کھولا گیا بڑا دروازہ شہر کا جسپر
ابو عبیدہ بن الجراح اوترے تھے اور نکلے لوگ واسطے لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیون کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور وہ دیکھتے تھے
کثرت اون لوگون کی جو شہر سے اونکی طرف نکلے تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح مشورہ کرتے تھے اپنے ساتھیون سے لڑائی کے باب مین اور قوم روم
پوری ہوتی جاتی تھی گرد اپنے بطریق کے اور وہ کہتا تھا اونسے کہ اے گروہ نصرانیہ کے وہ لوگ جو تمسے پہلے تھے تحقیق بددلی اور خوف کیا اونہون نے
عرب کی لڑائی سے اونہون نے سپرد کر دیا ہے اپنی جانون کو تیغ کے واسطے اور تم حمایت اور نگہبانی کرو اپنے دین اور اہل اور گھر بار اور ملک کی
پس کہا بڑے لوگون نے قوم کے کہ اے سردار خوش رکھ تو اپنی جان اور ٹھنڈی رکھ اپنی آنکھ کو پس تحقیق ہم لوگ ڈرتے تھے عرب سے قبل
لڑنے اور آگاہ ہونے کے اونکی لڑائی سے اور اب پہچان گئے ہم اونکی لڑائی کو اور معلوم کیا ہمنے اس امر کو کہ وہ ایسی قوم ہین کہ جسکو قسمت
راست کیا اونہون لڑائی تو تو نے زیادہ تر سخت ہمسے اور نہ بڑے صبر کرنیوالے ہمسے اور اونمین کا مرد نکلتا ہے لڑنے کو بدون ہتھیار کے
اور نہین ہے اونمین ہر ایک کے پاس مگر ایک کپڑا جس سے چھپاتا ہے وہ اپنے بدن کو یا پوستین ہے اور تھا کسی آستر اہل عرب کے اور ذلت ایسے
اونکا ہے اور ہم ایسی قوم ہین کہ ہمارے پاس پوری زرہین اور دوہرے جوشن اور مضبوط خود ہین علاوہ اسکے ہم جان دینے کی لڑائی لڑتے ہین
پس جب دیکھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کثرت رومیون کی پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے نہ خوف اور بددلی
کرو تم چہ جائی رہے ہو تمہاری اور گر جائیگی ہیبت تمہاری اور ضرب المثل ہو جاؤ تم لوگون کے نزدیک کیا نہ دیکھا تمنے کہ اہل بعلبک نے بہگا دیا تمکو
اور جو ہزیمت کی تمہاری اونہون نے پس صبر کرو تم کسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور فرمایا ہے صابرین کیواسطے پس کہا مسلمانون نے کہ
اے سردار قریب ہے کہ ہم کوشش کرینگے اور پہر رومیون کے دلون مین داخل ہوئی طمع اور امید بہ نسبت مسلمانون کے سہیل بن
صباح العبسی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین بعلبک مین اور نکلے وہان کے لوگ ہماری طرف دوسرے دن اور اونکو زیادہ طمع اور امید
ہو گئی تھی ہم مین اور ارادہ کیا تھا اونہون نے حملے کا پہر لوٹین زخمی اور زخم پہر جو آئی بازو مین تھا اور مین ہاتہ کو جنبش
دے سکتا تھا اور نہ تلوار اوٹھا سکتا تھا پس پیادہ ہو گیا مین اوتر کر اپنے گھوڑے سے اور نکلا اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور کہا مین نے کہ اگر
تو ہماری ہیبت اگر چنگا کوئی ان کہہ دینے بیچ مین قدرت ہوگی مجکو اوسکے دفع کرنیکی اپنی ذات سے پس پہرا مین بجانب بلندی پہاڑ کے اور چڑہ گیا
اوسپر اور بیٹہ رہا مین دونون لشکرون پر اور دیکھتا تھا مین اونکی لڑائی کو اور رومیون نے طمع کی تھی مسلمانون مین اور مسلمان
پکارتے تھے اَلصَّبْرُ اَلصَّبْرُ اور ابو عبیدہ بن الجراح وعدہ کرتے تھے اونسے ساتھ مدد کے اور قبائل اور گروہ مسلمانون کے اظہار فخر
اور بہادری کا کرتے تھے اور مین دیکھتا تھا ضرب تلوارون کو خود اور ڈھال پر اور چنگاریان اوڑتی تھین اونکی آگ سے اور باہم ملگئی تھی
دونون فریق پس کہا مین نے کہ نہین قریب ہے کہ نفع کرے ہونا سعید بن زید اور ضرار بن الازور کا بند دروازون پر حالانکہ

سوا مسلمانون کو اسطرح کی لڑائی پڑی نہ تھی پھر جابجا آگ میں نے جانب بے شمار دشمنون کی پڑی ہوئی کو توڑتا تھا میں اونکو اور کھوپڑیان
ایک لکڑی کو دوسری پر اور مقدمہ کیا میں نے جانب سنگ چقماق کے اور روشن کیا میں نے آگ کو پس شعلہ بلند ہوئی آگ اور رکھا میں نے
ایک بڑی لکڑی کو خشک لکڑی پر پس بلند ہوا دہوان اور تھی یہ بات ہماری نشانی اور پہچان آپس کی کہ جس وقت ہم چاہتے تھے لڑنا
بعض کا طرف بعض کی ملک شام میں تو رات کو آگ روشن کرتی تھی اور دن کو دہوان بلند کرتی تھی پس تھوڑی عرصہ میں بلند ہوا
دہوان اور چڑہا وہ کرانون آسمانون میں تا اینکہ دیکھا اوسکی طرف سعید بن زید اور اونکے ساتھی اور ضرار بن الازور اور اوسکے
اونکے ہمراہیان نے پس پکار البعضون نے بعضون کو کہ پہونچو اور خبر لو تم سردار کی رحم کرے اللہ تعالیٰ اوسپر اسواسطے کہ نہین ہے یہ دہوان
مگر کسی بڑے امر سے اور بہتر یہ ہے کہ ہو جاوین ہم سب ایک جگہ میں پس جلدی سوار ہوئی قوم اپنے گھوڑون پر اور چلے یہانتک کہ قریب
پہونچے مسلمانون کے اور وہ لڑائی سخت اور اندوہ ناک میں تھی اور تلوارین چمکتی تھین اور سر لوگون کے کٹتے تھے اور حال اونکا ہو گیا تھا
اور دشوار ہو گیا تھا اونپر کام اور صبر اور بلند ہوا تھا دن اور لیا تھا اونکو گھیر اسپٹ لڑائی نے اور آئی تھی حشر کے دن سی بلائی اور
روشن کی گئی تھی اونمین آگ لڑائی کی اور پہونچی تھین جانین حلقون میں اور کام کیا تھا شمشیر ہای برندہ نے اور شمشیر ہای نیچہ
نزدیکی مقابلی میں صبر کر نیوالا تھا کہ دفعتہً پکارا اونمین غیب کے آواز دینیوالے نے کہ خُذِلَ الْكَافِرُ وَنَجَى الْخَائِفُ
خوار اور پریشان ہوئی کافر اور رہ رو دیے گئے ڈرنیوالے
اور نکلی اور ظاہر ہوئی سعید بن زید اور ضرار بن الازور آگی قوم کی اور ہست کیا تھا اونہون نے نیزون کو اور نکال لیا تھا تلوارون کو
میان سی اور زمین جنبش کرتی تھی اون دونون کے نیچے اور یقین کیا تھا رومیون نے اپنے غالب ہو جانیکا کہ اوسوقت ظاہر ہوئی
اونپر نشان اسلامی اور گروہ گروہ لشکر موحدین کی پس توجہ کی اونہون نے واسطی دریافت حال کی کہ دفعتہً دیکھا اونہون نے مسلمانون کو اپنی
پیچھے کہ حائل ہوگئی وہ اونکی اور اونکی عورتون اور اولاد کی بیچ میں پس فریاد کی اونہون نے ساتھ سختی اور بلا کی کی اور نقصان کی اور
جانا اونہون نے کہ مسلمانون کی مدد آگئی ہے اور فریب اور جرأت کیا ہے اونکی بطریق نے پس جب دیکھا اونکی سردار نے جانب اونکی
کہ شکستہ اپنا اونکو اور کہا کہ عنقریب ہوئی تم پھیر دو تم جانب شہر کی کہ حائل ہو گیا ہے لشکر تمہارے اور شہر کے بیچ مین اور یہ بات مکر اور فریب
اہل عرب سی ہے پس جب بھی مسلمانون نے تنگ گھیر لیا اونکی بطریق کو مثل حلقہ مدور کی دراںحالیکہ حمایت کرتے تھے بعض اونمین سے
بعض کی پس پھرا اور چلا بطریق مع اپنی قوم کی بائین جانب مسلمانون کی بطرف پہاڑ کی اور سعید اور ضرار مع اپنی لشکر کے
آگے سی تھے داہنی جانب شہر پناہ سی پس تعاقب کیا اونکا مسلمانون نے تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر اور پناہ لینا چاہا
رومیون نے بیچ ایک حصار کے پہاڑ میں اور تھی وہ جگہ مضبوط اور لوگون سی خالی تھی پس پیٹھ رکھی قوم نے طرف اوسکے
اور دراںحالیکہ پناہ کی اوسمین اور مسلمان سب نے تعاقب کیا تھا اونکا وہ سعید ابن زید تھی مع پانچ سو سوار کے اور اونکا ساتھ
اور حال یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے جب دیکھا شکست روم کو اور شدت بچانے اور نگاہ رکھنی اپنی جانون کو تو پکارا
کہ ای گروہ مسلمانون کی نہ پیچھا کرو اونکا کوئی تم مین سے اور نہ متفرق اور جدا ہو کوئی تم مین کا اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون ای گروہ
کہ ہووی یہ شکست روم کی مکر اور فریب تمہارے لیے تا اینکہ جب متفرق ہو جاوی جماعت تمہاری تو پھیرین تمہاری طرف اور

سعید بن زید نے نہین سنا تھا آواز ابو عبیدہ بن الجراح کو اور اگر سنتے وہ آواز کو تو نہ تعاقب کرتے قوم کا اور بچاتی اونکی پیچھے اور نہین جانتا
سعید یہ مگر یہ کہ مسلمان سب کے سب اونہین ملگئے ہین اور پہچانا گیا ہے اونکی نشان قدم کا پس جب پناہ لی بطریق اور اوسکے
بڑے بڑے لوگون نے اوس حصار مین کہا سعید بن زید رضی اللہ تعالی نے ارادہ ہلاکی اس گروہ کا کیا ہے پس گھیر لو اونکو ہر طرف سے
اور نہ چھوڑو کسیکو اونمین سے کہ نکالے سر کو اپنے ساتھیون سے تا کہ ملجاوین اگر تم مین مسلمان اور معلوم ہو تمکو یہ تجویز اور راے
سردار کی پھر آئے سعید ایک بڑے مرتبے والے شخص کے پاس مسلمانون سے اور کہا کہ تم میرے قائم مقام رہو یہانتک کہ جاؤن مین
اور دریافت کرون راے سردار کی ان رومیون کے مقدمے مین پھر لیا سعید نے قریب بیس سوار کو اپنے ہمراہیون سے اور چلے
تا اینکہ آملے وہ مسلمانون کے بطریق سے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکی طرف کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ گئے قسم ہے خدا کی مسلمان
پس آگے آئے اونکے اور پوچھا کہ اے سعید کہان ہین لوگ ہمراہی تمہارے اور کیا کام کیا تمنے اونکے ساتھ پس کہا سعید نے اونسے
کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ مسلمان ساتھ بہتری اور سلامتی کے ہین اور محاصرہ کیا ہے اونہون نے دشمنان خدا کو ایک
حصار مین اور بیان کیا سب حال اور کہا کہ جب پہنچی میرے پاس خبر مسلمانون کی اوترا مین خود پہاڑ سے تا کہ دریافت کرون مین
خبر مسلمانون کی اور تمہاری تجویز کو رومیون کے مقدمے مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شکر اور تعریف ہے
اوس خدا کی جسنے بچا دیا اونکو اونکے گھرون سے اور اونکی جگہ سے اونکو جنبش دی پھر کہا اونہون نے سعید اور ضرار سے کہ یہ کیا بات
تھی تمہاری میری ساتھ رحمت کرے اللہ تمپر آیا نہین حکم دیا تھا مین نے تم دونون کو ٹھیرنیکا شہر کے دروازے پر اور باز رکھنے قوم کو
پس کس چیز نے تمکو میرے نزدیک کر دیا پس تحقیق بیقرار کر دیا تم دونون نے میرے دل اور میرے ساتھیون کے دلون کو اور گمان کیا
مین نے کہ تمہارے ہمراہی مسلمان ہلاک ہوگئے اور شہر والون نے مکر اور فریب کیا تمسے اور اسی امر نے باز رکھا مجھکو تعاقب کرنے
سے ضرور مین ہوتا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر پس کہا سعید نے کہ اے سردار نہین نافرمانی کی ہمنے تمہاری کسی امر مین اور نہین مخالفت کی
ہمنے تمسے کسی قول مین اور ہم ٹھہرے تھے جسطرح کہ تمنے حکم دیا تھا کہ دفعتہً دیکھا ہمنے ایک دھوئین کو کہ بلند ہوئی گرد اوسکی اور
دکھائی دیا ہمکو ظاہر ہونا اوسکا پس کہا ہمنے کہ یہ ایک تحقیق اور بڑا کام ہے کار رہائی رومیون سے یا نشانی پکارنے کی ہے مسلمانون کو
پس جلدی آئے ہم تمہاری طرف یہانتک کہ ہوا وہ جو دیکھا تمنے اور ہم ڈرے اس امر کو کہ ٹھہرے رہین اپنی جگہ پر اور ہووین خلاف
کرنیوالے تمہارے حکم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ قسم ہے خدا کی کہ آ پڑے تھے
رومی ہمپر اور حملہ کیا تھا ہمارے لشکر پر تا اینکہ کہا تھا مین نے اپنے دل مین کہ کاش ہوتا ہمارے واسطے کوئی جلا کر پکارنے والا کہ پکارتا
وہ سعید اور ضرار اور اونکے ساتھیون کو مسلمانون سے کہ پہنچے وہ ہمارے ساتھ اور ہوتا کوئی ایسا کہ چڑھ جاتا اس پہاڑ پر اور
دھوان کرتا اور دیکھتے وہ دھوئین کو اور آتے ہمارے پاس پس کہا سعید بن زید نے قسم ہے خدا کی کہ
دیکھا ہمنے آگ کو پہاڑ پر اور دھوان اوسکا پہنچتا تھا آسمان تک اور اسی ذکر مین پکارا ابو عبیدہ ابن الجراح نے
لشکر مین کہ اے گروہ مسلمانون کے جس شخص نے تم مین سے روشن کیا تھا آگ کو پہاڑ پر وہ سردار کے پاس آوے [illegible]

بیان کیا ہے کہ جب سنا مین نے آواز کو اور وہ قسم دیتی تھی ہمکو اللہ غالب اور بزرگ کا اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اور مین پھر آچکا تھا لشکر مین بعد ہزیمت قوم روم کی پس جواب دیا مین نے پکارنیوالے کو اور آیا مین سردار کے پاس اور
کہا مین نے کہ یہ کام مین نے کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ کیا چیز باعث ہوئی تمکو اسپر پس مین نے
اپنا سب قصہ بیان کیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بتحقیق توفیق دیا تمکو اللہ تعالی نے بجانب جنت کے
پس احتیاط کرو تم بعد اسکے کوئی بات کرنے مین بدون حکم اپنے سردار کے پس ابو عبیدہ بن الجراح سہیل بن صباح سے یہ باتین کر رہے تھے
کہ دفعتہ ایک شخص مسلمانون سے اونٹ پر سوار بھاگا آتا ہے اور پکارتا ہے کہ چلو چلو پہونچو اور خبر لو اپنے بھائیون کی پس بتحقیق گھیر لیا ہے
اونکو رومیون نے اور وہ شدت لڑائی اور بڑی ابندہ اور سختی مین ہین اور حال یہ ہوا کہ جب بطریق ملعون نے دیکھی ثابت
مسلمانون کی جو اونسکو گھیرے تھی پس پکار کر کہا اونسے اپنی قوم سے کہ ہلاکو تم اس تھوڑے گروہ کیطرف جسنے احاطہ کیا ہے تمکو پس
مار ڈالو انکو اور پھر چلو شہر کو اور اگر مار ڈالو گے تم انکو توڑ دو گے تم عرب کی تیزی کو اور پلٹ جاوین گے وہ تمہارے بیان سے
مصعب ابن عدی تنوخی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین بروز لڑائی بعلبک کے بیچ ہمراہیان سعید بن زید کے
اور ہم گھیرے ہوئے تھے بطریق اور رومیون کو جو مارتے تھے اور ہم قریب پانچ سو کے تھے پس نہین خبردار ہوئے ہم مگر اوسحال مین
کہ بطریق اور ساتھی اوسکے گھیرے تھے ہمارے چارون طرف ہر جگہ سے پس پکارا ہمنے ایک دوسرے کو اور پکارا ہوگئے ہم سب اور قسم ہے خدا کی کہ موجود تھا
مین اکثر وقائع شام اور لڑائی رومیون مین پس نہین دیکھا تھا مین نے شدید اور سخت تر اون لوگون سے جو سردار بعلبک
کے ساتھ تھے اور ثابت اور قائم تر اون سے جو ہم سے کچھ دیر اتر پڑے قسم ہے خدا کی کہ دفعتہ ہجوم کیا اونہون نے پھر اور پھیل گئے وہ گرد
ہمارے تا اینکہ گھیر لیا اونہون نے ہمکو بعد اسکے کہ ہم اونکو گھیرے ہوئے تھے اور تھی نشانی ہماری اوس ساعت آپس مین یہ کلام
اَلْجَنَّۃُ اَلْجَنَّۃُ اَلنَّفْسُ اور ہم اسی شدت لڑائی مین تھے کہ دفعتہ سنا ہمنے ایک آواز بلند کو کہ گھیر لیا تھا اوسنے ہمارے کانون کو الفاظ
سے اَمَا مِنْ رَجُلٍ یَبِیْعُ نَفْسَہٗ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَلِرَسُوْلِہٖ وَیَسْتَنْفِرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّھُمْ بِالْقُرْبِ مِنَّا وَلَا یَعْلَمُوْنَ مَا نَزَلَ بِنَا
پس جب سنا مین نے آواز کو دیا مین نے اپنے گھوڑے کو ایڑ اور گرم کیا مین نے اوسکو کوڑے سے اور تھا وہ گھوڑا اصیل ایسا کہ
کہ پرواز کرتا تھا ہوا کی پس نکلا وہ مثل بجلی کے اور نہ پہنچا مجھ سے کوئی رومی مگر گرد کو جاتا ہے کہ مار ڈالا تھا مین نے اون مین سے
دو شخصون کو اور دیکھا مین نے گھوڑے کو کہ وہ اوچکتا جاتا تھا پتھر کو اور چلتا تھا وہ جا پر دشوار پر تا اینکہ
قریب پہونچا مین مسلمانون کے پس پکار کر کہا مین نے اونسے چلو چلو پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
آواز کو پکارا اونہون نے تیر اندازون کو پس آئے اونکے پاس منجملہ تیراندازون کے ایک سو تیر انداز جنکے پاس کمانین عربی تھین
پس بلایا اور ساتھ کیا اونکو سعید بن زید کے اور کہا اون سے کہ جاؤ تم اپنے ساتھیون کے قبل اسکے کہ آوے دشمن اونکی طرف پھر بلایا
ضرار بن الازور کو اور کہا اونسے کہ قوت دو تم اپنے بھائی سعید کو پس روانہ ہوئے وہ پہاڑ کی چوٹی پر اور قریب رومیون کے
پہونچے اور وہ گھیرے ہوئے تھے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو زید بن عامر زبیدی نے بیان کیا ہے

سبب یہ حال ہوا ہے اور آیا ترجمان سعید بن زید کے پاس اور بیان کیا اونسے پس کہا سعید نے کہ چھوڑ دے تو اوسکو
اس حال پر کہ متوجہ ہو جسکی طرف وہ چاہے ہے اور اوسکے واسطے امان ہے یہانتک کہ پھر جاوے وہ اپنی طرف کو پس آگاہ کیا
ترجمان نے اوسکو پس آیا ہربیس نے ایک بیٹھے مرتبے والے اور عاقل ہمراہی کے پاس اور کہا اوس سے کہ تحقیق دیکھا تو نے
اوس چیز کو جو نازل ہوئی اور کیونکر لے لیا ہے عرب نے راہ کو ہمارے اوپر اور مسیح نے بلاد شام کی خرابی کا حکم دیا ہے اور
غالب ہو گئے ہیں عرب ہم پر اور ہم مبتلا ہے شدت اور سختی ہیں اور اگر نہ لیوینگے ہم اونسے امان کو تو مر جائینگے ہم بھوکھ
اور پیاس سے اور بعد اسکے حاکم ہو جائینگے وہ ہمارے گھر بار لڑکے بالوں پر اور تقسیم کر لیوینگے وہ ہمارے مال و ملک کو
اور نہیں ہے ہمارا کوئی کمک کرنیوالا اسواسطے کہ ہر حاکم اور بطریق مشغول ہے اپنے ذاتی کام میں اور باز رہا ہے اور محصور ہے
اور بادشاہ باز رکھا گیا ہے بسبب فکر اپنی ذات کے ہماری مدد دہی سے پس جا تو اس قوم کے پاس اور لے اونسے ہمارے واسطے
امان اور عہد و میثاق کو تا اینکہ جاؤں میں اونکے پاس شاید کہ ہو جاوے ہمارے اونکے بیچ میں مصالحہ اور شاید کہ قدرت
مکر اور حیلے کی حاصل کروں میں تا اینکہ پھر چلیں ہم بجانب شہر کے پس لڑیں ہم اونسے اور شاید کہ لوں میں اونسے اپنے اور تمہارے
اور شہر والوں کیواسطے امان کو کچھ تھوڑی مقدار پر اپنے مال سے کہ رغبت دلاؤں میں اونکے سردار کو شاید کہ وہ خواہش کریں
اوس مال میں اور چلے جائیں اور باز رہیں ہم سے یہانتک کہ دیکھیں ہم کہ اونکے اور بادشاہ کے بیچ میں کیا معاملہ ہوتا ہے پس گیا وہ
شخص اور کھڑا ہوا سامنے سعید بن زید کے اور ارادہ زمین بوسی اور سجدے کا کیا پس شاہ سے منع کیا اوسکو سعید بن زید نے
کہ وہ ایسا نکرے اور دوڑے مسلمان اوسکی طرف اور روکا اوسکو اس کام سے پس ڈرا وہ اور کہا ترجمان سے کہ کیوں باز رکھتے ہو
تم مجکو اس امر سے کہ تعظیم کروں میں تمہارے سردار کی پس بیان کیا ترجمان نے اوسکے اس کلام کو سعید بن زید سے پس کہا سعید
بن زید نے کہ ہم اور وہ نہیں ہیں مگر دو بندے خدای برتر کے نہیں جائز ہے سجدہ مگر اللہ تعالی کے واسطے پس کہا بطریق نے کہ [illegible]
عابد نہیں دیکھے تم ہم سے اور دوسروں سے پس کہا سعید بن زید نے اوس سے کہ کیا سبب ہے تیرے آنیکا اوسنے کہا کہ میں اسواسطے آیا ہوں
کہ حاصل کروں میں تمسے اپنے بطریق کیواسطے امان کو اور یہ بات عادت سرداران اور حکام لشکر سے نہیں ہے کہ بیوفائی
کریں وہ لوگ بیچ امان کے اور توڑیں عہد کو سعید بن زید نے کہا کہ اے شخص شکر ہے خدا کا کہ ہم اون لوگوں میں نہیں ہیں کہ
نقض عہد اور غدر اور بیوفائی کریں کسیکے ساتھ اور تحقیق دی ہیں نے تیرے سردار کو امان اور اوسکے ساتھیوں سے اوسکو چھوڑا ہے
ہتھیار کو اور نکلے بحالت اطاعت لطلب امان کے پس کہا اوسنے کہ یہ امان تمہاری ہے اور تمہارے سردار اور تم دونوں کے ہمراہیوں
کی طرف سے ہے سعید بن زید نے کہا ہاں ایسا ہی ہے تمہارے لیے پس پھرا اور آیا وہ ہربیس کے پاس اور بیان کیا اوس سے
جواب سعید بن زید کا اور کہا کہ چلو اور پرہیز کرو تم غدر اور بیوفائی سے اسواسطے کہ غدر ہلاک کرتا ہے غدر کرنیوالے کو اور یہ قوم
نہیں خیانت کرتے ہیں اپنی امانت میں اور نہیں کبھی غرور کرتے ہیں اوسپر جو آتا ہے اونکے پاس واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ ہربیس نے پہنا لباس صوف کا اور نکالڈالا اوسنے ریشمی کپڑا اور ڈالدیا ہتھیاروں کو اور اٹھا لیا کہ

گرد اگرد اور برہنہ لئے ہتھیار تھے کچھ لوگ اوسکی قوم کی اپنی وضع اور لباس میں تا اینکہ آکھڑا ہوا وہ سامنے سعید بن زید کے
پس جب دیکھا سعید بن زید نے اوسکو اور وہ لباس صوف کا پہنے تھا گر پڑے وہ اللہ تعالیٰ کو سجدے میں اور کہا
الحمد للہ الذی اذل لنا جبابرتهم وامکننا من بلادهم پھر آئے اوسکی طرف اور بٹھایا اوسکو
اپنے پہلو میں اور کہا اوس سے کہ یہ بہتر لباس ہے اوسے بدل پایا ہے تو نے اوسکو پس کہا اوسنے قسم ہے حق مسیح اور قربان کی کہ میں نے
کبھی اس لباس کو نہیں پہنا تھا مگر اسوقت اور نہیں پہچانا تھا میں نے سوای حریر اور دیباج کو اور نہیں پہنا اوسکو مگر
اسوقت کہ نہیں ارادہ رکھتا ہوں میں تجھسے لڑائی کا پس آیا ہوں سکتا ہے تجھسے کہ صلح کرو تم میرے ساتھ ان میرے ہمراہیوں
اور اہل شہر کے واسطے پس کہا سعید بن زید نے اوس سے کہ آیا نہ مصالحہ کرون میں تجھسے اور تیرے ساتھیوں سے ان دو شرطوں پر
کہ جو شخص داخل ہووے ہمارے دین میں تو ہمارا اوسکا حال یکسان ہوگا اور جو شخص رہے اپنے دین پر اور ڈال دیوے ہتھیار کو
ہوگا وہ بیاہ رقتل ہے اور اوسپر جہد اسرا امر کا ہوگا کہ نہ اوٹھاوے وہ ہمارے اوپر ہتھیار اور نہ لڑے ہمسے اور شہر کو ہمارے
سردار محاصرہ کیے ہوے ہیں اور نزدیک ہے فتح اوسکی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس اگر تجھکو یہ منظور ہے کہ چلے تو میرے ساتھ ہمارے سردار
کے پاس اور کہے وہ گفتگو تیری اور مصالحہ کرین تیری قوم سے پس چل تو میری ذمہ داری میں پس اگر اتفاق ہوجاویگا کام میں
تیرے اور اوسکے تو بہتر ہے ورنہ پہونچا دونگا میں تجکو اور اوس شخص کو جو تیرے ہمراہ ہیوے ہوں ارادہ پھر شکا کریگا اس جگہ پر تا اینکہ
فیصلہ کردیگا اللہ تعالیٰ ہمارے تمہارے بیچ میں پس کہا بطریق نے کہ میں ایسا ہی کرونگا پس اوسوقت بلایا سعید بن زید نے
وقاص بن عوف العامری کو اور کہا اوسسے کہ ہو تم خوشخبری پہونچانیوالے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس امر سے
جو سنا اور دیکھا ہے تمنے پس چلا سوار ہوے وقاص گلدار گھوڑے پر اور تھا وہ گھوڑا بڑا مضبوط پس روانہ ہوے وہ تا اینکہ
پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ خوشخبری دیتا ہوں میں تمکو اے سردار اور بیان کیا سب حال بطریق کا پس
سجدہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے اوسکے شکر اللہ تعالیٰ کے پس جب اوٹھایا سر کو کہا اے لوگو آگے ہو واسطے لڑائی شہر کے
اور رکھو اپنے ہتھیاروں کو اور سب ایک ساتھ تکبیر کہو تا کہ رعب میں ڈال دو تم قوم کو پس ایسا ہی کیا مسلمانوں نے اور سبہوں نے
ایکبار ساتھ ہی تکبیر کہی پس رعب میں آلا اونہوں نے قوم کو اور چلے لوگ واسطے لڑائی کے پس گھیر لیا اونہوں نے شہر کو ہر طرف سے
پس ہلکر سب جمع ہو گیا شہر کیطرف اور دی شہر والوں کو خبر بطریق کی وہ ہرقال بن علقمہ تھے اور کہا اونسے کہ تحقیق ہو چکا پہلا کہ
حمایت کرنیوالے تمہارے اور لیلے پہنے تمہارے سردار کو اور ہمارے سردار نے صرف کیا تھا صلح کو تمہاری جانوں اور اہل و عیال
اور مالون پر پس انکار کیا تمنے اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ہمسے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان مبارک پر اس امر کا
کہ فتح کریگا وہ ہمارے لیے تمہارے شہروں وغیرہ کو اور اللہ تعالیٰ پورا کرنیوالا اپنے وعدہ کا ہے پس جب سنا اہل بعلبک نے یہ حال پھر گئے
منہ اونکے اور ڈر گئے دل اونکے لڑائی سے اور کہا اونہوں نے کہ ہلاک کیا ہمکو بطریق نے اور ہلاک کیا اوسنے اپنی جان کو اور اگر رہے گا یہ
کر لیتے ہم اہل عرب سے جیسا کہ کیا اوسکو میرے ہم محاصرہ اور لڑائی تو بہتر تھا ہمارے واسطے اور تحقیق ہوئی لڑائی اونپر اور واقع ہوا اون

خوف سے پس پکار کر کہا اونہون نے لفقون لفقون یعنی امان امان **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے جانا اس امر کو کہ آگ لڑائی کی روشن کی گئی ہے اہل بعلبک پر کہلا بھیجا سعید بن زید کے پاس کہ جلد آؤ تم
میرے پاس اوس شخص کو لیکر جسکو تمنے امان دی ہے اور ہماری طرف سے بھی امان ہے اوسکو اور ہم نہین ناچیز کرینگے تمہاری قرارداد
کو اور نہ پھیرینگے تمکو کسی کام مین اور نہین توڑینگے تمہارے عہد کو پس جب پہونچا ایلچی ابو عبیدہ بن الجراح کا سعید بن زید کے
پاس چھوڑا اور مقرر کیا اونہون نے اوس حصار پر ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے اور چلے وہ مع بطریق کی تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ
بن الجراح کی پاس پس جب ٹھہرا البطریق اونکے سامنے اور دیکھا اوسنے اور اونکے ساتھیون کا جہاد اور اوس چیز کو جو سامنے تھے
شہر کے شدت اونکی لڑائی سے جنبش دی اوسنے اپنے سر کو اور کاٹین دانتون سے اپنی اونگلیون کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
نے اپنے مترجم سے کہ سوال کر تو اوس سے پس سوال کیا مترجم نے پس آیا البطریق آگے مترجم کے اور کہا اوسنے کہ تحقیق مین نے
جانا تھا اس امر کو کہ تم بہت ہو تعداد مین اوس سے کہ جتنے ہو تم اور خیال مین آتا اور معلوم ہوتا تھا ہمکو تمہاری لڑائی کے وقت
اور ہنگام اوٹھانے شدت کی تمہاری لڑائی مین یہ کہ تم لوگ بہ تعداد سنگریزون کی ہو کثرت مین اور ہم دیکھتے تھے سبز سے گھوڑونکو
کہ سر اونکے ہوا سے ملے ہوے اور اوپر لوگ سبز پوش نشان لیے ہوے سوار ہوتے تھے پس جب آیا مین تمہارے بیچ مین نے دیکھا نہو
کوئی چیز اوس مین کی اور دیکھتا ہون مین تم لوگون کو اب تھوڑے تعداد مین اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کام کیا اون
لوگون نے اور کیا ہو گیا اور نہین لوگون کو بھیجا ہے تمنے بجانب مین الجبر کے یا اور کسی طرف کو پس سامنے آئے اوسکے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا مترجم سے کہ کہہ تو اوس سے کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ گروہ مسلمانون کی ہین بہت دکھلاتا ہے اللہ تعالی
ہماری تعداد کو مشرکین کی آنکھون مین اور مدد دیتا ہے ہمکو ساتھ فرشتون کی جیسا کہ اوسنے ہماری ساتھ بدر کی لڑائی مین کیا
اور یہ امر احسان اور بزرگی کا ہے اللہ تعالی کیطرف سے ہمارے اوپر اور اسی سبب سے فتح کیا اللہ تعالی نے ہمارے اوپر تمہارے شہرون اور
ملکون کو اور گھٹا دیا اوسنے تمہارے لشکرون کو اور بھگا دیا تمہاری جماعتون کو اور مٹا دیا اوسنے تمہارے بڑون کو پس ناچیز جانو تم
اوس چیز کو جو دی ہے اللہ تعالی نے بڑائی سے مسلمانون کو پس جب سنا بطریق نے یہ کلام جو بیان کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح
کے کہنے سے کہا اوسنے کہ بتحقیق سچ ہے سیر کیا تمنے اوس ملک شام کو جسنے عاجز کر دیا تھا اہل فارس اور جرامقہ اور ترک کو اور نہین
جانتے تھے ہم کہ ایسا کبھی ہوگا اور یہ ہمارا شہر ایسا ہے کہ نہین محصور ہوتا تھا اور نہین عاجز کرتی تھی اوسکے لوگون کو لڑائی
اسواسطے کہ یہ شہر مضبوط ہے کہ نہین ہے ملک شام مین مثل اوسکا بنایا تھا اوسکو سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے
اپنے واسطے اور مقرر کیا تھا اوسکو گھر اپنے رہنے کا اور رکھنے خزانہ اپنے ملک کا اور اگر نہ واقع ہوا ہوتا تجاوز کرنا ہمارا حاکم سے
اور نکلنا تمہارے مقابلے کو اور منحرف ہونا ہمارا شہر سے نہ مصالحہ کرتے ہم تمسے اور نہ ڈرتے ہم تمہاری لڑائی سے اگر تم مقیم
رہتے سو برس تک اور اب تو جو ہوا سو ہوا الحال ہم مانند ... تمکو کہ مصالحہ کرو تم شہر کیواسطے تا کہ مصالحہ کرلوین ہم تمسے اور عنایت کرو تم اپنی سر
اور درخواست کرین کہ یہ امر نزدیکتر راہ راستی کی ہمارے اور تمہارے لئے ہے اور قسم ہے حق مسیح اور ... کی کہ اگر ...

ہم تمہارے لیے اس شہر کے دروازے کو توڑنا دشوار ہوگا تمہارے ملک شام میں کوئی شہر پناہ نہ کوئی قلعہ ہے جب آگاہ کیا مترجم
نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس گفتگو سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اے مترجم کہو کہ تو اوس سے کہ
اللہ تعالیٰ کی قدرت اور جگہ دی ہمکو تمہاری زمینوں پر اور مقرر کیا ہے ہمارے لیے غنیمت تمہارے مالوں میں اور ذلیل اور خوار کیا
ہمارے واسطے تمہارے بادشاہوں کو در انحالیکہ ادا کرتے ہیں وہ جزیہ اور ذلیل و خوار ہیں اور بہ تحقیق ڈالا تھا تجھ میں تیرے
نفس نے جھوٹے اعتماد کو اور گمان کیا تھا تو نے ساتھ گمان باطل فریب دہ کے تا اینکہ پھر اٹھا اللہ تعالیٰ نے تیرے نفس میں
ہر بیان کو اور جھکایا تجھکو ذائقہ ذلت اور حقارت کا اور ضرور ہے ہمکو کہ ملکیت حاصل کرینگے ہم تمہارے شہر اور اوس چیز پر جو
اوس میں ہے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مار ڈالینگے ہم لوگوں کو اور قید کر لینگے ہم اون لیروں کو جنہوں نے ارادہ کیا ہے ہم سے لڑائی کا اور دین اسلام کا
وہ ہماری صلح میں نہیں جب سنا بطریق نے یہ کلام زبان مترجم سے کہا اوسنے کہ یقین ہو گیا مجھکو اس امر کا کہ تحقیق خشمناک
ہو گئے ہیں اس شہر اور سوای اسکے اور شہروں پر کہ بھیجا تمکو اونکی طرف اور غالب کر دیا تمکو اونپر اور تحقیق میں نے کوشش کی
تمہاری لڑائی میں اور مکر اور فریب کیا تمہارے ساتھ مگر کچھ نفع نہ پایا میں نے حیلہ اور فریب سے اسواسطے کہ تم قوم غلبہ کی گئی ہو
کہ نہیں بے پروا کرتا ہے کسیکو تم میں حیلہ اور مکر اور نہیں اندوہگین کرتی ہے تمکو لڑائی اور نہیں طلب کیا میں نے تم سے مگر
سلامتی اور حیوٰۃ کو اسواسطے کہ نہیں آیا میں از خود تمہارے پاس مگر اسلئے کہ کوشش کرنے بنظر مہربانی کے اپنی جان پر اور رعیت
باقی رہنے اپنے ملک کی ولیکن ارادہ کیا ہے میں نے بہتری شہروں اور آبادی شہروں کا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں دوست
رکھتا ہے فساد کو پس تحقیق منظور کیا میں نے صلح کو پس آیا ہوں منظور ہے تمکو یہ امر کہ مصالحہ کرو تم مجھسے شہر اور وہاں کے لوگوں
اور میرے ساتھیوں کے واسطے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہ ہاں دیگا تو ہمکو اپنی صلح میں اور نیز کہا کہ
یہ امر نہیں ہے جو الہی پس کہو اور تجویز کرو تم کہ کیا چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ فتح کرے مسلمانوں پر
صلح سے اس شہر کو درانحالیکہ پھر لیوین وہ سونے اور چاندی کو پس نہیں ہے یہ بات پسند اور محبوب تر مجھکو خون بہانے
مسلمانوں سے ولیکن اللہ تعالیٰ دیتا ہے شہیدوں کو عالم آخرت میں بہت زیادہ اس سے پھر پڑھا اونہوں نے اس آیت کو
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ آخر تک پس کہا بطریق نے کہ اب مصالحہ کرتے ہیں ہم تم
ایکہزار اوقیہ سونے اور دو ہزار اوقیہ چاندی اور ایک ہزار کپڑے ریشمی پر پس مشورہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اور
مسلمانوں کے ساتھ اور کہا اونسے کہ نہیں ہے خوشی ہمیں تم قبول اس کو کرو اونہوں نے کہا ان سنا ہے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے کہا ایسا کیا ہے تمہاری اوسکی شرطوں میں پس کہا اونہوں نے کہ رای سرداروں کی بہتر ہے اور شمار اونکی پسند ہوگی ہمکو اور
نہ باہر ہونگے ہم تمہاری اطاعت سے پس آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بطریق کے پاس اور کہا اوس سے کہ اے شخص مصالحہ
کرتے ہیں ہم تجھسے دو ہزار اوقیہ سونے اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور دو ہزار کپڑے ریشمی اور پانچ ہزار تلواریں شہر سے اور
اون ہتھیاروں سے جو تیرے ساتھیوں کے پاس ہیں ساتھ ہیں اور لینگے ہم محصول تمہاری زمین کا آئندہ سال سے

اور جزیہ اور تم بعد اس مصالحے کے نہ اوٹھاؤ ہتھیار ہمارے مقابلے مین اور نہ لکھا پڑھی رکھو کسی بادشاہ سے اور نہ کرو بعد
صلح کے کوئی نئی بات اور نہ بناؤ کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر پس جب سنا بطریق نے ان شرائط کو کہا اوسنے کہ یہ سب تمہاری
وہ شرطین ہمکو اپنے اوپر منظور ہین اور ہین ایک اور شرط کرتا ہون تمپر اور تمہارے ساتھیون پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ شرط
کیا ہے اوسنے کہا کہ وہ یہ ہے کہ نہ داخل ہووے تم مین کا کوئی ہمارے پاس اور شہر سے وہ شخص جسکو تم بجای اپنے ہمارے اوپر
مقرر کروگے باہر شہر کے مع اپنے ساتھیون کے پس ہوگی اوسکے واسطے نگاہبانی اور جزیہ لینا اور چھوڑ دے سکو وہ اندر شہر
کے تمہاری طرف سے واسطے اصلاح اور بہتری اور نگرانی امور لوگون کی اور ہم باہر لاوین گے شہر سے اوس شخص کی
پاس جو تمہاری طرف سے مقرر ہوگا ایک بازار کو کہ اوسمین ہر چیز ہمارے شہر کی ہوگی پس خرید فروخت کرینگے بازاری لوگ
اوسکے ساتھ اور نہ داخل ہونگے وہ ہمارے یہان اس خوف سے کہ سخت کلامی کرین وہ ہمارے لڑکون سے پس فساد ڈالین
ہمالوگو ہمارے اور تمہارے بیچ مین اور ہو جاوے وہ معاملہ سبب غدر اور بیوفائی اور عہدشکنی اور آغاز برائی کا پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ہم جسوقت مین مصالحہ کرینگے تمسے اپنے ذمے کر لین گے تمہارے کام کو اور باز رکھین گے تمسے اور کو شر
کرینگے تمہارے دشمن پر اسواسطے کہ تم ہو جاؤگے ہماری ذمہ داری مین اور ہوگا وہ شخص جسکو ہم مقرر کر جاوین گے
مثل نگہبانی کی تمہارے بیچ مین بطریق نے کہا پس مقرر ہو وہ شخص باہر شہر کے اور کرے وہ جو چاہے حمایت اونکی نگہبانی
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمہاری واسطے شرط کو اور ہمکو کوئی حاجت تمہاری قلعہ مین داخل ہونے
اور اقامت پس پشت پتھرون کی تمہارے شہر مین نہین ہے بطریق نے کہا کہ تمام ہوئی صلح اس قرار داد پر پس پھرا
بطریق بجانب شہر کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اوسکے ساتھ تھے پس جب پہنچا وہ دروازے پر سجدہ کیا اوسنے
اپنے سر کو موافق دستور کے اور آہستہ کلام کیا اوسنے اپنی زبان مین پس پہچانا اوسکو شہر والون نے اور کہا اوسسے
کہ کیا حال ہے تیرا اور تیرے ساتھی کہان ہین پس بیان کیا اوسنے سب قصہ اپنا اور اپنے ساتھیون کا اور آگاہ کیا اونکو
صلح سے پس روئی قوم کے لوگ اور کہا اونہون نے کہ ہلاک ہوئین جانین اور گیا مال پس کہا اونسے بطریق نے کہ اے قوم
نہین مصالحہ کیا مین نے اونسے مگر اسمین ہمارا مطلب اور بہتری ہے سوا صلح کے پس کہا اونہون نے کہ جا تو اپنی ذات کیواسطے
صلح کر اور ہم اونسے کبھی مصالحہ نکرینگے اور نہ چھوڑینگے ہم کسیکو عرب سے اس امر کیواسطے کہ مالک ہو جاوین وہ ہماری گردنون کے
اور داخل ہووین ہمارے شہر مین اور ہمارا شہر مضبوط تر شہرون کا ہے ملک شام مین اور بیت ہے سب شہرون سے مال مین
اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آگاہ کیا تھا مسلمانون کو مصالحہ بطریق سے اور حکم کیا تھا اونکو کہ باز رہین وہ
لڑائی سے اور پلٹ جاوین اپنی جگہون اور خیمون مین پس جب سنی بطریق نے گفتگو اہل بعلبک کی اونکو بطریق سے خبر دی
اونہون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال کی پس متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بطریق کیطرف اور کہا اوسسے کہ کیا جواب دیتا
تو پس کہا بطریق نے کہ اے سردار تم اپنی روش اور طریق نرم پر رہو اور چھوڑ دو مجھکو اور قوم کو پس قسم ہے حق مسیح کی کہ اگر نہ قبول

کرینگے وہ میری صلح کو ہر آئینہ داخل کرونگا مین تمکو شہر پناہ مین بناگواری اونکی پس سمجھو گے تم اونہین اپنی تلوار کو اور مار ڈالوگی
تم اونکو لوگون کو اور لونڈی غلام بناؤگی اونکی عورتون کو اور لوٹ لوگی اونکی مالون کو سو ہے کہ مین آگاہ ہون پوشیدہ ہوا اونکو
شہر سے اور جانتا ہون اونکی راہون کو اور اس امر کو کہ کس طرح سے اوسمین داخل ہونا چاہیے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے جو اللہ تعالی چاہے
وہی ہوتا ہے اور ہم شکر کرتے ہین اللہ تعالی کا ہر حال مین اور روم دیوار شہر پناہ پر سنتے تھے کلام اپنے بطریق کا اور ترجمہ شرح بیان
کرتا تھا اوسکی ابو عبیدہ بن الجراح سے پس جب سنی اونہون نے یہ گفتگو تاریک ہوگئی چہرے اونکی اور داخل ہوا خوف اونکی دلون مین
اور بدل گئین رنگتین اونکی پس آیا اسوقت اونکے سامنے بطریق اور کہا اونسے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ صلح عرب کے مقدمہ مین اسلیے کہ
مین قید ہون اونکی ہاتھون مین اور یہی حال ہے تمہارے لوگون اور بنی اعمام کا ہے پس اگر نہ مصالحہ کروگے تم مار ڈالینگے وہ ہم سبکو
اور بعد ہمارے پھرینگے تمہاری طرف پس کہا اونہون نے کہ اے سردار ہم نہین طاقت رکھتے ہین سبب اسقدر مال دینے کی بطریق نے
کہا چہارم حصہ اوس مال کا مین دونگا یعنی پانچ سو اوقیہ سونا اور ایک ہزار اوقیہ چاندی اور دو سو پچاس کپڑے ریشمی اور
اسیقدر تلوارین پس خوش ہوے دل رومیون کے اس بات سے اور کہا اونہون نے بطریق سے کہ کھولدیتے ہین ہم دروازے کو صرف بیچ
والے اور نہ داخل ہووے تیرے ساتھ کوئی شخص عرب کا جبتک کہ اصلاح کرین ہم اپنے شہر کی اور اوٹھالیوین ہم اسباب اپنا اور چھپادیوین
اپنی عورتون کو اور مطمئن ہوجاوین اونکی اور ہمارے دل پس کہا بطریق نے کہ مین نے اسی بات پر اونسے مصالحہ کیا ہے کہ کوئی شخص
اونمین کا شہر مین داخل نہوگا اور جسکو وہ تمہارے اوپر مقرر کرینگے وہ شخص مع اپنے ہمراہیون کے باہر شہر کے رہیگا اور تم مقرر کرکے
بھیجدوگے ایک بازار اونکے پاس کہ خرید و فروخت کرینگے وہ اوس سے پس خوش ہوئی قوم اس بات سے اور کھولدیا اونہون نے دروازہ کو
پس داخل ہوا البطریق اونکے پاس اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے سعید بن زید کو بیچ انصار کے واقع پہاڑ کی تا اینکہ چھوڑ دیا سعید بن زید
نے اون لوگون کو جو اوسمین محصور تھے اور لائی اونکو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس لیوا ابو عبیدہ بن الجراح نے ہتھیار اونکا اور رکھا
لوگون کو اپنے پاس بطریق رہن کے اسواسطے کہ خوف کیا اونہون نے اس امر کا کہ اگر چھوڑدین اونکو اور جاوین وہ اپنے شہر مین تو غدر
اور بیوفائی کرینگے مسلمانون کے ساتھ اور تھی وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس لشکر مین اور نہین کوئی برائی کیجاتی تھی اونکے ساتھ اور بطریق
جمع کرتا تھا مال کو سہل بن صباح نے بیان کیا ہے کہ آیا بطریق مع مال بارہ روز کے بعد اور لائے وہ مسلمانون کے لشکر مین غلہ اور
چارہ پس جب پورا ہوگیا مال اور کپڑے اور ہتھیار سپرد کیا اوسکو بطریق نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اور چھوڑ دیا اپنے لوگون کو اور کہا ابو عبیدہ
بن الجراح سے کہ لاؤ تم اوس شخص کو جسکو تم ہمپر مقرر کروگے تاکہ شرط کرلون مین اوس سے تمہارے سامنے اس امر کی کہ نہ جور و ظلم کرے وہ ہمپر اور نہ
مطالبہ کرے ہم سے اون امور کا جنکی ہم تحمل نہوسکین اور نہ داخل ہو وہ ہمارے شہر مین پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو
بہترین قریش سے جنکا نام رافع بن عبد اللہ السہمی تھا پس کہا اونسے کہ مین مقرر کرتا ہون تمکو اس شہر پر اور مقیم کرتا ہون تمہارے
ساتھ پانچ سو سوار تمہاری برادری اور گروہ کے اور چار سو سوار مسلمانون سے اور مین حکم کرتا ہون تمکو مطابق حکم اللہ تعالی کے پرہیزگاری کا اس
پر اور پرہیز کرو تم اللہ سے اوسقدر جسقدر ڈرنے کا حق ہے اور ہو تم حاکمان عدالت کنندہ سے اور بچتا رہ ظلم سے اس حالت مین کہ تمہاری ذکر

تم ساتھ ظالمین کے اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ سوال کریگا تم سے اون لوگون کی نسبت اور مطالبہ کریگا تم سے اوس کام پر جو خلاف
حق کے کروگے اور جان لو تم اس بات کو کہ مین نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتے تھے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ اَوْحٰی اِلٰی
دَاوٗدَ یَا دَاوٗدُ قُلْ وَعَدْتُ مَنْ ذَکَرَنِیْ ذَکَرْتُہٗ وَالظَّالِمُ اِذَا ذَکَرَنِیْ لَعَنْتُہٗ پس قائم اور مقرر کرو تم گاڑ کے
تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو اے داؤد مین نے وعدہ کیا ہے کہ جو شخص مجھکو یاد کریگا مین اوسکو یاد کرونگا اور ظالم جسوقت مجھکو یاد کرتا ہے لعنت کرتا ہون مین اوسپر
اطراف شہرون مین اور نہ لاحق ہو تمکو غرور اس واسطے کہ تم اپنے دشمنون کے بیچ مین ہو اور اللہ تعالیٰ اونکی کمین گاہ مین ہے اور نہین جانتا مین
تمکو مگر ہوشیار اور بیدار رہو اور احتیاط رکھو سوا اس کے نہین ہے کہ دریا اور تاخت تاراج کرو اور ہووے تاخت تمہاری جمعیت ایک سو یا دو سو یا کم تمہارے ساتھیون
سے اور نہ جگہ دو تم کسیکو شہر داخل ہونے کی اس امر کی کہ شریک ہوا اور علاوہ تمہارے ساتھیون مین کی تاخت مین تاکہ نہ طمع کرے دشمن تمہارا اپنے دلکے
تمہاری طرف اور اچھا معاملہ کرو اوس شخص کے ساتھ اونکی جماعت سے جو اعانت چاہے تم سے اور صلاح کرو اونکی آپس کے مقابات کی اور حکم کرو اونکو
انصاف کا اور رہو تم قوم مین مثل ایک امین کے معاملات مین اور حکم کرو اپنے ساتھیون کو اس امر کا کہ باز رکھین وہ اپنے ہاتھون کو زیادتی سے اور ترک
ظلم اور فساد سے یہ وصیت کی اور اللہ تعالیٰ میرا قائم مقام ہے تمپر اور سلامتی ہو تمپر پھر ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کوچ کا کہ اوسیوقت آیا حاکم عین الجر کا
پس مصالحہ کیا اوس سے نصف اوس مقدار پر جس پر اہل بعلبک نے مصالحہ کیا تھا اور حاکم مقرر کیا اوسپر سلمہ بن وہب سلمی کو اور وہ مامون تھا بیچ امن کے ساتھ اہل
کو تھی اور وصیت کی اونکو جیسے کہ وصیت کی تھی رافع بن عبداللہ کو اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے طلب حمص کو پس جب پہونچے وہ درمیان
راس اور شیبہ کے ملاقات کی اونسے حاکم جوسیہ نے اور اوسکے ساتھ بہت ہدایا اور تحفے تھے پس قبول کیا اونکو اور صلح کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور اوسپر
صلح کی اوسکے ساتھ اور روانہ ہوئے تا اینکہ پہونچے وہ حمص مین جبار بن قیس نے بیان کیا ہے کہ تھا مین اون لوگون مین جو رافع بن عبداللہ کے
ساتھ تھے اور حال یہ تھا کہ ہمنے نصب کیے تھے خیمے بنے ہوئے بالون کے اور مضبوط کیا تھا اونکو میخون سے اور اقامت کی تھی باہر بعلبک کے نہین داخل ہوتا تھا
اون مین کوئی ہم مین کا مگر وقت ضرورت خرید کھانے اور غلہ چارہ کے اور با اینہمہ ہم تاخت تاراج کرتے تھے سواحل روم کو اور جاتے تھے اون بات پر جو ہمارے
صلح مین نہ تھی اور ہمارے سردار ایک سو آدمیون پر ایک نشان بنا دیتے تھے اور روانہ کرتے تھے ہمکو پس جب ہم پلٹ آتے تھے اوس مطلع اور دوسرون کو بھیجتے تھے اور ہمارے
آپس مین بیچ کی باری مقرر کردی تھی پس جب ہم جاتے تھے کسی سریہ مین تو بیچتے تھے ہم مال غنیمت کو بعلبک مین پس آسانی حاصل کی اہل بعلبک نے
ہمارے ساتھ اور خوش ہوئے وہ ہماری خرید و فروخت سے اور دیکھا اونہون نے ہمکو ایسی قوم کہ نہ تھا ہم مین جھوٹھ اور نہ خیانت اونہون نے چاہی تھی
ہم اونکی [illegible] اور استعمال کرتے تھے صدق اور [illegible] وہ لوگ [illegible] اور خوش ہوئے دل اونکے اور فایدہ حاصل کیا اونہون نے
[illegible] مال [illegible] جو حاصل ہوئی اونکو ہمسے اپنی تجارات مین [illegible]
واقفی [illegible] کہ [illegible] تاجرون اور بازاریون [illegible] تحقیق [illegible] کوشش کی [illegible] کامون مین اور [illegible]
خواہش کی [illegible] سلامتی تمہاری جانون اور نگاہ رکھی اور بچائی اہل و اولاد اور حفاظت تمہارے شہر کی اور جانتے ہو تم لوگ اس چیز کو جو گیا ہم
سے مال [illegible] تمہارا [illegible] غلام اور ساتھی اور [illegible] ہم لوگ پہونچے ساتھ
اس گروہ کے [illegible] تجارت [illegible] اور [illegible] شہر [illegible] کہا کہ [illegible] قول مین [illegible]
اب تو کیا چاہتا ہے [illegible] کہ [illegible] قوم [illegible] اور [illegible] چاہتا ہون

ساتھ ہتیار اور گھوڑی اور ہتیاروں کو اور تجدید کی اونسی صلح کی ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح کی اور ٹھہری وہ وہان ایک دن اور روانہ ہوی طرف حمص کی پس جب قریب ایک جگہ کی پہونچی جسکو زراعہ کہتی ہین روانہ کیا اونہون نی پیشتر اپنی میسرہ کو اور ساتھ کی اونکی پانچہزار سوار پس روانہ ہوی میسرہ تا اینکہ پہونچی وہ حمص مین پس نکلی اور آئی خالد بن الولید اونکی ملاقات کو اور سلام کیا اونپر اور مسلمانون پر اور بھیجا تھا ابوعبیدہ بن الجراح نی بعد میسرہ کی ضرار بن الازور کو ساتھ پانچہزار سوار کی اور بعد ضرار کی بھیجا تھا عمرو بن معدیکرب کو ساتھ پانچ ہزار سوار کی ہر دن ایک سردار کو اور روانہ ہوی ابوعبیدہ بن الجراح بعد اونکی ساتھ باقی لشکر کی پس جب وہ قریب حمص کی پہونچی یہ دعا مانگی اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ عَلَيْنَا فَتْحَهَا وَاخْذُلْ مَنْ فِيْهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور استقبال کیا اونکا سب مسلمانون نی اور سلام کیا

اے میرے اللہ جلدی کر تو ہمپر اوسکی فتح کو اور خوار اور ذلیل کر تو اون لوگون کو جو اوسمین ہین مشرکین سے ١٢

اونپر اور اوتری ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نہر پر پس جب ٹھہرے اور مقام کیا لکھا اونہون نی ایک خط بنام اہل حمص اور اوسکی بطریق مرسین کی ان الفاظ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِيِّ عَامِلِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى الشَّامِ وَقَائِدِ جُيُوْشِهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى قَدْ فَتَحَ اَكْثَرَ بِلَادِكُمْ عَلٰى اَيْدِيْنَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ عِظَمُ مُدُنِكُمْ وَتَشْيِيْدُ بُنْيَانِكُمْ وَكَثْرَةُ زَادِكُمْ وَهَوْلُ اَجْسَامِكُمْ فَمَا مَدِيْنَتُكُمْ عِنْدَنَا اِذَا اَتَاكُمُ الْحَرْبُ اِلَّا كَبُرْمَةٍ اَنْصَبْنَاهَا عَلٰى حِجَارَةٍ فِيْ وَسْطِ عَسْكَرِنَا وَاَلْقَيْنَا اللَّحْمَ فِيْهَا وَجَمِيْعُ الْعَسْكَرِ قِيَامٌ لِلْاَكْلِ مِنْهَا وَقَدْ دَارُوْا بِهَا يَنْتَظِرُوْنَ نُضْجَهَا هٰذَا يَاْتِيْ بِعُوْدٍ وَهٰذَا يَاْتِيْ بِجَزَرَةٍ وَهٰذَا يَاْتِيْ بِنَارٍ فَمَا اَسْرَعَ نُضْجَهَا وَاَكْلَ مَا فِيْهَا وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلٰى دِيْنِ اِرْتَضَاهُ الْبَارِئُ لَنَا وَشَرِيْعَةٍ جَاءَ بِهَا نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاِنْ اَجَبْتُمْ كَانَ لَكُمْ مَا لَنَا وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَيْنَا وَاَرْتَحَلْنَا عَنْكُمْ وَخَلَّفْنَا فِيْكُمْ رِجَالًا مِنَّا يُعَلِّمُوْنَكُمْ اَمْرَ دِيْنِنَا وَمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْنَا كَمَا فَعَلْنَا بِكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَاِنْ اَبَيْتُمُ الْاِسْلَامَ اَقْرَرْنَاكُمْ عَلٰى اَدَاءِ الْجِزْيَةِ وَاِنْ اَبَيْتُمُ الْجِزْيَةَ فَهَلُمُّوْا اِلٰى حَرْبِنَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ

پھر لپیٹا خط کو اور سپرد کیا ایک شخص معاہد کو جو زبان عربی اور رومی یاد رکھتا تھا اور کہا اوسسے کہ جا تو یہ خط لیکر اہل حمص کے پاس اور لا تو میری لیے جواب اوسکا پس لیا اوسنی خط کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا وہ نزدیک شہر پناہ کی پس ارادہ کیا اہل حمص نی اوسپر تیرون کی چلانیکا پس کہا اوسنی کہ ای قوم ٹھہرو اور روکو اپنی ہاتھون کو کہ مین ایک شخص تمہین سے ہون اور میری پاس ایک خط ہی اہل عرب کا پس لٹکائی اونہون نی اوسکو واسطی ایک رسی اور باندھ دی اوسکی کمر مین اور چڑھا لیا اور کھینچ لیا اوسکو اپنی طرف اور لیگئی اپنی سردار کی پاس پس ٹھہرا وہ اوسکی سامنی اور سجدہ کیا اوسکو لیا اور دیا اوسکو خط پس کہا اوسسے بطریق نی کہ پھر گیا تو اپنی دین سے اس قوم کی دین کیطرف اوسنی کہا کہ ایسا نہین ہے ولیکن مین اور میری اولاد اونکی ذمہ داری اور عہد مین ہین اور تحقیق دیکھی ہین نی قوم سے بزرگیکی اور بہتر یہ ہے کہ نہ لڑو تم اون سے اسواسطی کہ یہ قوم بڑی سخت اور شدید ہین لڑائی مین نہین ڈرتی ہین موت اور آواز سخت سے اور جنگل اور راہ سے اور اونہون نی اپنی دین اور راہ حق مین جان اونکی

بھی نے قسم اونکی واسطی پس مرجانا اونکی نزدیک بہتر ہی زندگی سی اور بہ تحقیق قسم کھائی ہی قوم نے اپنی دین کی اس بات پر کہ نہ جدا ہونگی
وہ تمہاری شہر سی مگر اوس حال مین کہ سپرد کر دو گی تم اونکو شہر یا فتح کریگا اللہ تعالی اوسکو اونکی ہاتھون پر اور قسم ہی حق مسیح اور اپنی
دین کی مجھکو کہ تم محبوب اور دوست تر ہو مجھکو قوم سی اور مین چاہتا ہون تمہاری مدد کو سوای اونکی اور مین ڈرتا ہون تمہاری
واسطی اونکی شامت لڑائی اور بد بلا سی پس آشتی اور صلح کرو تم تاکہ سلامت اور محفوظ رہو اور نہ مخالفت کرو تم کہ ندامت اور پشیمانی
اوٹھاؤ پس جب سنا مرد نے قول اوسکا ظاہر ہوا خشم اور غصہ اوسکی چہرہ مین اور بڑبڑانے لگا اور کہا قسم ہی اپنی دین کی کہ اگر
نہ ہوتا تو ایلچی تو حکم دیتا مین تیری زبان کی کاٹ ڈالنی کا بسبب تیری جرأت کی ایسی بات کہنی سی میری فرش پر اور دیا اوسنی خط
اوس شخص کو جو اچھی طرح سے پڑھتا تھا عرب کی لکھی ہوئی کو اور حکم دیا اوسنی اوسکو خط کی پڑھنی کا پس جواب لکھا اور ابتدا کیا کلمہ کفر
کیا اور اوسکی بعد لکھا اَمّا بعد یا معاشر العرب فانہ قد وصل الینا کتابکم وعلمنا ما فیہ من التہدید وانکم لا بد لنا من
الحرب والقتال والسلام اور لپیٹا خط اور دیا معاہدی کو اور حکم کیا اوسکو اوتار دینی کا ساتھ رسی کی پس جب آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کی پاس اور دیا اونکو خط پس توڑا اور کھولا اور پڑھا اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس مائل ہوی وہ لڑائی پر اور تقسیم کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لشکر مسلمانون کو چار گروہ پر اس طریقہ سی کہ بھیجا اونہون نے ایک ٹکڑی کو ساتھ مسیب بن نجبہ
الفزاری کی پس اونترا وہ باب جبل پر اور بھیجا اونہون نے دوسری ٹکڑی کو ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی دو بھیجا ایک ٹکڑی کو ساتھ مرقال ہاشم بن عتبہ کی اور ایک ٹکڑی کو ساتھ یزید بن ابی سفیان کی اور ٹھہری ابو عبیدہ بن الجراح
اور خالد بن الولید باب جتن پر راوی نے بیان کیا ہی کہ حملہ کیا اور روانہ ہوی مسلمان اونکی طرف اور تمام دن وہ لڑتی رہی
پس جب دوسرا دن ہوا ایلچی آیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سب غلامون کو جو لشکر مین تھی اور حکم کیا اونکو جانیکا بجانب شہر پناہ کی
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کافی ہونگی ہمکو یہ کام اونکی پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ای سردار تم اپنی
روش نرم پر رہو اور نہ مخالفت کرو تم میری اس کام مین جو کیا ہی مین نے تاکہ جانین رومی اس بات کو کہ نہین ہی اونکی واسطی ہمارے نزدیک
کوئی قدر اور مرتبہ اور نہین لڑتی ہین ہم اونسی بذات خود ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کرو تم جو تمکو منظور اور پسند ہی اور تھی وہ
غلام قریب چار ہزار کی راوی نے بیان کیا ہی کہ مطلع ہوا اور دیکھا حصار کی اوپر سی غلامون کو مریس ملعون نے اور تحقیق کر رکھی تھی
اوسکی بڑی بڑی بطارقہ اور صلیبان باندھی تھین اونہون نے اپنی سرون پر اور کہا اونہون نے کہ نہین جانا تھا ہمنے عرب کو اس صفت پر
اور اسوقت تو وہ سب کی سب سیاہ رنگ ہین پس کہا بعض نے اونمین سی جسنی دیکھا تھا اونکو اجنادین مین کہ یہ لوگ گروہ عرب کی نہین ہین بلکہ
اونکی غلام ہین اور یہ بات مکر و فریب سی ہی مطلب اوسکا یہ ہی کہ نہین ہی ہمارے واسطی اونکی نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ کہ نہین لڑتی ہین وہ بذات خود
ہمسے راوی نے بیان کیا ہی کہ غلام لڑتی رہی تمام اوس روز آغاز رات تک اور بھیجا مریس نے ایک ایلچی کو مع خط کی پاس ابو عبیدہ بن الجراح کی
پس آیا وہ ایلچی بطرف مسلمانون کی اور دیکھا اوسکو مسلمانون نے اور لیگئی اوسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی پاس پس پوچھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اوس سی کہ تو کون ہی اوسنی کہا کہ مین ایلچی ہون حاکم کیطرف سی اور چاہتا ہون جواب اس خط کا پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور

پڑھا خط اور اوسمین یہ لکھا تھا اَمَّا بَعْدُ یَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ قَدْ تَبَیَّنَ عِنْدَنَا ضُعْفُکُمْ وَسُقْمُکُمْ اِذْ قَدْ جِئْتُمْ اِلَیْنَا الْعَسَاکِرُ لِلْقِتَالِ وَنَحْنُ
جُنَّةٌ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ نُخْرِجُ اِلَیْکُمْ وَاللّٰهُ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اوس خط کو مشورہ کیا اونہوں نے اس بات مین مسلمانون
سے پس کہا اونہون نے کہ ہماری راے یہ ہی کہ لکھین ہم اس قوم کو اور درخواست کرین ہم اونسے اس امر کی کہ دیوین ہمکو وہ بہت غلہ کھانے کا اور ضمانت
کرین ہم اونسے اس امر کی کہ کوچ کر جاوینگے ہم اونکے بیابان سے تا اینکہ فتح کرے اللہ تعالی ہمپر سواے اس شہر کے پھر رجوع کرینگے اور پھرینگے ہم اونکی طرف اور حصر
ہو چکا ہوگا غلہ اونکے کھانے کا اور متفرق ہوگئی ہونگی وہ سب اپنی جگہون مین پس تاخت تاراج کرواوینگے ہم اونکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ تمہاری راے بہتر اور مضبوط ہی پس اگر چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے تو مین قریب تر ایسا ہی کرونگا جو تمنے بیان کیا ہے
پس طلب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دوات اور کاغذ کو اور لکھا اونہون نے جواب خط اہل حمص کا ان الفاظ اور عبارت سے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ قَرَأْتُ کِتَابَکُمْ وَرَأَیْتُ اَنَّ قَوْلَکُمْ صَدَقَ هَا وَلَسْنَا مِمَّنْ یَّدُ الْبَغْیِ عَلٰی
اَحَدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ اَرَدْتُمْ اَنْ نَّرْحَلَ عَنْکُمْ فَابْعَثُوْا اِلَیْنَا مِیْرَةَ خَمْسَةِ اَیَّامٍ فَالطَّرِیْقُ قَدْ اَمِنَّا
تَتَابَعُ وَاِذَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْنَا رَجَعْنَا اِلَیْکُمْ فَاِنْ فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ کَانَ صَدَقَ هَا لَکُمْ وَالسَّلَامُ اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اوسپر
اور دیا ایلچی کو پس پڑھا مرپس نے خط کو بہت خوش ہوا اور سمجھا کیا اونے شیوخ کو اور کہا اونسے کہ تحقیق عرب تمسے غلہ طلب کرتے ہین تا کہ
کوچ کر جاوین وہ تمہارے بیابان سے واسطے کہ مثل عرب کی مثل جانور درندہ کی ہی کہ جب بھوک پاویگا وہ شکار تو نہ تجاوز کریگا اوس سے دوسرے کیطرف
راوی نے بیان کیا ہی کہ بھیجا مرپس نے قسون کو اور کہو لدیا اونکو واسطے دروازہ شہر کا پس آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور لیا
اونہون نے عہد کوچ کر جانیکا اور پوری ہوی صلح اس قرارداد پر پھر کہا اونسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے اہل حمص ہم نے قبول کیا جو لائے تم ہمارے
واسطے خوشی سے پس اگر تم غلہ اور دانہ چارہ کو ہمارے ہاتھ بیچنا مناسب جانو پس کرو تم اس کام کو اونہون نے کہا کہ ہان ہمکو منظور ہے پس بیچا انہا
مسلمانون نے وہ چیزین جسکے وہ حاجت مند تھے اور کوچ کیا اونکے بیابان سے اور اہل حمص خوش تھے کہ عرب غلہ لیکے اور کوچ کر جاوینگے راوی نے
بیان کیا ہی کہ کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے حمص سے تا اینکہ آئے وہ رستن مین اور دیکھا اوسکو کہ مضبوط اور بلند آیا اونکو مہم
اور پھر اسوا اگلون سے ہی پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکے پاس ایلچی کو واسطے گفتگو صلح کے پس انکار کی اور کہا اونہون نے کہ تم صلح
تک پہنچو گے تا اینکہ دیکھین ہم اپنا امر کو کہ تمہارا معاملہ ہرقل بادشاہ کے ساتھ کیا ہوتا ہی اور بعد اسکے جو اللہ چاہیگا وہ ہوگا ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ ہم جانتے ہین بادشاہ کو شہرون کیطرف اور ہمارے ساتھ ایسا ہی کہ گویا جیسا ہوگیا ہی ہمکو اور ہم خواہش رکھتے ہین اس امر کی کہ سپرد کرین
اور چھوڑ دیوین ہم اوسکو تمہارے شہر مین تا وقت اپنے پھر آنے کے پس لائی اہل رستن ایلچی کو اپنے بطریق کے پاس جسکا نام نقیطا تھا اور آگاہ کیا
اوسکو اس حال سے اونے کہا کہ ہمیشہ سے دستور ہی بادشاہونکا کہ امانت سپرد کرتے ہین بعض لوگ بعض کے پاس اور یہ امر مضرت نہین کرتا ہی پس کہا اچھا
اونسے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ جو حاجت اور کام تمہارا ہوگا ہم اوسکو جانا انجام دینگے واقدی رحمۃ اللہ نے ثابت بن ہلال سے
روایت کی ہی کہ ثابت بن علقمہ نے کہا مین حمیر بن عامر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جب کوچ کیا تھا اونہون نے اور اوتری تھی رستن مین اور
بلایا اونہون نے اہل بصیرت اور مشورہ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا اونسے کہ جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر بڑا مضبوط ہی اور اہل مین

بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا اونہون نے واسطے ادای شکر اللہ تعالی کی اور روانہ کیا ایکہزار مرد کو اور وصیت کی اونکو واسطے حفاظت
رستن کی اور سردار مقرر کیا اونپر بلال بن عامر الیشکری کو پس جب ٹھہری اور مقام کیا اون لوگون نے رستن مین آملی خالد بن الولید اور
عبد اللہ بن جعفر اور ساتھی اونکی ابو عبیدہ بن الجراح کی لشکر مین اور متوجہ ہوے وہ سب بجانب حماۃ کی پس جب پہونچی اور اوتری وہان صبح کو وقت
اور داخل تھی حماۃ کی لوگ مسلمانون کی صلح مین جیسا کہ بیان کر چکی ہین ہم اور اسیطرح اہل شیزر بھی مسلمانون کی صلح مین داخل تھی
مگر یہ کہ بطریق اونکا مر گیا تھا اور بھیجا تھا اونکی طرف ہرقل طاغی نے ایک بطریق ظالم کو جسکا نام لکس تھا پس توڑ دیا اوسنے صلح کو اور
چکھایا اہل شیزر کو ذائقہ نقصان کا اور جب یہ خبر ابو عبیدہ بن الجراح کو پہونچی بھیجا اونہون نے ایک گروہ مسلمانان اپنے سوارون
پیشتر اپنی بجانب شیزر کو پس تاخت تاراج کیا گروہ نے اونکے ملک کو اور واقع ہوا شور غل اور سنا لکس بطریق نے شور اور فریاد قوم کو پس
آیا وہ اہل شیزر کی پاس اپنے قلعہ سے اور کہا کہ ای اہل شیزر جانو تم اس امر کو کہ بادشاہ رحیم نے حاکم مقرر کیا ہے مجکو تمپر واسطے حفاظت تمہارے
شہر کی پھر کھولدیا اوسنے خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا اونکو اور حکم کیا اونکو لڑنیکا پس تھی قوم اسی حال مین کہ پہونچی خالد بن
الولید مع اپنی ساتھیون کے اور ڈرایا اونکو اس لشکر نے اور حیران ہوئین عقلین اونکی پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل شیزر
ان الفاظ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ يَا اَهْلَ شَيْزَرَ فَاِنَّ حِصْنَكُمْ لَيْسَ بِاَمْنَعَ مِنْ حِصْنِ بَعْلَبَكَّ وَلَا
حِمْصَ وَلَا رِجَالُكُمْ بِاَشْجَعَ مِنْ رِجَالِهِمْ فَاِذَا قَرَاْتُمْ كِتَابِيْ هٰذَا فَادْخُلُوْا فِيْ طَاعَتِيْ وَلَا تُخَالِفُوْا فَتَكُوْنُوْا بِلَاءً ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ
اور لپیٹا اور دیا خط ایک شخص کو ساتھ مین سے پس جب پہونچا خط اہل شیزر کی پاس پایا اونہون نے اوس خط کو اپنی بطریق لکس کو پس کہا
اونسے کہ کیا رای ہے تمہاری ای اہل شیزر پس کہا اونہون نے کہ پہچانتے ہین عرب اسواسطے کہ نہین ہے ہماری شہرپناہ اون لوگون کی شہرپناہ سے
زیادہ مضبوط جسکو لیلیا ہے مسلمانون نے پس کیونکر شیزر اونکو باز رکھیگا پس برا اور سخت کہا لکس نے اونکو اور لعنت کی اونپر اور حکم کیا
اپنی غلامون کو اونکو مارنیکا اور نکلو وہ لڑنے کو پس توڑ دیا اونکو مسلمانون نے اور داخل ہوے شہر مین اور واقع ہوئی لڑائی پس غوغا
ہوے مسلمان اس معاملہ سے پھر منادی کروائی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون مین اس امر کی کہ فتح کیا اللہ تعالی نے اس شہر کو تمہارے آسانی
کو اور تحقیق نکل گئی ہین اہل حمص اب تمہاری ذمہ داری سے پس اب پھر چلو تم میرے ساتھ اونکی طرف کو پس سب آمادہ ہوے عرب اپنی گھوڑون پر اور
ارادہ کیا تھا اونہون نے روانگی کا کہ دفعتہ ظاہر ہوا اونکو ایک بڑا غبار جو آتا تھا اونکی طرف انطاکیہ کی راہ سے پس جلدی کی ایک گروہ نے
طرف اوسکی اور تھا وہ ایک بڑا قافلہ اوسکے ساتھ ایک سو بیس مرد تھے اور اونکو ایک سو گھیر گھیری ہوے تھے اور وہ نہین جانتا تھا مسلمانون کے
اوترنیکا حال شہر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ڈانٹا اونکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور
ہانک لیا برادرین کو اور قید کر لیا قافلہ اور گبرون کو اور لیکر چلے یہ سب بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کی اور پایا اونکو نہر مقلوب پر اور استفسار
حال کیا قافلے سے پس بیان کیا اوسنے جو کچھ جانتا تھا اپنی بادشاہ کا حال اور یہ کہ ساتھ ہم اور روسیہ اور صقالیہ اور فرنج اور ارمن نے ملک کی ہر
بادشاہ کی اور وہ سب ارادہ رکھتی ہین تمہارے اوپر کا پس ٹھ اونکا ہی دیا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح کو اور عرض کیا اونہون نے قصہ اسلام کو پس کہا
کہا اوسکی ترجمان نے کہ یہ تو اپنے سردار سے کہ شب کو دیکھا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور اسلام قبول کیا مین نے اونکی ہاتھون پر اور

ساتھ جماعت اپنی کے تکبیر اور تہلیل کہتی ہوئی اور دوڑی رومی بڑبڑاتی ہوئی اپنی لغت میں پس ظاہر ہوئی قتل کی اونہون اور جھپٹ پڑے
مثل بھیڑیون کی اور گھیر لیا مسلمانون کو اور بیٹھ گئی گویا لوگ زانو کے بل اور چھپے وہ ساتھ ڈھالون کی اور خالی کیے تیر اندازی کر
ترکش کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے یہ حال نکلے ساتھ نشان کی اور وہ حمص کی لڑائی میں بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح
کے صاحب نشان تھے اور پکارا تھے اپنے ساتھیون سے کہ شدت کرو تم برکت دیوے اللہ تعالی تم میں سو سطے کہ یہ معاملہ قسم ہو خدا کی
کی غنیمت ہے دین اور دنیا میں پس اوسی حال میں کہ وہ برانگیختہ کرتے تھے مسلمانون کو لڑائی پر دفعۃً سامنے آیا ایک بطارقہ میں
رومی اور وہ زرہ مضبوط اور بازو رکھنے والی پہنے ہوے جوش و خروش میں تھا مثل شیر کے پس حملہ کیا آگے خالد بن الولید پر پس
خالی دیا خالد بن الولید نے اوسکے حملے کو اور آیا اوسپر ساتھ اپنی تلوار کی تا اینکہ جس وقت قصد کیا لگانے کا اور مارنے تلوار کا کبر کے سر پر
اور کر علیحدہ گری تلوار اونکی ہاتھ سے اور باقی رہا قبضہ تلوار کا خالد بن الولید کے ہاتھ میں پس آ پہنچا کبر نے اونپر اور حملہ کیا اوسنے
پس در آئے خالد بن الولید اوسپر اور چمٹ گئے اوس سے اور لپٹ لیا ایک نے دوسرے کو اپنے گھوڑے کی زین پر اور اٹھا لیا خالد بن الولید نے
کبر کو اپنے جسم سے اور گود میں لیا اوسکو درمیان اپنے دونون ہاتھون کے پس پہنچے والے اونہون نے اٹھا لیا اوسکی اور ڈال دیا
اوسکو مار کر اور لے لی خالد بن الولید نے تلوار اوسکی پس جنبش دی اوسکو اپنے ہاتھ میں پس اوڑین اوس سے چنگاریان مشابہ
آگ کی اور رکھ لیا اوسکے سر کو نیچے زین پر اور پکارا اپنی مخزوم کو اور برانگیختہ کیا اونکو لڑائی پر پس حملہ کیا اونہون نے اور دوڑے
رومیون میں اور خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے داہنے اور بائین اور پکار کر کہتے تھے کہ میں خالد بن الولید ہون اور
لڑتے رہے اسی طرح تا اینکہ لٹکا آفتاب وسط آسمان میں اور گرم ہوئی زرہ اونکی بدن پر پس نکلے خالد بن الولید معرکہ سے اور
بنی مخزوم اونکے پیچھے تھے اور خون اونکی زرہون پر تھا اور چہرے اونکے مثل گل لالہ کے تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہتھیار رکھ
دیتے تھے پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمہاری اے ابا سلیمان تحقیق کوشش کی تمنے
اللہ کے واسطے جیسا کہ حق کوشش کا تھا اور جب دیکھا ہاشم بن عتبہ نے یہ حال پکارا اپنی قوم بنی زہرہ کو اور حملہ کیا اونہین
روم پر اور اونکے ساتھ میسرہ بن مسروق تھے مع اپنی قوم کے پس ملگئے ساتھ قوم کے بیچ میں اور مارا تلوار دن ہی اور صبر کیا
اونہون نے موت پر اور حملہ کیا بعد اونکے قیس بن ہبیرہ نے مع اپنی قوم کے میسرہ روم پر پس وہ قوم کرتی تلوار اپنی ٹکڑے ٹکڑے
کرتے تھے اور پارہ پارہ کر دیتے تھے اونکو اور حملہ کیا بعد اونکے عکرمہ بن ابی جہل نے اور اونکے گرد ایک جماعت بنی مخزوم کی تھی اور دوڑے
جماعت روم میں پس بڑا اسوقت گرم ہوئی لڑائی اور منتظر ہوتے تھے جانین مسلمانون کی واسطے شہادت کی اور یقین کیا اونہون نے
شہادت کا پس نہین دیکھا اونہون نے حمص کی دن کسیکو مضبوط زیادہ بنی مخزوم سے سوا اسکے کہ عکرمہ بن ابی جہل تحقیق یہ
اونمین سے لڑائی میں اور وہ اسپ رکھتے تھے تیز رون کی اور قصد کرتے تھے اونکی طرف اور کہا گیا اونسے کہ پرہیز کرو تم اللہ
سے اور مہربانی اور نرمی کرو اپنی جان کے ساتھ پس کہا اونہون نے کہ اے قوم ہر گاہ میں لڑتا تھا بتون کی طرف سے پس وہ نکر
آج کے دن اطاعت اللہ اور رسول میں نہ لڑون اور تحقیق میں دیکھتا ہون حورون کو ظاہر اور قریب ہونے والی اپنی طرف

کہ اگر ظاہر کرے ایک اونمین کی اپنے ہاتھ کی کلائی کو اہل دنیا کو واسطے تو مر جاوین اہل دنیا اوسکی خواہش اور تمنا میں اور مین
دیکھتا ہون ایک کو اونمین سے کہ اوسکے ہاتھ مین دستار ریشمی اور کاسہ جواہر کا ہے اور وہ کہتی ہے جلدی کرو تم ہماری واسطے تو ہم اشتیاق
کہ ہم مشتاق تمہاری ہین آور کہا عکرمہ نے تحقیق سچا وعدہ کیا تھا ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ اشعار
پڑھتے تھے اور حملا اور ہیبتناک کیا اونہون نے اپنی تلوار کو اور دوڑے گروہ مشرکین مین اونمین زیادہ کی اونہون نے مگر پیش قدمی اور
دلیری کو اور تعجب کیا رومیون نے اونکی اچھی صبر کرنے سے اور اونکے لڑنے سے پس وہ اسی حال مین تھے کہ اوسیوقت قصد کیا میرے
بطریق نے اور اوسکے پاس ایک نیزہ چمکتا ہوا تھا اوس حبشی نے آ کر اوسکو اپنی ہاتھ مین اور پھینکا اوسکو پس پڑا وہ عکرمہ
بن ابی جہل کے دل پر پس گر پڑے وہ مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ اونپر پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو کہ اونکے
چچا کے بیٹے مار ڈالے گئے آگے شہر سے اونکی لاش پر اور بہت روئے اور کہا کہ کاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے میرے چچا کے بیٹے کے
مرجانے کو تا کہ جانتے وہ کہ ہم جسوقت ٹھیرتے ہین دشمن سے تو سوار ہوتے ہین اور آ جاتے ہین ہم نیزون کی نوکون پر نہایت
جانبازی سے اور لڑتے رہے مسلمان اسی حالت مین اور خوف مین تا اینکہ آئی رات اور پلٹ گئے رومی اپنے شہر کی طرف اور بند کرلیا
اونہون نے دروازون کو اور پھرے مسلمان اپنے اسباب اور قیام گاہون کی طرف اور رات گزرانی اونہون نے پس جب
صبح کی نماز پڑھی اونہون نے تو کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانون کے رحمت کرے اللہ تمپر اگر تمنا کرو کہ تم
اس بات کی کہ اہل حمص ہاتھ آوین تمکو باہر شہر کے تو پھر آئینہ پوری اور روان ہو گی خواہش تمہاری ہو اسلئے کہ اللہ تعالی نے
قوت اور غلبہ دیا ہے تمکو روم پر اور فتح کیے اوسنے تمہارے واسطے شہر پناہون اور قلعون کو پس یہ کیا ملی اور کوتاہی ہو اور دیکھا
تمہارے سامنے اور تمکو دیکھتا ہے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار یہ اہل حمص سوار اور بہادر روم کے اور شہزادیون کی ہین اور
نہیں ہین اونمین بازاری اور ڈرپوک بودے اور وہ بڑے سخت ہین لڑائی مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس کیا صلاح
تمہاری ہے اے ابا سلیمان راہ پر کرے اللہ تعالی تمہارے کامون کو اور خوشنود رکھے اور راستی دیوے تمہاری رای کو خالد بن الولید نے کہا کہ
میری رای یہ ہے کہ ہم کشادگی دیوین اس قوم کو اور دور ہو جاوین اونسے اور چھوڑ دیوین ہم اونکے لیے اپنی جگہ اور اونٹون کو
پس جب اتفاق کرینگے وہ ہمارا شہر سے اور ہو وینگے وہ ہمارے ساتھ راہ ہموار اور برابر مین تو البتہ پھیرینگے ہم اونپر اور ہمارا داؤ
اونکے لیے اونکو دور اور فاصلے پر ہونگے شہر سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر رای تیری ہی ہے پھر اوسنے وعدہ کرلیا اوسکا
مسلمانون نے آمادہ کرنے اور چھوڑ دینے اپنی جگہ کا رومیون کے سامنے پس جب صبح کی قوم نے کھولے دروازے اور نکلے
واسطے لڑائی کے اور مسلمانون نے اسباب لادی اونکا اپنی جانورون پر اور پھرے تھے اور نہ تھا اینکہ جب روشن ہوا دن اور
نکلا آفتاب اور پھیلی خوشبو لڑائی کی طمع اور امید کی قوم نے مسلمانون مین جب پایا اسکو کہ ظاہر ہوئی قوم کو ہی اور کوتاہی کرنا
مسلمانون کا لڑائی مین اور شدت کی قوم نے مسلمانون پر پس بھاگ گئے عرب اونکے سامنے سے اور چھوڑ دی اپنی جگہ کو اور دی
شمر بن قادم الخثعمی جسے فتوح ملک شام مین موجود تھے بسلسلہ راویون کے روایت کی ہے کہ کہا شداد نے بھاگ گئے

آسکے رومیون سے کے اونکا تعاقب کیا ہمارا میں نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے گروہ سے اور وہ ایک ہزار آدمی اور بڑے
سخت تھی قوم کے اور بھاگ گئی ہم آسکے رومیون کے طلب میں جسیہ کو اور پہونچ گئی اور سے لیا ہمکو ایطارقون اور تھا حمص میں ایک قس
بڈھا بڑے مرتبہ کا کہ مضبوط کیا تھا اوسکو تجربے نے اور جانتا تھا وہ راہیں مکر اور فریب کی اور تھا وہ ایک عالم علما کے
روم سے کہ پڑھی تھی اوسنے توریت اور انجیل اور صحیفے شیث اور ابراہیم علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو اور پائی تھی اوسنے
صحبت بعض حواریون عیسی علیہ السلام کی پس جب چڑھا وہ شہر پناہ کے اوپر اور دیکھا مسلمانون کو کہ بھاگ گئی اور چھپے
مین آگئی جگہ اونکی اور لوٹا جاتا ہے اسباب اونکا پکار کر کہتا تھا وہ کہ قسم ہے حق مسیح اور انجیل کی کہ یہ بات مکر اور فریب کی ہے
اہل عرب کی طرف سے اور مین نے سنی ہے کہ آسمانون کی اہل حمص سے خبر تہی سو تیرا ای اہل حمص تحقیق اہل عرب نہ پہیر کرینگے
اپنی اہل اور اولاد کو اگر چہ مار ڈالے جاوین وہ سبکے سب **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ قس شور کرتا تھا
اور اہل حمص لوٹتے تھے توشہ اور اسباب کو اور بطریق مرسیں در پے تھا عرب کی طلب میں پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے مسلمانون سے ساتھ بلند آواز کے کہ پھرو پھرو ای گروہ مسلمانون کے برکت دیوی اللہ تعالی تمہین اور مدد کرے تمہارے
دشمنون پر پس جب سنی مسلمانون نے آواز اونکی پھرے رومیون پر مثل ستارہ ٹوٹنے والے کے آسمان سے اور مثل تیر چلنے والے کمان کے
گویا کہ وہ جانور درندہ گروہ در گروہ یا مینہ اترتے تھے تا اینکہ گھیر لیا اونکے لشکر اور بطریق کو اور رومی مسلمانون کے بیچ میں مثل تل سپید کے
سیاہ بیل میں تھے پس چڑھایا کبیرون نے اپنی کمانون کو اور چلائی عرب نے اپنے تیر ہای زہردار کو اور مسلمان حملہ کرتے تھے اوپر مثل
حملہ کرنے شیر کے اور مثل باندھی تھی گرد اونکی مثل گیسون کی پس مار گرائی تھی اونکو دہنے بائین سیاہ تک کہ نگونسار کر دیا بہتون نے
اونمین سے عطیہ بن فہد الزبیری نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا رومیون نے ہمارے ساتھیون کو اپنے ساتھ حملہ کیا اونہون نے پھر تا اینکہ
گرم ہوا تنور لڑائی کا اور نکل کر دوڑے خالد بن الولید وسط معرکہ گاہ سے ایک گھوڑے پر کہ دم اوسکی سرخ تھی اور وہ پہنے تھے
کپڑے طلائی حاکم طرابلس کے اور اونکے سر پر عمامہ سرخ تھا اور وہ جوش و خروش میں تھے مثل شیر مست کے اور نکال لیا تھا اپنی تلوار کو
میان سے اور ہلایا اوسکو پس اڑین اوس سے چنگاریان اور چمکین وہ مثل روشنی بجلی کے اور پکارا بلند آواز سے کہ رحمت کرے اللہ تعالی
اوس شخص پر جسنے نکالا اپنی تلوار کو اور مضبوط کیا اپنے ارادے کو اور بڑھایا اپنے نیزے کو اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس وقت
نکالا عرب نے اپنی تلوارون کو میان سے اور جا پڑے رومیون پر مثل گرنے چڑیون کے دانے پر اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ ای لوگو لڑو تم اپنے حرم اور جگہ لیو اپنی اور حمایت کرو تم اہل و اولاد کی واسطے کہ تحقیق اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہے
اور دیکھ رہا ہے تمکو اور مدد دینے والا ہے تمکو تمہارے دشمنون پر اور تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس حال میں کہ ملتہب ہوگئے تھے ساتھ پانچ سو
سوار کی جماعت کے پس ٹوٹ پڑے وہ رومیون پر اور نہیں آگاہ ہوئے گبران رومی مگر اوس وقت کہ ضرب لگاتا تھا نیزون کو لیا تھا اونکو
مثل آگ روشن کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے معاذ بن جبل نے کہ ای جوانمردو لو تم دروازے کو تاکہ نہ نجات پاوین رومی تمہارے
ہاتھون سے پس قصد کیا مسلمانون نے شہر کے دروازون کا پس جب دیکھا رومیون نے اونکو پھینک دیا اونہون نے اسباب کو

اور قصد کیا اونہون نے دروازون کا پس ہٹ گئے رومیون سے جو مارے گئے اور بھاگ گئے اونمین سے جو بھاگ گئے مصنف ابن سیف
فزاری نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین بھاگ بچے ایک ہزار سوار ہمراہی مرتیس کے مگر کچھ زیادہ ایک سو سوار سے اور تھی بڑی
مصیبت اوپر مارا جانا اوہ نکلو روا زون پر اسواسطے کہ عوام الناس اونمین کو باہر شہر پناہ کے تھی سعید بن زید نے بیان
کیا ہے کہ سوجود تھا مین روز واقعہ حمص مین اور تھا مین حریص اپنا تہ شمار کرنے کشتگان کے پس شمار کیا مین نے سولہ سو رومیون کو
کہ مارے گئے تھے سوائے زخمی و قیدی کے اونمین سے پس بشارت دی مین نے اس امر کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اونہون نے
کہ آیا دیکھا ہے تمنے مارا جانا اونکے بطریق کا مین نے کہا کہ اگر وہ مقتولین مین ہے تو سوائے میرے اور کسی نے اوسکو نہین مارا ہے ابوعبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ کیونکر جانا تمنے کہ وہ تمہارا کشتہ ہے مین نے کہا کہ دیکھا تھا مین نے ایک مرد موٹا تازہ بھاری پلا ڈول سرخ رنگ والا کہ
اور وہ زرہ وغیرہ اس طرح کی پہنے تھا اور خوشبو مشک کی پھیلی تھی اوسکی ریشمی کپڑون سے اور تھی اوسکے ہاتھ مین ایک تیغ ہندی کی اور تھا
رومیون کے بیچ مین پس حملہ کیا مین نے اوسپر اور یہ دعا پڑھی مین نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُقَدِّمُ قُدَّامَکَ قَبْلَ قُدَّامِیْ
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَتْلَہٗ عَلٰی یَدَیَّ وَارْزُقْنِیْ اَجْرَہٗ ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا آیا لیے تمنے کپڑے اوسکے مین نے
کہا کہ نہین لیکن میری نشانی اوسمین ایک تیر ہے جسکو مارا اور چلا دیا ہے مین نے اوسکے دل مین اور دو ضرب تلوار کی مین اوسکو ازار بند
کی جگہ مین ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ جاؤ اور پہونچو تم اوسکے پاس اور لیکر دیدو اسباب اوسکا سعید کو پس ایسا ہی کیا
مسلمانون نے پس جب رکھدیا لڑائی نے اپنا بوجھ یعنی مسلمانون نے پھیرے اور زرہین اور ہتھیاری اور لائے اون سبکو ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے سامنے اور واقع ہوا شور اور چلانا رومیون کا حمص مین اور خوب زیادہ تھی رونق تہین اور دیکھا ہوئے لوگ اور بوڑھے آدمی
اونکے کنیسہ مین اور بات چیت کی اونہون نے قسم اور راضی ہوئے یہ کہ حمص کو مسلمانون کے سپرد کردین پس نکلکر آئے وہ لوگ ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور مصالحہ کیا اونہون نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اس امر پر کہ سپرد کردین شہر کو اونکو اور
ہو دین وہ اونکے سپرداری ہین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تمہاری صلح اور ذمہ داری ہین ہوا اور جب ہم کسی شہر کو دیکھا ہے
تمہاری ادہر چلے جاہین کے ہم تمہارے یہان سے ولیکن نہ داخل ہونگے ہم تمہارے شہر مین اوسوقت تک کہ دیکھین ہم کہ ہمارے اور بادشاہ روم
کے بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہے اور چاہا رومیون نے تعظیم اور تکریم مسلمانون کی ساتھ شہر انیکے حمص مین لیکن منع کیا اونکو ابوعبیدہ
بن الجراح نے اس امر سے اور نہین داخل ہوا کوئی شخص مسلمانون سے حمص مین مگر بعد لڑائی یرموک کے اور یہ سب اسواسطے تھا کہ نزدیک تھا
ہو جاوین مسلمان واسطے رومیون کے ساتھ عدالت اور نیکو خواہی کے حضرت شرحبیل بن عون نے بجار سے روایت کی ہے کہا بجار نے کہ مصالحہ
کیا اہل حمص نے بعد مارے جانے مرتیس کے اور نکلے وہ اور دفن کیا اونہون نے اپنے مردون کو اور شہید ہوئے جماعت مسلمانون سے ایک سو
پینتیس آدمی کہ وہ سب قوم حمیر اور ہمدان کے تھے مگر تیس آدمی اہل مکہ سے رحمت کرے اللہ تعالی اوپر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا
کہ پہنچی یہ خبر ہرقل کو کہ مسلمانون نے فتح کر لیا حمص اور دمشق و شیزر کو اور چھین لیا اونہون نے اوس بدیہ کو جو اوسنے مرتیس کے ہمراہ واسطے
بھیجا تھا پس ہو گیا وہ اس معاملہ سے کاہش جان کو اور توقف کیا اوسنے باانتظار آنے لشکر کے اون شہرون سے جہان لکھا تھا اونے یا اخبار بھیجا تھا

اونسی جماعت کو اور آراستہ کیا لشکرون کو پس تھا طول اوسکی لشکر کا انطاکیہ سے آخر لشکر تک اکیس فرسنگ کا اور بھیجا اونسی فوجون کو بجانب
شہر قیساریہ کنارے ملک شام کی تاکہ نگہبانی کرین وہ صور اور عکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی اور بھیجا اونسے دوسرے
لشکر کو بجانب بیت المقدس کی اور توقف کیا بانتظار آنے باہان ارمنی کی کہ آوے وہ ساتھ قوم ارمن کی اور جمع کی تھی اونسے قوم ارمن اسفدر
جماعت کہ نہین جمع کیا تھا اسقدر کسی بادشاہ نے پس بعد تھوڑے دن کے آیا لشکر اوسکا ہرقل بادشاہ کے پاس اور نکلا بادشاہ مع اپنے ارباب
دولت کے اور پاپیادہ ہو گیا باہان اور لشکر اوسکا واسطے استقبال بادشاہ کے اور دعائین دین اوسکی تئین اور گیا بادشاہ بجانب کنیسہ قسوس کی
اور بیٹھا اونکی منبر کے اوپر اور بیٹھے ملوک اور سر قلیبہ اور قیاصرہ کنیسہ بیچ اور بلند کیا اونہون نے اپنی آوازون کو ساتھ گریہ وزاری کی پس منع کیا
ہرقل نے اونکو اس امر سے اور کہا اے اہل صلیب تحقیق مین نے ڈرایا اور دھمکایا تمکو عرب سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو اور قسم ہے اپنے دین کی
کہ ضرور وہ مالک ہوجاوینگے میرے اس تختگاہ تک اور گریہ اور زاری کام عورتون کا ہے اور تحقیق بھیجا ہے میں تمہارے واسطے اوسقدر لشکر و سامان
کہ نہین قدرت رکھتا ہے اوس مقدار پر کوئی پادشاہ نصرانی اور تحقیق صرف کیا مین نے اپنی مال اور لوگون کو تاکہ باز رکھون مین اہل عرب کو
تمسے اور تمہارے دین اور آبرو سے پس تم پر ہے کہ رجوع کرو تم طرف مسیح کی اپنے گناہون سے اور قصد کرو اپنی رعیت کی واسطے نیکی کا اور نہ ظلم کرو تم اوپر اور
صبر کرو تم لڑائی مین اور نہ حسد کرو تم آپس مین اور نہ ڈرو ہو تم غرور سے کہ جس قوم نے غرور کیا وہ مخذول اور عاجز ہوا اور مین ایک بات تمسے
پوچھتا ہون اور اوسکا جواب تمسے چاہتا ہون پس کہا اونہون نے سوال کرو ہمسے جو تمکو منظور ہو پس کہا اونسے کہ تحقیق تم لوگ
بہت ہو اور روم کی ملک اور شہر کے اور بڑے ہین قلعے تمہارے اور زیادہ ہے قوت تمہاری اہل عرب سے پس کس وجہ سے اور کہان سے واقع ہوئی
تمپر ماندگی اور عاجزی حالانکہ ترک اور اہل فارس ڈرتے تھے تمہارے دبدبہ سے اور مکر اونہون نے تمہاری طرف کا قصد کیا اور شکست
اوٹھا کر پلٹ گئے اور اب غالب ہو گئے تمپر قوم ضعیف ترین خلق کی جو ننگی بدن اور بھوکے ہین اور بے سامان اور بے ہتھیار ہین اور مارڈالا
اونہون نے تمکو بصرہ اور حوران مین اور غالب ہوگئی تمپر اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص مین پس کیا قوم نے اس کلام کا
جواب ہے اور اوٹھ کھڑا ہوا ایک قسیس عالم اونکی دین کا اور کہا اونسے کہ اے بادشاہ آیا جانتا ہے تو کس وجہ سے عرب ہمپر غالب ہوگئے ہین اور کہا
کہ نہین قسیس نے کہا کہ وہ اسوجہ سے غالب ہوگئے ہین کہ ہماری قوم نے تغیر اور تبدیل کیا ہے اپنے دین مین اور انکار کی وحیون نے اوس خبر کی
جسکو مسیح بن مریم لائے تھے پس ظلم کیا بعضون نے بعض پر اور کوئی ان مین نہین پاتا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہین ہے اور رایگان کر دیا
اونہون نے اپنی نماز کو اور کھایا سود کو اور مرتکب ہوے زنا کے اور ظاہر ہوے ان مین گناہ اور بدکام اور اہل عرب کا حال یہ ہے کہ فرمانبرداری
کرتے ہین وہ لوگ اپنے پروردگار اور اپنے نبی کی عبادت کرتے ہین رات کو اور روزہ رکھتے ہین دن کو اور نہین سستی کرتے ہین وہ اپنے پروردگار
کی یاد اور اپنے نبی پر درود بھیجنے سے اور کوئی ان مین کا ایسا نہین ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم اور بدکاری کا اظہار کرے اور خصلت اور عادت اونکی
راستی اور جہاد ہے اگر حملہ کرتے ہین تو وہ نہین پھرتے ہین اور اگر ہم اونپر حملہ کرتے ہین تو نہین پیٹھ پھیرتے ہین وہ جان لیا ہے اونہون نے
اس امر کو کہ دنیا نیست ہونیوالی ہے اور جہان آخرت پایدار اور باقی ہے پس جب سنا پادشاہ نے یہ کلام کہا اونسے کہ بالضرور اسیوجہ سے غلبہ کیا ہے انہون نے
اہل عرب ہمارے اوپر اور ہرگاہ تیرا قول یہ ہو پس نہین فائدہ رہتا ہے تمکو تمہاری مددہی کی اور نہ قیام کرونگا مین تمہارے بیچ مین

اور یہ بین نے سنا اور ارادہ اس امر کا کیا ہی کہ پھیر دون ان لشکرون کو اونکی شہرون کیطرف اور پھیلون اپنا مال اور لڑکی بالی اور چھوڑ دون
ارض سوریہ کو اور چلا جاؤن بجانب قسطنطنیہ کے پس ہو جاؤنگا مین بھی وہان بیٹھ اہل عرب ساتھ پس جب سنا قوم نے یہ کلام اوسکا گر پڑے سجدہ مین
اوسکے سامنے اور کہا اونہون نے کہ ای بادشاہ تو ایسا نکر اور خوار اور ذلیل کر تو دین مسیح کو کہ مطالبہ کیا جاویگا تو اس سبب سے قیامت کے دن اور
ملوک سے تجھکو عار اور سرزنش لاحق ہوگی اور خوش ہونگے ہمارے غم اور اندوہ پر دشمن ہمارے اور اگر تو چلا جاویگا عمدہ باغ ملک شام سے تو اقامت
کرینگے اہل عرب شام مین بعد تمہارے اور تحقیق یکجا ہوا ہی ہمارے لیے یہ ایسا لشکر کہ کسی بادشاہ کیواسطے نہین جمع ہوا تھا اور سامنا کرینگے ہم ساتھ
اس لشکر کے اہل عرب کا اور صبر کرینگے ہم اونکی لڑائی مین اور شاید مدد نازل ہو ہمپر اور اگر ہوگا غلبہ ہمارے دشمنون کیواسطے طلب کرینگے ہم
نجات اپنی جانون کی پس مقدمہ پیش کر تو اس فوج کا جسکو منظور ہو اور چھوڑ اور اجازت دی ہمکو کوچ کرنیکی واسطے لڑائی اہل
عرب کے پس خوش ہوا بادشاہ اونکے کلام سے اور میل اور ارادہ کیا اونے اس امر کا کہ بھیجے لشکر کو ہمراہی پانچ بادشاہان روم کے پس پہلے
بنایا اوسنے ایک نشان سنہری دیباج کا اور نشان کے سر پر صلیب جواہر کی تھی اور سپرد کیا اوس نشان کو قناطر ملک رومیہ کے اور ہمراہ کیا اوسکے
ایک لاکھ سوار قوم روم سے اور صقالبہ سے اور خلعت اور تاج اوسکا پہنایا اوسکو اور بنایا دوسرا نشان دیباج سفید کا جسمین دو شمسے
سونے کے تھے اور اوسکے سر پر صلیب زبرجد کی تھی اور دیا اوس نشان کو جرجیر ملک عموریہ اور ملوریہ اور انگوریہ کو اور خلعت دی
اوسکو اور کہا اوسنے کہ سردار مقرر کیا مین نے تجھکو ایک لاکھ سوار پر اور بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا دیریجان کو اور مقرر کیا ساتھ اوسکے
ایک لاکھ قوم صقالبہ سے اور افرنج سے اور بنایا چوتھا نشان دیباج سیاہ کا اور سپرد کیا قورین کو اور سردار مقرر کیا اوسکو ایک لاکھ فوج پر
قوم دوقس اور ارمن اور صقالبہ سے اور خلعت دی اوسکو اور بنایا پانچوان نشان جڑاؤ موتی اور یاقوت کا ایک سنہری جھنڈا
جسکے سر پر صلیب یاقوت سرخ کی تھی اور سپرد کیا باہان ارمنی کو اور وہ بہت دوست رکھتا تھا باہان کو اسواسطے کہ تھا وہ عقل اور
تدبیر اور شجاعت والا لوگون سے اور وہ لڑا تھا اکثر لشکر فارس سے اور کہا اوسنے کہ ای باہان مین نے سردار مقرر کیا تجھکو اس لشکر پر
پس تیرے حکم پر سب کا حکم ہی [illegible] اور کہا اوسنے قناطر اور جرجیر اور دیریجان اور قورین سے کہ [illegible] اس بات کو کہ صلیبان تمہاری
تحت صلیب باہان کی ہین اور یہ کام تمہارا اتفاق اور [illegible] ہی پس اگر تم کوئی امر پیدا ہو اوسکی رای اور مشوری کرو اور تلاش اور طلب
کرو تم اہل عرب کو جہان کہین وہ ہوویں اور [illegible] اور [illegible] اور [illegible] دین قدیم اور شرع مضبوط کیواسطے اور جدا ہو جاؤ تم
[illegible] مین [illegible] اگر تم [illegible] اور [illegible] وہ راہ ہمکو اور ہلاک کریگا تم [illegible] پھر خلعت دی اوسنے جبلہ بن ایہم
الغسانی کو اور ساتھ کیا اوسکے عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ کو اور کہا اوسنے کہ رہو تم آگے لشکر کے اسواسطے کہ بلا کی
[illegible] لوہی سے کٹتا ہی اور حکم کیا قسیسون کو [illegible] کا کرنا اور اونکو [illegible] پانی [illegible] اور قربانی کرو اور نماز
دعا کی پڑھو اونکے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے [illegible] کہا [illegible] ہی کہ کل فوج جو ہرقل نے [illegible] کیطرف
بھیجی تھی چھ لاکھ تھی تمام گروہون کفار سے جو صلیب کا اعتقاد رکھتی تھی اور ایک روایت [illegible] تھا اور اس فوج کی سات لاکھ [illegible] راشد
بن [illegible] نے بیان کیا ہی کہ [illegible]

خواہش تھی دریافت کرنے تعداد لشکروں کی پس جب قریب ہمارے پہنچین فوجین روم کی یرموک مین چڑھ گیا مین ایک اونچی زمین پر پس
شمار کیا مین نے بیس نشان پس جب ٹھہری وہ اپنی جگہون مین بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے رواس حاکم بصری کو واسطے
دریافت اور تلاش اونکی تعداد کے پس گئے رواس بہ تبدیل وضع اپنے اور غائب ہو وہ ایک دن رات پھر آیا پس آئے پس جب دیکھا تھا
اونکو پوچھا ہو وہ ہم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آ ور پوچھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونسے او نہوں نے کہا کہ سنا تھا مین نے قوم کو کہ ذکر
کرتی تھی کہ کل فوج دس لاکھ ہے پس نہین جانتا ہون مین کہ وہ اس غرض سے یہ تعداد بیان کرتے ہین کہ سنین اوسکو ہمارے جاسوس اور بیان
کرین وہ ہم سے تاکہ ڈرو تم لوگ اونسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے رواس تمہارے وقت مین ہر نشان کے نیچے کتنے لوگ ہوتے ہین کہا
رواس نے کہ اے سردار تمہارے لشکرون مین ہر نشان کے نیچے پچاس ہزار ہوتے ہین پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس کلام کو کہا
اللہ اکبر اور پھر پڑھا او نہون نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ آخر تک **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ جب ہرقل نے سطیح اور نجم کیا اپنے لشکر کو ماہان ارمنی کا اور خلعت دی اوسکو سوار ہوا ہرقل اور ملوک اور بجائی گئی قرنا ہے واسطے
کوچ کے اور نکلا ہرقل باب فارس سے واسطے رخصت کرنے اپنے لشکر کے اور چلا ساتھ اونکے وصیت کرتا ہوا اور کہا قناطر اور جرجیر اور دیجان
اپنی بھائی نے قورین کو کہ یہ اور اختیار کرے ہر ایک تم مین سے ایک ایک جگہ کو اور حکم ہر ایک کا تم مین سے جاری اور نافذ ہوگا اوسکے لشکر پر اوسوقت تک
کہ صحبت نہ ہو تم سے سب لیکن حکمرانی تم مین واسطے ماہان کے ہوگی کہ اوسکے ہاتھ کے اوپر کوئی ہاتھ نہ ہوگا اور جان لو تم اس امر کو کہ
تمہارے اوپر اہل عرب کے پیچھے مین اپنی دا افتخار سے ہی پس اگر غالب ہو جاوینگے وہ تم پس نہ اکتفا اور قناعت کرینگے وہ شام کے شہر و نپر ہی بلکہ
امید کرینگے تم مین اور ڈھونڈھینگے تمکو جن شہرون مین تم جاؤگے اور نہ اکتفا کرینگے مال پر سواے جان کے اور بنا وینگے تمہارے بیٹون کو
غلام اور لاونڈیاں تمہاری لڑکیون کو الگ یہ مین اور تمہاری عورتون کو لونڈیان بنا وینگے پس صبر کرو تم لڑائی پر اور مدد دو اپنے دین اور
شرع کو **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ پھر روانہ کیا اونے قناطر کو اوپر گھاٹی طرطوس اور رجیلہ اور لاذقیہ
پہاڑون کے اور بھیجا جبلہ کو راہ سے بحرات اور مصیصین کے اور روانہ کیا قورین کو حلب اور حماۃ پر اور بھیجا دیجان کو اوپر عواصم
اور قنسرین پر اور روانہ ہوا ماہان ارمنی پیچھے سب قوم کے مع اپنے لشکر کے اور پیدل لوگ اوسکے آگے تھے کہ دور کرتے تھے شہرون اور گھوڑون کو
راہ سے اور جس جگہ سے گذر کرتے تھے کسی شہر مین سے کہ سختی کرتے تھے وہان کے لوگون پر اور مانگتے اور لیتے تھے اونسے بکریان اور بچھیان اور وہ چیزین
جسکی طاقت اور قدرت اونکو تھی اور لوگ دعا کرتے اوپر اور کہتے تھے کہ خدا انکو پھیر نہ لاوے اور جبلہ بن ایہم الغسانی مقدمہ لشکر تھا اور اوسکے
ساتھ عرب غسان تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بھیجا ہرقل طاغی نے اپنے لشکر کو واسطے لڑائی مسلمانون کے موجود تھے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح کے ساتھ اوسکے لشکر کے وہ مین کہ دریافت کرتے تھے اخبار روم کی پس جب پہونچا لشکر شیزر تک جدا ہوے اونسے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور چلے وہ ڈھونڈھتے ہوے مسلمانون کے لشکر کو پس پایا اونکو حمص مین اور کہا لوگون نے اونسے کہ لشکر مسلمانون کا
جابیہ مین ہے اسواسطے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب فتح کیا حمص کو چھوڑا تھا اہل حمص کے نزدیک اوس شخص کو جو لیتا تھا اونسے
خراج اور جزیہ اور جاسوس چلکر جابیہ مین پہونچے اور جو دیکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیان کیا پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

یہ حال بڑا معلوم ہوا اونپر یہ معاملہ اور کہا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور رات گذرانی حالت قلق اور بیقراری مین
نہین آنکھ بند کی بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی اور نماز پڑھی ساتھ مسلمانون کے تاریکی رات مین پس جب
فارغ ہوئے وہ نماز سے متوجہ ہوئے لوگون کی طرف اور کہا اور قسم دلائی اونکو اس امر کی کہ نہ پلٹ جاوین وہ یہانتک کہ سنین اونکی کلام کو پھر کھڑے
ہوئے بحالت خطبہ پڑھنے کے پس حمد اور تعریف اللہ تعالی کی بیان کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اونپر اور دعا
رحمت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور دعا کی واسطے مسلمانون کے ساتھ مدد اور غلبے کے پھر کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے رحمت کرے
اللہ تعالی تمپر تحقیق اللہ تعالی نے آزمایش تمہاری بلا نیک مین کی ہے تاکہ دیکھے کہ وہ کیونکر عمل کرتے ہو تم اور سچا کیا اوسنے اپنے وعدے کو اور لایا
تمپر اپنی مدد اکثر جگہون مین اور تحقیق میرے جاسوسون نے مجکو خبر دی ہے کہ دشمن خدا ہرقل نے طلب مدد کی ہے تمپر ترک کے شہرون سے اور
روانہ کیا ہے اونکو تمہاری طرف بعد اسکے کہ تعجیل کر دیا ہے اونکو ساتھ زاد اور سامان کے چاہتے ہین وہ کہ بجھاوین نور خدا کو اپنے منہون سے اور
اللہ تعالی پورا اور تمام کرنیوالا ہے اپنے نور کا اور جان لو تم اس امر کو کہ روانہ ہوے ہین وہ مختلف راہون مین اور وعدہ اون سب کا یہ ہے کہ
ہو جاوین وہ سب تمہارے مقابل مین اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہے اور نہوگا وہ شخص تھوڑا جسکے ساتھ اللہ ہے اور اللہ
تعالی مخذول و پشیمان کرنیوالا ہے تمہارے دشمنون کا اور نہوگا وہ شخص بہت جسکو مخذول و پشیمان کریگا اللہ تعالی پس کیا رای ہے تمہاری
اس معاملے مین پھر کہا اپنے بعض جاسوس سے کہ اوٹھ کھڑا ہوا اور آگاہ کر تو مسلمانون کو اوس امر سے جو دیکھا ہے تو نے پس اوٹھ کھڑا ہوا وہ اور
آگاہ کیا اوسنے مسلمانون کو ساتھ اوس چیز کے جو دیکھی تھی اوسنے بھاری اور کثیر لشکر سے پس بڑا معلوم ہوا یہ معاملہ مسلمانون پر اور داخل ہوا
بعض کے دلون مین خوف اور دیکھنے لگے بعض اونمین کے بعض کی طرف اور کہی اونمین سے کچھ جواب نہ پاتے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے کہ یہ کیا سکوت ہے میرے جواب سے رحم کرے اللہ تعالی تمپر مشورہ دو تم مجکو اپنی رای سے کہ مین نہین ہون مگر مثل ایک کے تم مین سے پس کلام کیا ایک
لوگون نے سابق الایمان لوگون سے اور کہا او نہون نے کہ اے سردار تم بزرگی اور بہتری کے آدمی ہو اور تمہاری شان مین آیات قرآن شریف نازل ہوئی
تم وہ ہو کہ جسکے حق مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو امین کا لقب عطا فرمایا ہے اور ارشاد کیا لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ پس ایسا مشورہ دو تم ہمکو جسمین بہتری مسلمانون کی ہو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے کلام کرتے ہو تم کلام کرتا ہون مین بھی مشورہ دیتے ہو تم مشورہ دیتا ہون مین بھی اور
اللہ تعالی توفیق دینا ہے پس اوٹھ کھڑے ہوے اونکی طرف سے مسلمانون مین سے کچھ لوگ قوم مین اور کچھ لوگ قوم معشر سے تھے اور کہا او نہون نے کہ اے
سردار وہ شخص ہو کہ تمہارے واسطے بلندی اور مرتبہ ہے اور ہماری رای تو یہ ہے کہ روانہ ہو تم اپنی اس جگہ سے اور اوترو ایک میدان چراگاہ اور جا کشادہ
مین جیسا کہ ہو وادی القری کے پس ہونگے مسلمان قریب مدینہ طیبہ کے اور کمک پہونچے گی ہمکو خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے
جب پہونچینگے اونکے دشمن ہمارے طرف تو ہونگے ہم مقابلے مین اونکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ رحمت کرے اللہ تعالی تمپر تحقیق دیا مشورہ
دیا تمنے جو تمہاری تجویز مین آیا حالانکہ اگر مین ایسا کرونگا اور چلا جاونگا اپنی جگہ سے برا جانینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے قدم اٹھانے کو
اور سخت ملامت کرینگے مجکو اور کہینگے کہ چھوڑ دیا تمنے اون شہرون کو جنکو فتح کیا اللہ تعالی نے تمہارے ہاتھ پر اور چلے گئے وہان سے

اور یہ امر مثل شکست اور ہزیمت کی تمسے واقع ہوا پھر کہا کہ مشورہ دو مجکو تم رحمت کرے اللہ تم پر پس اوٹھ کھڑے ہوے قیس بن ہبیرۃ المرادی
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے امین الامۃ نہ پھرینگے ہم اپنے اہل و عیال کی طرف صحیح اور سالم اگر نکل جاوینگے ہم ملک شام سی کبھی اور کیونکر چھوڑینگے
ہم یہ چشمے بہنے والے اور نہرین اور کھیتی اور انگور اور سونا اور چاندی اور ریشمی کپڑا اور کیونکر پھرینگے ہم بجانب قحط حجاز اور زمین خشک
و گیاہ اور غذا اے جو اور لباس صوف کا اور ہم لوگ اس مقام مین مثل ایسی عیش کے ہیں اور پاک ہین کہ اگر مارڈالی جائینگے ہم یہان پس بہشت
وعدہ گاہ ہماری ہے اور ہونگی ہم بیچ ایسی نعمتون کے کہ ہر آئینہ نزدیک کریگا اللہ اوس شخص کو جو چھوڑیگا اور جاویگا طرف عالم ثابت اور
برقرار اور ہمسایگی **محمد مختار** صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہین قیس بن ہبیرہ اور کلام حق کہا
اونہون نے پھر کہا کہ اے لوگو آیا پلٹوگے تم بجانب شہر پتھر اور ڈھیلے کے اور چھوڑ دوگے تم ان گھرون کو واسطے محلون اور شہر پناہون اور باغو
اور نہرون اور کھانون اور پینون اور چاندی کو تحقیق سچے ہین قیس اپنے کلام مین اور ہم نہین جانیوالے ہین اپنی جگہ سے تا آنکہ حکم کرے
اللہ تعالی ہمارے بیچ مین اور وہ بہترین حکم کرنیوالا ہے پس اوٹھ کھڑے ہوے قیس بن ہبیرہ اور کہا کہ بچا کرے اللہ تعالی تمہارے کلام کو اور امانت
کرے تمہاری سرداری پر اور نہ جدا ہو تم اپنی جگہ سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب پر پس اگر جاتی رہیگی تمسے فتح اس عالم کی اے کہتی ہین ہم
بچا رہیگا ہم سے ثواب اوس عالم کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قیس بن ہبیرہ سے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمہارے کامون کو پس
رای رای تمہاری ہے اور پے در پے ہوا قول مسلمانون کا ساتھ اچھائی تجویز قیس بن ہبیرہ کے مگر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کہ وہ چپ تھے
اور کچھ نہین بولتے تھے پس سامنے آئے اونکی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے ابا سلیمان بتحقیق تم مرد دلیر کے ہو اور بہادر سوار
اور چالاک ہو اور تم صاحب رای اور ارادہ اور صاحب تدبیر کامون کے ہو پس تم کیا کہتے ہو قیس کے کلام مین پس کہا خالد بن الولید نے
کہ ہان سنا مین نے مشورہ قیس کا مگر یہ کہ میری رای سوا اونکی رای کی ہے لیکن مین نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرون مین
مسلمانون کی اور تحقیق متفق ہو چکی ہے رای اونکی اس جگہ کے ٹھہرنے مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیان کرو تم رحمت کرے اللہ تم
پس اگر ہوگی رای تمہاری موافق واسطے مسلمانون کے اختیار کرونگا مین اوسکو اور ہونگا مین تابع تمہاری رای کا پس کہا خالد بن
الولید نے کہ جانا تم اے سردار اسلام کہ اگر ٹھہرے رہوگے اپنی اسی جگہ مین پس تحقیق اعانت دوگے تم اپنے اوپر دشمن کو اسواسطے کہ یہ مقام
جابیہ کا نزدیک ہے قیساریہ سے اور اوس مین قسطنطین ہرقل کا بیٹا چالیس ہزار کی جماعت سے ہے اور اہل **اردن** سبب تمہارے خوف
کے وہان یکجا ہوے ہین اور مین تمکو یہ مشورہ دیتا ہون کہ کوچ کرو تم اپنی جگہ سے اور ایسے کہ گویا تم استقبال کرنیوالے ہو اپنے دشمن کے
اور چھوڑ دو تم **اذرعات** کو پس پشت اپنے یہان تک کہ جاو اترو تم یرموک مین اور ہوگی مدد اور کمک امیر المومنین کی پاس
(نام موضع ہے پشام ۱۲)
آنے والی تم مین اور تمہارے سامنے اپنے دشمن کے بیچ جگہ کشادہ اور قابل لڑائی اور گرداوے گھوڑون کے ہوگی پس جب کہا خالد بن الولید
نے یہ کلام مسلمانون نے کہا کہ مشورہ خالد بن الولید کا بہتر ہے ہمکو اوسپر عمل کرنا چاہیے اور اوٹھ کھڑے ہوے ابو سفیان اور کہا کہ اے سردار
عمل کرو تم خالد بن الولید کی رای پر اور روانہ کرو اونکو اوس جانب کو جو نزدیک **رقادہ** کے ہے کہ ہو وہین وہ بیچ مین ہمارے لشکر اور رومیون
کے لشکر کے جو اردن مین مقیم ہے تا کہ نگہبانی اور دشواری مین نہ پڑے ہمارا لشکر وقت ہمارے کوچ کرنیکے اسواسطے کہ قریب ہے کہ البتہ ہوگی

واسطے کوچ لشکر کے ان درختون سے آوازین پس داخل ہوگی تمہاری دشمنون کے دلون مین طمع اور امید پس گمان کرینگے وہ بارادہ غارتگری
یا مکر اور فریب کے ملاقی ہونگے اونسے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے پس کہا خالد بن الولید نے قسم ہے خدا کی اے بیٹے عرب کے یہ بات تو
تمنے میرے دل کی کہی اور میری راے یہی تھی پس کوچ کیا مسلمانون نے اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اوس لشکر خالد بن الولید کو جو
آیا تھا اونکے ساتھ عراق سے اور خالد بن الولید کے ساتھ کیا اوس لشکر کو اور حکم دیا اونکو کہ رہین وہ مسلمانون کی نگہبانی پر اور طلیعہ
اونکے لشکر کے پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور واقع ہوا شور مسلمانون کا وقت اونکے کوچ کرنیکے یہان تک کہ سُنی گئی آواز اونکے
شور کی ایک فرسخ پر اور طلب کیا اونہون نے یرموک کو اور سُنی اون رومیون نے جو بکھے تھے اردن مین آواز مسلمانون کی وقت اونکے
کوچ کے پس طلب کیا رومیون نے مسلمانون کو اور گمان کیا فرار کا نسبت مسلمانون کے اور امید کی اونسے ملاقی ہونے کی اور خالد بن الولید
اور لشکر زحف سے پس آگے آئے رومی پس جب دیکھا خالد بن الولید نے گروہ مشرکین کو باگون کی طرف دراننحالیکہ وہ آگے آتے تھے پس پیچھے پھرے
اور کہا کہ احتیاط رکھو کیا اچھی زرہ مضبوط ہی پھر پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے کہ تو تم پر نشانی غلبے کی ہے پس نکالا مسلمانون نے تلوارون کو
اور بڑھایا نیزون کو اور حملہ کیا خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور ضرار بن الازور اور طلحہ بن نوفل عامری اور عامر بن الطفیل اور زبیر اور
ابن اکال الدم اور بلال بن حماد اور صخر بن غانم اور مثل اونکے اور لوگون نے پس نہوئی رومیون کو طاقت اونکے مقابلے کی پس پیٹھ پھیر کر
بھاگے وہ اور مسلمان مارتے اور قید کرتے تھے اونکو یہانتک کہ ڈالا یا زمین پر اونہون نے رومیون سے ایک بڑا پشتہ کشتون کا اور قریب ہوے
اونسے خالد بن الولید وقت نہر بیت کے دریاے اردن تک پس ڈوب گئی اوسمین ایک جماعت کثیر رومیون کی پھر روانہ ہوے خالد بن الولید
مع اپنے ہمراہیون کے بارادہ شمول لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اسواسطے کہ وہ پہونچ گئے تھے یرموک مین اور چھوڑا تھا عورات کو پس پشت اپنے
اور تھا وہان ایک بڑا ٹیلا مثل پہاڑ کے پس چڑھایا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی عورتون اور اونکی اولاد کو اوس ٹیلے پر اور حکم کیا
اونکو ہوشیار اور بیدار رہنے کا اور کھڑے کیے نگہبان اور مقرر کیے طلایع اور جاسوسون کو ہر راہ پر اور آئے خالد بن الولید لڑائی سے اور اونکے
ساتھ قیدی اور مال غنیمت کا تھا پس دعاے جزاے خیر دی اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ قسم ہے خدا کی نشانی غلبے کی ہے بشارت ہے منجانب
پروردگار عالم کی طرف سے اور ٹھہرایا مسلمانون کو یرموک مین اور وہ لوگ ساتھ سامان اور ہوشیاری کے مستعد تھے واسطے لڑائی دشمنون کے
گویا کہ وہ منتظر وعدہ کے تھے اور پہونچی خبر قسطنطنیہ مین ہرقل کو اس امر کی کہ ملوک نے کوچ کیا ہے بجانب یرموک کی پس بھیجا اوسنے اپنے ایلچی کو
بجانب باہان کی دراننحالیکہ وہ سرزنش اور ملامت کرتا تھا باہان کو اور سست سمجھتا تھا اوسکی راے کو توقف روانگی مین اور برانگیختہ
کرتا تھا اوسکو چلنے پر بجانب لڑائی مسلمانون کے پس جب پہونچا باہان کے پاس خط قسطنطنیہ کا بلایا اوسنے بطارقہ اور ملوک کو اور پڑھکر
سنایا خط اونکو اور حکم کیا اونکو چلنے کا اور کہا اوسنے ملوک اور بطارقہ سے کہ نہوگی گذر تمکو کسی شہر مین شہرہاے شام سے مگر یہ کہ اپنے ساتھ
لیلو تم وہان کے لوگون کو خوشی یا جبر سے پس روانہ ہوئی فوج رومیون کی بعض کے پیچھے بعض اور نہین پہونچتے تھے وہ کسی شہر مین اون شہرون
سے جنکو مسلمانون نے فتح کیا تھا مگر یہ کہ دشمنی اور ملامت کرتے تھے اونکو اور کہتے تھے کہ تمہی ہو جنہون نے چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے
بجانب اہل عرب کے پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تم ہمسے زیادہ تر مستحق ملامت کے ہو کیونکہ تم لوگون نے فرار اختیار کیا اونسے اور چھوڑ دیا ہمکو نشانہ

واسطے بلا کی پس طمع بنایا ہمنے اپنی جان کو واسطے ان عرب کی پس بچاتے تھے رومی حق بات کو اور سکوت کرتی تھی اونکو جواب سے اور
ہمیشہ لیتے تھے عوام الناس کو آگے اپنے تا آنکہ پہونچے وہ یرموک مین پس اوترے وہ بمقام دیر الجبل کے اور وہ نزدیک تھا زمین قاد
اور جولان سے اور اپنے اور مسلمانون کے بیچ مین تین فرسخ جگہ چھوڑی اور پڑاؤ اونکو لشکر کا چھ فرسخ طول اور عرض مین تھا پس جب
پیدا ہو گیا لشکر روم کا دکھلائی دیا اور قریب ہوا اگلا گروہ اونکا مسلمانون کے لشکر پر اور تھا وہ جبلہ بن ایہم غسانی اور ساٹھ ہزار
عرب متنصرہ جو مقدمۃ الجیش باہان کی تھی پس جب دیکھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجانب کثرت دشمن کے
کہا اونہون نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ عطیہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ نہین مشابہت دیا جاتا تھا
لشکر رومیون کا مگر ساتھ پھیلی ہوئی ٹیڑی کی جسوقت نہ کر دیتی ہے وہ کنارہ ہائے آسمان اور زمین کو بسبب اپنی کثرت کے اور
دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ بدل گئین رنگتین اونکی اور ظاہر ہوا اونسے رنج اور گھبراہٹ اور نہین جدا ہوتی تھی وہ قول لا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے اونکی طرف اور کہتے تھے رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا
صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا آخر آیت تک اور احتیاط کیا مسلمانون نے احتیاط کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون کو
اور حکم کیا اونکو کہ داخل ہوویں وہ روم کے لشکر مین اور دریافت کرین مسلمانون کیواسطے خبر اونکی پس روانہ ہوئے اور غائب رہے ایک دن
اور ایک رات اور پھر کر وہ بجانب لشکر مسلمانون کے اور بیان کیا اونسے حال تعداد اونکا اور کروہ اور گھوڑے اور ہتھیار دوان کا
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امید رکھتا ہون مین اللہ سے اس امر کی کہ ہووے ساز و سامان اونکا مال غنیمت ہمارے واسطے
پس جب اوترا باہان مع اپنے لشکر کے مسلمانون کے مقابلہ مین نہر یرموک اور بلند رقادا اور ارض جولان اور بلاد سواد پر چند روز
ٹھہرے وہ مسلمانون سے اور نہین ڈالا اونہر لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سبب توقف اور پیچھے جانے
باہان کا مسلمانون کی لڑائی سے یہ تھا کہ ہرقل نے ایک ایلچی بھیجا باہان کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ نہ جاری کر تو لڑائی کو اپنے اور مسلمانون کے
بیچ مین یہان تک کہ بھیج تو اونکے پاس ایک ایلچی کو اور وعدہ کر تو اونسے ہماری طرف سے ہر سال ایک ساتھ مال کے واسطے اونکے دار
عمر رضی اللہ عنہ اور اونکی ہمراہ ہوئے اور یہ کہ اونکو خلیفہ کے پاس بھیجا جاوے ... پس جب پہونچا ایلچی باہان کے پاس اور بیان کیا
اوسنے پس کہا باہان نے افسوس ہے کہ بلا دین عرب ہمکو اس امر کی طرف پس کہا جرجیر نے کہ جو بادشاہ نے کہا اوسکے کرنے مین تجکو
کیا مشقت ہوگی پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ جا تو اونکی طرف اور طلب کر تو اونمین سے کسی ایسے مرد عاقل کو جس سے بات چیت کرے تو
اس امر مین جو سنا ہے تو نے اور کوشش کر تو اس حال مین پس پہنے جرجیر نے ریشمی کپڑے اور باندھا اوسنے سر بند ریشمی سنہرا اور ڈال لیا
گردن مین حمائل جواہر کو اور سوار ہوا ایک سبز گھوڑے پر جسپر سنہری زین تھی اور نکلا اوسکے ساتھ ایک ہزار آدمی قوم مین سے پس جب ظاہر
اور قریب ہوا وہ مسلمانون کے لشکر کے ٹھہرا اونکے سامنے اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے سامنے آوے ہمارے تمہارا سردار تاکہ بات کرین ہم
ساتھ گفتگو اپنی اور بتاوے کہ ہم مصالحہ کر لیوین اور نہ خونریزی کرین ہم اور سنا اوسکے کلام کو مسلمانون نے اور آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کو پس سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے پر اور چلے بجانب جرجیر کے یہانتک کہ مل گئین گردنین اون دونون کے جانورون کی اور لوگ

دیکھتے تھے اون دونون کی طرف پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای بھائی کفر کے کہہ تو جو تجکو کہنا ہی اور پوچھہ جو تجکو پوچھنا ہی
پس کہا جبیر نے کہ ای برادر عربی نہ فریب مین ڈالی تمکو یہ کہنا تمہارا کہ بھگا دیا ہمنے رومیون کو بہت جگہون مین اور فتح کرلیا ہمنے
اونکی شہرون کو پس دیکھو تم آپ اوس چیز کو جو تمہاری سامنے آئی ہی اسواسطے کہ ہماری ساتھ تمام مختلف زبانون کی لوگ ہین اور آپس مین
قول و قسم کی ہی روم اور ارمن نے اور معاہدہ اس امر کا کیا ہی کہ نہ بھاگین گی وہ تمہارے مقابلے سے اور تمکو اونکی مقابلہ کی طاقت نہین ہے
پس پھر جاؤ تم اپنی شہرون کی طرف کہ تحقیق پایا اور پہونچ گئے تم بادشاہ کی زمین سے اوس قدر کو کہ پایا تمنے اور تحقیق قصد اور
میل سر امر کا کیا ہی عظیم روم نے کہ ترقی کریگا تمہاری ساتھ احسان کریگا اور وہ دیتا ہی اور ہبہ کرتا ہی اوس قدر جو لیا ہے تمنے شہرون
تین سال کی مدت مین اور لیا ہی تمنے گھوڑے اور ہتھیار اور جب تم آئے تھے تو پا پیادہ چلتے تھے اور اب تم نیک اور خوشحال ہو گئے ہو
پس شکر کرو اور قبول کرو تم اوس امر کو جسکی طرف بلاتا ہون مین تمکو ورنہ ہو جاؤگے تم ہلاک ہونیوالون سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا
کہ آیا تو کہہ چکا اوسنے کہا ہان پس تمہارا جواب کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تو نے حال اپنے ساتھیون کا قوم روم اور ارمن کا
اور قصد نہ بھاگنے کا اونکی نسبت بیان کیا پس خطا کی تو نے اس کلام مین اور ہمکو تلوار سے ڈراتا ہی تو اور ڈرایا تو نے ہمین اسواسطے کہ ہم تلوار سے
نہین ڈرتے ہین اور ہم شمشیر زنی کرنیکے عادی ہین اور اپنی کام مین ہم یقین رکھتے ہین اسقدر کہ ہم فتح کرینگے تمہاری زمین کو اور لیلیوینگے تمہارے
بادشاہ کی خزانے کو جیسا کہ وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور ہمارے نبی کا وعدہ خلاف نہین ہی اور جو تو نے
حال معاہدہ رومیونکا در باب نہ بھاگنے کی بیان کیا ہی پس چھپا نہین گی رومیون کو نہ تیرا کہنا ہماری تلوارون کی سے بھاگین گی وہ اپنی گھر کو
اور کہنا اور ڈرانا تیرا اپنی کثرت تعداد و جماعت سے پس تحقیق دیکھا ہی تمنے حال قلت اور تعداد ہمارا اور کیفیت کثیر ہے تمہاری بڑی
جماعتین باسامان اور ہتھیار سے اور درست ترین چیزون کا ہمکو وہ دن ہی جسدن جاری کرینگے ہم لڑائی کو یہانتک کہ معلوم ہو جاویگا
کہ کون ہم مین کا ایسا ہی جسکی ہمراہ شمول و رضا الٰہی ہی پس جب سنا جبیر نے کلام اونکا متنبہ ہوا وہ ایک مرد ارمنی کیطرف اور کہا کہ تجھپر
ای قابل بادشاہ کہ پہچانیوالا اس قوم کا ہی پھر پھیری اوسنے باگ اپنی گھوڑی کی اور پلٹا گیا باہان کیطرف اور آگاہ کیا اوسکو ابو عبیدہ
بن الجراح کی گفتگو سے پس کہا باہان نے جبیر سے کہ آیا کہا اور بلایا تھا تو نے اونکو جیسا کہ حکم کیا تھا اوسنے کہا ہان تحقیق ہمنے حق نصیحت کی لیکن
اس بارے مین اونسے کوئی آغاز گفتگو نہین کی لیکن بھیجے تو اونکی پاس بعض عرب متنصرہ کو سو ہم ہے لیکہ بعض اونمین کو بعض کیطرف میل
کرتی ہین پس اوس وقت بلایا باہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو اور کہا اوس سے کہ جا تو ان قوم کی طرف اور ڈرا تو اونکو ہماری کثرت سے
اور ڈال تو اونکی دلون مین خوف اور دہشت کو اور راو تار تو اونپر مکر اور فریب بنا پس نکلکر روانہ ہوا جبلہ اپنا کہ مسلمانون کی سامنے
آ ٹھہرا اور پکار کر کہا اوسنے اپنی بلند آواز سے کہ ای گروہ عرب کے آوے تم مین سے میری پاس کوئی مرد اولاد عمرو بن عامر سے کہ گفتگو کرون مین اوس سے
پس سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ کا اور کہا مسلمانون سے کہ بھیجا ہی قوم نے تمہاری پاس تمہارا بھائی جنس کو بارادہ مکر و فریب
کی بسبب اوس یگانگت اور قرابت کی پس بھیجو تم اوسکی سامنے ایک ایسی کو انصار سے پس جلدی کی اوسکی پاس جانے کی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
اور کہا اوسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار مین اوسکی پاس جاؤنگا اور سنونگا جو وہ کہیگا اور جواب اوسکا دونگا پس جلدی کی ابو

گھوڑے سے پیدا ہو گئے عبادہ بن صامت سامنے جبلہ کی تشریف لے گئے جبلہ نے ایک مرد سخت سیاہ رنگ کو کہ گویا وہ قوم شنوءہ سے ہے اور ڈرا
اونکو دیکھنے سے بسبب بڑائی اونکی ڈیل ڈول کے پس کہا اوسنے جبلہ نے کہ اے جوان تم کن لوگوں سے ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ میں اوس قوم
ہوں جس قوم کا آدمی تو نے طلب کیا ہے یعنی والا عمرو بن عامر سے ہوں جبلہ نے کہا مبارک ہے تجکو کون قبیلے سے ہو تم عبادہ بن صامت نے کہا
میں قبیلہ خزرج سے ہوں یعنی عبادہ بن صامت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں پس سوال کر تو جو تجکو منظور ہے پس کہا جبلہ نے
کہ اے بیٹے چچا کے میں نہیں آیا ہوں تمہاری طرف مگر اسوجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ اکثر تمہاری جماعت کے لوگ قریب ہیں اور ہونگے زمین پر
بہتر خواہ اور مشورہ دینے والا تمہارا ہوں اور یہ قوم جو اوترے ہیں گرد اگرد تمہارے اونکے ساتھ ایسا لشکر ہے کہ نہیں مقابلہ ہو سکتا ہے تمکو اوس سے
اور لشکر کے پیچھے لشکر ہے اور یہ بات نہ کہو تم کہ ہمنے کاٹ ڈالا ہے تمہاری جماعتوں کو ایک بعد دوسرے کے اور جان لو تم کہ لڑائی گھومنے والی
مثل ڈول کے ہے اور اگر غالب ہو جاوینگے وہ تمپر تو نہوگی تمکو کوئی جاے پناہ مگر یثرب اور اگر وہ شکست اوٹھاوینگے تو پلٹ جاوینگے
وہ اپنے لشکروں اور شہر پناہوں اور خزانوں اور شہروں کی طرف اور جو تمنے پایا ہے پس لے لو تم اوسکو اور پھر جاؤ تم اپنے شہروں کیطرف
عبادہ بن صامت نے کہا کہ فارغ ہوا تو اپنے کلام سے جبلہ نے کہا کہ ہاں تم کہو جو تمکو منظور ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ اے جبلہ آیا نہیں جانتا تو
اوس چیز کو کہ ملاقی ہوئے ہم تمہاری پہلی جماعت سے اجنادین وغیرہ میں اور کیونکر فتح اور غلبہ دیا ہمکو اللہ تعالے نے تمپر اور بھگا دیا تمہارے
نافرمانی کرنیوالوں کو اور ہم جانتے ہیں اس امر کو کہ جسقدر تمہاری جماعت باقی ہے اوسکا معاملہ ہمپر آسان ہو گیا ہے اور ہم لڑتے ہیں
اور لڑینگے ایسے دین کے لیے کہ چاہتے ہیں ہم مدد ہی اوسکی نہیں ڈرتے ہیں ہم جو آگے آتا ہے ہمارے اور نہیں پرواہ کرتے ہیں ساتھ تمہاری جماعت کے
اور ہم حریص اوپر موت کے ہیں مثل ہونے خونریزی میں پس نہیں دیکھتے ہیں ہم کوئی چیز بہت میٹھی و سیدھی خون سے اور میں دعوت کرتا ہوں اے
جبلہ تجکو طرف اسلام کے اور داخل ہو تو مع اپنی قوم کے ہمارے دین میں تاکہ حاصل ہو تجکو بزرگی دنیا اور آخرت کی اور نہو تو تابع امر کا
کہ خدا کرے تو اپنی جان کو اوسپر ساتھ برائی اور شفقت کر اور تو دوسرا عرب سے ہے اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہو چکا ہے پس بیعت کر اور
اختیار کر تو راہ اوس شخص کی جسنے رجوع کی ہے طرف حق کے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس خشمناک ہوا جبلہ کلام عبادہ
بن صامت سے اور کہا اوسنے کہ چپ رہو تم میرے سامنے ایسے کلام سے کہ نہیں جدا ہونیوالا ہوں میں اپنے دین سے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر
انکار کرتا ہے تو اور رہیگا اپنے کفر پر پس ڈر اس امر سے کہ ڈالیں ہم تجکو اول نیزہ بازی میں کہ ہم گزند پہنچانیوالے ہیں لڑائی میں اور اگر
لیلیں گے تجکو ہماری تلواریں تو نہ رہائی پاویگا تو اونکی نوکوں کی تیزی سے اور چھوڑ دیتے تو ہمکو اور رومیوں کو اپنے حال پر کہ وہ بہ نسبت
تیرے آسان اور سبک ہیں ہمپر اور اگر تو انکار کریگا اس سے اور آیا وہ رہیگا اونکی مدد دینے پر تو اوترینگی تجھپر وہ چیز جو اوترینگی اونپر پس خشمناک
ہوا جبلہ اور کہا اوسنے کہ قسم ہے مسیح کی کہ تجکو اپنی تلوار سے ڈراتا ہے آیا نہیں ہوں میں مثل تمہارے اور نہیں ہوتا ہے ایک مرد مگر مقابل ایک مرد کے
عبادہ بن صامت نے کہا کہ جان لیا ہے تمنے اس امر کو کہ تو ہمارے پاس آ اور ہمارا نقصان کرنے آیا ہے حالانکہ ہم مثل تم لوگوں کے نہیں ہیں
نہیں ہے تمپر حال یہ ہے کہ ہم باوصف اپنی قلت جماعت کے توحید کرتے ہیں اپنے پروردگار کی اور درود بھیجتے ہیں اوسکے نبی پر اور ہمارے پیچھے ایک لشکر
کہ پھیلیگا وہ کنارہ ہاے عالم کو جبلہ نے کہا کہ میں تمہارے پیچھے کوئی لشکر مثل اس لشکر کے جو تمہارے ساتھ ہے نہیں دیکھتا ہوں اور نہ کوئی اور گروہ

وضو کرو اور بلند کیا آواز اذان کو ساتھ اذان کے اور نماز صبح کی پڑھائی اونکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پس جب فراغت پائی اونہون نے نماز سے
تو سب کے سب جلدی کی نکلنے اور لڑائی مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور گئے وہ اپنے اسباب کیطرف اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور
رخصت کیا اپنی ازواج کو اور سوار ہوئے وہ آگے لشکر مسلمانون کے اور یکجا ہوتے تھے ساتھی اونکے نزدیک اونکے پس سب سے پیچھے جو آئے اونکے پاس وہ ابو عبیدہ بن الجراح
تھے اور اونکے ہمراہ اونکے زبیر بن العوام اور اونکے ساتھ اونکی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما تھین اور ایکجانب مین اونکی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
تھے اور اسماء دعا کرتی تھین اونکی سلامتی کی اور کہتی تھین کہ اے بھائی میرے نہ جدا ہونا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی سے
وقت اپنے حملہ کرنیکے کرنا تم وہ امر جو وہ کرینگے اور لڑنا تم اوسطرح جسطرح سے وہ لڑین اور نہ لاحق ہو تمکو اللہ کے کام مین ملامت کسی ملامت کرنیوالے کی
اور رخصت کیا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہل کو اور روانہ ہوئے اور خالد بن الولید اونکے بیچ مین تھے گویا وہ شیر تھے اور گرد اونکے شیر تھے
یہانتک کہ ٹھہرے وہ ساتھ ہمراہیان جبلہ کے پس جب دیکھا بنو غسان نے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف حالانکہ وہ تھوڑے سے تھے
گمان کیا اونہون نے کہ وہ بھیجے ہوئے آئے ہین اونکے پاس بطلب مصالحہ اور ترک لڑائی کے اور چلا کر پکارا جبلہ نے اپنی قوم کو اور درخواست کی انکی لیے او
اور پکار کر کہا اے غسان کے جلدی کرو تم بجانب دو دہی صلیب کے پس تعجیل کیا اونہون نے اور لیا اونہون نے سامان لڑائی کو اور بلند کیا صلیبان کو
اور صف بندی کی واسطے لڑائی کے اور بلند ہوا آفتاب اور نیزے اور تلوارین چمکتی تھین مثل روشنی آفتاب کے اور چمک خودون کی مثل روشنی آگ کے
تھی اور ٹھہرے وہ بانتظار اس امر کے کہ کیا کام کرتے ہین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب برابر ہوئین دونون جماعتین نکلا خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے عبادت کرنیوالو صلیب کے اور کہانیوالو قربان کے نکلو اور چلو تم
بجانب لڑائی اور نیزہ بازی کی پس جب سنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا جانا کہ مسلمان بھیجے ہوئے نہین آئے ہین بلکہ لڑنے کو آئے ہین پس نکلا جبلہ
قلب لشکر سے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتا تھا پھر کہا جبلہ نے کہ کون شخص ہے ہمارا پکارنیوالا واسطے ہماری لڑائی کے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ شخص
مین ہون پس نکلو تم بجانب مندل لڑائی کے جبلہ نے کہا تحقیق تمنے درست کیا ہے اپنے کامون کو تمہاری لڑائی کے واسطے اور تم نہین ہو سوتے ہم
ہماری ملاقات سے اور قسم ہے مسیح کی کہ نہ منظور کرینگے ہم اوس چیز کو جو تم چاہتے ہو پلٹ جاؤ تم اپنی قوم کیطرف اور آگاہ کر دو اونکو اس امر سے کہ
واسطے لڑائی کے ہم کچھ نہین چاہتے ہین پس ظاہر کیا واسطے خالد بن الولید نے تعجب کو اوسکی کلام سے اور کہا کہ اے جبلہ آیا جانتا ہے تو کہ ہم نہین آئے ہین
مگر واسطے لڑائی کے پس اگر تم ہماری نسبت یہ کہو گے کہ ہم گروہ قلیل ہین پس اللہ تعالی مددگار اور غالب کرنیوالا ہمارا ہے پھر جبلہ نے کہا کہ اے جوان تحقیق غرور اور
فریب کیا تمنے اپنی ذات اور قوم کے ساتھ جو تم ہمسے لڑنے کو آئے ہو خالد بن الولید نے کہا تو ایسا گمان نکر پس قسم ہے خدا کی کہ ہم جدا ہوئے ہین تمسے
لڑنے کو پس مرد ہم مین کا تمہارے ایکہزار کے واسطے کافی ہے اور ہمارے پیچھے ایسی قوم رہ گئی ہے کہ وہ زیادہ خواہشمند ہین لڑائی کی خواہش ہمارے سے
سر دیا اپنی طرف جبلہ نے کہا کہ اے بھائی بنی مخزوم کی تحقیق مین بزرگ جانتا تھا تمکو عقل مین اور قصد کیا تھا مینے تمہارے مقابلہ مین
چلاؤن اور بھیجون دلیرون کو تا انکو مینے سنا تجھسے یہ کلام کہ تم ساٹھ آدمی قصد ہماری لڑائیکا کرتے ہو اور ہم عرب غسان اور قوم لخم اور جذام
کے ہین اور اب ہم حملہ کرتے ہین تمپر ساٹھ ہزار سے پس باقی نرہیگا تم مین کا کوئی شخص اور پکار کر کہا جبلہ نے اپنی قوم سے کہ اے آل غسان
حملہ کرو حملہ کرو پس حملہ کیا ساٹھ ہزار نے ایکبارہی ساتھ خالد بن الولید اور اونکے ہمراہیون پر پس ثابت قدمی کی اونکی مقابلہ مین

اور سخت ہوئی لڑائی اونکی بیچ مین پس نہین سنی جاتی تھی مگر آواز شور غل قوم کی اور پڑین تلوارین خودون پر یہانتک کہ یقین کیا
ہر مسلمان اور مشرک نے اس امر کا کہ خالد بن الولید اور ہمراہی اونکی نہ نجات پاوینگے قتل سے پس تکبیر کہی مسلمانون نے اور لاحق ہوا اونکو قلق
اور اضطراب اپنے مسلمان بھائیون پر اور بعض اونکی بعض سے یہ کہتے تھے کہ تحقیق خالد بن الولید قریب تلف مین آگئے بنسبت ہمارے ساتھیون کے
اور ہلاک کیا اونکو اور رومی کہتے تھے کہ اگر ہلاک کیا جبلہ نے اس گروہ کو پس لامحالہ ہلاک عرب کا ہمارے ہاتھ سے حاصل ہے اور اسیطرح برابر لڑائی ہوتی رہی
عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری خالد بن الولید اور زبیر بن العوام اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور
فضل بن عباس اور ضرار بن الازور اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی کہ تحقیق دیکھا تھا مین نے ان چھ شخصون کو کہ ملائے ہوئے تھے
مونڈھے لڑائی مین اور بچاتے اور نگاہ رکھتے تھے بعض اونمین کے بعض کو اور نہین جدا ہوتے تھے پس کتنے لوگ ایسے تھے کہ باقی رہ گئے سیدھی مددگار کے
داہنی جانب مین اور کتنے ایسے تھے کہ غیبت ہوگئی تھی مدد اونکی بائین جانب کی اور زیادہ کیا تھا لڑائی نے شعلون کو پس کٹتے خون تھے کہ
بہنے لگے اور کتنے قرار پکڑنے والے زمین کی جھک گئے اور متوجہ ہوئے دلیر ساتھ دلیرون کے اور چلاتے تھے تیرون کو اور نیزہ بازی کی اونہون نے ساتھ نیزہ ہائے بلند کے
اور تنگی مین ڈالا ساتھ تلوارون چمکتی ہوئی کے اور سست ہوگئے بازو تھکے ہوئے اور آئی کوشش اور گئی سستی اور دست بستگی اور رخنہ دار ہوگئین
نیزیان گردن دار سردارون کے مونڈھون کی اور جب پہنچ آئی اونمین چھ صحابی ادر قتل کیا اونکو جلدی سے پس اصل مین ساتھ اونکے اور کہا
مین نے یہ ہو چکی گی جگہ وہ چیز جو پہنچ گئی اونکو اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ ہوتی ہے
اور تحقیق دی گئی خالد بن الولید کو وہ چیز جسکی وہ تمنا کرتے ہین پس جب گرم ہوئی ہمارے بیچ مین لڑائی پاپیادہ ہوگئے خالد بن الولید
اپنے گھوڑے سے اور پاپیادہ ہوگئے مرقال بن ہاشم اور ہجوم کیا اونپر لوگون نے اور منڈل باندھا گرد اونکی زبیر بن العوام اور فضل بن عباس نے
در انحالیکہ بچاتے تھے اون دونون کو اور فضل بن عباس پکار کر کہتے تھے کہ جدا ہو ای گروہ کتون کی اور دور ہو اصحاب سے مین ساتھ سوا نیزہ زنون
مین ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے معیشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
کہ بیچ شمار کیا تھا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی نیزون کو کہ حملہ کرتے تھے وہ خالد بن الولید کیطرف سے اوس لشکر سے جو گرد اونکی تھا پس
مار ڈالتے تھے وہ ہر حملہ مین ایک سوار کو گروہ قوم سے اور سوار ہوئے خالد بن الولید ایک گھوڑے پر سوائے اپنے گھوڑے کے اور سوار ہوئے مرقال ایک
گھوڑے پر سے ابان قوم سے اور حملہ کیا اونہون نے مشرکین پر اس طرح سے کہ گویا وہ لڑے نہ تھے اور برابر تمام اوس روز سخت لڑائی لڑتے رہے تا اینکہ
قریب غروب ہوا آفتاب اور تھے وہ مثل شیر حملہ آور کی اور مسلمانون کو سخت قلق تھا اپنے بھائیون پر پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
شور کر کے کہا مسلمانون سے کہ حملہ کرو برکت دیگا اللہ تعالی تم مین پس دیکھین ہم کہ ہمارے بھائیون کا کیا حال ہوا اگر بیشبہ ہلاک ہوگئے خالد
بن الولید اور ساتھی اونکی پس سب ہون نے اونکا کہنا منظور کیا سوائے ابو سفیان کے پس کہا ابو سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار
ضرور قوم مسلمانون کو مخلصی حاصل ہوگی اور دیکھوگے تم جو کچھ ہوگا پس نہ التفات کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے جانب کلام ابو سفیان
کی اور بوجہ قلق کے قصد حملہ کا کیا اور روانہ ہونے لگے پس اوسی حال مین کہ وہ آمادہ تھے حملہ کرنے پر کہ دفعتہ لشکر تنصرہ کا بھاگ نکلا اور آوازین
مسلمانون کی بلند ہوئین ساتھ قول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو على كل شيء قدير سے

اور بکھا سو بعض اونکے بعض کے پاس اور گروہ منتشرہ کا بھاگا جاتا تھا اسطرح جیسے گویا کسی پکارنے والے آسمان سے پکار کر بھگا دیا تھا اونکو اور آگے خالد بن الولید اور ساتھی اونکے وسط میں سے درانحالیکہ پیاسے تھے وہ بسبب لاحق ہونے مشقت اور شدت کے پس تحقیق لی تلاش کی اپنے ساتھیوں کی خالد بن الولید نے پس نہ دیکھا اونمیں سے مگر بیس مردون کو پس آہ جی بارتے تھے وہ اپنے منہ میں اور کہتے تھے کہ ہلاک کیا تو نے مسلمانون کو اے بیٹے ولید کے کل پروردگار عالم کے سامنے تجکو اس بارے میں کیا عذر ہوگا پس دیکھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور پکار کر پوچھا اونسے کہ کیا حال ہے تمہارا اے خالد اونہوں نے کہا کہ اے سردار کم کر دیا ہمنے مسلمانوں سے چالیس شخص اور منجملہ اونکے زبیر بن العوام اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور جابر اور ابو ایوب اور فلان فلان شہسواران میں ہیں پس استرجاع کی اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور کہا اے خالد میں نے کہا تھا تجسے کہ تمہارا غرور قریب تر تمہارے ساتھ کچھ نہ کچھ کریگا پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پس کہا اونسے سالم بن عوص السلمی نے کہ اے سردار ارتو ہم جگہ لڑائی کی اور تلاش کرے صحابہ کو پس اگر دیکھو گے تم اونکو تو خیر ورنہ لوگ یا تو قید ہو گئے ہیں یا تعاقب کفار کا کیا ہے پس لائی گئیں ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس مشعلیں آگ کی اور دراکی وہ لڑائی کی جگہ میں پس دیکھا اونہوں نے کہ بنی غسان سے پانچ سو آدمی مارے گئے ہیں اور صحابہ سے دس آدمی شہید ہوئے ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ احتمال ہے کہ بقیہ صحابہ قید میں ہیں یا مشرکین کا پیچھا کیا ہے پھر کہا اونہوں نے اَللّٰھُمَّ اَمْنُنْ عَلَیْنَا بِالْفَرَجِ وَلَا تَفْجَعْنَا بِاِبْنِ عَمِّ نَبِیِّکَ وَلَا بِاِبْنِ عَمَّۃِ الْفَضْلِ پھر کہا اونہوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے کون شخص تم میں سے پیچھا کریگا ان قوم کا اور دریافت کریگا خبر مسلمانوں کی اور ثواب اور مزدوری اوسکی اللہ تعالیٰ سے ہوگی پس متوجہ کیا اس امر کو خالد بن الولید نے اور کہا کہ میں ایسا کرونگا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم اس کام کو نکرو کہ تم تھکے اور مشقت اوٹھائے ہو خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی میں ضرور جاؤنگا اونکی تلاش کو پھر بدل لیا خالد بن الولید نے اپنے گھوڑے کو جابر بن جبیر کی گھوڑی سے جسکا نام سرطال تھا کہ تیز روی میں نہیں ملتا تھا اوسکے گرد غبار کو پس کہا اونسے گھوڑی کے مالک نے کہ اے ابا سلیمان بشارت ہو تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ خوش کریگی تمکو کہ ایسی گھوڑی پر تم سوار ہوئے ہو کہ جسکی سواری میں نے احد اور خیبر اور ذات السلاسل اور تبوک اور یمامہ میں کی ہے اور سوار ہوئے تھے اوسپر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بروز غزوہ حنین کے اور سوار ہوئے تھے اوسپر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بروز ردہ کے جیسا کہا تھا اونہوں نے کہ لڑونگا میں ساتھ اونکے ہمراہ اپنے ان دونوں بیٹوں کے پس خوش ہوئے خالد بن الولید اور ڈالدی اوسکی باگ کو بطلب تعاقب قوم کے اور تبعیت کی اونکی ایک جماعت نے مسلمانوں سے پس بہت دور نہیں چلے تھے خالد بن الولید کہ دفعتہً سنی اونہوں نے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس جواب دیا خالد بن الولید نے مثل اوسکے پس آئی قوم خالد بن الولید کیطرف کہ آگے اونکے زبیر بن العوام اور فضل بن عباس اور ربیعہ اور ہاشم مرقال تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اونکی طرف مرحبا کہا اونسے اور تعظیم کی اونکی اور سلام کیا اونپر اور کہا فضل بن عباس سے کہ اے ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا حال تھا تمہارا اونہوں نے کہا کہ اے ابا سلیمان شکست دی اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو اور پھیر دیا اونکو اونکی پیٹھ پر پس تعاقب کیا ہمنے اونکا اور بہ اصرار سوچنے سمجھنے کیا تھا کہ کچھ لوگ ہم میں سے قید ہو گئے ہیں پس اصیلی ہم اونکی تلاش کی پس نہ دیکھا ہمنے اونکو اور بیشک وہ مارڈالے گئے ہیں خالد بن الولید نے کہا کہ قوم ضرور قید میں ہے پس زبیر بن العوام نے اونسے پوچھا کہ اونکی قید کا حال تمکو

مسلمانون نے مضمون خط کو شور کیا اونہون نے ساتھ آواز بلند کے بسبب شوق کے بحال مسلمانون کے اور سب سے زیادہ عبدالرحمٰن بن عوف الزہری رونے اور کہا کہ اے
امیر المومنین سچ ہو وے تم ہمکو واسطے اوسکے کہ ہم لوگ جب ملک شام مین جاوینگے تو مضبوط کریگا اللہ تعالیٰ پشت مسلمانون کو پس قسم ہے خدا کی کہ مین مالک نہین
مگر اپنی جان و مال کا اور نہین بخل کرونگا مین اوسکے ساتھ مسلمانون پر پس جب سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام عبدالرحمٰن کا اور دیکھا شفقت اور
بیصبری مسلمانون کی اونکے بھائیون پر آئے میرے پاس اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے کون شخص سردار ہے اوس میں سب سپاہ کا پس کہا مین نے کہ پانچ ایجاد ہے ہین ایک اونمین کا
بھانجا ہرقل بادشاہ کا اور نام اوسکا قورس ہے اور دیرجان اور قناطر اور جرجیر اور صلیبان ان چار ون کی تحت حکم صلیب باہان کی ہین اور جیحکم اون سے
اوپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر پڑھا اس آیت کو یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ آخر تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے کہ اس معاملہ مین کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بشارت ہو تمکو رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ اس معاملہ مین ہوگی
نشانی قدرت کی اللہ تعالیٰ کیطرف سے آزمایش کریگا وہ او سمین اپنے بندون کی تاکہ دیکھے وہ اونکے کامون کو پس جو شخص صبر کریگا اور امید ثواب کی رکھیگا اللہ تعالیٰ
کیطرف سے پس لکھا جاویگا اللہ تعالیٰ کے نزدیک صابرین مین اور جو شخص قتل ہویگا او رسستی کریگا پیچھے پھریگا امر نیا ہے اور جان تم کہ یہ وہ لڑائی ہے جسکا حال مجھسے بیان
فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ ذکر اوسکا باقی رہیگا اور یہ فتنہ ہلاک کرنیوالا اور بڑا ہے پس کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ لڑائی
کس پر ہوگی کہ اے بیٹے میرے بھائی کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ اے چچا اوس شخص پر ہوگی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور عبادت کی صلیب کی
اور قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے بیٹے کو پس اعتماد کرو تم ساتھ مدد اللہ کے اور بھروسا کرو تم اوسپر پھر کہا کہ اے امیر المومنین لکھو تم خط ابو عبیدہ بن الجراح
اور نیکو خواہی کرو اونکے دل کی پس تحقیق سب سے بہتر ہوگے وہ ایک بڑے معاملہ مین پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدُ فَقَدْ قَرَاْتُ كِتَابَكَ وَفَهِمْتُهُ وَسَاَمُدُّكُمْ بِالْاَمْدَادِ وَاِنْ كَانَ
مَدَدُ اللّٰهِ وَالنَّصْرُ مِنْهُ خَيْرٌ لَكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّهُ لَيْسَ بِالْجَمْعِ الْكَثِيْرِ يُهْزَمُ الْيَسِيْرُ وَاِنَّمَا يَهْزِمُهُمْ بِمَا
يُنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ النَّصْرِ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ
وَرُبَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ تَعَالَى الْعِصَابَةَ الْقَلِيْلَ عَدَدُهَا عَلَى الْكَثِيْرَةِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِلْاَبْرَارِ وَقَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ الْاٰيَةَ فَطُوْبٰى لِلشُّهَدَاءِ لِمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ فَالْقَ
الْعَدُوَّ بِمَنْ مَعَكَ وَنَاسٌ بِمَنْ صُرِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يُجَوِّزُوْنَ
عَدُوَّهُمْ فِيْ مَوْطِنٍ مِنْ مَوَاطِنِهِمْ حَتّٰى قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يَهَابُوا الْقَاءَ
الْمَوْتِ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا فَهِنَ بَعْدَهُمْ مَنْ بَقِيَ مِنْ اِخْوَانِهِمْ وَلٰكِنْ تَاَسَّوْا بِهِمْ
وَجَاهَدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَقَدْ اَثْنَى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى قَوْمٍ بِصَبْرِهِمْ
فَقَالَ تَعَالٰى وَكَاَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ وَاِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ كِتَابِيْ هٰذَا

فاقرأه علی المسلمین وامرهم ان یقاتلوا فی سبیل الله یا ایها الذین امنوا اصبروا وصابروا الآیة والسلام علیک ورحمة الله وبرکاته پھر لپیٹا خط کو اور حوالے کیا عبداللہ بن قرط کو اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے جس وقت کہ قریب ہو تم مسلمانوں کے اور برابر ہو چکیں ہوں صفیں لڑائی کی جاؤ تم مسلمانوں کی صفوں میں اور ٹھہر و اونکے سرداران اصحاب نشانوں کے پاس اور آگاہ کرو انکو اس سے کہ تم فرستادہ ہو اونکی پاس اور کہو اونسے کہ عمر نے سلام کہا ہے تمکو اور کہا ہے تمسے کہ اے ایمان والے لوگو صادق دل سے لڑو اونسے وقت مقابلہ کے اور شہادت کرو اونپر مثل شہادت کرنے شیروں کے اور مارو اونکے سروں کو ساتھ تلواروں کے اور ہو وین وہ آسان تر تمہارے نزدیک کاہی سے پس تم مدد دیے جاؤگے اور غالب ہو جاؤگے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر پڑھکر سنا و تم اونکو یہ آیت انّ حزب الله هم الغالبون
عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ کہا میں نے کہ اے امیرالمومنین دعا کیجئے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہنچنے کی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حملك الله تعالی فاسلمك وطوی لك البعید عبداللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ سلام کیا میں نے اونپر اور مسلمانوں پر اور باہر نکلا میں مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا میں دروازہ پر کہا میں نے اپنے دل میں کہ قسم ہے خدا کی کہ خطا کی میں نے کہ نہیں سلام کیا میں نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور کیا میں نہیں جانتا ہوں کہ میں ان کے بعد دیکھونگا میں قبر شریف کو یا نہ دیکھونگا پس قصد کیا میں نے حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور وہ بیٹھی تھیں قبر شریف کے پاس اور حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سرہانے قبر شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلوة والسلام حضرت عباس کی گود میں تھے اور حضرت امام حسین علیہ الصلوة والسلام حضرت علی کی گود میں تھے اور حضرت عباس سورہ انعام اور حضرت علی سورہ ہود پڑھتے تھے پس سلام کیا میں نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا میں پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے بیٹے قرط کے قصد روانگی کا کیا تمنے ہے میں نے کہا کہ ہاں اے میرے سردار اور نہیں جانتا ہوں میں کہ پہونچونگا میں مسلمانوں کے پاس مگر اوس وقت کہ لشکر متوجہ لڑائی کو ہونگے اور لڑائی تیزی پر ہوگی اور نہ گرم ہونگے اور جس وقت دیکھینگے مسلمان مجھکو اس حال میں کہ میرے ساتھ کوئی مدد اور کمک نہیں ہے تو ڈرتا ہوں میں اونکی واسطے اس امر کو کہ بے صبری کریں گے وہ اور میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ پہونچ جاؤں میں اونکی پاس قبل اونکی ملاقی ہونے کے دشمن سے پس صبر دلاؤں میں انکو اور نصیحت کروں میں انکو پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ تمنے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست دعا کی نہیں کی آیا نہیں جانا تمنے اے بیٹے قرط کے کہ اونکی دعا نہیں پھیری جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے حق میں ارشاد فرمایا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر آیا نہیں ہیں عمر وہ شخص کہ موافقت کی آئی اونکے حکم کے قرآن مجید کی اور فرمایا تھا مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو قول حق السماء علی انا اذ حیات آیا نہیں جانا تمنے کہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہے اونکے حق میں آیات کو آیا نہیں ہیں وہ زاہد میرے پیغمبر کا آیا نہیں ہیں وہ حضرت نوح نبی کے آیا نہیں ہیں وہ پیروی کرنیوالے راہ گذرے ہوئے لوگوں کی آیا نہیں ہیں وہ پہنچے ہوئے اور نہیں سنا تمنے کہ اونکی بیٹی حفصہ نے غصہ کیا تھا اونپر اور کہا اونسے کہ اے پدر بزرگوار تم اپنی جان کو ماندہ کرتے ہو اور کھانا کم کھاتے ہو انکو کھانا میں نے پس تحقیق دیکھی ہے میں نے تمکو کہ نہیں اور آیا ہے تمہارے پاس مال پس کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے حفصہ اگر سنتا میں کلام

سوای تمہارے کسی کو شخص نہو تو مین اوسپر بہت ملامت اور غصہ کرتا اور بیان کیا اونہی حال سختی اور تنگی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر کہا کہ ام حفصہؓ کیا نہین جانتی کہ تھے وہ دونون تیرے ساتھی اور سردار یہ وہ ایک راہ کو اور مین چاہتا ہون کہ اونکی طریقہ کی موافقت مین رفاقت کرون پھر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے تمہاری واسطے دعا کی ہے تو پہنچ گئے تم قبولیت دعا کو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا عبد اللہ نے قسم ہے خدا کی ای امیر المومنینؓ کہ جو فضائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ نے ذکر کیے مین اونکو جانتا ہون لیکن مین اوسکے سوائے آپ کی دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چچا کی دعا چاہتا ہون خصوصاً نزدیک قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اوٹھایا حضرت علیؓ نے اپنے دونون ہاتھون کو اور حضرت عباسؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے اور بیٹھی تھین اونکے پاس حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما پھر پڑھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس دعا کو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ بِھٰذَا الرَّسُوْلِ الْمُجْتَبٰی وَالنَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی اَلَّذِیْ تَوَسَّلَ بِهٖ اٰدَمُ فَاَجَبْتَ دَعْوَتَهٗ وَغَفَرْتَ خَطِیْئَتَهٗ اِلَّا سَهَّلْتَ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ طَرِیْقَهٗ وَطَوَیْتَ لَهُ الْبَعِیْدَ وَاَیَّدْتَ اَصْحَابَ نَبِیِّکَ بِنَصْرِکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور آمین کہی حضار نے حضرت علیؓ کی دعا پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ روانہ ہوای بیٹے قرط کی پس تحقیق اللہ تعالی نہ پھیریگا دعای علیؓ اور عمرؓ اور عباسؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ وسیلہ اختیار کیا ہے ہمنے اوسکی طرف ساتھ بزرگترین خلائق کے عبد اللہؓ نے بیان کیا ہے کہ نکلکر باہر آیا مین حجرۂ شریف سے اور مین خوش تھا اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور دوڑایا مین اوسکو دشت بے آب وگیاہ مین بعد نماز عصر کے اوسی دن کہ جس روز مین مدینہ طیبہ مین داخل ہوا تھا اور مین نگاہ رکھتا تھا قطع راہ کو پس جب ملی تاریکی اور آئی رات ڈھیلی کر دی مینے باگ اونٹنی کی پس جانا مینے کہ وہ مجھکو لیے ہوے اوڑتی ہے اور اسیطرح مین تین دن برابر چلتا رہا پس جب ہوا وقت عصر کا تیسرے دن قریب ہوا مین یرموک کی اور سنا مینے شور اذان اور تکبیر مسلمانون کا پس قصد کیا مینے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خیمے کا اور بٹھایا مینے اپنی اونٹنی کو اور اوتارا مین اوسکی پالان سے اور سلام کیا مینے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور مسلمانون کو پس جواب سلام کا دیا اونہون نے مجھکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین تعجب کرتا ہون تمہارے جلد جانے اور پھر آنیسے حالانکہ رستہ دور ہے اور جسوقت سے کہ تم ہمسے جدا ہوے دس دن گذرے ہین پس آگاہ کیا مین نے اونکو کیفیت دعای حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہو تم اونکی دعا نہین پھیری جاتی ہے پھر پڑھکر سنایا اونہون نے خط مسلمانون کو پس خوش ہوے دل اونکے اور کہا اونہون نے کہ ہم مین کوئی ایسا نہین ہے کہ نہ چاہتا ہو شہادت کو پس اللہ تعالی سے بچا دے ہمکو مرتبۂ شہادت پر **واقدی** رحمہ اللہ نے عمرو بن العلا اور اونہون نے ایک مرد ثقہ سے **روایت** کی ہے کہ کہا اوس مرد نے کہ جسوقت آئی عبد اللہ بن قرط ہمارے لشکر مین کہ دفعتہً سنا ہمنے آوازین ڈرانیوالی کو پس دوڑے ہم آوازون کیطرف کہ اوسیوقت دیکھا ہمنے قوم مین کو صعدا اور زبید اور بجیلہ اور بلاد یمن اور عنیہ اور دی جبلہ اور حنا جر اور بجوہ اور حضرموت سے کہ آئی تھے واسطے جہاد کے تعداد اونکی چھ ہزار تھی اور سپہ سالار اونکے جابر بن خویلد الربعی تھے پس سلام کیا ہمنے اونکو اور مرحبا کہا اور نسے اونہین آئی تھی

تاریکی رات کی تا اینکہ آئی ایک ہزار سوار اہل مکہ معظمہ اور طائف سے اور اونکے سردار سعید بن عامر تھے کہ بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اونکے واسطے نشان فوج کا اور وصیت کی اور کہا تھا اونسے کہ اے سعید مین نے سردار مقرر کیا تمکو اس لشکر پر اور نہین ہو تم بہتر اونسے مگر یہ کہ
ہو جاؤ تم زیادہ ڈرنیوالے اور پرہیزگار اونسے پس جب روانہ ہو تم تو نرمی کرو اونکے ساتھ اور نہ دشنام دہی اور ناخوش دلی کرو تم
اونکے سامنے اور نہ ناچیز جانو تم اونکے چھوٹے کو اور نہ برگزیدہ کرو تم اونکے قوی کو ضعیف پر اور نہ تبعیت کرو تم اپنے خواہش نفس کی اور
پرہیز کرو تم اونکے ساتھ راہ چلنے جنگل مین اور چلاؤ اونکو لیکر راہ آسان مین اور نہ لاؤ تم اونکو سخت راہ پر اور اللہ خلیفہ ہے تمپر اور تمہارے
ساتھیون پر پس کہا سعید رضی نے کہ اے امیر المومنین آپنے مجکو ایسی وصیت کی ہے کہ اگر عمل کرونگا مین اوسپر تو ہو جاؤنگا نجات پانیوالون سے
پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے سعید یاد رکھو تم وصیت اپنے امام کی اور جب پہونچو تم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ملاقی اور
مقابل ہو تم اوس لشکر سے کہ نہ ملاقی ہوگے کبھی مثل اوسکے اور دشوار ہووے تمپر معاملہ اوسکا پس لکھو تم امیر المومنین کو تاکہ بھیجین وہ مجکو
تمہارے پاس پس پہنچا ہونگا مین اور تم اور جو میرے ساتھ ہونگے مہاجرین سے پس الٹ دیوین گے ہم زمین شام کو اگر چاہا اللہ تعالی نے
اور رخصت کیا سعید کو اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ جب دور پہونچا مین مدینہ طیبہ سے چلا مین
تبوک کی راہ پر اور کہا مین نے کہ جا نکلون مین مسلمانون کو لیکر بصری مین پس ٹھہرا مین تبوک مین اور وہ مقام صلح مسلمانون مین
داخل تھا اور اوسکے پیچھے جندل تھا جسکو عیاض بن غانم نے فتح کیا تھا اور کوچ کیا مین نے ارادہ جابیہ اور چھوڑ دیا مین نے شام راہ کو
مین خوفناک تھا مسلمانون کو واسطے دشمن سے اور تھا یہ معاملہ میری روانگی کا بسبب توفیق اور لطف اللہ تعالی کے پس پیش آئی راہ مشکل
مجکو گویا کہ مین نہین چلا تھا اوس راہ مین ایک ساعت کبھی پس متحیر ہوا مین اور گھبرا ہوئے مسلمان میرے پاس اور مین پڑھتا تھا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس لگے کہنے مجھے مسلمان اونہین پہچانا ہے کسیکو اپنے کام مین پس چلا مین دو دن [illegible]
لوگون کو چلنے کیواسطے اور لوگ مجھسے سوال کرتے تھے اور مین اونسے یہ کہتا تھا کہ مین راہ پر ہون پس جب سوال انکا ظاہر ہوا مجکو
ایک بڑا پہاڑ پس دیکھا مین نے اوسکی طرف اور نہین پہچانتا تھا مین اوسکو اور کہا مین نے اپنے دل مین کہ فریب نفس مین آیا کیا کیا تو نے مسلمانون
کے اور اپنے ساتھ اور مین کہتا تھا کہ یہ پہاڑ بعلبک کا ہوگا اور دیکھا تھا مین نے پہاڑ کو آغاز دن مین پس نہین پہونچے اور چلے ہم اوسپر مگر
اوس وقت کہ رات آگئی پس جب پہونچے ہم ایک گانون مین اور آگے آیا ہمارے ایک بڑا جنگل جسمین بہت سے درخت وغیرہ تھے پس کہا مین نے
اپنے ساتھیون سے کہ بشارت ہو تمکو کہ یہ درخت ملک شام کے ہین اور اوسیوقت ایک جنگل متوحش پیش آیا جسمین راہ نہ تھی پس مشقت اوٹھائی
مسلمانون نے اوسمین اور اکثر لوگ پیدل تھے اور اوٹھاتے تھے بعض اونکے بعض کو اور ایک دوسرے کے پیچھے تھے گھوڑون اور اونٹون کی
پیٹھون پر پس کہا مسلمانون نے کہ ہم جانتے ہین اے سعید کہ تمنے خطا کی چلنے مین ہمارے ساتھ پس تھوڑی راحت دو ہمکو اس جنگل مین کہ
تنگ ہوگئے ہین سعید نے کہا کہ قبول کیا مین نے اس امر کو اور تھا جنگل مین ایک چشمہ جسمین بہت پانی تھا پس اوترے مسلمان اوس مقام مین
اور پانی پیا اوس چشمہ سے اور پانی پلایا اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اور نماز پڑھی اور چرایا گھوڑون اور اونٹون کو درختون کے پتون سے
اور سو رہے لوگ اور بعضے نماز پڑھتے تھے اور بعضے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے تھے اور مین بیٹھا تھا پس سوگیا مین اور دیکھا مین نے خواب مین کہ

گویا مین ایک باغ سبز اور ہری بہری مین ہون جسمین درخت اور پھل بہت ہین اور مین اوسکے پھل کھاتا ہون اور اوسکی نہرون کا پانی پیتا ہون
اور پھرتا تھا مین چل و پہرتا تھا مین اپنے ساتھیون کو اور دکھاتی تھی اور مین اس باغ مین خوش تھا کہ دفعۃً نکلا میری طرف اون درختون سے
ایک بڑا شیر پس دیکھا اوسنے میری منہ کیطرف اور قصد ناگہان ورآئی کا کیا مجھپر مین خوفناک تھا کہ اوسیوقت نکلی اوس شیر پر دو اور بڑی
پس گرادیا اون دونون نے زمین پر اوسکو پس سنا مین نے اوسیسے ایک بڑی آواز کو پس متنبہ اور بیدار ہو گیا مین خواب سے اور مٹھائی
پھلون کی میری منہ مین تھی پس تعبیر کی اوسکی مین نے کہ یہ مال غنیمت ہوگا کہ حاصل کرینگے مسلمان اوسکو اور مین بیٹھا ہوا قرآن شریف
پڑھتا تھا کہ دفعۃً سنا مین نے آواز دینے والے غیب کو کہ پکارتا تھا جنگل مین اور اشعار تقویت اور بشارت دہی کے پڑھتا تھا سعد
نے بیان کیا ہے کہ جب سنا مین نے اشعار ہاتف اور اوسکی بشارت دہی کو مسلمانون کے واسطے در باب حصول مال غنیمت کے سجدہ شکر اللہ تعالیٰ کا
ادا کیا مین نے اور بیدار ہوے مسلمان بسبب آواز ہاتف کے پس یاد رکھا مین نے ایک شعر کو اور یاد رکھا شماخ بن حصن کا ہی نے تین شعرون کو
اور پڑھکر سنایا اونہون نے مجھکو اور خوش ہوے مسلمان کلام ہاتف کا شکر اور خوش ہوے دل اونکے واسطے حصول غنیمت کی اور اونکو مسلمان
بعد پڑھنے نماز صبح کی اوٹھا ل جنگل کا دو فرسخ تھا پس دیکھا مین نے اوسکو اور تحقیق کیا تو وہ جبل رقیم تھا پس جب دیکھا اور پہچانا مین نے اوسکو
تکبیر کہی مین نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے میری تکبیر سے اور کہا اونہون نے مجھسے کہ کیا چیز دیکھی ہے تم نے ای بیٹے عامر کے مین نے کہا کہ نزدیک
پہونچے ہم شام کے شہرون کو کہ یہ جبل رقیم ہے اور اکثر ہماری سپاہ جاہل تھے اور کہا اونہون نے کہ ای سعید رقیم کیا چیز ہے پس کہا مین نے کہ
اس پہاڑ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا اور آیا مین مسلمانون کو لیکر غار کیطرف پس نماز پڑھی مسلمانون نے اوسمین اور
روانہ ہوے ہم تا اینکہ پہونچے ہم شہر عمان مین سعید نے بیان کیا ہے کہ تجاوز کیا مین نے راہ سے ایک گانون کی طرف جسکا نام انجاب تھا
پس دیکھا مین نے گانون والون کو کہ وہ نکلی تھی گانون سے مع لڑکے بالون کے گویا کہ وہ چھوڑنے والی تھی گانون کو پس جب دیکھا مسلمانون نے
اونکو حملہ کیا اونپر بدون اسکے کہ حکم دون مین اونکو حملہ کرنیکا پس قید کرلیا اونہون نے بعضون کو اور بھیری قوم گانون کی طرف اپنے
تھی اوسمین ایک شہر پناہ مضبوط پس پناہ لی اونہون نے اوسمین پس نزدیک گیا مین شہر پناہ کے اور پکار کر کہا مین نے اون لوگون سے
جو اوسمین تھے کہ سختی ہوئی تمپر کیا حال ہے تمہارا جو نکلی جاتی ہو تم اپنے گانون سے پس قریب آیا میرے ایک گانون والا اونمین اور کہا اوسنے کہ
ای عرب ہم نکلی جاتی تھی اپنے گانون سے پس ڈر گئے ہم تم سے اور سبب ہمارے جانیکا یہ تھا کہ حاکم عمان نے پیام بھیجا تھا ہمارے پاس اور حکم کیا تھا کہ
روانہ ہوویں ہم اوسکے پاس تاکہ ہو جاویں ہم اوسکی حمایت مین آیا ہو سکتا ہے تمسے ای گروہ عرب کے کہ ہم تمہاری فرمانداری اور امان مین
رہین پس کہا مین نے کہ ہان ہمکو منظور ہے پس واقع ہوئی صلح ہمارے اوسکے بیچ مین دس ہزار درہم پر اور لکھدی مین نے اونکو دستاویز صلح کی
پس جب قصد کیا مینے چلنے کا کہا دہقان نے کہ تحقیق امن دیا اور بیدار کردیا تمنے ہمکو ای گروہ عرب کے اور ڈرتے ہین ہم اپنی قوم سے اور جان لو تم
اس امر کو کہ تقیطا حاکم عمان کی طرف سے ضرور تمکو سختی پہونچیگی پس اگر غنیمت ہو تم اوسپر تو ہوگی فتح تمکو اور تمکو پس کہا مین نے اوس سے کہ کیونکر
فتح پاوینگے ہم اوسپر اونہون نے کہا کہ ملک باہان ارمنی نے بھیجا ہے اوسکے پاس یہ کہ کوچ کر وہ مع جانب کنارے دریا کے قیساریہ کو تاکہ ہووے وہ
ساتھ قسطنطین بیٹے ہرقل بادشاہ کے یکجا اور موافق پس اگر غنیمت ہو تم اوسپر تو ہوگی وہ فتح بڑی غنیمت مین نے کہا کہ کسقدر ہے اوسکا لشکر ہے

اونہوں نے کہا کہ پانچ ہزار ہتھیار بند ہین و لیکن ڈرتا ہوں تمہارا خوف اونکے دلون مین پس وہ نہ ہشیار رہینگے پس کہا سعید نے مسلمانون سے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم اس بیچ حاکم عمان اور اوسکی غنیمت کے باب مین مسلمانون نے کہا کرو تم جو چاہتے ہو پس اگر اراده کرو تم اوسکا تو ہوگا یہ امر بہتر واسطے مسلمانونکے اور باعث سستی اور ضعف مشرکین کا سعید بن زید نے بیان کیا ہے کہا مین نے گانون والون سے کہ وہ قوم کس راه پر آوینگے اونہون نے کہا اسی راه پر اور بتایا ہمکو راه حوران کی پس چلے ہم طرف ایک بڑی جنگل کے پس پوشیده رہے ہم اوسمین ایکدن ایک رات پس جب صبح کی ہمنے کہا مین نے کہ اے گروه مسلمانون کے وہ امر جسکے واسطے بھیجا ہے ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یعنی کمک ابو عبیدہ بن الجراح کی بہتر اور بزرگتر ہے ہمارے اس مقام کے ٹھہرنے سے پس نکلو اور چلو تم رحمت کرے اللہ تمپر تاکہ کمک کرین ہم اصحاب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جسوقت پہونچینگے ہم قریب مسلمانون کی جماعت سات ہزار سوار کی تو ہوگا یہ امر باعث سستی اور ذلت مشرکین کا پس کہا مسلمانون نے کہ اے سعید عامر کہ ہمارے دلون کو یقین حصول غنیمت کا ہے پس نہ محروم کرو تم ہمکو اور پس مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعةً قریب پہونچی اونکی ایک قوم جو بالون کے بنے ہوئے کپڑے پہنے تھی اور اونکے ہاتھون مین صلیبان تھین اور جھنڈے تھے وہ اپنے سرون کو پس گھیر لیا مسلمانون نے اور لیکیا اونکو اور لا کھڑا کیا سامنے سعید کے پس کہا سعید نے اونسے کہ تم کون ہو اور تھا اونمین ایک بڑا بوڑھا پس کہا اوسنے کہ ہم لوگ راہبان دیرون کے ہین راده کرتے تھے ہم بادشاه کے پاس قسطنطین کے پاس جانیکا تاکہ دعا کرین ہم واسطے اوسکی غلبہ لشکرون کے پس سعید نے کہا وَمَا دُعَآءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِیْ ضَلَالٍ پس تمہارے پیچھے کیا خبر ہے اونہون نے کہا ہمارے پیچھے

اور نہین پکار ہے منکرون کی سب بہکتی ہوئی ۱۲

حاکم عمان کا ساتھ جمعیت پانچ ہزار ہتھیار بند کے ہے سوائے نصرانیت اور بہادر عبادت کرنیوالے صلیب کے ہے پس کہا مسلمانون نے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ غَنِيْمَةً لَّنَا پھر کہا سعید بن عامر نے اوس راہب سے جس سے گفتگو کی تھی کہ اے بوڑھے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اے اللہ کر اونکو غنیمت ہمارے واسطے ۱۲

ہمکو فرمایا تھا کہ نہ تعرض کرین ہم اوس راہب سے جسنے قید کیا ہے اپنی ذات کو اپنی جگہ پر اور اگر نہ ڈرا او اور دشمن کا تو تم ہماری ڈر سے تو چھوڑ دے ہم تمہاری راه کو پھر حکم کیا سعید نے اونکی مشکین باندھنے کا اونکے زنارون سے پس وہ اسی حال مین تھے کہ دفعة دکھائی دیا اور قریب پہونچا سرکا لشکر حاکم عمان کا پس جب نزدیک ہوے وہ مسلمانون سے حملہ کیا اونہوں نے مسلمانون پر اور مسلمان اونسے لڑائی سے درست تھے مگر یہ کہ بلند کیا اونہون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور کھینچا اونہین تلوارون کو پس مار ڈالا اونہون نے بہت لوگون کو اور خبر دی گئی حاکم کو پس جب دیکھا اوسنے مسلمانون کا کام کو لڑائی مین ظلم کیا اوسنے اپنے ساتھیون کو حملہ کرنیکا پس بڑھایا اوسنے کمانون کو اور بڑھایا قنطاریات کو اور کھینچ لیا تلوارون کو اور حملہ کیا مسلمانون پر اور حملہ کیا مسلمانون نے اونپر اور بہت سخت لڑائی لڑی سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ وہ مار ڈالتے تھے رومیون کو اور کر دیتے تھے اونکو مثل بکری کی پس دیکھا اتفاقاً مسلمانون کی لڑائی کو اور بھاگ نکلا وہ اور پیچھا کیا اوسکا مسلمانون نے اور بعض مسلمان مشغول تھے اور کچھ لوگ غنیمت مین تھے اور بعض مسلمان قیدیون کی نگاہبانی کرتے تھے اور نفیلا بھاگا جاتا تھا پس ٹھہر گیا وہ تاکہ بچا رہے اوس سے بھاگنے والے لوگ کہ دفعةً پہونچا اور قریب ہوا اونکی پیچھے دوڑتا ہوا ایک گروه سوارون کا اور تحقیق راست کیا تھا اونہوں نے نیزون کو اور وہ قریب ایکہزار سوار کے اور پیشرو اونکے دو مرد مثل دو شیر کے تھے پس تامل کیا مین نے اون دونون مین تو ایک اونمین سے ذوالکلاع تھا

دوسرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما تھے پس جب دیکھا رومیون نے اونکی طرف پھیری اپنی پشتون پر پس حملہ کیا زبیر بن العوام نے بطریق پر
اور نیزہ مارا اوسکے اور اوسے گرا دیا اوسکو زین سے زمین پر اور جلدی بھیجا اللہ تعالی نے اوسکی روح کو آگ کیطرف اور فضل بن عباس رضی اللہ
عنہما اوندھا گرا دیتے تھے شہسواران کو یہانتک کہ مار ڈالا اونہون نے اونکی جماعت سے بہتون کو اور پکار کر کہا زبیر بن العوام نے کہ اے
گروہ مسلمانون کے پکڑ لو اور قید کرو تم قوم کو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر کہ ہم قریب کرینگے اونکو سبب سے اپنے دشمن کے ساتھ **راوی نے**
بیان کیا ہے کہ پہونچے ہمراہی سعید کے اوس جگہ پس دیکھا اونہون نے طرف معرکہ کی پس تحقیق دیکھا اونہون نے رومیون کو
کہ آپسمین لڑ رہے ہین اور بعضے اونکے بعض کو قتل کرتے ہین پس جب نزدیک ہوے اونسے سنا اونہون نے آواز تکبیر اور تہلیل کو پس داخل ہوے
سعید غبار مین پس آئے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے تھے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہون پس
نزدیک ہوگئے سعید اونکے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمہاری اے فضل رض عون تمہارے ساتھ ہین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل نے
کہا کہ میرے ساتھ زبیر بن العوام ہین سعید بن عامر نے **بیان** کیا ہے کہ نہین چھوٹ گیا قوم سے کوئی شخص مگر یہ کہ مارا گیا
اور گرفتار ہوا تھا اور حاصل کیا مسلمانون نے بڑے مال غنیمت کو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو پس آئے زبیر بن العوام سعید کے
سامنے اور کہا کہ اے ابن عامر کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو چلنے سے تا اینکہ پایا ہمنے تمکو اس مقام مین حالانکہ آئے تھے سالم بن نوفل
العدوی اور آگاہ کیا تھا اونہون نے ہمکو تمہاری روانگی سے ہماری طرف کو پس برے ہوے گمان مسلمانون کے تمہاری نسبت پس بھیجا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمکو کہ تاخت و تاراج کرین ہم عمان کو پس پہونچے ہم تمہارے پاس پس شکر ہے اللہ کا سلامتی پر پھر
حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جدا کرنے سرون کا اور اوٹھا لیا سرون کو عرب نے نیزون کی نوکون پر اور ٹھیک سے چار ہزار
اور قیدی ایک ہزار اور چھوڑ دیا سعید بن عامر نے راہبون کو اور روانہ ہوے مسلمان تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر مسلمانون
کے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کی اور جواب دیا اونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے لشکر نے پس اپنی جگہ سے نکلے یہ لوگ
رومیون کو اور دیکھا اونہون نے آٹھ ہزار مسلمانون کو اور سرون کو نیزون کی نوکون پر پس متحیر ہوگئے وہ اس حال کے دیکھنے سے اور سلام کیا
مسلمانون نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر اور بیان کیا مسلمانون نے حال شامل ہونیکے واللہ تعالی اور حاصل ہونے غنیمت رومیون کا
ابو عبیدہ بن الجراح سے پس سجدہ شکر ادا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا نسبت ایکہزار رومیون کے پس ماری گئین گردنین
اونکی قطبۃ بن سوید نے **بیان** کیا ہے کہ نہین معلوم کیا ہمنے کسی لشکر رومی کو کہ نہ بچ رہا اوس سے کوئی شخص مگر لشکر عمان کو
اور زبیر بن العوام نے لیا تھا اونہین سے ایک غلام پس ٹھہرا وہ اونکے نزدیک تین دن اور بھاگ گیا بجانب لشکر باہان کے
اور ملال ہوا زبیر بن العوام کو اوسکے چلے جانے سے پس بعد ختم ہونے لڑائی کے ہاتھ آیا وہ ایکبار مسلمانونکے پس دیکھا اوسکو زبیر نے
اور پہچانا اوسکو اور مطالبہ کیا اوسکا پس منع کیا اوس شخص نے اونکو پس جھگڑتے ہوے آئے وہ دونون پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے
پس حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اوسکی نسبت واسطے زبیر کے پس لیا اوسکو زبیر نے اور تھا وہ زبیر کے ساتھ یہانتک کہ ہجرت کی اونہون نے
مدینہ طیبہ کو اور [illegible] مسلمانون کے سبب اونکی جدائی کے اونکے پاس **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب گرفتار ہوگئے

پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنج ہوا اونکو غم ہوا سب صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح کو رنج تھا اور وہ روتی تھے اور
عاجزی اور دعا کرتی تھے قیدیوں کی رہائی کیواسطے اور پانچوں قیدیوں کا یہ حال گذرا کہ جب وہ لائے گئے باہان ملعون کے سامنے پس جب دیکھا اوسنے
اونکو ناچیز جانا اونکے حال کو اور پوچھا جبلہ سے کہ یہ کون ہیں تب اوسنے کہا کہ یہ لوگ عمدے لشکر مسلمانوں کے ہیں اور تھے وہ ساٹھ آدمی کہ مار ڈالا
ہمنے اکثر اونمیں سے اور گرفتار کیا ہمنے ان پانچ کو اور نہیں باقی رہا اونکے لشکر میں کوئی ایسا شخص کہ ڈریں ہم اوسکی فریب کاری سے
مگر ایک شخص کہ وہی ثابت قدم رکھتا ہے اونکو اور ہر ایک اوس سے ڈرتا ہے اوسنے فتح کیا ہے ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصرے اور دمشق اور
وہی ہے جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا توما اور ہربیس کا مرج الدیباج تک اور مار ڈالا تھا اون دونوں کو اور پکڑ لیا تھا
ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سنا تھا اوسنے کہا ضرور ہے مجھکو کہ کوئی حیلہ اور مکر کروں میں اوسکے ساتھ کہ یہانتک بلاؤں میں اوسکو
اپنے پاس اور مار ڈالوں اوسکو ساتھ ان پانچوں کے پھر بلایا اوسنے ایک مرد رومی کو جسکا نام جرجیہ اور وہ حکیم دانا اور زبان عرب میں فصیح تھا
اور کہا اوس سے کہ اے جرجیہ جا تو ان عرب کے پاس اور کہہ تو اونسے کہ بھیجیں وے ہمارے پاس ایک ایلچی کو اور وہ ایلچی خالد بن الولید ہوں پس سوار ہوا
جرجیہ اور روانہ ہوا بجانب مسلمانوں کے پس ملاقی ہوئے خالد بن الولید اوس سے اور کہا کسواسطے تو آیا ہے اوسنے کہا کہ بادشاہ نے مجھکو تمہارے پاس
بھیجا ہے اور کہا ہے کہ بھیجو تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالی بچاوے ہماری اور تمہاری خونوں کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ میں بذات خود
ایلچی ہوکر جاؤنگا اور ٹھہرایا اونہوں نے ایلچی روم کو اور بیان کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے یہ کہ میں باہان کے پاس جانیکا ارادہ رکھتا ہوں
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالی تمکو پس شاید کہ اللہ تعالی ہدایت دیوے اونکو یا ایک گروہ کو اونمیں سے تمہارے
ہاتھوں پر اور گردن جھکاویں اور منظور کریں وہ صلح اور ادا کریں جزیہ کو اور بچا لیجاویں خون تمہارا ہاتھوں پر پس بچانا خون اہل اسلام کا دوست
ہے اللہ کے نزدیک سب کاموں سے خالد بن الولید نے کہا کہ میں طالب ہوں اعانت اور تائید کا اللہ تعالی سے پھر گئے وہ اپنے خیمہ کی طرف اور پہنا اونہوں
حجازی موزوں کو اور سیاہ عمامہ سر پر باندھا اور مضبوط کیا اپنی کمر کو ساتھ پٹکے چرمے کے جسمیں کڑیاں چاندی کی تھیں اور لٹکایا ایک تلوار
یمن کی جو مسیلمہ ملعون کی تھی اور حکم کیا اپنے غلام ہمام کو کہ لیوے وہ اپنے ساتھ قبہ سرخ اوسکا چوبا جسکا چمڑے سے بنا ہوا تھا اور اوسمیں
دو سورج سونے کے بنے تھے جو چمکتے تھے اور حلقے اوسکے چاندی کے تھے مول لیا تھا اوسکو خالد بن الولید نے زوجہ مسیرہ بن مسروق عبسی سے بقیمت تین
دینار کے اسپر لاد لیا اوسکو ہمام نے سبز خچر پر اور سوار ہوئے خالد بن الولید اپنے گھوڑے پر اور تھا وہ سبقت لیجانیوالا گردنوں گھوڑوں سے اور کوتل کیا
ہمام اونکے غلام نے اوس خچر کو جسپر قبہ تھا اور ہمام پہنے تھے جامہ سبز اور عمامہ سرخ اور کمر بند جسمیں کڑیاں چاندی کی تھیں اور لٹکائی ہوئی تھی تلوار اپنی
پس جب ارادہ کیا خالد بن الولید نے چلنے کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان لیجاؤ تم اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو مسلمانوں سے خالد بن الولید
نے کہا کہ اے سردار میں نہیں دوست رکھتا ہوں اس امر کو اور نہیں درست ہے جبر کرنا دین میں اور نہیں ہے اونکو ذمہ میری اطاعت کرنا میں جسکو چاہا
مسلمانوں نے کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا کہا اونسے معاذ بن جبل نے کہ اے ابا سلیمان تحقیق تم بزرگی کے لوگوں سے ہو اور اگر حکم کرو تم
ہمکو کسی کام میں تو ہم فرمانبرداری کرینگے اسواسطے کہ تم ہادی ہو اللہ اور رسول کی طاعت میں اور اس مقام میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ گناہ کرو
جو ہمکو منظور ہو کہ ہم بجا لاویں کرینگے اللہ اور رسول کی طاعت میں راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار کرایا خالد بن الولید نے مسلمانوں [illegible]

انصار کو جسمین تھے قال بن ہاشم اور عتبہ بن ابی قاص الزہری اور سعید بن زید اور ہبیرہ بن مسروق اور قیس بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ
اور یزید بن ابوسفیان اور سہیل بن عمرو اور قعقاع بن عمر التمیمی اور جابر بن عبداللہ انصاری اور عبادہ بن صامت اور اسود بن سوید
المازنی اور ذوالکلاع الحمیری اور مقداد بن عمر الربعی اور مقداد بن اسود الکندی اور عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے رضی اللہ عنہم اور براہ خالد بن
الولید نے منتخب کیے تھے ایسے ہی بزرگ لوگوں کو تا اینکہ پورے کیا اونکو ایکسو سوار کہ ہر فرد اونمین کا اکیلا نکلنے والا تھا ایک لشکر کے مقابلے مین اور
پہنا اونہوں نے ہتھیاروں کو اور باندھا عماموں کو اور ڈال لیا اپنے اوپر چادروں کو اور لٹکا یا خنجروں کو اور مونڈھوں پر ڈال لیا ڈھالوں کو
اور داہنی طرف اونکی معاذ بن جبل اور بائین جانب اونکے مقداد بن عمرو اور سب گرد اونکے تھے معاذ بن جبل نے بیان کیا ہے کہ اعلان کیا
ہمنے وقت چلنے کے ساتھ تکبیر اور تہلیل کے نضر بن سالم نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جس وقت کہ روانہ ہوے
خالد بن الولید اور ساتھی اونکے پڑھتے تھے ایک آیت قرآن شریف کی اور آنسو اونکے جاری تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کون چیز تمکو رلاتی
ہے اونہون نے کہا اے بیٹے سالم کے یہ لوگ قسم ہے خدا کی مدد دینے والے اس دین کے ہین پس اگر مصیبت پہونچے کسیکو اونمین سے ابو عبیدہ کی
سرداری مین تو کیا ہوگا عذر اوسکا اللہ کے نزدیک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچے خالد بن الولید اور ساتھی اونکے
قریب لشکر روم کے بڑھایا مسلمانون نے اپنی نگاہوں کو پس دیکھا اونہون نے دشمن کے لشکر کو پانچ فرسخ تک اور لوہا چمکتا تھا اونکے لشکر مین
پس شور کر کے کہا خالد بن الولید اور اونکے ساتھیون نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
پس اسی حال مین تھے کہ آگے آئی اونکی فوج طلیعہ روم کی کہ پیشرو اوسکا جبلہ بن ایہم الغسانی تھا پس کہا اوسنے کہ تم کون ہو پس جواب دیا گیا
کہ یہ خالد بن الولید ہین کہ چاہتے ہین باہان کو آئے ہین اوسکے پاس ایلچی کے بلانے سے اور اوسکے طرف ہدایت اوسنے کہا کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر
اوس وقت تک کہ اجازت حاصل کرون مین تمہارے واسطے ملک باہان سے پھر آیا جبلہ باہان کے پاس اور کہا اوس سے کہ اے بادشاہ تحقیق آئے ہین سردار
عرب کے خالد بن الولید اور ہمراہ اونکے ایکسو سوار ہین کہ اصحاب اوسکے ایسے ہین گویا وہ شیر حملہ کرنے والے ہین پس کہا باہان نے کہ مین نے تو فقط خالد بن الولید کو
چاہا تھا اور اونکے سوا اور کسی کو نہین بلایا تھا پس آیا پھر جبلہ سامنے مسلمانون کے اور کہا اوسنے اے گروہ عرب کے ملک باہان نے نہین بلایا تھا
مگر تنہا خالد بن الولید کو کہ سوال کریگا وہ جس بات کا وہ ارادہ کریگا شاید اون دونون مین صلح واقع ہو جاوے خالد بن الولید نے کہا کہ تو
کہدے اپنے سردار سے کہ خالد نہ آویگا تیرے پاس مگر اصحاب اپنے کے ہمراہ اونکی ہونگی کہ مین نہین پروا ہون اونکی اے لقب شور کسی پس کیا جبلہ
باہان کے پاس اور آگاہ کیا اوسکو گفتگو سے خالد بن الولید کے پس کہا باہان نے کہ اجازت دے تو اونکو آنیکی پس جب آئین وہ سب خیمے کے پاس
پس حکم کر تو اونکو گھوڑون سے اوترنیکا اور تلوارون کے جدا کرنیکا پس کیا جبلہ اور اپنے ساتھ چلنے کو اونسے کہا پس چلے اور داخل ہوے صحابہ
رضی اللہ عنہم اور لطائف رقم کرد اونکے جاتے تھے اور خالد بن الولید سر جھکائے ہوے خاموش تھے اور نہین دیکھتے تھے داہنے اور بائین کو اور
ساتھی بھی اونکے نہیت فکر اور اندیشہ کرتے تھے روم مین اور نہ اونکی ساز و سامان مین یہانتک کہ پہونچے وہ باہان کے خیمے تک پس جب
سامنے ہوے خیمے کے پکار کر کہا اونسے جبلہ نے کہ اے گروہ عرب کے پہونچ گئے تم بادشاہ کے خیمے تک پس اترو تم اپنے گھوڑون سے اور رکھدو تم
اپنی تلوارون کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ گھوڑون سے تو ہم اوترین گے مگر تلوارین ہماری بزرگی عزت ہین ہمارے نہین چھوڑینگے

زیادتی کرنے والے لوگون پر اور تھے ایک گروہ تم مین سے کہ آئے تھے اور درخواست کرتے تھے ہماری نیکی کری اور ہماری بخشش اور انعامونکی
پس ہم نیکی کرتے تھے تمہارے ساتھ اور تعظیم کرتے تھے تمہارے مہمان کی اور بڑھاتے تھے تمہارے مرتبے کو اور احسان کرتے تھے تم پر اور ایفاء وعدہ
کرتے تھے تم سے اور ہم جانتے ہین کہ سب قبائل عرب کے ہمارے احسانوں کو جانتے ہین اور ہمارے شکرگزار ہین اوس خیر و بخشش کے کہ تھی ہم نے اپنی
نعمتون بزرگ سے تمکو پس نہین آگاہ ہوے ہم تا اینکہ آئے تم ہمارے یہان ساتھ گھوڑون اور مردون کے اور جانا ہم نے کہ تم آئے ہو طلب اوس چیز کی
نہین ہے جسکو طلب کیا تھا تمہارے بھائیون نے پس ناگہان تم اوسکے خلاف پائے گئے یہانتک کہ آئے تم درانحالیکہ قتل کرتے ہو مردون کو اور قید کرتے
عورتون کو اور لوٹ لیتے ہو مالون کو اور کھودتے ہو اور ستاتے ہو آثار اور نشانیون کو اور چاہتے ہو ہمارے نکالنے کو ہمارے شہرون سے
اور بتحقیق طلب کیا ہے پہلے ان باتون کو اون لوگون نے جو تمہارے پیشتر اور تم سے زیادہ تعداد و ہتھیار اور مال مین تھے اور پھیر دیا ہم نے اونکو درانحالیکہ
تھے وہ ناامید ہونیوالے اور ڈرنیوالے درمیان خیمون اور رانده ہوون کے پس پہلے جو ہم نے ایسا کیا تھا وہ بادشاہ فارس کے ساتھ تھا اور
پھیر دیا تھا اوسکو اللہ تعالے نے اوسکی پشت پر ساتھ ناامیدی اور ذلت کے اور ایسا ہی ہم نے بادشاہ ترک اور جرامقہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا
نہین تھا کوئی گروہ تم سے زیادہ چھوٹا اور شکستہ حال تم سے آگاہ ہو بتحقیق تم اہل بالون اور شتر اور بکری کے لوگ یعنی محتاج ہو اور تم باہم
امید اور طمع رکھتے ہو ہمارے شہرون اور مالون مین اور ہمارے گروہ بہت سے ہین اور ہمارا دبدبہ سخت ہے اور گروہ ہمارے بڑے ہین اور نہین
دور کرتی تم سے ہماری اوپر مگر اس سبب سے کہ نکلی تم زمین خشک ہو گیاہ اور قحط پانی سے پس آئے تم شام کے ملکون مین اور فساد کیا تم نے
[illegible] تم ایسے اریون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمہارے [illegible] اور پہنے تم نے ایسے کپڑے کہ نہین ہین وہ مثل تمہارے
کپڑے [illegible] کیا تم نے واسطے شہرون روم اور اونکی لڑکیان [illegible] اس کرنیوالیون کے پس مقرر کیا تم نے اونکو خدمت کنندہ
اپنے واسطے اور کھائے تم نے وہ کھانے جو نہین ہین مثل تمہارے کھانون کے اور بھر لیا تم نے اپنے ہاتھون کو سونے اور چاندی اور متاع بزرگ سے اور بتحقیق
ملاقی ہوئے ہین ہم تم سے اب لاؤ کہ تمہارے ساتھ ہمارا مال و متاع اور جو کچھ ہم سے تم نے لوٹا ہے [illegible] چھوڑ دیتے ہین ہم تمکو اس حال مین کہ نہ مطالبہ
کرینگے ہم تم سے اون چیزون کا اور نہ جھگڑا کرینگے ہم تم سے اوس مین اور نہ خشم اور غصہ کرینگے ہم تم پر تمہاری گذری ہوئی کامون مین اور اب چلے جاؤ تم
ہمارے ملک سے پس اگر انکار کرو گے تم پھیر جانے سے تو عزیمت سخت کرینگے ہم تم پر پس نیست کر دینگے ہم تمکو مثل کل کے دن گذرے اور نیست ہوگا اور
اگر میل کرو گے تم بجانب صلح کے تو حکم کرینگے ہم دینے کا ہر ایکو تمہارے لشکر سے ایک ایک دینار اور ایک کپڑا اور تمہارے سردار ابوعبیدہ بن الجراح
کیواسطے ایکہزار دینار اور تمہارے خلیفہ کیواسطے دس ہزار دینار اس اقرار پر کہ قسم کھاؤ تم ہم سے اس امر کی کہ پھرو تم بجانب ہماری لڑائی کی
راوی نے بیان کیا ہے کہ باہان کبھی خواہش اور رغبت دلاتا تھا اور کبھی دھمکاتا تھا اور ڈراتا تھا اور خالد بن الولید خاموش تھے
اور کچھ کلام نہین کرتے تھے پس جب فارغ ہوا باہان اپنی کلام سے کہا خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا اور سنا
ہم نے اوسکی کلام کو اور ہم کلام کرتے ہین اب سنو وہ ہماری کلام کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہے واسطے اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود
نہین ہے پس جب سنا باہان نے یہ کلام پڑھا یا اپنے ہاتھون کو آسمان کیطرف اور کہا کہ سچ ہے جو تم نے کہا اے عربی پس کہا خالد بن الولید نے کہ گواہی
دیتا ہون مین اس امر کی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بندے اوسکے اور بھیجے ہوئے اوسکے ہین بندے پسندیدہ کئے گئے ہین اور نبی اوسکے برگزیدہ ہین پس کہا باہان نے

کہ نہ قسم ہے خدا کی میں نہیں جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں نہیں اوٹھایا ہون جیسا کہ تم کہتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے
کہ پسند کیا مردونے اپنے دین کو پھر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ بزرگترین ساعتون کی وہ ہے جسمین اللہ تعالی کی اطاعت کیجاوے پس کہا
باہان نے اپنی قوم سے کہ یہ شخص ہے حکیم اور دانشمند اور عاقل ہے کلام حکمت کا کرتا ہے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو نے اپنی قوم سے
کیا کہا پس آگاہ کیا اونسے اونکو اپنی گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اگر دیکھی ہے مجکو عقل پس اللہ تعالی کی تعریف کیا گیا ہے
اس باب میں اور ہمنے سنا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الْعَقْلِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی
لَمَّا خَلَقَ الْعَقْلَ وَصَوَّرَهٗ وَقَدَّرَهٗ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ فَقَالَ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا خَلَقْتُ
شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْكَ بِكَ تَنَالُ طَاعَتِیْ وَتَدْخُلُ جَنَّتِیْ باہان نے کہا کہ جب تم میں ایسی عقل ہے تو کیون لائے تم ان لوگون کو
ساتھ اپنے خالد بن الولید نے کہا کہ میں انکو اسواسطے لایا ہون کہ مشورہ کرون میں اونسے باہان نے کہا کہ تم باوصف اپنی تیزی عقل اور اچھی
اپنی رای اور ادراک کے محتاج مشورہ غیر کے ہو خالد بن الولید نے کہا باہان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو مشورے کا حکم فرمایا ہے اور وہ
زمین کے لوگون سے زیادہ عاقل تھے پس فرمایا اللہ تعالی نے اونکو وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَا
ضَاعَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ وَلَا ضَاعَ مُسْلِمٌ قَبِلَ مَشْوَرَةَ اَخِیْهِ اگر میں صاحب رای اور عقل ہون جیسا کہ یقین کرتا ہے تو
اور جیسا کہ سنا ہے تو نے پس تحقیق نہیں لینا ہے مین مشورہ دانشمند سے پس کہا باہان نے کہ تمہارے لشکر میں مثل تمہارے عاقل اور ہشیار
کس قدر ہیں خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے لشکر میں زیادہ ایکہزار مرد سے ہیں کہ نہیں کیا نہ ہوتیں اونکی رای اور مشورے سے باہان نے کہا کہ
ہم نہیں جانتے تھے کہ تم میں ایسے لوگ ہیں اور ہمنے تو یہی سنا تھا کہ تم لوگ فرومایہ جاہل بے عقل ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ اکثر ہم میں ایسے ہی تھے
یہان تک کہ بھیجا اللہ تعالی نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہدایت کی اللہ تعالی نے ہمکو راہ راست اور بتلایا ہمکو آپنے ہماری اون
اور سمجھی ہم نے نیک کو بد سے اور ہدایت کو گمراہی سے پس کہا باہان نے کہ اے خالد تعجب میں ڈالا ہے مجکو تمہاری عقل اور دانشمندی نے اور میں دوست رکھتا ہون
اس امر کو کہ بھائی ہو جاؤن میں تمہارا پس ہو جاؤ تم بھائی میرے اور دوست میرے پس کہا خالد بن الولید نے کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اگر پورا کرے
اللہ تعالی تیرے کلام کو اور ہو جاوے تو نیکبخت اور یکجا ہو جاوین ہم اور تم اور نہ جدا ہووین پس کہا باہان نے کہ کیونکر ہو سکتا ہے خالد بن الولید
نے کہا کہ گواہی دے اور کہہ تو کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِیْ
بَشَّرَ بِهِ الْمَسِیْحُ عِیْسٰی پس جس وقت تو ایسا کریگا ہو جاویگا تو بھائی میرا اور میں بھائی تیرا اور ہو جاویگا تو دوست میرا اور میں دوست تیرا
اور نہ جدا ہونگے ہم مگر بسبب آنے کسی نئی بات کے باہان نے کہا کہ جو تم مجھسے اپنے دین چھوڑ دینے اور تمہارے دین میں داخل ہونے کو چاہتے ہو پس
نہیں ہے میری طرف اس امر کی کوئی راہ خالد بن الولید نے کہا کہ مجکو بھی تیرے بھائی بننے کی کوئی راہ نہیں ہے جس حال میں کہ تو اپنے
دین پر ہے باہان نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہون اس امر کو کہ صلاح پر ہو جاوے کام ہمارا اور تمہارے بیچ میں خالد بن الولید نے کہا کہ جو اللہ تعالی
چاہیگا وہ ہوگا باہان نے کہا میں تحقیق میں چاہتا ہون کہ دور کرون میں جنگ تم سے اور کسی کو اپنے اور تمہارے بیچ سے اور بات چیت کرون میں تم سے جیسے کہ
بھائی بھائی سے کلام کرتا ہے پس جس امر کے تم ہو پھر(?) اس کلام کا جسپر میں نے تمکو بلایا ہے کہ سنون میں کہ تم کیا کہتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اس گفتگو کے

حال یہ ہے کہ تو بیان نہ کر اسلئے کہ جو کیفیت تو نے اپنی قوم کی عزت اور مالداری کی اور غلبہ اونکا دشمنون پر اور قرار پکڑنا ملکون میں بیان کیا
پس ہم جانتے اور آگاہ ہین اوس سے اور جو تو نے اپنی بخششون کا حال ہمارے ہمسایون سے سب ذکر کیا وہ بھی ہم جانتے ہین ولیکن نہین کیا تم
یہ امر مگر واسطے باقی رکھنے اپنی نعمتون کے اور بنظر نگاہ رکھنے اپنی جانون اور اولاد دولت کے اور بڑہانے اپنی ملک اور عزت کے تاکہ زیادہ ہو جاوے جماعت
تمہاری اور ڈرین اوسکی ہیبت سے وہ لوگ جو تمہارے مقابلہ کا قصد کرین اور جو تو نے ہماری محتاجگی اور اونٹ چرانے کا ذکر کیا سو اکثر لوگ
ہم مین سے اونٹ چراتے ہین اور جس شخص نے ہم مین سے اونٹ چرایا حاصل ہوئی اوسکو بزرگی اوس شخص پر جسنے نہین چرایا اور جو تو ہمکو محتاج
اور بدبخت کہتا ہے پس ہم ایسے ہی تھے اور یہ تحقیق ادبار تھا اللہ تعالی نے ہمکو ایسی جگہ مین جہان نہرین اور درخت اور کھیتی نہین
مگر تھوڑی اور تھے ہم جاہلیت کے لوگ ایسے جاہل کہ نہین مالک تھا ہم مین کا کوئی شخص مگر اپنی تلوار اور گھوڑے اور اونٹون اور
بکریون کا اور کہا جاتا تھا زبردست ہم مین کا ضعیف کو اور نہین بٹھیرا اور ہم مین رہتے تھے بعض ہمارے بعض سے مگر جانتے تھے جرام
عبادت کرتے تھے ہم سوا اللہ تعالی کے اون بتون کی جو نہ سنتے تھے اور نہ نفع دیتے تھے اور ہم اونپر منہ کے بل پڑے رہتے تھے یہانتک کہ بھیجا
اللہ تعالی نے ہم مین نبی عربی کو کہ پہچانا ہمنے شرافت اور بزرگی اونکی اور تھے وہ نبی پیشوا پرہیزگار ظاہر کیا اونہون نے اسلام کو اپنی
دعوت سے اور لائے وہ ہمارے واسطے قرآن روشن اور ہدایت مضبوط کو اور دکھایا ہمکو راہ راست تمام کیا اللہ تعالی نے بسبب
اونکے انبیا کو پس حکم کیا اونہون نے ہمکو ساتھ عبادت پروردگار عالم کے کہ عبادت کرتے ہین ہم اوسکی اور نہین شریک
کرداننے ہین ہم اوسکے ساتھ کسی چیز کو اور نہین پرستش کرتے ہین ہم اوسکے سوا کسی بت کو اور نہین اختیار کرتے ہین
ہم اوسکے سوا کسی مالک اور حاکم کو اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم چاند اور سورج کا اور نہ آگ اور صلیب کا اور نہ قربان کا اور نہین سجدہ کرتے ہین
ہم مگر واسطے اللہ تعالی کے اور اقرار کرتے ہین ہم ساتھ نبوت اپنی نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہدایت کیا اللہ تعالی نے ہمکو اونکے سبب سے
پس اطاعت کی ہمنے اونکی حکم کی پس منجملہ اونکی احکام کے ہمکو ایک یہ ہے کہ جہاد کرین ہم اوس شخص کے ساتھ جو ہمارے دین کو نہ اختیار کرے
اور جو ہم کہتے ہین وہ نہ کہے ہے وہ شخص اون لوگون سے جنہون نے نہین مانا اور نہ سیاہی کی ساتھ اللہ تعالی کے اور مقرر کیا اوسکے ساتھ شریک کو
حالانکہ بزرگ اور بری ہے پروردگار ہمارا اس سے لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ پس جس شخص نے بیعت کی ہماری ہو گیا وہ ہمارا بھائی
نہین پکڑتی ہے اوسکو اونگھ اور نہ نیند ۱۲
اسلام مین اور جسنے انکار کیا قبول کرنے اسلام سے پس جزیہ دینا بچاتا ہے اوسکے خون اور مال کو اور جسنے انکار کیا جزیہ سے پس تلوار حکم ہے ہمارے
اور اوسکے بیچ مین یہانتک کہ جاری کرے اللہ تعالی حکم اپنا اور وہ بہترین حاکمون کا ہے اور ہم تمکو ان باتون پر چھوڑتے ہین یا کہو تم
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یا جزیہ دو ہر سال مین ہر مرد جوان کی طرف سے
ایک دینار اور نہین ہے اوس شخص پر جو نہین پہنچا ہے مرتبہ بلوغ کو اور نہ عورت پر نہ راہب جو بیٹھ رہا ہے اپنے صومعہ مین آپ کہا باہان نے کہ
آیا بعد کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کوئی اور بات بھی مجھپر لازم ہوگی خالد بن ولید نے کہا کہ بعد اسکے نماز پڑھو تم اور زکوۃ دو تم اور روزہ رکھو
رمضان کے مہینے مین اور حج کرو بیت الحرام کا اور قتل کرو کافرون کو اور حکم کرو ساتھ احکام شریعت کے اور منع کرو منہیات شرعیہ سے اور ایمان
دوستی رکھو اللہ کے کام میں اور دشمنی رکھو دشمنان خدا کے ساتھ پس اگر انکار کروگے تم اس سے پس لڑائی ہوگی ہمارے اور تمہارے بیچ مین یہانتک کہ لاوے اور

وارث کریگا اللہ تعالیٰ اپنی زمین کا جسکو کہ وہ چاہیگا اپنے بندوں سے باہان نے کہا کہ جو تمکو منظور ہو کرو کہ ہم نہ چھوڑینگے اپنے دین کو اور نہ جزیہ
دینگے اور جو تم کہتے ہو کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے پس سچ کہتے ہو اسواسطے کہ وہ ہماری اور تمہاری نہ تھی باپ ہمارے اور تمہارے کے سوا اوروں کی تھی پس
لڑے ہم انسے اور مالک ہوگئے ہم زمین کے اور ہمارے تمہارے بیچ میں لڑائی ہوگی پس نکلو تم مقابلے کو اللہ کا نام لیکر پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم خدا کی
کہ تم ہمیشہ زیادہ خواہشمند لڑائی کے نہیں ہو اور گویا میں دیکھتا ہوں تمہارے لشکر کو کہ شکست اوٹھائی ہے اونسے اور مدد او غلبہ ہمارے آگے ہے او تو
چلایا جاتا ہے خوار اور ذلیل اس حال میں کہ رسی تیری گردن میں ہے اور سامنے لایا گیا ہے تو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے پس مال ہے اونہوں نے تیری
گردن کو پس جب سنا باہان نے کلام خالد بن الولید کا بہت سخت غضبناک ہوا وہ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا اصحاب اور اولاد
اور ہرقلیہ اور قیاصرہ نے باہان کے خشم او غصے کو ارادہ کیا اونہوں نے خالد بن الولید کے مار ڈالنے کا لیکن وہ لوگ منتظر حکم باہان کے تھے
پس کہا باہان نے کہ اے خالد میں تجھسے بات چیت کرتا تھا اور میرے دل میں تمہاری نسبت مہربانی تھی اور اب ہوگیا اوسکی جگہ خشم اور غصہ پس
قسم ہے حق مسیح کی کہ سامنے بلاؤنگا میں تمہارے پانچوں اصحاب قیدیوں کو اور گردنیں ماروں گا اونکی پس کہا خالد بن الولید نے کہ
سن تو جو میں تجھسے کہتا ہوں کہ مارا جانا تو اون پانچوں کی خواہش اور تمنا ہے اور یہی شغل اونکے ہیں پس قسم ہے حق صاحب دعا مقبول کی
کی اور دعوت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اگر تو مار ڈالیگا اونکو تو مار ڈالونگا میں تجھکو اپنی اس تلوار سے
اور مار ڈالیگا ہر ایک شخص ہمارے ساتھیوں میں سے ایک ایک کو تیرے ساتھیوں میں سے پھر چلایا اوٹھ کھڑے ہوئے خالد بن الولید اور کھینچ لیا اونہوں نے اپنی تلوار کو
میان سے اور اونکے ساتھیوں نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا رسول اللہ راوی نے سلسلہ
راویوں کے بیان کیا ہے رافع بن مازن سے کہا رافع مازن نے کہ تھا میں ہمراہ خالد بن الولید کے باہان کے خیمے میں اور نکال لیا تھا ہمنے
اپنی تلواروں کو اور قصد کیا تھا ہمنے قوم کا اور نہیں تھی ہماری آنکھوں میں رومیوں کی کوئی چیز اور یقین کی تھی ہمنے کہ محشر ہمارا اسی جگہ ہے
ہوگا پس جب دیکھا باہان نے حال خالد بن الولید کا اور ہمارا اور ظاہر ہوئی سونتنا ہماری تلواروں کی تیزی سے پس پکار کر کہا باہان نے
کہ اے خالد ٹھہر جا تو اور جلدی مت کر کہ جلدی میں ہلاکت ہے ہو جاؤ گے تم اسواسطے کہ میں جانتا ہوں کہ تمنے یہ کام نہیں کیا ہے مگر اسوجہ سے کہ تم ایلچی ہو
اور ایلچی نہیں مار ڈالا جاتا ہے اور میں نے یہ باتیں تجھسے کہیں تھیں اسواسطے کہ آزمائش کروں میں تمہاری اور دیکھوں اور دریافت کروں میں
کہ تمہاری کیا رائے ہے اور اب میں نے دیکھا سوا اسکے نہیں کرتا ہوں پس پلٹ جاؤ تم اپنے لشکر کو اور قصد او تیاری لڑائی کی کرو اور دیگا اللہ تعالیٰ
مدد اور غلبہ جس شخص کو چاہیگا پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام باہان کا میان میں کر لیا تلوار کو اور کہا کہ اے باہان قیدیوں کی بابت
تو کیا ارادہ رکھتا ہے باہان نے کہا کہ میں چھوڑ دونگا اونکو بطور بخشش کے تمہارے حال پر اور چھوڑ دونگا اونکی راہ کو تاکہ ہوویں وہ مددگار
تمہارے اور نہ حاضر ہوویں مسلمان لڑائی میں کل کے روز پس خوش ہوئے خالد بن الولید اس کلام سے اور حکم کیا باہان نے چھوڑ دینا اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس چھوڑ دیئے گئے وہ قیدی اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے روانگی کا پس کہا باہان نے کہ اے خالد میں دوست
رکھتا تھا صلح ہو جانی تو اپنے اور تمہارے بیچ میں پس سوال کرتا ہوں ایک حاجت کا خالد بن الولید نے کہا کہ سوال کر تو جس چیز کو کہ تو چاہتا ہے
باہان نے کہا کہ تمہارے اس سرخ قبہ نے عجب میں ڈالا ہے مجھکو اور میں چاہتا ہوں کہ تم میرے تئیں ہدیہ کر دو اسکو اور لیجاؤ تم بدلے اسکے میرے خیمے کو

لیتے تھی معلوم ہووے مین تمکو دیدون خالدبن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی ہرآئینہ خوش کیا تو نے مجکو جبکہ مانگا تو نے میری ملکیت کی چیز کو پس
یہ ہبہ ہے تجکو اور جو تو نے اپنے لشکر کی چیزون کو کہا ہے پس مجکو اوسکی کچھ حاجت نہین ہے باہان نے کہا کہ تم اللہ والے لوگ ہو ہرآئینہ بخشش کی تمنے
اور نیکی کی تمنے خالدبن الولید نے کہا کہ تحقیق تو نے ہمپر احسان اور نیکی کیا جو ہمارے ساتھیون کو قید سے چھوڑ دیا پھر پلٹے خالدبن الولید باہان کے
پاس سے اور ساتھی اونکے گرد اونکے تھے اور آگے لایا گیا گھوڑا اونکا پس سوار ہوے وہ اور سوار ہوے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حکم کیا باہان نے
اپنے حجاب اور ہمراہیون کو کہ جاوین وہ مسلمانون کے ساتھ اوس جگہ تک جو اونکے قبضے مین ہے پس ایسا ہی کیا قوم نے اور پہنچے خالدبن الولید
اور ہمراہی اونکے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اونکو اور خوش ہوے مسلمان ہالی پانے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور بیان کیا خالدبن الولید نے ابوعبیدہ بن الجراح سے تمام سرگذشت کو پھر کہا خالدبن الولید نے قسم ہے حق صاحب منبر اور روضہ شریف کی
کہ نہین چھوڑا باہان نے ہمارے ساتھیون کو مگر بخوف ہماری تلوارون کے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ باہان مرد حکیم اور دانشمند ہے مگر شیطان
اوسکی عقل پر غالب ہو گیا ہے پس کس قدر اراد پر تم اونسے جدا ہوے ہو خالدبن الولید نے کہا کہ ہمارے اونکی لڑائی پر قرارداد ہوئی ہے اور مددگار
اور غلبہ اللہ تعالیٰ جسکو چاہیگا پس جب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا کھڑا کیا بیچ لوگون کو مسلمانون سے اور کھڑے ہوے اونکے
بیچ مین اٹھا لیا وہ خطبہ پڑھنے والی تھے پس حمد اور ثنا بیان کی اللہ تعالیٰ کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اوپر اور
آگاہ کیا مسلمانون کو اس امر سے کہ کل صبح کو دشمن کا ارادہ لڑائی کا ہے اونسے اور حکم کیا اونکو واسطے درستی ساز و سامان لڑائی کے اور کہا کہ بھروسا اور
اعتماد کرو تم اللہ تعالیٰ پر پس درست کیا مسلمانون نے سامان اپنا اور شہسوار مسلمانون کے آمادہ کرتے تھے بعض اونمین سے بعض کو اور آئے خالدبن الولید
اپنے ساتھیون پاس اور وہ لوگ لشکر رخصت کے تھے اور کہا اونسے کہ جانو تم اس بات کو کہ ان کافرون کے مین سپرد دوی ہے اللہ تعالیٰ نے تمکو بہت جگہون مین
یکجا کی ہے جماعت اپنے ملکون کی اور مین گیا تھا اونکے بیچ مین اور دیکھا مین نے کہ وہ کثرت مین مثل چیونٹیون کے ہین اور وہ سامان کے لوگ نہین
مگر نہ دل رکھتے ہین نہ کوئی اونکا مددگار ہے اور یہی لڑائی ہے ہمارے اونکے بیچ مین اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے ذٰلِكَ
بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ اور قرار پائی ہے لڑائی کل کی صبح پر اور تم جو اہمری
اور شدت کے لوگ ہو پس کیا راے ہے تمہاری رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا خالدبن الولید کے ہمراہیون نے کہ لڑائی تو ہماری خواہش اور تمنا ہے اور
برابر صبر کرینگے ہم اونکے مقابلے مین لڑائی اور شدت اور نیزہ اور تلوار پر یہانتک کہ حکم کریگا اللہ تعالیٰ ہمارے اونکے بیچ مین اور وہ بہتر ہے
حاکمون کا ہے پس خوش ہوے خالدبن الولید اونکے کلام سے اور کہا اونسے کہ درست کرو تم اپنے آلات لڑائی کے پس نہین ہے رات گذرانی کسی نے
مگر یہ کہ وہ مسلح تھا اور رات کاٹی خوشی سے واسطے جہاد کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی موذنون نے اور وضو کیا مسلمانون نے اور نماز پڑھائی اونکو
ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر واسطے لڑائی کے اور آراستہ کیا اپنی صفون کو پس تھے بیچ تین صفون کے نہین
دیکھنے تھے سر صفون اپنی پچھلی کو اور آئے خالدبن الولید ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ اے سردار کیا حکم دیتے ہو تم مجکو ابوعبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ مقرر کرو تم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو میمنہ مین پس کہا خالدبن الولید نے کہ وہ اسکے لائق ہین پس کہا کہ اے معاذ جاؤ تم میمنہ پر پس گئے معاذ
بیچ میمنہ کے اور ٹھہرے وہان ساتھ نشان کے پس کہا خالدبن الولید نے کہ اے سردار کسکو مقرر کروگے تم میسرہ پر اونہون نے کہا کہ کنانہ بن اشیم کو

پس سچ ہے انہون کیا تھا جیسا کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کنانہ کی شجاعت کا حال یہ تھا کہ وہ آتے تھے قبائل عرب کے پاس جو اونکے دشمن تھے
پس پکارتے اور ڈانٹتے تھے اونکو اور بڑائی اپنے نام کی بیان کرتے تھے پس نکلتے اور آتے تھے اونکی طرف لوگ تیز رو گھوڑون پر پس اونسے لڑتے تھے
پس اگر فتحمند ہوتے تھے اونپر تو یہی اونکا مطلب تھا اور اگر دیکھتے تھے اونکی طرف سے غلبہ اور حملہ کو اور دشوار ہوتا تھا اونپر کام اون لوگونکا
او تیزی تھی اپنے گھوڑون سے اور دوڑتے تھے اونکے سامنے ہو کر پس نہین پاتے تھے وہ لوگ اونسے مگر گرد کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ جب مقرر کیا اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے میسرہ پر جا کر ٹھہرے وہ میسرہ مین اور متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بجانب
خالد بن الولید کے اور کہا اونسے کہ ای ابا سلیمان تحقیق سردار مقرر کیا ہین نے تمکو لشکر پر پس سردار مقرر کرو تم بہادر لوگون پر جسکو چاہو تم خالد
بن الولید نے کہا کہ قریب تر سپرد کرونگا مین اونکے کام کو ایسے شخص کو کہ نہ لائے جاوینگے مسلمان اوسکے آگے سے پس پکارا خالد بن الولید نے
ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور کہا اونسے کہ حاکم مقرر کیا ہے تمکو سردار نے بہادر لوگون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ او تردد آئے
ہاشم اور ہو تم اونکے ساتھ آگاہ ہو کہ مین اس جگہ تمہاری موافقت کرنیوالا ہون راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مرتب اور آراستہ کیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی صفون کو کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار کہلا بھیجو تم اپنے سرداران نشانون کے پاس کہ سنین وے
میری بات کو پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضحاک بن قیس کو اور کہا اونسے کہ ای بیٹے قیس کے جاؤ تم اصحاب الرایات کے پاس اور کہو اونسے
کہ ابو عبیدہ تمکو حکم دیتے ہین کہ سنو اور اطاعت کرو تم واسطے خالد بن الولید کے پس ایسا ہی کیا ضحاک نے اور کہو وہ سب اصحاب الرایات
یہانتک کہ آئے معاذ بن جبل کے پاس اور ابلاغ حکم کیا پس کہا معاذ بن جبل نے کہ بخوشی اور اطاعت یہ حکم منظور ہے پھر آئے معاذ اپنے ہمراہی
لوگون کے پاس اور کہا اونسے کہ آگاہ ہو تم کہ مامور کیے گئے ہو تم ساتھ اطاعت مرد مبارک پیشانی اور مبارک صورت کے پس جو حکم وہ دیوین اسکے
خلاف نکرنا تم کہ وہ سوا بہتری مسلمانون کے اور کچھ نہین چاہتے ہین پس جب وصیت کر چکے ضحاک بن قیس اصحاب الرایات کو ساتھ قول ابو عبیدہ
بن الجراح اور تابعداری خالد بن الولید کے پھرے تھے خالد بن الولید درمیان صفون کے اور ٹھہرے تھے نزدیک نشانون کے اور کہتے تھے کہ ای
مسلمانو تحقیق صبر کرنا ارادہ اور قصد ہے اور ڈرنا اور بددلی کرنا عاجزی ہے اور جانو تم اس بات کو کہ صبر کرنیوالا غالب ہے اور ڈرنا اور
نامردی دونون سبب خواری کے ہین پس جسنے صبر کیا اللہ تعالی اوسکو مدد اور غلبہ دیتا ہے اوسکو دشمن پر اسواسطے کہ اللہ تعالی اونکے ساتھ ہے پس
جسنے صبر کیا تلوارون کی تیزی پر پس جیسا آویگا وہ اللہ تعالی کے پاس بزرگ کریگا اللہ تعالی اوسکی جگہ کو اور مشکور ہوگی سعی اوسکی
واللہ یحب الشاکرین راوی نے بیان کیا ہے کہ اسیطرح خالد بن الولید ہر ساعت انہی کلام کرتے تھے
(اور اللہ تعالی دوست رکھتا ہے شکر کرنیوالون کو ۱۲)
تا اینکہ گذرے ساتھ شجاعت لوگون کے پھر خالد بن الولید نے تقسیم کیا اپنے پاس گروہ مسلمانون کو اہل شمار صبر سے اور جو شخص ہو مقرر ہوا
اونکے ساتھ لشکر زحف مین پس تقسیم کیا اونکو چار ٹکڑون پر پس مقرر کیا ایک ٹکڑی پر قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور کہا اونسے کہ تم شہسوار عرب کے ہو پس
ہو تم اس ٹکڑے پر اور جیسا مین کرون ویسا ہی تم بھی کرو اور مقرر کیا دوسرے ٹکڑے پر میسرہ بن مسروق العبسی کو اور اسیطرح کی وصیت اونکو بھی کی
اور بلایا عامر بن الطفیل کو اور اسیطرح اونکو بھی وصیت کی اور مقرر کیا اونکو تیسرے ٹکڑے پر اور ٹھہرے خود خالد بن الولید بیچ لشکر زحف اور باقی لشکر کے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہین بلند ہوا تھا آفتاب مگر یہ کہ خالد بن الولید فارغ ہو چکے تھے ترتیب لشکر سے اور باہان رومی کا حال یہ تھا

عبادت شب بیداری اور روزہ وغیرہ کو دیا تھا جسم کی تھوپس جبکہ دیکھا قیس نے طرف گہر کی کہ غالب ہو گیا وہ اوپر جلد ہو گئے وہ اوسکی ہاتھ سے
اور دور ہو گیا اوس سے اور دیکھتے تھے اوسکو گوشہ چشم سے لیکن غصہ کی ادر سے وہ چپتے تھے اوسکی لیو کمر اور فریب کو مگر یہ کہ تلوار اونکی نکل گئی تھی اونکے ہاتھ سے
پس پھیری باگ اپنی گھوڑی کی بارادہ اہلنی کے مسلمانوں میں تاکہ لیوین وہ کسیکی تلوار کو اور پھرین طرف لڑائی کی اور بتحقیق یاد ہیں ہو گئی تھی
وہ اپنی جانسے پس جب پھیرا باگ کو ڈرانحالیکہ وہ پلٹنے والی تھی شور کیا گبر نے اونکے پیچھے اور دوڑا اونکی طلب میں پس کہی کی قیس بن ہبیرہ نے
پلٹنے میں اور کہا اپنے دل میں کہ اے نفس طلب تیرا موت ہے اور تو کہتا ہے پھر تو بچا جب گبر سے پس پکار کر کہا انہوں خالد بن الولید نے کہ اے
قیس میں واسطہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمکو دیتا ہوں کہ پھر آؤ تم اور چھوڑ دو تم اوسکا کام کو میرا اوپر اور یہ واسطے تھا
کہ خالد بن الولید نے دیکھا تھا اونمین تعب کو پس کہا قیس نے کہ اے خالد تمنے بڑی قسم دلائی مجکو لیکن اگر پھر آؤنگا میں تمہارے پاس آیا
بڑھا دوگی تم میری وقت مقرر میں خالد بن الولید نے کہا کہ نہیں قیس نے کہا پس اختیار کرونگا میں فرار کو اور ہونگا میں اصحاب نار سے
بلکہ صبر کرونگا میں اور پہونچونگا میں مرتبہ بخشش کو اللہ تعالی کیطرف سے اور پھر وہ اپنی نزدیکی کی طرف اور اونکی ہاتھ میں تلوار نتھی بلکہ
نکال لیا تھا اونہوں نے خنجر کو جو اونکی کمر میں تھا پس دیکھا خالد بن الولید نے قیس بن ہبیرہ کو اس حال سے کہ اونکی ہاتھ میں تلوار نہیں ہے
پس کہا خالد بن الولید نے کہ کون شخص لیگا اس تلوار کو اور پہونچا دیگا قیس بن ہبیرہ تک بامید حصول ثواب خدائے غالب اور بزرگ کے
پس کہا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ اے ابا سلیمان میں اس کام کو کرونگا پس کہا خالد بن الولید نے یہ کام شہیں سے
ہوگا اے بیٹے صدیق کی پھر نکال لیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو میان سے اور چلے وہ قیس بن ہبیرہ سے بارادی پہونچا دینے تلوار کے
پس جب دیکھا رومیوں نے بجانب عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اور اونکی اہلنی کو قیس بن ہبیرہ نے گمان کیا اونہوں نے کہ وہ بارادہ اعانت قیس بن
ہبیرہ کی اوس طریق پر آئی ہیں پس نکلا رومیوں سے ایک وسط الطریق اور آیا وہ اپنے ساتھی کے پاس اور ٹھہرا اوسکے ساتھ اور دیدیا تلوار کو عبد الرحمن
نے قیس بن ہبیرہ کو اور ٹھہرے وہ اونکے پاس اور نہ پھیری وہ جسوقت کہ دیکھا اونہوں نے دو کو اور وہ گبر نکلنے والا لشکر رومیوں سے کچھ بڑی باتین
کرتا تھا کہ مسلمان کچھ بھی اوس کلام سے واقف نہیں ہوئی پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ اے خواری ہو تجکو کیا بات کہتا ہے تو کہ ہم
نہیں سمجھتے ہیں تیرے کلام کو پس نکلا اونکی طرف ایک مترجم رومیوں سے اور کہا اوسنے کہ اے گروہ عرب کے آیا نہیں کہا تھا تمنے یہ کہ ہم لوگ صاحب
انصاف اور حق ہیں عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں ہم ایسے ہی ہیں قسم ہے خدا کی ترجمان نے کہا پس نہیں دیکھا ہمنے تمہاری انصاف
سے کچھ بھی درانحالیکہ نکلی ہو تم دو سوار ایک سوار کی طرف عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسواسطے نکلا ہوں کہ دیدوں میں اپنے
ہاتھ کی تلوار اور پلٹ جاؤں اور اگر نکلیں تم سے ایک سو مرد ہم میں سے ایک شخص کے مقابلہ میں تو ہر آئینہ نہ ڈرا اور دشوار ہوگا ہمپر یہ امر اور
آگاہ ہو کہ تم تین شخص ہو اور میں اکیلا ہوں اور میں تمہارے واسطے کافی اور مثل ہوں پس آگاہ کیا مترجم نے اپنی ساتھی کو پس تعجب کیا اوسنے
عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی کلام سے اور دیکھتے تھے وہ دونوں گوشہ چشم سے براہ تکبر اور غضب کے پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ درخواست
کرتا ہوں میں تجھ سے بوسیلہ اللہ اور اللہ کی اے قیس کہ تمنے مشقت اٹھائی ہے پس پھر جاؤ تم تاکہ ایک ساعت آرام حاصل کرو اور دیکھو تم اس امر کو جو
[illegible] عبد الرحمن نے اوس شخص پر جس سے گفتگو کرتے تھے پس نیزہ مارا اونہوں نے اوسکے سینے میں کہ جا نکلا اوسکی پشت سے

پس گر پڑا وہ زمین پر اور دیکھا دونوں گبرون نے اپنے ساتھی کو زمین پر گرتے ہوئے پس حملہ کیا اونہوں نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر پس قصد کیا
عبدالرحمن کیطرف قیس نے بارادہ اعانت کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ اے قیس سوال کرتا ہوں میں تجھسے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور بحق ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کہ چھوڑ دو تم مجھکو کہ آگے میں تو ان لوگونکا میں لڑوں دونوں کو پس اگر مارا گیا میں تو ہوگے تم
شریک میرے ثواب جہاد میں اور کہنا عائشہ رضی اللہ عنہا کو میری طرف سے سلام پس پیچھے ہٹے اونکے پاس سے قیس اور تعجب کیا اونکے کاموں سے اور
حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ایک پر اون دونوں گبرون سے اور نیزہ مارا اوسکی پسلی میں پس گئی نوک اونکے نیزہ کی گبر کی زرہ میں پس
ڈالدیا عبدالرحمن نے نیزہ کو اپنے ہاتھ سے اور نکالا میان سے اپنی تلوار کو اور مارا گبر کو ایسا ایک وار کہ دو ٹکڑے کر دیا اوسکو اور دیکھا تیسرے
گبر نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور انکی جرأت کے پس متحیر اور متعجب ہوا وہ اونکے کاموں سے اور دیکھا قیس رضی اللہ عنہ نے اوس بطریق
کیطرف کہ وہ متحیر اور مبہوت تھا پس ظاہر ہوئی اونمیں غفلت پس کہا اونہوں نے عبدالرحمن نے کہ اے قیس کیا باعث تمہارے توقف کا ہے پس
حملہ کیا قیس رضی اللہ عنہ نے اوس بطریق پر اور مارا اوسکو ایسا وار تلوار کا کہ توڑ دیا سر اوسکا اور گر پڑا وہ زمین پر بیہوش ہوکر اور جلدی بھیجا
اللہ تعالی نے اوسکی روح کو آگ کیطرف پس جب دیکھا رومیوں نے حال اپنے اون تینوں کا کہا بعض نے اونمیں کے بعض سے کہ نہیں ہیں
یہ گروہ مگر شیطان واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آگاہ کیا گیا باہان اونکے کاموں سے پس کہا اوسنے اپنی قوم سے کہ بادشاہ
ہمسے بہت جاننے والا ہے حال اس قوم کا ہے قسم ہے حق مسیح کی میں جانتا ہوں کہ تم میں کوئی ایسی بات ہے جسکے سبب سے غالب ہوگئی ہے قوم
پس اگر نہیں ڈالوگے تم اونکو اپنی کثرت سے پس کوئی شخص کھڑا ہوگا تمہارے واسطے اونکے مقابلے میں پھر آیا باہان کے پاس ایک بطریق اور
سرگوشی کی اوس سے پس کہا اوس نے کہ اے بادشاہ قوم مسلمان بیشک غلبہ دیگئی ہے ہمپر اسواسطے کہ میں نے شب کو خواب میں دیکھا ہے کہ گویا
کچھ لوگ اوترے ہیں آسمان سے طرف زمین کے اور وہ سبز اور ابلق گھوڑوں پر سوار ہیں اور پوری ہتھیاروں سے مسلح ہیں اور گھیر لیا ہے اونہوں نے
ان عربوں کو اور ہم لوگ اونکے سامنے کھڑے ہیں اسی حال میں کہ نہیں نکلتا ہے کوئی شخص ہمارے لشکر سے مگر یہ کہ مار ڈالتے ہیں وہ اوسکو یہانتک
کہ ہمارے بیٹوں کے ساتھ ایسا ہی کیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ٹوٹ گیا اوس بطریق کے کلام سے دل باہان کا اور کچھ جواب
اوسکو نہیں دیا پس اکٹھا ہوئی قوم اوسکی پاس اوسکے اور سوال کیا اوس سے پس آگاہ کیا اونہوں نے اوسکو پس تعجب [illegible] بات سے کی قوم نے
اور کھڑا ہوا باہان اونکے بیچ میں مثل خطیب کے بیٹھنے والوں کے اور کہا اے اہل اس دین کے اگر نہ لڑوگے تم عرب سے تو ہوگے تم زیانکار دونوں جہان میں اور
غضب کریگا تمپر مسیح اور اللہ تعالی ہمیشہ مدد اور عزت دینے والا ہے تمہارے دین کا اسواسطے کہ اللہ تعالی کی حجت تمپر یہ ہے کہ اوسنے بھیجا تمہاری
طرف رسول کو اور اوتارا تمہارے اوپر کتاب کو پس نہیں تابعیت کی تم نے رسول نے دنیا کی اور حکم کیا تمکو رسول نے یہ کہ نہ تبعیت کرو تم دنیا کی
اور اوسکی کتاب میں یہ حکم ہے کہ نہ ظلم کرو تم اسواسطے کہ وہ ظالم کو دوست نہیں رکھتا ہے پس جب تابعیت کی تمنے دنیا کی اور ظلم کیا تمنے اور
مخالفت کی تمنے اوسکی غالب کیا اوسنے تمہارے دشمنوں کو تمپر پس کیا عذر ہے تمہارا اپنے خالق کے نزدیک اور تحقیق چھوڑ دیا تمنے حکم اپنے
نبی اور احکام مندرجہ کتاب الہی کا اور یہ عرب تمہارے سامنے چاہتے ہیں قتل تمہارے شہسواروں اور اولادوں اور عورتوں کا اور تم گناہ
کے کام کرتے ہو اور نہیں ڈرتے ہو اپنے پروردگار سے پس اگر دور کر دیا اللہ تعالی نے تمہاری غلطی کو تمہارے ہاتھوں سے اور غالب کیا اوسنے تمہارے

چاہئیں کہ تمہیں لیے مرتے اور عداوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس واسطے کہ تم مطابق احکام شریعت کے حکم نہیں کرتے ہو اور منہیات شرعیہ سے باز نہیں رہتے
واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ توڑا اور قطع کیا باہان نے اپنے کلام کو اور کلام اور بطریق کا جسنے عرب کا حال بیان کیا تھا اور حکم کیا
باہان نے اوسکو کہ پراگندہ اور فاش کرے وہ حال کو کسی سے واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب قیس بن ہبیرہ اور
عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے مار ڈالا تینوں کو اور تر عبدالرحمن نے اپنے گھوڑے سے اوتر کیا اونہوں نے اور قیس بن ہبیرہ نے ہتھیار اور کپڑے مقتولین کے
اور پلٹ آئے وہ بجانب مسلمانوں کے اور دیے کپڑے وغیرہ مقتولین کے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اونہوں نے کہ تم دونوں کا حق ہے
اور جس شخص نے قتل کیا کسی سوار کو پس وہ شخص مالک مقتول کے اسباب کا ہے کہ ایسا ہی حکم دیا ہے مجکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
پس لے لیا قیس بن ہبیرہ نے اسباب کو اور جا ٹھہرے وہ اپنی اوس جگہ میں جہاں خالد بن الولید نے ان کو ٹھہرایا تھا اور پلٹے عبدالرحمن رضی اللہ
عنہ بجانب میدان لڑائی کی پس گرد اوڑایا اونہوں نے دونوں صفوں کے بیچ میں اور وہ اوس بطریق کے شہدی پر سوار تھے جسکو اونہوں نے
مار ڈالا تھا پس دیکھا اوسکو کہ نہیں جلدی کرتا ہے وہ گھوڑا اونکی سواری میں جیسا کہ انکا گھوڑا تھا وہ عربی گھوڑے کو پس بدلا اونہوں نے
اوس شہدی کو اور سوار ہوئے اپنی گھوڑی پر اور حملہ کیا اونہوں نے میمنہ روم پر پس پھیر دیا اونکی صفوں کو اور مار ڈالا اونمیں سے دو سواروں کو
اور پلٹے پس حملہ کیا قلب پر پھر متوجہ ہوئے طرف میسرہ کے پس چلا گئے اوسپر پس پھرے وہ یہاں تک کہ ٹھہر گئے بیچ لشکر کے اور لڑائی تھی اور
اونکے ہاتھ میں سے اور بلا آئی تھی میدان میں نکلنے والے کو پس نکلا اونکے مقابلہ میں ایک کبیر رومی پس پامین گرد اوڑایا عبدالرحمن نے اور اوسکے ساتھ لگ گئے
یہاں تک کہ مار ڈالا اوسکو اور نکلا دوسرا کبیر پس اوسکو بھی مار ڈالا پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اللھم ایدہ واحفظہ
فان عبد الرحمن قد اصطلی الیوم بقتال جیش الروم وحدہ پھر پکار کر کہا کہ اے عبدالرحمن قسم ہے خدا کی
باپ تیرے کی اور اونکی ہیبت کی کہ پھر آؤ تم اپنی جگہ پر اور چھوڑ دو تم اپنے مسلمان بھائیوں کو واسطے لڑائی کے پس پھر آئے عبدالرحمن رضی اللہ
عنہ اپنی جگہ پر جب قسم دلائی اونکو خالد بن الولید نے خبر دی ہم سے فاتح بن یاسر نے بیان کیا ہے کہ پوچھا میں نے ایک شخص سے جو یرموک کی لڑائی میں
موجود تھا کہ آیا عورتیں بھی تمہارے ساتھ لڑائی میں حاضر ہوتی تھیں اوس شخص نے کہا ہاں آئیں اور نہیں کی اس کا ذکر خولہ بنت الازور اور
بنت الازور اور ام ابان زوجہ عکرمہ بن ابوجہل اور عفرہ بنت عامر سے اپنے شوہر سلمہ بن عمرو الضمری کے اور رملہ بنت طلحہ الزبیدی اور ہند
اور اسما اور زینب اور نعم اور سلمہ اور جمیلہ اور لبنی اور مثل ونکے اور عورتیں کہ سب ایسی سخت لڑائی لڑتی تھیں کہ راضی کرتی تھیں
اللہ غالب و بزرگ کو اور اوسکے رسول کو واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ واقعہ یرموک کی ابتدا ایک آگ کی
اوٹھنے والی اور تھا اوسکی آگ بڑی بھڑکنے والی اور جلانے والی تھی اور جو دن لڑائی کا آتا تھا وہ گذرے ہوئے دن سے سخت اور دشوار ہوتا تھا عمرو
بن جریر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا میں نے یرموک کی لڑائی کو کہ پہلے دن اوسکا تھی اور تھا دن سخت اور دشوار تھی اور سب سے سخت یہ تھا کہ باہان
نے حکم دیا تھا دس صفوں کو مسلمانوں پر حملہ کرنیکا اور جب یہ سب آئیں ہوا تو مار ڈالا ایک ... پس جب کہ مار ڈالا اور ... کیا مسلمانوں
اوپر اور متوجہ ہوئے لوگ ساتھ لوگوں کے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے دراصل کہ وہ متوقف تھے اور نہیں حملہ کرتے تھے باہان کے لشکر پر جلد جانا اور ہوئے کہ
قریب تھا اونپر معاملہ سخت اور دشوار ہوگا پس کہا اونہوں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پڑھی یہ آیت کو الذین قال لہم الناس

کٹا ہوا تھا پس بہت خشمناک ہوا باہان اس حال کو سنکر اور کہا کہ آیا تو پہچانتا ہی اوسکو اوسنے کہا کہ ہاں یہ شخص ہی اور اشارہ کیا اوسنے
اپنے ہاتھ سے بجانب ایک بطریق کے بطارقہ مین سے بیٹھا تھا باہان نے بطریق کیطرف بحالت غضب کے پس خشمناک ہوئے بطارقہ اوسکے سبب سے اور
میل کیا اونہون نے اوس شخص نعمانی پر جو حاضر تھا اور مار ڈالا اوسکو اپنی تلوارون سے اور باہان انکی طرف دیکھتا تھا پس زیادہ ہوا خشم اوسکا اور کہا
خوار ہو تم قسم ہی حق صلیب کی سختی ہو میری کیونکہ امانت کھتی ہو تم اور غلبہ کی حالانکہ تم ایسے کام کرتے ہو آیا نہین ڈرتے ہو تم کل کے عوض کون کہ نصرت
اللہ تعالے بدلا ہوگا تم سے اور چھین لیویگا تمہارے ہاتھون سے اوس چیز کو جو اوسنے تمکو دی ہی اور دیدیویگا اوس چیز کو تمہارے غیر کو جو موافق حکم
شریعت کے حکم کرتے ہین اور منہیات شرعیہ سے باز رہتے ہین پس اب تم میرے نزدیک مثل کتون اور گدہون کے ہو اور جانورون سے بدتر ہو اور قریب دیکھوگے تم انجام کار
اپنے ظلم کا کہ کس چیز کیطرف لیجاویگا وہ تمکو اور کس جگہ جاؤگے تم پھر حکم کیا اوسنے اونکو پھر جانیکا اور بعضون نے یہ روایت کی ہی کہ اوٹھ کھڑا ہوا وہ اور اونکو
اونکو حال پر چھوڑ دیا پس جب پلٹ گئی قوم اوسکے نزدیک سے نہین باقی تھا مگر ایک بطریق پس کہا اوسنے کہ ای بادشاہ قسم ہی خدا کی تا ہمیشہ ہی …
کبھی وہ نہین … ہین ہم مگر یہ کہ ہم مغلوب ہین بسبب اپنے ظلم کے اور جان تو اس امر کو کہ مین نے اپنی خواب مین دیکھا ہی کہ کچھ لوگ اوترے ہین آسمان سے
سبز گھوڑون پر پس گھیر لیا اونہون نے ان عرب کو اور وہ لوگ ہتھیارون سے مسلح ہین اور ہم لوگ اونکے ساتھ کفر کرتے ہوے اونکو دیکھتے ہین نہین نکلتا ہی
ہم مین سے کوئی مگر یہ کہ وہ اوسکو مار ڈالتے ہین یہانتک کہ بہتون کو ہم مین سے مار ڈالا اور بیان کی اوسنے کیفیت خواب کی جیسا کہ پہلے بطریق نے بیان کی تھی
اور باہان تمام رات سوچتا رہا کہ مسلمانون سے معاملہ مین کیا کرنا چاہیے پس آسانی کی اوسکی رائے نے واسطے اوسکے اس امر پر کہ نہ جاری کرے وہ لڑائی کو اوسکے
اور مسلمانون کے بیچ مین پس جب صبح ہوئی آراستہ کیا مسلمانون نے اپنی صفون کو اور دیکھا اونہون نے کہ نہین ہے کوئی جنبش رومیون کے لشکر مین
پس جانا اونہون نے کہ رومیون کے واسطے کوئی امر درپیش ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چھوڑ دو اونکو جیسا کہ چاہا ہی اور نہ زیادتی کرو تم اونپر

راوی نے بیان کیا ہی کہ جمع ہوے بطارقہ باہان کے پاس اور چارون ملوک قناطر … جرجیر اور دیرجان اور قورین اور وہ لشکر کے سردار تھے کہ
طلب اجازت لڑائی کی اوس سے کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ کیونکر لڑون مین ساتھ ایسی قوم کے کہ ظلم کرتی ہی پس اگر ہو تم لوگ اہل قوم کی پس لوٹو تم اپنے
ظلم اور حکومت کیطرف اور باز رکھو تم اونکو اپنی حرمت اور گھر بار سے پس کہا اونہون نے کہ ڈالدی تو اور جو اگر لڑائی کو ہمپر پس قسم ہی حق مسیح بن
مریم کی کہ نہ جدا ہونگے ہم اوس سے یہانتک کہ دور کردیوین ہم اونکو ملک شام سے یا مار ڈالین اونکو یا بھاگ جاوین پس اعتماد کر تو ہمارے کلام پر اور کوچ کر اونکی طرف
پس جسوقت قصد کرے تو لڑائی کا پس چھوڑ تو ہر ایک کو ہم مین سے اوسکی باری پر مع اوسکے لشکر کے کہ لڑے ہر ایک ہم مین سے ایک دن تا کہ اپنا امر معلوم
ہو جاوے کہ کون شخص ہم مین سے سخت اور شدید ہی اور کون شخص بیقرار کرتا ہی مسلمانون کو طول جنگ لڑائی سے اور … ہم اپنے لڑکے بالون اور
مالون کو کشتیون مین پس اگر ہوگا غلبہ ہمارا عرب پر تو پھیر لیوینگے ہم اونکو اور اگر ہوگا غلبہ عرب کو ہمپر پس جا ملینگے لڑکے بالے اپنے شہرون مین … قوم
اور ہوگی لڑائی ہماری اونکے بیچ مین ایک ہفتہ مین پانچ دن اور آرام حاصل کرینگے ہم دو دن اور امید رکھتے ہین ہم اس امر کی کہ جلدی فیصل
ہو جاویگا کام ہمارا اونکے بیچ مین ایک دن یا دو دن مین باہان ملعون نے کہا … آیا … قتل کو اس مضمون کے لکھا …
… ال کرتے ہین ہم اللہ سے ای بادشاہ تیرے لشکر اور تیرے گھر والون کے … اور تیری سلطنت کیواسطے نصرت اور حکومت کا …
بتحقیق بھیجا اوسنے مجکو ساتھ بیشمار لشکر کے اور آیا مین عرب پر پس … اونکو … اور طمع دی مین نے اونکو پس طمع کی اونہون نے

اور درخواست کی ہمنے اونسے صلح کی پس نہ قبول کیا اونہون نے اور کہا مین نے اونکی واسطے حیلہ اس امر پر کہ پھر جاوین وہ اپنی ملک کیطرف پس
نہ کیا اونہون نے اور بہت سخت خوفناک ہوگیا ہی لشکر بادشاہ کا اونسے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ بزدلی اور ڈر اون سب کو شامل اور اون
سب کے دلون مین داخل ہوجاوے اور یہ امر بسبب کثرت رواج ظلم کے ہی اونمین اور تحقیق یکجا کیا مین نے عقلا اور اہل نصیحت کو اپنے ساتھیون سے
او متفق ہوئی ہماری سب کی رای کوچ کرنے پر تمام اپنی جمعیت سے ایکدن مین اونپر اور برابر لڑین گے ہم اونسے یہانتک کہ حکم کرے اللہ تعالی
ہمارے اونکے بیچ مین پس اگر غالب کردیگا اللہ تعالی ہمارے دشمن کو ہمپر پس راضی ہوجا تو ساتہ حکم خدا کے اور جان تو کہ دنیا دور ہونیوالی ہے
تجھسے پس نہ افسوس کر تو اوس چیز پر جو جاتی رہے اوس دنیا سے اور نہ غبطہ کر تو دنیا کی کسی چیز پر جو تیرے ہاتہ مین ہے اور جاہل تو اپنی
پناہ کی جگہ اور دارالریاست قسطنطنیہ مین نیکی کر تو اپنی رعیت کے ساتہ کہ نیکی کریگا اللہ تیرے ساتہ اور رحم کر تو کہ رحم کیا جاے تجھپر اور عاجزی
اختیار کر واسطے اللہ کے کہ بلند مرتبہ کریگا تجکو اللہ تعالی اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہے غرور کرنیوالی کو اور تحقیق کیا مین نے
مکر اور حیلہ ساتہ سردار قوم خالد بن الولید کے بلائی مین پس نہ قادر ہوسکا مین اور خوشامد اور رغبت دلایا مین نے اونکو مال پر پس نہ قبول کیا
اونہون نے اور دیکھا مین نے اونکو حق پر ثابت اور قائم اور ارادہ کیا تھا مین نے اونپر ناگہان در آنیکا اور مکر کرنیکا پس خوف کیا مین نے
انجام کار مکر کو اور نہین غلبہ کی گئی وہ مکر بسبب عدالت اونکی اور نیک طریقی اپنی کی اور سلامتی ہو تجھپر پھر لپیٹا خط کو اور بھیجا اوسکو بعض گہروالون سے
ہاتہ اپنے ہمراہیوں کے پاس ہرقل کے راویون نے بیان کیا ہے کہ باہان بعد پہلی لڑائی کے سات دن مسلمانون سے نہین لڑا اور نہ مسلمان
اوس سے لڑے اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون سے اوس شخص کو جو دریافت کرے اوس امر کو جسنے باز رکھا ہے قوم کو لڑائی کرنے سے پس
گیا وہ جاسوس ایکدن اور رات پھر واپس آیا اور آگاہ کیا اوسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ باہان نے خط لکھا ہے ہرقل
بادشاہ کو اور وہ راہ دیکھتا ہے اوسکے جواب کی پس کہا خالد بن الولید نے اے سردار قسم ہے خدا کی کہ نہین باز رہا ہے باہان لڑائی سے مگر اسوجہ سے
کہ در آیا ہے خوف ہمارا اوسکے دل مین پس نہ کرو تم ہمکو اوسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے خالد جلدی نکرو تم کہ جلدی کرنا شیطان کا
کام ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نرم طبیعت اور دوست رکھتے تھے نرمی کو پس جب
آٹھوان دن ہوا دیکھا باہان نے افسوس اور ملال اپنے ساتھیون کا لڑائی پر پس بلایا اوسنے ایک شخص کو عرب متنصرہ سے اور کہا اوس سے
کہ جا تو اور داخل ہو اس قوم کے لشکر مین اور دریافت کر تو میرے واسطے اونکے حالات کو اور دیکھ تو اس امر کو کہ اونکے نزدیک ہماری خبر کیا ہے اور
کیونکر ہے آرزو اونکی ہماری لڑائی مین اور کام اور خصلتین اونکی کیا ہین اور کیونکا ہے خوف ہمارا اونکے دلون مین پس چلا وہ شخص یہانتک
کہ داخل ہوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر مین اور رہا وہان ایکدن اور رات درانحالیکہ پھرتا تہا وہ او
لشکر مین اور کوئی مسلمان اوس سے انکار نہین کرتا تھا اسواسطے کہ وہ عرب سے تھا اور اوسکی اور اونکی لباس یکسان تہی پس دیکھا اوسنے
مسلمانون کو کہ بیٹہے ہوے ہین اطمینان مین نہین ہے اونمین کسیطرح کا رنج مگر یہ کہ حال اونکا درست ہے اور اونمین نماز اور قرآن اور تسبیح جاری ہے
اور اونمین کوئی افتخار اور تجاوز کرنیکا حد سے نہین ہے اور نہ کوئی کسی پر ظلم اور ستم کرتا ہے اور قصد کیا اوسنے اوس جگہ کا جہان ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس دیکھا اونکو گویا وہ ضعیف تر ہین سب عرب سے بیٹھے ہین زمین پر اور کسیقدر سستی ہین پس جب آتا ہے

اوسکو اس کلام سے کچہ آگہی تھی پہر جب صبح ہوئی اذان کہی صبح دونون نے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور نماز پڑھی اونکو ساتہ لوگون نے اور وہ
نہین جانتے تھے بابان نے مکر اور فریب کو پس پڑھا اونہون نے پہلی رکعت مین سورۂ والفجر تو یہانتک کہ جب پڑھی اونہون نے یہ آیت اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ
پس پکار کر کہا مسلمانون نے ہاتف غیبی نے اور ایسا لیکہ وہ نماز مین تھے یہ کلام ظَفِرْتُمْ بِالْقَوْمِ وَمَا یُغْنِیْ کَیْدُهُمْ شَیْئًا وَمَا اَجْرَی
اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ عَلٰی لِسَانِ اِمَامِکُمْ اِلَّا بِشَارَةً لَّکُمْ پس جب سنا مسلمانون نے آواز ہاتف کو تعجب کیا اونہون نے
پہر پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے دوسری رکعت مین والشمس وضحٰہا اس آیت تک فَدَمْدَمَ عَلَیْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا
وَلَا یَخَافُ عُقْبٰهَا اور اوسیوقت ہاتف غیبی نے یہ کہا تَمَّ الْقِتَالُ وَصَحَّ الزَّجْرُ هٰذِهِ مُقَدِّمَةُ النَّصْرِ پس جب فراغت
پائی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز سے کہا اونہون نے مسلمانون سے کہ آیا سنی تمنے آواز ہاتف غیب کی اونہون نے کہا کہ ہان
سنا ہمنے وہ ایسا ایسا کہتا تہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ قسم ہے خدا کی ہاتف مدد اور غلبہ اور پہونچنے مطلب کا ہے پس خوش ہو تم ساتہ مدد اللہ تعالیٰ
کی پس قسم ہے خدا کی کہ اللہ مدد اور غلبہ دیگا ہمکو اونپر اور بہیجیگا اونپر شدت اور سختی عذاب کی جیسا کہ اوتارا تہا اللہ تعالیٰ نے عذاب کہ اگلے لوگون پر
پہر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اے گروہ مسلمانون کی جانو تم اس امر کو کہ مین نے رات کو خواب دیکہا جو دلالت کرتا ہے ہماری غلبے کو خدا
اور شامل ہے اعانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے پس دعا دیکر کہا مسلمانون نے کیا خواب دیکہا تمنے اونہون نے کہا کہ دیکہا مینے کہ مین کہڑا ہون
سامنے دشمنان کے مقابلہ کرتا اونکے گہیر لیا مجکو ایسے لوگون نے جو سفید کپڑے پہنے تہے کہ مثل اونکی نہین دیکہا تہا مینے اور چمک اونکی نور کی ڈہانپ لیتی تہی
بینائی آنکہون کو اور اونکے سرون پر عمامے سبز اور اونکے ہاتہون مین نشان زرد اور وہ سبز گہوڑون پر سوار تہے پس جب وے صف باندہ چکے گہیر
کر مجہکو کہا اونہون نے مجہسے کہ آگے بڑہو تم اپنے دشمنون پر اور نہ ڈرو تم کہ تمہین غالب ہے اور اللہ تعالیٰ مددگار تمہارا ہے اور بلایا اونہون نے
کچہ لوگون کو تم مین سے پس پلائی اونکو شراب جو اونکی کاسون مین تہی اور گویا مین دیکہتا ہون اپنے لشکر کو کہ داخل ہوا وہ لشکر روم مین
پس جب دیکہا رومیون نے ہمکو ہمارے سامنے سے بہاگ نکلے وہ لوگ پس کہا مسلمانون نے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تمکو اے سردار بشارت
کہ ٹہنڈی کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکے سبب سے تمہاری آنکہون کو اور اچہی بشارت دی تمکو پس اوٹہ کہڑا ہوا ایک شخص قوم خولان سے اور کہا اوسنے
کہ صالح اور نیک کرے اللہ تعالیٰ سردار کو مینے بہی رات کو ایک خواب دیکہا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ نیک خواب دیکہا اور نیک ہے اگر
چاہا اللہ تعالیٰ نے کیا دیکہا ہے رحمت کرے اللہ تمپر اور ہمپر اونہون نے کہا کہ دیکہا مینے کہ گویا ہم نکلے ہین اپنے دشمن پر پس ٹہ لا اونہون نے ہمپر لڑائی کو
کہ اوسیوقت ٹوٹ پڑین اونپر آسمان سے سفید چڑیان جنکے پر سبز اور چنگل اونکی مثل گدہ کے تہے پس چونچ توڑتی تہین اونکو مثل ٹوٹنی چڑیون چنگل
کی پس جب تیزی کی کسی مرد نے اونسے تو ایسا چنگل مارا اونہون نے کہ ٹکڑے کر دیا اوسکو پس خوش ہو مسلمان سن خواب اور کہا بعضون نے
بعض سے کہ بشارت ہو تمکو کہ تحقیق بے خوف کر دیا اللہ تعالیٰ نے اور غلبہ پایا تمکو اور نازل کی تمہارے ساتہ فرشتون کے لشکر پس وہ تمہارے ساتہ ہوکر جیسا
اونہون نے تمہارے ساتہ بدر کے دن کیا تہا اور خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اونہون نے یہ اچہا خواب ہے اور سچ ہوا اور تعبیر اوسکی مدد اور غلبہ ہی
اور مین امید کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے کہ اسکے نیکو کی عاقبت پرہیزگارون کے لیے پس کہا ایک شخص نے زمرۂ مسلمانون سے کہ اے سردار کیا سبب ہے تمہارے توقف
کرنیکا ان گبرون کی تہوڑی سی [illegible] سبب ہم منتظر لڑائی کے ہیں اور دشمن نے [illegible] مکر اور فریب کیا ہے ہمارے ساتہ سبب اپنے طول دینے کی اور [illegible]

وہ ہمارے مقابلے سے یکبارادے آپڑے کہ پھر کسی رات مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی بات قریب قیاس معلوم ہوتی ہے جو تم گمان کرتے ہو
سعید بن رفاعہ حمیری نے بیان کیا ہے کہ ہم لوگ اسی حال مین تھے کہ دفعتہً سنا ہمنے آوازون اور چلانے کو کہ بلند ہوتی تھین وہ ہر طرف سے
پکارتی تھین لڑنے کو اور رومی چلے آتے تھے ہماری طرف کو اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ فریب دے گئے اور پڑی ہین مسلمان لوگ
آغاز صبح مین پس اوٹھ کھڑے ہوے وہ اور اوٹھ کھڑے ہوے ہم لوگ اور اوس رات مین نگاہبان لشکر مسلمانون کے سعید بن زید بن عمرو
بن طفیل العدوی تھے کہ دفعتہً آئے وہ ہماری طرف اور پکارتے تھے کہ چلو چلو اے گروہ عرب کے یہانتک کہ آکر ٹھہرے وہ آگے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور اونکے
ساتھ کچھ لوگ عرب متنصرہ تھے پس کہا اونہون نے کہ اے سردار تحقیق باہان نے فریب کیا مسلمانون کے ساتھ بسبب اپنے باز رہنے کے لڑائی سے اور رات آخر
آراستہ اور مرتب کی ہین صفین اپنے لشکر کی اور چلا ہے ہماری طرف بارادہ آپڑنے کے ہمپر اور ہم بے سامان جنگ اور بے ترتیب ہین اور تحقیق آئے ہین
ہمارے پاس نصح بیش اسلام کے ڈرانیوالے ہین ہمکو باہان کی سختی سے اور کہتے ہین وہ کہ باہان روانہ ہوا ہے مع اپنے لشکر کے اور آتے ہین ہماری طرف
حامی بطارقہ کے اور راے اونکی اس امر پر متفق ہوئی ہے کہ لڑے ہم سے ایک بادشاہ اونکے بادشاہون سے مع اپنے لشکر ہمراہی کے ایکدن اور یہ صورت
سخت ترین لڑائیون کی ہے اور دیکھا مسلمانون نے نشانہاے قوم کو کہ قریب پہنچے ہین اونسے اور صلیبان نزدیک آئی ہین پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا اونہون نے کہ کہان ہین ابا سلیمان خالد بن الولید پس آئے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونسے کہ تم اس کام کیواسطے ہوا اے ابا سلیمان جاؤ اور نکلو تم ساتھ دلیرون اور بہادر مسلمانون کے اور باز رکھو تم
دشمنون کو اہل و عیال تک آنے سے تا اینکہ لوگون کی صفین آراستہ ہو جاوین اور درست کرلیوین وہ اپنے آلات حرب کے پس کہا خالد بن الولید نے
کہ تمہارا کہنا بخوشی منظور ہے اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ کہان ہین ہاشم مرقال کہان ہین زبیر بن العوام کہان ہین عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق کہان ہین فضل بن عباس کہان ہین یزید بن ابی سفیان کہان ہین ربیعہ بن عامر کہان ہین میسرہ بن مسروق العبسی کہان ہین
میسرہ بن قیس کہان ہین عبد اللہ بن انیس الجہنی کہان ہین صخر بن حرب الاموی کہان ہین عمارہ سدوسی کہان ہین سالم بن غنم الہذلی
کہان ہین مقداد بن اسود کندی کہان ہین ابو ذر غفاری کہان ہین عمرو بن معدیکرب الزبیدی کہان ہین عمار بن یاسر عبسی کہان ہین
ضرار بن الازور کہان ہین عامر بن طفیل کہان ہین ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین اور اسی طرح خالد بن الولید بلانے لگے
ایک کو بعد ایک کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اون لوگون کو جو موجود تھے اونکے ساتھ سخت لڑائیون مین یہانتک کہ بلایا
اونہون نے پانچ سو سوار کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ ہر ایک اونمین کا مانند ایک لشکر کے تھا جو کہ اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا تھا
پس آئے وہ سب خالد بن الولید کے پاس اور نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ پانچ سو سوار کے اور حملہ اور استقبال کیا اونہون نے لشکر
مشرکین کا اپنے نیزون کی نوکون سے اور شعلہ زن ہوئی لڑائی اونکے بیچ مین اور مشغول ہوے ابو عبیدہ بن الجراح ترتیب صفوف اور آراستگی
لشکر مین اور آئے ابو سفیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اونسے کہ اے سردار حکم کرو تم عورتون کو کہ چڑھ جاوین وہ اس ٹیلے پر
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اچھی ہے یہ تمہاری تجویز کی ہے راوی نے کہا ہے کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتون کو پس چڑھ گئین وہ ٹیلے پر اور
بچایا اونہون نے اپنی جانون کو اور اونکے ساتھ لڑکے اور لڑکیان تھین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتون سے کہ لو تم اپنے ہاتھون مین چوبین خیمون کی

اور پتھرون کو اپنے سامنے رکھو اور رغبت دلاؤ تم مسلمانون کو لڑائی پر پس اگر فتح اور غلبہ ہمارے واسطے ہو تو تمہیں ہو جسطرح خبر کہ ہو اور اگر بھاگ گئے ہو تو
دیکھو تم کسی مسلمان کو پس مارو تم اونکے منہون پر یہانتک پھیرین وے پتھرون کو اور دکھاؤ تم اونکی اولاد کو اور کہو اونسے کہ لڑو تم اپنے گھربار اور اولاد اور اسلام کیواسطے
پس کہا عورتون نے کہ اے سردار خوش ہو تم اوس پر جو کہ آسمان کہا اوسی دیا ہمکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب بنا ہین کر دیا ابوعبیدہ
بن الجراح نے عورتون کو ٹیلہ پر پیچھے ہو وہ واسطے ترتیب لشکر کے اور دوڑے لوگ لڑائی کی طرف بعد اسکے آراستہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اونکو میمنہ اور
میسرہ اور قلب پر دونون بازو پر اور رکھا صاحب نشانون کو اور مقرر کیا مہاجرین اور انصار کو قلب میں اور ظاہر کیا مسلمانون نے ساز و سامان اور
ہتھیارون کو اور گرد اونکے اپنے لشکر میں تین صفین تھین پہلی صف میں تیرانداز لوگ اہل یمن کے تھے اور دوسری صف میں ڈھال تلوار والے لوگ اور ایک صف میں
صاحب نیزہ و اسباب سامان کے تھے اور تقسیم کیا سوارون کو تین قسم پر ہر قسم پر اوسکی تین تین صفین کیا اور مقرر کیا اونپر تین شخص کو شہسواران مسلمین میں سے
کہ ایک اونمین سے غیاث بن حرملہ عامری اور دوسرے سلمہ بن سعید الیربوعی اور تیسرے قعقاع بن عمرو التمیمی تھے اور تھے مسلمان اونکے نشان کے
پیچھے اور تھے ابوعبیدہ بن الجراح اپنے اوس نشان کے پیچھے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وقت روانگی اونکی بجانب ملک شام کے اونکے واسطے بنایا تھا اور وہ
زرد نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جو غزوہ خیبر میں ہمراہ تھا اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید کے ساتھ ایک نشان تھا
اور وہ سیاہ رنگ کا تھا اور پیدل لوگون پر شرحبیل بن حسنہ اور بازوی میمنہ پر یزید بن ابی سفیان اور بازوی میسرہ پر قیس بن ہبیرہ مقرر کئے گئے تھے
اور ساتھ لوگون میں چلے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفون کے بیچ میں اور وہ ترغیب دیتے تھے مسلمانون کو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ اے بندگان خدا مدد کرو
اللہ تعالی کی مدد دیگا وہ تمکو اور لازم پکڑو صبر کو کہ صبر نجات دینے والا ہے رنج سے اور پسندیدہ ہے پروردگار کا اور دفع کرنیوالا ذلت کا ہے پس دور کرو تم اپنی صفون کو
اور نہ توڑو اپنی نیتون کو اور نہ چلو تم ایک قدم مگر یہ کہ یاد کرو تم اللہ تعالی بزرگ کو اور نہ آغاز کرو تم لڑائی کو یہانتک کہ ابتدا کرین وے پہلے اور
کرو تم نیزون کو اور چھپاؤ تم اپنے کو ساتھ ڈھالون کے اور التزام کرو تم خاموشی کا مگر اللہ تعالی بزرگ کو یاد کرو بیچ اپنے دل کے اور کوئی نئی بات نہ کرو یہانتک کہ
حکم دون میں تمکو اور اسکی عزت ظاہر کرے وہ وقت کہا راوی نے کہ پھرتے تھے اونمین ایسے ہی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور کہتے تھے درحالیکہ وہ ترغیب دیتے تھے لوگون کو اور
کہتے تھے يا اهل الدين ويا انصار الهدى والحق اعلموا ان رحمة الله تعالى لا تنال الا بالعمل والنية
ولا تدرك بالمعصية والتمني يعني عمل ہمیں لا يدخل الجنة الا بالاعمال الصالحة مع رحمة الله عز وجل
ولا يؤتي الله رحمته ومغفرته الواسعة الا الصالحين والصديقين الم تسمعوا قول الله عز وجل
وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصلحت ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين
من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا يعبدونني
لا يشركون بي شيئا ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون ۞ واستحيوا رحمكم الله
من الله تعالى ان يراكم الله منهزمين من عدوكم وانتم في قبضته وليس لكم ملجا من دونه ۞
اور پھرتے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسلمانون میں ایسا ہی کہتے تھے یہانتک کہ پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اونکے سہیل بن عمرو کہ چلتے تھے
صفون کے بیچ میں اور نصیحت کرتے تھے مثل نصیحت معاذ بن جبل کے اور پھرے وہ اپنی قوم کیطرف اور نکلے بعد اونکے ابوسفیان بن حرب پس گھومے

خالد بن الولید سے کہ تمہاری کیا رای ہے اوس بار میں تب کہا خالد بن الولید نے کہ جانو تم اس امر کو کہ باہان نے اگر کیا ہے حمایت کنندگان
اپنے ہمراہیون کا اپنے لشکر کی اور بہت بندی کی ہے اونکی بمقابلہ مسلمانون کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ باہان نے اونکو
کیا تھا رومیون سے اون لوگون کو جنکی شجاعت اور دلیری اونکی زیادہ تر مشہور تھی ایک لاکھ اوس جب دیکھا خالد بن الولید نے اونکو
جانا اونہون نے کہ وہ لوگ اہل شہادت سے ہیں تب کہا اونہون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ میری رائے یہ ہے کہ ٹھہراؤ تم اپنی اوس جگہ پہ یہان
تم سو ہیں زبید کو اور ٹھہرو تم اونکی پشت پر حمادی اونکی جمعیت دیویں ساتھ مسلمانون کی اپنے ساتھ پس جب جاننے لگے
مسلمان اس امر کو کہ تم اونکے پیچھے ہو تو شرم کرینگے وہ اوس بات سے کہ پیٹھ پھیر دیں پھر قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
مشورہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا اور بلایا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو اور یہ سعید بڑے لوگون میں سے مسلمانون کے ہیں جنسے
رضامندی اپنی ارشاد فرمائی ہے اللہ تعالی نے اس آیت میں لقد رضی اللہ عن المؤمنین آخر تک پس ٹھہرایا اونکو اپنی جگہ پر
پھر منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک سو سوار کو شہسواران یمن سے اور اونمین کے لوگ مہاجرین تھے اور ٹھہرے اونکو پیچھے
پیچھے صف کی حمادی سعید بن زید کی راوی نے ورقہ بن مہلہل التنوخی سے جو یرموک کی لڑائی میں نشان بردار ابو عبیدہ بن الجراح کے تھے
روایت کی ہے کہا ورقہ نے کہ پہلی جو نکلا لڑائی کو مسلمانون کی لشکر سے وہ ایک شخص قوم ازد سے کم سن تھا پس کہا اوس شخص نے ابو عبیدہ
بن الجراح سے کہ ای سردار میں چاہتا ہون کہ تسکین دون اور سیراب کرون اپنے دل کو اور جہاد کرون اپنے اور اسلام کی دشمن کا اور خرچ
کرون میں اپنی جان کو اللہ تعالی کی راہ میں شاید دیویگا وہ مجھکو شہادت پس آیا اجازت دیتے ہو تم مجھکو اس بارے میں اور اگر کوئی تمہارا
مطلب یا حاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پس آگاہ کرو تم مجھکو اوس سے پس رو دیئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور یہ کہا
اقرأ محمدا منی السلام واخبرہ انا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ پھیرا ازدی نے اپنی گھوڑی کی سر کو اور حملہ کیا بارادہ لڑائی کے پس نکلا اونکی مقابلہ میں ایک گبر کفار روم کو پورا قد و قامت کا سوار
گھوڑی پر پس جب دیکھا اوسکو ازدی نے چلا اوسکی طرف اور تحقیق قصد کیا تھا اونہون نے اپنی جان کو اللہ تعالی کی راہ میں پس جب
نزدیک ہو گئے پڑھا اونہون نے شعر رجز کا اور حملہ کیا ہر ایک نے اون دونون میں سے اپنے ساتھی پر پس جلدی کی ازدی نے رومی پر اور نیزہ مارا
اوسکو اور گرا دیا اوسکو زمین پر بیہوش اور لیلیا اسباب اور گھوڑا اوسکا اور سپرد کیا یہ سب ایک یار کو اپنی قوم سے پھر پلٹے وہ میدان
کیطرف اور بلایا لڑنیوالی کو پس نکلا اونکی مقابلہ میں دوسرا رومی پس مار ڈالا اوسکو اور نکلا تیسرا اور چوتھا یہانتک کہ قتل کیا اونہون نے چار
رومیون کو پس نکلا اونکی مقابلہ میں پانچوان رومی اور شہید کیا اوسنے ازدی کو رحمت کری اللہ تعالی اوس پر پس تحقیق سنا کہ ہو گئے قوم ازد سے سب
مارے جانا اپنے ساتھی کو اور غضبناک ہو گئے وہ رومیون کی صفون سے پس اوسوقت آگے بڑھی رومی اور حملہ مثل بجلی چمکنے کی کیا یہانتک کہ نزدیک تھا
ایک کنارہ اوسکا سمیٹ دے مسلمین سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق دشمنان خدا اور تمہاری آمادہ حملہ کی ہوئے پس جانو تم اس امر کو کہ
اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہے پس قائم رکھو تم اپنی تئیں ساتھ صبر و زبردستی اور بلاقی اور شامل ہوئی مدد کی اللہ تعالی کی پاس پھر دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے اپنی گوشہ چشم سے آسمان کیطرف اور یہ دعا مانگی اونہون نے اللہم ایاک نعبد وایاک نستعین ولک نوحد

اور ای پڑھنے والی قرآن کے اور ای اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحقیق واقع ہوئی قوم روم مین شکست نہین باقی ہی اوسکے نزدیک کوئی شخص مضبوط اور لڑنیوالا مگر اوسقدر کہ دیکھا تمنی اور تحقیق توڑ دیا اللہ تعالی نی اونکی تیزی کو پس پھیرو تم اونپر حملے کو اور شدت کو خدا رحمت کرے اللہ تعالی اوسپر قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین خالد کی جان ہی کہ مین امید رکھتا ہون کہ دیگا اللہ تعالی تمکو غلبہ اونکے بازوؤن پر پس کہا اونسے مسلمانون نے ہر طرف سے کہ حملہ کرو تم ای خالد بن الولید تاکہ حملہ کرین ہم تمہارے ساتھ پس نکال لیا خالد بن الولید نے اپنی تلوار کو اور حملہ کیا باتفاق اپنے ہمراہیون کے عبد الرحمن بن حمید الجمحی نے بیان کیا ہے کہ مین اون لوگون مین تھا جنہون نے خالد بن الولید کے ساتھ حملہ کیا تھا پس قسم ہے خدا کی کہ جگہ چھوڑ دی رومیون نے ہمارے سامنے سے اور بھاگے وہ مثل بھاگنے بکری کے شیر کے ڈر سے اور تعاقب کیا اونکا مسلمانون نے پس واقع ہوا حال روم کے میمنہ پر پس بری طرح سے جگہ کو چھوڑ دیا اونہون نے اور وہ لوگ جو زنجیرون مین تھے پس نہین چھوڑا اونہون نے اپنی جگہ کو در انحالیکہ چلاتے تھے وہ تیرون کو اور وہ نگہبان قوم کے تھے اور خالد بن الولید ہمارے آگے تھے حملے مین اور ہم اونکے پیچھے تھے اور ہمارا شعار اوس حملے مین یہ تھا یا محمد یا منصور امت امت پس خالد بن الولید ایسے حملہ کرتے تھے یہانتک کہ پہونچے وہ دریجان تک اور وہ کھڑا تھا اپنی اوس جگہ جہان باہان نے اوسکو کھڑا کر دیا تھا اور اوسکے ساتھ صلیب جواہر کی تھی اور ساتھی اوسکے منتظر حملے کے تھے اوسکی بیعت مین پس جب پہونچا لشکر مسلمانون کا اوس جگہ تک جہان دریجان تھا کہا اوسکے رفیقون نے اوس سے کہ ای بادشاہ آیا نہین حملہ کرتا ہے تو کہ حملہ کرین ہم اوسکے ساتھ یا پیچھے کو پھیرین ہم کہ ملا گیا ہے ہم مین لشکر عرب کا پس کہا اوسنے اپنے ساتھیون سے کہ جاؤ تم اس امر کو کہ مین بری دن کا دیکھنا اور اوسمین حاضر ہونا نہین چاہتا ہون اور بادشاہ نے مجکو اس جگہ ٹھہرایا ہے اور مین مرا جاتا ہون یہان سے ٹھہرو تو مگر لپیٹ دو تم میرے منہ اور سر کو اس کپڑے مین تاکہ نہ دیکھون مین لڑائی کو پس لپیٹ دیا اونہون نے اوسکے چہرے کو ایک ریشمی کپڑے مین اور لوگ لڑتے تھے یہانتک کہ بھاگ گئے مسلمانون کے سامنے سے اور پہونچے وہ دریجان کے پاس اور چہرہ اوسکا لپیٹا گیا تھا کپڑے مین پس حملہ کیا اوسپر ضرار بن الازور نے اور مارا سو نیزہ الا اوسکو اور مار ڈالا اوسکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اچھا معاملہ اللہ تعالی کا مسلمانون کے ساتھ یہ ہوا کہ جرجیر اور قناطر نی باہم گفتگو اختلاف اور جھگڑا کیا اور جرجیر میمنہ مین تھا ساتھ قوم ارمن کے اور قناطر میسرہ مین تھا جرجیر نے قناطر سے کہا کہ حملہ کر تو عرب پر کیا تیرا توقف ہی حملے مین پس قناطر نے کہا کہ آیا تو مجکو حکم حملے کا دیتا ہے جرجیر نے کہا ہان اور کیونکر نہین تجھے حکم کرون آیا مین تیرا سردار نہین ہون قناطر نے کہا کہ تو جو سمجھا ہے تو ایک سردار ہے مین تیرا سردار ہون اور میرا مرتبہ تجھ سے زیادہ ہے اور تو مامور ہے میری اطاعت کا پس اختلاف کیا اون دونون نے اور خشمناک ہوا جرجیر گفتگو سے قناطر کی پس سخت حملہ کیا اوسنے مسلمانون پر اور وہ تھا سوار اوپر کنانہ اور قیس اور خثعم اور حمیر اور جذام اور عاملہ اور غسان کے اور یہ لوگ اوس دن درمیان لشکر میسرہ او قلب مسلمانون کے تھے اور دور کر دیا رومیون نے مسلمانون کو اونکی جگہ سے یہانتک کہ دور ہو گیا لشکر میسرہ مسلمانون کا اپنی صفون کی جگہ سے اور نہ باقی رہے اونمین مگر بالائی نشانون کے پس لڑے وہ اور جو اونکے نزدیک تھے بہت سخت لڑائی اور پھیر لیا رومیون نے اور مسلمانون کا تعاقب کیا شکست اور پھاگ کھائی تھی یہانتک کہ داخل ہوئے اونکے ساتھ اونکے لشکر تک پس آگے آئین اونکی عورتین ساتھ چوبون اور خیمون کے اور لڑائی کی نہایت سخت لڑائی

بن الایہم ہے اور مین نکلا ہون تمہاری طرف کو جسوقت کہ دیکھا مین نے تمکو اور تحقیق مار ڈالا تمنے ابن طریق سخت کو اور وہ مثل پہاڑ کے تہا جسپر
کہ تہا شجاعت ہے پس نکلا ہون مین تمہاری طرف تا کہ مار ڈالون مین تمکو اور بہرہ مندی حاصل کرون مین پہاڑون اور شہر حمل کے نزدیک تمہارے
مار ڈالنے سے عامر بن طفیل نے کہا کہ ہے تو نے بشارت دی اور سختی قوم کی اور بڑے ہونے ڈیل ڈول کا ذکر کیا پس اللہ تعالی شاید تجہے باز رکھے مین اور
ہلاک کرنیوالا ظالمون کا ہے اور جو تو یہ کہتا ہے کہ میرے مار ڈالنے سے بہرہ مندی حاصل کریگا نزدیک مخلوق کے اور وہ مثل تم سب کے ہے پس مین
ارادہ رکھتا ہون کہ بہرہ مندی حاصل کرون بسبب تیرے جہاد کرنے کے نزدیک پروردگار عالمین کے اور حملہ کیا عامر بن طفیل نے جبلہ بن ایہم
اور حملہ کیا جبلہ نے اوسپر اور ملاقی ہوئے دونون ضربون سے پس نکلا وار عامر بن طفیل کا بیکار اور بیجگہ اور نکلا وار جبلہ کا کارگر اور جگہ پہ
پس کاٹ ڈالا اونکی گردن سے شانے تک پس گر پڑے عامر بن طفیل شہید ہو کر رضی اللہ عنہ اور گہوما جبلہ عامر بن طفیل کی جگہ کر ٹہرنے سے
اور ٹہرا اور تعجب کرتا تہا وہ اپنے دل مین اور اوس چیز سے جو کیا تہا اوسنے اور طلب کیا جبلہ نے لڑنیوالے کو پس نکلے اوسکی طرف جندب بن
عامر بن طفیل الدوسی اور اونکے پاس نشان تہا پس دیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ اے سردار میرے باپ مار ڈالے گئے ہین اور مین
چاہتا ہون کہ اونکا بدلا لون یا جا ملون اونمین اور دیدو تم اپنے نشان کو جو میرے پاس ہے جس شخص کو چاہو تم قوم دوس سے پس لیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے نشان کو اونکے ہاتہ سے اور دیدیا ایک شخص کو قوم دوس سے پس اوٹہا لیا اوسنے نشان کو اور نکلے جندب بن عامر
واسطے لڑائی جبلہ کے اور وہ اشعار رجز کے پڑہتے تہے اور نزدیک ہوئے جبلہ بن الایہم سے اور چلا کر کہا اوس سے کہ ٹہر تو اے قاتل میرے باپ کے کہ
مین اونکے عوض تجکو مار ڈالونگا جبلہ نے کہا کہ تم کون ہو عامر کے اونہون نے کہا کہ مین اونکا بیٹا ہون جبلہ نے کہا کہ کس چیز نے برانگیختہ کیا
تمکو اپنے اور اپنی اولاد کے ہلاک کرنے پر اور قتل نفوس کا برا اور حرام ہے پس کہا جندب نے کہ قتل نفس اللہ کی راہ مین نیک اور بہتر ہے جسکے
سبب سے مرتبہ ملتا ہے جبلہ نے کہا کہ مین تمہارا مار ڈالنا نہین چاہتا ہون حالانکہ تم جوان کم سن ہو پس پہر جاؤ تم یہانتک کہ
نکلے میرے مقابلہ کو اور کوئی سوا تمہارے جندب نے کہا کہ مین کیونکر پہر جا سکتا ہون حالانکہ غمدیدہ ہون بسبب مصیبت اپنے باپ کے قسم خدا کی
نہ پہرونگا مین یا اونکا بدلا لونگا مین یا اونسے جا ملونگا پہر حملہ کیا اونپر جبلہ نے اور حملہ کیا اونہون نے جبلہ پر اور برابر ایک دوسرے پر درآتے تھے
اور کہلی ہوئی تہین آنکہین لوگون کی دونون کی طرف اور دیکہا جبلہ نے جندب کی طرف اور اوس چیز کو جو ظاہر ہوئی اونکی شجاعت سے پس
جانا اونسے کہ وہ بڑے سخت اور شدید ہین لڑائی مین پس اختیار کیا اوسنے اونسے احتیاط کو اور قوم غسان دیکہتی تہی اپنے سردار جبلہ کو پس جب دیکہا
اونہون نے جندب کو کہ غالب ہوگئے ہین وہ لڑائی مین پس پکار کر کہا بعض نے اونمین سے بعض کو کہ یہ ان چہوکرون مین تمہارے سردار کے مقابلہ کو ہیران ہے
اور نہ گرے ہین پس اگر دیکہو تم اونکو کہ غالب ہوگئے ہین تمہارے سردار پر پس کمک کرو تم اپنے سردار کی ورنہ چہوڑ دو اونکو کہ مار ڈالین اوسکو پس آیا وہ شہسوار غسان کا واسطے کمک
کے بیچ اپنے سردار کے تا کہ بچاوین اوسکو اگر لاحق ہو جاوے اوسکو کوئی ضرر سخت اور دیکہا مسلمانون نے اپنے ساتہی جندب بن عامر بن طفیل کو پس خوف کیا اور اونکی شدت اور شجاعت کو پس
خوش ہوئے وہ اوسکے اور دیکہا سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اونکو اور اونکے کامون کو پس دعا دی اور کہا کہ ایسے ہی
ہوتے ہین وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین اپنی جان کو اللہ کی راہ مین آگاہ رہو اللہ نہ فراموش کریگا اونکے واسطے اونکے کامون کو جابر
بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا ہے کہ موجود تہا مین یرموک کے دن پس نہین دیکہا مین نے کسی جوان کو شریف اور

بزرگتر دوسی ہوا اور وہ جندب بن عامر بن طفیل تھی کہ جب یہ تھو وہ جبلہ بن ایہم الغسانی ہو سوا اسکو کہ اسوقت آجاتی ہو سوت تو نہین نفع
دیتی شدت لڑائی مین ورنہ کثرت ہتھیارون کی اور صورت یہ ہوئی کہ جوان دوسی نے حملہ کیا جبلہ پر اور مارا اوسکو ایک ایسا وار تلوار کا جس سے
شست کر دیا اوسکو اور مارا جبلہ نے ایک ایسا پس قتل کیا اونکو اور جلدی لیگیا اللہ تعالی اونکی روح کو بجانب بہشت کی اور سبقت کیا اللہ تعالی کی
خواب عامر بن الطفیل کا اور گر دیکھو با جبلہ اونکی لاش پر پس چلا کہا اونکی قوم نے کہ پھر تو ای سردار اپنی جگہ پر تحقیق جاری کر جیسا تو اوس
چیز کو جو سمجھو را جب تھی آپ پلٹ گیا جبلہ اور وہ غرور کرنیوالا تھا اپنی کام پر یہانتک کہ ٹھہرا وہ اپنی صلیب کی نیچی اور یاران نے اوسکا شکر
کہلا بھیجا اور ناوکین ہی مسلمان بسبب عامر بن الطفیل اور اونکی شہید کی پس آئی اسوقت آپس مین پکارا یہ کلمات قوم دوس نے اثبت ثبت
الجنة حفت وابنار بسیدنا کرکاھم فقدعاکم من اعداء الله یہ نکلی قوم دوس بجانب لڑائی کی اور قوت دی انکو
قوم ازد اور اوس نے اور وہ اونکی ہم سوگند تھی اور حملہ کیا اونہون نے قوم غسان اور لخم اور جذام پر اور پکارا اونہون نے ساتھ الفاظ اپنی پہچان کی
پس اسوقت آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو اور کہا کہ ای لوگو جلدی دوڑو تم بجانب مغفرت اپنی پروردگار اور ملاقات پاؤ ان
بہشتی کی بہشت مین پس نہین ہی کوئی جگہ دوست تر اللہ کی نزدیک ان جگہون سے آگاہ ہو کہ صابرین کو بزرگی دی ہی اللہ نے اون لوگون
جو نہین حاضر ہوئی ہین اونکی حاضر ہونیکی جگہون مین پس جب سنا قوم ازد نے اس کلام کو حملہ کیا اونہون نے ساتھ دوس کے مشرکین پر بڑا سخت حملہ
اور پکارتی تھی وہ اپنی الفاظ پہچان کو الجنة الجنة **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے **بیان** کیا ہی کہ بروز جنگ یرموک
شعار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تھا **امت امت** اور شعار قوم عبس کا یہ تھا **یا آل عبس یا آل عبس** اور شعار اہل یمن کا
جسمین ہر قسم کی لوگ تھی یہ تھا **یا انصار اللہ یا انصار اللہ** اور شعار خالد بن الولید اور اونکی ہمراہیون کا یہ تھا **یا حزب اللہ**
یا حزب اللہ اور شعار قوم دوس کا یہ تھا **یا آل اللہ یا آل اللہ** اور شعار قوم حمیر کا یہ تھا **الفتح الفتح** اور شعار قوم مراد اور
سکاسک کا یہ تھا **الصبر الصبر** اور شعار بنی مراد کا یہ تھا **یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ انزل** پس یہ شعار مسلمانون کی
یرموک کی لڑائی مین پس جب حملہ کیا قوم دوس نے اور تعصب کی اونکی قوم ازد نے قصد کیا اونہون نے عبس بن عنترہ کا اور طلب کیا جگہ اونکی صلیب کی
اور پھاڑا اونکی جماعت کو سخت پھاڑنا یہانتک کہ پہنچی وہ صلیب تک پس نیزہ مارا ایک مسلمان نے اور اٹھا لیا اوس صلیب کو جو قوم غسان کی ہوا
تھی پس گرادیا اوسکو گھوڑی سی اور گری صلیب اوسکی ہاتھ سے اوندھی ہو کر اور حملہ کیا قوم غسان نے بارادہ لینی صلیب کی پس لڑی وہ صلیب کی نزدیک
یہانتک کہ بہت لوگ اونکی مارے گئی اور مارے گئی کچھ لوگ قوم ازد اور دوس کی مگر یہ کہ وہ غسان کی بیچ مین مثل سپیدی تل کی بیچ پوست شتر سیاہ
کی تھی پھر نکلی وہ غسان کی بیچ سی **واقدی** رحمہ اللہ نے ہشام بن عامر اور اونہون نے ابن جویریہ اور اونہون نے نافع بن جبیر اور اونہون نے
عبد اللہ بن عدی سے **روایت** کی ہی کہا عبد اللہ نے کہ موجود تھا مین یرموک مین پس تعداد مسلمانون کی چھتیس ہزار تھی پس
غضبناک ہوا ابن جویریہ اور کہا اونہون نے کہ جھوٹ کہا جسنے تم سی یہ تعداد بیان کی اور تحقیق تھا مسلمان یرموک کی دن اکتالیس ہزار
تھی اور مین نے اسی طرح ثقہ راویون سے سنا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ یہ قول [illegible] اسواسطی کہ مسلمان بروز جنگ
اجنادین چھتیس ہزار تھی پھر آئی [illegible] **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب حملہ کیا قوم ازد اور دوس نے بروز جنگ

یرموک کی مشرکین پر ڈالا مشرکین کو بڑی قہر اور ذلت میں اور قہر میں ڈالا اونکو مشرکین نے اور ڈرانیوالا حملہ کیا مشرکین نے پس رہے اور
پیچھے ہٹ گیا مسلمانون نے جگہ کو اور تھے صاحب نشان مسلمانون کے بیچ روز یرموک کے عیاض بن غنم الاشعری پس شکست اوٹھائی اونہون نے اور دیکھا مسلمانون
نے پیچھے ہٹتے ہوئے پس چلایا عیاض بن غنم الاشعری کہ پیٹھ پھیری اونہون نے اور نشان اونکے ہاتھ میں ہے پس چلا کر کہا اونسے مسلمانون نے کہ ثابت قدمی رہو اور
لڑنیوالون کی مدد میں ہوتی ہے مگر سبب اونکی نشان کے پس پہنچے اور ساتھ الحی نشان کے عمرو بن العاص نے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما اور تھا
سبقت کرتی تھی وہ دونون نشان کیطرف پس سبقت کی عمرو بن العاص نے نشان کے لینے میں اور برابر لڑتا رہے وہ یہانتک کہ شکست اوٹھائی
رومیون نے اور فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتھ اور تیسرا دن یرموک کا بہت سخت تھا کہ تین مرتبہ شکست اوٹھائی تھی اور ان مسلمانون
کے پھرتی تھین اونکو پیچھے پیچھے ساتھ پتھرون اور چوبون خیمہ کی اور ظاہر کرتی تھین اونکے سامنے لڑکون کو پس پھر کے مسلمان بیجانب لڑائی کے
راوی نے بیان کیا ہے کہ آئی رات ساتھ اپنی تاریکی کے اور لوگ لڑ رہے تھے اور مشرکین کی بہت لوگ مارے گئے اور مسلمانون میں تھوڑے
شہید ہوئے مگر دن سے اور بہت زخمی ہو گئے تھے پس جب آئی وہ رات ساتھ اپنی تاریکی کے روانہ ہوئے رومی اپنی جگہون پر اور رات
گذرائی اونہون نے بحالت سلاح بندی کے اور یہی حال مسلمانون کا تھا اور نہین تھا واسطے کسیکے کوئی ارادہ مگر نکالنا اور باندھنا اپنے
باندھا اور سیئے زخمون کو اور نماز پڑھائی اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے دو نمازین اکٹھی ساتھ پھر کہا کہ ای لوگو رحمت کرے اللہ
یہ وقت سخت اور دشوار ہو بلا میں منتظر ہو خوشخبری کار سے کہ آتی ہے وہ اللہ تعالی کے نزدیک سے اور روشن کرو تم آگ کو اور نگہبانی
کرو تم اور ظاہر کرو تم تہلیل اور تکبیر کو اور اوٹھکر گھر سے ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ درانحالیکہ وہ چلتے پھرتے تھے مسلمانون
کے بیچ میں اور وہ پکڑے تھے ہاتھ خالد بن الولید کا اور تفتیش حال کرتے تھے مسلمانون کی اور باندھتے تھے اونکی زخمون کو اپنے ہاتھ
اور کہتے تھے کہ ای لوگو دشمن بھی تمہارے مثل رنج اٹھاتے ہیں جیسا کہ تم رنج اٹھاتے ہو اور امید رکھتے ہو تم اللہ تعالی سے اوس چیز کی جسکی
وہ امید نہین رکھتے ہیں اور پھر آگئے ابو عبیدہ بن الجراح ساتھ خالد بن الولید کے اور رو آئے یہ مسلمانون کے خیمون میں تمام
رات صبح تک اور قطع کی رومیون نے راہ کو بیجانب یرموک کے ساتھ باہان کے اور جرجیر کا اور غصہ تھا کہ ہوا وہ اوپر اونکے کہ آگاہ تھے کہ میں
جانتا تھا کہ تمہارا یہی حال ہو گا بسبب اوس چیز کے جو دیکھا تھا میں نے تم میں خوف اور بد دلی اور بے صبری سے ہو [illegible]
پس عذر کیا اونہون نے اوس سے اور کہا کہ کل ہم اونسے لڑین گے اسواسطے کہ ہم بہادر اور شجاع لوگ ہین [illegible]
راست بازی کرینگے ہم اونسے لڑائی میں اور غالب ہو جاوین گے ہم اوپر پس وعدہ کیا باہان نے اپنے [illegible] کیا اوسکو کہ سامان
اور ہتھیارون کی اصلاح اور درستی کرین پس ایساہی کیا اونہون نے اور رات گذرائی دونون فریق نے درانحالیکہ نگہبانی کرتے تھے وہ اپنے لشکر
کی اور ڈر کے مارے رومیون کے دل بسبب مار کھائی ہوئی لوگون کے اونہین اور مسلمان لوگ قوی تھے اپنے دین میں اور [illegible] اونکی پس
جب صبح ہوئی نماز فجر کی پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ مسلمانون کے اور اوسیوقت دیکھا مسلمانون نے کہ ظاہر ہوئے [illegible]
مسلمانون کو اور نشان رومیون کے بلند ہوئے مثل شاخ کی درخت اور درختون کے گویا کہ نہین ملاقی ہوئے تھے وہ کبھی دشمن سے اور نہین
لڑے تھے پس ٹھہری وہ اپنی صفون کی جگہ میں اور رکھا گیا باہان کا تخت اوس ٹیلہ پر جہان وہ بیٹھا تھا الغرض جب دیکھا دونون

لشکروں کے اور حکم کیا اونسے رومیوں کو کہ درست اور مرتب کریں صفوں کو اور نہ لڑیں مسلمانوں سے مگر اوس وقت کہ لڑیں مسلمان انسے
اونسے پس صف بندی کی اونہوں نے اور لازم پکڑا اپنی جگہوں کو پس جب دیکھا سرداران مسلمین نے بجانب جابیہ کے رومیوں سے
واسطے قتال کے پکارا ہر سردار نے اپنے لوگوں کو اور ترغیب دی اونکو لڑائی کی پس پھرے وہ لوگ نماز سے بطرف گھوڑوں کے اور سوار ہوے
اور مسلح ہوگئے اور پھرا ہر سردار اپنی جگہ پر اور تھا ہر ایک نصیحت کرتا تھا وہ اپنے ہمراہیوں کو اور وعدہ کرتا تھا اونسے شامل ہونے مدد خدا کا اور
گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفوں کے بیچ میں پس بیان کرتے تھے اونسے بزرگی اور فضائل جہاد کی اور اوس چیز کو جو مہیا کیا ہے
اللہ تعالیٰ نے مجاہدین صابرین کے واسطے اور مقرر کیا عورتوں اور اولاد اور مال اور اسباب غنیمت پر عمیر بن سعید بن عامر الانصاری کو اور مقرر کیا
پیدل لوگوں پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کو اور آگے کیا تیر چلانیوالوں کو قوم مہاجرین اور انصار سے اور مقرر کر دیا اونمیں سے پانچسو کو
میمنہ میں اور پانچسو کو میسرہ میں اور پانچسو کو قلب میں اور گھوم کر آئے ابو عبیدہ بن الجراح اونکے پاس اور کہا کہ اے گروہ چلانیوالے تیروں کے
لازم پکڑو تم اپنی جگہوں کو پس اگر دیکھو تم قوم روم کو کہ پھری وہ ہماری طرف کو سب کے سب پس تیر اندازی کرو تم اونپر اور یاد کرو نام اللہ تعالیٰ
بزرگ کا اور نہ چلاؤ تیروں کو جدا جدا بلکہ نکلیں تیر تمہاری کمانوں سے ایکہی ساتھ اس طرح کہ گویا وہ ایک ہی کمان کے تیر ہیں اور اگر چلیں وہی
ہماری طرف پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر یہانتک کہ پہونچے تمہارے پاس حکم میرا پس کیا اونہوں نے وہ کام جو حکم دیا تھا اونکو سردار ابو عبیدہ
بن الجراح نے اور آئے ابو سفیان اپنے بیٹے یزید کے پاس اور نشان اونکے ہاتھ میں تھا اور اونکے ہمراہی اونکے ساتھ تھے اور ارادہ کیا تھا اونہوں نے
حملہ اور جہاد کا اور کہا اونہوں نے اے میرے بیٹے نیک کام کیا تم نے نیکی کرے اللہ تمہارے ساتھ لازم پکڑو تم پرہیزگاری اور خوف خدائے غالب اور
بزرگ کو اور صبر کرو تم اسواسطے کہ نہیں ہے کوئی شخص اس وادی میں مگر وہ اوٹھنے والا جہاد و صبر کا ہے پس پرہیزگاری کرو اور ڈرو تم
اللہ سے جیسا کہ چاہیے اور مدد دو اللہ کے دین اور شرع اوسکے نبی کو اور احتیاط کرو بصیری اور خوف سے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے اوسکو
وہ ضرور جاری کریگا اور صبر کرو مع اپنے ساتھیوں کے مثل صبر صاحب ارادہ لوگوں کے اور ڈرو تم اس سے کہ دیکھے اللہ تعالیٰ تمکو شکست
اوٹھائے ہوئے پس رجوع کرو تم بجانب غضب اللہ غالب و بزرگ کے بیٹا میرے تحقیق کہ قریب ہے صبر کروگے تم اپنی کوشش اور طاقت کو اور
اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں میں اعانت اور مدد کا اور آواز دی یزید بن ابی سفیان نے اپنے لوگوں کو اور جنبش دی اپنے نشان کو اور
پکارا اونکو واسطے لڑائی کی اور حملہ کیا تمام اون دشمنوں پر جو اونکے نزدیک تھے اور قوم یزید کی اونکے ساتھ تھی پس تھی وہ ایک سخت اور بڑی لڑائی
کہ تعجب کیا لوگوں نے اوس سے اور برابر لڑتی رہی وہ اس طرح یہانتک کہ بڑا قتل اور جرح کیا اونہوں نے دشمنوں میں اور مبتلا ہوے وہ آزمائش
نیک میں اور لڑائی اونکی لشکر کی قلب کی جانب سے تھی اور یزید بن ابی سفیان اسی حال میں اپنے کام میں مصروف تھے یہانتک کہ
نکلا اونکی طرف ایک بطریق بطارقہ سے جو بڑا تھا انکے دل کا اور زرہ پہنے ہوئے تھا اور اوسکے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جسمیں پھریرا باندھا ہوا تھا
اور گرد اوسکے دس ہزار سوار رومی تھے پس جا لگے وہ اور حملہ کیا اونہوں نے مسلمانوں کے لشکر میمنہ پر اور میمنہ میں عمرو بن العاص تھے پس چلا اور پھرا
بجانب اپنی پشت کے عمرو بن العاص اپنے ہمراہی اونکو اور تھا ہر ایک وہ شکست اوٹھانیوالے تھے یہانتک کہ داخل ہوے لشکر میں اور ملے مسلمانوں
میں قریب میمنہ کے اور عمرو بن العاص ساتھی اونکے پھر گئے تھے لوگوں پر پس حملہ کرتی تھی اونپر لڑتے تھے یہانتک کہ غالب ہوگئے

اونپر رومی پس دور کر دیا اونکو اونکی جگہون سے تا اینکہ ملا دیا اونہون نے اونکو اون ٹیلون پر جسپر عورتین تہین اور گہیر لیا رومیون نے
ٹیلے کو پس آئی آواز دی ایک عورت انصاری نے کہ کہان ہین دین کی مدد کرنیوالے کہان ہین اسلام کی حمایت کرنیوالے راوی نے بیان
کیا ہے کہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اسکا لیکہ علاج کرتی تھی وہ اونکی
آنکھہ کا اور اونکا عارضہ آشوب چشم کا تہا کہ دفعۃً سنی اونہون نے آواز عورت کی جو پکارتی تہی کہ کہان ہین مددگار دین کے پس کہا اونہون نے
اپنی زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہے جو آواز دیتی ہے مددگاران دین کو پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ ای ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شکست اوٹہائی ہے لشکر میمنہ مسلمانون نے یہانتک کہ ملا دیا ہے اونکو ہم مین اور ہم سے پہونچے اور مل گئے ہین کہ ہم مین اور عورتین
انصاریہ طلب مدد کرتی ہے مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے قسم ہے مینے قسم ہے خدا کی مددگاران دین سے ہون اور نہ دیکھیگا
مجکو اللہ پاک اس جگہ بیٹھے ہوی پھر ڈالدیا اونہون نے کپڑے کو آنکھہ سے اور سوار ہوے وہ اپنی گھوڑی کی پشت پر اور لیلیا اپنی چہوٹے نیزے کو
اور ظاہر کیا اپنا نام لیکر اور کہا اپنی حملہ مین کہ مین زبیر بن العوام ہون ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہوپہی کا بیٹا ہون اور برابر
اونہین نیزہ بازی کرتے تھے یہانتک کہ پہیر دیا اونکو اونکی پشتون کی طرف اور گھوڑی اونکی پہرتی تہی اپنی دمون کی جانب پیٹہ پر جا پڑی
کہا ہے کہ یہ حملہ اللہ کی قسم بہت کاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ تحقیق پہیرا اونہون نے رومیون کو ایک فرات سے جسوقت حملہ کیا اونپر
اور نہ تہا اونکی کوئی شخص سے اونکے ساتہ تنہا یہانتک کہ پہیر دیا اونکو اونکی لشکر کیطرف اور پھر گروہ عمرو بن العاص کی اور لوگ اونکی اور
زبیر بن العوام پکارتی تہی اَلرَّجْعَةَ اَلرَّجْعَةَ اَلْجَنَّةَ اَلْجَنَّةَ اَلْحَمْلَةَ اَلْحَمْلَةَ یَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ اَلصَّبْرَ اَلصَّبْرَ پھر حملہ کیا عمرو بن
العاص اور اونکے ساتھیون نے اور دور کر دیا رومیون کو بعد شکست اوٹہانے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پھر اپنی
ساتہ جمعیت تیس ہزار قوم ارمن نے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کر دیا جگہ کو ہمراہیان
شرحبیل بن حسنہ نے اور نہین ثابت قدم رہا سوا اونکے کوئی واسطے لڑائی کے مع چند کسان اپنی قوم کے سوا پانچسو آدمی کے پس حملہ کیا
شرحبیل بن حسنہ نے قوم ارمن پر اور پہیر دیا اونکو اونکی پشتون کی طرف پھر پلٹے وہ حملہ سے اور وہ یہ پکار کر کہتے تھے یَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ اَنَا
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلصَّبْرَ اَلصَّبْرَ پس پہیرے ہمراہی اونکے اور حملہ کیا وقت اونکے پہرنے کے قوم ارمن پر پس پہیر دیا اونکو اونکی پشتون کی طرف
اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی اور تیر اندازی کی ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے ارمن پر یہانتک کہ ایسی شکست پہونچائی اونہون نے
ارمن کو کہ نہین پہونچائی تہی ارمن کو اونکی ہزیمت کیوقت پھر واپس آئی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور اونکے ساتھی
گرد اونکے ہوگئے پس شکر کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اونکے ساتہ خوشی کی اور وہ کہتے تھے اپنے ہمراہیون سے کہ کیا سبب ہے پہونچا تمکو
جو شکست اوٹہائی تہی ان ہمیون نے نہ تہا سبب اسکا مگر یہ کہ تم لوگ حمایت کرنیوالے دین کے اور فرمانبردار اور اہل قرآن اور بندگان
رحمان ہو آیا نہین سنا ہے تمنے کہ اللہ تعالی اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہے وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ
اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ آیا نہین سنا ہے تمنے کہ اللہ تعالی ارشاد کرتا ہے اپنی کتاب بزرگ مین اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ آیا سوناہے تمنے لوگ بہاگتی ہو اور بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا اونہون نے ای صحابی رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ لغزش تھی شیطان کیطرف سے مثل وزراحد اور حنین کے اور اب ہم تمہارے ساتھ ہیں پس حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرین ہم
تمہارے ساتھ پس دعاے جزاے خیر دی اونکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ میں قریب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل
العدوی کے اور لازم پکڑا اونہوں نے اپنی جگہ کو اور نہیں متحرک ہوے وہ اپنی جگہوں سے بغرض نگاہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ رضی اللہ
عنہ نے گروہ شرحبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیوں کے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے
ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اونکی پکار کو پس نکلے خالد بن الولید بیچ جماعت رومیوں کے پس پکارا
اونہوں نے اور اونکے ساتھیوں نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار اونکا یہ تھا یا نصر اللہ انزلی یا منصور امت امت
اور یہی شعار مسلمانوں کا بروز جنگ بدر اور احد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیوں پر میمنہ کیطرف سے اور حملہ کیا قیس بن
ہبیرہ نے میسرہ کیجانب سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گردا دی سخت بڑی رومیوں نے پس واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری [illegible]
اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ سخت کیا اونہوں نے یہانتک کہ باہان کے خیمے کے قریب پہونچ گئے پس جب
دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اوتر کر اور آواز دی رومیوں کو اور شدت اور سرزنش کی ونپر پس پھرے رومی واسطے
لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیوں کے اور وہ کہتے تھے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور امت امت یا نصر اللہ انزل اور سخت مار مارا اونکو اور بتحقیق اوتارا اللہ تعالی نے
اپنی مدد کو مسلمانوں پر اور جلد جلد مارا اونہوں نے رومیوں کو پس مسلمان اسی حال اپنے حملے میں تھے کہ دفعۃً سنا اونہوں نے ایک آواز دینے والے کو
کہ یہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقترب ایہا الناس الثبات الثبات یا معشر المسلمین کہا ہے کہ جب دیکھا آواز دینے والے کو تو وہ ابو سفیان
تھے اور وہ تحت نشان اپنے کے کھڑے تھے اور بشارت کی سبب سے [illegible] اور رومیوں پر حملہ کرنے کو قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہیں تھا رومیوں میں زیادہ
ثابت قدم [illegible] اپنی جگہ [illegible] اور تیر چلانے والی قوم ارمن کے قلب میں تھی رومیوں کے لشکر کے اور وہ
ایک لاکھ تیرانداز تھے [illegible] پس [illegible] اور امانت اللہ کی شامل حال نہ ہوتی تو مسلمان ہلاک ہو جاتے
اور جب ایسی مسلمانوں کی حالت سرور اور خوشی کی ہوئی [illegible] بہت لوگ ہلاک ہوے اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر گبران روم سے
گویا وہ مثل شہر کے بھاری درخت کے تھا اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اوسکے سر پر خود طلائی کام کا تھا جسمیں صلیب جڑاؤ ہوئی
لگی ہوئی تھی اور وہ سوار تھا ایک [illegible] گھوڑے سنہری زین اور اوسپر ایک زرہ لوہے کی پڑی تھی اور اوسکے ہاتھ میں نیزہ تھا پس گرج کے آواز دی
گبر نے اور ظاہر کیا اپنے کو اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس دیکھا مسلمانوں نے اوسکے بھاری اور مہیب ڈیل ڈول کو پس دیکھتے تھے وہ برابر
اوسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو خوفناک کرتی تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم اوسکی بڑائی قد و قامت سے
کہتے ہیں بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہیں جنکا دل مضبوط نہیں ہوتا ہے پس کون شخص نکلیگا تم میں سے اوسکے مقابلے کو اور اعانت
طلب کرو تم اللہ تعالی سے اور سپر پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے غلاموں سے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اوسکے ہاتھ میں ڈھال تلوار تھی
اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اوسنے گبر کے نزدیک جانیکا آواز دی اوسکو اوسکے مالک نے اور وہ ذو الکلاع حمیری تھے پس

جب واپس آیا غلام اونکا تو وہ دوڑکر بجانب کبر کے اور سخت گرادیا اونہون نے اور تھے ذوالکلاع الحمیری اہل شجاعت سے
پس گرد گھومے وہ ساتھ اپنے نیزے کے اور اونکے گرد گھوما کبر اور رہے وہ دونون نیزہ بازی پس قریب ہوکر سخت نیزہ بازی کی دونون نے
یہانتک کہ تھک گئے نیزہ بازی سے اور ایک ساعت جدا ہو گئے وہ دونون پس نکالا اون دونون نے تلوارون کو اور نزدیک ہوے
پس مارا ذوالکلاع الحمیری نے تلوار کو کبر پر اور کبر نے بھی اوسپر تلوار ماری اور تلوار اوسکی کاٹ ڈالی اور بازو اوسکی قوی تھی
پس کاٹ ڈالا اوسنے اپنی تلوار کی دھار سے سپر اور زرہ اور اوسکے نیچے کے کپڑون کو اور پڑی تلوار ذوالکلاع الحمیری کی بازو پر بہت زخمی
کردیا اونکو اور بوجھ ہو گیا ہاتھ اونکا اونپر پس جب دیکھا ذوالکلاع الحمیری نے اوس امر کو جو لاحق ہوا اونکو کبر سے پھیرا اونہون نے
سر اپنی گھوڑی کا بارادہ لشکر مسلمانون کے اور دیکھا کبر نے اونکو باگ پھیرتے ہوے پس طمع کی اوسنے اونمین اور للکارا اپنی بزور دون
سواری کو تاکہ ملجاوے اونسے اور گھوڑا ذوالکلاع الحمیری کا تیز چلنے والا تھا پس نہین پایا اونکو کبر نے یہانتک کہ ملگئے وہ مسلمانون مین
پس آئے وہ اپنی قوم کے نشان کی طرف اور خون جوش مارتا تھا اونکے زخم سے مثل ٹوٹی مشک کے اور اکٹھا ہوے اونکے پاس سواران قوم
حمیر کے اور کہا اونہون نے کہ کیا حال ہے تمہارا اے سردار پس کہا اونہون نے اے شہسواران حمیر ڈرو تم غرور سے اور نہ بھروسا
کرو تم لڑائی مین ہتھیارون اور اونکی مضبوطی پر اور بھروسا کرو اللہ غالب اور بزرگ پر پس قوم حمیر نے کہا کہ اے سردار یہ بات
کیونکر ہے پس کہا اونہون نے تحقیق مین نے باز رکھا تھا اپنے غلام کو لڑائی سے بنظر شفقت کے اوسکے حال پر جسوقت کہ نہ تھی اوسکے
پاس زرہ پس کہا آپ نے یا بخشندہ بے پروا سے فیصلہ ساتھ وہ معاملہ جو تم دیکھتے ہو قسم ہے خدا کی کہ قبل اسکے کسی لڑائی مین مجھکو ایسا زخم
نہین لگا تھا پس باندھا قوم حمیر نے اونکے زخم کو اور ٹھہرے ذوالکلاع الحمیری اپنے نشان کے نیچے جسکو ایک شخص اونکی قوم کا
اوٹھائے تھا پس پکارا ذوالکلاع الحمیری نے کہ اے لوگ حمیر کے اگر پھر آئے تمہارے سردار زخمی ہوکر پس آیا نہین ہے کوئی تم مین
ایسا جو اونکا بدلا لیوے پس نکلا ایک سوار شہسواران حمیر سے اور اوسکے پاس پورے ہتھیار تھے مین کہ پہنے ہوے تلوارون
اور نیزے سے مثل شعلہ آگ کے اور دلیرانہ حملہ کیا اوسنے بجانب کبر کے اور بڑا گرد اوڑایا اوسنے اوسکے ساتھ اور پھیرا حمیری نے اپنے
نیزے کو کبر پر پس قائم کردیا اوسکے سینے مین اور مار ڈالا اوسکو اور جلدی لیگیا اللہ تعالی اوسکی روح کو بجانب دوزخ کے اور ارادہ کیا حمیری
نے اوترنیکا اپنی گھوڑی سے واسطے لینے اسباب اور کپڑے کبر کے پس حملہ کیا اوسپر ایک گروہ نے رومیون سے پس دفع کردیا رومیون نے حمیری کو
اوس مقتول کے پاس سے اور پھیر دیا حمیری نے اپنی اونکو ذلیل و خوار پھر واپس آئے حمیری کبر کیطرف پس لیلیا اسباب اوسکا اور لائے وہ سب آ
ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس ہدیہ دیا ابوعبیدہ بن الجراح نے وہ اسباب اونکو پس خوش ہو گیا اونہون نے اسباب کو اپنی قوم کے اور
پھرتے وہ اپنی جگہ لڑائی پر پس نکلا اونکی طرف دوسرا کبر پس مار ڈالا اونہون نے اوسکو اور نکلا تیسرا کبر پس اوسکو بھی مار ڈالا پس
نکلا چوتھا کبر پس قتل کیا اوسنے حمیری کو اور ارادہ کیا کبر نے حمیری کے اسباب لینے کا پس تیر چلایا اوسپر ایک مرد نے تیر اندازان
انصار سے پس مارا تیر اوسکی سینہ پر اور زمین پر گرا دیا اوسکو بیہوش اور جلدی لیگیا اللہ تعالی اوسکی روح کو طرف آگ دوزخ کے
اور گرے وہ دونون ایک ساتھ پس آزادی بعض بطارقہ نے بعض کو اور دوڑے وہ مسلمانون کی جماعت سے اور یہ بطریق

جو تیر سے مارا گیا اونکی نزدیک بڑی مرتبہ والون سے تھا پس پکارا اونکو بادشاہ ان ذی اور تسکین دی اونکی گھبراہٹ کو اور نکلا واسطے لڑائی کی بادشاہ لان کا جسکا نام مریونس تھا اور وہ شاہانہ زرہ پہنے تھا اور ظاہر کیے تھے اوسنے اپنے ریشمی کپڑے اور جواہرات کو اور اوسکی کمر مین جڑاؤ پٹکہ تھا پس گردا اور دیا اوسنے دونون صفون کی بیچ مین اور ظاہر کیا اپنی تلوار کو اور شناسا کیا اپنی ذات کو اور کہا کہ مین بادشاہ لان کا ہون پس نکلے میری مقابلے مین مگر سردار تمہارا پس نکلے اوسکی طرف شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی ہاتھ مین نشان تھا اور وہ زرہ پہنے اور اوسکی اوپر کمر بند چمڑی کا باندھے اور سبز گھوڑی پر سوار تھے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کون شخص اس گبر کے مقابلے کو نکلا ہے لوگون نے کہا کہ شرحبیل بن حسنہ ہین پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکی پاس کہ دیدو تم نشان جسکو چاہو اور نکلو تم مقابلے کو بدون نشان کے پس جب پہنچا اونکو پیغام اوس شخص کی جسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا دیدیا نشان اوسکو اور کہا اوسسے کہ ٹھہر تو اوسکو لیکر اپنی جگہ پر پس اگر اللہ تعالی نے میری نسبت قضا و قدر کا معاملہ کیا پس دیدینا نشان ابو عبیدہ بن الجراح کو تاکہ سپرد کرینگے وہ جسکو چاہینگے اور اگر پھر آیا مین تو لونگا نشان کو پس لیا اوس شخص نے نشان کو اور رکھا اوسکو اور نکلے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ بجانب گبر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سنا لانی نے شعر شرحبیل بن حسنہ کا پس نہین سمجھا وہ شعر کو اور وہ اندر زبان عربی جانتا تھا پس کہا اوسنے کہ ای عربی کیا کہا تمنے شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ مین وہ کلام کہتا ہون جو اہل عرب لڑائی کی وقت کہتے ہین کہ شجاعت حاصل ہوتی ہے اوسکی سبب سے اونکی دلون کو اور اعتماد کرتے ہین وہ اللہ تعالی کی اون وعدون پر جسکا وعدہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پس کہا اوسنے کہ تمہاری نبی نے تمسے کیا وعدہ کیا تھا شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہمسے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ فتح کریگا اللہ تعالی ہمارے واسطے شہرون کو طول اور عرض مین اور مالک ہوجاینگے ہم شام و عراق اور خراسان کی اور ہم لڑینگے ترک اور خزر اور لان سے پس ہونگے ہم غالب اور فتح مند اونپر بسبب مدد الہی اللہ تعالی کے اوسنے کہا کہ اللہ تعالی نہین مدد دیتا ہے اوس شخص کو جو ظلم کرے اور تم ظلم کرتے ہو ہمپر اور مانگتے ہو ہمسے وہ چیز جسکے تم مستحق نہین ہو شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم وہ قوم ہین کہ حکم دیا ہے اللہ تعالی نے ہمکو اس کام کرنیکا اور زمین کا مالک اللہ تعالی ہے وارث کرتا ہے وہ زمین کا جسکو چاہتا ہے اپنے بندون سے اور نکو کی عاقبت کی واسطے پرہیزگارون کے ہے اور مین تجکو پہچانتے والا بعض لغت عرب کا دیکھتا ہون پس اگر چھوڑ دے تو عبادت صلیب کی اور داخل ہو تو دین اسلام مین تو ہوجائیگا اہل بہشت سے اور نیک بخت ہوجاویگا تو پس کہا اوسنے کہ مین اپنے قول سے پھر نیوالا نہین ہون اور نکالا اوسنے ایک صلیب اپنی گردن سے پس بوسہ دیا اوسکو اور رکھا اپنی دونون آنکھون پر اور ملا بیچ دونی اونکے پس خشمناک ہوے شرحبیل بن حسنہ اوسکی کامون سے اور کہا اوسسے کہ سختی ہو تجھپر اور تیری ساتھیون پر اور اوسپر جسکا قول مثل تیری قول کی ہے پھر گرد گھومی اوسکی اور آمادہ ہوے دونون لڑائی پر اور پھر گرد اوسکی دونون نے اور برابر ایک گھڑی دونون گرد اوسکی دیتے رہے اور دیکھتی تھین اونکو آنکھین لوگون کی اور مسلمان دعا مدد اور اعانت کرتی تھی واسطے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ نے شرکی

اور سختی اور تیزی کو پس دیر رہی وہ اوسکی سامنی ہمیشہ مثل شکست اوٹھانیوالی کی پس جاناگبرنے کہ شکست اوٹھائی اونہون نے پس تعاقب کیا اونکا
اور کمی کی شرحبیل بن حسنہ نے اپنی گھوڑی سے کہ دوڑاتی مین تا اینکہ جسوقت جانا اونہون نے گبر نزدیک پہونچ گیا ہی اونکی پھیری باگ گھوڑی کی واوسکی طرف
اور پھیرا شیر کو اوسپر بارادہ مارنیکے اوسکی بیچ سپر پس خالی دیا مشرک نے تیزی کو اور صحیح اور سالم بچ رہا پھر کہا اوسنے کہ ای گروہ عرب کے
نہین چھوڑتے ہو تم فریب اور مکر کو پس کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ ٹھہر سختی ہو تجھپر آیا نہین جانتا تو کہ لڑائی فریب اور حیلہ ہی اور
مار کرنا اصل اوسکی ہی پس کہا گبر نے کہ کیا نفع دیا تمکو تمہاری مکر نے پھر متوجہ ہوی دونون بجانب حملی کی اور شمشیر زنی کی آپسمین یہانتک
کہ ٹوٹ گئین دونون کی تلوارین اور بہت سخت لپٹ گئی آپسمین دونون پس تھا مشرک مضبوط اور بھاری قد و قامت کا اور شرحبیل
بن حسنہ نحیف اور لاغر تھی بسبب ہمیشہ روزہ رکھنی کی پس الیسی زور سے اونکو دبایا مشرک نے کہ سست کر دیا اونکو اور قصد کیا ذبح اونکی
اوٹھالینی کا زمین سے اور دونون گروہ دیکھتی تھی اونکی طرف ضرار بن الازور نے بیان کیا ہے کہ در آیا مجھمین غصہ اور کہا مین نے اپنے
دل مین کہ افسوس ہے تجھپر اے ضرار اس بات کا کہ یہ گبر قتل کریگا کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کس چیز نے باز رکھا ہے تجھکو
اونکی مدد دینی سی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کہ نکلا ضرار بن الازور اونکی طرف در انحالیکہ وہ پیدل تھے اور دوڑتی تھی اپنے قدمون سے
مثل ہرن بار کیا کمر کے یہانتک کہ نزدیک ہوی وہ اون دونون کے اور وہ دونون اس حال میں پیدل تھے اور ضرار کے ہاتھ مین خنجر تھا پس مارا
ضرار نے خنجر کو اوسکی پشت سی پس نکلا خنجر اوسکی دل کی طرف سے پس گرا گبر مردہ ہوکر اور چھوڑا اللہ تعالی نے شرحبیل بن حسنہ کو اوسکے
فشار اور سختی سی **راوی نے بیان** کیا ہی کہ جب گر پڑا گبر اپنے گھوڑی کی پشت سی اوتری اور گئی شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور
گبر کی طرف اور لیلیا جو کچھ زرہ وغیرہ سامان لڑائی کا اوسکی پاس تھا اور سوار ہو ضرار اوسکی گھوڑی پر اور پھر وہ اور شرحبیل بن حسنہ
بجانب مسلمانون کی پس مبارکباد دی مسلمانون نے شرحبیل بن حسنہ کو اونکی سلامتی پر اور شکریہ ادا کیا ضرار بن الازور کی کامون کا پھر
شرحبیل بن حسنہ نے لیا اسباب گبر کا پس جھگڑا کیا اوسمین ضرار بن الازور نے اور کہا کہ اسباب مجکو چاہیے اسواسطے کہ مین نے گبر کو مارا ہے
اور شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ مین نے اوسکو مارا ہے اور منازعت کی اس بارہ مین اونہون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی پاس
پس خوف کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کا کہ فیصلہ کرین وہ اس مقدمہ مین پس نہ راضی ہون وہ دونون اونکے فیصلہ پر اور لکھا خط
بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی ان الفاظ سی یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ عِلْجًا خَرَجَ اِلَی الْبِرَازِ وَقَاتَلَ عِلْجًا مِّنْ عُلُوْجِ الرُّوْمِ
وَبَلَغَ مَعَہٗ فِی الْحَرْبِ اِلَی الْجَھْدِ جَھِیْدٍ وَخَرَجَ اٰخَرُ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاَعَانَ الرَّجُلَ وَقَتَلَ الْعِلْجَ فَالسَّلَبُ لِمَنْ ھُوَ مِنْھُمَا
پس آیا جواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پاس سے اس تفصیل سی کہ اسباب مقتول کا اوسکی مار ڈالنیوالی کو چاہیے پس لیا اسباب کو ابو عبیدہ
بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ سی اور دیدیا ضرار بن الازور کو پس کہا ایک مسلمان نے شرحبیل سی کہ کیونکر پایا ضرار نے اسباب کو پس کہا
شرحبیل نے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ **راوی نے بیان** کیا ہی کہ جب مار ڈالا ضرار بن الازور نے بادشاہ
لالان کو خشمناک ہوی رومی پس نکلا اونمین سی ایک بہادر سوار در انحالیکہ طلب کرتا تھا وہ لڑنے والی کو پس نکلی زبیر بن العوام
رضی اللہ عنہ اور مار ڈالا اوسکو اور لیلیا اسباب اوسکا اور نکلا دوسرا سوار پس مار ڈالا زبیر نے اوسکو اور لیلیا اسباب اوسکا اور نکلا

ساکت ہین جواب نہین دیتی پس پکارتا تھا مین ہر قبیلہ عرب کو اور ہر قبیلہ بار بار کہتا تھا بسبب اپنے معاملہ ذات کے مجکو جواب نہین دیتے پس بہت پڑہا مین نے کلام لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کو پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ نازل ہوئی مدد آسمانی اور معاملہ یہ گذرا کہ مسلمان لوگ پھرے بجانب مقابلہ عورتون کی اور نہین ثابت قدمی کی اونکی ساتھ کسی نے سوائے اصحاب نشانون کے

عبداللہ بن قرط ازدی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین شام کی سب لڑائیون مین پس نہین موجود ہوا اور نہین دیکھا مین نے زیادہ سخت لڑائی کو مسلمانون پر یرموک کے دن سے اور نہین موجود تھا اور نہین دیکھا مین نے یرموک مین زیادہ سخت لڑائی یوم التعویر سے اور چلتی تھی گھوڑی مسلمانون کی انکی موت کیطرف اور لڑتی تھی سردار بذات خود اور نشان انکی ہاتھون مین تھی یہانتک کہ ابوعبیدہ بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص جان دیکر لڑائی لڑتی تھی اور دیکھا مین نے شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور اور ہاشم مرقال اور مسیب بن نجبہ الفزاری اور عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو کہ بہت بڑی لڑائی لڑتے تھی پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ کتنی مدت یہ لوگ لڑسکتے ہین حالانکہ وہ چند کس ہین تا اینکہ مساعدت کی اللہ تعالی نے ہمارے ساتھ حملی اون عورتون کی جو حاضر ہوئی تھین لڑائیون مین ہمراہ رکاب سعادت انتساب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معمر بن راشد زہری نے بیان کیا ہی کہ عورتین حاضر ہوئی تھین لڑائی مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس وہ علاج زخمون کی کرتی تھین اور پانی پلاتی تھین اور میدان جنگ مین لڑنے کو نکلتی تھین پس نہین دیکھا مین نے کسی عورت کو عورات قریش سے لڑتی ہوئی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور نہ جنگ یمامہ مین ہمراہی خالد بن الولید کی مثل اوسکی کہ لڑین عورتین قریش کی یرموک کے دن جسوقت کہ سخت ہوا مسلمانون پر قتل اور ملگئی رومی مسلمانون مین پس بڑی شمشیر زنی کی عورتون نے اور یہ بات زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین واقع ہوئی اور ملگئی تھین عورات مہاجرین کی ساتھ مسلمان عورتین لخم اور جذام کی اور قائم تھی لڑائی پھر کیا اول ظاہر تھین نشان اونکی پس بیان کرتی تھین عورتین اپنی قومیت اور نام اپنی ماؤن اور اپنے بیٹون کو اور جان توڑ کی لڑائی لڑتی تھین اور مارتی تھین گھوڑون کے منھون مین عمود نیزون کے اور ظاہر کرتی تھین حملہ آور ون کو اور بعض اونمین کی لڑتی تھین شمشیرون سے اور بعض لڑتی تھین مسلمانون سے یہانتک کہ پھرے مسلمان بجانب لڑائی کے اور حمایت کی اور بچایا اونہون نے لوگون کو تا اینکہ شکست اوٹھائی مسلمان عورتون لخم اور جذام اور غسان نے پس نکلین اونکی طرف خولہ بنت الازور بن طارق اور ام حکیم بنت الحرث اور لبنی بنت سالم اور سلمی بنت لوی بن عاصم الیربوعی اور مارتی تھین وہ اونکی منھون اور سرون پر چوبون کو اور کہتی تھین اونسے کہ نکلجاؤ تم ہمارے بیچ سے کہ تمنے سست کر دیا ہماری جماعت کو پس پھرین عورتین لخم اور جذام کی اور وہ جان توڑ کی لڑائی لڑین اور لڑین ام حکیم بنت الحرث تلوار سے آگو لشکر کے اور پھیرتی تھین وہ مشرکین کو واقدی نے ابی عون سے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ہندہ بنت عتبہ کو کہ اونکی ہاتھ مین ہندی تلوار تھی اور وہ شمشیر زنی کرتی تھین مشرکین مین اور پکار کر کہتی تھین اپنی بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے کاٹو تم گردنین بی ختنہ بریدہ کو ساتھ تلوارون کے اور اوسوقت ہوا اوپر ابو سفیان کے اور کسی کی آواز سنائی نہین دیتی تھی اور وہ نصیحت کرتی تھی اپنی بلند آواز سے اور کہتی تھی کہ اے گروہ مسلمانون کی یہ ایک دن ہی اللہ تعالی کے دنون سے پس آج ہاتھ لگ گئی ہین ...

اور وہ بڑے حاضر جواب اور خوش بیان اور فصیح ترین عرب اور بلند آواز تھے بنی محارب مین ایسے مشہور تھے کہ آتے تھے فصحاء عرب اونکے پاس واسطے
سماعت اونکی نثر اور نظم کو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے صفوان بن راشد سے روایت کی ہے کہ نہین پھیرا گردنون کو
ہزیمت اور شکست سے بعد حکم اور مدد اللہ تعالیٰ کے یرموک کی لڑائی مین مگر کلام ایک مرد کا بنی محارب سے جنکا نام مفرج تھا اور کوئی کلام اونکا
خالی از سجع اور قافیہ نہین ہوتا تھا کہ وہ سجع کرتے تھے اوس کلام کو اپنے حسن ترتیب سے اور یاد کیا ہمنے اونکی کلام کو ہزیمت یرموک کے دن جسکا ذکر
کرینگے ہم اور فصحاء متاخرین اصمعی اور ابو عبیدہ معمر اونہین کی طرز کی پیروی کرتے تھے اور وعظ اونکا بہ نسبت مسلمانون کے بروز جنگ یرموک
یہ ہے أَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا يَوْمٌ لَهُ مَا بَعْدَهُ وَقَدْ غَابَ عَنْكُمْ قُرْبُهُ وَبُعْدُهُ وَلَنْ تَنَالُوا الْجَنَّةَ إِلَّا بِالصَّبْرِ عَلَى الْمَكَارِهِ
بِاللّٰهِ مَا يَدْخُلُهَا مَنْ هُوَ فِي الْجِهَادِ كَارِهٌ وَإِنَّ لِلّٰهِ فِي عَرْضِ السَّمٰوَاتِ جَنَّةً مَحْفُوفَةً بِالْمَكَارِهِ وَأَعْلَى الدَّرَجَاتِ
دَرَجَةُ الشَّهَادَةِ فَارْضُوا عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهٰذَا الْجِهَادُ قَدْ قَامَ عَلَى سَاقِهِ وَبَدَا الشِّقَاقُ فِي أَسْوَاقِهِ
وَاخْتَلَفَ نِفَاقُهُ فِي نِفَاقِهِ أَمَا أَنْتُمْ أَصْحَابُ بَنِي الْعِصِيِّ أَفَايِسْتُمْ مِنَ النَّبَاتِ النَّصِيِّ بَشِّرُوا رُوحَ الْمُصْطَفٰى بِثَبَاتِكُمْ وَقَدِّمُوا
الْعَزْمَ بِصَفَاءِ نِيَّاتِكُمْ وَإِيَّاكُمْ تُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ فَتَسْتَوْجِبُ غَضَبَ الْجَبَّارِ أَمَا وَالَّذِي قَدَّرَ الْأَقْدَارَ وَأَجْرَى الْأَفْلَاكَ الدَّوَّارَ
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ لَقَدْ تَزَيَّنَتْ لَكُمْ حُورُ الْعِينِ بِأَيْدِيهِنَّ أَبَارِيقُ وَكَأْسٌ مِنْ مَعِينٍ لِمَنْ طَلَبَ دَارَ الْبَقَاءِ فَانَّ عَلَيْهِ
الْيَوْمَ مَا يَلْقٰى فَصَبِّرُوا طِلَابَكُمْ تَنَالُوا رَبَّكُمْ وَقَدِّمُوا أَحْسَابَكُمْ تَنَالُوا أُمْنِيَّتَكُمْ وَاطْعَنُوا الصُّدُورَ تَنَالُوا الْحُورَ وَاشْرَعُوا الْأَسِنَّةَ
تَنَالُوا الْجَنَّةَ وَاعْتَمِدُوا عَلَى الصَّبْرِ تُكْتَبُ لَكُمُ الْأُجُورُ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِحُسْنِ عَمَلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تَضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكُمْ وَلَا تُوَافِقُوا
الْكُفَّارَ فِي جَهْلِهِمْ وَاعْدِلُوا عَنْ طَرِيقِ قَوْمِهِمْ وَوَافِقُوا مَنْ سَبَقَ مِنْ أَسْلَافِكُمْ فِي فِعْلِهِمْ وَاسْمَعُوا مَا نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ آيَةٍ [illegible]
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ثُمَّ قَالَ مُبَيِّنًا وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ثُمَّ بَيَّنَ مَنْ يَعْلَمُ السِّرَّ الْمَكْنُونَ فَقَالَ يَعْبُدُونَنِي وَلَا يُشْرِكُونَ
بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ سِيرُوا فَقَدْ سَبَقَ الْمُعِدُّونَ وَاجْتَهِدُوا فَقَدْ فَازَ الْمُجْتَهِدُونَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور وہ [illegible]
اور لڑائی تھی رومیون کو اپنے نام سے اور کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور نکلا اونکے مقابلے مین ایک بطریق جسکا نام اسطور اور وہ [illegible]
کٹہری سے نیچا اور آیا وہ دور اپنے ایک طلب کرتا تھا خالد بن الولید کو بیچ میدان لڑائی کے اور وہ بکواس کرتا تھا اپنی زبان سے اور لڑائی
ہوئی دونون اور بڑی سخت لڑائی جیسا کہ چاہیے تھی پس نہایت لڑائی کی تیزی مین تھی کہ منہ کے بل گر پڑا گھوڑا خالد بن الولید کا اور گر پڑے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اوسکی سر کی طرف اور دیکھا مسلمانون نے اونکی جانب کہ وہ جھکے ہیں پس پڑھا مسلمانون نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اور خالد بن الولید کہتے تھے یہی اور بلند کیا بطریق نے اپنی تلوار کو خالد بن الولید کی پشت پر پس سست کر دیا

اور تکبیر کہیں کچھ تھوڑا امر گیا رومیون نے اونکو مقابلے مین یہانتک کہ جب غائب ہوا آفتاب اور تاریک ہوگیا کنارہ آسمان کا چھوڑ دیا
رومیون نے اونچے جگہ کو در آنحالیکہ وہ شکست اوٹھانیوالے اور بھاگنیوالے تھے اور تعاقب کیا اونکا مسلمانون نے در آنحالیکہ قتل کرتے تھے اور گرفتار
کرتے تھے اونکو پس مارے گئے اونمین سے قریب ایک لاکھہ کے اور گرفتار ہوئے چالیس ہزار اور ڈوب گئے ندی مین ایک جماعت کثیر جنکا شمار نہین ہوسکتا ہے
اور ہلاک ہوے بعض اونمین کے پہاڑون اور جنگلون مین اور گروہ مسلمانونکا اونکے پیچھے تھے کہ لاتے تھے اونکو پہاڑونسے گرفتار کرکے اور برابر
مسلمان اونکو قتل اور قید کرتے تھے یہانتک کہ گذر گئی کچھ تھوڑی رات پس بلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو پاس یہ کہ چھوڑ دو تم اونکو
صبح تک پس مسلمان لوگ پھرے اپنے لشکر کیطرف اور ہاتھہ اونکے بھرے غنائم اور سرادقات اور سونے چاندی کے برتنون اور زر لالی اور زیبارت
اور مال نفیس سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لوگونکو واسطے یکجا کرنے غنائم کے اور رات گذاری
مسلمانون نے در آنحالیکہ وہ خوشی اور سرور مین تھے بسبب اسکے کہ حاصل ہوئی مدد اللہ تعالی کی اونپر یہانتک کہ جسوقت صبح کی اونھون نے پس نہ معلوم ہوئی
رومیونکی کوئی خبر اور چھپ گئے اکثر رومی پہاڑونکی غارون اور گڑھون مین راوی نے بیان کیا ہے کہ ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے شمار کرنے
تعداد مقتولین مشرکین کا پس قادر ہوئے اوسکے شمار پر ساتھہ لکڑی کے پس حکم کیا اونھون نے کہ کاٹی گئی لکڑیان جنگل سے اور رکھتے تھے شمار کرنیوالے اوپر ہر مقتول کے
ایک لکڑی پس شمار کیا لکڑیونکو تو معلوم ہوا کہ تعداد مقتولین کی ایک لاکھہ پانچ ہزار ہے اور قیدی چالیس ہزار تھے اور مارے گئے مسلمانون سے چار ہزار
کچھ زیادہ اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح نے کچھ رومیونکو کہ پہاڑون مین پائی جاتی تھی کہ آیا وہ سب پوشیدہ ہوگئے ہین پاس مسلمانونکے پس حکم کیا اونکو
غسل دینیکا اور نماز پڑھنیکا اور دفن کرنیکا اور جب ہوئے گروہ مسلمانونکے تلاش رومیونکی پہاڑون اور جنگلون مین تو
دیکھا اونھون نے ایک چرواہا کو کہ سامنے آیا اونکے پس کہا اونھون نے اوس سے کہ آیا گذرا ہے تیری طرف ہوکر کوئی شخص رومیون سے پس اوسنے کہا ہان
گیا ہے تیری طرف ہوکر ایک بطریق اور اوسکے ساتھہ قریب چالیس ہزار آدمی کے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ بطریق جسکا
حال پہلے ہی بیان کیا ماہان لعین تھا پس پیچھا کیا اونکا خالد بن الولید نے اور ڈھونڈہتے جاتے تھے وہ اونکو نشان قدم سے اونکے اور اونکے ساتھہ
لشکر حمص کا تھا پس پایا اونکو دمشق مین پس جب نزدیک ہوئے اونسے نعرہ تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور رکھا اوسکو
اونمین پس مار ڈالا اونکو اور نہین بچے تھوڑے اور باہان پیادہ ہوگیا تھا اپنے گھوڑے سے اور یہ کام اوسنے اپنی جان بچانیکے واسطے کیا تھا پس سامنے آیا
ایک شخص مسلمانون سے پس حمایت کی باہان نے اپنی جان کی پس مار ڈالا اوسکو اوس شخص نے اور قاتل باہان کو نعمان بن ذہلی یا عاصم
بن خولہ الازدی تھے اور اختلاف کیا ہے راویون نے اسمین کہ اون دونون مین سے کس شخص نے باہان کو قتل کیا ہے اور اللہ تعالی بہت جاننیوالا ہے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب آئے اہل دمشق اوس وقت خالد بن الولید کے پاس اور کہا اونھون نے کہ آیا ہم اپنے عہد پر ہین جو
ہمارے تمہارے بیچ مین ہے کہا خالد بن الولید نے کہ تم اپنے عہد پر ہو پس پھرے خالد بن الولید تلاش قوم مین پس مار ڈالا اونکو جہانکہین پایا
حالانکہ پہنچ گئے وہ ثنیۃ العقاب تک پس اقامت کی وہان ایکدن پھر واپس آئے اپنی راہ مین جانب حمص کی پس پھرے وہان اور پہونچی خبر
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس روانہ ہوے یہانتک کہ آملے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے ساتھہ اپنے ہمراہی مسلمانونکے راوی نے بیان
کیا ہے کہ سرداران مسلمین تلاش مین ملک شام کے گئے تھے پس جب یکجا ہوگئے وہ سب پھر گئے جانب دمشق کی اور مقیم ہوا سب لشکر وہان

اور بھیجا کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے غنائم اور نکالا اوسمین سے پانچواں حصہ اور لکھا خط بشارت اور فتح کا بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلوته علی نبیه المصطفی ورسوله المجتبی من ابی عبیدة عامر بن الجراح فانی احمد اللہ
الذی لا اله الا هو واشکره ملیا علی ما اولی علی من نعمته وخصنا به من کرمه ببرکة نبی الرحمة وشفیع الامة محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیه وآله وسلم واعلمک انی نزلت الیرموک ونزل باهان بالقرب منا ولم یر المسلمون اکثر منه جمعا ولا
عددا ففض اللہ تلک الجموع ونصرنا علیهم بمنه وفضله فقتلنا منهم زهاء علی مائة الف خمسة آلاف واسرنا
اربعین الفا وقتل المسلمون اربعة آلاف ختم اللہ لهم بالشهادة ووجدت رؤسا قطعت لم اعرف اصحابها فصلیت
علیها ودفنتها وقتل باهان علی دمشق قتله عاصم بن خول الیربوعی وکان قبل الوقعة نصب علیهم رجل منهم
یقال له ابو الجعید من اهل حمص فالقاهم فی موضع من الیرموک یقال له یاقوصة فغرق منهم ما لا احصیهم
الا اللہ تعالی واما من قتل فی الاودیة والجبال من المنهزمین وغیرهم فاخذت عدتهم سبعون الفا وقد
ملکنا اللہ اموالهم واحوالهم وحصونهم وبلادهم وکتبنا الیک فی هذا بعد الفتح من دمشق فقد جمعت
الغنائم وخمستها وانا منتظر امرک فی الخمس والغنائم والسلام علیک ورحمة اللہ وبرکاته وعلی جمیع المسلمین

اور بھیجا خط کو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور مہر کی اوسپر اپنی اور بلایا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اور دیا خط اونکو اور ساتھ کیے اونکے دس
مسلمان مہاجرین اور انصار سے اور کہا حذیفہ سے کہ روانہ ہو تم ساتھ خط فتح اور بشارت کے بجانب امیر المومنین کے اور ضروری ہے تمہاری [illegible]
پھر لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ اوسی وقت اور اوسی ساعت میں اور وہ دس مسلمان اونکے ساتھ تھے اور انتہا کی کوشش
کرتے تھے چلنے میں دن اور رات کو تا اینکہ پہونچے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب
شکست دی اللہ تعالی نے رومیوں کو یرموک کے دن اور ہوا معاملہ مطابق اوسکے جو اللہ تعالی نے مقدر کیا تھا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
شب خیریت سے وہم کو یہ خواب کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ مقدس میں ہیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اونکے ساتھ ہیں
اور عمر رضی اللہ نے سلام کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل مسلمانوں سے متعلق ہے اور نہیں میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالی نے اونکے
ساتھ کیا کیا اونکے دشمنوں کے معاملہ میں اور میں نے سنا ہے کہ رومی آٹھ لاکھ میں پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے عمر
خوش ہو تم کہ تحقیق فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانوں کو اور شکست دی اونکے دشمنوں کو اس مقدار اونمیں سے مارے گئے پھر پڑھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلک الدار الآخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین اور وہی نے
بیان کیا ہے کہ جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اور آگاہ کیا مسلمانوں کو اپنے خواب سے وہ بہت خوش ہوئے
مسلمان اوسکے سبب سے اور جانا اونہوں نے کہ شیطان خواب میں صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں بن سکتا ہے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب آئے حذیفہ بن الیمان اور دس سلمان یہ خط ابو عبیدہ بن الجراح کا بشہر فتح شام کے پس تھا مضمون اس خط کا
مطابق ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سجدہ شکر ادا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور جب پڑھکر سنایا خط لوگوں کو پس بلند ہوئیں آوازیں مسلمانوں کی
ساتھ شکر اور تعریف پروردگار عالم کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ سے کیا تقسیم کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو اونہوں نے کہا
نہیں یا امیر المؤمنین بلکہ اونہوں نے جدا کیا پانچواں حصہ کو اور وہ منتظر تمہارے حکم کے ہیں پس منگایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قلم دوات کو اور لکھا
خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی عاملہ بالشام سلام علیک
فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وقد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین من نصرہ
وانہزام عدوہم فاذا وصل الیک کتابی ہذا فاقسم الغنائم علی المسلمین وفضل اہل السیف واعط کل ذی حق حقہ
واحفظ المسلمین واکلأہم واشکر لہم صبرہم افعالہم واقم لموضعک حتی یاتیک امری والسلام علیک
وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر لپیٹا خط اور دیا حذیفہ بن الیمان کو پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ
پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا اونکو دمشق میں پس سلام کیا اونکو اور دیا خط امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس جب
پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط مسلمانوں کو حکم کیا لانے غنائم کا پس لائے گئے غنائم اونکے سامنے پس تقسیم کیا اونکو مسلمانوں پر
پس پہونچا ہر سوار کے حصہ میں چودہ ہزار مثقال سرخ سونا اور ہر پیدل کے حصہ میں آٹھ ہزار اور اسی طرح چاندی بھی تقسیم ہوئی اور دیا فرس
ہجین کو ایک سہم اور فرس عتیق کو دو سہم اور ملا دیا براذین کو عرب میں پس جب اس طرح سے تقسیم کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہا اصحاب الہجین نے کہ ملا دو ہم کو ساتھ عرب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں نے تقسیم کیا ہے غنائم کو جیسا کہ تقسیم فرمایا تھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے درمیان اپنے صحابہ کے غنیمت کو پس نہ مانا اونہوں نے اونکے قول کو اور لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حال خیل اہل
لوگوں کا یعنی خیل اہل ہجین اور عرب کا پس لکھا اونکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط اس عبارت سے اما بعد فانک فعلت بسنۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ولم تتعد حکمہ فاعط الفرس العربی سہمین والہجین سہما واعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم عرب العراب وہجن الہجین فجعل للہجین سہما وللعربی سہمین پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور
پڑھکر سنایا مسلمانوں کو اونہوں نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ناچیز کرنے کسی مرد کا تم میں سے ولیکن نیت
کی تھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو مسلمانوں میں
کہا اونسے خالد بن الولید نے کہ ایک شخص مسلمانوں سے خواہش کرتا ہے میرے دوستوں سے اس امر کی کہ ملاؤ تم اوسکے ہجین گھوڑے کو عربی گھوڑوں میں
اور دو تم اوسکو دو سہم پس انکار کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ تھا نبی کا اسکو درست تر ہے اس سے [illegible] نے روایت کی ہے
کہ ہو چکے تھے میرے جد زبیر بن العوام ساتھ [illegible] کے اور اونکے پاس دو گھوڑے تھے کہ ایکدن ایک پر سوار ہوتے تھے اور ایکدن دوسرے پر پس
جب آیا وقت تقسیم غنائم کا دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکو اور اونکے گھوڑے کو دو سہم پس کہا زبیر بن العوام نے کہ آیا تم میرے ساتھ اوسطرح
سلوک کروگے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز حنین کے میرے ساتھ کیا تھا اور میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تھیں اور دیا تھا اونکو پس پھر کہنا یا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کو پس خوش ہوئے وہ لسبب اپنی عزیمت کی بجانب بیت المقدس کی پس بلوایا ابو عبیدہ نے ابو عبیدہ بن الجراح نے یزید بن ابی سفیان کو اور بنایا اونکو واسطے ایک نشان سفید اور دیا اونکو وہ نشان اور ساتھ کیے اونکو پانچ ہزار سوار مسلمانوں سے اور روانہ کیا اونکو اور کہا کہ ای بیٹے ابی سفیان کے میں نہیں جانتا ہوں تمکو مگر خیر خواہ دین کا پس جب قریب ہو تم شہر ایلیا کی پس بلند کرو تم اپنی آواز اونکو ساتھ تہلیل و تکبیر کی اور سوال کرتا ہوں میں اللہ سے بواسطہ مرتبہ اوسکی نبی اور صالحین کے کہ نازل کرے بیت المقدس کی اس امر کا کہ آسان کرے اللہ تعالی اوسکی فتح کو مسلمانوں پر پس لیا یزید نے نشان کو اور روانہ ہوئے وہ بارادہ بیت المقدس کی پھر بلوایا ابو عبیدہ بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بنایا اونکو واسطے ایک نشان سیاہ اور سپرد کیا اونکو اور ہمراہ کیے اونکی پانچ ہزار سوار اہل یمن اور حضر موت اور کہلان اور طی اور خولان اور شمس اور ازد سے اور کہا روانہ ہو تم یہانتک کہ پہونچو تم بیت المقدس کی پس اوترو تم معہ اپنے لشکر کے اور ملاؤ تم اپنے ساتھیوں کو یزید بن ابی سفیان کے ساتھیوں میں پھر بنایا تیسرا نشان بعدہ وہ نشان سفید تھا اور سپرد کیا مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور ساتھ کیے اونکی پانچ ہزار سوار عرب قوم مضر وغیرہ سے اور روانہ کیا اونکو پیچھے شرحبیل بن حسنہ کی اور کہا اوترو تم بیت المقدس کی شہر پناہ پر اور ہو جگہ تمہاری اوس جگہ سے دور تمہارے دونوں ساتھیوں سے اور بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مسیب بن نجبہ الفزاری کو اور کہا اوس سے کہ جا ملو اپنے بھائیوں میں اور ساتھ کیے اونکی پانچ ہزار سوار قوم نخع اور خشعم اور غطفان اور فزارہ سے اور بنایا پانچواں نشان اور سپرد کیا قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور ساتھ کیے اونکی پانچ ہزار سوار کو اونکی قوم سے اور بنایا چھٹواں نشان اور سپرد کیا عروہ بن مہلہل بن زید الخیل کو اور ساتھ کیے اونکی پانچ ہزار سوار اونکی قوم سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تمام وہ لشکر جو روانہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب بیت المقدس کی تیس ہزار تھا اور روانہ ہوئے سرداران لشکر چھ دن اسطرح سے کہ ہر سردار ایک دن میں روانہ ہوتا کہ ڈراوین وہ دشمنان خدا کو ہر روز لسبب پہونچنے ایک سردار معہ لشکر کے اور جو پہلے ظاہر ہوئے اونمیں یزید بن ابی سفیان تھے پس جب قریب ہوئے اونسے تکبیر کہی اونھوں نے اور اونکی ساتھیوں نے اور سنا اہل بیت المقدس نے شور اونکی آواز کا پس ہل گئے دل اونکی اور چڑھے وہ شہر پناہ کے اوپر پس جب دیکھا اونھوں نے بجانب قلت ہمراہیان یزید بن ابی سفیان کی نا چیز جانا اونکو اور سمجھے کہ یہ کل تعداد لشکر مسلمانوں کی ہے پس اوترے یزید بن ابی سفیان معہ اپنے ہمراہیوں کے قریب باب اریحا کی اور آئی دوسرے دن شرحبیل بن حسنہ اور تیسرے دن مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص پس اوترے وہ باب غربی پر اور آئی چوتھے دن مسیب بن نجبہ الفزاری پس اوترے وہ طرف بیت المقدس کی اور آئی بعد اونکے قیس بن ہبیرۃ المرادی پس اوترے سامنے اوسکی اور آئی عروہ بن مہلہل بن زید الخیل پس اوترے وہ قریب راہ رملہ سامنے محراب داؤد علیہ السلام کی عبد اللہ بن عامر رضی اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ نہیں آیا اور اوترا کوئی شخص مسلمانوں میں سے بیت المقدس پر مگر یہ کہ اوترکر نماز پڑھی اونسے بیت المقدس کے سامنے اور تکبیر کہی اور دعا مدد اور فتح کی دشمنوں پر مانگی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور باقی لوگ اور اولاد اور عورتیں اور جانور اور جو خیر دی اللہ تعالی نے جانوروں اور مال سے وہ سب جابیہ میں اور نہیں جدا ہوئے اپنی جگہ سے اور ٹھہرے اور توقف کیا مسلمانوں نے تین دن اور اوترے بیت المقدس پر تھا ایک نہیں بولتے تھے اونسے کوئی اور نہ لڑائی کو اور نہ وہ دیکھتے تھے اونکی طرف کو الٹی کی پس نہیں کلام کیا مسلمانوں سے کسی نے وہاں کے لوگوں میں سے

تھے یہ کہ یہ سنکر لیکن اونھون نے دیوارون شہر پناہ کی ساتھہ ڈھالون سپرون اور تلوارون اور نیزون اور جوشن اور ساتھہ بڑے تکلفات کے
سجا رکھا تھا عبد اللہ بن شداد الفزاری نے بیان کیا ہے کہ ہم نہیں دیکھا کوئی شہر بلاد شام سے جہان ہم گئے ہیں اور شہر لیے ہیں جو کہ اس سے زیادہ تر تکلف اور ساز سامان
کسی شہر کو بیت المقدس سے اونچی دیوارین اور تیر ہم کسی قوم سے یکبارگی کہ زیادہ تر جیتی اور عاجز ہی کی اونھون نے ہمارے مقابلے مین اور دخل ہوا اونھین
بیچ اور خوف مگر اہل ایلیا کی کہ ہم اونسے اونکی مقابلے مین تین دن لیں کچھ بات چیت اونھون نے ہم سے نہین کی پس جب چوتھا دن ہوا کہا ایک
مرد چچوی نے شرحبیل بن حسنہ سے کہ اے سردار آیا یہ قوم بہرے ہین جو نہین سنتے ہین یا گونگے ہین جو کلام نہین کرتے ہین یا اندھے ہین جو نہین دیکھتے ہین چلو
تم ہمکو لے چلو اونکی طرف اور نہ امان دو اونکو تم اونھین پس جب ہوا پانچوان دن اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے بڑھا ایک شخص سوار ہو کر سردار ان لشکر
واسطے لڑائی بیت المقدس کے یزید بن ابی سفیان تھے اور ظاہر کیا اونھون نے اپنے ہتھیار کو اور نزدیک ہو گئے وہ اونکے شہر پناہ کے سامنے اور تحقیق
لیا تھا اونھون نے اپنے ہمراہ ایک مترجم کو کہ بیان کرتا تھا اونسے جو کچھ وہ لوگ کہتے تھے پس ٹھہرے یزید بن ابی سفیان سامنے شہر پناہ کے اور کہا اسکے سے کہ
سنتے تھے وہ کلام اونکا اور وہ خاموش تھے پس کہا یزید نے اپنے ترجمان سے کہ کہہ تو اونسے کہ [illegible] سردار عرب کہ تمسے کہتے ہین کہ کیا کہتے ہو تم قبول کرتے ہو دعوت حق
اور کلمہ صدق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی تاکہ بخشے جاوین واسطے تمہارے گناہ تمہارے جو گذری ہوئی گناہ کو اور بچا لو تم اپنی جانون کو پس اگر
انکار کرتے ہو تم اسکو کہتے ہو اونھین قبول کرتے ہو دعوت اسلام کو پس تم اسکے شہر کو اسکے صلح پر [illegible] یا کہ تسلیم کی تمہارے غیر ملک
جو سامان اور قوت مین تم سے بڑھے ہین پس اگر انکار کرو دونون باتون سے پس آوینگے تمپر بلائی اور ہوگی بازگشت تمہاری بجانب آتش دوزخ
پس پہنچا مترجم اونکی طرف اور کہا کہ کون شخص مخاطب ہوتا ہے تم مین سے پس کلام کیا اور ایک شخص نے جو بالون کا لباس پہنے تھا اور
کہا [illegible] کہ مین مخاطب ہون اونکی طرف سے پس تم لوگ کیا چاہتے ہو پس کہا مترجم نے کہ یہ سردار ایسی باتین تم سے کہتے ہین اور بلاتے ہین تمکو
بجانب دین اسلام کی پس اگر انکار کرتے ہو تم قبول کرنے دین اسلام سے پس مصالحہ کرلو اپنے شہر اور جانون کو ہمارے ساتھہ اوپر جزیہ کے
ورنہ ہمارے تمہارے بیچ مین لڑائی ہے پس پہنچایا قسیس نے اہل بیت المقدس کو گفتگو مترجم کی پس شور کیا اونھون نے ساتھہ اپنے کلمہ کفر کے اور کہا ہم
اپنے دین سے نہ پھرینگے اور مر جانا ہمکو آسان تر ہے پھر جانے دین سے پس آگاہ کیا مترجم نے یزید بن ابی سفیان کو اونکی گفتگو سے پس آئے یزید بن
ابی سفیان سردارون کے پاس اور آگاہ کیا اونکو جواب قوم سے اور کہا کہ پس اگر تم منتظر ہو اونکی [illegible] اونھون نے کہا ابو عبیدہ بن الجراح
نے ہمکو اونسے لڑنیکا حکم نہین دیا ہے بلکہ اوترنیکا حکم دیا ہے کہ ہم لکھتے ہین امین الامۃ کو پس اگر وہ حکم دینگے ہمکو لڑنیکا قوم سے تو ویسا ہی کرینگے [illegible] پس لکھا
یزید بن ابی سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح کو کیفیت جواب اہل بیت المقدس کی اور رای طلب کی اونسے پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکو حکم لڑنیکا
قوم سے اور یہ کہ مین بھی خدا کو چاہے تمہارے پاس روانہ ہوتا ہون اور بھیجا خط ساتھہ میسرہ بن مسروق کے پس جب پڑھا مسلمانون نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا
خوش ہوئے وہ اور رات گذری باستعداد صبح کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجھکو روایت پہنچی ہے کہ مسلمانون نے اوس شب کو ایسی خوشی سے گذارا
گویا وہ منتظر کسی آنیوالیکا اپنے پاس ہین بسبب [illegible] اہل بیت المقدس کے اور ہر سردار اپنے ہمراہ [illegible] فتح بیت المقدس کی چاہتا تھا پس جب روشن ہوئی
صبح اذان کہی موذنون نے اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے پس پڑھی یزید بن ابی سفیان نے ساتھہ اپنے ہمراہیون کے یہ آیت یا قوم ادخلوا
الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم [illegible] سردار اپنے ہمراہیون ساتھہ [illegible] آیت [illegible] کو یاد [illegible]

پس جب فارغ ہوئے وہ نماز سے پکارا اونھون نے کہ بچاؤ اے مخلوق خدا کی پس پہلے نکلے بہت جیسے اور بیٹے کے لوگ نکلے واسطے لڑائی کے اور نکلے مسلمان مثل شیر حملہ آور کے اور دیکھا اہل بیت المقدس نے مسلمانونکو اور ظاہر ہوئے وہ واسطے لڑائی مسلمانونکی اور چڑھایا اونھون نے اپنی کمانونکو اور چلایا مسلمانون پر اپنے تیرونکو اور تھے وہ تیر مثل پھیلی ہوئی ٹڈی کے پس بچاتے تھے مسلمان تیرونکو ساتھ سپرون کے اور صبح سے غروب آفتاب تک برابر اونمین سخت لڑائی ہوتی رہی اور نہین ظاہر کرتے تھے اور مسلمانون کیطرف سے کسیطرح خوف اور دہشت کو اور نہین امیدوار کرتے تھے مسلمانون کو اپنے شہر مین پس جب غروب ہوا آفتاب پھرے مسلمان اپنے لشکر کی طرف اور نماز پڑھی اونھون نے اور صلاح طعام شبینہ کیا پس جب فارغ ہوئے وہ اوس سے کثرت سے روشن کی آگ کو کہ لکڑیان اونکو ممکن و موجود تھین پس بعض قوم نماز پڑھتے تھے اور بعض قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اور بعض جناب باری کی درگاہ مین دعا و زاری کرتے تھے اور بعض سوتے تھے بسبب پہنچنے مشقت لڑائی کے پس جب صبح ہوئی چلے مسلمان اونکی طرف اور آمادہ ہوئے واسطے اونکی لڑائی کے اور بکثرت ذکر اور تعریف اللہ تعالی کی کی اور درود بھیجا اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آگے بڑھے چلانیوالے تیرونکے اور وہ تیر چلاتے تھے اور ذکر اللہ تعالی کا اور تسبیح اوسکی کرتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مسلمان دس دن لڑائی اہل بیت المقدس مین مصروف رہے اور اہل بیت المقدس ظاہر کرتے تھے سرور کو اور اونکے دلون مین مسلمانونکی طرف سے کچھ جنبش اور گھبراہٹ نہ تھی پس جب ہوا گیارہوان دن ظاہر ہوا اونپر نشان ابو عبیدہ بن الجراح کا جسکو غالب بن سالم لیے تھے اور نشان کے پیچھے شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین گرد ابو عبیدہ بن الجراح کے تھے اور خالد بن الولید اونکی دائین جانب اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اونکی بائین جانب تھے اور آئین عورتین اور بال پس بڑا شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جواب دیا اونکو تمام قبائل نے اور واقع ہوا رعب اہل بیت المقدس کے دلونمین اور رجوع کیا اونکے پیشوا اور بطارقہ نے بجانب اوس کنیسہ کے جو اونکے نزدیک معزز اور نام اوسکا قمامہ تھا پس جب ٹھہرے وہ اپنے بطریق کے سامنے سلام اور سجدہ تعظیمی کیا اوسکو پس کہا اوسنے کہ یہ کیا شور ہے جو مین سنتا ہون پس کہا اونھون نے کہ تحقیق آئے ہین سردار قوم کے ہماری طرف اور نزدیک ہوئے ہین ساتھ باقی مسلمانونکے ہمسے پس یہ شور اونکے سبب سے ہے پس جب سنا بطریق نے یہ کلام اوسکے بدل گیا رنگ اور متغیر ہوگیا چہرہ اوسکا اور کہا اوسنے ہی پس کہا اونھون نے کہ یہ کیا بات ہے اوسنے کہا کہ قسم ہے حق انجیل کی کہ اگر ہین وہ سردار اونکے پس نزدیک ہوئی ہلاکی تمہاری اونھون نے کہا کہ یہ معاملہ کیونکر ہے بطریق نے کہا کہ جو علم ہمکو متقدمین سے بطور وراثت کے چلا آتا ہے اوس سے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ جو شخص فتح کریگا طول اور عرض مین وہ سرخ رنگ صحابی اونکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونگے پس اگر وہی آئے ہین تو کوئی راہ تمہارے واسطے اونکی لڑائی اور تمکو طاقت مقابلہ اونکے کامون کی نہین ہے اور ضرور ہے کہ قریب ہوؤن مین اونسے اور دیکھونگا اونکی صفت کو پس اگر وہی ہین تو مین اونسے مصالحہ کرونگا اور قبول کرونگا جس امر کا وہ ارادہ کرینگے اور اگر اوسکے سوا کوئی اور ہین پس نہ سپرد کرونگا مین شہر کو کبھی اسواسطے کہ ہمارا شہر نہ فتح ہوگا مگر اوس شخص کے ہاتھ سے جسکا ذکر میرے [illegible] کیا ہے پھر اوٹھ کھڑا ہوا قسیس اور راہب اور شماسمہ اوسکے گرد تھے اور بانہ کی تختین [illegible] اوسکے سر پر اور کھولا انجیل کو سامنے اوسکے اور گرد تھے بطارقہ کے پس اوسکے اوپر چڑھے وہ شہر پناہ کی دیوار پر یہانتک کہ آئے وہ اوس راستے کے نزدیک [illegible]

جس راہ سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آئے تھے پس دیکھا بطریق نے مسلمانوں کی طرف اور مسلمان کھڑے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کو
او سلام کرتے تھے اونپر اور تعظیم کرتے تھے اونکی پھر رجوع کی اونھوں نے بجانب لڑائی کو یا کہ وہ شیر ہیں اور تھے پس پکارا مسلمانوں کو ایک شخص
نے جو بطریق کے ساتھ چلتا تھا بموجب حکم بطریق کے اور کہا اوسنے کہ اے گروہ مسلمانوں کے باز رہو تم لڑائی سے یہانتک کہ سوال کریں اور طلب کریں
ہم تم سے پس توقف کیا مسلمانوں نے لڑائی میں پس پکار کر کہا اوس سے اوس شخص رومی نے زبان عربی میں کہ جان لو تم اس امر کو کہ صفت اوس شخص کی جو
فتح کریگا ہمارے اس شہر اور سب شہروں اور زمین کو ہمارے پاس موجود اور ہمکو معلوم ہے پس اگر وہی تمھارے سردار ہیں تو ہم تم سے نہ لڑینگے بلکہ سپرد
کرینگے ہم شہر تمکو اور اگر وہ نہیں ہیں پس نہ باز رہینگے ہم تم سے اور نہ سپرد کرینگے ہم شہر تمکو کبھی وَاقِدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا
مسلمانوں نے کلام اونکے مترجم کا آگے گئے لوگ اونمیں سے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا اونکو اوس گفتگو سے جو اونھوں نے سنی تھی پس
نکلا اور چلا اونکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک کہ اونکے سامنے آئے اور دیکھا اونھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور تحقیق کیا اونکی
صورت کو پس کہا بطریق نے اہل بیت المقدس سے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے پس خوش ہو تم اور لڑو اپنے دین کے واسطے پس جب سنا اونھوں نے اوسکا کلام کہ
بلند کیا اونھوں نے اپنی آوازونکو اور آشکارا کیا اپنے کلمہ کفر کو اور متوجہ ہوئے وہ بجانب لڑائی کے دیتا تھا لڑائی کی تھی وہ سخت لڑائی اور چلا گیا بطریق
بجانب کنیسہ قمامہ کے اور کچھ کلام نہیں کیا اوسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے بلکہ حکم کیا اوسنے اپنی قوم کو لڑنیکا اور پھرے اوسوقت ابو عبیدہ بن الجراح
بجانب اپنے ہمراہیوں کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیا حال گذرا تمھارا اے سردار ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میں کچھ نہیں جانتا ہوں سوائے اسکے
کہ میں گیا تھا اونکی طرف جیسا کہ تمنے دیکھا ہے اور قریب ہوا اور دکھائی دیا مجھکو ایک شیطان اونکے شیاطین سے جو اونکو گمراہ کرتے ہیں پس بیچ تھا
وہ کہ یہ کہہ دیکھا اوسنے میری طرف یہانتک کہ اپنے ساتھ اون سبھوں نے شور کیا پھر چلا گیا وہ اونکے پاس سے اور کچھ کلام نہیں کیا اوسنے مجھسے پس کہا خالد
بن الولید نے کہ قریب ہے کہ اس بات میں اونکو نرمایا کوئی تجویز اور رائے ہو کہ واقف ہوں تم اوسکے سبب سے بعد اسکے اور جانینگے ہم خبر اوسکی بعد اسوقت کے پس کہا
خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کو اور حکم کیا اونکو لڑنیکا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آنا اور اوترنا مسلمانوں کا
بیت المقدس پر ایام جاڑوں اور سردی میں تھا اور جانتا تھا رومیوں نے کہ مسلمان نہ طاقت رکھینگے ٹھہرنے کی راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مسلمان
اونکی طرف اور حملہ کیا اونپر اور نکلے تیرانداز لوگ اہل حمص سے اور تھے میں کمانیں اونکی درختان کوہی کی جسکا تیر بہت دور جاتا تھا اور لپیٹ گئے
وہ درانتا لیا کہ کھینچنے والے کمانوں کے تھے سینے سے بھل اور چلایا اونپر تیروں کو اور رومی کم اٹھاتا تھا کہ نیوالے تھے تیروں سے بسبب اپنی زیادتی کے تیرو
یہانتک کہ دیکھا مسلمانوں نے تیروں کو کہ اوندھا کر دیتے تھے اونکو سرونکے بھل اور نکالتے تھے اونکو لشکر تو نیچے ہوں ہم ایل نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے تھی
تیروں کو کاری زمین کی پس تحقیق دیکھا میں نے اونکو کہ وہ تیر چلاتے تھے اور رومی نیچے کرتے تھے شہر پناہ کی دیوار سے مثل بارش قطرات پانی کی پس جب دیکھا اونھوں نے
تیروں کا کارگر ہونا اونکو احتیاط کی تیروں سے اور مضبوط کیا اونھوں نے واسطے تیروں کے شہر پناہ کو ساتھ ڈھالوں اور چمڑوں اور نمدے وغیرہ کی عوض سے کھینچتے اوپر
تیروں کو اور دیکھا اپنے ضرار بن الازور کو کہ آگے بجانب باہر سے دروازہ شہر پناہ کی اوپر اوسکے ایک بطریق تھا جسکے سر پر ایک صلیب تھی اور کرسی اوپر غلام
گرد پیش ہوئے اور اونکے ہاتھوں میں عمود اور کمانیں چھوٹی ہوئی تھیں اور بطریق لوگونکو لڑائی پر ترغیب دیتا تھا پس دیکھا اپنے ضرار کو قصد کیا اوس بطریق
اور وہ چھپتے تھے اپنی ڈھال کے نیچے یہانتک کہ وہ نزدیک پہنچے اوس برج کے جسپر وہ بطریق تھا پھر چلایا اونھوں نے اپنے تیر کو بطریق پر پس دیکھا اپنے تیر کو.

دیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس امر کی کہ تم یہ کہتے ہو اَنَّ الْمَسِیْحَ ابْنُ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ الظّٰلِمُوْنَ
عُلُوًّا کَبِیْرًا بطریق نے کہا کہ اس بات کو ہم کبھی منظور نہ کرینگے پس دوسری بات کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ دوسری بات یہ ہے کہ ایسا کرو کہ تم
اپنے شہر کو ہمیں دیدو اور روز جزیہ دینا اٹھا لو کہ تم حقیر اور ذلیل ہونیوالے ہو جیسا کہ تمہارے سوا اور شام کے سب لوگوں نے ہمکو جزیہ دیا ہے بطریق نے
کہا کہ یہ بات پہلی بات سے زیادہ بُری اور دشوار ہے ہم اور کبھی ذلت اور حقارت گوارا نہ کرینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اس صورت میں ہم تمہاری لڑائی سے
یا فتحیاب کرے گا اللہ تعالیٰ ہمکو تم پر پس لوٹینگے غلام بنا لینگے ہم تمہاری عورتوں اور اولاد کو اور مار ڈالینگے ہم تم میں سے اوس شخص کو جو مخالفت کریگا
کلمۂ حق کو اور قیام کریگا کلمۂ کفر پر بطریق نے کہا کہ ہم اپنا شہر نہ سپرد کرینگے یا ہم سب کے سب ہلاک ہو جاینگے اور کیونکر ہم سپرد کرینگے اپنے شہر کو حالانکہ
وہ ایسا ہے کہ نہ دیکھا ہوگا تم نے سامان حصار کا اور اوسمیں اچھا سامان اور سخت اور شدید لوگ ہیں اور نہیں ہیں بیچ مثل اون لوگونکے جنکو ملاقی ہوئے تم اہل
شہروں سے اور اونہوں نے اقرار اداء جزیہ کا تمسے کر لیا کہ اوس قوم پر تم نے غضب کیا ہے پس داخل ہو گئی وہ تمہاری اطاعت میں اور تم نے شہر میں
جسے فتح سوال اور دعا کی اپنے نبی سے جو قبول کی گئی ہیں وہ ہماری دعا کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تو جھوٹا ہے او دشمن خدا کے
مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ وَاُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ خَلَقَہُ اللّٰہُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ
پس کہا بطریق نے کہ ہم اپنے دین اور اعتقاد سے نہ پھرینگے پس کہا اوس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ
بطریق نے کہا کہ میں قسم سچ کی کہتا ہوں کہ اگر تم تین برس بھی یہاں ٹھیرو تو بھی ہمارے شہر کو نہ فتح کر پاؤگے اور نہ فتح کریگا ہمارے شہر کو مگر ایک مرد
جسکی تعریف ہم اپنی کتاب میں لکھی ہوئی پاتے ہیں اور وہ صفات تم میں نہیں ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا صفت ہے اوسکی جو تمہارا شہر فتح کریگا
بطریق نے کہا کہ ہم اوسکی صفت کو نہ بیان کرینگے مگر ہم پاتے ہیں اوسکو اپنی کتاب اور علم میں اسطرح سے کہ جو شخص فتح کریگا اس شہر کو وہ صحابی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا اور نام اونکا عمر بن الخطاب ہے وہ مشہور ہیں فاروق اور وہ سخت مرد ہیں کہ نہ ڈرینگے وہ اوپر اللہ کے کاموں میں ملامت کسی ملامت کرنیوالے
کی اور ہم اونکی صفت تم میں نہیں دیکھتے ہیں جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات کو بطریق کی گفتگو میں سے وہ اور کہا اونہوں نے فَتَحْنَا الْبَلَدَ وَ
رَبِّ الْکَعْبَۃِ پھر کہا بطریق سے کہ اگر اونکو دیکھو تو پہچان سکتا ہے اوسنے کہا ہاں اور کیونکر میں اونکو نہ پہچانونگا حالانکہ صفت اونکی اور شمار اونکی نسب کا
اور نشانیاں اونکی ہمکو بسلسلہ پہنچیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے خدا کی وہی ہمارے خلیفہ اور صحابی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں بطریق نے کہا
کہ جب یہ بات ہے اور تمکو معلوم ہو گئی صداقت ہمارے قول کی پس بچاؤ تم خونریزی کو اور کہلا بھیجو اپنے خلیفہ کو کہ وہ یہاں آویں پس جس وقت ہم اونکو دیکھینگے
اور ثابت اور تحقیق ہو جاویگی ہمکو پہچان اور صفت اونکی کھولدینگے ہم اونکے لئے دروازہ شہر کو اور جزیہ دینگے ہم اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ
اگر خدا نے چاہا تو میں قریب تر اونکو پاس یہاں آنیکو واسطے کہلا بھیجونگا آیا تم دوست رکھتے ہو لڑائی کو اپنے ساتھ یا نہیں تو کسی بطریق نے کہا کہ اسکو رہنے دو تم
کہ تم میں چھوڑتے ہو اپنے ظلم اور جبر کو کہ یہ نہیں ہی بات ہے کہ ہم کردیں واسطے سچائی خونوں کے اور تم لڑائی کو نہ چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لڑائی مقرر رہیگی
ہمارے دونوں گروہ کے درمیان جب تک ہم لڑینگے سب سے بڑی مرتبہ اور بخشش کی اپنے پروردگار کی طرف سے پھر رجعت کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم
کیا اونہوں نے مسلمانوں کو باز رہنے کا لڑائی سے پیچھا اور آگاہ کیا اونکو بطریق کی گفتگو سے اور بلند کیا مسلمانوں نے اپنی آوازوں کو ساتھ تہلیل اور
تکبیر کے اور کہا اونہوں نے کہ ای سردار تم ایسا ہی کرو اور لکھو تم امیر المومنین کو یہ حال پس شاید وہ روانہ ہوں ہماری طرف اور فتح کریں اس شہر کو

ہم پس اوس وقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب من عامله
علی الشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد سلام اللہ علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ واعلم
یا امیر المومنین انا منازلون لاہل مدینۃ ایلیا نقاتلہم کل یوم ویقاتلونا ولقد لقی المسلمون مشقۃ عظیمۃ
من البرد والامطار الا انہم صابرون علی ذلک یرجون رحمۃ اللہ عز وجل بذلک فلما کان فی الیوم الذی کتبت
الیک انہ اشرف علی بطریقہم الذی یعظمونہ فقال انا نجد فی کتبہم لا یفتح بلدتہم الا صاحب
امیرنا وانہ یعرفہ بصفتہ وقد سألنا حقن الدماء وان تسیر الینا وتجدنا بنفسک فلعل اللہ ان یفتح
ہذہ البلدۃ علی یدیک والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین

پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کون شخص لیجائیگا میرے خط کو بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور مزدوری اوسکی اللہ پر ہے پس جلدی کی جواب
میں میسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا اونہوں نے کہ میں سوار میں ایلچی ہونگا اور واپس آؤنگا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ تو تم خط کو برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین پس لیا خط کو میسرہ بن مسروق نے اور سوار ہوئے وہ اپنی اونٹنی پر اور برابر کوشش کرتے رہے
چلنے میں یہانتک کہ آئے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین پس داخل ہوئے وہ رات کے وقت اور آئے مسجد شریف مین اور سلام کیا قبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پھر آئے وہ ایک جگہ مسجد مین اور سو رہے حالانکہ کئی راتین اونکو گذر رہی تھیں کہ وہ نہین
سوئے تھے پس لگ گئیں آنکھیں اونکی پس نہین بیدار ہوئے وہ مگر حضرت عمرؓ کی اذان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتے تھے اذان مین پس جب
اذان کہی اونہوں نے داخل ہوئے وہ مسجد مین اور وہ یہ کہتے تھے الصلوٰۃ رحمکم اللہ میسرہ نے بیان کیا ہے کہ اوٹھہ کھڑا ہوا مین اور وضو کیا
میں نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی میں نے پس جب پھرے وہ نماز سے کھڑا ہوا مین اونکے سامنے اور سلام کیا میں نے اونکو پس جب دیکھا
اونہوں نے مجھکو مصافحہ کیا مجھسے اور خوش ہوئے اور کہا اونہوں نے کہ میسرہ مین قسم پروردگار کعبہ کی اور کہا کہ تمہارے پیچھے کیا حال ہے اے بیٹے
مسروق کے میں نے کہا کہ اے امیر المومنین تمہارے اوپر سلامتی ہے پھر دیا میں نے اونکو خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پس بوسہ دیا اونہوں نے
خط کو اور پڑھ کر سنایا مسلمانوں کو پس خوش ہوئے مسلمان اوسکو سن کے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا رائے دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تم پر اس بات مین
جو مجھکو امین الامت نے لکھا ہے پس سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور کہا اونہوں نے کہ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے
ذلیل کیا رومیوں کو اور نکالا اونکو ملک شام سے اور مدد و غلبہ دیا مسلمانوں کو اونپر اور محاصرہ کیا ہے ہمارے ساتھیوں نے ایلیا کا اور تنگی مین ڈالا ہے اونکو
اور ہر روز اونکی ذلت اور سستی اور دہشت بڑھتی جاتی ہے پس اگر ٹھہرے رہو گے تم یہان اور نجاؤ گے تم اونکی طرف جانینگے وہ کہ تم اونکے کام کو ضعیف اور
سبک جانتے ہو پس نہ ٹھہرینگے وہ مگر اندک مدت یہانتک کہ اختیار کرینگے وہ ذلت اور حقارت کو اور ادا کرینگے جزیہ کو پس جب سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اونکے کلام کو دعا دی جزائے خیر دی اونکو اور کہا مسلمانوں سے کہ آیا اس رائے کے سوا اور کوئی رائے بھی تم لوگوں کے نزدیک ہے پس کہا حضرت علی ابن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ نے کہ ان سے میری رائے اس رائے کے خلاف ہے اور مین ظاہر کرتا ہوں اوسکو رحمت کرے اللہ تم پر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا ابا الحسن
وہ کیا رائے ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قوم نے درخواست کی ہے تمہارے آنیکی اور اونکی درخواست مین ذلت ہے اور شاید کہ مسلمانوں کے واسطے صورت

فتح کی ہو اور تحقیق اوسنا یا ہی مسلمانون نے بڑی سختی کو سہ دی اور لڑائی اور طول مقام سے اور میری رائے یہ ہی کہ اگر تم روانہ ہوگی اونکی طرف تو فتح کریگا اللہ
شہر کو تمہاری ہاتھو پر اور ہوگا تمہارے چلنے میں بڑا اجر بہ سبب پیاس اور بھوک کے اور جنگل کے کاٹنے اور پہاڑ کے چڑھنے میں یہانتک کہ پہنچو گے تم اوس شہر میں جس وقت
پہنچو گے تم اوس شہر میں ہوگی تمہاری اور مسلمانوں کے واسطے اطمینان اور آرام اور بہتری اور فتح اور میں پیٹھ نہیں ہوں اس امر سے کہ اگر مالوم ہو جاینگے وہ لوگ
تمہارے آنے اور قبول کرنی صلح سے تو جنگل مارینگے اور پکڑینگے وے اپنے شہرونکو اور آویگی مدد اونکی بطارقہ اور طاغیہ کے پاس سے پس آویگی اسوجہ سے مسلمانوں پر
سختی اور بلا اسواسطے کہ بیت المقدس اونکو نزدیک بزرگ اور معظم ہے اوسیکا وہ حج کرتے ہیں اور نہیں بچھڑتے ہیں وہ اوس سے اور بہتر یہی ہے کہ تم روانہ
ہو اونکی جانب کہا پس خوش ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے اور کہا اونہوں نے کہ نظر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے بیچ
مکر کے واسطے دشمن کے اور نظر کی علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے حال میں اور دعائے خیر دی اونکو اور کہا اونہوں نے کہ نہ اختیار کرونگا میں مگر علی
رضی اللہ عنہ کے مشورے کو کہ نہیں دیکھا میں نے اونکو مگر نیک مشورہ اور مبارک صورت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم کیا لوگونکو واسطے درستی سامان
روانگی کے اپنے ساتھ پس خوش ہوئے مسلمان اس سبب سے اور درستی سامان کی کی مسلمانوں نے اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں اور پڑھیں
چار رکعت نماز کی پڑھیں اونہیں پھر آئے بجانب قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چھوڑا اپنی طرف سے مدینہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ
اور اوسیوقت چلے وہ مدینہ منورہ سے اور لوگ اونکی مشایعت کرتے تھے اور رخصت کرتے تھے اونکو اور سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے سرخ اونٹ پر
جسپر دو تھیلیاں تھیں ایک میں ستو اور دوسری میں چھوہارے بھرے تھے اور اونکے سامنے ایک مشک بھری ہوئی پانی کی تھی اور پشت پر اونکے ایک بڑا کاٹھ کا
کھانیکا تھا اور نکلی اونکے ساتھ ایک جماعت صحابہ کی جو رسول کی لڑائیوں میں حاضر ہوئی تھی پھر پلٹ گئے تھے بجانب مدینہ منورہ کی اور منجملہ اونکے زبیر بن العوام
اور عبادہ بن صامت تھے اور روانہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب بیت المقدس کی اور وہ جب کسی منزل میں پہنچتے تھے تو نہیں کوچ کرتے تھے
وہاں سے مگر بعد نماز صبح کے پس جب فارغ ہوتے تھے نماز سے متوجہ ہوتے تھے بجانب مسلمانوں کے اور حمد و ثنا اللہ کی بیان کرتے تھے ان کلمات سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ اَعَزَّنَا بِالْاِسْلَامِ وَخَصَّنَا بِنَبِیِّہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھَدَانَا مِنَ الضَّلَالَۃِ وَجَمَعَنَا مِنْ بَعْدِ الشَّتَاتِ عَلٰی کَلِمَۃِ
التَّقْوٰی وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَنَصَرَنَا عَلٰی عَدُوِّنَا وَمَکَّنَ لَنَا فِیْ بِلَادِہٖ وَجَعَلَنَا اِخْوَانًا مُتَحَابِّیْنَ فَاحْمَدُوا اللّٰہَ
عِبَادَ اللّٰہِ عَلٰی ھٰذِہِ النِّعْمَۃِ وَاسْاَلُوْہُ الْمَزِیْدَ مِنْھَا وَالشُّکْرَ عَلَیْھَا وَعَلٰی مَا اَصْبَحْتُمْ تَتَقَلَّبُوْنَ فِیْہِ مِنَ النِّعَمِ السَّابِغَۃِ
وَالْمِنَنِ الظَّاھِرَۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَزِیْدُ الْمُسْتَزِیْدِیْنَ وَالرَّاغِبِیْنَ فِیْمَا لَدَیْہِ وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَی الشَّاکِرِیْنَ پھر یہی تھے حضرت عمر کا اسی کو ورد
بچھاتے تھے اوسکو ستو سے اور چھوہارے تھے کہ دیتے اوسکے خمیر کو اور کہتے تھے مسلمانوں سے کہ کھاؤ تم کو اللہ رحمت کرے اللہ تم پر اور کھاتے تھے خود اور کھاتے تھے
مسلمان ساتھ اونکے پھر کوچ کرتے تھے پس برابر اسیطرح سے وہ کوچ کرتے تھے عمرو بن العاص سے فی بیان کیا ہے کہ تھا میں ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
جس وقت کہ وہ روانہ ہوئے تھے بجانب ملک شام کے پس گذرے اثنائے راہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے پانی پر جسکا مالک قوم جذام تھی اور اوسی ایک کو وہ
جذام کا اوستا تھا اور جگہہ پانیکی ذات المناسک نام سے پکارے جاتی تھی پس اوترے مسلمان اوس پانی پر وہی حال ہیں کہ ٹھہرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
وہاں اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گرد اونکے تھے کہ آئی اونکے پاس ایک قوم جذام کی پس کہا اونہوں نے کہ اے سردار
نہ دیکھا ایک مرد جسکی دو زوجہ ہیں اور وہ دونوں اپنے میں ایک ماں باپ سے پس خشمناک ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ لاؤ تم اوسی

اون دونوں کو پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ دونوں عورتیں کون ہیں اونے کہا میری زوجہ ہیں حضرت نے کہا کیا ان دونوں میں کوئی قرابت ہی اونے کہا ان میں دو دونوں
حقیقی بہنیں ایک ماں باپ سی ہیں پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ دین تیرا کیا ہی آیا تو مسلمان نہیں ہی اونے کہا کہ میں مسلمان ہوں حضرت عمر نے کہا
آیا نہیں جانتا تو اے کہ یہ صورت حرام ہی تجھپر آیا نہیں فرمایا ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اوس مرد نے کہا
کہ قسم ہی خدا کی میں اس امر کو نہیں جانتا ہوں کہ وہ دونوں مجھپر حرام ہیں پس خشمناک ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی
کہ وہ مجھپر حرام ہیں ہر آئینہ چھوڑ دی تو راہ ایک کی اون دونوں سے ورنہ میں تیری گردن مارونگا اوس مرد نے کہا کہ آیا تم کہتے ہو تمہی سچ ہی میری
زوجہ کو مقدمہ میں یہ ایسا دین ہی کہ نہیں پہونچا میں اوسمیں کسی بہتر چیز کو ہر آئینہ تھا میں پہنا اوسمین داخل ہونے سے پس کہا حضرت عمر نے اوس سے کہ
نزدیک آ تو پھر پس نزدیک ہوا وہ اونسے پس مارے حضرت عمر نے چند درے اوسکے سر پر اور کہا آیا گالی دیتا ہی اور بُرا کہتا ہی تو اسلام کو اے دشمن
خدا کے اور دشمن اپنی جان کے حالانکہ یہ وہ دین ہی جسکو پسند کیا ہی اللہ تعالی نے اپنے فرشتوں اور پیغمبروں اور بہترین لوگوں کو واسطے تیرے دینی کی
تجھپر راہ ایک کی ان دونوں سے ورنہ میں حد افترا کی تجھپر جاری کرونگا اوس مرد نے کہا کہ میں کیا کروں حالانکہ میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں پس کہا
قرعہ ڈالو تم دونوں کے بیچوں پس جسپر قرعہ پڑے وہ میری ہی اور میں اوسکا ہوں اگرچہ میں دونوں کا دوست رکھنے والا ہوں پس قرعہ ڈالا حضرت
عمر نے اون دونوں عورتوں پر اور پڑا قرعہ تین مرتبہ ایک پر اون دونوں میں سے پس رکھا اوس مرد نے ایک کو اور چھوڑا دوسری کو پس آگے حضرت
عمر اوسکے سامنے اور کہا کہ سن اے مرد اور نگاہ رکھ اس امر کو جو میں تجھسے کہتا ہوں کہ جو شخص داخل ہوا ہمارے دین میں پھر پھر گیا اوس
سی تو ہم اوسکو مار ڈالتے ہیں اور تو جدا ہوئے اسلام اور اس امر سے کہ خبر پہنچی مجکو تیرے بارہ میں یہ کہ شب گذرانی تو نے ساتھ ہمبستر ہونے اپنی زوجہ
کو پس اگر تو ایسا کریگا تو میں تجکو سنگسار کرونگا اور یہی ذبیان کیا ہی کہ روانہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس مقام سی یہانتک کہ پہونچے
ایک قبیلہ پر تھا مرتد ہوئے پس اوسوقت دیکھا اونھوں نے ایک قوم کو کہ کھڑے کیے گئے ہیں وہ آفتاب میں در آنحالیکہ سختی کیجاتی ہی اونپر حضرت عمر نے
کہا کہ ان قوم کا کیا حال ہی جو اونپر سختی کیجاتی ہی لوگوں نے کہا کہ اونکے ذمہ خراج ہی پس اوسکے مطالبہ میں اونپر سختی کیجاتی ہی پھر حکم کیا حضرت
عمر نے اونکے چھوڑ دینے کا اور کہا کہ وہ لوگ کیا کہتے ہیں لوگوں نے کہا کہ وہ لوگ عذر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نہیں پاتے ہیں کہ جو ادا کریں ہم
خراج کو حضرت عمر نے کہا کہ چھوڑ دو اونکو اور نہ تکلیف دو اونکو اوس چیز کی کہ جسکی وہ طاقت نہیں رکھتے ہیں پس بہ تحقیق میں نے سنا ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ لَا تُعَذِّبُوا النَّاسَ فَاِنَّ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا یُعَذِّبُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ پھر روانہ ہوئے
حضرت عمر یہانتک کہ جب آئے وہ وادی القری میں آگاہ کیا لوگوں نے اونکو اس حال سے کہ یہاں ایک پیر مرد ہی اور اوسکی ایک زوجہ ہی اور
اوس بوڑھے کا ایک شخص دوست ہی پس کہا اوس بوڑھے سے اوسکے دوست نے کہ آیا ہوسکتا ہی تجھسے یہ امر کہ مقرر کرے تو اپنی زوجہ میں میرے
واسطے حصہ کو اور میں تیرے اونٹوں کو چراونگا اور پانی پلاونگا اور اونکی نگہبانی کرونگا اور زوجہ تیری ایکدن رات میرے حصہ میں رہیگی اور
ایکدن رات تیرے حصہ میں پس کہا اوس بوڑھے نے کہ منظور کیا میں نے اس امر کو پس جب خبر پہنچی اسکی حضرت عمر کو حکم دیا حضرت نے
اونکے حاضر کرنیکا پس حاضر کیے گئے وہ دونوں پس کہا حضرت عمر نے کہ تحقیق ہو تم دونوں نے تمہارا دین کیا ہی اونھوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں پس کہا
حضرت عمر نے کہ یہ کیا بات ہی جو تم دونوں کی مجھکو پہنچی ہی اونھوں نے کہا کہ وہ کونسی بات ہی پس حضرت عمر نے جو سنا تھا اوس سے اونکو آگاہ کیا

کہا بوڑھے نے کہ سچ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آیا نہیں جانتا تھا تو کہ یہ امر حرام ہے دین اسلام میں افسوس ہے تجھ پر اور اوس پر جسنے تجھکو اس امر قبیح کی
طرف تجھکو بلایا ہے پس کہا اوسنے کہ میں مرد بوڑھا سن ہوں اور ضعیف ہو گیا ہوں اور میری کوئی اولاد نہیں ہے جس پر اعتماد اور بھروسا
کروں اور کہا ایسا شخص کہ جو کفایت کریگا میری اونٹوں کو چرائیگا اور پانی پلائیگا اور اعانت کریگا میری بر جانا تھا پر اور مقرر کر دونگا
میں اوسکے واسطے حصہ اپنی زوجہ سے اور اب کہ میں واقف ہو گیا ہوں اس امر کے حرام ہونے سے پس ایسا نکرونگا میں حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ ڈال تو ہاتھ اپنی زوجہ کا نہیں ہے کسیکو تجھکو کوئی راہ اسپا میں پھر کہا حضرت عمرؓ نے اوس جوان سے کہ ڈر تو اس عورت کے نزدیک جانے سے
پس اگر خبر پہنچیگی مجھکو اس امر کی تو میں تیری گردن مارونگا پھر کوچ کیا حضرت عمرؓ نے بارادہ بیت المقدس کی یہانتک کہ قریب ہو گئے
آغاز ملک شام سے اسلم بن برقانی جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے بیان کیا ہے کہ جب پہنچے ہم شام میں دفعۃً دیکھا ہم نے ایک چھوٹی جماعت کو سوار
پس کہا حضرت عمرؓ نے زبیر سے کہ اے عبد اللہ جلد جاؤ تم اور دیکھو کہ یہ گروہ کیسا ہے پس چلے گئے زبیر اوس گروہ کی طرف پس جب نزدیک
گئے تو دیکھا اوس گروہ کو کہ وہ اہل یمن میں جنکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے واسطے دریافت خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا تھا زبیر نے بیان
کیا ہے کہ سلام کیا اون لوگوں نے مجھکو اور کہا اونہوں نے کہ اے جوان تم کہاں سے آئے ہو میں نے کہا کہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آتا ہوں اونہوں نے کہا کیونکہ چھوڑا تم نے وہاں کے لوگوں کو میں نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری کے اونہوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا
زیارت آئے ہیں وہ ہماری طرف کو یا نہیں میں نے کہا کہ تم کون لوگ ہو اونہوں نے کہا کہ ہم قوم عرب ہیں اور بھیجا ہے ہمکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے
تاکہ دریافت کریں اور پہونچاویں ہم اونکو خبر حضرت عمرؓ کی راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر زبیر بعد اس گفتگو کے بجانب حضرت عمرؓ کے اور بیان
کیا اونسے پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ خاموش ہو اے عبد اللہ اور آئے بعد اوسکے اونکے پیچھے والے لوگ پس سلام کیا اونہوں نے ہم پر اور پوچھا حال حضرت
عمرؓ کا پس کہا ہم نے اونسے کہ یہ حضرت عمرؓ ہیں پس تم کیا چاہتے ہو اونہوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین تحقیق سپید ہو گئی ہیں آنکھیں اور بلند ہو گئی ہیں گردنیں بسبب
طول مدت کے بجانب تمہارے آنیکی پس شاید کہ اللہ فتح کرے ہم پر بیت المقدس کو راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر چلے وہ لوگ اپنے لشکر کی طرف یہانتک
کہ پہونچے وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے لشکر میں اور پکار کر کہا بلند آواز سے کہ خوش ہو اے گروہ مسلمانوں کے حضرت عمرؓ کے آنے سے راوی نے بیان کیا
کہ قصبہ میں آئے لوگ اور قصد کیا سبھوں نے سوار ہونیکا واسطے استقبال حضرت عمرؓ کے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ قسم ہے میری
ہر مرد کو کہ نہ نکلے کوئی اپنی جگہ سے پھر چلے ابو عبیدہؓ بن الجراح ساتھ تھوڑے سے لوگوں کے مہاجرین اور انصار سے یہانتک کہ پہنچے وہ اور ہمراہی
اونکے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیکھا حضرت عمرؓ نے بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح کے کہ وہ سوار تھے ایک مادہ شتر جوان پر جو پہنی گئی تھی لگام
قطوانی سے اور باگ اوسکی بالونکی تھی اور ابو عبیدہؓ بن الجراح اپنے ہتھیاروں سے مسلح تھے پس جب دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے حضرت عمرؓ کو
بٹھایا اونہوں نے اونٹنی کو اور بٹھایا حضرت عمرؓ نے اپنے اونٹ کو اور سلام کیا بعض نے بعض سے اور سامنے آئے مسلمان واسطے سلام
کرنے کے حضرت عمرؓ کو پھر سوار ہوئے حضرت عمرؓ اور ابو عبیدہؓ بن الجراح اور روانہ ہوئے آگے لوگوں سے اور آپس میں باتیں کرتے
تھے اور اسی طرح سے چلے جاتے تھے یہانتک کہ اوترے وہ دونوں اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو
پھر بہت اچھا خطبہ سنایا مسلمانوں کو ان الفاظ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَمِیْدِ الْقَوِیِّ الْمَجِیْدِ الْفَعَّالِ لِمَا یُرِیْدُ

بہت شکر کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ہم پر محمد علیہ السلام کے ساتھ پس زائل کر دیا ہم سے گمراہی کو اور جمع کیا ہم کو بعد تفرقہ کے اور الفت دی ہمارے دلوں میں بعد دشمنی کے پس حمد کرو اللہ کی اس نعمت پر تاکہ مستحق ہو تم زیادتی کے کیونکہ اللہ عز و جل نے فرمایا ہے لئن شکرتم لازیدنکم
پھر پڑھا اس آیت کو مَن یَّہْدِ اللّٰہُ فَہُوَ الْمُہْتَدِ وَمَن یُّضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو اوٹھ کھڑا ہوا ایک قسیس نصرانی جو اونکے سامنے بیٹھا تھا اور کہا اوسنے کہ اللہ تعالیٰ تو کسیکو گمراہ نہیں کرتا ہے پس جب کہ
کہا اوسنے اس کلام کو کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے کہ دیکھتے رہو تم لوگ اگر پھر کہے یہ شخص اسی کلام کو تم گردن مارو اوسکی اور جان لیا اس قسیس نے
جو حضرت عمر نے کہا تھا پس چپ ہو گیا وہ اور خاموش ہو رہا اور پھر شروع کیا حضرت عمر نے اپنے خطبہ کو ان الفاظ سے اما بعد فانی اوصیکم
بتقوی اللہ عز و جل الذی یبقی ویفنی ما سواہ الذی ینتفع بطاعتہ اولیائہ وبمعصیتہ یشقی اعداؤہ ایہا الناس
ادوا زکوۃ اموالکم طیبۃ بہا نفوسکم لا تریدون بہا جزاء من مخلوق ولا شکرا افہموا ما توعظون بہ فان
الکیس من احرز دینہ وان السعید من وعظ بغیرہ الا وان شر الامور مبتدعاتہا وعلیکم بالسنۃ سنۃ نبیکم
والزموہا فان الاقتصاد فی السنۃ خیر من الاجتہاد فی البدعۃ والزموا القرآن فانکم تجدون فیہ الشفاء
والفوز ایہا الناس انہ قد قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کقیامی فیکم وقال الزموا سنۃ اصحابی
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب حتی یشہد من لا یستشہد ویحلف من لا یستحلف فمن
اراد بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ وان الفرقۃ من الشیطان ولا یخلون احد منکم بامراۃ فانہ ثالثہما الشیطان
ومن سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فہو مؤمن والصلوۃ ثم الصلوۃ پس جب فارغ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
خطبہ سے بیٹھ رہے وہ اور ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح بیان کرتے تھے اونسے سب کیفیات سے وہ سیونکی آرائیکی اور حضرت عمر خاموش تھے پس کبھی وہ روتے تھے اور کبھی ہنسنے
لگتے تھے یہانتک کہ آیا وقت نماز ظہر کا پس کہا لوگوں نے کہ یا امیر المومنین درخواست کرو تم ہمارے واسطے بلال مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ وہ اذان کہیں اور بلال رضی اللہ عنہ ملک شام میں مقیم تھے پس جب سنا اونھوں نے کہ مسلمان اوترے ہیں بیت المقدس پر آئے وہ
مسلمانوں کے پاس اور حاضر ہوئے لڑائیوں میں اور لڑتے تھے اونکی معیت میں پس جس وقت سنا اونھوں نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوعبیدہ بن الجراح
کے پاس آئے ہیں آئے بلال اور سلام کیا حضرت عمر کو اور تعظیم کی اونکی بزرگی و مرتبہ کی پس جب آیا وقت ظہر کا سوال کیا مسلمانوں نے حضرت عمر سے
کہ درخواست کریں وہ بلال سے اذان کہنے کو پس بلوایا اونکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور کہا کہ اے بلال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمسے درخواست رکھتے ہیں کہ اذان کہو واسطے اونکے اور یاد دلاؤ تم اونکو اوقات اونکے نبی کے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان میں اذن کہونگا پس
جب کہا اونھوں نے اللہ اکبر اللہ اکبر تھا جاری کی مسلمانوں نے اور کپنے لگے بدن اونکے پس جب کہا بلال نے اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ بہت شدت سے رو دئیے مسلمان یہانتک کہ قریب پھٹ جانیکے ہوئے دل مسلمانوں کے وقت ذکر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور قریب تھا کہ بلال قطع کر دیویں اذان کو بسبب لاحق ہونے خوف اور درد اور رونے مسلمانوں کے اور ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس جب فارغ ہوئے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے نماز پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو پس جب فارغ ہوئے حضرت عمر نماز سے

اور بھیجے کہا بلال نے کہ یا امیر المومنین سرداران لشکر شام کے کھاتے ہیں تازہ گوشت چڑیوں اور صاف روٹی کو اور وہ چیزیں جو نصیب نہیں مسلمانوں کو
نہیں ملتی ہیں اونسے بلکہ پہنچتی ہیں ضعیفوں کو اتنا اون چیزوں کا سے پس پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یزید سے اس امر کی پس کہا یزید بن ابی سفیان
نے کہ نرخ ہے سستا اس ملک کا ارزان ہے اور ہم پہنچتے ہیں اوس چیز کو جو کہا ہے بلال نے بیان جیسا کہ ہم کہا تھی اور قدرت رکھتے تھے اپنے جانوں کو
بچانے میں پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اگر یہی بات ہے تو کھاؤ گوارا ہو تمکو اور میں نہ جدا ہونگا اپنی اس جگہ سے یہانتک کہ ذمہ لیا کرو تم میرے پاس
اون لوگوں کا جو اپنی جگہوں میں ہیں فی لکھو تم محتاج مسلمانوں کو جو شہروں میں اور گانوں میں ہیں پس مقرر کرو میں واسطے ہر ایک کے بار ہوا کے وہ چیز جو
کفایت کرے اونکو گیہوں اور جو اور شہد اور زیت اور عدس اور سرکہ سوا اسکے اور جو کچھ اونکو ضرور ہو پھر کہا حضرت عمرؓ نے ضعفائے
مسلمین سے کہ یہ چیزیں تمہارے واسطے تمہارے سردار نے دلینگی اور اسکے اوسکو جو وظیفہ ملیگا تمکو بیت المال سے پس اگر موقوف اور منقطع کر دیوین یہ
چیزیں تمسے سردار تمہارے آگاہ کرو تم مجھکو یہانتک کہ معزول کرونگا میں اونکو پھر حکم دیا حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو کوچ کرنیکا پس جب ارادہ کیا
حضرت عمرؓ نے اپنے اونٹ پر سوار ہونیکا اور جو لباس فی بدن تھا بکری کے بالونکا بنا ہوا وہ اپنے تھے وہ ٹکڑے کسی تہ بتہ سیا ہوا تھا اور جو اوسمیں چودہ پیوند اور بعض
پیوند چمڑے کے تھے پس کہا مسلمانوں نے کہ یا امیر المومنین اگر سوار ہو تم عوض اپنے اونٹ کے کسی گھوڑے پر اور پہنو تم کپڑے نئے تو یہ باعث بڑی ہیبت کا
ہوگا تمہارے دشمنوں کے دل میں پس آئے مسلمان آگے اونکے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اور نرمی کرتے تھے اونکے ساتھ یہانتک کہ منظور کیا
حضرت عمرؓ نے اونکی درخواست کو اور نکال ڈالا اپنے لباس کو اور پہنا سفید کپڑوں کو زبیر نے **بیان** کیا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ کپڑے
مصر کے تھے اور قیمت اوسکی بارہ درہم تھی اور ڈال لیا تھا اونہوں نے اپنے شانہ پر ایک دستار کو کہ نہ وہ نئی تھی اور نہ بہت پرانی اور دیا تھا اونکو
ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لایا گیا اونکے سامنے ایک برذون سبز رنگ نژاد بن روم سے پس جب سوار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوسکی
پشت پر خوش رفتاری کی برذون نے اونکی سواری میں پس جب دیکھا حضرت عمرؓ نے اوسکی چال ڈھال کو جلد اوترے اوسکی سواری سے اور کہا
کہ چھوڑ دو تم میری لغزش کو چھوڑ دے اللہ تمہاری لغزشونکو بروز قیامت کے قریب تھا کہ بھائی تمہارا ہلاک ہو جاوے بسبب اسکے کہ داخل
ہوا میرے دلمیں کبر اور میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ مِثْقَالِ حَبَّةٍ
مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ اور قریب تھا کہ ہلاک کرے مجھکو
سفید کپڑا تمہارا اور برذون شتر رفتار تمہارا پھر اتارا حضرت عمرؓ نے اون کپڑوں کو اور پہن لیا اپنے پہلے لباس کو **راوی نے بیان** کیا ہے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بارادہ گھاٹی پہاڑ اور اوسکی چڑھائی کے بیت المقدس کی راہ میں پس ملاقی ہوئی اونسے ایک قوم مسلمانوں کی
جو کپڑے دیباج کے پہنے تھے جسکو اونہوں نے یرموک سے پایا تھا پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے مٹی ڈالنے کا اونکے منہوں پر اور پھاڑ ڈالنے کا اون
کپڑوں کو اور برابر چلتے تھے وہ گھاٹی پہاڑ پر یہانتک کہ قریب بیت المقدس کے پہنچے پس جب دیکھا بیت المقدس کو کہا اونہوں نے
اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا فَتْحًا كَبِيرًا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا اور سمیٹ لیا پالان اونکا کیا
گروہ مسلمانوں اور سواروں نے اور چلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہانتک کہ پہنچے وہ اوس جگہ میں جہاں ابو عبیدہ بن الجراح
اوترے تھے پس کھڑا کیا گیا اونکے واسطے ایک خیمہ بنا ہوا بالونکا پس بیٹھے اوسکے کنارے کی جانب میں مٹی پر پھر ... ہوئے

اور چار رکعت نماز کی پڑھی اونھون نے راوی نے بیان کیا ہے کہ بلند ہوا واسطے مسلمانونکے ایک بڑا شور جنبش مثل الاسنا تہلیل اور تکبیر کے
اور سنا اہل بیت المقدس نے شور کو بدون لڑائی کے پس چڑھ گئے وہ شہر پناہ پر پس کہا اونسے اونکے بطریق نے کہ شفتی ہو تمپر دیکھو تم کہ عرب کا کیا حال
ہے جو بلند ہوئین آوازین اونکی بدون لڑائی کے پس قریب ہوا ایک مرد عرب متنصرہ سے اور کہا اونسے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم ہمکو کہ تمہارا قصد
کیا ہے مسلمانون نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آئے ہین ہمارے پاس مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس یہ شور مسلمانونکی
خوشی کا سبب اونکی آنیکے ہے پس پھرا وہ متنصرہ اور آگاہ کیا اونسے بطریق کو مسلمانونکے کلام سے پس چپ ہو رہا وہ اور کچھ کلام نہین کیا اونسے
پس جب صبح ہوئی اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو کہا اونھون نے کہ اے عامر جاؤ تم قوم کی طرف اور آگاہ کرو اونکو
اس امر سے کہ مین آیا ہون پس گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکارا اونکو اور کہا اونسے کہ اے لوگ اس شہر کے ہمارے سردار امیر المومنین
عمر بن الخطاب آئے ہین پس کیا کرو گے تم اوس امر مین جو تمنے کہا تھا پس آگاہ کیا لوگون نے بطریق کو پس نکلا وہ اپنے کنیسہ سے اور وہ لباس
پہنا ہوا بالونکا پہنے تھا اور گرد اوسکے راہب اور قسیس اور اساقفہ تھے اور اوٹھائی گئی تھی اوسکے سامنے بڑی صلیب جبکہ وہ نہین نکالتا تھا اہل شہر کے
واسطے مگر اونکی عیدون مین اور چلا اوسکے ساتھ باطلیق جو حاکم بیت المقدس کا تھا اور وہ کہتا تھا بطریق سے کہ اگر تو اونکا صفت کہ پہچانتا ہے
تو خیر والا نہ کھولین گے ہم اونکے واسطے دروازے اور چھوڑ دے گا ہمکو اور عادات ان عرب کے پس شاید کہ وہ ہمکو پاس نا دینگے ہم اونکو بطریق نے کہا
کہ مین ایسا ہی کرونگا اور بلند ہوا وہ شہر پناہ پر اور سامنے آیا ابو عبیدہ بن الجراح کی کہ وہ تم جو تمکو منظور ہو اے شیخ نیک وخوب سیرت ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ یہ امیر المومنین جنکے اوپر کوئی سردار نہین ہے ابھی آئے ہین پس نکلو تم اونکی طرف اور لو تم اونسے امان اور ذمہ اور مقرر
کرو تم اونکے واسطے جزیہ کو بطریق نے کہا کہ اے مرد اگر سردار تمہارے آئے ہین اور وہ ایسے ہین جنپر کوئی سردار نہین ہے پس کہو تم اونسے کہ قریب
اور سامنے ہون وہ ہمسے پس پہچانین ہم اونکی صفت اور نعت سے اور جدا کرو تم اونکو اپنے بیچ سے اور ٹھہرین وہ سامنے شہر پناہ کے تاکہ دیکھین
ہم اونکو پس اگر ہونگے وہ ساتھی ہمارے جنکی صفت ہم انجیل مین پاتے ہین اوترینگے ہم اونکی طرف اور مقرر کرینگے ہم اونسے امان اور ذمہ اور رکھو
اور اقرار کرینگے ہم اونکے واسطے جزیہ دینے کا اور اگر وہ سوا اوس شخص کے ہین جنکی صفت اور نعت ہمکو معلوم ہے پس نہین ہے تمہارے واسطے
ہماری طرفسے سوائے لڑائی کے پس پھرے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب حضرت عمر کی اور آگاہ کیا اونکو بطریق کی مقولہ سے پس قصد کیا حضرت عمر نے کھڑے
ہونے اور چلنے کا پس کہا اونسے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یا امیر المومنین جاتے ہو تم اونکی طرف تنہا اور نہین ہے تمہارے پاس
کوئی ساز وسامان لڑائی کا سوائے اس مرقع کے پس ہم ڈرتے ہین تمہارے واسطے اس امر کو کہ وہ تمہارے ساتھ بیوفائی کرین پس پچھتاوین اور
پاجاوین وہ تمکو پس کہا اور پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُونَ پھر طلب کیا اونھون نے اپنے اونٹ کو پس لایا گیا اونٹ اونکے پاس پس سوار ہوئے وہ اوسپر اور لباس اونکا وہی مرقع تھا اور سوا
اوسکے اور کچھ نہ تھا اور تھا اونکے سر پر ایک ٹکڑا کملی قطوانی کا جس سے باندھا تھا اپنے سر کو اور سوائے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوئی اونکے ساتھ
نتھا کہ چلتے تھے ابو عبیدہ سامنے اونکے یہانتک کہ نزدیک ہوئے وہ شہر پناہ سے اور ٹھہرے سامنے بطریق اور باطلیق کے اور کلام کیا اور کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ اے لوگو یہ امیر المومنین آئے ہین پس پہچانا بطریق نے اپنی نگاہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف پس شور کیا اور کہا اوسنے

قلیطهیوز نے پس آیا مین اونکے پاس تاکہ اسلام اختیار کرون مین اونکے ہاتھون پر اور سبب اوسکا یہ تہا کہ میرے باپ میرے بہائیون والی تھے اوس چیز کے جو نازل کی تہی اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام پر اور مجکو بہت دوست رکہتے تھے اور مجپر بہت شفقت کرتے تھے اور کوئی چیز اونہون نے مجہسے نہین چھپائی تہی مگر یہ کہ تعلیم اور آگاہ کر دیا تہا مجکو اوس چیز سے پس جب اونکی موت کا وقت آیا بولا یا اونہون نے مجکو اپنے پاس اور کہا کہ اے میرے بیٹے تم جانتے ہو کہ مینے نہین جمع کیا اور نہین اوٹہا رکہا تمسے کسی چیز کو جسکو مین جانتا تہا مگر مین ڈرتا ہون تمہارے واسطے اس امر کو کہ خروج کرین بعض جہوٹے لوگ پس بیعت کرو تم اونکی اور مین رکہتا ہون ان دو ورقونکو اس مکانکے روزن مین جسکو تم دیکھتے ہو پس نہ متعرض ہونا اور نہ دیکہنا اونکو مگر اوس وقت کہ سنو تم خبر نبی کی جو آخر زمانہ مین مبعوث ہونگے اور نام اونکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا پس اگر چاہیگا اللہ تعالی تمہارے ساتھ نیکی اور بہتری کو پس بیعت کروگے تم اونکی پہر مر گئے میرے باپ بعد اس وصیت کرنیکے مجکو پس دفن کیا مینے اونکو پس نہین تہی کوئی چیز دوست تر مجکو اس امر سے کہ گذرجاوین ایام تعزیت کے تاکہ دیکہون مین کہ اون دو ورقونمین کیا ہے پس جب گذر گئے دن تعزیت کے آیا مین روزن کیطرف پس کہولا مینے اوسکو اور نکالا مینے اون دو نون ورقونکو اور پہیلا یا مینے اونکو اور نظر کی مینے بیجانب اوس چیز کے جو اون مین تہی اور دیکہا مینے کہ اون مین یہ لکہا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکۃ و دار ہجرتہ طیبۃ الطیبۃ الامینۃ لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب امتہ الحامدون والذین یحمدون اللہ علی کل حال السنتہم مرطبۃ بالتکبیر والتہلیل وہو منصور علی کل من ناواہ من اعدائہ اجمعین یغسلون فروجہم ویستترون اوساطہم اناجیلہم فی صدورہم وتراحمہم بینہم تراحم الانبیاء بین الامم وہم اول من یدخل الجنۃ یوم القیامۃ من الامم وہم السابقون المقربون الشافعون المشفع لہم یعنے نے بیان کیا ہے کہ جب پڑہا مینے اوسکو کہا مینے دلمین کہ آیا کوئی چیز بہی میرے باپ نے مجکو تعلیم کی ہے جو اس سے بہتر ہو پہر تو دن کیا مینے بعد موت اپنے باپ کی جبتک کہ اللہ تعالی نے چاہا تا اینکہ سنا مینے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے ہین مکہ معظمہ مین اور وہ مکر ظاہر کرتے ہین اپنے کام کو پس کہا مینے اپنے دلمین کہ یہ وہی ہین لا محالہ قسم ہے خدا کی اور برابر مین ذکر اور گفتگو کرتا تہا اونکے حال اور کام سے یہانتک کہ بیان کیا لوگون نے مجسے کہ وہ مکہ کو چہوڑ کر یثرب مین آگئے ہین پس نگاہ رکہتا مین اونکے معاملہ کی یہانتک کہ جہاد کیا اونہون نے اور لڑے وہ لڑائیان اپنی اور جا ہوئی اپنے دشمنو نپر پس قصد اور سامان کیا مینے اونکے پاس جانیکا پس سنا مینے کہ اونہون نے اس عالم سے انتقال فرمایا پس کہا مینے اپنے دلمین کہ شاید یہ وہ نہین تہے جنکا مین انتظار کرتا ہون تا اینکہ دیکہا مینے اپنے خواب مین کہ گویا دروازے آسمانکے کہولدئے گئے ہین اور فرشتے گروہ در گروہ اوتر رہے ہین اور کہنے والا یہ کہتا ہے کہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور موقوف اور منقطع ہوگئی وحی اہل زمین سے پس بعد اس خواب کے پہر آیا مین بیجانب اپنی قوم کے اور پہونچی مجکو یہ خبر کہ بعد اونکے ایک خلیفہ ہوئے ہین اونکی امت سے جنکا نام ابو بکر صدیق ہے پس کہا مینے اپنے دلمین کہ جاؤنمین اونکے پاس پس نہین دیر ہوئی تہی کہ آیا ہمارے طرف لشکر اونکا ملک شام مین پہر آئی میرے پاس خبر اونکی وفات کی پہر سنا مینے کہ اونکے بعد ایک شخص خلیفہ ہوئے ہین جنکا نام عمر ہے پس کہا مینے اپنے دلمین کہ نہ داخل ہونگا مین اس دین مین جبتک کہ معلوم کرونگا مین حقیقت اونکی اور برابر مین امید رکہتا تہا یہانتک کہ آئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیت المقدس مین اور صلح کیا اونہون نے وہانکے لوگونسے اور دیکہا

وفات ہونا اور اوس خبر کو جو اللہ تعالیٰ نے اونکو دشمنونکی ساتھہ کی تھی پس جانا مینے کہ یہی لوگ امت نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور ارادہ اور فکر
کیا مینے اپنے دل مین اونکے دین مین داخل ہونے پر اور مین پس و پیش کرتا تھا اس مین پس قسم ہے خدا کی کہ اکبارت مین گھر سے تھا اپنے کوٹھے کی چھت
اور اوسیوقت ایک مسلمان یہ آیت پڑہتے تھے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ
وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰی اَدْبَارِهَا اَوْ نَلْعَنَهُمْ کَمَا لَعَنَّا اَصْحَابَ السَّبْتِ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا پس جب سنا مینے اس آیت کو ڈرا مین قسم ہے
خدا کی اس امر کو کہ نہ صبح کرونگا مین تا اینکہ پھیر جائیگا منہ میرا پس کوئی بات مجکو صبح کو پہنچنے سے زیادہ دوست نہ تھی پس جب صبح کی
مینے چلا مین اپنے گھر سے اور پوچھا مینے حال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کہا گیا مجھسے کہ وہ بیت المقدس مین مقیم ہین پس قصد کیا مینے
اونکی طرف اور وہ اوسیوقت نماز صبح کی پڑہ چکے تھے ساتھ اپنے ساتھیونکے پس سامنے آیا مین اونکے اور سلام کیا مینے اونکو پس جواب سلام کا دیا
اونھون نے اور کہا کہ تم کون ہو پس کہا مینے کہ مین کعب احبار ہون اور مین آیا ہون بارادہ داخل ہونے دین اسلام مین اسواسطے کہ مینے
دیکھا اور پایا ہے صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی امت کی اوتری ہوئی کتابونمین تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی کی تھی بجانب موسیٰ
علیہ السلام کی اپنی بعض کتابون مین اور یہ فرمایا ہے یَا مُوْسٰی اِنِّیْ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَکْرَمَ عَلَیَّ مِنْ مُحَمَّدٍ لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقْتُ جَنَّةً
وَّلَا نَارًا وَّلَا شَمْسًا وَّلَا قَمَرًا وَّلَا اَرْضًا اُمَّتُهٗ خَیْرُ الْاُمَمِ وَدِیْنُهٗ خَیْرُ الْاَدْیَانِ اَبْعَثُهٗ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اُمَّتُهٗ مَرْحُوْمَةٌ وَهُوَ نَبِیُّ الرَّحْمَةِ
النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ التِّهَامِیُّ الْقُرَشِیُّ الرَّحِیْمُ بِالْمُؤْمِنِیْنَ الشَّدِیْدُ عَلَی الْکَافِرِیْنَ سَرِیْرَتُهٗ مِثْلُ عَلَانِیَتِهٖ وَقَوْلُهٗ لَا یُخَالِفُ فِعْلَهُ الْقَرِیْبُ
وَالْبَعِیْدُ عِنْدَهٗ سَوَاءٌ اُمَّتُهٗ صَلٰوتُ مُتَوَاحِدُوْنَ پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ آیا سچ ہے جو تم کہتے ہو اے کعب کہا کعب نے کہ ہان قسم ہے اوسکی جو دیکھتا ہے
میرے اس کہنے کو اور جانتا ہے اوس خبر کو جو پوشیدہ ہے سینون مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَزَّنَا وَاَکْرَمَنَا وَشَرَّفَنَا
وَرَحِمَنَا بِرَحْمَتِهِ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَهَدَانَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پس آیا تو مسلمان ہوتا ہے اے کعب کہ داخل
ہمارے دین مین پس کہا کعب نے کہ یا امیر المومنین آیا تمہاری کتابمین جو تمپر نازل ہوئی ہے ذکر تمہارے نبی کا ہے حضرت عمرؓ نے کہا ہان پھر پڑہا
اونھون نے اس آیت کو وَوَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهِیْمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَکُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
اَمْ کُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ
اِبْرٰهِیْمَ الآیہ پھر پڑھی حضرت عمرؓ نے آیت مَا کَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا الآیہ پھر یہ آیت وَمَنْ یَّبْتَغِ
غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ پھر پڑہی یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا پھر پڑہی یہ آیت
وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰهِیْمَ هُوَ سَمّٰىکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ کعب احبار نے بیان کیا ہے کہ
جب سنا مینے یہ کہا کہ یا امیر المومنین اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس خوش ہوئے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ لبسبب مسلمان ہونے کعب کی پھر کہا اونہون نے کعب سے کہ آیا ہو سکتا ہے تجھسے کہ چلو تم میرے ساتھ مدینہ طیبہ کو پس زیارت کرو تم قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فائدہ حاصل کرو تم قبر شریف کی زیارت سے پس کہا کعب نے کیون یا امیر المومنین مین ایسا ہی کرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ کوچ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد اسکے کہ لکھدیا اہل بیت المقدس کو عہد نامہ اور ساکن کردیا اونکو اونکے شہر مین ادا جزیہ پر اور روانہ ہوئے ساتھ اپنے لشکر کے بجانب جابیہ کے پس ٹھہرے وہان اور ترتیب دیا لشکر کو اور لیا خمس واسطے اللہ غالب اور بزرگ کے اوس چیز سے جو دی اور پوری کی تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر پھر تقسیم کیا ملک شام کو دو قسمون پر دیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حوران سے حلب تک اور جو اوسکے قریب تھا اور حکم کیا اونکو ساتھ اکے حلب اور جو ان کے لوگون سے واقف نے کیا یہانتک کہ فتح کریگا اللہ تعالیٰ حلب کو اونکے ہاتھون پر اور دیا ارض فلسطین اور ارض القدس اور ساحل یزید بن ابی سفیان کو اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حاکم اونپر اور حکم کیا اونکو کہ لڑین وہ ساکنان قیساریہ سے یہانتک کہ فتح کرے اللہ اوسکو اونکے ہاتھون پر اور دیا اکثر ملک اجنادین کا ابو عبیدہ بن الجراح کو مع خالد بن الولید کے اور روانہ کیا عمرو بن العاص کو بجانب مصر کے اور مقرر کیا عہدہ قضا پر حمص کے عمرو بن سعید الانصاری کو پھر روانہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کعب کو اپنے ساتھ لیا اور مدینہ منورہ کے لوگ گمان کرتے تھے اس امر کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کرینگے ملک شام مین بسبب دیکھنے کثرت بہتری اور پاکی اور ارزانی نرخون ملک شام کے اور اوسی وجہ سے کہ اوس ملک کو بلاد الانبیا کہتے ہین اور وہ بیت المقدس ہے اور اوس سے محشر ہوگا پس ڈھونڈتے تھے اونکی خبر کو اور نکلتے تھے شہر کے باہر ہر روز بانتظار اونکے یہانتک کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جنبش مین آیا مدینہ طیبہ اونکے آنیکے دن مین اور خوش ہوئے صحابہ اونکے آنے سے اور سلام کیا اونپر اور مرحبا دیا اور مبارکباد دی اونکو اوس چیز پر جو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے اونکے ہاتھون پر پس پہلے سب کے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر اور چند رکعتین نماز کی پڑہین

اوسمین اور بولایا کعب احبار کو اور کہا اوسنے بیان کرو تم مسلمانون سے

جو کہ دیکھا تھا تمنے وہ ورقون مین پس بیان کیا کعب نے

پس زیادہ کیا لوگون نے ایمان کو

رضی اللہ عنہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
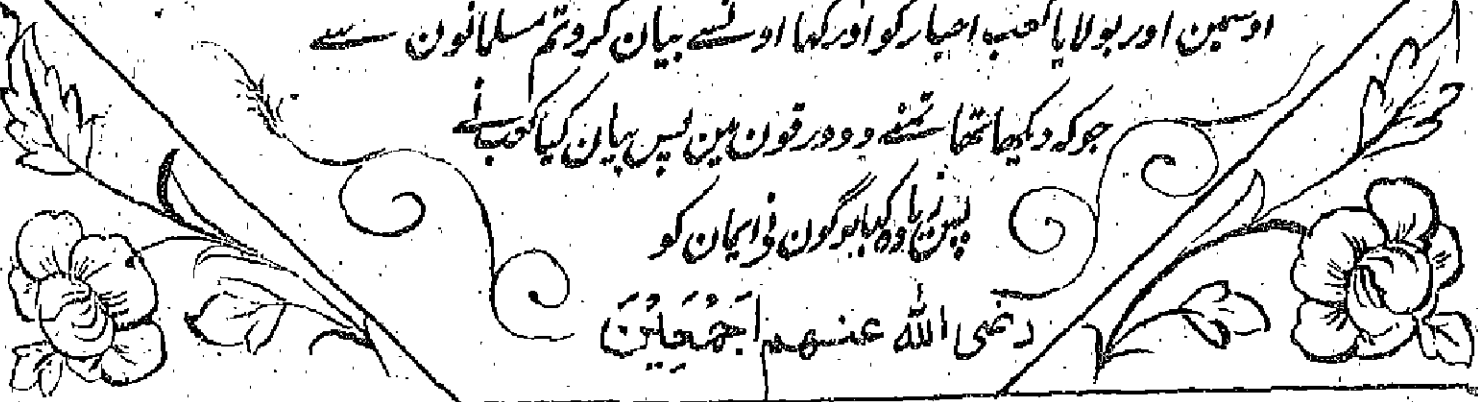
واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ قسم ہے اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے
کہ نہیں اعتماد کیا میں نے فتوح ملک شام کی خبرون میں مگر صدق اور راستی کو اور نہیں بیان کیا میں نے اوس خبر کو مگر طریقہ راستی سے تاکہ ثابت کرون
اوس میں خبر کیفیت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ذکر کرون بالاخلاص وسیلے سے اون کے اہل فضل اور شکر ہین ہستہ اور
عرض کی اسواسطے کہ اگر نہوتی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادہ اور دلاور غالب اور تدبیر کے تو نہوتی شہر شام وغیرہ
مسلمانون کی ملکیت اور قبضہ میں اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا نشان اس دین کا لیکن واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری اونکی کہ بہ تحقیق کوشش اور
جہاد کیا اونہون نے اور صبر دلایا اور ثابت قدمی کی اونہون نے واسطے مقابلہ دشمن کے اور خرچ کیا [illegible] انہون نے اپنی کوشش کو
اور نہیں کمی اونہون نے یہانتک کہ دور کردیا اونہون نے کفر کو اوسکے تخت سے اور آمادہ ہوگیا کفر اپنے پیچھے جانے پر اور ذلیل اور
خوار کیا اونہون نے کسرے اور قیصر اور بادشاہ کی کو یہانتک کہ برتر اور ظاہر ہوگیا اسلام اور ذلیل اور خوار ہوا کفر اور پیچھے کو
پھرا اسیواسطے اللہ تعالی نے اونکے حق میں یہ ارشاد فرمایا فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اونہون نے ابو عبیدہ بن عامر الجراح
رضی اللہ عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور بعد اوسکے اور اون قلعون کے جو اون مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو
بجانب مصر کے اور بھیجا یزید بن ابی سفیان کو بجانب [illegible] شام کے پس پہنچے اور [illegible] یزید بن ابی سفیان [illegible] اور
[illegible] لوگ بکثرت گروہ گروہ تھے اور حاکم اونکا قسطنطین بن ہرقل بادشاہ کا بیٹا تھا اور اوسکے ساتھ اسی ہزار فوج تھی
[illegible] اور عرب اور [illegible] جب [illegible] قسطنطین [illegible] بجانب مسلمانون کے [illegible] کی اور [illegible] ہرقل [illegible]

ہرقل نے حاکم دمشق لاون بن منجال کو ساتھ بیس ہزار دلیران قوم روسیہ کے اوسکی مدد کو بھیجا تھا اور اوسکی کشتیان غلہ اور کھانے کی لیکر آتی تھیں جب دیکھا
یزید بن ابی سفیان نے یہ حال اور دیکھا اونھون نے کہ نہین قدرت ہے اونکو قیساریہ پر خط لکھا اونھون نے بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ کے اس عبارت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَامِلِهٖ عَلٰى بَعْضِ الشَّامِ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّا بَعْدُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ نَزَلْتُ قَيْسَارِيَّةَ وَهِيَ مَدِيْنَةٌ اَهْلُهَا بِالْخَلْقِ كَثِيْرَةُ الْجُنْدِ وَلَيْسَ اِلَيْهَا سَبِيْلٌ وَاِنَّ قُسْطَنْطِيْنَ
ابْنَ الْمَلِكِ هِرَقْلَ قَدِ اسْتَنْجَدَ بِاَبِيْهِ وَقَدْ اَنْجَدَهٗ بِصَاحِبِ دِمَشْقَ وَهُوَ لَاوُنُ بْنُ مِنْجَالٍ فِيْ عِشْرِيْنَ اَلْفًا مِنَ الرُّوْمِيَّةِ
وَالْمَرَاكِبُ تَرِدُ عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ بِالْعُلُوْفَةِ وَالطَّعَامِ وَاُرِيْدُ النَّجْدَةَ وَالسَّلَامُ اور بھیجا خط کو بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
ساتھ سالم بن حمید النخعی کے پس جب پہونچے سالم مدینہ طیبہ میں سپرد کیا خط حضرت عمرؓ کو اور سلام کیا اونپر پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ خط کہاں سے
ہے سالم نے کہا کہ تمھارے عامل یزید بن ابی سفیان کی طرف سے ہے پس لیا حضرت عمرؓ نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اوسکو پس جب پہونچے اوسکی تہا
تو فکر کی یزید بن ابی سفیان کے کام اور اونکی درخواست مین اور اوسیوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے پس اوٹھ کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ
اور معانقہ کیا اونسے اور سلام کیا ایک نے دوسرے کو پھر بیٹھے وہ دونون صحابی پس کہا حضرت علیؓ نے کہ یا امیر المومنین کیونکر ہے حال تمھارا
پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ مین اللہ کے فضل سے ساتھ نیکی اور بہتری کے ہون اور مین اوس سے درخواست اعانت کی کرتا ہون اوسکام مین جو
اونے مجکو سپرد کیا ہے قسم ہے خدا کی کہ اگر ضائع اور رائگان ہو جاوےگی کوئی بکری کنارے دریای فرات کے تو ماخوذ ہونگا اوسکے سبب سے پھر
اور یہ خط یزید بن ابی سفیان کا ہے قیساریہ شام سے مین طلب کمک کی مجھسے آیا ہے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ تم مسلمانونپر کچہ رنج اور غم کرو
اور نہ بیصبری کرو تم اسواسطے کہ اللہ تعالی قریب ہے اوسکو فتح کریگا تم بحالت خاکین مالی مشرکین کو پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان
کی جسقدر تم قدرت رکھتے ہو پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحکم کمک کرنے اور مدد دینے یزید بن ابی سفیان
کی اور روانہ کیا اونکو یا [illegible] کو واقدی نے رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تعداد لشکر کی ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے بیس ہزار
اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھ ہزار اور ساتھ عمرو بن العاص کے دس ہزار تھی پس جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا اونھون نے یزید بن ابی سفیان کے پاس تین ہزار سوار ونکو ہمراہ حرب بن عدی کے اور باقی رہے
ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ سترہ ہزار کہ اکثر ونمین اہل یمن سے تھے اور معاملہ یہ گذرا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کی تھی اہل قنسرین
اور حاضر کے ساتھ بحالت خواری اون لوگون کی پانچ ہزار اوقیہ سونے اور اسیقدر چاندی سپید اور دو ہزار کپڑون اقسام دیباج اور
پانسو بار شتر تیون اور انگور پر پس جب تمام ہوئی صلح اونکی اور منظور اور حاضر کی اونھون نے وہ چیز جسکو ذمہ دار ہوئے تھے وہ اہل شہر
لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکو دستاویز صلح کی اور بیقدر کین اوسمین شرطین اونکو واسطے اور داخل ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور
خالد بن الولید اور چند سرداران اسلام شہر مین پس کھینچا اونھون نے شہر مین خط مسجد کا اور سُنا اہل حلب نے حال صلح قنسرین اور بروانگی
عرب کا انکی جانب کو پس بہت گھبرائے اور وہ تھے اہل حلب پر دو شخص یکیس اور وہ دونون حقیقی بھائی ایک ماں باپ سے تھے اور وہ رہتے تھے شہر مین

اور اوس وقت تک شہر قلعہ مین داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک بطریق کا نام یوقنا تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا اور باپ اون دونونکا
مالک ہوگیا تھا شہر حلب اور اوسکی اطراف و جوانب کا تا جہ گھاٹی پہاڑون اور حد فرات کی اور برسون حلب کا وہ مالک رہا کہ کسینے اوس سے
جھگڑا نہین کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب کو اوسکو واسطے بطور جاگیر کے جدا کر دیا تھا بسبب قرب کی اوسکی بڑائی اور اوسکی بزرگی اور قریب
اور ملوک روم کو اوس سے ڈر تھی اور اوسکی تعظیم کرتی تھے اور اوس سے نہین لڑتی تھے بوجہ دوست رکھنے اپنی حکومت اور جمعیت کی اور سبب
سے کہ وہ جنبش مین لاتا تھا لوگون کو اپنے قصد اور ارادے سے کہ وہ جوان کم سن تھا اور اس خیال سے کہ وہ مالک نہو جاوے کل سلطنت کا بسبب
اپنی قوت اور تدبیرون کی اور کثرت اور شدت اپنے بھائی بندونکی پس جب در آیا وہ عوام اللہ ہم مین خاص کر لیا اوسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور
حفاظت اپنے نفس کی اور بنایا اوسکو اور شہر پناہ سے استوار کیا اوسکو اور فراغ دستی کی اوسنے شہر وہین پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا بعد اوسکے
اوسکا بڑا بیٹا اوسکا یوقنا اور وہ بڑا شجاع اور دلیر جمع کرنے والا مال کا اور آگ افروز لڑائیون تھا کہ نہین ڈرتا تھا اوسکی آگ سے اور بھائی اوسکا
یوحنا نرم طبیعت تھا اور چھوڑ دیا تھا اوسنے ملک کو اپنے ہاتھ سے اور راہب ہو گیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سنا اوسنے کہ ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قصد اونکے طرف کا کیا ہے کہا اوسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس طرف میل کیا ہے تو نے اوسنے کہا کہ عرب کی لڑائی پر
اور نہ چھوڑونگا مین اونکو کہ وہ میری زمین اور شہر کے نزدیک آوین اور دکھا دونگا مین عرب کو یہ امر کہ مین اون بطارقہ شام وغیرہ سے
نہین ہون جنکا سنا اہل عرب نے کیا ہے اور یوحنا نے پڑھا تھا انجیل اور مزامیر کو اور نہین تھا اوسکا کام مگر آباد کرنا کلیسا اور بنانا دیرون
اور مضبوط کرنا صومعون اور لباس اور کپڑے دینا تھا راہبون اور قسون اور راہبونکا اور متکفل ہونا اونکی کامونکا پس جب پہنچی ان دونون بھائیونکو
خبر فتح حاضر اور قنسرین کی بزور غلبہ اور قہر اور ازروے صلح کی اور یہ کہ عرب اوس مقام مین اوترے ہین اور لشکر اونکا سوارات اور علوا حلم اور قلاع
سے حد فرات تک مار دھاڑ کرتا ہے پس آیا یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کی پاس اور کہا اوس سے کہ مین چاہتا ہون اس امر کو کہ شاہد بت کرون تیری
ساتھ ایک بات اور مشورہ کرون تجھسے اور آگاہ کرون تجکو اپنی رائے سے اور اطلاع حاصل کرون تیری رائے پر پس منظور کیا یوقنا نے اوسکی
درخواست کو پس جب یکجا ہوئے وہ دونون اور چھپایا اونکو رات نے اکٹھا ہوئے وہ دونون اپنے باپ کی ایک گھر مین جو قلعہ مین تھا پس جب
بیٹھے وہ واسطے مشورہ کے سامنے آیا یوقنا اپنے بھائی کی اور کہا اوسنے کہ اے میرے بھائی آیا نہین دیکھا تو نے اوس خبر کو جو اوتری اور آئی ہے شام پر
ان عرب بھوکے اور ننگونسے اور اوس خبر کو جو آئی اہل شام پر انکی ہاتھونسے مار ڈالنے اور لوٹ لینے اور زبردستی لیلینے مالونکے اور نہین
اوترے ہین وہ کسی شہر پر شام کے شہرونسے مگر یہ کہ فتح کر لیتے ہین اوسکو اور مالک ہوجاتے ہین وہانکے لوگونکی پس اونکی ساتھ کس امر کو کرینگا
تو مجکو مشورہ دیتا ہے گویا مین اونکے سامنے ہون اور سب پہنچ گئے ہین وہ ہمپر پس کہا یوحنا نے کہ اے میرے بھائی بتحقیق تو نے مشورہ طلب کیا مجھسے
اپنے کام مین پس مین نصیحت خالص کرونگا تجکو اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو کیونکہ مین تجھسے چھوٹا ہون اور لڑائی کے کامون کو
تجھسے کم جانتا ہون پس قسم ہے حق مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورہ کو تو بالا رہیگی بات تیری اور دین تیرا اور سلامت رہیگا حال اور
جان تیری پس کہا یوقنا نے کہ مین تجکو خیرخواہ جانتا ہون پس تیری کیا رائے ہے پس کہا یوحنا نے کہ میری رائے یہ ہے کہ بھیج تو ایک ایلچی کو
عرب کی پاس اور اگر تجکو منظور ہو تو مین خود تیری طرف سے ایلچی ہو کر اونکی پاس جاؤن پس خرچ کر اور دے تو اونکو کسیقدر مال اور

کہ آوین اور پہونچین وہ اوسکی شہر کیطرف پھر متوجہ ہوا وہ ایک بطریق کیطرف اپنے بطارقہ سے جسکا نام کرکس دیا کر انکلس تھا اور ساتھہ کیے اوسکے
ایکہزار ہتیار بند اور مقرر کیا اوسکو واسطے نگہبانی اپنے شہر کے اور اسلیے کہ بچاوے وہ شہر کو تاخت و تاراج سے اونسے اور روانہ ہوا یوقنا ساتھ اپنے ساتھیوں کے
بقصد بھڑنے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانونکو اور مسلمان اوسدن بارہ ہزار مسلح تھے سوا اونکے جو ہتیار بند تھے اور ظاہر کیے گئے اوسکو آگے اونکے نشان
اور وہ صلیب جسکی وہ تعظیم کرتا تھا اور وہ صلیب جواہر کی بنی تھی اور اوسکے گرد ایکہزار نشان تھے صہیب بن ثعلبہ کندی نے بیان کیا ہے کہ آقا
کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قنسرین میں بعد اسکے کہ فتح کیا تھا اوسکو ساتھہ صلح کے یہانتک کہ آیا اونکو پاس قاصد ساتھ خط امیر المومنین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسمین حکم کیا تھا اونھون نے کہ یہ روانہ کرین وہ کسیقدر لشکر اپنی ہمراہی کا پاس یزید بن ابی سفیان کے پس بھیجا
ابو عبیدہ بن الجراح نے تین ہزار سوار اونکو اور پیدل کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے روانگی حلب کا پس بولایا اونھون نے ایک شخص کو بنی ضمرہ سے
جسکا نام کعب بن ضمرۃ الضمری تھا اور وہ بڑے دلیر اور سخت لڑنیوالے تھے اور جسوقت قایم ہوجاتے تھے وہ زمین پر واسطے لڑائی کے تو نہیں ڈرتے تھے
لشکر سے اونسے تھوڑے ہون یا بہت اور ساتھہ کیا اونکے ایکہزار سوار اور روانہ کیا آگے اپنے لشکر کے اور کہا اونسے کہ اے کعب لڑنا تم ایسے لشکر سے جسکے مقابلے کی
طاقت تم مین نہو اور اچھا ہے کہ نا اس گبر سے اور دریافت کرنا اوسکی حال کو اور تمہارے پیچھے مین بھی کوچ کرونگا پس روانہ ہوئے کعب بن ضمرہ
بارادہ حلب کے اور یوقنا نے اپنے لشکر کے آگے خبر رسانی کے واسطے جاسوس مقرر کیے تھے پس خبر دی اوسکی جاسوسون نے یہ کہ مسلمانونکا لشکر بارادہ
اوسکی شہر اور اوسکی لڑائی کے آتا ہے پس کہا اونسے کہ کسقدر عرب ہین اوس لشکر مین جاسوسون نے کہا کہ ایکہزار سوار ہین اور وہ اوتری ہین چھہ میل
کی فاصلہ پر تیرے شہر سے پس پوشیدہ بطور گھات لگا کے بیٹھا یوقنا آدھے لشکر کو پھر روانہ ہوا وہ ساتھ آدھے لشکر کے یہانتک کہ پہونچا وہ ساتھ
مسلمانونکو اور مسلمان اوتری تھے اپنی جگہہ مین ایک پانی کی نہر پر در انحالیکہ پانی پلاتے تھے وہ اپنے گھوڑونکو اور پیدل اونکے کھاتے تھے پس جسوقت
غافلین تھا کہ دفعتًا یوقنا ساتھ اپنے لشکر اور بطارقہ کے اونکے سامنے آیا پس جب سامنے آیا اونکے یوقنا اور صلیب اوسکے آگے تھی پکارا بعض مسلمانونے
بعض کو اور سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑونپر اور سوار ہوئے کعب بن ضمرہ اپنے گھوڑے پر اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور سامنے ہوئے لشکر یوقنا کے
پس اندازہ کیا اور دیکھا اونھون نے اوسکے لشکر کو پانچہزار کی تعداد مین اور یوقنا نے اپنے لشکر کے دو حصے کیے تھے نصف اوسکے ساتھ اور نصف
گھات مین تھا جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے یوقنا اور اوسکے لشکر کو پھیرا وہ اپنے ساتھیونکی طرف اور کہا اونسے کہ اے مددگاران دین خدا کے
دیکھا اور اندازہ کیا دشمنونکے لشکر کا اور وہ پانچہزار ہین اور وہ تمھارے واسطے بجاے مال غنیمت کے ہین آیا نہیں مقابلہ کریگا ایک تم مین کا
اونکے پانچ نفر سے مسلمانون نے کہا ہان قسم ہے خدا کی ایسا ہی ہوگا اور شجاعت دلائی بعض نے بعض کو اور نزدیک ہوا ایک گروہ
ساتھ ایک گروہ کے اور پکارا یوقنا نے اپنے لوگون اور غلامون اور بطارقہ کو اور حکم کیا اونکو حملہ کا مسلمانون پر پس لوٹ پڑے اونھون نے بہت
سخت حملہ کیا اور حملہ کیا مسلمانون نے اونپر اور ملگئے دونون جماعتین اور دریائی لڑائی اور زیادہ اہل عرب بہت کی لڑائی اور یقین کیا
اونھون نے غنیمت اور فتحیابی کا کہ دفعتًا نکلا پوشیدہ لشکر گھات کا اور وہ پانچہزار تھا مسلمانونکو گھیر لیا اور حملہ کیا اونھون نے مسلمانونپر مسعود بن
عون الحمصی نے بیان کیا ہے کہ میں بھی تھا اوس لشکر مین جسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور مدد [illegible] کعب بن ضمرہ کے ساتھہ بھیجا تھا
اور ہم [illegible] دونون لشکر [illegible] اور ہم لڑ رہے تھے اور ہم جانتے تھے کہ اونکا لشکر

کاسرپیٹنا ہر پیچ و کھائی دیا وہ لشکر بھاری تھی تو بڑی کیطرف سی اور دفعتاً آ او پڑا کھیت گھیرکر سرون کی بانند تمھین بس ہمین آگاہ ہو ہم بیکر او سیوقت کہ آپڑا وہ
لشکر ہم پس یقین کیا اپنی اپنی ہلاکی کا بعد اسکی کہ یقین رکھتی تھی ہم حصول غنیمت کا اور ہوگئی ہم گھبرو نکی بیچ مین پس ضرب لگائی پلٹنا پس جدا
ہوگئی مسلمان تین گروہ مین ایک گروہ نی شکست اوٹھائی اور ایک گروہ نی واسطی لڑائی لشکر کا قصد کیا اور ایک گروہ کعب بن ضمرہ کی ساتھ رہا
اور وہ کوشش کرتا تھا یوقنا اور اوسکی ساتھی کوشش کرتی اوس صلیب کی لڑائی مین مسعود بن عون نی بیان کیا ہی کہ واسطی اللہ کی تھی بیکوکاری قوم
کندہ کی کہ وہ بہت سخت لڑائی لڑی اور آزمائش کیگئی وہ بلاؤن بیک بین اور صبر کر دیا تھا اونھون نی اپنی جانونکو واسطی اللہ تعالی کی یہانتک کہ مارا گیا اون میں
اسیدن ایکسو آدمی ایکجگہ پر اور بہت سخت کام کیا کارشی والی لشکر نی اور کعب بن ضمرہ نی کہ آرام تھی مسلمانونکی حال پر اور لڑتی تھی مشرکین سی اور وہ کرتا اوا
دیتی تھی ساتھ نشان کی اور پکارتی تھی ان کلمات سی یا محمد یا محمد یا نصر اللہ انزل یا معاشر المسلمین اثبتوا فانما ہی ساعۃ وانتم الاعلون
او مسلمان آتی تھی اوسکی پاس یہانتک کہ یکجا ہوگئی وہ گروہ اونکی پیس دیکھا کعب بن ضمرہ نی اونکو اور زخم ظاہر تھی اونمین اور مارا گئی مسلمانو نسی ایک سو تیس
آدمی پس تمام لوگ اونمین سی یہ لوگ تھی عباد ابن عاصم یحیی اور زہیر بن عامر البیاضی اور حازم بن شہاب اور سہیل بن الشیبہ الحیلی اور رفاعہ
بن محصن الطفری اور عامر بن شداد الضمری اور قیس بن طالب الضمری اور نجبہ بن دارم الضمری اور عیان بن سیف الضمری اور لجام بن ضمرہ
الضمری اور محکم بن حابر الیشکری اور سنان بن عجوہ اور سعید بن مقلح اور جو لڑائی یوم السلاسل اور غزوہ تبوک مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور
یمامہ مین ہمراہ خالد بن الولید کی حاضر تھی مسعود بن عون نی کہا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ افسوس کیا ہمنی سعید بن مقلح کی قتل پر اور اونمین چالیس شخص
دیکھی ہمنی کہ وہ سب اونکی سینی مین تھی اور کوئی زخم اونکی پشت مین نتھا پس یہ وہ لوگ نہین تھی مگر یہ کہ کوئی شخص نہین مارا گیا یہانتک کہ مار ڈالا او
بیٹنی اونکو مشرکین نی اور ظاہر ہوئی بہ دلی مشرکین مین جسوقت کہ دیکھا اونھون نی ثابت قدمی مسلمانونکو اونکی تھوڑی تعداد پر اور مارا گیا ا
ہمراہی اونکو اونکا پس قصد کیا اونھون نی شکست اوٹھانیکا پس ثابت قدم کیا اونکو یوقنا نی اور کہا اونسی کہ سختی ہوتم نہین ہین عرب مگر مثل
کتیونکی کہ اگر ہٹائی اور پھیر جاتی ہین تو پھر جاتی ہین اور اگر اپنی حال پر چھوڑی جاتی ہین تو اسید اوطمع کرتی ہین اور جب دیکھا کعب بن ضمرہ
نی اون لوگونکو جو اونکی نشان کی نیچی تھی کہ گھیرا ہی بہت ملول اور اندوہگین ہو گئی پس اوترا وہ اپنی گھوڑی سی اور پہنا ایک زرہ کو زرہ پر اور
مضبوط باندھا اپنی کمر کو پٹکی سی اور ساتھ پھیرا اپنی گھوڑی کی منہ پر اور اوسکی تھوتنی پر اور وہ گھوڑا اونکی پاس اکثر لڑائیونمین موجود رہا تھا
اور جہاد کیا تھا اونھون نی اوسکی سوار ہوکر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اوسکا نام ہطال رکھا تھا پھر سوار ہو گئی
او سپر اور ٹھہری تھی اگی مسلمانونکی اور دیکھتی تھی دشمنونکی طرف اور وہ اندیشہ مند تھی اپنی کام مین اور نشان اونکی ہاتھ مین تھا اور راہ دیکھتی
تھی ابو عبیدہ بن الجراح کیطرف کہ بھیجی کسی لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوی اونکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اوسکا اونھون نی نہین دیکھا اور
سبب یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو باز رکھا تھا اونکی طرفکی روانگی سی آنا اہل حلب کا اور صورت اوسکی یہ ہوئی کہ جب روانہ ہوا یوقنا
واسطی لڑائی مسلمانونکی کیا ہوئی رئیس اور بوڑھی آدمی حلب کی بعض اونکی بعض کی پاس اور کہا کہ ای قوم تم خوب جانتی ہو کہ اہل دین صلیب نی ان
عرب کی اطاعت قبول کی ہی اور اونکی ذمہ داری مین داخل ہوئی ہین اور بعض نی اونمین سی اونکی دین کیطرف رجوع کیا ہی اور جو شخص اونسی لڑا
وہ نیا نکا ہوا اسیر ہوا یا ہو شکستہ اوسی کو پس تم سردار عرب کی پاس اور طلب کرو اونسی صلح کو اپنی واسطی اور مصالحہ کریں ہم سب اپنی شہر کیواسطی اور دیوین اونکو

وہ چیز جو بہت اچھی ہو انچہ ملو انسے پس اگر فتحیاب ہونگے مسلمان یوقنا بطریق پر تو ہونگے ہم بخوف نسبب صلح کی اور اگر غالب ہوگا یوقنا
اور پھر یگا وہ بحالت سلامتی کے تو نہ آگاہ کرینگے ہم اوسکو اپنی صلح سے اور متفق ہولی اون سبکی رای اس امر پر اور نکلے تیس آدمی اونکے شیوخ
اور روانہ ہوئے وہ ستر اور مین اوکے جسپر اوسے یوقنا گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پہونچے اور وہ قنسرین مین
اوترے تھے اور ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کرتے تھے کعب بن ضمرہ کو پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکار کر کہا اونہون نے لقون لقون
اور عرب کو یہ امر معلوم تھا کہ اس کلمہ کے معنی امان ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا اونہون نے اپنے عمال کو جو
ملک شام مین تھے یہ کہ الفاظ رومی لغت مین امان کے ہین پس جو کہے تمکو تم یہ کہتے سنو اوسے پھر تم جلدی نکرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تمسے اللہ تعالی
اوسکے خون کا قیامت کے دن اور عشر اوس سے بیدار ہونگے ہین عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو پس جب سنا مسلمانون نے اونکے پکارنیکو دوڑے اونکی طرف
اور لاکے گھیر لیا اونکو سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہے کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو
اپنی جانونکے واسطے اور یہ اہل حلب ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین اللہ سے یہی امید رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر وہ مصالحہ
کرینگے ہمسے تو مصالحہ کرینگے ہین اونسے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیونکا جو یوقنا کے ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ یہانتک کہ قریب
اور آگ روشن تھی ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور بعض مسلمان نماز مین کھڑے تھے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے
بعض سے کہ ایسے ہی کا موسی مدد اور غلبہ دیگئی ہین یہ لوگ پس جب سنا ترجمان نے اونکی گفتگو کو آگاہ کیا اوسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو
اونکی گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہین کہ سبقت کی ہے عنایت ہمارے خالق نے ہمارے لیے واسطے ان کاموں کے اور ہم وہ لوگ ہین
کہ نہین پھرتے ہین ہم اللہ اور رسول اللہ کے دین کو اور نہین بیچتے ہین [illegible] ہمارے دین کو دنیا کے پس آگاہ کیا ترجمان نے اونکو اسکام سے اور کہا اونکو کہ
تم کون لوگ ہو پس کہا اونہون نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہین اور وہاں کے تاجر اور رئیس ہین اور ہم آئے ہین بطلب صلح کے تمسے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ کیونکر ہم تمسے مصالحہ کرین حالانکہ ہمنے سنا ہے کہ تمہارے بطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہے اور مضبوط کیا ہے اوسنے اپنے قلعہ کو اور رکھی ہے جو
اوسمین وہ چیز جو برسون کی کھانیکو اوسکو کافی ہوگی اور بہت لشکر جمع کیا ہے اور تمہارے واسطے ہمارے نزدیک صلح نہین ہے پس کہا اونہون
نے کہ اے سردار ہمارا سردار یوقنا نکلا ہے ہمارے پاس سے بارادہ تمہاری لڑائی کے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہے اونہون نے کہا کہ آج
صبح کو اور ہم بعد اوسکے روانہ ہوئے ہین اور اوسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ سے آئے ہین اور ہم امید رکھتے ہین کہ وہ عنقریب ہلاک ہوگا اسواسطے
کہ وہ تیزی کرنیوالا ہے لغاوت مین اور نہین راضی ہوا وہ ساتھ صلح کے اور اطاعت کی ہے اوسنے اپنی خواہش نفس کی اور چلا گیا وہ ناچیز
کیا جاتا ہے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال روانگی بطریق کا ڈرے وہ اپنی فوج کی جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا
اور کہا اونہون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہلک واللہ کعب من معہ انا للہ وانا الیہ راجعون تب نکالا
زمین کیطرف اور خاموش ہو رہے اور کہا اہل حلب نے کہ تم ہی کہ گفتگو کرو تو ہمارے واسطے سردار سے درباب صلح کے پس گفتگو کی ترجمان نے پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ اپنی بلند آواز کے کہ ہمارے نزدیک واسطے تمہارے صلح نہین ہے پس ڈرے اہل حلب اپنی جانون پر اور کہا اونہون
نے کہ بتحقیق کیجیا ہو گئے ہین ہمارے پاس بہت لوگ گانون اور مضافات کے پس اگر مصالحہ کرو گے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم

تمہارے واسطے زمین کو اور ہوگا بھید دوگا تمہارے اونکی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمہارے ساتھ عادل ہیں اور اگر تم صلح سے انکار کروگے پس
بھاگینگے لوگ تمسے اور چلے جاوینگے وہ اپنے شہر ونکو اور شہر رہ جاویگی بیخبر کہ تم مید ا نمین نہ کرتے ہو پس نہ باقی رہیگا کوئی شخص گرد تمہارے
پس آگاہ کیا اونہوں نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اونکی گفتگو سے پس دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح اونکی طرف اور اوسیوقت نکلا اونمین سے ایک مرد
پستہ قد سرخ رنگ اور وہ حکماے روم سے اور فصیح تھا زبان عربی میں پس کہا اوسنے کہ اے سردار سنو تم جو بیان کرتا ہوں میں تمسے اوس علم کو جو
اللہ تعالیٰ نے صحیفونمین اپنے انبیا پر نازل کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہو تم سنتے ہیں پس اگر وہ حکم حق ہوگا عمل کرینگے ہم اوسپر
اور اگر حق نہوگا نہ سنینگے ہم اوسکو پس کہا اوسنے کہ اے سردار اللہ پاک نے نازل کیا ہے اپنے انبیا پر اَنَا الرَّبُّ الرَّحِیْمُ خَلَقْتُ الرَّحْمَۃَ وَ
اَسْکَنْتُھَا قُلُوْبَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنِّیْ لَا اَرْحَمُ مَنْ لَا یَرْحَمُ فَمَنْ اَحْسَنَ اَحْسَنْتُ اِلَیْہِ وَمَنْ تَجَاوَزَ تَجَاوَزْتُ عَنْہُ وَمَنْ عَفَا عَفَوْتُ
عَنْہُ وَمَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ اَغَاثَ مَلْھُوْفًا اَمِنْتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَبَسَطْتُ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَبَارَکْتُ لَہٗ فِیْ عُمْرِہٖ وَکُنْتُ
لَہٗ اَھْلًا وَنَصَرْتُہٗ عَلٰی عَدُوِّہٖ وَمَنْ شَکَرَ الْمُحْسِنَ عَلٰی اِحْسَانِہٖ فَقَدْ شَکَرَنِیْ اور ہم آئے ہیں تمہارے پاس بحالت اندوہ اور خوف کے
پس قبول کرو تم ہماری نفرشون کو اور اسن دو تم ہمارے خوف کو اور احسان اور نیکی کرو ہمارے ساتھ پس روئے ابو عبیدہ بن الجراح
اوسکے کلام سے اور پڑھا اونہوں نے اس آیت کو اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ پھر کہا اونہوں نے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ فَبِھٰذَا اَرْسَلَ اللّٰہُ
نَبِیَّنَا اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانَا پھر متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانونکی طرف اور وہ لوگ گرد اونکے تھے اور اونمین
کے سوا مہاجرین اور انصار تھے اور کہا اونسے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہیں اور یہ داد خواہ ہیں اور میری رائے یہ ہے کہ نیکی اور احسان کریں
اونکے ساتھ اور خوش کریں اونکو اور لوگوں کو اس واسطے کہ جب شہر ہمارے قبضہ میں ہوگا اور بازاری لوگ ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہمارے
ساتھ اور کہا نیکی اور آگاہ کرینگے ہمکو ہمارے دشمن کی غیبت اور ارادے سے اور ہونگے وہ جاسوس ہمارے پس کہا ایک مرد نے مسلمانوں سے کہ نیک حال
رکھے تمکو اللہ تعالیٰ اے سردار ان لوگوں کا شہر قلعہ سے نزدیک ہے اور ہم نہیں جانتے اور یہ بیٹھے ہیں اس قوم سے اس امر پر کہ بتا دیں وہ دشمن کو
ہمارے پوشیدہ کاموں پر اور آگاہ کریں دشمنوں کو ہمارے حال سے اور نہیں آئے ہیں یہ قوم مگر بارادہ مکر و فریب کے کیا نہیں دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ
اونکا نکلا ہے بارادہ ہمارے لڑائی کے پس کیونکر یہ لوگ ہم سے صلح چاہتے ہیں اور کچھ شک نہیں ہے اس امر میں کہ اونہوں نے کعب بن ضمرہ اور
اونکی ہمراہیونکے ساتھ فریب کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے مرد نیک گمان کر تو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور اعتماد کر تو اللہ تعالیٰ
پر اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ ہمکو خوار اور ذلیل نکریگا اور ہمارے دشمنکو ہمپر غلبہ نہ دیگا پس رحم کرے اللہ تعالیٰ اوس شخص پر جسنے نیک اور بہتر
بات کہی یا سکوت کیا اور میں اونسے صلح میں شرط خیر خواہی مسلمانونکی کرونگا پھر متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب قوم حلب کے
اور کہا اونسے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی صلح میں اسقدر مجھکو دو جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہے اونہوں نے کہا کہ اے سردار شہر قنسرین کا ہمارے
شہر سے بڑا ہے اور لوگ اونمیں بہت ہیں اور ہمارا شہر مختلف ہے لوگونسے بسبب ظلم ہمارے سردار کے ہمپر اسواسطے کہ اوسنے لیلیا ہے ہمارے مال اور لڑکونکو
اوسنے کر لیا قلعہ میں چڑھ گیا ہے اور باقی لوگ ہیں ہمارے نزدیک ضعیف اور وہ لوگ جنکے پاس مال نہیں ہے اور ہم سوال کرتے ہیں تم سے اس امر کا کہ نرمی
کرو تم ہم میں اور نیکی کرو ہمسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم کسقدر مال ہمکو اپنی صلح میں دوگے اونہوں نے کہا کہ جسقدر اہل قنسرین نے

کرتیں اور میدان میں ثابت قدم رہتا تھا اور باز رکھتا تھا ستمگرین کو مسلمانوں سے اور نگاہ رکھتا تھا میں اونکو ساتھ اپنی جان کے پس جب باز رکھا
اور ملول کیا انکو لڑائی نے پناہ لی انہوں نے طرف اپنے ساتھیوں کی اور باوصف اسکے میں اللہ تعالیٰ سے امید کشود کار کی رکھتا تھا اور دیکھتا تھا
راہ آنے نشان ابو عبیدہ بن الجراح کی پس دیر کی اس امر نے ہمپر اور برابر لڑائی جاری رہی ایک دن رات دوسری صبح تک پس قسم
کھاتا ہوں میں اللہ کی اس امر پر کہ نہیں کوئی نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کھانا پانی تک پہونچا اور ہم درمیان یاس اور امید کے تھے اور میں امید رکھتا تھا راہ
تفسیر میں پر اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا اوس جانب سے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی اثر اوسکا کہ دفعۃً دشمن کے لشکر نے جنبش کی انکے کنارے سے
اور ایک بڑا شور و غل اونکا بلند ہوا پس کہا میں نے کہ نہیں ہے یہ مگر کمک کہ آن ملی ہے اونکو شہر یا بادشاہ کے پاس سے پس پناہ لی میں نے ساتھ اوس کلمہ کے
جو حالت رنج اور سختی میں کہا جاتا ہے یعنی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کہ نہیں کہہ چکا تھا میں اس کلمہ کو یا اینکہ دیکھا میں نے دشمن کے لشکر کو کہ چھوڑ دیا انہوں نے اپنی جگہ کو اور پھیرا اپنی پشت کو طرف اپنے کہا میں نے
الحمد للہ حمد الشاکرین اور میں گمان کرتا تھا کہ کسی آواز دینے والے نے آواز دی ہے اونکو اس سبب سے پس بھاگا دیا اونکو یا ملائکہ نازل ہوئے ہیں انپر
مثل جنگ بدر کے پس نہیں دیکھا میں نے کوئی اثر اور نشان دشمنوں کا اور ارادہ کیا میں نے اونکے تعاقب کا پس پکار کر کہا مسلمانوں نے کہ کہاں جاتا ہے اے
ابو کعب پھرو تم ہماری طرف آیا نہیں کافی ہے تمکو یہ امر جو ہم پر ہے علاوہ تمہارے ساتھ اور راحت دو ہمکو مشقت اور سختی سے اور نگاہ رکھو ہمارے
واسطے فرض کو اور آرام دو ہمارے گھوڑوں کو کہ نہیں پھیرا ہے اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کو ہم سے مگر اپنے ارادے اور قدرت سے پس پھرا اور تعاقب سے کعب بن ضمرہ اور
آرام کیا مسلمانوں نے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ دیر کی خبر کعب بن ضمرہ نے ابو عبیدہ بن الجراح پر پس جب نماز پڑھ چکے ابو عبیدہ نماز
صبح کی پھیرا چہرہ نماز سے اور متوجہ ہوئے مسلمانوں کی طرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سے اور کہا کہ اے ابا سلیمان تمہارے بھائی ابو عبیدہ نے نہیں سویا
اونکو بسبب رنج کے [illegible] فکر کرنا اوس خبر پر جو فتح کی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمپر اور دل میرا مجھ سے یہ کہتا ہے کہ وہ لوگ جو کعب بن ضمرہ کے ساتھ ہیں
ہلاک ہوئے اور ماری گئی بسبب [illegible] وہ لوگ [illegible] خواستگار ہوئے اور ذمہ داری کی تھی اس امر کو کہ اونکا حاکم ہو تیار روانہ ہوا
مسلمانوں کی طرف اور میں کوئی اثر اور نشان اونکا نہیں دیکھتا ہوں اور گمان کرتا ہوں اس امر کا کہ اونہوں نے دیکھا ہمارے ساتھیوں کو پس لڑا اونسے
اور مار ڈالا اونکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ میں بھی تمہاری طرح قسم ہے خدا کی نہیں سویا بسبب رنج کے مسلمانوں پر پس کیا کام کرنیکا تمھارا ارادہ
ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میں کوچ کا قصد رکھتا ہوں پھر حکم دیا انہوں نے لوگوں کو درستی سامان سفر کا پس کوچ کیا مسلمانوں نے اور روانہ ہوئے
بارادہ حلب کی اور آگے لشکر کے خالد بن الولید اور پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح تھے پس تھوڑا عرصہ نہیں گذرا تھا تا اینکہ آئے خالد بن الولید مسلمانوں
اور وہ لوگ سوتے تھے اور مقرر کیا تھا اونہوں نے اپنے واسطے دیدبان تاکہ نگہبانی کریں پس جب اونکے قریب آئے خالد بن الولید اور نشان
فوج کا اونکے ہاتھ میں تھا پکارا مسلمانوں کو ان کلمات سے اللہ اکبر یا انصار الدین پس اونہوں نے [illegible] مسلمان اپنی خوابگاہوں سے
مثل شیروں ڈکارنے والوں کے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑوں پر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پہچانا اونکو پس پکار کر کہا بعض نے بعض کو
کہ خوش ہو تم کہ یہ نشان مسلمانوں کا ہے جسکو خالد بن الولید اوٹھائے ہیں اور [illegible] اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح پس [illegible]
اونہوں نے کعب بن ضمرہ صحیح اور سالم میں [illegible] اور شکر ادا کیا اور دیکھا لڑائی کی جگہ کو اور مقتولین کی لاشوں کو اور مسلمانوں

ہو کچھ تجکو کرنا ہو پس اگر تو قاتل میرا تو میں چاہتا ہوں بجانب بہشت کے پس بہت گران گذرا یوقنا ا پر لوق پر اسلام اپنے بھائی کا اور سعا اہل
شہر کا اور خوف مسلمانونکا پس برانگیختہ کیا غصے نے اوسکو اس امر پر کہ جدا کر کے ڈالدیا اوسنے سر اپنے بھائی کا اور سلے بڑنے رحمت کرے اللہ اوپر اونکے
کے بعد اسکے آمادہ ہوا وہ واسطے مارڈالنے اہل شہر کو اور وہ لوگ داد چاہتے تھے پس نہیں داد رسی کرتا تھا اور سوال کرتے تھے اوس سے پس
نہیں جواب دیتا تھا اونکو اور نہیں باز رہتا تھا اونسے پس زیادہ ہوئی اونمیں چلاہٹ اور بلند ہوا شور و غل اونکا اور گھیر لیا تھا یوقنا
لشکرنے شہر کو ہر طرف سے اور مایوس ہو گئے تھے اہل حلب اپنی جانونسے اور اوسیوقت آئی اوپر کشود کار اور پہونچی اونکو اعانت کہ دفعۃً دکھائی
دیا اونکو نشان اسلام کا اور کہا لشکر نے بیاد اور ولیکن محمد کلمہ توحید کہتے ہوئے اور خالد بن الولید اونکے آگے اور اکیجانب اونکو ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اہل حلب پر اونکا شور و غل اور رونا کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار
لشکر اور ہلاک ہوئی قسم ہے خدا کی تمہاری صلح اور ذمہ داری کے لوگ جیسا کہ اونسے بدلہ لیا تھا سیف اللہ خالد بن الولید نے اپنے گھوڑے کو اور
حملہ کیا اور نشان اونکے ہاتھ میں تھا اور ڈالا اپنے حملہ میں قوم مشرکین کو اور کہا کہ دور ہو تم اے گروہ کفر و نکو ہمارے اہل صلح کے پاس سے
پیچھے ہٹے طرح طرح کا اونمیں تیر کیا اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور خروج کیا اونھون نے تلوار ونکو گھیر لیا
جب دیکھا یوقنا نے استحال کو بھاگا وہ اپنے قلعہ کیجانب مع اپنے سب بطارقہ کے حصن بن عمرو العمروی نے بیان کیا ہے کہ کشایش دی اور
دور کیا اللہ تعالی نے رنج ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جیسا کہ دور کیا اوسنے رنج کو ہمارے دلونسے بسبب اسکے بھائی کر دن کے
حلب کی لڑائی کے دن پس جب ہو گئے وہ اہل حلب سے دو گروہ ایک گروہ نے اونمیں سے پناہ لی بجانب قلعہ کے اور ایک گروہ نے جنگل کی
راہ لی پس جسنے کہ پناہ لی طرف قلعہ کے وہ بچ رہا اور جو جنگل کیطرف بھاگا وہ مارا گیا اور کل تعداد ہمارے اہل صلح کی جنکو یوقنا نے مارڈالا تھا میں
مرد تھے اور یہ جو یوقنا کی تین ہزار سے پھر ایسونکو مارڈالا پس تھی ایک عجیب واقعہ تھا کہ خوش ہوئے مسلمان اوسکے سبب سے پس جب مارے گئے وہ لوگ جو
مارڈالے گئے اور دور کیا اللہ تعالی نے اہل حلب سے اوس امر کو جسکو پایا تھا اونھوں نے بیان کیا او سوقت کے ابوعبیدہ بن الجراح سے حال اپنا اور حقیقت
مارڈالنے یوقنا کی اپنے بھائی کو واقدی نے رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا یوقنا مسلمانونکی تلوار ونسے اور داخل ہوا وہ اپنے قلعہ میں درست کیا
اوسنے سامان قلعہ کا اور قائم کیا اوسنے ڈہول اور باجوں اور عرادات کو اور ظاہر کیا ہتیار ونکو قلعہ کی دیوار پر اور بنایا اوسنے سامان قلعداری کا
اور اہل حلب لائے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس چالیس قیدی بطارقہ سے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اونسے تم سے کہ کہو تو اونسے کہ کسوجہ اونکو
تمنے انکو قید کیا ہے اور ان لوگون نے کہا کہ یہ لوگ یوقنا کے ساتھی ہیں جو ہمارے پاس بھاگ آئے ہیں پس نہیں سناسب جانا ہمنے اونکا چھپا رکھنا
اسواسطے کہ وہ ہماری صلح میں داخل نہیں ہیں پس عرض کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اونپر اسلام کو پس قبول کیا اونمیں سے سات آدمیوں نے دین اسلام
قبول کیا اور باقی نے انکار کیا پس مارے گئے وہ گردنیں اونکی بموجب حکم ابوعبیدہ بن الجراح کے پھر کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اہل حلب سے
کہ تمنے البتہ ثابت کی خیر خواہی اپنی صلح میں اور قریب تر دیکھو گے تم اوس امر کو جو باعث تمہاری خوشی کا ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور ہم اپنا اور تمہارا
یکسان جانتے ہیں اپنا اور اس تمہارے دیار پر نے پناہ لی ہے اس قلعہ میں اور جانتے ہو تم لوگ کوئی پوشیدہ راہ کہ بتلا دو تم ہمکو تا کہ آئیں ہم اوس
راہ سے پس اگر فتح کریگا اللہ تعالی اوسکو [illegible] ہمارے [illegible]

کلام کو ہمارے ساتھ پس کہا اونھون نے کہ اے سردار قسم ہے خدا کی کہ ہم کوئی پوشیدہ راہ اوسکی نہین جانتے ہین اسواسطے کہ یوقنا نے بند کر لیا تھا قلعہ
کی راہونکو اور وشتہ پر گذار کر دیا ہے اونکو اور راہ اون راہونکو ہم نہین جانتے ہین پس وسیوقت اوٹھ کھڑا ہوا سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک مرد مسلمانون سے
اور کہا اونسے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو دیکھو تم اس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہو گئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہمارے خیرخواہ ہونگے اور
راہ پوشیدہ قلعہ کی ہمکو بتلا دینگے پس کہا اہل حلب نے اوس شخص سے کہ قسم ہے خدا کی ہم تمہارے گروہ مین داخل ہوئے ہین اور قسم ہے خدا کی کہ ہم اوس کی کوئی
پوشیدہ راہ نہین جانتے ہین اور ہم تمہارے ساتھ بیوفائی نکرینگے اور نہ چھپاوینگے ہم تم سے کوئی بات تمہارے دشمنون کی جسکو ہم جانینگے پس کہا ایسا اور
خوش رکھو تم اپنے دلونکو ہمیشہ پس قسم ہے خدا کی کہ ہم کبھی غدر اور بیوفائی نکرینگے پس اوسیوقت متوجہ ہوا ابو عبیدہ بن الجراح خالد بن الولید اور
مسلمانونکی طرف اور کہا کہ مشورہ دو تم ہمکو جزا دیگا تمکو جنت کی اللہ تعالی تب پس سامنے آیا ایک مرد مسلمانون سے جسکا نام یونس بن عمر الغسانی تھا اور وہ
واقف تھا شام کی ملک اور راہونسے شہرونسے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور دشوار ملک شام کی اوس سے پوشیدہ نتھی
پس کہا اوسنے خدا دیکھ کہ اے سردار مین ان شہرونکا حال جانتا ہون اور اپنی راے بیان کرتا ہون پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بیان کر تو
اے بیٹے عمرو غسانی کے کہ تو بہتر ہے نزدیک خیرخواہ مسلمانونکا ہے پس کہا اوسنے کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے فتح کیا ہے تمہارے
ہاتھون پر شام کے شہرونکو اور سب ملک کیا اونکے کافرون کو اور اونکی جاسوسونکو اور باقی لشکر اونکا کہ بہت تھوڑا رہا ہے اور درونمین بہار اور تنگی اسکی
اور دشوار گذار اور ویران ہین اور قوم روم کی دل خوفناک ہین پس سبب اسکے کہ بھگا دیا اللہ تعالی نے اونکو پس نہین باقی ہین اونمین ایسے دل کہ
لڑین وہ بقوت اونکی مسلمانونسے پس گھیر دار محاصرہ کرو تم اس قلعہ کو اور پراگندہ کرو تم گروہونکو اور تاخت تاراج کرو اطراف اور نواح کو کہ
اونکے پاس تو نہین ہے جو کافی ہوگا اونکو پس ہنسے خالد بن الولید غسانی کے کلام سے اور کہا کہ قسم ہے خدا کی اے یہی ہے اور مین تمکو دوسرا مشورہ
دیتا ہون وہ یہ ہے کہ حملہ کرو اور جاو تم ہمکو لیکر بجانب اس قلعہ کے پس شاید کہ اللہ تعالی اوسکو بھی فتح کرے اسواسطے کہ مجھکو خوف اس امر کا ہے کہ اگر
جاوینگے مدت ہماری قیام کی تو دوبارہ پھریگا ہم پر لشکر روم کا پس حائل ہوجاوینگے رومی ہمارے اور قلعہ کے بیچ مین ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان تم نے مشورہ نیک دیا ہے اور بات سچی کہی ہے پھر حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے حملہ کرنے اور چلنے کا بجانب قلعہ کے
پس پیادہ ہوئے سوار اپنے گھوڑونسے اور ہلکے ہوگئے وہ اپنے کپڑونسے اور ملکیت غلام اور سادات سب ایک ہین اور لڑائی اونسے ابتدا کیا
ہر قبیلہ اور گروہ نے اور جوان نے ایک نے دوسرے کو ساتھ اشعار کے مسروق بن مالک البلوی نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین دیکھا تھا
بیچ شام کے قلعہ کی لڑائی مین کوئی سخت اور بڑا دن اس دن سے اور ہم تشبیہ دیتے تھے لڑائی کی گردش کو ساتھ گردش چکی کی کہ بیچ ڈالتی ہے
اوس چیز کو پھر وہ گھستی ہے اور نکلے ہم اونکی طرف ابتداے لڑائی مین اور بیک لخت تھے دلیران ہین اور ریشیان ربیعہ اور مضر بعض دیکھتے
کی بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جانب سے جس طرف راہ نتھی پس جب بلند ہوئے ہم قلعہ کی طرف لیا اونکو
پتھرون نے ہر طرف سے اور چلایا اہل قلعہ نے اونپر ڈہالین اسپیان اور عراوات کو اور ہین اور ساتھی میرے بہت نزدیک زمین کے تھے
پس جلدی پھیر سے ہم پشتون کی طرف اور دفع کرتے تھے بعض ہم مین کا بعض کو نہین جانتے تھے ہم کہ بچے گا کوئی شخص ہم مین کا اور واقع
ہوئی خواری اور ہلاکت مسلمانون سے اور توڑ ڈالا پتھرون سے ایک جماعت کثیر کو پس مار ڈالا بعض ہمارے لوگون کو اور سے پھیرا

آئے ہوئے متوجہ ہوا وہ جانب مسلمانونکے اور کہا اونسے کہ ای اولاد زنان عربیہ کو یہ ایک بطریق بطارقہ روم سے ہمارے سامنے آیا ہے پس تو ہمنے جہاد کیا
اور صبر کیا یہانتک کہ پہونچی ہم بہشت کو سید عمل کیا مسلمانون نے وسیوں پس درآیا اونپر دشمن ساتھ اپنے گروہ اور لوگونکے پس شدت کی مسلمانون
نے اونپر اور بہت سخت لڑائی لڑے اور مارے گئے سناوش بن ضحاک اور عیلان بن عاشور اور عطاف بن ثابت اور منیع بن عاصم اور کہلان بن مرہ
اور مطر بن حمید اور یاسر بن عوف اور بشیر بن سراقہ اور شیبہ بن الاشلع اور سنمال بن الیشکر اور سنان بن عقیل اور مسیب بن نافع اور
حنظلہ بن ماجد اور سناوش بن شلیدا اور ربیعہ بن فارع اور عروہ بن ماہر اور نوفل بن عدی اور عطا بن یاسر اور عفال بن جابر اور سالم بن
خفاف اور فضل بن ثابت اور اقرع بن فارع اور سعید بن عامر اور بسبب قوم طے سے تھے اور منجملہ ایک سو کو تیس آدمی مارے گئے اور ہلاک ہوگئے ہمکی
جانورونا اور اونٹون کی جو مسلمانونکے ساتھ تھے اور پھیرے مسلمان بحالت شکست اوٹھا نکی پس اوسیوقت متوجہ ہوا بطریق اپنے ہمراہیونکی طرف اور
کہا اونسے کہ گرد تم لوجیو انکو اونٹونسے اور مار ڈالو انکو نیزونکی نوکونسے اور لیلو ان جانورونکو جنپر رسد ہے اور چلو پہاڑ پر اور پوشیدہ ہوکر
ٹھہرو پہاڑ میں عرب کی آنکھونسے ورنہ اسیوقت آئینگے تمپر گروہ عرب کی مثل ہوا کی پس کھینچی ڈالینگے تمپر تا اینکہ جب تاریکی رات کی ہو گی چلیں ہم کے
ہم قلعہ کو اور بیٹھ رہو جاوینگے پس آیا اسیوقت قصد کیا رومیون نے اونٹون کی طرف اور گھیرا دیا اوس چیز کو جو اونکی پیٹھ پر تھی اور نیزے کاٹے
اونکی سینونپر اور لیا اون جانورونکو جنپر رسد تھی اور پھیرے بجانب پہاڑ کی ایک گانو میں جو پہاڑ پر تھا اوس میں ٹھہرے وہ تمام دن اور انتظار کیا اوسے
کیتھر تھے رات کی تاکہ پھر جاوین بجانب قلعہ کو اور مقرر کیا اپنے واسطے نگاہبانونکو کہ نگاہبانی کرتے تھے اونکی عرب سے یعقوب بن صبلح الطائی
نے بیان کیا ہے کہ میں اوس دن مسلمانون کے گروہ میں تھا جبکہ ملے پسناوش جیا پہیرے اور ہم لوگ تھوڑے تھے اور آپڑے اور سخت مڑ ڈالا
ہمکو گروہ روم جاوینگے پس جب دیکھا ہمنے اونکا کثرت اور شدت لڑائی کو ساتھ قلت اپنی تعداد کو پھیرے ہم لوگ اپنے پیچھے کو پس آیا میں مسلمانونکی
اونکے نہیں اور گروہ ساتھی ہمارے پیچھے پھیرے تھے پس دوڑے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ تمہارے پیچھے کیا حال ہے ہمنے کہا کہ ہمارے
پیچھے لڑائی ہے سے ٹوٹے ہارے گئے قسم ہے خدا کی سناوش اور مارے گئے اونکے ساتھ بہت لوگ شہسواران طے اور زبید سے اور لیلیا گیا ہمارے ساتھ
غلہ اور جانور ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کس شخص نے تمپر یہ سختی ڈالی ہے حالانکہ محاصرہ میں ڈالا ہے اللہ تعالی نے رومیونکو پس کوئی اونمین کا
قدرت نکلنے کی نہیں رکھتا ہے مسلمانون نے کہا کہ ہم نہیں جانتے ہیں سوا اسکے کہ دیکھا ہمنے ایک بڑے بطریق کو کہ آیا وہ ہمارے سامنے اسقدر
سامان اور لشکر کثیر مستعد سے پکارتے کہ نہیں جانتے ہم تعداد اونکی اور نہیں جانتے ہیں کہ وہ کہاں سے آئے پس ناگہان درآئے وہ ہمپر اور ہم جا ئے
پس مارے گئے سردار ہمارے اور مار ڈالا اونہون نے ہمارے لوگونکو اور لیلیا اونہون نے جو کچھ ہمارے ساتھ جانورون اور غلہ سے تھا پس جب
سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال بولایا خالد بن الولید کو اور کہا اونسے کہ ای ابا سلیمان تمہین سے یہ کام ہوگا اور تمہین با سامان ہو ایسے
کامونکو واسطے اور میں اعتماد رکھتا ہون اللہ تعالی پر اور تمپر با نسبہ میں طلب بہتری کی کرتا ہون اللہ تعالی سے سکا ہو نہیں تو تم اپنے ساتھ مسلمانونکو
جسقدر چاہو اور روانہ ہو تاکہ پہونچو تم ساتھ کی جگہ پر اور پیچھا کرو تم نشان قدم اون لوگونکا جنہون نے مار ڈالا ہے ہمارے لوگونکو اور طلب اور تلاش
کرو تم اونکو جہانکہین وہ ہون پس شاید کہ جا پڑو تم اونپر اور بدلہ لو مسلمانونکا اور جانو تم اس امر کو کہ میں نے معائنہ کیا ہے اس جنگل کو لوگونسے
اور میں نہیں سمجھتا ہون کسی عہد کو اور نہیں کھولتا ہون کسی گرہ کو مگر یہ کہ قوم نے فریب کیا ہو پس پاونگا میں بجانب اونکی قتل کی راہ کو پس بیٹھ کرو

اور ڈرو تم اللہ تعالی سے اونکو معاملہ مین روانہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس چلے گئے خالد بن الولید بجانب اپنے خیمہ کے اور مسلح ہو گئے اور سوار
ہوئے اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا سوائی کا پس کہا اونسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہان جاتے ہو تم اے ابا سلیمان کہا اونھون نے کہ جلدی کرتا ہون
اوس کام کیطرف جسکا اونسے حکم کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لیلو تم اپنے ساتھ مسلمانونسے جنکو تم چاہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین اکیلا
جاؤنگا اور نہین چاہتا ہون اپنے ساتھ کسیکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کیونکہ تنہا جاؤگے حالانکہ تمھارے دشمن کی تعداد بہت سے ہے
خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر ہونگے اور اگر ہونگے وہ ایکہزار پس مین اکیلا اونکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ تعالی کے ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ بات یہی ہے ولیکن لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ قوم سے جسمین ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر ہون پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید
نے اور روانہ ہوئے وہ مع اپنے ساتھیونکے تا اینکہ پہونچے معرکہ کی جگہ پر پس دیکھا اونھون نے مردون کو کہ پڑے ہوئے ہین اور گرد اونکے جنگل کے
لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولاد کے اور بخیال مطالبہ کرنے اہل عرب کے اونسے پس جب آئے خالد بن الولید اونکے
پاس شور اور فریاد کی قوم نے اونکے سامنے اور ڈالا اپنے تئین خالد بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے ترجمہ سے جو اونکے ساتھ تھا
کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھیونکے خونسے بری ہین اور ہم تمھاری صلح مین ہین پس قسم طلب کی
خالد بن الولید نے اونسے بیچ قتل مسلمین کے پس قسم کھائی اونھون نے اس امر پر خالد بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو اترا ہے
ساتھیونپر اونھون نے کہا کہ ایک بطریق ہمراہی یوقنا کے جسکے ساتھ ایکہزار مرد سخت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہے اور یوقنا کے جاسوس تمھارے لشکر پر
مقرر ہین جو پہنچاتے ہین اوسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راہ سے گئے ہین اونھون نے کہا کہ یہی اونچی راہ اور دیکھا ہمنے اونکو کہ طلب کرتے تھے پہاڑ کو
پس کہا خالد بن الولید نے اپنے ہمراہیونسے کہ قسم ہے خدا کی چاہتا ہے اس امر کو کہ ہمارا لشکر ضرور اونکو تلاش کریگا تم بتاؤ کیا ہے اونھون نے ہماری راہ کو
تاکہ دور آوے اونپر رات پس پھیرا جاوین وہ بجانب اپنے قافلہ کے پھر کہا کہ ڈھیلی کر دو تم باگونکو پس ایسا ہی کیا اونکے ہمراہیون نے اور خالد بن الولید اونکے آگے تھے
اور لیلیا تھا اپنے ساتھ ایک مرد کو معاہدین سے کہ راہ بتلاتا تھا وہ اور مسلمان اوسکے پیچھے جاتے تھے پس جب آئے راہ پر کہا خالد بن الولید نے اوس مرد
معاہد سے کہ آیا سوائے اس راہ کے اور کوئی راہ بھی اونکی قلعہ مین جانیکی ہے اوسنے کہا نہین پوشیدہ ہو کر ٹھہرو تم پس تحقیق فتحیاب ہوگے تم اونپر پس
اوترے خالد بن الولید اور ہمراہی اونکے جنگل مین اور وہ دیکھتے رہے اور راہ دیکھتے تھے بطریق کی پس جس وقت گذری تھوڑی رات تو اونھون نے
دریافت کیا مسلمانون نے آواز گھوڑونکی سمونکی تاریکی مین اور بطریق آگے تھا اور لشکر اوسکے پیچھے تھا اور وہ چلا جاتا تھا اور دلیر کرتا تھا
اور برانگیختہ کرتا تھا اونکو چلنے مین پس اوسیوقت نکلے خالد بن الولید گاڑسے اور ایک بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے اونپر اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین تھی خالد بن الولید کو خواستگاری سوائے اونکے بطریق پیشرو کی
اور جانا خالد بن الولید نے کہ وہ یوقنا ہے اور سامنا کیا اوسکا اور مارا اوسپر ایک ایسا وار تلوار کا کہ ڈالدیا اوسکو دو ٹکڑے کر کے اور رکھا
مسلمانون نے اونمین تلوار کو اور ڈھونڈھتے تھے اور تلاش کرتے تھے اونکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی اونمین سے کسینے اور لیلئے جانور اونکے اور
پھرے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ نکلکر راہ دیکھتے تھے مسلمانونکے آنیکی پس جب قریب آئے خالد بن الولید اور ہمراہی اونکے اور
تھے اونکے ساتھ قیدی اور بہت کثیر تھے اور سامان تھا تو لیلیا ... تکبیر کہی اونھون نے اور جوابدیا اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سب

مسلمانون نے ساتھ تکلار اور تکبیر کی اور آیا خالد بن الولید اور اونکے ساتھ زیادہ تین سو سے قیدی تھا اور سات سو آدمی یا کچھ کم مقتولین کی تھے پس عرض کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اونپر اسلام کو پس انکار کیا اونھون نے اور کہا کہ ہمکو اپنے عوض میں مال میں بیچ لیجیئے کہا خالد بن الولید نے کہ بہتر ہے کہ گردنین اونکی مارنا ساتھ اہل قلعہ
کے ایسا کہ یہین دشمن خدا اور دشمن مسلمانونکو ضعف آوے سستی ہو گی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کلام خالد بن الولید کا حکم دیا اونھون نے قیدیونکی
گردنین مارنیکا پس مارے گئیں گردنین اونکی اور دیکھتا اونکے ساتھی اونکو اس امر کو دیکھتے تھے پس جب ماری گئی گردنین اونکی کہا خالد بن الولید نے
ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ ہم قوم کو محاصرہ کیے ہین اور اب لوگ خلاصی اسکی ہین کہ وہ اومیدوار ہین ہماری غفلت کی اور انتظار کرتے
ہین ہماری ناآنے مددگی کی اور لیلیتے ہین ہمارے اوشتون اور جانورون کو اور بہتر یہ ہے کہ تم حکم کرو اپنی لوگونکو باساماں اور ہوشیار اور بیدار رہنے کا
اور نگہبانی کرنے تم تشکین بہ پہرہ اوس تاکہ نمکن ہو اونکو نکلنا اونکی قلعہ سے اور تنگی مین ڈالو اونکو یہانتک ہوسکے تم سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ جزا ہے خیر دے تمکو اللہ تعالی اے ابا سلیمان تمہاری مشورہ مین پس جب ہوا دوسرا دن نماز صبح کی پڑھائی ابو عبیدہ بن الجراح نے
مسلمانون کو اور متوجہ ہوئے وہ نماز سے اپنے ہمراہیونکی طرف اور بولایا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور سعید بن عمرو بن نفیل العدوی
اور قیس بن ہبیرہ اور میسرہ بن مسروق کو پس متفرق کردیا اونکو گرد قلعہ کی اور حکم کیا اونکو لینے اور ضیق مین ڈالنیکا اونکا پس ایسا ہی کیا
اونھون نے اور شدت کی اونھون نے اوسکے اوپر تنگ کیے ہین تا اینکہ اگر اوترتی اوسکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کر لیتے اوسکو اور اقامت کی قوم مسلمانون
نے محاصرہ قلعہ پر پس جب طول ہوا زمانہ اونکی گھیر لینیکا دمیونکو اور بیقرار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بسبب طول مقام کی حکم کیا لوگونکو کوچ کرنیکا
اور ارادہ کیا پھیرنیکا اونسے اور قلعہ سے تا اینکہ پاوین دشمن اونسے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانین وہ اوسکو یا موقع ایسی جست کرنیکو کہ پہنچین
عجانب قلعہ کے پس دور ہوگئے وہ قلعہ سے کئی میل اور وہ چاہتے تھے کسی مکر اور فریب کو کہ پہنچین اوسکے سبب سے قلعہ تک
اور یوقنا نہین اوترتا تھا قلعہ سے اور نہین کھولتا تھا اوسکی دروازے کو اور ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ امر بہت ناگوار اور زبون معلوم ہوا
اور آئے وہ خالد بن الولید کی پاس اور کہا اونسے کہ اے ابا سلیمان مین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ جاسوس دشمن خدا کی ہم تک پہنچا ہین خبر اوسکو اور ڈراتے ہین
اوسکو ہم سے اور مین تمکو قسم دیتا ہون اے ابا سلیمان اس امر کی کہ کہو تم ہماری لشکر مین اور آزمایش کرو تم لوگونکی کام کی پس شاید دریافت کرو تم دشمنان خدا کے
جاسوسونکو پس سوار ہوئے خالد بن الولید اور حکم کیا لوگونکو گشت کرنیکا لشکر مین اور وہ بذات خود اونکے ساتھ تھے اور حکم کیا اونکو اس امر کا کہ قبضہ
کریوین وہ ہر اوس شخص پر جسکو وہ نہ پہچانتے ہون پس اوسی اثنا مین کہ خالد بن الولید گشت کر رہے تھے کہ دفعتًہ دیکھا اونھون نے ایکمرد کو عرب سے
اور اوسکی سامنے ایک قسم کا کمل تھا جسکو وہ اولٹتا پلٹتا تھا پس خالد بن الولید اوسکو دیکھتے تھے اور انکار کرتے تھے اوسکی شناسائی مین پس
متوجہ ہوئے اوسکی طرف اور سلام کیا اوسپر اور کہا اوس سے کہ اے برادر عربی تو کس عرب سے ہے اوسنے کہا کہ مین ایک مرد ہون مین سے خالد بن الولید
نے کہا کہ تو کس قبیلہ سے ہے پس ارادہ کیا تھا اوسنے بیان کرنیکا اپنے کو غیر قبیلہ اپنے سے پس جاری کیا اللہ تعالی نے امر حق کو اوسکی زبان پر اور کہا اوسنے کہ مین قوم
غسان سے ہون پس جب سنا خالد بن الولید نے کلام اوسکا قبضہ کر لیا اوسپر اور کہا اوس سے کہ اے دشمن خدا تو عرب متنصرہ سے ہے اور تو تمہاری
جاسوس ہے اوسنے کہا کہ مین نصرانی نہین ہون مین مسلمان ہون پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید اوسکو لیکر جانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے اور کہا اونسے کہ اے سردار تحقیق متعجب کیا ہے مجکو اس شخص کی کام نے اسواسطے کہ مینے اسکو سوا اے اسدن کے اور کبھی نہین دیکھا ہے

اور یہ کہتا ہے کہ میں قوم غسان سے ہوں اور بیشک وہ عبادت کنندگان صلیب سے ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان آزمائش کرو تم
اس شخص کی خالد بن الولید نے کہا کہ میں کیونکر اسکی آزمائش کروں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آزمائش کرو اسکی ساتھ قرآن اور نماز کے
پس اگر جواب صحیح دیوے تو سچا ہے ورنہ جھوٹا ہے پس خالد بن الولید نے اوس سے کہا کہ اے برادر عربی اوٹھ کھڑا ہو اور دو رکعت نماز کی پڑھ اور پڑھ
ان میں قرآن شریف کو بہ آواز بلند پس سچا ہوا اوس شخص نے کیونکہ اور کیا پھر پس کہا خالد بن الولید نے اوس سے کہ تو قسم ہے خدا کی جاسوس ہے
پھر پوچھا اوسکو حال کو پس اقرار کیا اور کہا اوسنے کہ میں جاسوس ہوں تم پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تو اکیلا ہے اوسنے کہا نہیں بلکہ ہم تین شخص ہیں
میں ایک اون میں کا ہوں اور دو شخص بھیجے گئے ہیں بجانب قلعہ کے تاکہ تمہاری خبر پہنچاویں وہ لوٹنا کو اور میں ٹھہر گیا تھا واسطے دیکھنے اوس امر کے
جو اون دونوں کے پیچھے تم میں واقع ہو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہا کہ آگاہ کر تو مجھکو کہ دو کاموں میں سے جانے یا اسلام قبول
کرنے سے کون کام تجھکو دوست تر ہے کہ سوای اسکے تیسرا کام تیرے واسطے نہیں ہے غسانی نے کہا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں اس امر کی
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جمع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور برابر چار یا پانچ مہینے گھیرے رہے وہ قلعہ کو اس
حال سے کہ نہیں گذرتا تھا اوپر کوئی دن مگر یہ کہ پڑتے تھے مسلمان رنج اور شدت میں اور دیر کی ابو عبیدہ بن الجراح نے خط لکھنے میں امیر المومنین
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پس لکھا حضرت عمر نے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام ابی عبیدۃ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یا ابا عبیدۃ لو علمت ما یمسنی بابطاء کتابک عنی وانقطاع خبرک بکثرۃ قلقی وضنی جسدی علی اخوانی المسلمین
وما لی لیل ولا نہار الا وقلبی عندکم ومعکم فاذا الرایات منکم خبر ولا رسول فان عقلی طائر وفکری حائر وکان نائما
لا انکسر لی الا بالفتح والنعمۃ واعلم یا ابا عبیدۃ وان کنت نائیا عنکم فانی داع لکم قلق علیکم کقلق المرأۃ الجنیبۃ علی ولدہا
فاذا قرأت کتابی ہذا فلتکن للاسلام والمسلمین عضدا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اور روانہ کیا خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس جب پہنچا خط اونکو اس پڑھا اوسکو آہستہ پھر پکر سنایا مسلمانوں کو بلند آواز سے کہا
اے گروہ مسلمانوں کے ہر گاہ امیر المومنین تمہارے واسطے دعا کرتے ہیں اور تمہارے کاموں سے راضی ہیں پس تحقیق اللہ غالب اور بزرگ مدد کریگا
تمہاری تمہارے دشمنوں پر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب
من عاملہ بالشام ابی عبیدۃ سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تسلیما کثیرا کثیرا واعلم یا امیر المومنین ان اللہ عز وجل ولہ الحمد قد فتح علی ایدینا قنسرین وقد شننا الغارۃ
علی العواصم وقد فتح اللہ مدینۃ حلب صلحا وقد عصی من فی قلعتہا وہم خلق کثیر مع بطریقہم یوقنا وقد کادنا مرارا
وقتل منا رجالا رزقہم اللہ الشہادۃ علی یدہ پھر لکھا نام مقتولین کا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
واللہ من ورائہ بالمرصاد وقد اردنا الرحیل عن محاصرتہ الی البلاد التی ما بین انطاکیۃ وحلب وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی من معک
من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط اور مہر کی اوسپر اور بھیجا اوسکو و شخص کے ساتھ انہوں سا تھیوں نے ایک اونمیں سے عبد اللہ بن قرط الیمانی
[illegible] نہیں ہے اور روز [illegible] بھیجا ہوں اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جانو تم یا امیر المومنین اس امر کو کہ تحقیق اللہ تعالی غالب اور بزرگ [illegible]

اور دوسرے جعدہ بن جیران الشکری تھے پس روانہ ہوئے وہ دونون درانحالیکہ جلد چلتے تھے دن اور رات کو اور لی اونھون نے راہ عتیقہ کی اور کوشش کی راستون مین یہانتک کہ قطع کیا اونھون نے ارض حقان کو حصہ کا صلہ تک اور بیچ قالات قادہ عرب کی تھے نزدیک تھا کہ پس جب پہونچے وادی نون وہان سامنے آیا اونکے ایک سوار گھوڑے پر اوپر اوسکے زرہ پہنے تھا اور خود اوسکا چمکتا تھا آفتاب کی روشنی مین اوسکا لوہا تھا اور تلوار کا مین اپنے نیزہ کو باوجود نکلا تھا اپنے دشمن کو مقابلہ مین پایا جاتا تھا کسی لڑائی مین پس جب دیکھا اونھون نے ان دونون کو قصد کیا اونکی طرف کا پس کہا عبداللہ بن قرط نے جعدہ بن جیران سے کہ یہ شخص ہو تمھارے دشمن سے پر آتا نہین دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنا کیا ہے اوسنے ہمارا ایسی جگہ اور ایسے عالم مین جعدہ بن جیران نے کہا کہ سوار ان غسیلہ اور لوگون کو پہنچتا ہے اور نہین ہے اس شہر مین کوئی ایسا شخص جو ہمارا حصہ تھا اور جنگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہو شہر یثرب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس جب قریب ہوا وہ سوار ان دونون سے سلام کیا اوسنے اونپر اور کہا کہ تم دونون کون شخص ہو اور کہا سے آئے ہو اور کہان جاتے ہو اون دونون نے کہا کہ ہم بھیجے ہوئے سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ہین بجانب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کے پس تم کون شخص ہو سوار نے کہا کہ مین ہلال بن زید الطائی ہون پس کہا دونون نے کہ کیا سبب ہے جو ہم تمھے سامان وسامان تیرا ایسا دیکھتے ہین ہلال نے کہا کہ مین جاتا ہون ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنے ہمراہیون کے بجانب شام کے واسطے جہاد کے بسبب آنے خط امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمارے نام پر پس جب دیکھا مینے تم دونون کو جنگل سے پہونچے آیا مین تمھاری طرف کو تاکہ دریافت کرون مین کہ تم کون ہو اور تمھارا ارادہ کیا ہے اور میرے ساتھی میرے پیچھے آتے ہین پھر سلام کیا اور روان کیا اون دونون نے اپنے اونٹون کو اور روانہ ہوئے اور اوسیوقت دکھائی دی گرد اور اونٹ آتے ہوئے اور چلے ہلال بن زید اور جا ملے اپنے ساتھیون مین اور آگاہ کیا اونکو حال دونون صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس خوش ہوئی قوم اوسکی اور روانہ ہوئے بارادہ شام کے اور عبداللہ بن قرط اور جعدہ بن جیران پہونچے مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوئے مسجد شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور سلام کیا حضرت عمرؓ اور مسلمانون پر اور دیا خط حضرت عمرؓ کو پس جب پڑھا اونھون نے خط کو خوش ہوئے اور بلند کیا دونون ہاتھون کو طرف آسمان کے اور کہا اَللّٰھُمَّ اکْفِ الْمُسْلِمِیْنَ شَرَّہٗ وَشَرَّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ پھر حکم کیا منادی کو کہ پکار دیوے لوگون مین الصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ پس جب اکٹھا ہوئے لوگ پڑھکر سنایا اونکو حضرت عمرؓ نے خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کا پس نہین پڑھ چکے تھے خط کو تا اینکہ آئے اونکے پاس کچھ لوگ حضرموت اور کچھ لوگ یمن کے اور وہان اور سبا اور مارب سے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے وہ حضرت عمرؓ سے اپنے روانہ کرنے کی بجانب شام کے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین اونھون نے کہا کہ ہم قریب چار سو سوار کے ہین اور تین سو اونٹنیان ہین کہ اونپر دو دو آدمی سوار ہین اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ پیدل ہین جنکے پاس سواری نہین ہے پس اگر بٹھا دیوین امیر المؤمنین سواریونکو تو سوار کرلیوین ہم اپنے لوگونکو تاکہ پہونچ جاوین ہم اپنے دشمنون تک پس کہا اونسے حضرت عمرؓ نے کہ وہ کتنے لوگ ہین اونھون نے کہا کہ ایک سو چالیس ہین حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ عرب ہین یا غلام اونھون نے کہا کہ عرب بھی ہین اور غلام بھی ہین جنکو مالکون نے اجازت دی ہے اونکو جہاد اور روانگی مین بجانب دشمن کی پس اوسیوقت بولایا حضرت عمرؓ نے عبداللہ اپنے بیٹے کو اور کہا اونسے کہ جاؤ مال صدقات کی طرف پس لاؤ تم قوم کے واسطے سواریان تاکہ ایک کچھ

ایک سوار ہوویں اونپر اور لادلیویں اپنا سامان توشہ اور کہا اینکا اونکی پشتو نپر پس جلدی کی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نی اور لادا سب اونٹ اور سپرد کیا اون لوگونکو اور کہا اونسے کہ لو تم راہ کو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر سیاب اپنے بہائیونکی اور جلدی کرو تم اوپر اوٹ
مار انپے دشمن کی پہر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کی اس عبارتسے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اما بعد فقد
وَرَدَ عَلَيَّ كِتَابُكَ مَعَ رُسُلِكَ فَسَرَّنِي مَا سَمِعْتُ مِنَ الْفَتْحِ وَالنَّصْرِ عَلَى اَعْدَائِكُمْ وَبِمَنْ قَتَلَهُ اللهُ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَاَمَّا
مَا ذَكَرْتَ مِنَ انْصِرَافِكَ اِلَى الْبِلَادِ الَّتِي مَا بَيْنَ حَلَبَ وَاَنْطَاكِيَّةَ فَحَازَ الْقَلْعَةَ وَمَنْ فِيهَا فَمَا هٰذَا بِرَأْيٍ اَتَتْرُكُ
رَجُلًا قَدْ اَخَذْتَ دِيَارَهُ وَمَلَكْتَ مَدِيْنَتَهُ ثُمَّ تَرْتَحِلُ عَنْهُ فَيَبْلُغُ الْخَبَرُ اِلَى جَمِيْعِ النَّوَاحِيْ اَنَّكَ لَمْ تَقْدِرْ عَلَيْهِ وَلَا وَصَلْتَ
اِلَيْهِ فَيَضْعُفُ ذِكْرُكَ وَيَعْلُو ذِكْرُهُ بِمَا صَنَعَ وَيَطْمَعُ فِيْكَ مَنْ لَمْ يَطْمَعْ وَيَجْتَرِئُ عَلَيْكَ اَجْنَادُ الرُّوْمِ وَجَمِيْعُ مَنْ فِي الشَّامِ
خَاصَّتُهُمْ وَعَامَّتُهُمْ وَيَرْجِعُ اِلَيْكَ جُيُوْشُهَا وَتُكَاتِبُ مُلُوْكُهَا فِيْ اَمْرِكَ فَاِيَّاكَ اَنْ تَبْرَحَ حَتّٰى يَحْكُمَ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ
فَلْتُبِثَّ الْخَيْلَ فِي السَّهْلِ وَالسَّعَةِ وَاَوْقِفْهَا فِي الْمَضَائِقِ وَالْجِبَالِ وَبَيْنَ الْمَرَاتِبِ حَدُوْدِ الْفُرَاتِ وَمَنْ صَالَحَكَ مِنْهُمْ
فَاقْبَلْ صُلْحَهُ وَمَنْ سَالَمَكَ سَالِمْهُ وَاللهُ خَلِيْفَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَدْ نَفَذْتُ كِتَابِيْ هٰذَا وَاَهْلُ مَشَارِفِ الْيَمَنِ
مِمَّنْ وَهَبَ نَفْسَهُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَرَغِبَ فِي الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مِنْهُمْ عَرَبٌ وَمَوَالٍ وَفُرْسَانٌ وَرِجَالٌ وَالْمَدَدُ يَاتِيْكَ مُتَوَاتِرًا
اِنْشَاءَ اللهُ تَعَالٰى پہر لپیٹا خط اور مہر کی اور سپرد کیا عبد اللہ بن قرط کو اور اونکی ساتہ حبیرہ بن حیان تہی اور قوم مسلمان کی
ہتی تہی اپنی حلیفوں اور سپرد آسکی پونچہی تہی وہ لوگ عبد اللہ بن قرط اور اونکی ساتہی سی حال بلاد شام اور فتح ہونے شہرون اور لڑائی
رومیونکا اور ایکی پوچہا اونہون نی حال قیاسگاہ مسلمانونکا اور یہ کہ لشکر اونکا کہان ہی پس کہا اونسی عبد اللہ بن قرط نی کہ سب مسلمان
مع سردار اونکی قلعہ حلب کو گہیرے ہوئی ہین اور اوسمین ایک شخص معزز ہی سردار ہی اور اوسکی ساتہ گبران ہمراہی اوسکی ہین کہ بناہ لی ہی
اونسی اپنی اصل قلعہ مین مسلمانون کی کہا کہ ای ابن قرط کیا سبب ہی کہ وہ مسلمانونکی ساتہ مصالحہ نہین کرتی ہین جیسا کہ اونکی اور ساتہیون نی
مصالحہ کیا ہی پس کہا عبد اللہ بن قرط نی اونسی کہ اسی کہ وہ عرب کی ہمنی نہین دیکہا ہی اپنی لڑائی میں ہوکہ کسی مرد کو بُرا ہو اور اس شخص سی اپنی قوم
کو مار ڈالا اوسنی لوگونکو اور زمین پر گرادیا دلیرونکو اور وہ آپڑتا ہی مسلمانون کی اطراف لشکر پر وقت غفلت مسلمانونکی پہر مار ڈالتا ہی
لوگونکو اور لوٹ لیتا ہی اونکی اسباب کو اور پہیر جاتا ہی اپنی قلعہ کی طرف اور وہ کبہی اندہیری راتمین ایلبلیہ قبیلا تک مسلمانونکو جا
پس جا پڑتا ہی اونپر اور گرفتار کر لیتا ہی اونکو اور لیلیتا ہی سب جانور اور رسد اور توشہ اونکا پہر پلٹ جاتا ہی اپنی قلعہ کو اور ہم لوگ نہین
آگاہ ہوتی ہین اوسکی آنی جانیسی اور سبب اوسکا یہ ہی کہ مسلمان اوسکی قلعہ کا محاصرہ کئی ہین اور اوس سی ڈرتی ہین راوی کی بیان کیا ہی کہ جب
اون لوگونکی جو سنتی تہی کلام عبد اللہ بن قرط کا اور سمجہتی تہی گفتگو اونکی ایک شخص غلامان بنی ہلال یا لوگ کندہ کی تہا جسکا نام عزرس تہا اور
کنیت اونکی ابو الہول تہی اور وہ مشہور اپنی نام اور کنیت سی تہی اور تہی وہ بہت سیاہ گہری گردن گویا مثل ہوئی درخت کی تہی اور جب سو
سوار ہوتی تہی وہ بڑی اونچی گہوڑی پر خط کہنچتی تہی اپنی پیر و نسی زمین پر اور وہ بڑا شہسوار اور شجاع تہی کہ مشہور ہو گیا تہا ذکر اونکا
اور بڑہ گیا تہا اور بلند ہو گیا تہا کام اور مرتبہ اونکا بلاد کندہ اور حضر موت اور جبل میں اور ارض شحر میں اور ڈرایا تہا اونہون

لڑی تہی اونمین پس قبول کرو تم اوسکی صلح کو اور جو شخص سلامت رہتی کرے تمہاری ساتہ سلامت روی کرو تم اوسکی ساتہ اور اللہ تعالی سپاہ کرم مقام میرا ہی اوپر تمہاری اور تمام مسلمانونکی

جنگل و ٹاپونکو اور لوٹ لیا تھا مال آباد گانونکا اور باوجود اسکے نہیں پائی تھی اونکو اصیل گھوڑے ہی اور اہل عرب جسوقت اونکا ذکر آپس میں
کرتے تھے تو تعجب کرتے تھے اونکے دبدبہ اور شجاعت سے پس جب سنا اوسے ابو الہول نے ذکر یوقنا اور اوسکی کاموں کا مسلمانوں کے ساتھ قریب تھا
کہ پارہ پارہ ہو جاوین وہ غصہ اور خشم سے اور کہا اونھون نے عبد اللہ بن قرط سے کہ خوش ہوا ہی برادر عربی پس قسم ہی خدا کی کہ ہر آئینہ ایسی کوشش
کرونگا میں کہ خوار اور ذلیل کریگا اللہ تعالی اوسکو میری ہاتھون پر پس جب سنا عبد اللہ بن قرط نے کلام ابو الہول کا دیکھا اونکی طرف گوشہ
چشم سے براہ غصہ اور تکبر کے اور کہا کہ اے شیخ عورت سیاہ رنگ کے ہر آئینہ خواہش کی ہی تمہارے نفس نے ایسی امید کی کہ نہ پہونچوگے تم اوسکو اور
ایسی چیز کی کہ نپاؤگے اوسکو افسوس ہی تمپر آیا نہیں سنا ہی تمنے کہ شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین سب کے سب اوسکو گھیرے ہوے ہین
اوسکے ساتھیونسے لڑتے ہین اور باوجود اسکے کوئی کچھ اوسکا نہیں کرسکتا ہی تحقیق مکر اور فریب کیا ہی اوسنے ملوک روم سے اور غالب ہوگیا ہی ہر
کو زہر دستونپر پس جب سنا اوسے ابو الہول نے یہ کلام عبد اللہ بن قرط کا خشمناک ہوگئے وہ اور کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ اگر نہوتی وہ چیز جو لازم
ہی مجھپر تمہارے واسطے اخوت اسلام سے تو ہر آئینہ البتہ اکترتا مین تمہین سے ہتھیار اوسکے پس جیتا کرو تم لوگون کے حقیر جانتے ہو پس اگر تم دوست
رکھتے ہو میرے پہچاننے کو پس پوچھو تم میرے حال کو اون لوگونسے جو موجود ہین میرے گھر والونسے اور اوس چیز کو جو گذر گئی ہی میرے کامون سے
جنکے بیان کرنے سے حیران ہوتی ہین عقلین اور تنگ ہین تیر آئین سامنے کتنے لشکر و نسے لڑا ہون مین اور کتنی جماعت کو متفرق کر دیا ہی مینے اور کتنے گروہونکو
ہلاک کر دیا ہی مینے اور کتنی جگہ تاخت و تاراج کی ہی مینے اور ویرانی والی جگہہ مین و آیا ہون مین اور بہت لوگونکو مار ڈالا ہی مینے اور بہت انکو
لوٹ لیا ہی مینے اور بہت جنگلونکو قطع کیا ہی مینے اور کسینے مجھسے عوض نہین پایا اور نہین پہچانا کسینے میرے نشان قدم کا اور نہین ستم کیا مجھپر
کسی ہمسایہ نے اور نہین لاحق ہوئی مجھکو کوئی ننگ و عار اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کرنیوالی بہادر کی سے پھر چھوڑا عبد اللہ بن قرط نے ابو الہول کو
حالت خشم اور غصہ مین اور روانہ ہوئے وہ آگے لوگونکو اور بعض قوم عرب نے عبد اللہ بن قرط سے کہا کہ اے برادر عربی شرم کرو تم اپنے
نفس کو اسواسطے کہ تم قسم ہی خدا کی ایسے مردسے کلام کرنیوالے ہو کہ دور اوسسے نزدیک ہی اور امر سخت اوسپر آسان ہو جاتا ہی اور بتحقیق
وہ شخص مضبوط ہی کہ نہین ڈراتے ہین اوسکو لوگ اور نہین خوفناک کرتے ہین اوسکو دلیر اگر وہ لڑائی مین ہوتا ہی تو البتہ لڑائیکو پہونچتا ہی
جس جگہہ کو طلب کرتا ہی اور نہین چھوڑتا ہی اوسکو جسکو پکڑتا ہی پس کہا عبد اللہ بن قرط نے کہ تم لوگون نے بہت طول دیا ہی تعریف اور وصف کو
اور مین امید رکھتا ہون اس امر کی کہ کرے اللہ تعالی اپنے نزدیک بہتری کو اور کشود کار واسطے مسلمانونکے پھر کوشش کی قوم نے
چلنے مین تا اینکہ آگئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ اوترے تھے اہل قلعہ پر گھیرے ہوئے تھے یوقنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانوں نے
قلعہ کو ہر طرف سے پس جب قریب پہونچے سب قوم مسلمان آراستہ ہوگئے وہ اور نکال لیا اونھون نے اپنی تلوار و نکو اور ظاہر کیا انھون نے
ہتیارونکو اور بلند کیا اپنے نشانونکو اور تکبیر کہی انھون نے اور درود بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جواب دیا لشکر نے
ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہہ سے اور استقبال کیا اونکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سلام کیا اونپر اور سلام کیا اونھون نے
ابو عبیدہ بن الجراح پر اور اوترے ہر قوم اپنے ٹھکانون اور گروہ مین اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ باوجود اسکے وہ ہر ایکو بھیجتا تھا مسلمانونکی طرف
اپنے لوگونکو اور لوٹ لیتا تھا اونپر لڑائیکے اور سبب یہ تھا کہ نہین لڑتا تھا وہ مسلمانونسے دنکو اور نہین نکلتا تھا اپنے قلعہ سے مگر رات کو

ہوا اور نکلنا اونکا حالت غفلت مسلمانونمین واقع ہوتا تھا پس جب دیکھا انہون مسلمانون نے اس رات مین تو دیکھا اونہون نے قوم کندہ
اور تجیب اور ہمدان اور کندہ اور حضرموت کو شدت نگہبانی اور آواز تکبیر اور بڑی احتیاط مین اور متوجہ ہوئی واسطے طرف کے قلعہ
جنکے پاس وہ اوترے تھے اور کہا اونسے کہ تم قسم ہے خدا کی بالضرور محاصرہ کرنیوالے ہو اونہون نے کہا کہ یہ امر کیونکر ہے واسطے کہا کہ دیکھو
تمہارا قلعہ کی چوٹی پہ ہے اور تم زمین کشادہ اور فراخ مین ہو اطمینان سے کہ نہ دشمن سے ہو ڈرتے اور نہ کاہو اور نہ لشکر تمہارے سامنے سے
جو خوفناک کرے تمکو پس یہ خوف تمہارا کس وجہ سے ہے اور یہ کیا تمہاری بیقراری ہے اونہون نے کہا کہ ای ابو الہول مالک اس قلعہ کا گبر منحوس
بدفال ہے کہ امیدوار رہتا ہے ہماری غفلت اور ناآسودگی کا اور آتا ہے ہمارے کنارونپر پس مارڈالتا ہے وہ ہاتھ لوگونکو اور آتا ہے
ہماری امن کی جگہونمین پس اوسحالت مین کہ واسطے بات چیت کرتی تھی اپنی قوم سے کہ اوسیوقت ایک بڑا شور واقع ہوا اطراف
لشکر مسلمانونمین پس اوٹھ کھڑے ہوئے واسطے درانحالیکہ نکال لیا تھا اونہون نے اپنی تلوار کو اور کاندھی پر ڈال لیا اپنی سپر کو اور طلب کیا
اوس جانب کو جس طرف آواز آتی تھی تا اینکہ پہونچے وہان پس وہ بوقنا تھا بہ جمعیت پانسو سوار دلیر اور گرامی کے اور پایا تھا اونسے
غفلت کو مسلمانونسے پس جب دیکھا واسطے نے روسیونکو جا پڑے اونکو دلیرونکی بیچ مین اور وہ اشعار جنگ کے پڑھتے تھے اور مارتے تھے اونکے
سینونمین اپنی تلوار کو اور اونکے ساتھ ایک گروہ بہادران اور شہسواران یمنی طرف سے تھا پس جب دیکھا بوقنا نے اوس خبر کو جو
اوتری اوسپر فورًا بھاگا وہ اپنی پیچھے کو اور دو سو آدمی اونکے لوگونسے مارے گئے اور واسطے حملہ کرتے تھے اور پیادہ پیچھا کیا اونکا
قلعہ تک اور قوم کندہ اونکی پیچھے تھی پس پکارا اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہے میری عمر کی نہیں پیچھا کرتے اونکا تم مین سے
کوئی تاریکی رات مین پس کہا لوگون نے کہ ای ابو الہول سردار قسم دیتے ہین تمہیں اور تمہیں پہنچی پس پھرو تم رحمت کرے اللہ تعالی
تمپر پس پھرے واسطے اپنی قیامگاہ کی طرف اور پھری قوم اپنی اسباب اور قیامگاہونکی جانب اور قوم کندہ مبتلا ہوئے اثر ناقص ناکہ؟
ہوئی تھی اور لوگ خوش ہوئے روسیونکی ہلاکی اور مارے جانے اونکی جماعت کثیر سے پس جب صبح کی اونہون نے اکٹھا ہوئے واسطے
نماز کو پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب ہو چکی نماز متفرق ہوئے لوگ اور نہین باقی رہے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے
مگر چند مسلمان اور رئیس اونکے پس ذکر کیا کرتے تھے آپسمین اونکو ساتھ کہ پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال کرے اللہ تعالی سردار کو تحقیق دیکھا مینے
رات کیوقت قوم کندہ کو کہ مبتلا ہوئے آزمایش نیک ہوئی تھی اور دیکھی ثابت قدمی کی تھی اونکی دلیر لوگون نے اور دور کیا اونہون نے ہمسے دشمنکو
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہتے ہو تم قسم ہے خدا کی ای ابا سلیمان تحقیق یاری اور مدد دی لوگونکو قوم کندہ نے بیچ
ثابت قدمی اور جرات سے اور مینے سنا تھا اونکو کہ کہتے تھے وہ لوگ کہ اچھی اور نیک کوشش کی واسطے ابو الہول نے اور نہین دیکھا مینے اوس
مرد کو جسکی طرف وہ اشارہ کرتے تھے پس اوٹھ کھڑے ہوئے ایک شخص سرداران قوم کندہ سے سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا نام مقداد بن اسود
بن معدیکرب الکندی تھا پس کہا اونہون نے کہ نیک حال کرے اللہ تعالی سردار کو واسطے ابو الہول غلام ہے طے کے ہین کہ آئی ہین وہ ساتھ
اوس گروہ کے جو کل ہمارے لشکر مین آیا ہے اور واسطے اس شخص ہین کہ عاجز کر دیتے ہین لوگونکو اور ڈراتی ہین دلیرونکو اور بہادر کسی سے ہین
بہادرونکو اور ذلیل کرتے ہین اپنے حریفونکو نہین ڈراتی ہے اونکو جماعت اور نہین دشوار گذرتا ہے اونپر تاخت و تاراج کرنا ابو عبیدہ

بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا کہ آیا سنا تمنے کلام سراقہ بن عمرو اس کا اونکے غلام داس کے باب مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ نہایت حال زکو
للہ سیر دار کو وہ سچے ہین اپنے کلام مین اور بہ تحقیق ہمنے سنا ہے ذکر اونکا اور آگاہ کیا گیا ہون مین اونکی شجاعت سے اور آگاہ کیا ہے مجکو ایک مردنے
جسکا نام عمرو بن جبیر الدی ہے اس امر سے کہ داس نے تاخت کی تھی اوپر تنہا اور وہ کنارے دریا کے تھے اور داس نے ایسا مکر اور فریب کیا تھا
قوم مہرہ پر کہ جنبش مین لائے تھے وہ اونکو اوس مکر سے تا اینکہ تنہا لیلیا تھا تمام حلہ کو اور جو کچھ اوسمین تھا اور حلہ مین ستر آدمی قوم مہرہ سے تھے
اور داس صرف طلب اونکے تھے واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر تھا اور قوم ڈرتی تھی اونسے اور اونکی برائیون اور سختی سے اور وہ جاگی گئی تھی مع
اپنے مال اور اولاد اور جانورونکے بجانب شہرون اور کنارون دریا کے بخوف اونکے مکر کے اور داس پوچھتے تھے اونکے حال اور اخبار کو پس جب
صحیح اور راست معلوم ہوا اونکو اترنا قوم کا کنارے دریا پر پکارا داس نے اپنی قوم کو واسطے تاخت کے نے کی قوم مہرہ پر پس گمان کی قوم
نے اوپر اور نہین نکلا اونمین سے کوئی شخص داس کے ساتھ اور حال یہ تھا کہ داس آگاہ تھے شہرونکی زمین ہموار اور پہاڑون اور جنگل اور
دریاؤنسے پس جب مایوس ہوئے داس اپنی قوم سے آئے وہ اپنے خیمہ کی طرف اور اوٹھالیا اپنے نیشتوارہ کو اپنے شانہ پر پس جب دیکھا قوم کے
لوگون نے غلامون وغیرہ سے داس کو اس حیثیت سے کہ نکلے ہین وہ اپنے خیمہ سے اور نیشتوارہ اونکے سر پر ہے آئے کچھ لوگ قوم کے اونکے پاس
اور کہا اونسے کہ کہانتک جاؤگے اے ابو الہول اور یہ کیا چیز ہے جسکو ہم تمہارے ساتھ دیکھتے ہین پس کہا ابا الہول نے اونسے کہ مین ارادہ
رکھتا ہون تاخت کا بنی شعرا پر اور لینے عوض کا اور دور کرونگا مین اپنے سے عار وننگ کو پس کہا اونسے کہ وہ کئی بڑے لوگون نے کہ نہین
دیکھا ہے ہمنے زیادہ تر تعجب مین ڈالنے والی تمہاری رای سے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ بنی شعرا ہو شیر مین پس وہ شخص کہ ارادہ کرے
تاخت کا اوپر لیوے وہ اپنے ساتھ کچھ چیز اونکو نہین سنا ہے ہمنے اس امر کو مگر تمسے اسوقت اور ہم جانتے ہین کہ تم جوذا کے پاس جاتے ہو
اور جوذا ایک لونڈی تھی جساس کی حضار سے اور حضرموت کے ایک گانو مین رہتی تھی جسکا نام سفلہ تھا اور داس اوسکو دوست رکھتے
تھے اور جو کچھ پاتے تھے مال اور اونٹ اور گھوڑے وغیرہ سے اوسکو دیتے تھے کہ نہین تراجاتی تھی اوس مال کثیر کو اور اوسکو واسطے تھوڑی سے
راضی نہین ہوتی تھی اور نہ سیر ہوتی تھی اوسکو بہت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جوذا کے پاس جاتے ہین پس کہا اونسے داس
نے کہ قسم ہے خدا کی جو تم گمان کرتے ہو اور وہ جو سمجھتے ہو اور قریب تر جانوگے تم کہ مین نہین کہتا ہون مگر امر حق کو اور قریب تر دفعہ
ہو جاوےگی تم اس سے ... پس چھوڑا تھا اونکو اور روانہ ہوئے داس یہانتک کہ آئے چراگاہ قوم پر پس لی ایک اونٹنی
اونکی اونسے اور کوچ کیا اوسپر اور ... لیا اپنی تلوار اور ڈھال کو اپنے ساتھ اور لپیٹ کر رکھ لیا اپنے نیشتوارہ کو پالان اونٹنی پر
اور چلے وہ ایکدن اور رات تا اینکہ جسوقت ہوئی پچھلی رات پھر اسوار ہوئے بجانب بعض جنگل کے اور اوترے وہان اور باندھا اسباب کو
اور باندہ دی اوسکی باگ اور آپ بھی چھوڑ دیا اوسکو اور وہ بندھی ہوئی چرتی تھی بہ سبب پہروہ درمیان پتھرونکے اور رہتے
قریب قوم سے اور وہ ڈرتے تھے اس امر کو کہ دیکھ لیوے اونپر کوئی شخص پس جب گذر گیا اوپر دن اونکا اور آئی رات آئے وہ
اپنی اونٹنی کے پاس پس بٹھایا اوسکو اور رکھا اوسپر پالان وغیرہ کو اور سوار ہوئے اور چلے تا اینکہ جسوقت گذری کچھ تھوڑی رات
دیکھا قوم کی آگ روشن کو پس چھوڑا اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بلند ہوئی اونچی زمین پر جو بلند تھی قوم پر اور اوس زمین مین درخت طلح

اور کنارہ کو تھے پس بٹھایا اپنی اونٹنی کو اور مضبوط باندھ دیا اون درختوں مین تاکہ نہ چرے وہ پس سنین قوم آواز اوسکی خبر لی اور کہین نکالتی کی پس
جب باندھ دیا اوسکو گئی وہ بجانب اپنی پشتوارہ کی پس کھولا اوسکو اور نکالا اوسمین سے اناج انکو اور لیلیا درختونکی شاخونکو اور لیتی تھی ہر لکڑی کو
بقدر اپنی قد کو اور لاتی تھی لکڑیکو پس کھڑی کرتی تھی اوسکو اور مضبوط کرتی تھی اوسکو ساتھ پتھرونکی پھر ڈالتی تھی اوسپر ازار کو اور ایسا ہی کرتی
تھی تا اینکہ کھڑی کین چالیس لکڑیان اور کی اونکی اکٹھی ساتھ سامنے گھرونکے دروازون اور خیمونکو پھر لٹکایا اونھون نے اپنی تلوار اور ڈالکر
اور پہن لیا ایک ازار سرخ اور جوانکو پھر اوترے وہ بلندی سے جسمین متفرق کردیا تھا پھر ونکو لکڑیون پر اور قصد کیا گروہ کا اور گھومی گرد
خیمونکی اور فکر کی اونکی کام مین کہ کیونکر مکر اور حیلہ کرین اور رات بہت گئی تھی پھر دیر کی اور مہلت دی اونکو آفتاب کے نکلنے تک پھر سوار
ہوئی بجانب ساحل کی اور تلوار اونکی برہنہ اور سپر اونکے ہاتھ مین تھی پس جب نزدیک ہوئی اونسے آواز دی اونکو کہ نزدیک ہوئی بلا کی تمہاری
مین ابو الہول ہون پس تحقیق صبح کی تمنے ساتھ سختی کی اور لیگئی تم خشکی اور دریا کی طرف سے پھر پکارتی تھی کہ اے آل طریف اے آل کندہ پس
جب پڑی آواز اونکی قوم کی کانون مین بھول گئی اپنی تئین مرد اونکے اور چلائین عورتین اونکی اور نکل بھاگی قوم اونکے سامنے سے ہوکر گھر دنسے بجانب
پہاڑ کے اور داحس اونکے پیچھے تھی پس جب تنہا دیکھا قوم نے اونکو شجاعت دلائی بعض نے بعض کو اور پھرے اونکی طرف در آنحالیکہ وہ ڈرتے تھے
داحس سے اور امید کی تھی اونین بسبب اسکی کہ اکو تنہا دیکھا تھا اور اونکے پیچھے اور کسیکو نہین دیکھا پس در پے طلب اونکی ہوئی پس داحس حملہ
کرتی تھی اونپر اور پیچھے پھرتی تھی اونسے اور مار ڈالتی تھی ایک مرد کو بعد ایک مرد کی پس جب دیکھا قوم نے اونکی شدت اور جوانمردی اور سختی کو
چاہا اونھون نے کہ سبقت کرجاوین وہ داحس پر بجانب بلند زمین کی تاکہ در آوین اونپر اونکو پیچھے سے پس جب دیکھا داحس نے اونکی طرف کہ نزدیک ہوئی
مین وہ اور ان لکڑیونسے جنپر شلوارین اور کپڑے تھے ڈری داحس اس امر کو کہ دیکھیگی قوم اونکی طرف پس امید کرینگی اونین اور واقف ہوجاوینگے
داحس کی مکر اور فریب پر پس پھرے ساتھ کوشش کی اونکے سامنے تاکہ سبقت لیجاوین اونپر پس کوشش کی تا اینکہ سبقت لیگئے اوسپر اور پھر
اونکو پھیرا اونے وہ لکڑیون کی طرف در آنحالیکہ کلام کرتی تھی اونسے گویا کہ وہ کلام کرتی تھی لوگونسے اور وہ کہتی تھی اے آل طریف اے آل کندہ آگئی ہے
تمپر قوم تم قصد کیا ہے ہمارا انکو دونا نے پس حملہ کرو تم اونپر پس پھیرا قوم نے اپنی نگاہ ونکو وقت آواز دینے داحس کی اونچی لکڑیون کی طرف
پس دیکھا اون لکڑیونکو جنپر کپڑے تھے اور نہین شک کی اونھون نے اس امر مین کہ وہ مرد ہین پس شکست اوٹھائی اونھون نے در آنحالیکہ
پھیرا لیتے تھے بجانب دریا کی پس پکارتی تھی داحس کہ اے قوم قسم دیتا ہون مین ہر مرد پہ تئین اس امر کی کہ نہ پھرا ہو وہ اپنی جگہ سے اور نہ
اوترے اپنی مقام سے پس مین کفایت کرونگا تمہاری واسطے شفقت قوم کو پس پھیرے قوم مرد اپنی پشتون کی طرف دور لگی ہوئی کہ پیچھے
اپنی پیچھے سوار کرلیا تھا اپنی زوجہ کو اور کسی نے اپنی بیٹی کو اور کسی نے لیلیا تھا اوسقدر اسباب اپنی گھر کا جسپر وہ قادر ہوسکا اور پیچھے ابو الہول
بجانب گروہ کی پس نہین پایا اونین مگر غلامون اور لڑکون اور مردان زنان پر کو پس حکم کیا داحس نے غلامونکو نزدیک بلائے اور لیئے
اونٹونکا پس ایسا ہی کیا اونھون نے اور رکھا اسباب کو اونٹونکی پشت پر پھر مشکین باندھین غلامونکی اور اوٹھالیا جو کچھ گروہ مین تھا
اور روانہ ہوئی باراوہ اپنی قوم کی پس جب آگئی وہ راہ پر توقف کیا اور پیچھے رہی اون لوگونسے اور گذرے اور گئی مثل ہوا کی تنکی اور
لیلیا شلوارون اور کپڑونکو پھر آئی لوگونمین اور روانہ ہوئی یہانتک کہ پہونچی اپنی قوم کی گروہ مین پس تعجب کیا عرب نے اونسے اور

اوپر اونکی کاسو نسنی مین جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال واس کا خالد بن الولید سے متوجہ ہوئے سراقہ بن مرداس الکندی کی
طرف اور کہا اونسے کہ لاؤ تم میرے پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھین اونکو اور سنین کلام اونکا پس کچہ دیر نہین ہوئی تھی کہ سراقہ لائے اونکو پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم واس ہو اونھون نے کہا ہان نیک حال کیا اللہ تعالی سردار کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سنے عجیب اور غریب تمھاری
حالات سنی ہین اور تم قسم ہے خدا کی کہ لائق ان کا سونکی ہو اسواسطے کہ تم سخت ہو لوگونسے اور جان لو تم اس امر کو کہ تم اور تمھاری قوم لڑتی
تھی زمین نرم مین نہین پہچانتے تھے تم پہاڑون اور قلعونکو اور بتحقیق در آئی تھی اور ڈالی تھی تمنے انکو دشمن خدا پر بڑی سختی کو پس نرمی کرو تم
اپنے نفس کے ساتھہ اور احتیاط رکھو اس طریق پر تو فنا ہے پس کہا واس نے کہ نیک حال رکھو اللہ تعالی سردار کو مینے تاخت کی ہے قوم مہرہ پر اور
کئی مرتبہ لیلیا ہے مینے اونکے مالونکو اور پہاڑ اونکے بلند اور ڈھیلے اور پتھر والے ہین اور یہ پہاڑ نہین مضبوط اور باز رکھنے والا ہے اون پہاڑونسے پس
کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین تمکو گرامی دیکھتا ہون پس آیا کہتا ہے تمھارا دل تمسے اس قلعہ کی باب مین کسی امر کو پس کہا اونسے واس نے
کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو جانو تم اس امر کو کہ جب مین آیا تھا تمھارے یہان ساتھہ گروہ کے دیکھا تھا مینے اثنا راہ مین ایک خواب کہ
کہ دلالت کرتا ہے وہ بہتری پر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا اونسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیا خواب تمنے دیکھا ہے واس نے کہا کہ دیکھا
مینے کہ گویا مین چلنے والا ہون بیچ نشان قدم کے زمین پر درانحالیکہ مین کوشش کرنیوالا ہون بطلب اپنی قوم کے اور گویا مین
جدا ہوگیا ہون اونسے اور سبقت کر گئے ہین وہ مجہہ سے بجانب ایک تاخت کے جسکا ارادہ کیا ہے اونھون نے ایک قوم پر پس
اوس حال مین کہ مین کوشش کرتا تھا اپنے چلنے مین پہنچ گیا مین اونکے پاس پس پایا مینے قوم کو ٹھہرے ہوئے اور وہ متحیر ہین
نہ آگے بڑھتے ہین نہ پیچھے پھرتے ہین پس پکارا مینے اونکو کہ اے قوم تمھارا کیا حال ہے اور کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو چلنے سے
پس کہا اونھون نے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سامنے آگیا ہے ہمارے آخر اس راہ مین کہ نہین ہے ہمارے واسطے
اوسمین کوئی جگہ گذرنے اور نکلنے کی پس کہا مینے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس شگاف کو اس پہاڑ مین
پس کہا اونھون نے افسوس ہے کہ نہین راہ ہے اوسمین پس کہا مینے کہ یہ کیونکر ہے اونھون نے کہا کہ اوسمین ایک بڑا اژدہا ہے
کہ نہین گذرتا ہے اوسپر کوئی مگر یہ ہلاک کرتا ہے وہ اوسکو اور بہت مردون اور دلیرون کو اوسنے مار ڈالا اور گرا دیا ہے پس
کہا مینے کہ اے قوم کیون تم سب اوسپر ناگہان نہین در آتے ہو پس کہا اونھون نے کہ ہم نہین قدرت رکھتے ہین اس امر کی اسواسطے کہ
آگ نکلتی ہے اوسکے سانس اور دم لینے سے اور کوئی راہ ہمارے واسطے اوسپر نہین ہے پس کہا مینے اونسے کہ اے قوم تلاش کرو تم
کسی راہ کو اوسکی پشت کی پیچھے سے پس کہا اونھون نے کہ ہم نہین قدرت رکھتے ہین اس امر کی بسبب بڑائی اوسکے ڈیل کے
پس چھوڑا مینے اونکو اور تلاش کیا مینے اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نپایا مینے مگر ایک جگہ دشوار گذار اور تنگ کو پس در آیا مین
اوسمین پس نہین ہلاک ہوا مین اوسکا مگر بعد مشقت کے پس برابر مین نرمی کرتا تھا اپنے کام مین تا انکہ آیا مین بجانب اژدہے کے
اوسکے پیچھے سے پس مار ڈالا مینے اوسکو پس قریب ہوئی مجھسے قوم میری اور تعجب کی اونھون نے میرے نشان قدم کی پس نہین
پہنچے تھے تا مگر بعد کوشش اور مشقت کے پس جب پہونچے وہ میرے پاس اور دیکھا اونھون نے اژدہے کو مارا ہوا پس چڑھے وہ سب پہاڑ پر اور وہ

بیٹھے تھے اپنے دشمن سے پھر بیدار ہوا میں درانحالیکہ میں خوش تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا تمنے
اور بہتر ہوگا اے داس اگر چاہا اللہ تعالی نے اور تعبیر تمہارے خواب کی خوشی ہے واسطے مسلمانوں کے اور زیانکاری ہے واسطے ہمارے دشمنوں
کے پس کہا داس نے کہ اے سردار یہ کیونکر ہے پھر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اوٹھ کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے
اللہ اکبر ... فتح اللہ و نصرہ ... یا ایہا الناس آگاہ ہو کہ جو شخص دور ہے پس نزدیک آوے تاکہ سنے وہ اور جو شخص کہ نزدیک
ہے پس سنے وہ اسواسطے کہ یہ بیان خواب داس کی عبرت ہے اوسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہے اوسکو جو نصیحت قبول کرے پس آئے
مسلمان دوڑتے ہوئے اونکی طرف بحالت خوشی کے اور سننے والے تھے اونکے کلام کے پس جب یکجا ہوئے مسلمان اور آگئے اونکے پاس
اوٹھ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور حمد اور تعریف کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا
اونپر پھر کہا کہ اے گروہ مسلمانوں کے تحقیق اللہ پاک اور برتر ہے کہ اوسیکے واسطے خاص تعریف ہے وعدہ فرمایا ہے ہمسے اپنی کتاب میں غلبہ کا
ہمارے دشمنوں پر اور فتحیابی کا ہمارے مطلب پر اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالی اپنے وعدہ کو اپنے انبیاؤں سے خلاف نہیں کرتا ہے اور میں نے
یہ نذر کی ہے کہ اگر فتح کریگا اللہ تعالی اس قلعہ کو میرے ہاتھ پر تو نیکی اور احسان کرونگا میں لوگونکے ساتھ جسقدر کہ استطاعت ہوگی
مجھکو اور اب گذرا ہے میرے دل میں اور در آیا ہے یہ امر کہ بتحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ اور اونپر جو اوسمیں ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے
اور یہ سب قوت اللہ برتر اور بزرگ کے سبب سے ہے اور بتائی ہے مجھکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے اپنے ہاتھ سے گٹا ہاتھ داس کا اور کہا اوسنے رحمت کرے اللہ تعالی تمپر بیان کرو تم اپنے بھائیوں سے جو دیکھا ہے تمنے خواب میں پس اوٹھ
کھڑے ہوئے داس ابو الہول اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ میں نے یہ باتیں دیکھی ہیں اور بیان کیا اوسنے تمام خواب اول سے آخر تک پس
جب فارغ ہوئے وہ خواب کے بیان سے متوجہ ہوئے مسلمان ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا اونہوں نے کہ اے سردار تحقیق سنا ہمنے
قول داس کا پس تعبیر اوسکی کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر اس امر کو کہ وہ پہاڑ جسکا اونہوں نے
ذکر کیا ہے کہ دیکھا اوسکو بلند اور دشوار گذار پس وہ مثال دین اور سنت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور وہ اژدہا جسکو دیکھا
اونہوں نے اور ناگہان در آئے وہ اوسپر پس کوئی امر ہے کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اوسکے ہونیکو اور اونکے دونوں ہاتھوں پر کہ خوش
ہونگے مسلمان اوسکے سبب سے پس روحی نے بیان کیا ہے کہ خوش ہوئے لوگ ساتھ تعبیر دینے ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا اونہوں نے
کہ اے سردار پس تم کس چیز کا حکم دیتے ہو اونہوں نے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں تمکو اللہ غالب اور بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ اور
ظاہر میں پھر اوٹھانے سختی کا واسطے دشمنان خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے از روے رغبت اور صبر کے جاؤ تم اپنے
اپنے مکانوں کی طرف نگاہبانی میں رکھے تمکو اللہ اور درست کرو تم اپنے سامان اور ہتیار لڑائی کے کہ میں روانہ کرونگا تمکو کل صبح کو بجانب
تمہارے دشمنوں کے مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے کوئی اور راے سواے اس تجویز کے اسواسطے کہ میں نہیں چھوڑتا ہوں کوشش کرنیکو اپنی
اور مشورہ کرنے میں اون لوگوں سے جنپر اعتماد رکھتا ہوں اے گروہ سے پس کہا مسلمانوں نے کہ توفیق بہتر کی دیوے اللہ تعالی تمہاری راے کو اے
سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمہارے دشمنوں پر وہ سننے والا دعا کا ہے پھر متفرق ہوئے وہ سب لوگ اپنے قیامگاہوں کی طرف اور مصروف ہوئے اپنے کام میں

کوئی تیر کرتا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زرہ کی اور تیار داری کرتا تھا اپنے گھوڑیکی
اور وہ باقی دن اور رات بھر برابر اسی کام مین وہ لوگ مصروف رہے پس جب صبح کی اونھون نے بولایا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
داس کو اور کہا اونسے کہ ای بندۂ خدا کوشش کرنیوالے اس قلعہ کے بابمین تمھاری کیا رای ہی اور کون حیلہ اور فریب تمھارے نزدیک بکار آمد ہی
پس کہا داس نے کہ یہ قلعہ ایسا بلند اور استوار ہے کہ عاجز کرتا ہے گروہونکو اور باز رکھتا ہے آنیوالے اور طلب کرنیوالے کو نہ فائدہ کریگا اوسکے
لوگونمین محاصرہ کرنا اوسکا اور نہ تنگی مین پڑینگے سنیے اونکی لڑائی سے سوای اسکے کہ مینے ایک حیلہ اور فریب تجویز کیا ہی جسکو مین کرونگا اور
مین امید اوسکی پوری ہونیکی اوپر رکھتا ہون پس ہوگی اوس حیلہ مین ہلاکی اونکی اور ملکیت مین آجاوینگے اللہ کے حکم سے زمین اور گھر
اونکے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای داس وہ کیا حیلہ اور فریب ہے پس کہا اونھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو تم جانتے ہو
اس امر کو کہ بھید اور پوشیدہ بات کی مشہور اور رائگان کرنے مین برائی ہے اور جو شخص چھپاتا ہے اپنے بھید کو ہوتی ہے بہتری اور نکوئی
اوسکے ہاتھ مین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا ہے پھر جسپر تمکو اپنے کام مین اعتماد ہوگا داس
نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ چلو تم مع اپنے لشکر اور سب ساتھیونکے اور اوترو تم سامنے قلعہ کے تا کہ ظاہر ہو اونپر تمھاری طرفسے ہیبت اور
خواہش لڑائیکی اور مین اوس حیلہ اور مکر کو کرونگا اور مین امید اوسکی پوری کرنیکی اللہ غالب اور بزرگ سے رکھتا ہون اگرچاہا
اللہ تعالی نے اور نہین ہوتی ہے قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کی اور حکم کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی کو
کہ پکار دیوے وہ لشکر مین حکم کوچ کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور اوترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اور تکبیر کہا اونھون نے اور ظاہر کیا اپنے
ہتیارونکو اور ڈرایا دشمنان خدا کو پس بلند ہوئی اونپر ایک جماعت روم کی اور دیکھا اونھون نے مسلمانونکی جماعت کو پس خوفناک کیا
اونکو اس امر نے اور ڈالدیا اللہ تعالی نے دہشت کو اونکے دلونمین یہانتک کہ گھبرائے اور مضطر ہوئے وہ اپنے قلعہ مین اور گئے بعض اونمین سے
بعض کے پاس اور مشورہ کرتے تھے آپسمین بعض قوم نے کہا کہ ہم اونسے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم بیٹھے رہینگے اپنے قلعہ مین اسواسطے
کہ وہ لوگ نہ قدرت پاوینگے ہمپر پس متفق ہوئی رای اونکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھگئے وہ برجون پر اور مارتے تھے مسلمانونپر تیر
اور پتھرونکو اور ایکدن اور رات اسیطرح لڑتے رہے پھر چھوڑدیا لڑائیکو اور اقامت کی مسلمانون نے سامنے قلعہ کے سینتالیس دن اور
باینہمہ داس ابوالہول سب مکر اور فریب اونکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ برائی اونکو نہین پہونچائی پس بعد سینتالیس [۴۷] دن کے آئے
داس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اونسے کہ ای سردار مینے کوشش اور فکر کی ہر تدبیر اور فریب کرنے مین دشمنان
خدا پر بعض نہین پائی مینے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر مینے سوچا ہون اور امید رکھتا ہون بسبب اوسکے اللہ سے فتحیابی اور غلبہ کی
اپنے دشمنونپر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تمنے کیا تجویز کی ہے داس نے کہا کہ ساتھ کر دو تم میرے اپنے سوار قوم سے تیس مرد اونکو اور حکم دو
اونکو میری اطاعت اور چھوڑ دینے پھیرنے خلاف اور اعتراض کرنیکا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری رای پر ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ
قریب تر ایسا ہی کرونگا مین پھر ساتھ کیا اونکے تیس مرد اونکو شہسواران مسلمین سے تا اینکہ جب حاضر ہوئے وہ لوگ متوجہ ہوئے ابوعبیدہ
بن الجراح اور کہا اونسے کہ ای گروہ مسلمانونکے مینے سردار مقرر کیا داس کو تمپر اور حکم دیتا ہون تمکو اونکی اطاعت کرنے اور منظور کرنے اونکے

ایک خشک سو رہنے لگو اور کہا اپنے ساتھیوں سے قسم اللہ کی ہو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اور صبر و سا کرو اوس پر اور چھپاؤ اپنے کام کو
اور آگے کرو تم نیکیوں کو اپنے کاموں میں اسواسطے کہ میں ارادہ اور میل کرنیوالا ہوں اس قلعہ کی فتح پر اس رات میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا
لوگوں نے کہ ای داس چلو تم ہمکو ساتھ لیکر اور نہیں ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر اوٹھ کھڑی ہوئی قوم در انحالیکہ وہ
جاری کرنیوالے تھے اور داس اونکے آگے تھے اور بھیجا دو شخصوں کو اپنے ساتھیوں سے کہ آگاہ کریں وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اونکے حال سے
اور کہیں اونسے کہ بھیجو تم ہمارے واسطے لشکر کو وقت نکلنے آفتاب کے پس روانہ ہوئے وہ دونوں شخص اور چلے داس مع اپنے ساتھیوں کے
در انحالیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو بیچ تاریکی رات کے اور داس اونکے آگے تھے اور تجسس کرتے تھے اونکے واسطے اخبار کو اور چلتے تھے چاروں ہاتھ
پیر کے بھل اور کھال بکری کی پشت پر تھی پس جب کوئی چاپ اور آہٹ پاتے تھے توڑتے تھے سوکھی جیسے کتا ہڈی کو توڑتا ہی اور مسلمان اونکے
پیچھے تھے کبھی چھپتے تھے اور کبھی چلتے تھے اور چھپتے تھے پتھروں کی آڑ میں پس برابر وہ لوگ اسیطرح سے چلتے تھے تا اینکہ نزدیک ہوئے وہ قلعہ کے
پس سنی اونھوں نے آواز نگہبانوں اور لوگوں کی قلعہ کے اوپر سے اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس داس مع اپنے ساتھیوں کے گرد قلعہ کے گھومتے
تھے تا اینکہ آئے وہ بعض برجوں کی طرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ میں کوئی برج اوس برج سے چھوٹا نہ تھا پس کہا داس نے
مسلمانوں سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور نہیں ہو سکتا ہی کوئی حیلہ اور فریب اس قلعہ میں بسبب شدت نگہبانی اور
بیداری رومیوں کے پس کس کام کرنے کی رائے دیتے ہو تم مجھکو اور کیا تدبیر ہی تمہارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جانیکی تاکہ پہنچ جاویں ہم قلعہ کے بیچ میں
پس کہا اونسے قوم نے کہ ای داس ہمارے سردار نے حاکم مقرر کیا ہی تمکو ہم پر اور تم بڑے مضبوط ہو دل کے اور ہم تمہارے تابع حکم اور
تمہارے سامنے ہیں پس جس امر میں تم بہتری مسلمانوں کی دیکھو گے پس نہ پھیرینگے ہم اوس سے اور قسم ہی خدا کی کہ مارا جانا ہمارا آسان ہی
ہم پر پلٹ جانے بلا فائدہ سے پس تمہارا کام حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا اور اطاعت کرنا ہی پس نہیں ہی ہم میں کوئی ایسا کہ پھر رہیگا
وہ اور نہ مریں گے ہم مگر نیچے سایہ تلواروں کے اللہ کی طاعت اور اپنے مسلمان بھائیوں کی رضامندی میں پس کہا داس نے کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ
تمہارے کاموں کو اور مدد دیوے وہ تمکو تمہارے دشمنوں پر پس جب خواہش اور آرزو تمہاری یہ ہی پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم پکڑو
اوس کام کو داس نے بیان کیا ہی کہ ہم سب اٹھائیس آدمی تھے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور ملگئے اوس سے رات میں کہا داس نے
آیا ہی کوئی تم میں ایسا جو قدرت رکھتا ہو چڑھ جانیکی اس قلعہ پر پس کہا اونھوں نے کہ ای ابو الہول کیونکر ہم اسپر چڑھ سکتے ہیں اور
کس چیز کے واسطے سے اسکی بلندی پر پہنچیں گے پس کہا داس نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر پھر اختیار کیا اور لیا داس نے اونمیں سے سات
شخصوں کو جو مثل شیر دلیر جست کرنیوالے تھے کہ جنھوں نے شدت اختیار کی اونھوں نے اوٹھالئے اوس برج کی اپنے شانوں پر بسبب سختی اور بہادری
ہونے اس کام کے اونپر لیا داس نے ایک شخص کو اونمیں سے اپنے شانہ پر اور وہ شخص بیٹھا تھا شانہ پر اوسکے حکم کیا اوسکو اس امر کا کہ ٹیک لے
وہ دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور ڈالے اپنے بوجھ اور قوت کو داس پر پس حکم کیا دوسرے شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر
اور بیٹھ جاوے مثل بیٹھنے پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ وہ بھی ایسا ہی کرے پس برابر بیٹھتا گیا ہر شخص اپنے ساتھی کے
شانہ پر یہانتک کہ جب ہو جانا داس نے اس امر کو کہ ساتوں آدمی ایک دوسرے کے شانوں پر بیٹھ چکے میں حکم کیا اوس شخص کو

اور واپس آئی اپنے ساتھیونکے پاس اور ہوگئی صبح پھر کہا اونھون نے کہ ای جوانمردان عرب آگاہ ہو تم کہ تحقیق مینے کھول دیا تمھارے واسطے
دروازونکو اور مار ڈالا مینے لوگونکو جو وہان تھے پس لو تم دروازے کو اور سبقت کرو اوسکی طرف اور نگاہ رکھو اور احتیاط کرو تم اوسمین
پس تحقیق قوم کاٹی ہوئی تلوارونکی اور لقمہ تمھارے خنجرونکی مین اگر چاہا اللہ تعالی نے پس اوٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا اونھون
نے اپنی تلوارونکو میانون سے اور لٹکا لیا ڈھالونکو اور چھپاتی تھے وہ اپنے تئین اور اپنے کام کو پس جب پہونچے وہ سب قلعہ کے دروازے پر
ٹھہرا ہر ایک اونمین کا اپنی جگہ پر پس دوڑے رومی اونکی طرف اور قصد کیا اونکا دلیرون نے اور آئے اونکے سردار لوگ پس چلائے رومی
اور کہا اپنی لغت مین کہ ای مسیح … کہ پورا ہوا یہ مکر اور فریب ہم پر اور بعض رومیون نے کہا کہ خشمناک ہوئے مسیح اور صلیب اکبر
اور بعض نے اوسکے سوا اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو اونمین اور چلایا اونکا بطریق یوقنا اور ہمراہی شہسوار اوسکے اور حملہ کیا دونون
گروہ نے اور ظاہر کیا اونھون نے معاملات عجیب کو اپنی لڑائی سے اور بلند ہوا شور اور رخنہ دار ہوگئے نیزے اور کام کیا اوسوقت تلوارون
نے اور جاری ہوئے خون بہنے والے اور کاٹے گئے ہاتھ اور شانے اور درآئین رومیون پر مصیبتین اور بلند ہوئی آواز تکبیر مسلمانونکی ابن اوس
القیسی نے بیان کیا ہے کہ لڑا تھا مین لوگونسے اور خصومت کی تھی مینے بزرگونسے پس نہین دیکھا مینے کسی پر شدید اور سخت لڑنیوالیکو
داس سے اور تحقیق شمار کیا تھا مینے اوسکے بدن مین بعد جدا ہونے اپنی کے لڑائی سے تہتر زخمونکو اور تھے ہم لوگ شدت لڑائی اور بڑے
رنج مین اور زخمی ہوئے تھے لوگ ہمارے اور ہم قریب بہلاک پہونچ گئے تھے اور بچاتا تھا بعض ہم مین کا بعض کو اور یقین ہوگیا تھا
ہمکو اپنے سب کی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہم لوگ اوسدن اٹھائیس آدمی تھے پس مار ڈالے گئے ہم مین سے اوس بن عامر الجرمی
اور ابو حامد بن سراقۃ الحمیری اور قارع بن مسیب التمیمی اور مزارہ بن شداد الغنوی اور ربیع بن جابر العبدی قوم بنی عبدالدار سے
اور ہلال بن یعرب الخثعمی اور امیہ بن قادح الدارمی اور اسود بن ملاعب بن مقدام بن عروۃ الحضرمی رحمت کرے اللہ تعالی
اونپر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے عویلم بن خارج سے جو داس کے ساتھ حلب کے قلعہ مین تھے روایت کی ہے کہا عویلم نے کہ جب
مار ڈالے گئے آٹھ آدمی ہمارے ساتھیونسے اور باقی رہے ہم مین سے بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیون نے ہمپر بجماعت زیادہ چار ہزار سپاہیونکے
اور مایوس ہوگئے تھے ہم لوگ اپنی جانونسے کہ اوسیوقت پہونچے ہمارے پاس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بجمعیت ایکہزار سوار کے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور معاملہ یہ گذرا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اندر گئین اور نہ آرام تھا
ہم لوگونپر اور درپے تلاش ہماری خبرونکی تھے اور خالد بن الولید ملے تھے قریب جگہ مین … پس پہلے اونھین سے ملاقی ہوئے وہ
دونون ہمراہی ہمارے جنکو داس نے خبر رسانیکو بھیجا تھا پس آگاہ کیا ان دونون نے خالد بن الولید کو ہم لوگون کی خبر سے جا پہنچے
قلعہ پر پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید ہماری طرف بحالت جلدی کے اور پایا اونھون نے ہمکو سخت اور شدید لڑائی مین
پس جب بلند ہوا شور خالد بن الولید کے آنیکا شور کیا آپس مین رومیون نے اور چھوڑا اونھون نے ہمکو اور چڑھ گئے وہ
قلعہ کی دیوارونپر اور دیکھا اونھون نے اوس لشکر کو جسمین خالد بن الولید تھے اونسے بیان کیا ہے کہ جب سُنی مینے
آواز تکبیر مسلمانون کی مضبوط ہوگئے دل ہمارا … اور بڑہ گئی شدت ہماری دشمن کی لڑائی پر اور مارا ہمنے اونپر ضربات رنج دہندہ

اور سخت لڑائی لڑی ہے اور گرفتار کر لیا ہمنے بہت لوگونکو اونمین سے پس چڑہ آئی قلعہ پر ہمارے پاس ایک جماعت کثیر مسلمانون سے
پس جب دیکھا رومیون نے اسحال کو جانا اونھون نے کہ اونکو طاقت مقابلہ کی ہمارے ساتھہ نہین پس ڈالدیا اونھون نے اپنے ہتھیار ونکو اور چلایا
وہ اس کلمہ سے الغوث الغوث پس پھیرا اونھون نے اپنی جانونکو پس بازرہے مسلمان اونکے قتل سے اور وہ ایسا ہی ہے کہ پہنچے اونکے لشکر ابو عبیدہ
بن الجراح ساتھہ جماعت سواران مسلمین اور دلیران صحابہ انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پس آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح
کو ایک جماعت نے اس امر سے کہ رومی امان طلب کرتے ہین اور مسلمانون نے اوٹھالیا ہے تلوار کو اونپر سے اور موقوف کیا ہے اونسے لڑائی کو
آئے اور ہتھیار سے حکم پہنچے اپنے پاس سے اور انکے مقدمہ مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ توفیق دیگا اونکو اور راہ راست پر لاویگا مسلمان پھر حکم کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے واسطے حاضر لانے مردان اور زنان رومیون کے اور عرض کیا اونپر اسلام کو پس سبکے سب نے اونمین سے اسلام قبول کیا وہ بطریق
اونکا یوقنا رحمہ اللہ تھا اور تبعیت کی یوقنا کی اسلام قبول کرنیمین ایک جماعت اونکی سرداران لشکر اور رئیسان اور لایا قریبی پس
پھیر دیا اونکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اونکو مال اور اونکے بال بچونکو جو باقی رہے اونمین سے لوگ نواحی قلعہ کے اور کاشتکار لوگ
پس بہت احسان کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونپر اور معاف کردیا اونکے جرائم کو اور لیلیا اونسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ نہین آوینگے
وہ کسی مسلمانکو ساتھہ مکر اور ساتھہ تنگی کے اور چھوڑ دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اونکو جو بڈھے مردون اور بڈھی عورتونکو پس چلے گئے وہ لوگ
بجانب گھاٹی پہاڑونکے اور نکالا مسلمانون نے قلعہ سے سونا اور چاندی اور ظروف سونے اور چاندی کے اس قدر جنکا شمار نہین ہوسکتا ہے
پس نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اونمین سے پانچوان حصہ کو واسطے بیت المال کے اور تقسیم کردیا باقی کو مسلمانون کے
لشکر پر اور ذکر کیا مسلمانون نے قصہ واس ابو الہول اور اوسکے مکر اور فریب کرنیکا اور علاج کیا اونھون نے واس کے زخمونکا اور اقامت
کی مسلمانون نے وہان تا اینکہ اچھے ہو گئے واس اور ساتھی لوگ اونکے جو زخمی ہوئے تھے پھر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بلایا مسلمانونکو
اپنے پاس اور مشورہ کیا اونسے کام مین پس کہا اونھون نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے اور اوسیکے واسطے تعریف ہے فتح کیا اس قلعہ کو ہمارے
ہاتھہ پر اور نہین باقی رہی ہے ہمارے واسطے کوئی جگہ جہان ہم ارادہ کرین مگر انطاکیہ کہ وہ دار السلطنت رومیونکی اور کرسی اونکی
عزت کی ہے اور اونمین باقی ملوک اونکے ہمراہ ہرقل بادشاہ کے ہین پس کیا رای ہے نیک اندیش تم لوگونکی ہے پس متوجہ ہوا یوقنا جو حاکم حلب تھا
ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا اونسے کھلی ہوئی اور صاف زبان عربی مین کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ اللہ غالب اور
بزرگ نے تائید کی تمہاری اور مدد دی تمکو اور فتحیاب کیا تمکو تمہارے دشمنونپر اور یہ امر نہین ہے مگر اسوجہ سے کہ تمہارا دین ہے سچا اور راہ راستی
اور نبی تمہارے بالضرور وہی ہین جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہے اور وہی ہین جنکی بشارت عیسی بن مریم علیہما السلام نے دی تھی
اسمین کوئی شک اور شبہہ نہین ہے اور تحقیق ذکر کی ہے اللہ تعالی نے صفت اونکی اپنی انجیل مین عیسی علیہ السلام سے کہ وہ خاتم الانبیاء ہین
اور وہ جدا کرنیوالے حق اور باطل کے ہونگے اور وہ نبی یتیم ہونگے جنکے ماں باپ مر جاوینگے اور اونکے دادا اور چچا اونکی کفالت کرینگے پس آیا
واقع ہوا یہی امر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہان وہی ہمارے نبی ہین اور تم اے یوقنا کل کے روز ہمارے دشمن تھے اور آج تم ہمارے لشکر اور ہماری
تم ہماری راہ کو ہماری سمت کی لوگونپر پھر آج تم ایسی باتین کرتے ہو اور یہ سنا تھا کہ تم عربی نہین جانتے پس یہ گفتگو اور زبان تمکو کہان سے حاصل ہوئی

پس کہا یوقنا نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا تعجب کرو تم اے سردار اسوقت ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا ان یوقنا نے کہا کہ مین سبب
کر بیٹھکر کو فکر اور اندیشہ کرتا تھا اس کام مین کہ کیونکر مدد اور غلبہ دیگئی تم لوگ ہمپر حالانکہ کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف ہمارے نزدیک
نتھا پس جب ولیمون والے تمہارے دسعا کو تو سوگیا مین پس دیکھا مینے ایک شخص کو روشن تر چاند سے پس اوسکی ہیبت کیفیت اونکی پس گویا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس گویا مین سوال کرتا ہون کہ اگر یہ نبی صادق ہین تو درخواست کرین اپنے پروردگار سے کہ آگاہ
اور تعلیم کرے مجھکو پروردگار سا تھ زبان عربی کے پس گویا اشارہ فرماتے ہین وہ میری طرف اور درخواست کی اپنے پروردگار سے واسطے امر
کی پس بیدار ہوگیا مین اور مین زبان عربی مین کلام کرتا تھا پس اوٹھ کھڑا ہوا اور گیا مین اپنے بھائی یوحنا کے گھر کیطرف پھر کھولا خزانہ اونکا
کتابونکا پس پڑھا مینے کتابونکو اور پایا مینے بعض کتابون میں صفت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اونکے حالات کو جو واقع ہونگے اور امر کو
کہ زیادہ تر دشمن اونکے لوگو ن سے یہود ہونگے آیا یہ امر واقع ہوا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ سچ ہے قوم یہود بشدت اونکی طلب اور تلاش مین تھی
یہانتک کہ مدد اور غلبہ دیگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر اور لیلیے قلعے اور شہر ینکی اونکی اور ہاتھ ڈالا اونکو دلیر کو یوقنا نے
کہا کہ پیچھے اونکی صفت کتابون مین یہ پائی ہے کہ اللہ تعالی وصیت کریگا اونکو اونکے اصحاب اور تبعیت کرنیوالونکو واسطے اور رعایت کرنیکو دونیمون اور
مسکینون کی آیا واقع ہوا ہے یہ امر ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا ان حال وصیت کرنے اللہ تعالی کا اونکو واسطے اونکے اصحاب کو یہ ہے کہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہے واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین اور یتیم اور مسکینونکو حق مین فرمایا ہے الم یجدک یتیما فاوی ووجدک ضالا
فہدی ووجدک عائلا فاغنی فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا تنہر یوقنا نے کہا کہ اللہ تعالی نے ذات اونکی نسبت صفت ضلالت
کی کیون بیان کی حالانکہ وہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑے مرتبہ والے تھے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے سواے اللہ کے یعنی اوسکے معنی یہ ہیں بلکہ معنی یہ ہین
ووجدک ضالا فی ربہ محبتنا فہدیناک الی مشاہدتنا وایضا سہلنا لک الوصول الی منازل المکاشفۃ ووفقناک للوقوف
فی مقام المشاہدۃ وایضا ووجدک ضالا فی بحار الطلب علی مراکب الطلب فاوصلناک الی سواحل الحق وقربناک
الی اطل حقائق الصدق وایضا افکرت بقلبک علی ہیبۃ الاعتبار وتہت فی قیعان الانبیاء بطالما یقیمون
لاستار ہیبتنا بساعات الوصول والتلاق ولکن لیس الک منا خبر ولا معک منا اثر حتی اسمعناک
لوائح الوحی وکشفنا لک عن واضح الفضا اما علمت یا عبد اللہ انہ لا کنز عند المؤمن ادنی من العلم ولا مال
ازکی من الحلم ولا حسب افضل من الغضب ولا قرین ازین من العقل ولا رفیق اشر من الجہل ولا شرف اعز من التقی
ولا کرم اوفر من ترک الہوی ولا عمل افضل من الفکر ولا حسنۃ اعلی من الصبر ولا سیئۃ اخزی من الکبر ولا دولۃ

پہ کلام یوقنا کا مشورہ کیا اونھوں نے خالد بن الولید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے اوس معاملہ میں پس کہا اون دونوں صحابی نے کہ ای والی منا
یہ شخص ہمارا ہی اور تجویز یہ ہو بشرطیکہ یہ شخص غدر اور بیوفائی نکرے اور اپنے دین کیطرف نپھر جاوے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے واسطی یوقنا کے
کیا تو صادق ہی پس کہا یوقنا نے ایا نہیں ہی یہ امر قسم ہی خدا کی نہیں پھرینگا میں اپنے دین سے تمھارے دین کی طرف مگر یہ کہ لگیا اور دور کر دیا اللہ تعالی
نے میرے دلسے اوس چیز کو جسکی میں تعظیم کرتا تھا تصویروں اور صلیبوں سے اور نہیں باقی رہی میرے دل میں سوا محبت اللہ غالب اور بزرگ کے
جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنکو میں نے خواب میں دیکھا اور معجزات اونکی معاینہ کیے پس اگر تم لوگ
میرے ساتھ گمان بد رکھتے ہو پس چھوڑو اور نہ مقرر کرو تم مجکو اس کام میں جو میں نے بیان کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہ ای عبداللہ اگر تم خیرخواہی کروگے مسلمانوں کی اور غدر اور بیوفائی نکروگے پس اللہ تعالی تمھارا معین ہوگا ہر کام میں جسکا تم ارادہ کروگے پس
تبعیت کرو تم راستی کی تاکہ نجات حاصل کرو تم اوسکے سبب سے کہ بقای ہمارے دین کی راستی اور تبعیت طریقہ تمھارے ساتھیوں سے تحقیق مومن
صادق کی غذا وہ ہی جو میسر ہو اور لباس اوسکا اوسقدر ہی جو چھپاوے ستر اوسکا جگہ اور گھر اوسکا وہ ہی جہاں وہ ہو پس نہ ہلاؤ اور نا ندامت
کرو تم کو وہ چیز جو چھوڑا ہی تمنے اپنے ملک اور زینت اور حکم اور سردار ہونے اسواسطے کہ جو کچہ تمنے چھوڑا ہی وہ نیست ہونیوالا ہی اور جسکی تم در پے
طلب ہو وہ باقی اور پایدار ہی کہ نعمت دنیا جاتی رہتی ہی اور عالم آخرت نیک اور باقی ہی اور جانو تم اس امر کو کہ آجکے دن تم بری اور
سبر ہوگئے ہو شرک اور سب کے نکلی ہو تم اپنی جان کو سبب سے اور جانو تم اس امر کو کہ الدنیا سجن المؤمن والقبر مضجعه والخلوة
مجلسه والاعتبار فكره والقرآن حديثه والله انيسه والذكر رفيقه والزهد قرينه والحزن شانه
والحياء شعاره والجوع اديه والحكمة كلامه والتراب فراشه والتقوى زاده والصمت غنيمته والصبر معتمده
والتوكل حسبه والعقل دليله والعبادة حرفته والجنة داره اور جانو تم ای یوقنا کہ مسیح علیہ السلام نے کہا ہی عجبت
لثلثة غافل ليس بمغفول عنه ومومل الدنيا والموت يطلبه وبانى قصور والقبر مسكنه اور تحقیق فرمایا ہی ہمارے نبی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من اعطى اربعا اعطى اربعا وتفسير ذلك فى كتاب الله عز وجل من اعطى الذكر ذكره الله
لقوله تعالى اذكروني اذكركم ومن اعطى الدعاء اعطى الاجابة لان الله عز وجل يقول ادعوني استجب لكم ومن اعطى الشكر
اعطى الزيادة لان الله تعالى يقول لئن شكرتم لازيدنكم ومن اعطى الاستغفار اعطى المغفرة لان الله عز وجل يقول
واستغفروا ربكم انه كان غفارا کہا واقدی رحمہ اللہ نے سلسلہ راویونکا عامر بن اوس سے روایت کی ہی کہا عامر نے کہ موجود تھا میں فتح قنسرین اور حلب میں
ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اکثر میں اون سے صحبت کرتا تھا جو داخل ہوئے تھے ہمارے دین میں پس نہیں دیکھا میں نے اونمیں

کسوٹی ہے اور سخت کوشش کرنیوالا اور خالص نیت والا اور پورا جہاد کرنیوالا اور جاننے والا طریقہ لڑائی رومیوں کا یوقنا ہے قسم ہے خدا کی کہ خیرخواہ
کی تھی اوسنے مسلمانوں کی اور جہاد کیا تھا مشرکین میں اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور رد کام رومیوں نے کیا تھا جو کسی آدمی
ہنا ہے جنس نے نہیں کیا تھا رضی اللہ عنہ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب نصیحت کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یوقنا کو
اور فارغ ہوئے وہ نصیحت سے ساتھ کیا یوقنا کے ایک سو سوار کو مسلمانوں سے اور پہنائیں انکو زرہیں اور کپڑے رومیوں کے اور ہر دس آدمی
اونمیں ایک قبیلہ سے تھے اور قبائل یہ تھے طے اور نہد اور خزاعہ اور عبس اور تجیب اور خضار مہ اور حمیر اور باہلہ اور مراد اور تمیم اور مقرر کیا
ہر دس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی طے کے جبر عمل بن عاصم اور نہد پر مرہ بن مراحم اور خزاعہ پر سالم بن عدی اور عبس پر مسعود
بن نبہان اور حمیر پر ذوالکلاع اور باہلہ پر سیف بن رفاع اور تمیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قناص تھے پس مرتب کیا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا اونہوں نے مسلمانوں سے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تم پر یہ بھیجنے والا ہوں تمکو ساتھ اس بندہ خدا کے
جسنے بہ کیا ہے یہی جانکو اللہ اور رسول کو واسطے اور تمہارے ہر گروہ پر ایک نقیب ہے جسکو تمنے سردار کیا ہے تم پر پس اطاعت کرو تم اس شخص کی
جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی میں قائم ہے پس کہا مسلمانوں نے کہ سنا اور منظور کیا ہمنے اطاعت کو پر آدمی نے بیان کیا پھر کپڑا
پہنا اور سوار ہوئے اور روانہ ہوئے یوقنا آگے اونکے بارادہ حاکم اعزاز کے اور یوقنا اپنا لباس پہنے تھے پس جب دو ہوئے اور پہنچے وہ ایک فرسخ
تک مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو اور ساتھ کیا اونکے ہزار سوار کو اونکی قوم سے پس کہا اونسے کہ اے
ابن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندہ خدا کے اور دیکھو تم کہ کس چیز کیطرف رجوع کرتا ہے کام اوسکا پس جب پہنچو تم قریب اعزاز کے
پوشیدہ رہو تم صبح کے وقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے بھائیوں کو واسطے توفیق دیوے تمکو اللہ تعالیٰ اور راہ راست پر رکھے تمکو پس وہ
ہوئے مالک اشتر آگے اپنے ہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام اوس دن اور آئی تاریکی رات کی اور وہ پہنچے پہرہ گاہوں میں پس پایا اوسکو
خالی رہنے والوں سے پس پوشیدہ ہو گئے وہاں اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اونہوں نے شاہراہ کو اور چلے وہ بطلب اعزاز کو واقدی
رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے جبر عمل بن عاصم سے روایت کی ہے کہا جبر عمل نے کہ تھا میں گروہ یوقنا میں جبکہ بھیجا تھا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح
نے ساتھ اونکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوئے یوقنا ہماری طرف اور کہا کہ اے جوانمردان عرب ہم پہونچ گئے ہیں دشمن کے
شہر میں پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم میں کا کچھ کلام کرے اسواسطے کہ تمہاری لغت رومیوں پر پوشیدہ نہیں ہے اور جبکہ
معلوم ہو تمہارا ہونا اور ہوشیار ہو تم اپنے کام میں پس جب دیکھو تم مجھکو کہ حملہ اور سختی کی ہے حاکم اعزاز پر پس تیزی اور جلدی کرو تم
اللہ تعالیٰ کا نام لیکر پھر روانہ ہوئے یوقنا اور انکو معاملہ تقدیر سے کچھ خبر نہ تھی واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے اکوع سے
روایت کی ہے کہا اکوع نے کہ تھا میں ساتھ مالک اشتر نخعی کے اونکے ہزار لشکر میں جسوقت روانہ ہوئے تھے ہم پیچھے لشکر
حلب کے تا اینکہ پوشیدہ ہو کر ٹھہرے ہم پہرہ گاہوں میں بانتظار صبح ہونیکے اور اوسیوقت دیکھا ہمنے اپنے پیچھے ایک لشکر کو اور
مالک اشتر پوشیدہ تھے ساتھ اوس لشکر کا ہمنے پس ارادہ کیا اونہوں نے لشکر کا پس دیکھا وہ ہمسے غائب رہے اور نزدیک پہنچے
اور اونکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائی اوسکو گاڑی کی جگہ میں کہا مالک اشتر نے کہ اے جوانمردان عرب معلوم کرو اس چیز کو

جو یہ شخص کہتا ہے پس کہا مسلمانون نے کہ وہ کیا کہتا ہے مالک اشتر نے کہا کہ تم اوس سے پوچھو وہ تمکو آگاہ کریگا اور پوچھا مسلمانون نے اوس سے اور کہا کہ
تو کون لوگونسے ہے اوسنے کہا کہ مین غسان سے ہون عم جبلہ بن الایہم الغسانی سے ہون پس کہا مالک اشتر نے کہ تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا کہ میرا نام طارق بن
سنان ہے پس کہا مالک اشتر نے کہ قسم ہے مجھکو داخل ہونیکی قوم عرب مین کہ نہ پوشیدہ کر تو ہمسے کسی حال کو جو تو ہمارے دشمنونسے جانتا ہو اوسنے کہا
قسم ہے خدا کی کہ نہ چھپاونگا مین تمسے جس حال کو مین جانتا ہونگا ولیکن احتیاط کرو تم اپنی جانون پر قبل آنے اپنے دشمن کے مالک اشتر نے کہا کہ یہ بات
کیونکر ہے پس کہا طارق نے کہ تم باراوہ مکر اور فریب کے ساتھ اپنے دشمن کے آئے ہو حالانکہ تمہارے دشمن نے تمہارے ساتھ فریب کیا ہے پس کہا مالک
اشتر نے کہ یہ کیا بات ہے طارق نے کہا کہ رات کو آیا تھا اوس کا جاسوس تمہارے پاس سے اور نام اوسکا عصمہ بن حنظلہ التمیمی ہے پس وہ
سنتا تھا جو تمہارے اوس مشورہ کو جو مکر اور فریب یوقنا نے حاکم اعزاز کے ساتھ تجویز کیا تھا پس جب سنا جاسوس نے اوس تجویز کو لکھا اوسنے
اوسیوقت ایک رقعہ اور باندہ دیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دم مین جو اوسکے پاس تمہارے ظاہر لشکر مین تھا اور چھوڑ دیا کبوتر کو بجانب حاکم
اعزاز کی اوسیدن قبل تمہاری نماز ظہر کے پس جب پڑھا حاکم نے اوس رقعہ کو بھیجا اوسنے مجھکو بجانب حاکم اوندا نکے جسکا نام لوقا بن تیاس
ہے بطلب کمک کے تمہارے اوپر اور یہ بتایا اپنے لوقا کو پیام اوسکا اور وہ ہر کہ آتا ہے بجماعت پانسو سوارون کے دلیر لڑنے
والے سے پس گویا تم اوسکے سامنے ہو پس احتیاط کرو تم اور بچا جاؤ تم مجھکو میرے کلام مین اور آمادہ ہو تم واسطے اوسکے مقابلہ کے

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ تو حال مالک اشتر کا اس مقام پر تھا اور یوقنا کا حال یہ ہوا کہ وہ روانہ ہوئے یہانتک
کہ پہونچے اعزاز کے قلعہ تک پس پایا اونھون نے حاکم اعزاز کو اس حال مین کہ احتیاط کی تھی اوسنے اپنے جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے
قلعہ کو اور احتیاط کی تھی اپنے لشکر مین اور صف بندی کی تھی اونکی باہر قلعہ کے اور وہ ملعون سوار ہوا تھا بجماعت تین ہزار رومی
اور ایک ہزار عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام سے سوا اونلوگون کے جنھون نے اطراف اوسکے شہر سے اوسکے پاس
پناہ لی تھی پس جب آئے یوقنا تو نہین وہم دلایا اوسنے یوقنا کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یوقنا کا اور پیدل ہو گیا اپنے گھوڑے
سے اور آیا یوقنا کی طرف دوڑتا ہوا گویا بوسہ دیگا اونکی رکاب کو اور تھی اوسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی چھری جو چھوٹا سے زیادہ روان تھی اور
جب نزدیک ہوا وہ یوقنا سے جھکا وہ یوقنا کی رکاب پر تا کہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا چھری سے زین کے تنگ کو اور پکڑ لیا
اوسنے یوقنا کی رکاب کو پس الٹ اوسیوقت پراگندہ ہوئے یوقنا اور گر گئے زمین پر اور آپڑے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور نہین مہلت دی اونکو یہانتک کہ قابض ہو گئے اونپر اور باندہ لیا اونکو پس جب ہوئے یوقنا
رومیون کی قید مین تھوک مارا اوس ملعون نے یوقنا کے منہ پر اور کہا یوقنا سے کہ بتحقیق غضب کیا تجپر صلیب نے جسوقت چھوڑ دیا تو نے
دین اوسکا اور رجوع کیا تو نے اوسکے دشمنون کی طرف پس قسم ہے حق مسیح کی کہ مین نذر کرتا ہون تجھکو بادشاہ کے پاس بھیجونگا پس سولی دیگا وہ
تجکو انطاکیہ کے دروازے پر بعد اسکے کہ مارےگا وہ گردنین ان عرب کی پھر چڑھ گیا وہ اور پس اونکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر **واقدی**
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ایک امر پورا کرنے کا مسلمانونکا اللہ تعالی کیطرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ مین حال روانگی مالک اشتر
نخعی کا جمعیت ایک ہزار سوار کے حاکم اعزاز کو نہین لکھا تھا اور مالک اشتر کا حال یہ گذرا کہ جب سنا اونھون نے کلام طارق متنصرہ کا

احتیاط کی اونھون نے اور اونکے ساتھیون نے اپنی جانون پر اور مضبوط باندا استعرہ کو اور پھر وہ بہ انتظار حاکم راوندان کے یہین جب تھوڑی شب گذری تھی اونھون نے آواز لگاموں اور آواز گھوڑوں کی ساتھ ہتیار و نکی ایک نہین کلام کیا اونسے مالک اشتر نے یہانتک کہ بیچ کا ٹیلہ نگ گیا اسکا اور اوسیوقت دوسرا آیا اونپر مالک اشتر ساتھ دلیران مسلمین اور شہسواران موحدین کی اور گھوم کر دا اونکو مثل گھومنے چکی کی اور گھیر لیا مسلمانون نے اونکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کو اوسکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک رومی پر پس پکڑ لیا اونکو پیچھے مضبوط باندا اونکو اور لے لیے کپڑے اور لباس اونکا پس پہن لیا اون کپڑون کو اور بلند کیا اونکے نشانون اور صلیبونکو جیسے کہ وہ تھے اور متوجہ ہوئے مالک اشتر اوس استعرہ کی طرف اور کہا اوس سے کہ آیا ہو سکتا ہے تجھسے کہ پھیر ہوتو پیچھا مذہب و دین اللہ تعالیٰ اور بزرگ اور دین اللہ کی نبی کی اور رد کیجاوین تجھسے وہ باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کے اور صحیح کریگا تو ہمارے ساتھ مثل برادران ایمانی پس کہا طارق سے کہ سبحان اول میرا تمہارے پاس اور تمہارے دین مین ہے اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہمراہ اوپر بادشاہ جبلہ بن الایہم کی اور مینے سنا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دینکو پس قتل کرو تم اوسکو پس کہا مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہے ولیکن منسوخ ہو گیا ہے یہ حکم اللہ تعالیٰ کے قول سے جو فرماتا ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا اور تحقیق قبول فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اوسکے حق مین آیات قرآنی نازل ہوئین تھی پس جب سنا غسانی نے یہ کلام کہا اوسنے اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے اللہ تعالیٰ توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اوس سے کہ اے عبد اللہ مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اوسکو ساتھ آنے حاکم راوندان اور اوسکی مدد دینے کی پس کہا غسانی نے کہ مجھکو بخوشی منظور ہے اور مین اسکام کو کرونگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور اگر تمکو میرے معاملہ مین کچھ شک ہے پس بھیجو تم میرے ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے کہ رات آدھی آچکی ہے اور نگہبانی اور چوکیداری مین شدت ہے اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس مین کام کرونگا روبروئے کنارہ خندق کے پس ہمراہ ساتھ کیا اوسکے مالک اشتر نے اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی اونکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوئے وہ دونون بجانب اعزاز کے پس پایا اونھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار تھے اپنی دیوار و نپر اور رومی سنکھ اور قرنا بجاتے تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہے حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہے یہ مگر آواز لڑائی کی پھر خاموش ہو رہے وہ دونون اور کان رکھے آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہے جو طارق بن سنان نے کہا ہے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اصل معاملہ اوس آواز کا یہ تھا کہ دادرلیس حاکم اعزاز کا اکثر اوقات بھیجتا تھا اپنے بیٹے لاون کو ساتھ تحفے اور ہدایا کے پاس یوقنا کے اور کئی دن یوقنا کے پاس قلعہ مین مہینا دو مہینے مقیم رہتا تھا اور آیا تھا لاون پاس یوقنا کے اکثر عید صلیب مین جو اوسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا تھا یوقنا کی زوجہ کے پاس پس دیکھا تھا اوسنے یوقنا کے بیٹی کو ساتھ اوسکی لونڈیون اور پیش خدمتون کے

اور وہ آراستہ تھی لباس اور زیور اور جواہرات سے اور صورت اوسکی مثل روشن چاند کی تھی پس در آئی محبت شدید اوسکی لاون کے
دلمین اور چھپایا اوسنے اس امر کو تا اینکہ واپس آیا بجانب اعزاز کی اور شکایت کی اوسنے اپنی مان سے پس کہا اوسکی مان نے کہ اے میرے بیٹے
ٹھنڈی رکھ تو اپنی آنکھونکو کہ مین تیرے باپ سے اس امر مین گفتگو کرونگی اور کہونگی اوس سے کہ پیام بھیجیگا حاکم حلب کے پاس پس بیاہ
کر دیگا وہ تیرا اپنی بیٹی کے ساتھ پس خوش ہو گیا دل اوسکا جب سنا اوسنے کلام اپنی مانکا اور اونھین دنونمین آئی عرب اور محاصرہ کیا
اونھون نے قلعہ حلب کو پس مشغول ہو گیا دل اونکا پس جب آئے یوقنا اعزاز مین اور ہوا معاملہ اونکا جو ہوا اور قابض ہو گیا وادرپس بیٹا اونکے
چچا کا اونپر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس رکھا واثلہ نے اوسکو اپنی بیٹی لاون کی گھر مین اور نگہبان مقرر کیا
اوسکو اونپر اور لاون نے کہا کہ قسم ہے اپنے دین کی کہ یہ بطریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ جانتے ہین علوم دینکو اور اگر وہ حق کو ان عرب کے
ساتھ نہ دیکھتے تو اونکی تبعیت نکرتے سوائے اسکے بادشاہ لوگ ہار اونکا مقابلہ نکر سکے اور اللہ تعالی نے مدد دی ہے اور غالب کر دیا ہے اونکو بادجود
اونکے ضعیف ہونیکی اور میرے دلکو تعلق ہے یوقنا کی بیٹی سے اور مین راستی کی راہ اور ستودہ امر یہ دیکھتا ہون کہ چھوڑ دون اس قوم کو قید سے
اور رجوع کرونمین اونکے دین کی طرف کہ حق وہی ہے اور پہونچونگا مین اوسکے سبب سے فوز عظیم کو ملک کریم کی طرف سے اور بیاہ کرونگا مین
یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دونگا مین اپنی محبت دلی کو اوسکے سبب سے پس جب کہی اوسکے دل نے اوس سے یہ بات متوجہ ہوا وہ یوقنا کی بیٹی
اور بیٹھا اونکے سامنے اور کہا کہ اے چچا بیٹی ارادہ او رسیل کیا ہے تمہارے چھوڑ دینے کا قید سے اور چھوڑ دینے تمہارے ساتھیونکا اور میرے برگزیدہ
اور اختیار کیا ہے تمکو اپنے باپ اور بادشاہ پر اور تم جانتی ہو کہ جدائی گھربار اور یگانون کی امر دشوار ہے ولیکن ایمان زیادہ توفیق نہ دے مگر
کفر سے اور میں نے جان لیا ہے اس امر کو کہ اس قوم کا دین صحیح اور عقل اونکی غالب ہے اور ذکر اونکا تہلیل اور تسبیح ہے اور مین چاہتا ہون تمہارے
اور تمہارے ساتھیونکو رہا کر دینیکو اس شرط پر کہ تم میرا بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کر دو اور مہر اوسکا جو تم لوگو میرے نزدیک یہی تمہارا اور
تمہارے ساتھیون کا چھوڑ دینا ہے یوقنا نے کہا کہ اے میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ او رمیل بجانب اسلام کے ہے پس چاہیے یہ امر بسبب کسی غرض دنیا کے
نہو بلکہ خالص واسطے اللہ تعالے کے ہو اسواسطے کہ اللہ تعالی قائم اور ثابت رکھیگا تجھکو اوس کام پر جو تو کریگا اور مین انشاء اللہ تعالے
تجھکو تیری مراد کو پہونچاؤنگا اور حاصل ہوگی تجھکو عزت دنیا اور آخرت کی پس کہا لاون نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه
مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر چھوڑ دیا اوسنے یوقنا اور اونکے ساتھیونکو اور دیدیے اونکو ہتیار اونکے اور کہا اونسے کہ چلو اور
تیزی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر اور آگاہ ہو کہ مین جاتا ہون اپنے باپ کے پاس اسواسطے کہ وہ سوتا ہے اور بیہوش ہے
شراب سے پس مارڈالونگا مین اوسکو اللہ غالب اور بزرگ کی رضامندی مین پھر جلدی گئے لاون اپنے باپ کے گھر کیطرف
پس پایا اوسنے اپنے باپ کو بدون مرد کے اور پایا اپنی مان اور بہنون کو اوسکے پاس پس کہا لاون نے کہ کسنے میرے
باپ کے ساتھ یہ امر کیا ہے پس کہا اون عورتون نے کہ ہمنے کیا ہے پس کہا لاون نے کہ تمنے کسواسطے یہ امر کیا ہے پس کہا
عورتون نے کہ ارادہ کیا ہمنے اس کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور بتحقیق سنا تھا ہمنے تیری بات چیت کو یوقنا
اور اوسکے ساتھیون سے پس خوف کیا ہمنے تیری جان پر اس امر کا کہ نہ لوراہو سکے گا تیرے لیے وہ امر کہ جو تو چاہتا

اور غلبہ کرینگی قوم مسلمانونپر جماعت رومیونکی اور پہونچی کی تیری خبر ہوا پیک پس مار ڈالیگا وہ تجکو پس جمع کیا ہمنے اور سخت گیری کی اوسپر
پیچھے سبب دیکھنے تیری تیری عقل اور فہم کے پس خوش ہوئے لاون اس بات سے اور پھر گئے وہ ہمارے پس ہوئے تھا اور ساتھ کیا انکو اور
آگاہ کیا اونکو حقیقت حال سے اور بلند کیا اونہوں نے آواز انکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر اور مارا اور رکھا تلوار انکو رومیوں میں پیچ ہر شخص میں آیا قلعہ اونکی تکبیر نے سے اور جست کی اور نکل پڑے رومی اپنی جگہوں سے
اور وہ حیران اور بھول گئے تھے اپنے میں ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ میں اور دوڑ پڑے رومی پس لڑے تو قتا اور ساتھی اونکے
رومیوں سے اور اوسی وقت آئے طارق بن شان اور مالک اشتر کی جگہ کے بیٹھے پس جب چپ ہوئی اور کان لگایا اونہوں نے آواز سے
اور جانا اونہوں نے حال لڑائی کو پھر گئے وہ دونوں پس جتایا مالک اشتر کو اور بیان کیا اونسے جو کچھ کہ سنا تھا دونوں نے اعزاز میں پس کہا مالک
اشتر نے اپنے ساتھیوں سے کہ دوڑ و تم گھوڑوں کو رات کی تاریکی میں اور نہیں ہوتی ہے قوت مگر بسبب اللہ بر تر اور بزرگ کے پس اوسیوقت
چھوڑ دیں مسلمانوں نے باگیں گھوڑوں کی اور راست کر لیا نیزونکو تا اینکہ پہونچے دروازہ اعزاز کو دروازہ تھا اور بائی آہٹ اونکی لاون نے
دار ریس نے پس حکم کیا اوسنے اپنے غلاموں کو کھولدیں پوشیدہ دروازہ کو پس ایسا ہی کیا غلاموں نے بعد اسکے کہ کہا تھا لاون نے اونسے
کہا کر اونہوں نے ہماری مدد ہی کو آیا ہے پس جب آئے مالک اشتر اور ہمراہی اونکی اعزاز میں اعلان کیا اونہوں نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے
اور درود بھیجا بشیر اور نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیکھا اہل اعزاز نے اس معاملہ کو جو در آیا اونپر اور جانا اونہوں نے کہ ہم ہلاک
ہونگے پس پھینک دیا اونہوں نے ہتیاروں کو اور چلائی وہ اس کلمہ سے لفو ن لفو ن پس اوٹھا لیا مالک اشتر نے تلوار کو اونکے اوپر سے
اور دیکھا جو کچھ اوس قلعہ میں تھا مال اور لوگوں اور لڑکیاں اور لڑکوں اور قیدی اونسے اور شکر ہوا اور کیا یوقنا اور اونکے ساتھیوں کا
پس کہا یوقنا نے اونکا شکر ہوا واکرم تم اللہ تعالی کا اور اس لڑکے کا جو بیان کیا سب حال اوسکا پس کہا مالک اشتر نے اذا اراد اللہ
امر اً ہیأ اسبابہ واقدی رحمۃ اللہ نے عبد الرحمن بن ابی سے روایت کی ہے کہا جب لڑکے کو اوچھایا تھا ابو لبابہ بن المنذر نے جوم
کی سب باتوں میں ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سبب قتل دار یس کا کیا تھا کہ میرا دل انکار کرتا ہے ایسا ہی اور میں چاہتا اس کی
جانتا ہوں پس کہا ابو لبابہ نے کہ سبب کہ یا اہل عرب نے اپنے بوجھ اور ہتیاروں کو اور دیکھا کیا مالک اشتر نے قیدی اور مال اور کپڑے
اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا اونہوں نے اس سب کی نکالنے کا باہر اعزاز کے اور مقرر کیا اوسپر قیس بن سعید کو اور قیس بن
سعید حاضر ہوئے تھے یرموک کی لڑائی میں اور پہونچا تھا اونپر ایک تیر پس ایک چشم کھو دیا تھا اوسنے اونکو اور یہی حال ابو لبابہ بن المنذر کا
ہوا تھا اور یہ دونوں صحابی حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نہ باقی رہا کوئی اعزاز میں
اوٹھ کھڑے ہوئے مالک اشتر اور اسحاب اونکے چلتے اور سب پیچھے وہ قلعہ میں اور اوسکو دیکھتے تھے پس مقتول دیکھا اونہوں نے دار یس کو
اور کہا اونہوں نے کہ کسنے قتل کیا ہے اس ملعون کو پس کہا لاون نے کہ میرے بھائی لوقا نے اسکو قتل کیا ہے اور وہ مجھسے سن میں بڑا ہے
اور عقل میں مجھسے زیادہ اور بڑا ہے پس طلب کیا اوسکو مالک اشتر نے اور کہا اوس سے کہ تو نے کیوں اسکو قتل کیا ہے حالانکہ وہ تیرا
باپ تھا اور ہمنے نہیں سنا ہے کہ قوم روم میں کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مار ڈالا ہو سوا تیرے تو قانع کر کا اوٹھایا

اور برانگیختہ کیا مجکو اسی کام مین تمہارے دین کی محبت نے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسہ مین ایک قس نہایت دانشمند ہے اور ہم
اوس سے انجیل پڑہتے تھے اور وہ تعلیم کرتا تھا ہمکو مسائل حلال اور حرام کی اور لکہہ دیتا تھا ہمکو اپنے خط سے اور مین ایکدن اوسکے نزدیک کنیسہ مین
تھا اور سوائے میرے اوسکے پاس اور کوئی نتھا پس در آئی میرے دل مین یہ بات کہ سوال کرون مین اوس سے کچھ چیزون اور حالات کا پس کہا
مینے اوس سے کہ اے باپ ہمارے آیا دیکھتا ہے تو کہ ملک شام پر کیونکر عرب غالب ہو گئے ہین اور بہت ملک شام کے وہ مالک ہو گئے ہین
اور شکست دی ہے اونہون نے ہرقل بادشاہ کے لشکرونکو اور ہٹا دیا ہے فوجون کو اور ہم اس امر کا نہین گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پر قدرت
حاصل کرینگے اسواسطے کہ کوئی گروہ اونسے زیادہ ضعیف نہ تھا اور اللہ تعالی نے مدد دی اور غالب کردیا اونکو باوصف اونکے ضعیف ہونیکے پس آیا پڑہا ہے
تو نے اسحال کو کتب روم اور اونکے ملاحم یونانیون مین یا نہین پس کہا قس نے کہ اے بیٹے میرے پوچہا ان تینے اسحال کو پڑہا ہے اور بتحقیق آگاہ کیا تھا ہمکو
ہرقل بادشاہ نے قبل واقع ہونے اسحال کے اور قبل آنے عرب کے بجانب شام کے اس امر سے کہ عرب بالضرور مالک ہو جاوینگے اوسکی تخت گاہ تک اور مینے
سنا ہے کہ اس قوم کے نبی نے یہ فرمایا ہے زُوِیَتْ لِیَ الْاَرْضُ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَیَبْلُغُ مُلْكُ اُمَّتِیْ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا
پس کہا مینے قس سے کہ اے باپ ہمارے تو کیا کہتا ہے مسلمانونکے نبی کی بابمین پس کہا اوسنے کہ اے بیٹے میرے ہماری کتابونمین یہ لکہا ہے کہ اللہ تعالی
بہیجیگا ایک نبی کو حجاز سے اور بتحقیق بشارت دی ہے اونکی مسیح نے اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی ہین یا نہین پس جانا مینے اس امر کو کہ وہ
قس چہپاتا ہے حال کو بخوف ظاہر اور پراگندہ ہونے اس خبر کے اوس سے پس چہپایا مینے اس حال کو شب گذشتہ تک پس جب دیکہا
مینے یوقنا اور اوسکے ساتھی قید ہونکو کہا مینے کہ یہی یوقنا ہین کہ جنہون نے مار ڈالا اپنے بہائی کو اور سختی کی عرب پر اور لڑے
اونسے پہر رجوع کیا اونکے دین کی طرف اور یہ امر نہین ہوا مگر اسوجہ سے کہ جانا اونہون نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کہا مینے
اپنے دلمین کہ مار ڈالون مین اپنے باپ کو اور چہوڑ دون یوقنا اور اوسکے ساتھیونکو اور پہروئین بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کہ وہی دین حق ہے اوسمین کچہ شک نہین ہے پس جب سو گیا باپ میرا اور وہ بیہوش تہا شراب سے پس مار ڈالا مینے اوسکو اور آیا مین اور
چہوڑا مینے یوقنا کو پس پایا مینے اپنے بہائی لادن کو کہ پیشی کی تہی اوسنے مجہہ پر اس کام مین پس کہا اوس سے مالک اشتر نے کہ اے لڑکے
کسواسطے تو نے یہ کام کیا یوقنا نے کہا کہ بسبب محبت تمہارے دین اور تمہارے نبی کے اور مین گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پس کہا اوس سے مالک اشتر نے کہ قبول کیا تجکو اللہ تعالی
نے اور توفیق دی تجکو پہر باہر نکلے مالک اشتر قلعہ سے اور حاکم کیا قلعہ کا سعید بن عمرو الغنوی کو اور چہوڑا اونکے ساتھ ایک سو مسلمانونکو
جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے یوقنا کے ساتھ بہیجا تہا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ اعزاز
کی فتح اسی صورت سے واقع ہوئی اور جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ ادریس کی زوجہ اور اوسکی لڑکیون نے اوسکو مار ڈالا صحیح نہین
ہے پہر مالک اشتر نے بعد مقرر کرنے سعید بن عمرو الغنوی کی خدمت اعزاز پر ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیون
اور مال اور غنایم کے پہر شمار کیا اونہون نے قیدیان اعزاز کا پس تہے وہ ایک ہزار مرد جوان رومیون سے اور دو سو
مرد بڈہے اور راہب تہے اور ایکہزار عورتین اور لڑکیان کنواری وغیرہ تہین اور ایک سو اسی بیبیان تہین اور دیکہا مالک

اشتر نے ایک بتدریج راہب کو خوشنما پیری میں اور صاحب وقار تھا پس کہا اونھوں نے کہ اگر سچا ہے گمان میرا پس یہ راہب وہی ہے جسکا حال لوقا
بیان کیا تھا پھر لاؤن کو مجھ سے بیان کیا تھا پھر بلایا مالک اشتر نے لوقا کو اور کہا کہ آیا یہ وہی ہے جسکا حال تو نے مجھ سے بیان کیا تھا لوقا نے کہا ہاں پس کہا
مالک اشتر نے اوس بتدریج سے کہ ہر گاہ ہے تو عالما اپنے دین میں پس کیوں تو نے چھپایا ہے امر حق کو اوسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں چھپایا ہے میں نے
اوسکو اوسکے مستحق سے ولیکن ڈرتا تھا میں رومیوں سے اوس امر کو کہ وہ مجھکو مار ڈالینگے اسواسطے کہ امر حق ہمارا ہی امر چھپا ہوا ہے پس کہا
اوس سے مالک اشتر نے کہ آیا پھریگا تو ہمارے دین کی طرف پس کہا اوسنے کہ پھر دیکھونگا میں تمہارے دین کی طرف کہ میں سوال کرتا ہون تم سے
چند مسائل کا جنکو پایا ہے میں نے لوقا کی انجیل میں پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کر تو مسائل اپنے تاکہ میں سنون اوسکو پس جب چاہا قس نے کلام کرنا
ساتھ اون مسائل کے واقع ہوئی آواز اوپر قلعہ کے پس متوجہ ہوئے مسلمان اوسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے اور نکال لیا اونھوں نے
اپنی تلوار کو میان سے تاکہ دیکھیں وہ کہ مسلمانونکا کیا حال ہے اور گمان کیا اونھوں نے کہ رومیوں نے مسلمانون کو ساتھ غدر اور بیوفائی کے
ہے پس جب اوسیوقت دیکھا ایک جماعت مسلمانونکو کہ شور کرتے ہیں وہ اور کہتے ہیں کہ احتیاط کرو تم اپنی جانون پر اور ہوشیار رہو اسواسطے
کہ ہم دیکھتے ہیں ایک گرد کو بلند اور برا فتنگی راہ پر اور ہم نہیں جانتے ہیں کہ اوس گرد کے پیچھے کیا ہے پس سوار ہوئے مالک بن اشتر اور دلیران
مسلمین ہمراہی اونکے اور متوجہ ہوئے درانحالیکہ وہ دیکھتے تھے کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہے اور اوسیوقت دور ہوئی گرد اور دکھائی دیے
اوسکے نیچے سے عربی گھوڑے اور چمکتے نیزے اور عمادی خود اور ہندی تلواریں اور لوگ عرب کے اور اونکے آگے قیدی اور مال اور
بندھے ہوئے لوگ ہیں پس جب دیکھا مالک اشتر نے اوس لشکر کی طرف تو وہ ایکہزار سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہیں کہ ہر ایک اونمیں کا دلیر نیزہ باز اور شمشیر زن جنگ کرنیوالا ہے اور بندہ اوسمیں ڈوبے ہوئے ہیں اور سپہ سالار اونکے فضل بن عباس بن عبد المطلب
ہاشم ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور بھیجا تھا اونکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اوس لشکر کے تاکہ شہر
تاراج کریں وہ منبج اور اوسکے پل اور براعہ اور اوسکے سواد اور روات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونوں گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر
نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اشتر سے حال اونکا
پس بیان کیا اونھون نے کہ بتحقیق اللہ تعالے نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل اور خوار کیا ہر شخص کو جو اوسمین تھا اور بیان کیا سب
حال مسلمانون اور لوقا کا اور کہا اونھون نے کہ نہیں باقی رہا ہے کوئی شخص مگر اوس قس اور راہب کو اور اوسنے سوال کئے ہیں پس کہا
فضل بن عباس نے اوس قس سے کہ تو جو تجھکو کہنا ہے پس کہا اوسنے خبر دے مجھکو کہ کونسی شے ہے جو خلق کیا اللہ نے اپنی مخلوق میں سے قبل آسمانون اور زمین کے

قَالَ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ وَيُقَالُ الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ وَيُقَالُ الْوَقْتُ وَالزَّمَانُ وَيُقَالُ الْعَدَدُ وَالْحِسَابُ وَيُقَالُ
خَلَقَ اللّٰهُ اَوَّلًا جَوْهَرًا فَصَيَّرَ مِنْهُ مَاءً ثُمَّ عَلَا مِنْهُ الْعَرْشُ بِقَوْلِهِ فِي كِتَابِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَيُقَالُ خَلَقَ اللّٰهُ اَوَّلًا
الْعَقْلَ لِاَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ الْخَلْقُ وَقِيلَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرًا وَظُلْمَةً ثُمَّ دَعَاهَا اِلَى الْاِقْرَارِ بِرُبُوبِيَّتِهِ فَاَنْكَرَ الظُّلْمَةُ
وَاَقَرَّ النُّوْرُ فَخَلَقَ الْجَنَّةَ مِنَ النُّوْرِ لِرِضَائِهِ عَنْهُ وَالنَّارَ مِنَ الظُّلْمَةِ لِسُخْطِهِ عَلَيْهَا وَخَلَقَ اَرْوَاحَ السُّعَدَاءِ مِنَ النُّوْرِ وَاَرْوَاحَ

الا تنبقیا ویقال الظلمة لا تحل ذلک بوھم کل واحد منھا الی مستقرہ ویقال اول ما خلق اللہ نقطۃ فنظر الیھا بالہیبۃ
فتضعضعت ومالت فصیرھا الفا فجعلھا مبتدء کتابہ فسبحان من الف کتابہ من نقطۃ وخلق خلقہ من نطفۃ ثم یمیتھم
بقضیۃ ثم یحییھم للنتیجۃ پس جب سنا قس اعرابی نے کلام فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہا اوسنے اشھد ان ھذا العلم
لم یاسنا توبۃ الا الانبیاء وانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس جب دیکھا اہل
اعزاز نے اپنے قس کی طرف کہ مسلمان ہوگیا وہ اسلام اختیار کیا سبھوں نے مگر تھوڑے لوگ اپنے دین پر رہے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب اہل اعزاز نے بوجہ مسلمان ہوجانے قس کے اسلام قبول کیا میل کیا کوچ کا فضل بن عباس اور مالک اشتر
اور اونکے ہمراہی مسلمانوں نے بجانب حلب کے پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہے خدا کی میں تو مسلمانوں کو منہ دکھاؤنگا اسواسطے کہ میں نے ایک بات
کہی تھی اور ایک حیلہ تجویز کیا تھا لیکن نہیں پورا ہوا وہ دشمنان خدا پر اور میں ارادہ اوسیکا کرتا ہوں انطاکیہ کو جانیکا شاید
کہ اللہ تعالی میری مدد کرے اور دشمنوں پر مجھکو فتحیاب فرماوے پس کہا اوسنے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اللہ تعالے نے
ہمارے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہے لیس لک من الامر شیء پس تم اس امر کا اپنے دلمیں بارنہ اوٹھاؤ پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہے اوس خدا کی
جسکے دین پر میں ہوں کہ نہ پھرونگا میں مگر ساتھ ایسے کام کے کہ روشن اور سپید کریگا اللہ تعالی اوسکے سبب سے میرے منہ کو نزدیک مسلمانوں کے
پھر دیکھا یوقنا نے کہ فضل بن عباس کے ساتھ دو سو آدمی یوقنا کے ایک جماعت اوسکے قرابتی اور گھر والی ہیں جنکے دلوں میں ایمان نے جگہ پکڑی تھی
اور وہ لوگ رئیس حلب کے ہیں اور اونکے لڑکے بالے حلب میں ہیں پس لیا اونکو یوقنا رحمہ اللہ نے اور روانہ ہوئے وہ اونکو ساتھ لیکر بارادہ
انطاکیہ کی اور پھر فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب رات ہوئی روانہ ہوئے یوقنا اور کچھ تھوڑی
رات گذری منتخب کر لیا اونمیں سے چار یا چالیس شخصونکو اپنے بیٹوں اور باقی لوگونسے کہا کہ تم راہ عم اور ارتاح کی اسطرح سے
لو گویا تم بھاگنے والے ہو اہل عرب سے اور میں اور یہ چالیس شخص اس راہ سے روانہ ہوتے ہیں اور وہ راہ حارم کی ہے اور یکجا ہونگے ہم تم سب
انطاکیہ میں اگر چاہا اللہ تعالی نے پس ایسا ہی کیا قوم نے اور یوقنا برابر چلا جاتا تھا یہانتک کہ اوتر کر وہ دیر سمعان پر جو قریب تھا
پہاڑ سے دو پس پایا یوقنا نے اوس مقام میں ایک گروہ کو کہ وہ حفاظت راہونکی کرتے تھے پس جب دیکھا اونھوں نے یوقنا اور چالیس
اونکے ساتھیوں کو دوڑے وے اونکی طرف اور پوچھا حال اونکا پس کہا یوقنا نے کہ میں حلب کا سردار ہوں اور بھاگا ہوں اہل عرب سے
اور آیا ہوں میں ہرقل بادشاہ کے پاس اور ان لوگوں نے کہا کہ یہ ہمراہی تمہارے ساتھ کون ہیں یوقنا نے کہا کہ میرے قرابتی اور قبیلہ کے لوگ ہیں
پس سچا پایا اونھوں نے کلام یوقنا کا اور عذر کیا یوقنا کے ساتھ مالک اوس جماعت کا پس راہ دی اور سوار ہو نکو اپنے ہمراہ ہوئے
اور کہا اونھوں نے کہ چاہئے تم اپنے ساتھی بادشاہ کے پس آئے وے لوگ یوقنا اور اونکے ساتھیونکو بادشاہ کے پاس پس پایا اونھوں نے بادشاہ کو

لوہے کے تمام ہتھیار پس ٹھہرے وہ وہاں اور حکم کیا اونھوں نے اون دو سو کے سامنے لانیکا پس جب دیکھا یوقنا نے اونکو انکار کی اونکی شناسائی سے
گویا کہ اونھوں نے قبل اسکے اونکو نہیں دیکھا تھا پس پوچھا یوقنا نے حال اونکا پس آگاہ کیا اونھوں نے اس امر سے کہ ہم لوگ بھاگے ہوئے ہیں اہل
عرب سے آئے ہیں بادشاہ کے شہروں میں تاکہ اقامت اختیار کریں اونمیں پس مرحبا کہا یوقنا نے پس جب دیکھا اون لوگوں نے حشمت اور جلالت
بادشاہ کو یوقنا پر اور پا پیادہ ہوگئے وہ یوقنا کے سامنے اور بوسہ دیا اونکی رکاب کا پس کہا یوقنا نے اونسے کہ کیونکر رہائی پائی تمنے اہل عرب کے
ہاتھ سے پس کہا اونھوں نے کہ ہم لوگ نکلے تھے اونکے سردار کے ساتھ بارادے تیغ اور سپاہ کے پس جب ہمکو ہم بارادے طلب کے لیا ہمنے
اپنی راہ کو بجانب اعزاز کے پس پایا ہمنے اعزاز کو ملکیت اہل عرب میں پس جب لوٹ ہوئی بھاگے ہم اور طلب کیا ہمنے بادشاہ کے
شہروں کو راوی نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ کے مصاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا اونکو یوقنا نے سوار ہونیکا پس سوار ہوئے وہ اور
ہمراہ ہوئے یوقنا اونکو ساتھ لیکر اور بیان کیا بادشاہ سے اور اسکے مصاحبوں نے جو سنا تھا پس خلعت دی بادشاہ نے اونکو اور اقرار اونکا اسنے کی
بخشش نیک کا اور سردار یوقنا کو ایک گھر اپنے قصر کے سامنے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ اس دنیا کی نعمتیں ہمیشہ نہیں باقی رہتی ہیں
اور مسیح نے دنیا کو ساتھ مردار کے تشبیہ دی ہے اور اسکے طالب کو بمنزلہ کتوں کے بیان کیا ہے کہ کھینچتے ہیں اپنی طرف اوسکو جیسا روایت کی گئی ہے کہ
بتحقیق دیکھا مسیح نے ایک چڑیا کو کہ وہ بہت خوش وضع تھی اور پر اوسکے بہت اچھے رنگ برنگ کے تھے پس دور کیا مسیح نے اوسکی پوست کو پس دیکھا اوسکو
بہت بری صورت سے پس کہا مسیح نے کہ تو کون ہے پس کہا اوسنے کہ میں دنیا ہوں ظاہر میرا اچھا ہے اور باطن میرا برا ہے اور میری مثل تجھسے اسطرح بیان
کی ہے کہ کوئی جسد حسد سے خالی نہیں ہے پس جب توجہ ہوئی اور آتی ہے دنیا کسیکے پاس تو بہت ہوجاتے ہیں حاسد اوسکے اور میں ڈرتا ہوں تیرے واسطے
حسد کرنیوالوں سے اس امر کو کہ کلام کریں حاسد میرے بابمیں اور دور کریں مجھکو ایسے کاموں کے اظہار سے جو مجھسے ہوئے ہوں پس اگر تیرا دل مجھسے نفرت کرتا ہے
پس دور کر تو مجھسے اس کام کو جسپر تونے مجھکو مقرر کیا ہے اور میں تیری ہمراہی سے جدا نہونگا ہرقل نے کہا کہ اے دمشق میں نے نہیں مقرر کیا تمکو اس کام
مگر یہ کہ میرے دلکو تمپر اعتماد ہے اور جو شخص تمہارے بابمیں کچھ کلام کریگا میں اوسکو تمہارے سپرد کردونگا کرنا تم اوسکے بارہ میں جو تمکو منظور ہو
پس بوسہ دیا یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا نکلنے کا اپنے اوس کام پر جسپر بادشاہ نے اونکو مقرر کیا تھا اور اوسیوقت آئے
گروہ قاصدوں کا ہرقل کے پاس مرعش سے آیا اور بیان کیا اونھوں نے کہ ہم بادشاہ کی بیٹی نے تمکو بھیجا ہے اور وہ خوفناک ہے اہل عرب سے
اور وہ چاہتی ہے تیرے پاس آنیکو تاکہ دیکھے وہ کہ تیرا معاملہ مسلمانوں سے کیا ہوتا ہے اور طلب کیا ہے اوسنے ایک لشکر بھیجے تاکہ بیدار ہو جاوے
دل اوسکا پس جب سنا اسحال کو بادشاہ نے کہا اوسنے کہ اے دمشق یوقنا سوائے تمہارے اور کوئی اس کام کا اہل نہیں ہے پس بوسہ دیا یوقنا نے
بادشاہ کے ہاتھ کو اور کہا کہ تیرا حکم بخوشی و اطاعت منظور ہے اور ساتھ انکے بادشاہ نے دو ہزار سوار کو مذحجیہ اور قیامرہ سے مقرر کیا پس
روانہ ہوا یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اپنے ہمراہیوں کو اور بلند کی گئی تھی صلیب اونکے سر پر اور ہمراہ تھے اونکے کوتل گھوڑے
اور پیدل لوگ جو آراستہ تھے ساتھ زیوروں اور لباس حریر اور دیباج اور موتی کی لڑیوں سے گندھے ہوئے سنہرے
تاروں سے اور روانہ ہوئے وہ ساتھ کوشش اور جلدی کے تا اینکہ پہونچے وہ مرعش میں اور لیا اونھوں نے زیتون دختر ہرقل کو
جو اوسکی چھوٹی بیٹی تھی اور ہرقل نے اوسکو اوس زمین اور ساحل کا حاکم اور اوسکا بیاہ نسطورس کے ساتھ کردیا تھا اور

دو چند کیا اور کوئی سوار اونکا نہین مارا جاتا تہا مگر یہ کہ مار ڈالتا تہا وہ ہم مین سے دو تین سوارونکو اور باقی رہا سو وار اونکا سے بچے
پس نہین قدرت ہوئی ہمکو اوپر اونکے اور نہین پہونچتا ہم مین کا کوئی اون تک پس قصد کیا ہمنے اونکی گھوڑیکا ساتھ تیرون کے اور مار ڈالا ہمنے
گھوڑونکو پس جب گر پڑا وہ شخص اپنے گھوڑے سے ناگہان دوڑے ہم اوپر اور گرفتار کر لیا ہمنے اوسکو اور جب پوچھا ہمنے نسب اونکا
تو معلوم ہوا کہ وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہ پسر وہ جس گروہ کہ ضرار بن الازور طارق بین اور وہ سب مجاہد یہ ساتھ قید اور بندی مین
لیے جاتے ہین ہم اونکو بجانب بادشاہ کے پس جب سنا یوقنا نے کلام ابیہم بن جبلہ غسانی کا بیقرار ہوا وہ اور دہڑکنے لگا دل اوسکا لیکن صبر کیا
اونے اپنے دلکو اور ظاہر کیا اور ظاہر کیا خوشی اور مسرت کو اور کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ اگر نہ پہونچتا تو ساتھ تیری بزرگی اور عزت کے سبب
گرفتار کرنے اس جماعت کے ... اور یقین ہے جو کچھ کیا ہے اونہون نے ساتھ دلیران شام اور پہلوانان روم کے پہر روانہ ہوئی قوم ہمراہ اوسکے
ہرقل بادشاہ کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا مسلمانون نے شہر انطاکیہ کو اور چھوڑا وہان مالک اشتر نے سعید بن عمرو غنوی
اور باقی ہوئے وہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور پہر مسلمان ساتھ مال غنیمت کے بجانب حلب کے اور خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
سبب سلامتی لوگون اور فتح انطاکیہ کے اور پوچھا حال یوقنا کا پس بیان کیا مالک اشتر نے بسبیل خفا کے حال اوسکا اور یہ کہ روانہ ہوئے ہین بجانب
انطاکیہ کے تاکہ تحقیق اوسکا دریافت کرین وہ ساتھ سنگ رومی پر اور راہ وجہ سے وہ تمہارے پاس پہر نہین آئے کہ اونہون نے تجویز کیا تہا ایک حیلہ اور فریب
اور نہین پورا ہوا مطلب اونکا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اللہ تعالی اونکو مدد دیگا اور فتحیاب کریگا اونکے دشمنون پر اور نگہدار رکہیگا اونکو
ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ عامر ابن
الجراح عامله بالشام الى امير المؤمنين عمر بن الخطاب سلام عليك فاني احمد الله الذي لا اله الا هو واصلي
على نبيه اما بعد فان لله علينا منة يستوجب بها الشكر والحمد من جميع المسلمين اذ فتح علينا ما استصعب
من قلاع الكفار في بلاد الامصار واحل لنا ملوكهم واورثنا ارضهم وديارهم واموالهم وان الله عز وجل قد فتح
علينا قلعة حلب وكتبت اردفها باعزاز وان البطريق يوقنا اسلم وحسن اسلامه وقد رجع عونا للمسلمين على الكافرين وقد فتح
هذا الكتاب فنحن محولون على المسير الى انطاكية نقصد طاغية الروم فما بقي سوى ... انا ونحن طامعون باخذ سريره
وكن لنا كما عهدناك ناصرا سل الله في سلامة علينا وقد نتحرى بالدعاء فانه سلاح المؤمن ... والسلام عليك وعلى من معك ورحمة الله وبركاته

پہر نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پانچوین حصے کو مال غنیمت سے اور سپرد کیا اوسکو رباح بن غانم الیشکری کے اور ساتھ کیا اوسکے
ایکسو سوار مہاجرین اور انصار سے جنمین قتادہ بن نعمان اور سلمہ بن الاکوع اور عدی بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور مثل ان لوگون کے تہے پس لیا
اونہون نے مال خمس کو اور روانہ ہوئے پہر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضرار کو اور ساتھ کیا اونکے دوسو سوارونکو اور حکم دیا اونکو کیا اس امر کا
کہ قصد کرین وہ بجانب درشام کے اور تباخت تاراج کرین پس سوار ہوئے ضرار بن الازور اور دوسو جراری اونکے اور روانہ ہوئے ساتھ اونکے

ابن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی بیشک کھل گئے دل ہمارے اور نکل آئے اور حملہ کیا ہم نے منفصرہ پر اور ضرار بن الازور ہمارے آگے تھے
اور وہ مدینہ منورہ کے پڑھتے تھے پھر حملہ کیا ضرار بن الازور نے اور ہم اونکے پیچھے تھے اور خرچ کیا ہمنے اپنے تیرون اور تلوارونکو منفصرہ میں
اور پیش آئی ہمکو ایسی لڑائی جو بیان نہین ہو سکتا ہے اور ضرار بن الازور مثل آگ کے لکڑی میں تھے اور ہم ان جملہ تعجب کرتا تھا قتال
لڑائی اور حملون اور شمشیرزنی سے پس حکم کیا اوسنے اپنی قوم سے اس امر کا کہ قصد کرین اونکے گھوڑے کا اپنے تیرون اور نیزون سے
پس ایسا ہی کیا اونہون نے پس گر پڑا گھوڑا اور گر پڑے ضرار بن الازور اوسکی پشت سے اور ہجوم کیا اونپر منفصرہ نے پس لیا اونکو اور
مشکین باندہ لین اور باقی اونکے ہمراہیون کو بھی قید کر لیا اور روانہ ہوئے بادشاہ انطاکیہ کے پس ملاقی ہوا وہ بوقنا اور بادشاہ کی
بیٹی سے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سفینہ غلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضرار ابن
الازور کے ساتھ موجود تھے جو قید کیے گئے تھے پس جب رات ہوئی چلے اور بھاگے سفینہ ابو عبیدہ کے پاس پہونچنے کو
ابن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس سامنے آیا اونکے ایک بڑا شیر آثنای راہ میں پس کہا اونہون نے کہ اے ابا الحارث مین سفینہ غلام رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور یہ میرا حال ہے پس متوجہ ہوا شیر اور سامنا کیا لیکہ ہلاتا تھا وہ اپنی دم کو یہانتک کہ کھڑا ہوا سفینہ کے پہلو
اور ڈکارا اوسنے سفینہ نے بیان کیا ہے کہ چلا مین اور وہ شیر میرے پہلو مین تھا تا اینکہ آیا مین اپنی صلح کی جگہہ مین پھر چھوڑا اوسنے مجکو
اور چلا گیا واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پہونچے سفینہ صرف اپنی ذات سے لشکر مین اور آگاہ کیا اونہون نے مسلمانونکو حال قید ہونے ضرار
بن الازور اور اونکے ہمراہیون کے پس سخت دشوار گذرا یہ امر مسلمانون پر اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما
بن الازور کے قید ہونے پر اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور پہونچی یہ خبر ضرار کی بہن خولہ کو
پس کہا اونہون نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یَا ابْنَ اُمِّ لَیْتَ شِعْرِیْ فِی السَّلَاسِلِ اَوْثَقُوْکَ اَمْ بِالْحَدِیْدِ قَیَّدُوْکَ پھر وہ بیان کرتی تھین
نوحہ اور روتا اپنا اشعار مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جمع ہوئین وہ عورتین عربیہ خولہ کے گرد مین جنکے بیٹے ضرار بن الازور
کے ساتھ قید ہوئے تھے پس جو روتی تھین اچھی اولاد پر اور مفقود اونکے سرور دعوت تھے لوگ جو خبر پہنچی اور وہ بڑی فصیح تھین اپنے زمانہ کے
لوگون سے اور وہ روتی تھین اپنے بیٹے عمارہ بن اوس پر جو قید ہو گئے تھے مین پکارتی تھین اپنے بیٹے کا نام لیکر

اور وہ اشعار مصیبت کے کہتی تھیں پس جب فراغت پائی اونہوں نے گریہ اور بکا اور اشعار کو کہا اونسے سلمہ بنت سعید نے جو بڑی زاہدہ
اور عابدہ تھیں کہ آیا ہمیں کام کا تمکو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے جس کا تمہیں حکم دیا ہے اونسے کہ صبر کرنیکا اور نہ صبر ہی وہ وہ چیز کا تم نے کیا ہو کیا تم نے نہیں
سنا ہو تمنے جو اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالے کے ثواب میں عوض ہے تمہاری مصیبتوں کا اور
جو بات دنیا کی گذر جانے سے تمہاری نزدیک ٹھہری ہوئی ہے اوسمیں یہ معاملہ تمہاری رنج اور اندوہ کا پند و نصیحت ہو پس
خاموش ہوئیں عورتیں اور تعزیت کی آپس میں ایک نے دوسری کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا مال خمس کا
اور خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رباح بن غانم الیشکری کے پس جب آئے وہ مدینہ
طیبہ میں شور اور غل ہوا شور اونکے آنیکا پس اکٹھا ہوئے لوگ مسجد شریف میں تاکہ سنیں وہ حال حلب اور باجرا و بانکے محاصرہ اور لڑائی
اور فتح کا پس جب آئے رباح سلام کیا اونہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا اونکے ہاتھوں کا اور دو رکعت نماز کی پڑھی
روضہ مقدس میں اور سلام کیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمرؓ کے اور سپرد کیا خط اونکو پس جب
پڑھکر سنایا خط حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو شور کیا اونہوں نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور لکھا حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہؓ بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باندہے تمکو کوئی چیز وہاں کے جانے سے
اور روانہ کیا جواب ساتھ رباح بن غانم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا جواب خط کا آیا پاس ابو عبیدہؓ بن الجراح کے
روانہ ہوئے وہ اوسیدن طلب انطاکیہ کے اور حال یوقنا رحمہ اللہ اور ایہم بن جبلہ اور اونکے ساتھیوں کا یہ گذرا کہ روانہ ہوئے
وہ بجانب انطاکیہ کے اور پیشتر روانہ ہوا خوشخبری دینے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اوسکی بیٹی اور ایہم بن جبلہ
اور یوقنا اور دو سو قیدی کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل نے کہ آراستہ کریں اور اونکی
فرش بچھاویں اور وہی حیرت اور خلقت شہر باہر روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے اونکی ملاقات کے ہمراہ اونکے چلے تو رین اور رد
ہادی قوم اپنے لباس اور زینت میں اور پیادہ ہوگئے بادشاہ کے لوگ سامنے بادشاہ کے اور اونکے سب رہنے والے انطاکیہ کے
اور بچھا وہاں مجمع عام کا اور آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ بندہے ہوئے تھے اور رومی کا بیان پہنچتی
اونکو اور گرد تھے اونکے لوگ ایہم بن جبلہ کے اور گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر میں اور داخل ہوئے لوگ بادشاہ کے پاس اور جھکے
وہ بجانب زمین کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دیا اونہوں ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور بڑے لوگوں کو اور بلایا

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شانے سے اور وہ ریشمین ٹوپیان باندھے تھے پس جب ٹھہرے وہ لوگ سامنے اوسکے چلا کر کہا انہون نے
مصاحبون اور خادمون سے کہ زمین بوسی کرین وہ واسطے بادشاہ کے پس نہین التفات کیا صحابہ نے اونکی طرف کو اور نہین آمادہ ہوئے
اونکے کلام مین پس کہا اونسے سردار نے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تہا کس چیز نے باز رکہا ہے تمکو اس امر سے کہ نہین تعظیم کرتے ہو تم
بادشاہ کے فرش کی ساتھ سجدہ کر کے اوسکے سامنے پس کہا ضرار بن الازور نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ روا نہین رکھتے ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ٹھہرے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سامنے ہرقل کے گفتگو کی اوسنے صحابہ سے بدون واسطہ مترجم کے اور ارادہ کیا اوسنے اس گفتگو کی بلا واسطہ سے اس امر کا کہ بطارقہ
اور مصاحبین نے اوسکی نہین سنین تہین وہ باتین جو بیان کی تہین اوسنے بطارقہ سے جب فرمان بہیجا تہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو
پاس اور حال یہ گذرا تہا کہ ہرقل نے جمع کیا تہا اپنے بطارقہ اور مصاحبین کو اور کہا تہا کہ یہ وہی نبی مبعوث ہین جنکی بشارت ہمکو مسیح نے
دی ہے اور وہ خاتم وقت کے ہونگے اور امت اونکی بہترین امتون کی ہوگی کہ باقی رہیگی اس زمانہ مین اور آگاہ ہو کہ دین اونکا بدلا نجائیگا
اور ضرور دین اونکا ظاہر ہوگا یہانتک کہ پہونچیگا اوسجگہ تک قدم میرے کو پہر کہا تہا اونسے ہرقل نے واسطے اونکی خیر کے پس جب سنا اونہون نے
اس کلام کو گہبرا گئے اوسکے قول سے اور ارادہ کیا تہا اونہون نے مار ڈالنے کا پس جانا اوسنے اوسدن اس امر کو کہ ظاہر کرے اونکو واسطے حقیقت کے تئین کلام
کی اور آگے سے اس امر کے سوا اصلاح اور بہتری اونکی چالون کے اور کچھ نہین چاہتا تہا پس کہا اوسنے چاہا ہے کہ آج کے روز ابتدا کلام مین
میرے سوالات ہون کا پس اشارہ کیا صحابہ نے جانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ پڑہے ہوئے تہے اور واقف تہے کل حالات اور معجزات رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب اشارہ کیا صحابہ نے طرف قیس بن عامر کے پس کہا اونہون نے بادشاہ سے کہ کہہ جو تجکو کہنا ہو پس کہا
ہرقل نے کہ کیونکر نازل ہوتی تہی اونپر وحی ابتدا مین پس کہا قیس بن عامر نے کہ پوچھا تہا اس سوال کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک اصحاب نے
اون کے کہ جنکا نام حارث بن ہاشم تہا اور مین اوس وقت حاضر تہا پس کہا حارث نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر آپ پر وحی آتی ہے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہے مجھپر وحی مثل آواز شہد کی مکہیون کی اور اوسکی گرانی مجکو معلوم ہوتی ہے پہر منقطع
ہوجاتی ہے وہ آواز سے اور تحقیق مین یاد کرلیتا ہون جو کچھ وہ آواز کہتی ہے اور کبھی آدمی کی صورت پر فرشتہ میرے پاس آتا ہے اور مجسے کلام کرتا ہے
پس یاد کرلیتا ہون مین جو وہ کہتا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے اوترتی تہی وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاڑے کے دنون مین
پس منقطع ہوتی تہی وحی اونسے اور اونکی پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تہا پہر قیس بن عامر نے کہا کہ ابتدا وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ساتھ اچھے خوابون کے تہی اور نہین دیکھتے تہے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر ہوتی تہی مثل سپیدی صبح کے پہر دوست کی تہی آپ نے
اپنی تنہائی کو پس تنہا جاتے تہے آپ غار حرا مین اور متواتر راتین وہان گذرانتے تہے پس وہ برابر اسی حالت مین تہے تا اینکہ آیا امر حق اور وہ غار
حرا مین تشریف رکہتے تہے پس آیا اونکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اونسے کہ پڑہو تم پس فرمایا آپ نے کہ مین پڑہنے والا نہین ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ پس لیا اوس فرشتہ نے مجکو اور دبایا یہانتک کہ مجکو محنت اوسکی معلوم ہوئی
پہر چہوڑ دیا اوس فرشتہ نے مجکو اور کہا کہ پڑہو تم مین نے کہا کہ مین نہین پڑہنے والا ہون پس لے لیا اوسنے سہ بارہ مجکو اور ڈہانپ لیا مجکو پہر چہوڑ دیا

اور کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم پس پھر کے
واپس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درحالیکہ جنبش کرتا تھا گوشت میان کتف اور گردن مبارک کا پس داخل ہوئے حضرت خدیجہ بنت خویلد کے
پاس اور فرمایا کہ کپڑا اوڑھاؤ مجھ پس کپڑا اوڑھایا لوگوں نے آپ پر یہانتک جاتا رہا خوف آپ سے پس آگاہ فرمایا آپ نے خدیجہ کو حال سے
اور کہا مجکو اپنی جان کا بڑا خوف ہے پس خدیجہ نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اللہ تعالی آپ کو کبھی اندوہگین نہ کریگا اسواسطے کہ آپ پاس یگانگت کا
کرتے ہیں اور بار اوٹھاتے ہیں یتیم کا اور بیمارداری کرتے ہیں محتاج کی اور مہمانی کرتے ہیں مہمان کی اور بیان کیا قیس نے تمام اس
حدیث کو اور کہا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اوسی حال میں کہ میں چلا جاتا تھا دفعۃً سنا میں نے ایک آواز کو آسمان سے پس
اوپر بلند کیا میں نے اپنی نگاہ کو پس تھا وہ ایک فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس بغار حرا میں اور وہ بیٹھا تھا ایک کرسی پر آسمان اور زمین کے
بیچ میں پس خوفناک ہوا میں اوس سے اور واپس آیا میں اور کہا میں نے کہ کپڑا اوڑھاؤ مجھکو پس نازل فرمایا اللہ تعالی نے
ارشاد کریا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر پس گرم ہو گئی وحی اور پے در پے آ گئی اور کہا قیس
بن عامر نے بادشاہ روم سے کہ تھا میں ایک روز ہمراہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد شریف میں کہ اوسی وقت آیا آپ کے
پاس ایک شتر سوار پس بٹھایا اوس نے شتر کو صحن مسجد میں اور رسی میں باندھ دیا اوسکو پھر کہا اوس نے کہ تم لوگوں میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون شخص ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ دیئے بیٹھے تھے پس کہا ہم نے کہ یہ روشن اور سفید رنگ تکیہ دیئے بیٹھنے والے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہیں پس کہا اوس مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا ابن عبد المطلب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میں نے سنا پس کہا
تیری جواب دینے کو پس کہا اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میں آپ سے سوال کرونگا اور بار گران ڈالونگا آپ پر سوال میں
میں پس بے نیاز کریں آپ میرے اوپر اپنی ذات مبارک کو پس فرمایا آپ نے سوال کر تو اوس چیز سے جو تیرے دل میں ہو پس کہا
اوس مرد نے کہ سوال کرتا ہوں میں بقسم آپ کے پروردگار اور پروردگار سابقین کی کہ آیا اللہ تعالی نے آپکو سب آدمیوں کی طرف
نبی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں پھر اوسنے کہا کہ قسم دلاتا ہوں میں آپکو خدا کی کہ آیا اللہ تعالی نے پنجگانہ نماز پڑھنے کا آپکو حکم دیا ہے حضرت نے
ارشاد فرمایا ہاں اوسنے کہا کہ سوال کرتا ہوں میں آپ سے بقسم آپ کے پروردگار کی کہ آیا اللہ تعالی نے حکم ایک مہینے کے
روزہ کا تمام سال میں دیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہاں کہا اوسنے کہ سوال کرتا ہوں میں آپ سے بقسم آپکے پروردگار کی کہ آیا اللہ تعالی نے
حکم اس امر کا آپ کو دیا ہے کہ لیویں آپ صدقہ کو ہمارے دولتمندوں سے پس تقسیم کریں آپ اوسکو ہمارے محتاجوں پر آپ نے فرمایا ہاں اوس مرد نے کہا
کہ ایمان لایا میں ساتھ اوس چیز کے جسکو آپ لائے ہیں اور میں ایلچی ہوں اور پیچھے میرے ایک قوم ہے اور میں ضمام بن ثعلبہ ہوں ایک شخص
قوم بنی سعد بن بکر سے ہرقل نے قیس بن عامر سے کہا کہ قسم ہے تجکو اپنے دین کی کہ کیا معجزات تمنے اونکے دیکھے ہیں قیس نے کہا کہ تھا میں ہمراہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر میں پس آیا ایک اعرابی اور نزدیک ہوا اون سے پس فرمایا اوس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ دوسرے اعرابی نے کہا کہ کون شخص اس کلام کا گواہ ہے آپ نے فرمایا یہ درخت پس بلایا اوسے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ کنارہ وادی پر تھا پس آیا وہ درخت دوڑتا ہوا یہانتک کہ کھڑا ہو گیا سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پس طلب گواہی کی آپ کی اوس سے پس کہا اوس نے انت محمد رسول اللہ پھر واپس گیا وہ اپنی جگہ پر پس کہا قیس سے ہرقل نے
کہ ہم پاتے ہیں اپنے علم اور کتابوں میں پس امر کو کہ ایک مرد اونکی امت سے جس وقت ایک گناہ کریگا تو لکھا جاویگا اوسپر ایک ہی
گناہ اور جس وقت وہ ایک نیکی کریگا لکھی جاوینگی اوسکی واسطے دس نیکیاں پس کہا اوس سے قیس بن عامر نے کہ یہی صفت امت ہماری نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے واسطے اسکے کہ ہمارے قرآن میں مذکور ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ومن جاء بالسيئة فلا يجزى
الا مثلها پس کہا ہرقل بادشاہ نے کہ جانتے ہو تم اس امر کو کہ نبی کو بشارت عیسی مسیح نے دی ہے وہ گواہ ہونگے دنیا میں اور گواہ ہونگے لوگوں پر قیامت
کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے کہ وہ گواہ ہیں دنیا میں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے انا ارسلناك شاهدا و
مبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا اور گواہی اونکی عالم آخرت میں پس کہا ہے ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ میں
وجئنا بك على هؤلاء شهيدا اور گواہی اونکی امت کی پس اللہ تعالی نے فرمایا لتكونوا شهداء على الناس پس کہا ہرقل نے کہ جو
شخص جسکا تمنے وصف بیان کیا ہے آیا تکلم کیا ہے اللہ تعالی سے بعد اس امر کا کہ جاوین وہ اونکی حیات میں اونکی طرف اور درود
بھیجیں اونکی حیات میں اور بعد اونکی موت کے اوسپر پس کہا قیس نے ہاں اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ان اللہ وملائکته يصلون
على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ہرقل نے کہا کہ وہ نبی جنکا وصف عیسی مسیح نے بیان کیا ہے جاوینگے آسمان
اور کلام کرینگے اونسے پروردگار اونکا پس کہا قیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے اللہ غالب اور بزرگ نے کہا ہے سبحان الذي اسرى
بعبده ليلا قیس بن عامر نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ کا ایک بطریق تھا اور وہ سنتا تھا ہمارے کلام کو اور وہ اصل تھا اونکے
دین میں پس کہا اوس بطریق نے کہ اے بادشاہ جن نبی کا تونے ذکر کیا وہ بعد ازین مبعوث ہونگے ضرار بن الازور نے کہا کہ جھوٹا ہے
تو داڑھی ناپاک تیری اسکو ذرہ رحم نکیے اور وہی نبی عربی ہیں جو بھیجے گئے اور مشہور توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان میں ہیں اور وہ ہمارے نبی ہیں
مگر یہ وہ کفر تیرا باز رکھتا ہے تجھکو اونکے پہچاننے سے پس کہا ہرقل نے کہ تمنے بادبی کی جبکہ کاٹا تمنے کلام کو ہمارے دین میں پس تم کون ہو
قیس بن عامر نے کہا کہ یہ ضرار بن الازور بن طارق المحاربی ہے صاحب رسول کہ بہت مشہور ہیں پس کہا بادشاہ نے کہ یہی ہیں جنکا حال سنتے
یوں سنا ہے کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہیں اور کبھی سوار ہوکر لڑتے ہیں اور کبھی برہنہ تن بغیر کپڑے کے لڑتے ہیں قیس نے کہا ہاں یہی ہیں واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجکو وہ حدیث اس امر کی پہنچی ہے کہ جب سنا بطریق نے قطع کرنا ضرار کا اوسکے کلام کو سامنے بادشاہ
اور مصاحبین اور بطارقہ کے چھپایا اوسنے غصہ اپنے خشم کو اور اوٹھکھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پس خشمناک ہوئے بطارقہ اور مصاحبین بسبب
بطریق کے پس جب دیکھا ہرقل نے اون لوگون کے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جان پر اون لوگوں سے پس کہا اونکو کہ کاٹ ڈالو
تم ضرار کو اپنی تلواروں سے پس لپٹا ضرار کو تلواروں نے ہر طرف سے اور پہونچی اوسپر دار تلواروں کی پس بار اونہوں نے چھوڑ دار
تلوار کے گروہ کارگر نہیں ہوتے تھے بسبب اسکے کہ چاہا اللہ تعالی نے نجات ضرار کی پس جب دیکھا بطریق نے یہ حال
بیٹھا وہ اور کہا اوسنے کہ کاٹ ڈالو تم اونکی زبان کو پس جب سنا یوقنا رحمہ اللہ نے یہ کلام کہا اونہوں نے اپنے بیٹے سے جو ایک بیٹی کی
جماعت میں تھے کہ قسم ہے خدا کی چھوڑ دونگا میں اس لعین کو کہ جگہ پکڑے وہ کسی مرد پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آگے

حمامة نجد اسمعي قول مغرم
اے کبوتر زمین بلند کی سن تو پیام تنہا اور بیکس کا

بان دموعي كالسحاب وكالمطر
اس طرح پر کہ آنسو میرے جاری ہین مانند بادل اور مطر کے

حمامة نجد ان اتيت خيامنا
اے کبوتر زمین بلند کے اگر آوے تو ہمارے خیمون مین

له علة بين الجوانح والصدر
اسکو بیماری ہے درمیان آنتون اسناے پہلو اور سینہ کے

وفي خده خال محته مدامعي
اور اوسکے رخسارے پر ایک تل تہا جسکو مٹایا آنسوون نے میرے

فما فاه ابناء الشام على غدر
پس جو پہنچے اوسپر لوگ ناکس اور بے وفائی کے

الا يا حمامات الحطيم وزمزم
آگاہ ہو اے کبوتر حطیم اور زمزم کے

بقبر غريب لا يزار من الشكر
واسطے قبر بیکس کے کہ نہین زیارت کیجاتی ہے بسبب شکر کے

غريب كئيب في ذلة الاسر
دور از وطن ایسا کہ نزدیک ہے پیچ خواری قید کے

حمامة نجد غردي عند موطني
اے کبوتر زمین بلند کی خوش آوازی کر اور اچھی بولی بول بیچ وطن میرے کے

فقولي كذلك الدهر عسر الى يسر
پس کہہ تو اسی طرح ہے یگا زمانہ دشواری کا اور آسانی کو

له من عداد العمر عشر وسبعة
واسطے اوسکے شمار عمر کی اٹھارہ برس ہے

فلا فقد اوطان وكسر بلا خبر
اور جدائی اوطان سے گر گیا اور خستگی قید ہے اور تہا بدون اطلاع کے

الا فاد فتاني بارك الله فيكما
آگاہ ہو پس دونون تم مجھکو بچا لاؤ برکت دیوے تم دونون کو اللہ تعالی

الا فاخبري امي ودلي على امري
خبر دے تو میری مان کو اور اطلاع کر تو میرے حال پر

وان سالت عني الاحبة فاخبري
اور اگر پوچھین میرے حال کو تجھسے دوست لوگ تو کہہ

وقولي ضرار قد يحن الى الوكر
اور کہہ تو کہ ضرار البتہ فریاد کرتا ہے بیچ آشیانہ قید کے

وقولي لهم ان الاسير بحرقة
اور کہہ تو اونسے کہ تحقیق قیدی بیچ گرمی بیقراری کے

وواجدة لا عند الحساب بلا فكر
وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے

مضى سائرا يبغي الجهاد تبرعا
راہ میں انتہا خواہش جہاد مین واسطے نیکوکاری کے

الا واكتبا هذا الغريب على قبري
اور لکھو تم دونون کہ یہ مسافر اور بیکس ہے میری قبر پر

عسى تسمح الايام عنها بزورة
شاید کہ موافقت کرے زمانہ اونکے ساتھ ایکبار زیارت کر کے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب لکھا یوقنا نے ضرار کے اشعار کو ختم کیا اونہون نے خط کو اور مہر کیا خط ایک شخص کو جو عابدین سے تہے پہر وہ اوٹھا اور خط کو بجانب مسلمانون کے۔ واقدی رحمہ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور راوہ مہون نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ابی ہریرہ نے کہ تہا مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اوس زمین مین تہے جسکا نام بلاعلا تہا کہ اوسی وقت آئی مین اون قبیلہ تنوخ سے اور چہوڑا اور مقرر کیا تہا اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے مقدمہ لشکر مین پس لائے وہ ایک مرد رومی کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ تو تم اس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتا ہے پس پوچہا اوس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا اوسنے کہ مین ایلچی ہون میرے پاس ایک خط ہے تمہارے نام کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کسکی طرف سے تو آیا ہے کہا کہ تمہارے ایک قیدی کی طرف سے کہ پہنچا ہے خط کہ وہ ہین اور نام اونکا ضرار بن الازور ہے پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس روئے مسلمان اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس آئین وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اونسے کہ یا امین الامۃ سناؤ تم مجکو شعرین میرے بھائی کی پس سنایا پڑہکر خولہ کو بعض اشعار اور نہین تمام کیا اونکو یہانتک کہ رونے لگین خولہ نے اور کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ لاخذن ثاره واقدی رحمہ اللہ نے بیان

کیا ہی کہ یاد کر لیا لوگون نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پھرایا اون اشعار کو لوگون مین اور سب سے زیادہ غمگین اوپر
خالد رضی اللہ عنہ تھے **واقدی** رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ اہل حازم اور بدا و ندان اور عم اور اتاج
اور سوا انکا اور مقامات کی قلعون کو مسلمانون نے آزر سے صلح فتح کیا اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلے تھے مع
مسلمانون کے تا اینکہ پہونچے اونکو لیکر لوہے کے پل تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دل میں اور حکم کیا
اوسنے اپنے بطارقہ کو واسطے آمادگی لڑائی عرب کے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کو قریب پل لوہے کی اور کھڑا کیا ملوک نے اپنے خیمون کو
اور کھولدیا بادشاہ نے خزانہ ہتیارونکا اور تقسیم کیا ہتیارونکو اپنے لوگون اور لشکرون پر اور خلعت دیا یوقنا کو اور کہا اوسکو کہ ای
دستق حاکم کیا مینے تجھکو اپنے اس سب لشکر پر پس بندوبست کرو تم اوسکا پھر تیرہ گی اوسنے یوقنا کو ایک ہاتھ جو قسطنطین کے
کلیسے مین تھی اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اوسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اوسنے کہ ای دستق لیجئے آگے کر تو تم اسکو
اور اعتقاد کرو تم اسپر پس وہ مدد دیگی تمکو پس لیا اوسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور حکم کیا اوسکو اوٹھانیکا سامنے اپنے پھر قل
نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اوسی وقت بجانب کنیسہ قسیسین کے اور سوار ہوئے اوسکے ساتھ ملوک اور بطارقہ اور
حجاب اور راہب تا اینکہ پڑہی اونہون نے نماز مردہ کی پس جب پڑھ چکے وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوئے اوسکے حجاب نکلم
کیا اوسنے اپنے سامنے لائے جانے مقیدین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تا کہ قربانی اونکی کرے پس روسیہ یا یوقنا نے
اوسکے ہاتھ کو اور کہا کہ ای بادشاہ نہین حکومت اور تصرف دیا تجکو اللہ تعالی نے بندون اور شہرون پر مگر اس جہت سے کہ معلوم کیا
اللہ تعالی نے اس امر کو کہ ظلم اور جباری تیری اوٹھاویگی اس بوجھ کو اور حکیم دیسوقورس نے کہا ہے کہ عقل بادشاہ زبان بزرگ ہوا ہے
اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہی اسواسطے کہ عقل عزت ہی جسمون کی اور چراغ ہی خلایق کی اور جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ
عرب نے قصد کیا ہی ہمارے ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرور ہمکو اون سے لڑنا ہی اور ہم نہین جانتے ہین کہ غلبہ کسکے لیے ہے
اگر پار ہوا یگا تو ان عرب کو اور پڑجاویگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتھون مین تو وہ نہ باقی رکہین گے اوسکو اور بہتر ہے چہوڑ دینا
انکا اسکی حال پر یہان تک کہ دیکھین ہم کس جانب کو رجوع کرتا ہی کام ہمارا پس اگر گرفتار ہو جاویگا کوئی شخص ہمارا یہان بادشاہ
تو ہم عوض کرینگے ہم انسے ارباب دولت نے کہا کہ ای بادشاہ سچ ہے یہ دستق اپنے قول مین پس کلام کیا اور کہا ایک بطریق نے
کہ ای بادشاہ حکم کر تو قیدیون کے لانیکا اس کنیسے مین اسواسطے کہ یہ کنیسہ سب کنیسون سے اچھا ہی اور بہرا ہی عورتون اور لڑکیون
اور پوشش کرو اوسنے سوا نصرانی ہونیکا اسواسطے کہ جب وہ دیکھینگے ہماری عورتون اور لڑکیون کی خوبصورتی اور اونکی پوشش
خوش آیا کہ جو کہ دل اونکا بیجا جانب اور اونکی زینت اور آسائش کے اور پہریں وہ ہمارے دین کیطرف اور ہووے ہمارا امر
باعث قوت اور سستی مسلمانونکا پس حکم کیا بادشاہ نے اونکے لانیکا پس جب لائے گئے وہ کنیسے مین بلند کیا قسون نے آوازونکو
ساتھ پڑھنے انجیل کے اور دہونی کی خوشبو دار چیزون کی اور ظاہر کیا اپنے بنکا ذات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے
اونچی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑہی درود اوپر بشیر اور نذیر پر اور کہا اونہون نے کذب العادلون باللہ وضلوا ضلالا بعیدا

وَخَسِرُوا خُسْرَانًا مُّبِيْنًا مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ درتھو صحابیون مین ایک مرد نصرانی مین اونکے علما سے جو
جانتے تھے کتب حمیری کو اور آگاہ تھے گذری ہوئی کتابون سے اونکا نام رفاعہ بن زہیر تھا کہتے تھے وہ شعر کو اور داشتہ کرتے تھے کلام کو اور اونھون نے
جب دیکھا کنیسہ اوسکے کافرونکو اور دیکھا اونکو کہ بزرگداشت کرتے ہین وہ صلیبان کی اور سجدہ کرتے ہین تصویرون کا کہا
اونھون نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَذَبَ
حِزْبُ الشَّيْطَانِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا الرَّحْمٰنُ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ عَدَدٍ مَّحْسُوْبٌ وَاَنَّهٗ فَرْدٌ لَا اِلٰى شَيْءٍ مَّنْسُوْبٌ
لَيْسَ لَهٗ ضِدٌّ وَّلَا نِدٌّ وَّلَا فَقْدٌ وَّلَا حَدٌّ اَوْجَدَ الْمَوْجُوْدَاتِ وَصَوَّرَ الْمَصْنُوْعَاتِ وَخَلَقَ الْمَخْلُوْقَاتِ وَدَبَّرَ اَحْكَامَهَا
اَوَّلٌ لَا افْتِتَاحَ لِوُجُوْدِهٖ وَاٰخِرٌ لَا عَدَمَ لِشُهُوْدِهٖ لَا يَمُوْتُ وَلَا يَفْنٰى وَلَا يَزُوْلُ وَلَا يَبْلٰى لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ وَلَا
صَاحِبَةَ وَلَا مُشِيْرَ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۔ اوسی نے بیان کیا کہ جبکہ ہم بیچ آیا کنیسہ اونکے قول
اوسکے راہب لوگ ساتھ اپنے عصاؤن کے اونکی طرف پس اشارہ کیا بادشاہ کے دربانون نے راہبون کی طرف کہ چھوڑ دو اوس شخص کو اوسکے
حال پر پس جدا ہوئے راہب اوس سے پس کہا ہرقل نے رفاعہ بن زہیر سے کہ اے برادر عربی تمہارا کیا نام ہے رفاعہ نے کہا کہ اے
بادشاہ نام میرا رفاعہ ہے کیا چاہتا ہے حالانکہ مین تمہارے جنس سے نہین ہون جو تجھسے تم پوچھوگے پس کہا بطریق نے
کہ اے بادشاہ یہ شخص سچ کہتا ہے کہ یہ ہمارے جنس سے نہین ہے اور وہ علم ومسائل حکمت سے آگاہ ہے کہ جو مین تم اوسکا
بلکہ وہ بدوی ہے کہ نہین جانتا ہے مگر سکونت جنگلون اور صحبت بدوؤن کی اور حکمت ہمارے شہرون مین ظاہر اور ہمارے
حکما مین مشہور ہوئی ہے جو میراث حکمت نے یونانیون سے اوسے لیا ہے اوسکو ہمارے بیچ کے سلفون نے پس کہان
اہل عرب مین حکمت اور علوم جو پہونچا وین اور پہنچین اوسکو آپس مین اس واسطے کہ بزرگیان سب ہمارے عالمون مین ہین
اور عدالت ہمارے بادشاہون مین ہے ہماری قوم سے اسکندر اور بطلیموس اور ارسطو اور جرجیس اور ارسطاطالیس اور یہ سب ہمارے ہین تو جنہون نے
انطاکیہ کو بنایا تھا اور رومیون جو تھی اور بادشاہ تھے اور بطلیموس اور اوسنے بنایا تھا منارہ اور میخون کو اور افلاطون اور یہ شخص کاہن
تھا اور خبر دی تھی اوسنے بادشاہ عہد کو کہ پیدا کیا جاویگا اوسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے اور اوسکی ہوا
ایک حال اوسکے مرتبہ بزرگ ہوگا اور ہلاک کیا جاویگا اوسکے ہاتھون پر فیلاطوس یعنی فرعون اور سنا فیلقوس حکیم اور یعنی اس لقمان کے
ورثے اپنے حاجت مین اور ہماری قوم سے ارسطو تھا جسنے بنایا تھا رومیہ کبری اور اوسی کے نام پر اوسکا نام رکھا گیا اور ہمین لوگون
مین تھا بطلیموس اور وہی بنانیوالا اوس سبیل کتاب کا ہے جسمین حال ہے زمینون کی مع اوسکے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون
اور جانورون کے مین اور بیان کیا ہے اوسنے ہر اقلیم کا حال مع اونکی رنگتون کے اور بیان کیا ہے اوسی نے ہر اقلیم
کی معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہے اوسی نے شہرون کی نہرونکو اور اونکے نامون سے اور اسی طرح بیان
کیا ہے اوسنے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور گھاٹیون اور آبادیون اور اوسکے عجائبات کو واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان
کیا ہے کہ نہین کہا بطریق نے اس کلام کو مگر واسطے ہرقل بادشاہ کے بزرگی اور ظاہر کرنے کے تاکہ سنے جبلہ بن الایہم اس کلام کو اور

ضرور ہے اور ہوگا تجھ پر تیری جدائی سے کہ عالم آخرت میں جبکہ سے چلے گا تو ایک راہ میں اور میں ایک راہ میں جبکہ تو جائیگا تیرا
گھر کی طرف اور اوٹھایا جائیگا تو ان راہبوں اور قسیسوں کے ساتھ اور ہو گا تو جہنمیوں میں بیٹھا آگ میں اور میں جاؤنگا ساتھ امت محمد صلی
علیہ وآلہ وسلم کے ایسے گھر میں جس میں ازواج اور نعمتیں باقی ہوں گی اے بیٹے نہ طلب کر تو زندگانی دنیا کو اے بیٹے نہ اختیار کر عالم
آخرت پر خواہش نفس کو جو نیست ہونے والی ہے افسوس ہوگا تجھ پر بڑی ندامت کا تیری کام ہے جبکہ ٹہرے گا تو سامنے ذات بزرگ
اور مالک کے اے بیٹے میرے تحقیق تو نے رسوا کیا اپنے باپ کو بڑا اے بیٹے تو جبکہ کفر کیا تو نے ساتھ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے
اے بیٹے میرے بہ تحقیق زیان کار ہوئی امید میری تیری بابت میں اے بیٹے میرے کیونکر خوش ہوا دل تیرا دوری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور
وہ جانتے ہیں کہ کل کے روز لوگ اونسے شفاعت طلب کرینگے پھر پڑھے ا ونہوں نے اشعار پند و نصیحت کے واقدی رحمۃ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ رفاعہ کے بیٹے نے اونسے کہا کہ تحقیق اے باپ ڈالا گیا ہے پردہ۔ اور بند کیا گیا ہے دروازہ راوی نے بیان کیا ہے کہ حکم کیا ہرقل
نے چھوڑ دینے رفاعہ کے بیٹے کا قید سے اور اونکے ملانیکا [illegible] نے اور گروہ قیس اور شامہ اور ہمان اونکو پہنائی گئیں
اونکو خلعتیں بطارقہ اور ملوک کی طرح سے اور نصرانی کیا اونکو اور دیا بادشاہ نے ایک گھوڑا خاص اپنی سواری کا اور دیا ایک
عورت جوان اونکو اور کر دیا اونکو ہمراہیان جبلہ بن الایہم الغسانی میں پس کہا بطریق نے صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کہ اے عرب کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو اس امر سے کہ پھر تم ہمارے دین کی طرف جیسا کہ تمہارے ساتھی نے کیا ہے اور اختیار کیا
حاصل کروگے تم نعمتہای دنیا اور رضامندی ہرقل بادشاہ کو پس کہا صحابہ نے کہ باز رکھا ہے ہمکو اس امر سے صحت اور حقیقت ہمارے
دین اور پایداری ہمارے یقین نے اور ہم لوگ اون لوگوں میں نہیں ہیں کہ ایمان کو کفر سے تبدیل کرتے ہیں اگرچہ مارڈالے جاویں
ہم تلواروں سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق نے کہ دور کیا ہے تمکو مسیح نے اپنے دروازے سے اور درگاہ سے پس کہا رفاعہ بن
زہیر نے کہ اللہ تعالی اس امر کو خوب جانتا ہے کہ ہم میں اور تم میں سے کون راندہ گیا ہے اور قسم ہے خدا کی کہ مسیح علیہ السلام بری ہیں
تم سے اور تم اونکے دشمن اور اونپر جھوٹی تہمت کرتے ہو اور وہ دشمن ہوں گے تمہارے میدان قیامت میں سامنے اللہ تعالی
اور بزرگ کے اسواسطے کہ مسیح بزرگ اور جواہر و بندی ہیں اور بھیجا تھا اللہ تعالی نے اونکو تمہاری طرف پس مخالفت کی تم
نے اونکی اور بدل ڈالا تم نے اونکی شریعت کو اور نہیں سمجھے تم اوس چیز کو جو وہ تمہارے پاس لیکر آئے تھے اور ہمارے نزدیک تم گمراہ
ہو بسبب اپنے جہل کے اور ظلم کرتے ہو تم مسیح پر بسبب کہنے تمہارے امر خلاف واقع کو اونپر اسواسطے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے
وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ پس کہا ہرقل نے رفاعہ سے کہ کم کرو تم بات چیت کو اے شیخ اسواسطے کہ اللہ تعالی خوب آگاہ اور
آگاہ ہے اپنے بندوں کے حال سے اور کلام بہت ہے۔ اور نہیں دوست رکھتے ہیں ہم تمکو اور نہ تم ہمکو پھر کہا ہرقل نے کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ تمہارا
خلیفہ اور سردار کا لباس مرقع ہے حالانکہ پہونچا ہے اونکو پاس ہمارا مال اور خزانہ اوس قدر جسکا بیان نہیں ہو سکتا ہے پس کس
چیز نے باز رکھا ہے اونکو اس امر سے کہ وہ ساتھ تکلفات اور لباس شاہانہ کے رہیں رفاعہ بن زہیر نے کہا کہ باز رکھا ہے اونکو
اس امر سے خوف خدا اور عالم آخرت نے پس کہا ہرقل نے کہ اونکے دار الامارۃ کا حال کیا ہے رفاعہ نے کہا کہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہے ہرقل

کیا ہو گئے ہیں کہا خالد بن الولید نے کہ اے ابن الامۃ جانتے ہو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ اور اب حکم کرو تم اپنے ساتھیوں کو اس امر کا کہ آمادہ اور باسامان ہو جاوین وہ اور ظاہر کرین زینت اسلام اور قوت ایمان کو اور روانہ کرو تم ہر سردار کو ساتھ اوسکے لشکر کے اور ایک ایک کے پیچھے ہو اور بلند کرین وہ اپنے نشانون کو اور ظاہر کرین اپنے ہتھیارون کو پس ایسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سبکے پہلے بنایا ایک نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص تھے بڑے بزرگ اون دس میں کے جنسے اللہ تعالی نے اپنی رضامندی ارشاد فرمائی تھی اور ساتھ گئے اونکے تین ہزار سوار مہاجرین اور انصار سے اور روانہ کیا اونکو آگے اپنے لشکر کے پھر بنایا دوسرا نشان اور سپرد کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کے اور ساتھ گئے اونکے دو ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے اور بھیجا اونکو پیچھے سعید بن زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا میسرہ بن مسروق کو اور ساتھ گئے اونکے تین ہزار سوار عبس سے اور بھیجا اونکو پیچھے رافع بن عمیرۃ الطائی کے پھر بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مالک بن اشتر نخعی کے اور ساتھ گئے اونکے تین ہزار سوار قوم نخع وغیرہ سے پھر بھیجا اونکو پیچھے مسروق عبسی کے پھر بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا اوسکو خالد بن الولید کو اور وہ نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جبکہ بھیجا تھا اونکو بجانب ایلہ کے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے جو مشہور ہے جیش الزحف تھا پیچھے مالک اشتر کے پس جب کچھ دور جاچکے خالد بن الولید کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر کے اور اون باقیماندہ میں عمرو بن معدی کرب الزبیدی اور ذو الکلاع الحمیری اور عبد الرحمن بن ابو بکر الصدیق اور عبد اللہ بن عمر الخطاب اور ابان بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس اور ابو سفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعید اور رافع بن سہیل اور زید بن عامر اور عبد اللہ بن انیس اور حبیب بن اوس اور ابو لبابہ بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عامر بن عتبہ اور رافع بن عبادہ اور عبد اللہ بن قرط الازدی اور واجد بن ابی الصون اور مہاجر بن اوس اور کعب بن ضمرہ اور مسعود بن عون اور مثل انکے سب تھے رضی اللہ عنہم اور پیچھے اونکے وہ عورتین تھین جنکے بیگانے قید مین تھے اور وہ تین خولہ بنت الازور اور عفیرہ بنت عفار اور مزروعہ بنت عملوق الحمیریہ اور ام ابان بنت عتبہ تھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ان سب عورتون مین خولہ بنت الازور سے زیادہ کوئی غضبناک اور اندوہگین نہ تھا اور اونھون نے اپنے بھائی کے قید کے بابمین اشعار کہے تھے اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ جب پہنچے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہے ہمنے پس اوسی حال مین کہ رومی اپنا پڑاو کر چکے تھے ناگاہ فتح واقع ہوا شور عرب کے آنیکا پس سوار ہوئے رومی اپنے گھوڑون پر اور آراستہ کیا اونھون نے اپنی صفون کو پس جب سکے پہلے کہا فی دیکھے اونکے بلند ہوئے جھنڈے پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی تھے مع اپنے نشان کے پھر پیچھے اونکے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر بعد اونکے میسرہ بن مسروق العبسی تھے بعدہ مالک اشتر بعد اونکے خالد بن الولید پھر بعد اونکے ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے لشکر کے تھے پس اوترا ہر سردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر پس جب دیکھا ہرقل ملعون شاہ روم نے مسلمانون کو لشکر کو

مگر چاہیئے بات ہے کہ خوش کرتی ہے دلونکو سننے کی وقت پس کر تو جس امر کا تو نے ارادہ کیا ہے پس سفر کیا جبلہ نے ایک شخص کو اپنی قوم سے جسکا نام واثق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنیوالا تھا لڑائیمین پس کہا اوس سے جبلہ نے کہ جا تو یثرب کو پس شاید کہ تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمر کے اور قتل کرے تو اونکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اس قدر مال اور اس سے زیادہ مال تجکو پس چلا واثق بن مسافر بجانب مدینہ طیبہ کے اور پہونچا وہان بوقت شام کے پس جبکہ صبح ہوئی نماز صبح کی پڑہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھ لوگونکے اور دعا مانگی اور پڑہی اوس قدر جسکی اونکو اجازت تھی پہر نکلے وہ باہر مدینہ کے کہ مدد کے تا کہ دریافت کرین وہ خبر مجاہدین شام کی پس حقیقت کرگیا اور پہر باہر جاتی ہین وہ متنصر اور بیٹھیا وہ واسطے اونکے واسطے ایکدرخت پر جو اونکی راہ مین باغ ابی الدحداح انصاری کے تہا اور چہپایا اوسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتون سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہرے باہر مدینہ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پہر معاودت کی اونہون نے تنہا اور نزدیک ہوا اور درخت اور سوتے ہے ابی الدحداح کے باغمین پس جب سو رہے وہ قصد کیا متنصر نے درخت سے اوترنیکا اونکی طرف اور نکال لیا اوسنے اپنے خنجر کو کہ اوسی وقت ایک شیر آیا سرے جنگل سے اور وہ چلتا تہا جہومتا ہوا انگڑائی کرتا تہا اپنی گردن پیش کی اور نالہ کرتا تہا وہ مثل آرزومند کے اور زیادہ کرتا تہا اپنی لابعقلی کو تا اینکہ آیا اور گہوما گرد حضرت عمر کے اور چاٹے اوسنے اپنی زبان سے دونون قدم حضرت عمر کے اور نگاہبانی کرتا رہا یہانتک کہ بیدار ہوئے حضرت عمر پہر چہوڑا اوس شیر نے نگاہبانی اونکو اور چلا گیا پس اوترا متنصر درخت سے اور بوسہ دیا اونکے ہاتہ کا اور کہا اون سے یَا عُمَرُ عَدَلْتَ وَاَمِنْتَ فَنِمْتَ وَاَمِنْتَ بِاَبِیْ وَاللّٰهِ مِنَ الْکَائِنَاتِ تَحْفَظُهٗ وَالسِّبَاعُ تَحْرُسُهٗ وَالْمَلَائِکَةُ تَکْنُفُهٗ وَالْجِنُّ تَعْرِفُهٗ پہر بیان کیا اوس متنصر نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوگیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسمونکی کیفیت میں اور قسم طلب کی اونسے اس امر کی کہ نہ شکست اوٹھاوین وہ باہر جاوین وہ سبکے سب پس قسم کہائی اونہون نے پس آیا ہرقل اپنے لشکر میں اور بلند ہوئین صلیبان اور پڑہنے لگے قس اور رہبان اور بلند ہوا شورو غل اہل کفر اور طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوئے وہ واسطے لڑائی کے مین اوسی وقت سوار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ٹھہرا ہر سردار مسلمانونکا اپنی جگہہ پر اور ظاہر کیا نشانہای اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اونچی آوازونکو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑہتے تہے وہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اور صورت اور عظم وحسن وضع سے پہلے مین آئے تہے اور اشارہ کیا اونہون نے ربیعہ بن عمر کو اور بیاہ ابو عمر بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان ان تہے کہ نہین بات کرتے تہے مگر ساتہ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہمنے پیشتر ذکر کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم تیر ہای اپنی وعظ اور نصیحت کو بجانب لہای مسلمین کے اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا مشرکین پس بڑہے اور آگے ربیعہ آگے صفون کے اور ساتھ بلند آواز کہ سنتے تہے اونکی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا اونہون نے اَیُّهَا النَّاسُ اِلَی مَتٰی هٰذِهِ الْمُهْلَةُ فَتَأَهَّبُوْا لِلْحَمْلَةِ فَهٰذِهٖ طُیُوْرُ الْاَرْوَاحِ قَدْ عَوَّلَتْ عَلَی الْاَوْرَاقِ اِنْفِصَالًا مِنَ الْاَشْبَاحِ وَقَدْ اِرْتَاحَتْ اِلٰی بَارِئِهَا وَاَجَابَتْ

اور در آیا تیسرا فراش بسبب اون دونون کے پس غالب ہوگئے واسپر اور گر پڑا وہ شدت صدمہ سے اور مارا اوسنے
ایک فراش کو دوسرے پر پس مار ڈالا اوسکو اور قصد کیا تیسرے کا پس مار ڈالا اوسکو پھر کھولا اونہونے ایک صندوق کو جنند دونون سے اور
دیکھا تو اوسمین بسطورس کے کپڑے تھے پس پہن لیا اونہون نے اون کپڑون کو اور سوار ہوگئے وہ ایک تیز رو گھوڑے پر اوسکے گھوڑون سے
اور بدل دیا اپنی وضع کو اور قصد کیا لشکر متنصرہ کا اور ٹھہرے سامنے حازم بن عبد یغوث الغسانی کے اور پیشتر وکیا تھا جبلہ نے
حازم کو اپنے لشکر متنصرہ پر اور جبلہ ٹھہرا تھا مع اپنے بیٹے ایہم بن جبلہ اور اپنے مرتبے والے لوگون کے بائین جانب لشکر بادشاہ
کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ برابر ہوتی رہی لڑائی بسطورس اور ضحاک بن حسان کی بیچ مین تا اینکہ تھک گئے دونون
گھوڑے چلنے اور پھرنے سے پس نہ قدرت پائی کسینے اونمین سے اپنے دشمن پر پس جدا ہوگئے وہ دونون اور پھرا بسطورس
بطلب اپنے خیمے کے تاکہ آرام حاصل کرے اوسمین اوس مشقت اور محنت سے جو کہ لاحق ہوئی تھی اوسکو پس پایا اوسنے خیمہ کو پڑا ہوا
زمین پر اور فراشون کو مردہ دیکھا اور نہ پایا اوس کو پہچانا اور سمجھا کہ یہہ مصیبت اونہین کے ہاتہ سے ہوئی پس گیا اور آگاہ کیا اوسنے بادشاہ
کو اس حال سے اور کہا کہ قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ نہین ہین یہہ عرب مگر شیطان اور جنبش مین آیا لشکر ابی الہول کی کام سے اور
کہا اونہون نے کہ نہین گئے ہین وہ مگر متنصرہ کے لشکر مین اسواسطے کہ وہ اونکے ہمجنس ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا واسکو
لشکر اور اوسکی جنبش کو پہچانا اونہون نے کہ پیدا ہوا اونکی سبب سے ہے اور نکال لیا اونہون نے اپنی تلوار کو میان سے اور جبلہ
غضبناک ہے اور لیا تہا اونہون نے اوس تلوار کو بسطورس کے خیمے سے اور وہ تلوار روان تھی اور مارا اوس سے حازم بن عبد یغوث
کو پس جدا کردیا اوسکے سر کو اوسکے دہڑ سے راوی نے بیان کیا ہے کہ گہبرا گئے متنصرہ واسکے کام سے اور روکا اور باز رکہا اللہ تعالی نے
غسان کے ہاتھون کو واسطے اس حالت خوف اور دہشت قوم غسان کی چھوڑ دی اور ڈہیلی کردی اوس نے باگ اپنے گھوڑے کی اور طلب
کیا مسلمانون کے لشکر کو جب دیکھا مسلمانون نے اونکو بلند کیا آواز تہلیل اور تکبیر کو اور ٹھہرے واسطے آگے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور
سلام کیا اونکو پس جب بیان کیا اونہون نے اپنے حال کو ساتہ قوم کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور دعا کے کہ نہکین تمہارے ہاتھ
راوی نے بیان کیا ہے کہ سنا ہرقل بادشاہ اور جبلہ نے حال مارے جانے اپنے بھتیجے حازم بن عبد یغوث کا پس خشمناک اور متوجہ ہوا جبلہ
طرف بادشاہ کے اور زمین بوسی کی واسکے سامنے اور کہا کہ اے عظیم الروم مین نہین طاقت رکھتا ہون صبر کی اور ضرور ہے مجکو حملہ کرنا ان
عرب پر کہ تجاوز کیا اونہون نے اپنی حد اور طریق سے اور بہول گئے ہین وہ اپنے مرتبے کو پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ حکم کرے
اپنے بطارقہ اور حجاب کو حملہ کرنے کا مسلمانون پر کہ دفعۃً آیا ایک گروہ گھوڑے دوڑاتا ہوا اوسکے پاس پس کہا بادشاہ نے کہ تمہارے
پیچھے کیا خبر ہے اونہون نے کہا کہ اے بادشاہ تیری ملک کے قلیطانوس حاکم رومۃ الکبری کا آیا ہے اور اس شہر کا نام فلیطانوس کے
دادا کے نام پر رکہا گیا تہا راوی نے بیان کیا ہے کہ بنایا گیا تہا رومۃ الکبری مین ایک مکان زرسایان کا جسکا نام ابو سوفیا رکہا گیا
تہا اور بنائی گئی تہی ایک تصویر تانبے کی جسپر سونے چاندی کا کام تہا اور اوس مکان کے ستر دروازے سونے کے تہے اور ہر دروازے
پر ایک بنا تہی جسکے سر پر گھومتا تہا ایک مرد اور اوس مرد کے ہاتہ مین سات تختیان سونے کی تہین کہ ہر سال مین بلند کرتا تہا

وہ مرد ایک تختی کو اوس منارہ پر جانب آفتاب کے پس دیکھتا تھا وہ ہر چیز کو جو اوس منارہ شمالی ہوتی تھی اس تختی میں دیکھتا معلوم کرتا تھا
وہ اوس چیز کو جو واقع ہوتی تھی اوس اقلیم میں جو حاصل اور متعلق تھی اوس تختی سے اور یہی حال ہر زمانہ کا تھا اور ساتوں دریش معلوم
کر لیتے تھے رومیۃ الکبریٰ کے لوگ اوس چیز کو جو واقع ہوتی تھی عالم میں بسبب علوم اپنے اگلے حکیموں کے اور اون مکانوں کے بیچ میں ایک گنبد
ہشت پہل تانبے کے ستونوں پر تھا جسپر سونیکا کام تھا اور اوسکو ایک دیوار گھیری تھی پہرا تا تھا اوس دیوار کو اوس گنبد پر ٹرا قبرستان
اوسکا جیسے سر ایک صورت پتھر کی تھی کہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا ہے بلکہ وہ ایک پتھر سیاہ تھا پیوند کیا ہوا ساتھ سفید سی کے
پس ہوتا تھا موسم اعتدال و ربہار زیتون کا پورب اور پچھم کی زمین میں سنتے تھے لوگ اوس قبرستان سے ایک آواز ڈرانیوالی کہ
قریب تھا کہ عقلیں جاتی رہیں اور اس آواز کے صدمہ سے پس جب ہوتا تھا دوسرا دن آتی تھیں اوس قبرستان کیطرف سیاہ چڑیاں جنکی چونچوں اور
پاؤں میں زیتون ہوتا تھا پس ڈالتی تھیں وہ چڑیاں اوس زیتون کو اوس شخص کے سر پر پس وہ برابر ڈالتی جاتی تھیں تا اینکہ پر ہو جاتا تھا وہ قبرستان
جسکو کہ پہرا تا تھا اوس دیوار کو پس نچوڑ لیتے تھے لوگ زیتون سے اوسکے روغن کو اسقدر کہ کفایت کرتا تھا اونکو اوس سال سے دوسرے
سال تک اور تھا اندر اوس مکان بلند کے ایک مقفل گھر کہ نہیں کھولا گیا تھا وہ جیسے کہ شہر رومیۃ الکبریٰ بنایا گیا تھا اور جب قصد کیا
تھا فلیطانوس بادشاہ ذکوح کا واسطے مدد دینے ہرقل کے ضرورت ہوئی تھی اوسکو مال کی تاکہ کملاوے وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ
اوس بتکدہ کیطرف اور قصد کیا اوسکے کھولنے کا پس کہا اوس سے علماء اوس کے جو اوس مکان بلند اور گنبد کے کا حاکم اور بڑا پارسا کہنے والا تھا
کہ اے بادشاہ اس گھر میں جبسے قفل لگایا گیا ہے اوسکو سات سو سال گذرے ہیں ایک سو ستر برس پیشتر ظہور مسیح علیہ السلام سے اور نہیں
تھا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تھا اہتمام اس مکان سے مگر یہ کہ وصیت کرتا تھا اس گھر پر اس امر کی کہ نہ کھولا جاوے وہ اور نہ
دور کیجاوے وہ دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تھا اوسکو اون لوگوں نے جو تجھ سے پیشتر تھے حکما اور بادشاہوں سے
اور بنایا تھا اس شہر کو اور مضبوط کیا تھا ان مکانوں کو تیرے دادا رسونی اور باقی رہا وہ اپنے ملک اور سلطنت میں تین سو سال
اور وصیت کرتا تھا وہ اس گھر کی نہ کھولنے کی پھر حکومت کی نقیطانیوس تیرے باپ نے تین سو ستر سال اور وصیت کی تھی اوسنے
مثل وصیت اپنے باپ کے اور اسیطرح سو برس تو اس ملک میں حاکم ہے پس نہ دور کر تو اوس حکمت اور طلسم کو جسکو اون
لوگوں نے بنایا تھا پس اصرار کیا فلیطانوس نے اوسکے کھولنے میں پس جب کھولا اوس گھر کو نہ پایا اوس گھر میں کسی چیز کو مگر یہ کہ
پایا ایک گھر کو جسمیں تصویریں بنی تھیں پس دیکھا تو معلوم ہوا کہ اوس گھر میں صورت بیت المقدس اور بلاد شام اور صفت اور شمار ملوک
شام کی ہے اور اخیر میں صورت ہرقل کی ہے اور گویا وہ دیکھتا ہے ایک تختے میں جو اوسکے سامنے ہے اور اوسمیں زبان
یونانی یہ مضمون لکھا ہے کہ اے ڈھونڈھنیوالے علم کے تجھپر لازم ہے بہت پڑھنا علم کا اسواسطے کہ جب بار بار ہوگا گذرنا اچھی اور
پیاری باتوں کا کانوں میں اور سنیں گے کان اون باتوں کو تو ہوگا یہ امر سخت کرنیوالا واسطے قوت علم کی اور بڑا حاکم کرنیوالا واسطے علم و دانائی
علم کے اس واسطے کہ سب علوم نکالے اور باہر لائے گئے ہیں عقل سے اور اندازہ کرتا نہیں تو یا سبب مگر بسبب کثرت غور اور سوچ
علم میں اور علم زہر کی اور دانائی پایان کار دیکھنے کی ہے اور پایان کار دیکھنا جگہ ہے محل علم کا اور علم جگہ ہے عقل کی تو ہے اور عقل

پیروی کرنے شریعت اونکے بالکل اور سترار کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا فلیطانوس نے یہ حال منہم مکانات ابا سوفیا سے پوشیدہ کیا اوسنے حال کو اپنے دل میں اور کہا کہ ضرور ہے مجکو دیکھنا عرب کا اور جانا واسطے مدد دہی ہرقل بادشاہ کے اور بتحقیق پہونچا ہے مجکو خط بطریق اسطیلس کا جو قائم اور برپا رکہنے والا شریعت مسیح کا ہے اور اوسنے بولایا ہے مجکو بجانب مدد دہی دین کے پس اگر توقف کرونگا میں اور پیچھے رہونگا میں ناامید کریگا وہ مجکو پہر اختیار کیا اوسنے لشکر روم سے تیس ہزار کو اور وہ قوم کراجیہ تھے اور حاکم مقرر کیا اپنی جگہہ پر اپنے بیٹے اسقیلوس کو اور نکالا اوسنے بیت الحکمت سے نشان اسکندر یونانی کو جو زینت دیا گیا تہا ساتھ سونے اور چاندی اور موتیوں کے اور وہ نشان وہ تہا جسکو ظاہر اور بلند کیا تہا اسکندر نے بروز فتح زاجات کے ارض بابیوں سے اور وہ نہیں ظاہر کیا جاتا تہا مگر دو دن سال میں بیچ کنیسہ اباسوفیا کے اور وہ ایک دن عید صلیب اور ایکدن عید شعانین کا تہا اور جب بلند کیا گیا وہ نشان فلیطانوس کے سر پر روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا انطاکیہ میں اور اوترا باب دار میں یعنی اس تفحا کے باب فارس میں پس جب حاکم ہوگئے عرب تو قبیل جانا اونہوں نے اس کلمہ کو اور پوچہے معنی اوسکے پس کہا گیا کہ واسطے اوسکے ہیں پس اونہوں نے اوس دروازہ کا نام باب فارس کہا راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا ہرقل واسطے ملاقات فلیطانوس کے اور کہڑا کیا گیا خیمہ اوسکا سامنے خیمے بادشاہ کے اور خوش ہو کر رومی اور شگون نیک جانا اونہوں نے واسطے مدد کے اور بجائے گئے گہنٹے اور پہونکے گئے ناقوس اور واقع ہوا شور بادشاہ کے لشکر میں اور بلند ہوئیں آوازیں رومیوں کی انطاکیہ میں اور متحیر ہوئے مسلمان وقت سننے آوازوں رومیوں کی اور اسیوقت جاسوس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جو سعاہد تہے لوگ انہوں آکر اوسکو خبر دی رومیوں کو لشکر سے اور آگاہ کیا اونکو فلیطانوس ملک روم اور اوسکے ہمراہیوں کو آنے سے پس بلند کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور کہا اللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَفَرِّقْ كَلِمَتَهُمْ وَدَمِّرْ جُيُوشَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاجْعَلْ مَا لَهُمْ غَنِيمَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ كَمَا نَصَرْتَ نَبِيَّكَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ اور آمین کہا مسلمانوں نے اوسکی دعا پر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے بیان کیا ہے کہ جب آیا فلیطانوس مع اپنے لشکر کے تو خوف کیا سب مسلمانوں نے مگر اللہ تعالی نے ثابت قدم رکہا اونکو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بہیجا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور اونکے ساتھ تین ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے تہے اور کہا اونسے کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتحقیق رومی آیا چاہتے ہیں کنارہ دریا شام سے واسطے مدد دہی اپنے دین کے پس کوچ کرو تم اور تاخت و تاراج کرو شہرونکو جو واقع کنارہ دریا کے ہیں اور غنیمت لاؤ مسلمانوں کی اور نہ لاحق ہو جاویں لوگ تمہارے پیچھے سے راوی نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوئے معاذ رضی اللہ عنہ جبلہ اور لاذقیہ پر پس گہیر لیا اونہوں نے اوسکے مالونکو اور لیا اوسکے غنائم کو اور بہایا اونہوں نے بابا جبلہ پر اوسکے حاکم غسان بن ابی جبلہ الغسانی بن عم جبلہ بن الایہم کو اور اوسکے ساتھ ایکہزار جانور بار گیہوں اور جو کے تہے واسطے لشکر بادشاہ کے اور بہیجا گیا تہا اونکو طرابلس اور عکا اور صور اور بلاد قیساریہ سے اور بہیجا تہا اوسکو قسطنطین بن ہرقل نے ساتھ ایکہزار سوار کے بجانب ہرقل کے پس جب پہونچا وہ مقصد شہر جبلہ تک سپرد کیا اوسنے وہ غلہ متصرہ کو اور واپس چلا گیا پس جبکہ پہنچے اوسپر سوار بن جبلہ

اور وہ غلہ شہر کے دروازے پر تھا اور وہ لوگ راہ دیکھتے تھے بادشاہ کے لشکر کی تاکہ روانہ کریں اوسکو بجانب انطاکیہ
کو پس لے لیا اوس غلہ کو معاذ بن جبل نے اور پھرے وہ بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور چیزون
اور غلے کے پس بلند ہوا شور مسلمانونکا ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سنا بادشاہ نے شور موحدین کا پس بھیجا اوسنے
اپنے جاسوسون کو واسطے لانے خبر کے پس غائب رہے جاسوس کچھ دیر اور لائے اوسکے پاس خبر کو پس دشوار گذرا بادشاہ پر لینا
مسلمانون کا اوس رسد کو جسپر اوسکو اپنے لشکر کیواسطے اعتماد تھا اور کہا اوسنے اپنے بطارقہ سے کہ نہین باقی رہی ہمارے اور اس
قوم کے بیچ مین مگر لڑائی اور دیگا اللہ تعالی مدد اور یاری جسکو وہ چاہیگا پس حکم بھیجا اوسنے سرداران حبشستان اور بطارقہ
اور ہرقلیہ و رقیا صرہ اور ارمن کو ساتھ جنگ کے اور آمادگی کا اور سوار ہوا ہرقل اور آئے اوسکی طرف فلیطانوس حاکم رومیہ اور حاکم
عمورنیہ اور حاکم قلعہ الثکیا برس اور حاکم طرسوس اور مصیصہ اور انطاکیہ اور دراس اور ماہنیہ اور قیصر اور انتہائے قیساریہ
اور فاعیہ اور مارحہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آئے تو تھا وراسی ایک مرتبہ اور آراستہ کیتے تھے وہ صفون کو
بطور آراستگی لڑائی کے پس جب ٹھہرا بادشاہ ساتھ اپنے لشکر کے اور بطریق مع اپنے ہمراہیونکے اور قصد کیا اونہون
نے حملہ اور لڑائی کا واسطے مسلمانون کے ... ارادہ کیا فلیطانوس ملک رومیہ نے نزدیکی اور تقرب حاصل کرنے کا ہرقل سے
... اپنے ... سے پس جھکا وہ اپنی کو زمین پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اوسنے کہ اے بادشاہ نہین چھوڑا اپنی
... اپنی سلطنت کو اور آیا مین تیری خدمت مین ... مگر بوجہ تیری تعظیم اور رضا جوئی مسیح کی اور جو بطارقہ
... تیرے ساتھ ہین وہ سب لڑچکے اور کوشش کر چکے ہین اور مین چاہتا ہون کہ لڑنے کو نکلون آج کے دن بجانب ان عرب
کا اور ... دونون ہین اپنے دل کو اوسنے پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اوسکے دل کو اور کہا اوسنے کہ ٹھہر تو اور
لازم پکڑ اپنی جگہ کو اور نہ ... تو ... ملوک کو اسواسطے کہ تو مقدم ہی مجھسے سلطنت مین اور چھوڑا تو اپنے سواد و سریر کو اسکا
کیواسطے کہ نہین پہونچا ہے حال اور مرتبہ عرب کا یہانتک کہ تو بذات خود اونکے مقابلے کو نکلے فلیطانوس نے کہا کہ کون ... ہمارے
واسطے باقی رہا ہے ساتھ ان عرب کے حالانکہ بیکار اور ذلیل کر دیا ہے اونہون نے ہمارے کام کو اور ذلیل و خوار کیا ہے اونہون نے
ہمارے بزرگون کو اور ... سب چھوٹے بڑے پر فرض ہے ... بادشاہ اور باز ... اوس ... آیا نہین جانتا تو ... بادشاہ
اسبانکیو ... طرف دنیا کے محبت کی آنکھ سے کھینچے گا اوسکو قصد اور انتہائے جسمانی کا بجانب تعلق محبت دنیا اور آمادگی
اوسکی ... کو پس جب وہ ایسا کریگا آویگی بدبو گندگی اور نجاست ... کی اوسکے کنارہ سینہ پر ... رکھو گا یہ امر طلب آخرت سی
اور جو شخص ... رکھیگا بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دینے تلاش خواہشہائے جسمانی کے ترقی
اور بلندی حاصل کریگا وہ طرف گہر دائرے پاک کے بیچ جگہ ... کے اور جب جانے گا قدیم ازلی میلان تمہارے
دلون کا جو ... پردہ ہائے غفلت سے ہین بجانب طلب اون چیزونکی جو زینت اور معدوم ہوتی ہین مسلط اور غالب
کریگا ... ضعیف ترین گروہ کو پس دور کر دینگے وہ تمکو تمہارے ملکون اور گھرون سے اور نہیان ہے یہ امر مگر ... رہنے

ہمارے نزدیک اہل حلب سے ہو داخل ہین ذمہ دار ہین اور مین آگاہ کرونگا اونکو ساتھ احوال کے اور خبر دونگا وہ ابو عبیدہ
بن الجراح کو احوال سے راوی نے بیان کیا ہے کہ اوسی حال مین کہ یوقنا اور فلیطانوس اور اونکے ہمراہی گفتگو مین تھے رات کے پردے مین انکا قصد
قصد کیا ایک مرد پیر نے اونکی طرف اور جب نزدیک گئے وہ مرد پیر دیکھا اونکو یوقنا نے اور وہ عمرو بن امیۃ الضمری ساعی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پس سلام کیا اونھون نے یوقنا اور اونکے ہمراہیون پر اور کہا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ جزائے خیر دے اللہ تعالی تمکو ہماری دین کیطرف سے اور اونھون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا اونسے حال حاکم روملا اور اوسکی بات چیت کا اپنی قوم سے اور اوسکے قصد وارادہ کا اور خوشخبری دی
ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہو جاویگا شہر انطاکیہ کا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور دور ہو جاویگی رومی اوس سے واقدی
رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے دیکھا تھا شب فتح انطاکیہ مین کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہین اونپر اور ارشاد فرماتے ہین یَا اَبَا عُبَیْدَۃَ اَبْشِرْ بِرِضْوَانِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ وَ فَتْحُ الْمَدِیْنَۃِ
غَدًا عَلٰی یَدَیْکَ وَاِنَّ صَاحِبَ رُوْمَۃِ الْکُبْرٰی قَدْ جَاءَ مِنْ اَمْرِہٖ مَعَ یُوْقَنَّا کَذَا وَکَذَا وَھُمْ بِالْقُرْبِ
مِنْ جَیْشِکَ فَقَدْ اَتَاھُمْ یُخْبِرُہُمُ الْاَمْرَ راوی نے بیان کیا ہے کہ بیدار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور بیان کیا اونھون
اپنے خواب کو خالد بن الولید سے اور بھیجا عمرو بن امیۃ الضمری کو جیسا کہ بیان کیا گیا پس جب سنا فلیطانوس نے یہ حال کانپنے اور
تھرانے لگا بدن اونکا اور کہا اونھون نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس امر کی کہ یہ نبی ہین یا بیدار اور راہ راست پر ہین سواوقت
کی انھون نے اور گھومے وہ گرد لشکر بادشاہ کے گویا وہ نگاہبانی کرتے تھے لشکر کی اسپاہ سپاہ مین کہ یوقنا بدل گئے تھے مع اپنے
ساتھیون کے فلیطانوس سے اور منضبط کیا تھا اونھون نے اپنا ارادہ کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہے کہ اوسیوقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے
اونکے اور مشعلین اوسکے سامنے تھین اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اوسکے غلام ربیعہ بن عامر اور رفاعہ بن زہیر اور دوسو قیدی تھے اور
میل کیا تھا بادشاہ نے اونکے قتل پر اہل شان پس جب دیکھا اونکو یوقنا نے کہا اونھون نے حاجب سے کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہے بادشاہ
انکے ساتھ حاجب نے کہا کہ میل کیا ہے اوسنے اونکے قتل کا اور ڈالیگا کل اونکے سرونکو بیچ سلمانون کے پس جب سنا یوقنا نے یہ حال ندہا
ہو گیا دل و نکی آنکھون مین اور کہا اونھون نے کہ اے حاجب کیا تو جانتا ہے اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہونے والی ہے ہمارے اور عرب کے
بیچ مین پس جب مارے لوگ ہمارے ان لوگونکو اور پہینکے گئے اونکے سر اونکو عرب کی طرف پس باوجود یہ ہم مین سے کسیکو یہ مار ڈالینگے وہ اوسکو پس راہ
اللہ کو اور نہ جلدی کر تو اور بہتر ہو بادشاہ کو اونکے معاملے مین اور چھوڑ دے تو انکو میرے پاس یہانتک کہ دیکھین تو کس چیز کی طرف بازگشت ہوتی ہے
ہمارے اور اونکے معاملے کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیونکو نزدیک یوقنا کے اور گیا وہ بادشاہ کے پاس تھا اور بات چیت کی اوسکے ساتھ
اونکے معاملے مین بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دے تو اونکو مستحق کر یا تھا مین پس پھر حاجب یوقنا کے پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم نگاہ رکھو اونکو
کہ تمہین تم ہو اونکی حفاظت کے پس لیا اونکو یوقنا نے اور لے گئے اونکو اپنے خیمے مین اور دستور کے اور نکال اونکا انطاکیہ سے اسواسطے
کہ یوقنا نے قصد کیا تھا اونکے سبب سے مالک ہو جانے شہر کا پس آئے وہ یوقنا کے نزدیک پاکر دیا اونکو قید سے اور دے دیے اونکو ہتھیار لڑائی کے

اور بیان اوسنے حال قصد فلیطانوس کا بادشاہ پر قابض ہوجانے کو باب مین پس کہا ضرار بن الازور نے کہ قسم ہے خدا کی ہم اوپر راضی رہینگے ہم پروردگار کو کل وقت اپنی جہاد کرنیکو او سکی راہ مین اور نہین رکہا اور پہوڑا یوقنا نے اونکو اپنے خیمہ مین بلکہ متفرق اور جدا کر دیا اونکو اونکو لوگون کے پاس اور ہر مرد کے پاس دو شخص سے ایک ایک کو بہیجدیا واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جسنے حکم دیا نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیدخانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل تہا اور ہرقل نے لیا تہا اونکو ڈروا دیا تہا اونکو اپنے قیدخانہ مین اور نہین جانا تہا یوقنا نے کہ جدا اوسکی بادشاہ نے اونکے ساتہ کیا معاملہ کیا اور نہین حکم کیا تہا اونکے نکالنے کا قیدخانہ سے واسطے قتل کے مگر بالبیس بن میوس غلام بادشاہ نے اور دیکہا تہا اس رات مین بادشاہ نے اپنی خواب مین یہ کہ گویا ایک شخص اترا ہے آسمان سے اور پلٹ دیا اوس شخص نے اوسکو تخت سے اور گویا تاج اوسکا اوڑ گیا اوسکے سر سے اور گویا ایک شخص کہتا ہے کہ نزدیک ہے زوال تیرے ملک کا سو دیر ہے اور بہ تحقیق دور ہوئی دولت بدبختی اور دور ہوئی اور لایا اللہ تعالیٰ مذہب اہل نفاق کو اور گویا اوس شخص نے پہونکا اوسکے لشکر مین پس روشن کر دیا اوسنے آگ کو پس بیدار ہوا ہرقل بحالت خوفناکی کے اور تعبیر بیان کی اوسنے اس خواب کی ساتہ زوال اپنے ملک کے اور یکجا کیا تہا اوسنے خزانہ اور اسباب اور عمدہ چیزون کو جسپر وہ بہروسہ کرتا تہا اور ڈالدیا تہا اسکو کشتیون مین قبل اوترنے مسلمانون کے اوسکی طرف اور بہت جمع کیا تہا کہانا اور سامان اور آلات لڑائی کو پس جب دیکہا اوسنے اس رات مین وہ معاملہ جو دیکہا اوسنے اپنے خواب مین تہیہ کیا اوسنے اپنی بیٹی اور سب عورتون کو بجانب کشتیون کی بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب دولت سے اور بولایا اوسنے اپنے گہر والون کو اور آگاہ کیا اونکو معاملہ خواب سے اور بیان کیا اونسے اور اونسے قصد اپنے فرار کا اور حکم کیا اونکو اپنے ساتہ نکلنے کا پہر بولایا اوسنے اپنے خاص غلام بالبیس کو اور وہ بہت مشابہ تہا ساتہ ہرقل کی صورت مین پس پہنایا اوسکو لباس اور پٹکا اور تاج اپنا اور کہا اوسنے کہ تو کل میری جگہہ پر ٹہہرنا اسواسطے کہ مین ارادہ مکر اور فریب کا بجہ کے ساتہ کرتا ہون اور بطور گاڑی کو بیٹہون گا مین پیچہے اونکے پہر سوار ہوا ہرقل اور نکلا وہ مع اپنے گہر والونکو بعد اسکے کہ پہنایا تہا اپنے غلام کو لباس وہ پٹکا اور تاج اپنا اور چلا بجانب دریا کے اور سوار ہوا کشتی مین اور روانہ ہو گیا پس اوسوقت حکم دیا تہا بالبیس نے ساتہ نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ملاقی ہوئے تہے اونسے یوقنا اور ہوا معاملہ اونکا وہ جو بیان کیا ہمنے واقدی رحمۃ اللہ نے سلسلہ راویونکو بیان کیا ہے کہ نہین نکلا ہرقل انطاکیہ سے مگر یہ کہ وہ مسلمان ہو گیا تہا اور سبب اوسکا یہ ہوا تہا کہ اوسنے لکہا تہا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بحالت پوشیدگی کے اپنی قوم سے یہ امر کہ میرے سر مین درد رہتا ہے نہین سکون ہوتا ہے اوسکو پس بہیجو اوسکو تم میرے واسطے کسی دوا کو پس راضی ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس رکہا ہرقل نے اوسکو اپنے سر پر ٹہہر گیا درد اوسکا اور جب اوتار لیا اوسنے کلاہ کو پہر لاحق ہوا وہ درد پس تعجب کیا اوسنے اس حال سے اور حکم کیا اوسکے اودہیڑنیکا اور دیکہا تو اوسمین یہ لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا اوسنے کہ کیا اچہا اور بزرگ ہے یہ دین کہ شفا دی اللہ تعالیٰ نے مجکو ایک آیت سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ہوا دوسرا دن سوار ہوا لشکر مسلمانون کا اور آگے تہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے اور سوار ہوا لشکر کفار کا اور گرد اونکے لشکر فلیطانوس کا اور سوار ہوئے یوقنا اور اونکے ساتہ اونکے عزیز اور رشتہ دار اور وہ سو صحابی رسول مقبول تہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا مبارکا فیہ اور وہ چہپائے ہوئے تہے اپنے تیغ نیچے ہتیارون کے ایک جبہ انکا نہ جماعت مین

کہ سوا اونکی اور کوئی ساتھ نتھا پس سبکے پہلے حملہ کیا خالد بن الولید نے ساتھ لشکر زحف کے اور نیت کی اونکی سعید بن زید بن عمرو بن
نفیل العدوی نے اور حملہ کیا بعد اونکے ربیعہ بن قیس بن ہبیرہ نے اور حملہ کیا بعد اونکے میسرہ بن مسروق العبسی نے اور حملہ کیا بعد اونکے
عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور حملہ کیا بعد اونکے ذوالکلاع الحمیری نے اور حملہ کیا بعد اونکے فضل بن عباس ابن عم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حملہ کیا بعد اونکے مالک اشتر نخعی نے اور حملہ کیا بعد اونکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی نے اور حملہ کیا بعد اونکے
ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ باقی لشکر کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور ڈھانپ لیا لوگون نے بسبب کثرت کے بعض نے بعض کو پس جب ملگئی لڑائی
حملہ کیا یوقنا اور اونکے عزیز و یگانون نے اور حملہ کیا ضرار بن الازور اور اونکے ساتھیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری
ضرار بن الازور کی کہ دیا تھا اونہون نے تلوار کو حق اوسکا اور لیا تھا انکے عوض کو زرہ پوشون اور جب پاڑ ڈالتے تھے وہ کسی رومی کو پکارتے تھے
وآثارات ضرارا اور تھا قصد اونکا واسطے لشکر عرب متنصرہ کے اور سعان ہمراہی اونکے مقابل میں جدا ہوتے تھے اونسے اور رفاعہ بن
(ای فالان ضرار)
زہیر الحجری نصیحت کرتے تھے اور شجاعت دلاتے تھے اونکو اور کہتے تھے اِحْمِلُوا اِیَّاکُمْ اَنْ تَفْشَلُوا وَاعْلَمُوا اَنَّ الْجَنَّۃَ قَدْ
تَشَوَّقَتْ قُصُورُهَا وَاَشْرَقَتْ حُورُهَا وَسَرَحَ وِلْدَانُهَا وَتَجَلَّتْ یَاتِہَا پھر پکارا اونہون نے یَا فِتْیَانَ الْعَرَبِ
اَیُّکُمْ یَرْغَبُ فِیْ تَزْوِیْجِ الْحُوْرِ وَیَجْعَلُ بَذْلَ نَفْسِهِ الْمَهْرَ مَنْ یُرِیْدُ عَرُوْسًا فِی الْجِنَانِ مَنْ یُحِبُّ اَنْ یَقُوْمَ
مَعَ الْوِلْدَانِ مَنْ یَرْغَبُ فِیْمَا قَالَ اللّٰہُ یَاَنَّ مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ اَیُّکُمْ یُوَافِقُ نَبِیَّہٗ
مِنْ شَهِیْدٍ یَکُوْنُ ذَا وَصَنَائِنَ پس اوسی حال میں کہ ضرار بن الازور حملہ کرتے تھے دشمنون میں اور چکر ماتے تھے اونکو متراتر
کی کہ دفعۃً ملاقی ہوئے وہ ایک سوار سے جو توڑتا تھا اور پریشان کرتا تھا لشکرون کو اور وہ چلا کر کہتا تھا وانا آثارات ضرار پس جب نظر کی ضرار نے
اوس سوار کو تو وہ اونکی بہن خولہ تھین پس کہا اونسے کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمہاری ای بیٹی ازور کی مین قسم خدا کی تمہارا بھائی
ضرار ہون پس متوجہ ہوئین خولہ اور سلام کیا اوپر اور کلام کرنا چاہا اونکی طرف پس کہا ضرار نے اونسے کہ اگر ہو تم مجھسے سو اسطے کہ
کافرونکا بہتر اور بزرگ ہے بابت بیٹی ازور کی میری ماں کی بلا لو تم اپنی باگ کو میری باگ سے اور اپنے گھوڑے کو میرے پیچھے اور جہاد کرو
کوشش قتل اللہ تعالی کی راہ میں اگر میں مرجاؤنگا ایک جام میں سے تو پلے گا اوسکا وہ بہرا قیامت کے دن نزدیک حوض سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے راوی نے بیان کیا ہے کہ اوسی حال میں کہ ضرار بن الازور کلام کرتے تھے اپنی بہن سے کہ دفعۃً لشکر روم کا اپنے پیچھے کو پھرا اور گرد
اونکی باگ نکلا اور باعث اسکے فلیطانوس حاکم روم ہوا سے اسواسطے کہ جب دیکھا اونہون نے لڑائی کو کہ بہرکایا ہے اوسنے آگ کو اور
اونچی ہوئی ہیں چنگاریاں اوسکی حملہ کیا اونہون نے مع اپنے ساتھیون کے اور قابض ہوگئے بالیس پر اور وہ اوسکو ہرقل بادشاہ جانتے تھے اور پکارے
کہا پکارتے ہوئے کہ پکڑ لیا ہرقل کو اور سکو دشمن حاکم روم نے پس پیٹھ پھیری رومیون نے اور سبیل کیا اونہون نے بجانب فرار کے اور قتل عظیم کیا
مسلمانون نے اونمیں کہ ٹکڑے مارے گئے تھے رومی اور اس قدر گرا دئے گئے اور مرے اور بہا دئے گئے شہر میں قریب بارہ ہزار کے اور تلاش کیا
مسلمانون نے جبلہ بن الایہم اور اوسکے ساتھیون کو پس نہ دیکھا کوئی اثر و نشان اونکا اور نہ پائی کچھ خبر اونکی راوی نے بیان کیا ہے
کہ گئے وہ اور اونکے قوم کے لوگ بجانب دریا کے اور سوار ہوئے ہرقل بادشاہ کی کشتیون پر اور نکل ادن قصر

بیاہ کرونگین ساتھ یہود و نصاریٰ کے یہانتک کہ نہ پاک ہونگین کبہی ورنہ وہ ہونگین اپنی پیر ونکو جمعہ کی جیع کو ورنہ کہوو ڑا ہونگین کہائینگے اور ورزو اور غسل کرونگین عیدون اور حیاعون کو ورنہ عبادت کرونگین لاہوت کی اور انکار کرونگین ناموس کا ورنہ کہا وینگین اونٹ کی گوشت کو عید شعانین میں ورنہ روزہ رکہونگین رمضان کا بحالت پیاس کو ورنہ کہا وینگین اونٹ کی گوشت کو بحالت پکڑنے کے وانت سے ورنہ نماز پڑہونگین مین یہود کی کبہونگین اور کہونگین کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہی ٹہیرونگے تو اگر غدر اور بیوفائی کرونگین تمہاری اور تمہاری ہمراہیونکی ساتھ اور واقع ہوا داخل ہونا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ میں اور اونکے سامنے وہ نشان تہا جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکے واسطے بنایا تہا اور داہنی جانب اونکے خالد بن الولید اور بائین جانب میسرہ بن مسروق تہے اور قاری پڑہتا تہا سورہ فتح کو اونکے سامنے اور برابر چلے جاتے تہے تا اینکہ پہونچے وہ باب النعمان تک پس اوترے وہان اور بنایا اوسکی جگہہ پر ایک مسجد کو کہ ابتک ہے اور پہچانی جاتی ہے اور لیا اور سولی پر چڑہایا وہان کے حاکم کو جس نے وہان کے والی نے صلیب کو پس مار ڈالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اوسکو میسرہ بن مسروق بن عمرو الخزاعی نے بیان کیا ہے کہ دیکہا ہمنے بجانب شہر کے پاک اور صاف اور بہت پانی اور اچہی چیزون سے پس نہین تہا کوئی مسلمان مگر یہ کہ خوش اور پاک معلوم ہوا شہر اوسکو اور دوست رکہا ہمنے اس امر کو کہ اگر ٹہیرتے ہم اوسمین ایک مہینہ تو آرام حاصل کرتے ہم اپنی مشقتون سے پس نہین چہوڑا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے وہان ٹہیرنے کو مگر تین دن پہر لکہا اونہون نے ایک خط فتح کا بنام حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنَ الْفَتْحِ وَالْغَنِیْمَۃِ وَالنَّصْرِ اُعْلِمُکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَتَحَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ کُرْسِیَّ النَّصْرَانِیَّۃِ وَمَدِیْنَۃَ الطَّاغِیَۃِ الْعُظْمٰی اَنْطَاکِیَۃَ وَقُتِلَتْ وُلَاتُھَا وَکُسِرَتْ عَسَاکِرُھُمْ وَنَصَرَنَا اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَھَرَبَ ھِرَقْلُ اِلَی الْبَحْرِ وَرَکِبَہٗ وَاِنِّیْ لَمَّا اَقَمْتُ بِھَا لِطِیْبِھَا وَاِنِّیْ خَشِیْتُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَنْ یُوَافِقَھُمْ حُسْنُ ھَوَائِھَا وَاَنْ یَغْلِبَ حُبُّ الدُّنْیَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَیَقْطَعَھُمْ ذٰلِکَ عَنْ طَاعَۃِ رَبِّھِمْ وَاِنِّیْ مُتَوَجِّہٌ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی حَلَبَ وَاِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ اَمْرَکَ فَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَسِیْرَ اِلٰی اَرْضِ الرُّوْمِ فَعَلْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِیْ بِالْمُقَامِ اَقَمْتُ وَاعْلَمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ الْعَرَبَ لَمَّا نَظَرُوْا اِلٰی نِسَاءِ الرُّوْمِ وَبَنَاتِھِمْ قَدْ تَاقَتْ اَنْفُسُھُمْ اِلَی التَّزْوِیْجِ فَمَنَعْتُھُمْ مِنْ ذٰلِکَ وَاِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْھِمْ مِنَ الْفِتْنَۃِ اِلَّا مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ وَشَرَحَ صَدْرَہٗ فَعَجِّلْ اَمْرَکَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پہر لپیٹا خط اونہون نے اور مہر کی اوسپر اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے کون شخص تم مین کا لیجاویگا اس خط کو پاس امیر المومنین کے پس جلدی کی ساتھ منظوری کے زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا اونہون نے کہ اے سردار مین پہونچا دونگا اوسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی نے کہ اے زید تم مختار اپنے کام کے نہین ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہرگاہ تمہارا ارادہ جانیکا ہی تو تم اپنے مالک عمرو سے کہ اجازت دیوین وہ تمکو اس امر کی پس چلے گئے زید اپنے مالک عمرو کے پاس اور جہکے اونکے سر اور بوسہ لیا سر کا پس باز رکہا اونکو اس کام سے عمرو نے اور سبب اسکا یہ تہا کہ عمرو مرد بہتر کار تہے اور نہین مالک تہے وہ دنیا کی چیزون سے مگر ایک تلوار

اور ایک نیزہ اور ایک اونٹ اور ایک گھوڑا اور ایک توشہ دان اور ایک کاسہ اور ایک مصحف کو اور جب پاتے تھے وہ اپنے جلوہ کو مال غنیمت
نہیں جمع کرتی تھی اوسمین سے کسی چیز کو اور نہین لیتے تھے اوسمین سے مگر بقدر کہانیکے اور دیدیتے تھے اپنے گہر والونکو اور بھیجتے تھے باقی کو
بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بانٹتے تھے غازیوں مہاجرین اور انصار کو پس جب آئے زید بن وہب پاس عمرو
بن سعید کے تاکہ بوسہ لیوین اونکے سر کا بار بار کہا اونہون نے زید کو اس امر سے اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو زید نے کہا کہ امیر نے یہ اجازت
دو تم مجکو اس امر کی کہ ہون مین قاصد مسلمانونکا ساتہ خوشخبری کے بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس کہا عمرو بن سعید نے آیا چاہتے ہو تم
اس امر کو کہ ہو تم خوشخبری پہونچانیوالے مسلمانون کو اور مین باز رکہون تمکو اس امر سے تو مین اس حال مین ناکس و بخیل ہونگا کیا تم نہیں
چاہو کہ تم آزاد ہو واسطے خوشنودی اللہ تعالی کی اور مین امید کرتا ہون سب تمہاری آزادی کرنیکے اس امر کی کہ عطا کرے مجکو اللہ ثواب
آتش دوزخ پر پس خوش ہوے زید بن وہب اور لیا اونہون نے خط کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ لکہا تہا بیچ اوسکے فتح کو
بیان کیا اونہون نے حال اجازت دینے اپنے مالک کا پھر سوار ہوے وہ اپنی اونٹنی پر جو دی تہی اونکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے شترانِ یمن سے اور وہ تیز رو اونٹنی تہی اور زید چلے جاتے تھے اور جلدی کرتے تھے راہ تیز و یکایک مین نے سنا بیان کیا
کہ آیا مین مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور باقی تھے ذیقعدہ سے کئے دن اور ایک
منور مین اُترا اوسوقت اور وہان کے لوگون مین ایک شور تہا اور وہ لوگ دوڑتے تھے بجانب لشکر کو پس کہا مینے اپنے جی مین
کہ اونکے واسطے کوئی معاملہ درپیش ہے پس ثبت کی مینے اونٹنی کو دیکہون مین کہ اونکا حال کیا ہے اور مینے گمان کیا کہ وہ لوگ
لڑائی کا ارادہ کرتے ہین پس سلام کیا مینے ایک مرد مسلمان پر تاکہ حال پوچہون مین اوس سے پس جواب دیا اوسنے مجکو سلام کا اور
دیکہا اونہون نے میری طرف پہچانا مجکو اور کہا کہ تم زید بن وہب ہو مینے کہا ہان اوس مرد نے کہا اللہ اکبر اے زید تمہارے پیچہے
کیا خبر ہے مین نے پس کہا مینے بشارت اور فتح اور غنیمت پس کہا کیا کام کیا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تو اوس مرد نے کہا کہ
امیر المومنین باہر مدینہ منورہ کے ہین ارادہ کرتے ہین حج بیت اللہ الحرام کا اور نکلے ہین وہ ساتھ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تاکہ حج کرین اونکے ساتھ اور یہ لوگ اونکو رخصت کرتے ہین زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ اوترا مین اونٹنی سے اور باندہ دیا مینے اوسکو ساتھ
ایک کہونٹی کے اور چلا مین دوڑتا ہوا تا اینکہ ٹہرا مین سامنے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور وہ جاتے تھے
پاپیادہ اور پیچہے اونکے غلام اونکے پکڑے چلاتے تھے اونکے اونٹ کو اور کہتے تھے اونکو آہستہ کہا تہا ساتھ کجاوہ کے اور توشہ اور کا
اونکا اوسی پر تہا اور ہودج سواری کے اونکے سامنے جاتے تھے اور دائین جانب اونکے حضرت علی اور بائین جانب حضرت
عباس تھے اور پیچہے اونکے ایک جماعت مہاجرین تہی اور کئی لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے اونکو واسطے
حفاظت مدینہ منورہ کے پس جب ٹہرا مین سامنے اونکے پکار کر کہا مینے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ تم کون ہو اور کہا تم کہان سے آئے ہو پس کہا مینے کہ یا امیر المومنین مین زید بن وہب
مولی عمرو بن سعید کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے حضرت عمر نے کہا خوش رکہے اللہ تمکو ساتہ نیکی کے کیا خوشخبری ہے

پس کہا ہمینے کہ یہ خط تمہارے عامل ابو عبیدہ کا ہی خبر دیتے ہین وہ ہمکو اس امر کی کہ اللہ تعالی نے فتح کیا اور پہر انطاکیہ کو پس جب سنا حضرت عمر نے ذکر انطاکیہ اور اوسکی فتح کا گر پڑے وہ واسطے اللہ کے بحالت سجدہ کے اور اوٹہا لیا پہر گر پڑتے تہے اپنے منہہ کو مٹی مین پہر اوٹہایا اونہوں نے اپنے سر کو اور خاک آلودہ ہوگیا تہا منہہ اونکا اور ڈاڑہی اونکی اور وہ کہتے تہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ عَلٰى نِعْمَتِكَ السَّابِغَةِ پہر کہا اونہوں نے کہ لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس سپرد کیا ہمینے خط اونکو پس جب پڑہا اونہوں نے مضمون خط کو روئے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز سے ہے رونا تمہارا حضرت عمر نے کہا اوس چیز سے جو کیا ابو عبیدہ نے ساتہ مسلمانوں کے تحقیق نفس نے حکم کیا اونکو برائی کا پہر دیا خط حضرت علی کو پس پڑہا اونہوں نے اوسکو اور تہا جو کچہ اوسمین وہ بیان کیا ہے کہ پہر دیکہا ہمینے حضرت عمر کو بعد اسکے کہ سکون ہوا اونکو رونے سے کہ زیادہ ہوتی خوشی اونکی پہر متوجہ ہوئے وہ میری طرف اور کہا کہ ای زبیر اگر پہر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم روغن زیتون اور انجیر اور انگور انطاکیہ کے کہا ہمینے پس شکر کرو تم اللہ تعالی کا پس کہا ہمینے کہ یا امیر المومنین یہ ایام میوہ جات کے نہین ہین پہر بیٹہے حضرت عمر زمین پر اور منگایا دوات اور کاغذ کو اور خط لکہا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس عبارت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اِلٰى عَامِلِهٖ بِالشَّامِ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَاَشْكُرُهٗ عَلٰى مَا وَهَبَ مِنَ النَّصْرِ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَجَعَلَ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ وَلَمْ يَلْتَمِسْ عَلَيْنَا وَاَمَّا قَوْلُكَ اِنَّكَ لَمْ تَسِرْ بِاَنْطَاكِيَةَ لِطِيْبِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُحَرِّمِ الطَّيِّبَاتِ عَلَى الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصَّالِحَاتِ فَقَالَ فِيْ كِتَابِهٖ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ فَكَانَ يَجِبُ عَلَيْكَ اَنْ تُرِيْحَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ تَعَبِهِمْ وَتَدَعَهُمْ يَرْغَدُوْنَ فِيْ مَطْعَمِهِمْ وَيُرِيْحُوْنَ الْاَبْدَانَ مِمَّا لَقُوْا مِنْ نَصَبِهِمْ فِيْ قِتَالِ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَاَمَّا قَوْلُكَ اِنَّكَ تَنْظُرُ اَمْرِيَ الَّذِيْ اٰمُرُكَ اَنْ تَدْخُلَ الدُّرُوْبَ خَلْفَ الْعَدُوِّ فَاِنَّكَ شَاهِدٌ وَاَنَا غَائِبٌ وَقَدْ يَرَى الشَّاهِدُ مَا لَا يَرَى الْغَائِبُ وَاَنْتَ بِحَضْرَةِ عَدُوِّكَ وَعُيُوْنُكَ يَاْتُوْنَكَ بِالْاَخْبَارِ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ دُخُوْلَكَ اِلَى الدُّرُوْبِ بِالْمُسْلِمِيْنَ صَوَابٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّرَايَا وَارْحَلْ مَعَهُمْ اِلٰى بِلَادِهِمْ وَضَيِّقْ عَلَيْهِمُ الْمَسَالِكَ وَابْعَثْ مَعَ السَّرَايَا مَنْ يَدُلُّهُمْ عَلَى الطَّرِيْقِ مِمَّنْ تَثِقُ بِهٖ مِنَ الْمُتَنَصِّرَةِ وَاِنْ طَلَبُوْا مِنْكَ الصُّلْحَ فَصَالِحْهُمْ وَاَوْفِ لَهُمْ بِمَا تَقَدَّمَ وَاَمَّا قَوْلُكَ اَنَّ الْعَرَبَ اَبْصَرَتْ نِسَاءَ الرُّوْمِ وَبَنَاتِهِمْ فَرَغِبَتْ فِي التَّزْوِيْجِ فَمَنْ اَحَبَّ ذٰلِكَ فَدَعْهُ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ اَهْلٌ بِالْحِجَازِ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَ الْاِمَاءَ فَدَعْهُ فَذٰلِكَ اَصْوَنُ لِفُرُوْجِهِمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ مَعَكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اوسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدیا زبیر بن وہب کو اور کہتا ہے کہ روانہ ہوئے تم اسکو لیکر رحمت کرے اللہ تمپر اور بشارت دیا کرو تم عمر کو اپنی ثواب مین پس لیا مین نے خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتہ سے اور قصد کیا اونہوں نے چلنے کا پس متوجہ ہوئے اونکی طرف حضرت عمر

کہا کہ تم ہو وا ایسی روشن نرم پر انہی زید تا اینکہ تو سنتہ ہو یوین تمکو عمر اپنے کہانے سے پہر حضرت عمر نے تہا یا اپنا اونٹ کو اور
نکالا اونہون نے زید کو واسطے ایک صاع خرما اور ایک صاع ستو کا اور کہا اونسے کہ لو تم اسکو اونمیں ہو جاو عمر کو اسواسطے کہ اونکے
اونکے اسکا نہین تھا پھر لوٹ لیا حضرت عمر نے زید کے سر کا پس رو نے زید اور کہا کہ یا امیر المومنین نہین پہونچا مین اس حد کو کہ تو
لوٹم میرے سر کا حالانکہ تم سردار مسلمانون کے ہو اور ساتہی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو اور تمہین ختم کیا
اللہ تعالی نے اربعین کو پس رو نے عمر اور کہا امید رکہتا ہون یہ کہ بخشے اللہ عمر کو بسبب تمہاری گواہی دینے کے واسطے عمر کے
زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور قصد کیا مینے چلنے کا پس سنا مینے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے
تھے اللّٰهُمَّ احْمِلْهُ عَلَيْهَا وَاطْوِ لَهُ الْبَعِيْدَ وَسَهِّلْ لَهُ الْقَرِيْبَ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پس خوش ہوا مین حضرت عمر کی
دعا سے اسواسطے کہ اللہ تعالی مین دو کرتا تھا حضرت عمر کی دعا کو اور چلتا تھا مین اور زمین لپٹتی جاتی تھی نیچے قدمون میری
اونٹنی کے اور تھا مین تیرہوین دن نزدیک ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تھا اونہون نے اپنا گروہ
اور اوترے تھے وہ جازم مین پس جب آیا مین مسلمانون کے پاس پایا مینے اونمین ایک بڑا شور جو ہوتا تھا اونمین جانب لشکر کے
اور پوچھا مینے اون سے کہ کیا سبب اس شور کا ہی پس کہا گیا مجھسے کہ یہ شور بسبب خوشی اور سرور اوس چیز کی ہی جو فتح کیا
اللہ تعالی نے مسلمانون پر اور حال اسکا یہ ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تھے بجانب کنارہ دریای فرات کے اور لڑائی
کی تہی اونہون نے اپنے گروہ اور لوگون سے منبج اور براعہ اور تابلس پر اور لے لیا تھا اونہون نے مال اور غنائم کو وہانکا اور
مصالحہ کیا تھا اون لوگون نے خالد بن الولید سے اس امر اور اقرار پر کہ پھیر دین خالد بن الولید اونکی مال اور غنائم اور لوگون کو اور پھیر
پھیر دیا یہ سب خالد بن الولید نے اونکو اور فتح کیا خالد بن الولید نے اون مقامات کو از روے صلح کے اور واقع ہوئی فتح
منبج اور براعہ اور تابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک پل تھا منبج کا بیچ کے عشرہ ماہ محرم سن اٹھارہ ہجری مین مصالحہ کیا تھا
وہانکے لوگون نے بعد اسکے کہ پھیر دیا تھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اونکی مالونکو ڈیڑہ لاکہہ دینار پر اور چھوڑ دیا تھا خالد بن
الولید نے وہانکے حاکم جرنیش کو کہ چلا جاوے وہ مع اپنے مال اور اسباب اور لونڈی غلام اور گروہ کی بجانب شہرہای روم کی اور حاکم کیا
تھا خالد بن الولید نے منبج پر عبادہ بن رافع یمنی کو اور پل پر نجم بن مفرج الفہری کو اور نام اوس پل کا اونہین کے نام سے رکہا گیا اور
حاکم کیا براعہ پر اوس بن خالد ربعی کو اور تابلس پر ابن عون الحمیری کو اور بنایا اونکے واسطے ایک قلعہ اور اونہین کے نام پر اوسکا
نام رکہا گیا اور پھرے تھے خالد بن الولید مع مالون کی بروز آنے زید بن وہب کے مدینہ طیبہ سے زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ آیا
مین بجانب خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کی اور وہ بیٹھے تھے اور اونکے پہلو مین خالد بن الولید تھے اور آگے اونکے رکہا گیا تھا اونکو واسطے مال صلح
کا پس بٹھایا مینے ناقہ کو اور آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور سلام کیا مینے اونپر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما پر اور دیا
مینے ابو عبیدہ بن الجراح کو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا اور آگاہ کیا مینے اونکو حضرت عمر کی کلام سے پس
اور کہولا اونہون نے خط کو اور پڑہا اونکو دلمین پھر ارادہ کیا مسلمانون پر اوسکے پڑہنے کا اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

بذات خود مسلمانون پر اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے بتحقیق امیر المومنین نے چھوڑ دیا ہے معاملہ داخل ہونے کا ان مہاڑون کے درون میں مجھپر اور کہا ہے اونہون نے کہ تم حاضر اور دیکھنے والے ہو اور مین پوشیدہ اور دور ہون اور مین نہین کرتا ہون کسی چیز کو مگر تمہاری رائے سے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تم پر پس چپ رہے مسلمان اور کچھ جواب نہین دیا اونکو پس اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے کلام کو اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے اس شام کا اللہ تعالی نے تمکو مالک کردیا اور باہر کردیا تمہارے دشمنونکو اوس سے ساتھ ذلت و خواری کے اور وارث کردیا تمکو اللہ تعالی نے اونکی زمین اور گھرون اور مالونکا جیسا کہ وعدہ فرمایا تھا تمسے اللہ اور اوسکے رسول نے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم اس مین آیا داخل ہونگے تم ان درونین بجانب اپنے دشمن کے پس سکوت کیا لوگون نے اور کچھ جواب نہین دیا پھر اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام کو تیسرے مرتبہ اور کہا کہ یہ کیا خاموشی ہے آیا بزدلی لاحق ہوئی ہے تمکو بعد شجاعت کے یا کاہلی ہے بعد خوشی کے یا اکتفا کیا ہے تمنے کاموں نیک سے آیا نہین باقی رہین تمپر برائیان اور نیکیان تمہاری بہت ہین اور نہین ہے تمپر کوئی گناہ اور برائی پس خواہش اللہ تعالی اور بزرگی کی تمہے پس خواہش کرو تم اوسکی طرف اور سوال کرو تم اوس سے اس امر کا کہ اعانت کرے وہ تمہاری جہاد پر کہ یہ امر بہتر ہے تمہارے واسطے دنیا اور اوس چیز سے جو دنیا میں ہے پس پہلے جو اوٹھا اوسکو میسرہ بن مسروق العبسی تھا اور کہا کہ اے سردار ہم نہین چپ ہوئے ہین بسبب کسی خوف کے جو لاحق ہو ہمکو یا بسبب کسی بے صبری کے کہ چھپالیا ہو ہمکو بلکہ بعض ہم مین دیکھتے تھے بعض کو اور جان لو تم اے سردار اس امر کو کہ ہمارے واسطے کوئی سوداگری نہین ہے اور نہ کوئی کام ہے سوائے جہاد کے واسطے دشمنان خدا کے اور طلب کرنا اوس چیز کو جو اللہ کے نزدیک ہے اور ہم تمہارے سامنے ہین پس جس کام کا تم حکم کروگے ہم اوسکو کرینگے پس تمہارا کام حکم دینا ہے اور ہمارا کام اطاعت کرنا واسطے اللہ تعالی اور واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور واسطے سردار کے ہے آیا نہین ہے یہ امر کہ ہم نہین مالک ہین مگر اپنی جان کا پس متوجہ کرو تم ہمکو جہان کہین چاہو پاؤگے تم فرمان برداری کرنیوالا جلدی کرنیوالا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے گروہ مسلمانون کے جس کسی کی کوئی رائے ہو اور موجود ہو اوسکے پاس کوئی مشورہ بیان کرے وہ اوسکو اور ظاہر کرے اوس امر کو جو اوسکے نزدیک ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ قسم خدا کی کہ پہونچا ہے ہمارا طلب و تلاش تمہاری سستی اور ہمارا جھگڑنا ہمپر اور سرزنش ہے ہمارے دین پر اور طلب و تلاش کرنا دشمنون کا مال غنیمت و تاراج ہے اور جس امر کا مین تمکو مشورہ دیتا ہون وہ میری رائے مین وہ یہ ہے کہ بھیجو تم لشکر کو ہر گھاٹی اور درہ کیطرف ان درونمین پس یہ امر باعث ضعف اور سستی دشمن کے دلکا ہوگا اور شکستہ ہی ہوگی اوسکے سبب سے آگ مسلمانون کی پس جزائے خیر دی انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا اونہون نے کہ یا ابا سلیمان مین یہ مناسب دیکھتا ہون کہ بناؤن مین ایک نشان واسطے میسرہ بن مسروق العبسی کے اور روانہ کرون مین اونکو اور اونکے ساتھ ہمین کے لوگ ہون واسطے کہ پہلے اونہین نے جلدی کی ہے اس امر مین اور شتاب کیا اور مشورہ دیا ہے اونہون نے اوسکا پس جاوین وہ درون مین اور غارت و تاراخت کرین وہ اون مقامون کو جو نزدیک ہین دشمنون کے شہرون سے اور پھر آوین ہمارے پاس اگر چاہا اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے حال شہرونکے پس عمل کرینگے ہم موافق اوسکے خالد بن الولید نے کہا کہ پہونچے تم اچھی رائے کو رحم کرے اللہ تعالی تمپر پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک پوری نیزہ کو اور بنایا اوسکو ایک نشان کہ مثل نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برنگ سیاہ کہ لکھا تھا اوسپر سفیدی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

رسول اللہ اور جھنڈی دی نشان کو اپنے ہاتھ میں اور سپرد کیا اوسکو میسرہ بن مسروق العبسی کے اور کہا کہ ای میسرہ تمہے تم پہلے خوبرو
دلیر والے مسلمانوں پر ساتھ اون کے آگی کی جانب شہر روم اور جب آئے ورود نکلے اونکی طرف پس لو تم اس نشان کو اور ہو انجام دینے والے اس کام کے
اور ایسی فتح کرو تم جو ہمین کہ ہو وس فتح مین نام اور ذکر تمہارا دنیا میں اور ذخیرہ اور اندوختہ عالم آخرت میں اور منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے
گردہ میں سے جو وہاں کے دلیروں سے تین ہزار سوار کو اور ایک ہزار غلام کو کہ قبائل یمن کے تھے وہ کندہ اور کلاع اور طی اور نبہان اور حمیر اور ازد
اور مذحج اور زبیان اور حسن و زحولان اور عک اور ہمدان اور لخم اور جذام سے تھے اور سب بڑے مقبل و بزرگ لوگ تھے اور پہنا تھا اونھوں نے
اپنے پورے ہتیاروں کو اور ظاہر کیا تھا اونھوں نے اپنے اون لباس کو جو قبائل یمن میں مشہور تھا اور نیز چادرین اور جھی اور عمامے عدنی تھے اور کمر بند
جیسے بند چمڑے کے تھے اور جو غلام تھے پس پہنا اونھوں نے سرخ رنگ کپڑوں کو اور اونکے سر پر زرد عمامے تھے حمائل کیے تھے وہ تلواروں کو اور اونکے
ہاتھوں میں حربے اور تازیانے جھکنے والے تھے اور ہر غلام یقین کرتا تھا اپنے دل میں کہ وہ ایک لشکر پر حملہ کریگا اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
فرداس ابوالہول کو مقدم اور سردار غلاموں پر اور کیا ابوالہول کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور کہا کہ ای ابوالہول ہو تم آگے ان غلاموں کے
کیونکہ تحت اطاعت تمہارے ہیں اور تم تحت نشان میسرہ بن مسروق کے اور نہ مخالفت کرو تم اونکی جیسے جو کہ مشورہ دیں وہ تمکو اسواسطے کہ وہ اہل
مشورہ و تدبیر ہیں وہ بزرگ ہیں اور وہ راستی پر ہیں کام میں واسطے کہا کہ مجکو رعیت اور اطاعت منظور ہے اور یکبارگی ابوالہول اور
ساتھ اوسکے غلاموں نے قبول کیا اور وہ ہمیشہ قول ابو عبیدہ بن الجراح کو لیکن کچھ لوگ قوم طے نے ناپسند کیا دانگی کو تحت نشان میسرہ بن مسروق
کو پس کہا بعض اون لوگوں نے بعض سے کہ کیونکر بنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے نشان کو واسطے ایک مرد کے قوم عبس سے اور چھوڑ دیا اونھوں نے
رئیسوں اور بادشاہوں کو کہا واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس بلایا اونھوں نے اونکو
اور کہا کہ اے آل طی کے تمہاری تعریف کی گئی ہو نزدیک مسلمانوں کے اور لڑنا تمہارا نہیں ہے مگر مسلمانوں کی طرف سے پس نہ داخل ہو تمہارے
دلوں میں بڑائی اور بزرگی پس ہلاک ہو تم اوسکے سبب سے اور جانو تم اس امر کو کہ نہیں مدد اور غلبہ ہوتا ہے بسبب کثرت شمار کے
اور نہ بسبب شدت مضبوطی کے بلکہ نہیں ہے چارہ و مغلوب ہوتے ہیں دشمنان خدا مگر ساتھ مدد ہی اللہ تعالی کے فرمایا ہے اللہ تعالی نے ان
ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اور تم کہ ہم میں کا اللہ تعالی کے نزدیک بڑا پرہیزگار ہے اور وہ نیوالا ہم میں کا ہی تم ہو خدا کی کہ [illegible] تمہم
ہیں [illegible] از روی سبقت کے بجانب اسلام اور ہجرت طرف دار السلام اور صحبت رسول علیہ علی اللہ الصلوۃ والسلام کے پس جب پہچانی
قوم طے وقت سنے اس کلام کو اور جلد کی اونھوں نے قبول کرنے میں تا اینکہ ٹھہرے وہ تحت نشان میسرہ بن مسروق کے جس
پورے اور آمادہ ہو گئے وہ سب چلنے پر آئے میسرہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اونھوں نے کہ ای سردار میں نہیں جانتا ہوں راہ کو
اور اس ملک میں نا واقف ہوں اور نہیں جانتا ہوں کہ میں کہاں داخل ہوں اور کہاں کو متوجہ ہوں اور میں ہلاک کرنے والا ہی
اوس شخص کو جو نہیں جانتا ہی اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا ہے تمکو اپنے خطوں میں اس امر کا کہ مقرر کرو اور بہیجو تم ہمارے
راہبر ونکو اور ضرور ہی ہمکو راہبر سے کہ راہ بتادے اور کردیوے وہ ہمکو نیک راہ پر کہ چلیں ہم پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ [illegible] یاد
دلایا تم نے مجکو وہ امر جو میں بہولا تہا اور ضرور ہے تمکو راہبر و پیشوا سے کیا اونکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ہر جگہ سے کہ جہاں ہیں [illegible]

جو انہون نے سنا تھا اور جانتے تھے اچھائی اور برائی کو اونکی اور خیرخواہی اونکے واسطے مسلمانون کو پس اختیار کیا ابو عبیدہ نے اونمین سے
چار شخص کو اور ذمہ داری کی اونکے واسطے ہر ایک کی اور دور کر دیا اونسے جزیہ کو اور مشورہ کیا اونسے کہ کسطرح ہمین ہوگا داخل ہونا مسلمانونکا
بطلب اور تلاش دشمن کے پس سبھون نے مشورہ دیا اونکو پہر دری کا شہر قورس سے اور کہا ہر ایک نے کہ اے سردار یہ شہر مثل اون
شہرونکے نہین ہے جسکو تمنے فتح کیا ہے اور وہ شہر بہت بڑے پتھرون والا اور سخت جاڑے والا ہے اور وہ کہ اسمین تنگ اور گہری گھاٹیان اور
غار اور جنگل ہین پس کہا ابن غنم نے ابہی کہ چلو تو آگے ہمارے پس تحقیق تو دیکھیگا جسے کارہا ہو جسیا اِنکو پس اسوقت جنبش دی میسرہ
بن مسروق نے نشان کو اپنے ہاتھ مین اور چلا وہ نشان لیکر آگے اپنی قوم کے بعد اسکے کہ سلام کیا اونہون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون کو
اور وہ لوگ شور کرتے تھے ساتھ تہلیل اور تکبیر اور قرآن مجید پڑہنے کے عطا بن جعدۃ الغسانی نے بیان کیا ہے کہ چلے ہم دراآنحالیکہ ہم کوشش
کرتے تھے چلنے مین اور راہبر ہمارا آگے تھا تا اینکہ آگئے ہم بقوقہ جیندہ لیکس تک پہر چلے ہم یہانتک کہ عبور کیا نہر ساجور کو اور متوجہ ہوئے
ہم طرف قورس کے پس اوترے ہم وہان اور رات گذاری ہمنے پس جب صبح کی ہمنے اور روانہ ہوئے ہم بجانب دربند کے اور راہبر ہم چلتے تھے صبح
ہوتے ہی اونکی وادی مین شور گذرا اور درختون باہم درآئے ہوئے اور راہ پتہون سے بنے ہوئے اور تنگ گلیون کے کہ نہین تھی وسعت سوار کو جگہ
پہرنے کی پس کہا میسرہ نے اپنے دلمین کہ اگر دراز ہوا یہ معاملہ ان جنگلونکا تو ڈرتا ہون مین مسلمانون پر اس امر سے کہ تنگ ہو جاوینگے اور پہر دشمن اونکا او
چلا راہبر لوگ آگے مسلمانون کی اور لیگئے وہ مسلمانونکو اونچی لاتے پہاڑ پر پس شور گذرا مسلمانونکو گہوڑونپر چڑہنا پہاڑونکا پس نہین
باقی تھا کوئی شخص مگر یہ کہ پیادہ ہوگیا وہ اپنے گہوڑے سے اور کہینچا اوسکو اپنے پیچھے عبدالرحمن بن حمید نے بیان کیا ہے کہ تھا مین ساتھ میسرہ
بن مسروق کے اونکے سریہ مین اور تحقیق وہ آئے اور پہاڑ اترا تھا اونہونے ہمارے ساتھ درون کو پس دیکہا مینے اونچے اور موٹے پہاڑون اور
اور باہم درآئے ہوئے درختونکو اور اونکے پاس سے تیزی ہیکہ پتھر کے پس جب اوترا مین گہوڑے سے پہن لیا مینے اوسکو اور روانہ ہوا
پس قسم ہے خدا کی کہ تھوڑے عرصے مین تلوے اوسکے اوڑگئے اور باقی رہے پاؤن میرے اور آسنا ایکہ تہا تو تھے وہ جون کو شواری راہ اور
اوسکی شدت سے اور برابر راہبر لوگ چلتے تھے ہمارے ساتھ اور ہم اونکے پیچھے تھے تین دن تک اور نہین تھا کوئی ایسا دن کہ چلتے
تھے ہم اوسمین مگر راہبر کہتا تھا مسلمانونکو کہ ہوشیار رہو اور احتیاط کرو تم اپنے دشمن سے اسواسطے کہ اگر ہوگا دشمن تمپر حملہ کرنے
والا تو ہلاک ہو جاؤگے تم پس جب ہوا چوتہا دن نکلے ہم ایک بلندی کشادہ کیطرف اور تہا داخل ہونا ہمارا اوسمین آغاز گرمی
مین اور نہین تھا کوئی شخص مسلمانون سے مگر یہ کہ نکالڈالا تھا اوسنے اپنے پوستین کو اپنے بدن سے پس جب نکلے ہم اوس زمین کیطرف پہر
پہرے مسلمانون سے وراثی ایکہ پہنتا تھا اوسنے اوس لباس کو جو پہنتا تھا وہ جاڑے مین اور طلب کرتا تھا گرمی کو اور ہم تھے تکتے سورج کو
کہ چمکتی تھی وہ ہمارے دامن اور بائین جانب سے اور دامسا ہوا الول داخل ہوئے تھے ہمارے ساتھ اور تھی اونپر زرہ لڑائی کی اور نہین لیا تھا اونہون نے
اپنے ساتھ مگر جبہ اور چادرون اوسمی کو پس جب اصل ہوئے وہ زمین بلند پر پس کیا اونکو شدت جاڑے نے اور پہنچی اونکو سردی اور نہین
تھی اونکے ساتھ وہ چیز جو کفایت کرتی اونکو واسطے گرم ہونیکی پس کہا اونہون نے کہ برا کرے اللہ ان کافرون پر لعنت ہر بدہ کا
ہرگاہ اس قدر سردی اونکے شہرمین گرمی کے موسم مین ہے پس کیونکر ہوگی وہ جاڑے مین آیا نہین ہے کہ مارڈالے اونکو

اللہ تعالیٰ کی اس برف اور جاڑے سخت سے پھر گئے تھے اور کانپتے تھے تو پس دیکھا اونکی طرف ایک مرد نے مسلمانوں سے پس کہا او سنو کہ ای
ابوالہول کیا ہوا تجھکو کہ روتے ہیں تمہارے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں واسطے اس کے کہا کہ لاحق ہوئی ہے مجھکو سردی مسلمانوں نے کہا کہ کیا
کہ نہیں گرماتی ہو تم واسطے اس کے کہا کہ سوای اسکے جو پہنے ہوں میں میرے پاس اور کچھ نہیں ہے اور یہ مجھکو کفایت نہیں کرتا ہے پس آگاہ کیا اوس مرد نے میسرہ
بن مسروق کو اس حال سے پس یا میسرہ نے واسطے اسکے ایک پوستین جو وہ پہنے ہوئے تھے پس جب پہنا اوسکو ابوالہول نے اور گرم ہوا بدن اونکا کہا
اونہوں نے کہ ای میسرہ پہنایا ہے اللہ تعالیٰ تمکو ایک قطیفہ قطیفہای بہشت سے پس کہا اونسے میسرہ بن مسروق نے کہ یا ابا الہول تحمل کیا تونے
مجھ پر ساتھ خلق کے حالانکہ خدا اچھا ہے تاکہ قطیفہ سے اور چلا راہبر لوگوں کا ساتھ لیا اور مسلمان اوسکے نشان قدم پر چلتے تھے اور راہبر وہ لوگ چاہتے تھے شہر
روم میں تا اینکہ پہونچے وہ زمین پاک بہت پانی تھوڑے سے درختوں الیمین پس حکم کیا میسرہ نے لشکر کو اوترنیکا اور سبب ہوا کہ تھے نہیں دیکھا
کسی کو رومیوں سے اپنی راہ میں پس اوترے لوگ اوس مقام میں تا اینکہ پورا ہوا لشکر جب ڈیرے اور کچا ہو گئے لوگ کوچ کیا اونہوں نے پھر میسرہ بن مسروق
نے اور چلے وہ آگے لشکر کے اور نشان اونکے ہاتھ میں تھا ہم نہیں دیکھتے تھے کسیکو راہ میں اسواسطے کہ رومیوں نے اختیار کیا تھا اختیار چھپانا
اور خوف کو ہمسے سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں دیکھا ہم نے کسی کو رومیوں سے پس جب ہوا پانچواں دن اور ہم چلے
جاتے تھے کہ دفعتہ ظاہر ہوئی مسلمانوں کو ایک سیاہی بیچ شگاف کے پہاڑ کے پس چلی گئی گروہ مسلمانوں نے جانب سیاہی کی پس جب
نزدیک ہوئے وہ اوس سے دیکھا کہ ایک گاؤں ہے [illegible] شگاف میں [illegible] والی ہے لوگوں سے [illegible] اونمیں کوئی [illegible]
نے مسلمانوں کو یا [illegible] اور آواز [illegible] اور نہیں تھا کوئی اونمیں دور کرنیوالا اور نہ باز رکھنے والا پس جب دیکھا [illegible] حال جانا ہم
کہ وہ لوگ بھاگ گئے ہیں ہمسے پس پکارا ہمکو میسرہ نے اور کہا اونہوں نے کہ [illegible] جاؤ اور چلے جاؤ اگر تم [illegible] کہیں کہ اونکا کچھ
کہ قوم نے جانا ہے ہماری جگہ کو پس بھاگ گئے ہیں راوی نے بیان کیا ہے کہ دوڑے لوگ جانب گاؤں کی پس لیا اونہوں نے جو کچھ اونمیں
تھا غلہ اور اسباب وغیرہ کو سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا میں نے ابوالہول کو کہ وہ اوٹھاتے ہوئے تھے اپنے کاندھے پر تین
کمل اور دو چادریں پس کہا میں نے اونسے کہ یا ابوالہول یہ کیا تمہارے پاس ہے اونہوں نے کہا کہ ای سعید یہ اسواسطے ہے کہ جاڑا اس شہر
کو ہے پس کہا میں نے اونسے آیا یہ کفایت کریگا تمکو پس کہا اونہوں نے کہ [illegible] پس تحقیق ہلاک کیا ہے مجھکو اس شہر کے جاڑے
نے میں اوسکو کبھی نہ بھولونگا [illegible] راوی نے بیان کیا ہے کہ لیا مسلمانوں نے جو کچھ اوس گاؤں میں غلہ وغیرہ تھا پھر واسطے
میسرہ اور مسلمان اونکے ساتھ تھے یہاں تک کہ پہونچا ہمکو راہبر ایک مرج میں جسکو مرج القبائل کہتے تھے اور وہ مقام ڈرانیوالا بہت
لانبا اور دراز تھا پس جب پہونچے ہم مرج پر پھیل گئے گھوڑے مسلمانوں کے داہنی [illegible] اور بائیں کو پس اوترے میسرہ اوس مقام میں اور وہ
مشغول کرتے تھے [illegible] جانب ابو عبیدہ بن الجراح کی [illegible] یہ تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا
اونکو اس امر کا کہ نہ دور جاویں وہ [illegible] اور نہ [illegible] درآویں کسی شہر میں اور ہوشیار اور احتیاط کرنیوالے ہیں پس وہ اوس حالت میں تھے
اور گھوڑے پھیلے ہوئے اور لوگ بیٹھے تھے ایسے دشمن سے کہ درآوے اور ہجوم کرے اونپر کہ دفعتہ آیا ایک مرد مسلمانوں سے اونکے ساتھ
ایک گبر تھا جسکو چلاتے تھے وہ اپنے پیچھے سے مثل چوپایہ کے تا اینکہ ٹھہرایا اوسکو سامنے میسرہ کے پس کہا اوسنے میسرہ سے کہ ای

پہر کا کیا حال ہی اور کہان سے تم اسکو لائے ہو پس کہا اونہون نے کہ ای سردار ہمنے سبقت کی تہی اپنے ساتہیون پر چلنے مین پس دیکہا
ہمنے ایک شخص کو کہ ظاہر ہوتا تہا وہ کبہی اور چہپ جاتا تہا کبہی پس جلدی گیا مین اوسکی طرف پس ناگہان یہی شخص تہا پس لیا ہمنے اوسکو
پہر لایا میسرہ بن مسروق نے ایک سامر کو معاہدین سے جو اونکے ساتہ تہے پس جب آیا وہ معاہدی کہا میسرہ نے کہ سوال کر تو اس گبر سے
خبر ہے اوسکے نزدیک خبر رومیون سے پس متوجہ ہوا معاہدی درانحالیکہ سوال کرتا تہا وہ رومی سے اور زیادہ کیا معاہدی نے اوسکی ساتہ
کلام کو اور لوگ چپ تہے پس جب طول دیا معاہدی نے گفتگو کو ساتہ رومی کے کہا اوس سے میسرہ بن مسروق نے کہ سختی ہو تجہپر کیا
کیا کہتا ہی معاہدی نے کہا کہ ای سردار یہ کہتا ہی کہ جب بادشاہ ورا آیا اور سوار ہوا دریا مین قصد کیا اوسنے قسطنطنیہ کا مع اپنی گہروالون
اور قصد کیا اوسکے پاس لشکر بہاگے ہوے رومی اور سوا اونکے اور رومی نے ہر جگہ سے اور خبر پہونچی بادشاہ کو یہ کہ انطاکیہ فتح
ہوگئی ازروی صلح کے اور مارا گیا حاکم اوسکا سولی پر پس سوار گذرا بادشاہ اوپر اس امر اور رویا اور کہا اوسنے السلام علیک یا ارض
سوریة الی یوم القیامة پہر نکلا کیا اوسنے اپنے بطارقہ اور حجاب کو اور کہا کہ مین ڈرتا ہون عرب سے اس امر کو کہ داخل ہوجاوین
وہ ہماری بلاد کو بجانب روم کی پس تیار اور آمادہ کیا بادشاہ نے ایک لشکر تیس ہزار کا ہمراہی مین بطریق کی کہ حفاظت کرین
اوسکی واسطے دروبون کے پس کہا میسرہ نے معاہدی سے کہ ہمارے اونکے بیچ مین کس قدر فاصلہ ہے معاہدی نے کہا کہ یہ رومی بیان
کرتا ہی کہ تمہارے اونکے بیچ مین دو فرسخ ہین اوسی نے بیان کیا ہی کہ جب پایا میسرہ نے یہ حال جہکا لیا اونہون نے سر کو بیچ اپنے
درانحالیکہ نہین پہرتے تہے وہ کسی جواب کو اور نہین آغاز کرتی تہی بات چیت کو پس کہا اون سے ایک مرد نے قوم سہم سے جنکا نام عبد اللہ
بن حذافہ سہمی تہا اور وہ دلیران اور بہادران مسلمین سے تہے اور اونکے پاس ایک عمود لوہے کا تہا کہ اوسکے اٹہانیکی طاقت نہین رکہتا تہا
وہ ... اوسکے اور تہے وہ شرم اور مہربان لوگ نہین پس کہا اونہون نے میسرہ سے کہ کیا ہوا تجہکو کہ مین دیکہتا ہون تمکو ای سردار جہکاتے ہو
بجانب نہین کر شمار ہمکو گہوڑے ... آواز لگام سے حالانکہ ایک ہم مین کا لڑیگا ایک ہزار رومی سے پس کہا میسرہ نے کہ قسم ہے قصد کی
یا عبد اللہ کہ نہین ہے ہمکو یا پیچہے ہٹنا ازروی خوف اور بیصبری کے ولیکن ڈرتا ہون مین مسلمانون پر اس امر کو کہ مبتلا ہی بلا اور
مصیبت ہووین یا میرے نشانکے نیچے اور وہ پہلا نشان ہی کہ داخل ہوا ہے درون مین پس ملامت اور سرزنش کرینگی مجہپر عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ اور جو چرواہا ہی پوچہا گیا ہی وہ اپنی رعیت سے پس کہا مسلمانون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا کرتے
ہین ہم موت کی اور نہین اندیشہ کرتے ہین ہم درگذرنے مین اسواسطے کہ ہمنے بیچ ڈالا ہے اپنی جانونکو اللہ تعالی کی ہاتہہ مین
اور جو شخص جانتا ہے اس امر کو کہ وہ جانیوالا ہی اس دنیا کی گہر سے بجانب گہر آخرت کے پس نہین پروا کریگا وہ اوس چیز کی جو پہونچیگی
اوسکی طرف کافرون سے پہر کہا میسرہ نے کہ ای لوگو آیا مناسب دیکہتے ہو تم اس امر کو کہ ہم ملاقی ہون اور صبر کرین اور بہیجین اپنی آگی
یا چلین ہم بجانب اونکے پس کہا مسلمانون نے کہ پوچہو تم اس گبر سے کہ اگر ہووے یہ جگہہ ہمارے لیئے زیادہ کشادہ قوم کی
جگہہ سے تو ٹہہرین ہم پس پوچہا معاہدی نے گبر سے پس کہا اوسنے کہ نہین ہے بعد عموریہ کے کوئی جگہہ زیادہ کشادہ اس
مرج سے ہو اگر قصد کیا ہی تمنے لشکر کی لڑائی کا پس ٹہرو تم اور اگر پہر جاؤگے تم اپنے پیچہے کو تو یہ بہتر ہوگا تمہارے واسطے بیشتر اونکے

وہ ارادہ کیے ہین نکلنے کا بجانب دشمن پس نظر کی ابوالہول نے اوس غلام کی طرف اور اونکے ہاتہہ مین نشان تہا کہ جنبش دیتا تہا اوسکو اور کہا اونہون نے کہ سچ ہے
تو اپنے کلام مین کہ ظالم کو ہمیشہ ہوتا ہے ظلم اوسکا اور یہ تیرا کہنا کہ ڈالین ہم لوگ اپنے ہاتہون کو تمہاری طرف تاکہ باقی رکہو تم ہمکو پس
اوسوقت مین تو ہی ظالم ہے بسبب اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تو نے بدون ہمارے آزمانے کے اپنے طرف سے اور مین ایک غلام ہون
غلامان عرب سے کہ نہین ہے واسطے تیرے اور اون کے نزدیک کوئی مرتبہ نہین ہے پس نزدیک ہے تو مجہسے کہ ڈالدون مین تجکو زمین پر بحالت ہونے
تیرے خون مین پہر وہ اوسکے آگے گیا اپنے نیزہ کو اور نشان اونکے ہاتہہ مین تہا اور نیزہ مارا اوسکے پس گرا دیا اوسکے گھوڑے سے بحالت مردگی کے
پس جب گرا وہ مردہ ہوکر خوش ہوئے ابوالہول اپنی نیکوکاری سے اور جنبش دی اونہون نے اپنے نیزہ کو اور کہا اونہون نے اللہ اکبر اللہ اکبر
فتح اللہ و نصر پہر گرا دیا اونہون نے ساتہ اپنے چہوٹے نیزہ کے اور ظاہر کیا اور جہکایا اپنے نشان کو پس دیکہا رومیون نے بجانب ابوالہول
کہ مار ڈالا ہے اونہون نے اونکے ساتہی کو اور خشمناک ہوئے وہ اسحال سے پس نکلا بجانب ابوالہول کے دوسرا شخص گبران روم سے پس نہین
چہوڑا واسطے اوس ابوالہول نے اوسکو کہ نزدیک آوے وہ تا اینکہ نیزہ مارا اوسکے سینے مین پس مار ڈالا اوسکو پس آیا رمیونکو ابوالہول کے کام سے
اور دیکہا اونہون نے ابوالہول کو اور کہا اونہون نے کہ یہ شخص ایک غلام ہے غلامان عرب سے کہ کی ہے ایسے ہمارے ساتہ وہ چیز جو تم دیکہتے ہو
پس کیونکر ہوگا حال ہمارا ساتہ اونکے رئیسون اور بہادرونکے پس نہین دلیری کی کسی نے واسطے اوسکے مقابلے مین نکلنے کی اور اوسوقت
حملہ کیا اوپر ابوالہول کے ساتہ نشانکے اور تہا وہ پیادہ پس مار ڈالا اونہون نے ایک کو فوج طلب کی اور پہر مردہ ہوا پس اوسوقت سرزنش کی
بعض رومیون نے بعض کو اور قصد کیا اونہون نے حملہ کا مسلمانون پر اور مسلمانون نے بہی قصد کیا واسطے کام سے پس اوسیجا المیمون کی دار
گروا اور تہے دونون صفونکے بیچ مین اور پکارتے تہے زمین لڑائی کو اور زور لیتے تہے اور درد کا لی تہے وہ مثل شیر کے کہ دفعتہ حملہ کیا اور پہر ایک صاحب
والے رومیون سے جسکے پیچھے دس ہزار رومی تہے اور ناگہان ہجوم کیا اونہون نے واسطے بہا تہہ لشکر کو اور دیکہا مسلمانون نے
بجانب مشرکین کے کہ حملہ کیا اونہون نے اونکے ساتہی پر پس پکارا میسرہ بن مسروق نے مسلمانون کو اور کہا الحملۃ الحملۃ پس حملہ کیا مسلمانون
نے مشرکین پر اور ملگئے قوم مین میسرہ بن مسروق نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ تعالی کے تہی نیکوکاری غلامون کی کہ سخت لڑائی لڑے
وہ اور چہوڑ دیا اونہون نے واسطے ابوالہول کو عین ہلاکی سے اور ساتہ لیا اونہون نے واسطے بجانب لڑائی مشرکین کے اور کہتے تہے
نحن عبید اللہ وضحکنا مثل الحیوۃ فی اللہ نقتل من کفر باللہ راوی نے بیان کیا ہے کہ برابر جاری رہی دینی لڑائی دن
اونکے لڑنے کی بلا فصل کہ نہین جدا ہوا بعض دونون کا بعض سے تا اینکہ ٹہہرا آفتاب درمیان آسمان کے اور گرم اور تیز ہوئی لڑائی اور سخت ہوئی بارش
اور بوچہلنی اور مسلمان تہین کہنے والے تہے ساتہ تائید خدا کے اور کافر یقین رکہنے والے تہے ساتہ خرابی اور خواری کے اور جدا ہوئے دونو لشکر ماندگی سختی
اور لڑائی سے اور مارے گئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوئے مسلمانون سے دس آدمی اور وہ عامر بن طفیل اور راشد بن زہیر اور مالک
بن حاتم اور سالم بن مفرج اور دارم بن جابر اور زعون بن قارب اور شعر بن حسان اور مفرج بن عاصم اور نبہان بن عمرو اور عدی بن شہاب تہے
اور مارے گئے پچاس مرد پہنچ اونکے حرث بن یربوع اور سہم بن جابر اور عبد اللہ بن جا عد اور حریر بن صالح اور خالد بن ماہر اور نعمان بن نجیح
اور زید بن ارقم اور نصر او دبن حاتم اور رواحہ بن سہل اور مثل اون رئیسون کے تہے اور پکڑ لیے گئے رومیون سے

نوسو آدمی اور مارے گئے اونمین سے قریب گیارہ سو کے پس جب جدا ہوئے دونو لشکر تلاش کیا مسلمانون نے واسطے ابوالہول کے پس نہ پایا اونکو اپنے
بیچ مین پس رنج کیا مسلمانون نے اوسپر اور بے آرام ہوئے لوگ بسبب اونکی پوشیدگی کے پس تلاش کیا اونکو مقتولون مین پس نہین
دیکھا اونکو پس شاق جانا مسلمانون نے اس امر کو اور کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اگر ابوالہول مارے گئے پس تحقیق مبتلا ہوئے رنج اور مصیبت
کے گئے مسلمان اونکے سبب سے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتے ہین ہم اوس چیز کی جو پہونچی ہمکو مگر جو ابوالہول اسیر ہو کر جاوے مسلمانون
پھر کہا میسرہ بن مسروق نے کہ کون شخص تم مین سے چلے گا اور طلب کریگا وہ ہمارے واسطے خبر ابوالہول کی اور اونکے ہمراہی مسلمانون
کی جو گرفتار ہو گئے ہین پس نہین جواب دیا اونکو کسی نے اسلئے کہ مین راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر حملہ کیا رومیون نے مسلمانون پر اور سخت لڑائی
لڑے وہ تا اینکہ ایک مرد مسلمان وسل ورا ایکسو رومی کے جمع ہوتے تھے پس مار ڈالتے تھے اوسکو یا گرفتار کر لیتے تھے اور تھے میسرہ بن مسروق
بجماعت چار ہزار عرب اور غلامون کے اور رومی تیس ہزار تھے پس تحقیق جہاد اور کوشش کی مسلمانون نے اللہ تعالیٰ کی راہ مین جیسا کہ چاہیے
تھا اور میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ پکارتے تھے اور درمیان اونکے کہتے تھے ایُّهَا النَّاسُ اُذْکُرُوا الْاٰخِرَةَ وَاعْلَمُوا اَنَّهَا اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِکُمْ
مِنْ رُجُوعِهٖ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَقْبِلُوا الْاٰخِرَةَ اِسْتِقْبَالَ الْوَالِدَةِ لِوَلَدِهَا وَلَا تُدْبِرُوا عَنْهَا وَتُوَلُّوا کَمَا تُوَلِّی الْغَنَمُ مِنْ فَزَعِ
الْاَسَدِ فَاِنْ اَصَابَ الْقَوْمُ مِنَّا خَشِیْتُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ وَهْنًا مِنَّا وَجُرْاَةً مِنْهُمْ کہنا پھر پکارا میسرہ نے بلند آواز سے حَطِّمُوا اَجْفَانَ
سُیُوْفِکُمْ وَاقْبِضُوْا عَلٰى نِصَالِهَا بِاَیْمَانِکُمْ فَلَا تَطْلُبُوا النَّجَاةَ راوی نے بیان کیا ہے کہ نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے
جبکہ سنا اونسے کلام اپنے سردار کا مگر یہ کہ ڈال دیا تھا اونسے میان اپنی تلوار کا پس نام رکھا گیا اوس لڑائی کا ساتہ رومیون کے ایک نام
وقعۃ ہیج القبائل اور دوسرا نام وقعۃ الحطمہ بسبب اسکے کہ توڑ ڈالے تھے مسلمانون نے میان اپنی تلوارونکو واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ لڑے مسلمان تلوارون سے یہانتک کہ جانا اونہون نے کہ وہ نہ ٹوٹین گی اور مسلمان پھر پکارتے تھے اللہ غالب زبردست
اور رومی چلاتے تھے اپنے کلمہ کفر سے اور بیان پھر وہ کہتے تھے کہ غالب ہوئی صلیب اور مسلمان طلب کرتے تھے کشود کار کو اوسپر اور غلام
لوگ موت کی لڑائی لڑتے تھے اور مسلمانون کا شعار اس دن النصر النصر تھا اور غلامان کا شعار یا محمد یا محمد تھا عطیہ بن ثابت نے
بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ لاحق ہوا مجھکو مسلمانون پر اندوہ اور پہنچا بڑا رنج اور سختی مین تھے کہ دفعۃً سنی ہمنے واسطے
رومیون کے ایک آواز ڈرانیوالی پس متوجہ ہوئے ہم تو وہ ایک غبار تھا پس تامل سے نظر کی ہمنے اوس غبار کو تو دفعۃً دور ہوا اور پراگندہ ہو گیا
وہ غبار اور ہوا وہ غبار پیچھے لشکر رومیون کے پس کہا ہمنے کہ یہ کوئی لشکر ہے کہ اونکی طرف آیا ہے پس چھوڑ دی ہمنے باگ اپنے گھوڑون
کی اور در آئے ہم غبار مین تاکہ دریافت کرین ہم کہ وہ کیا ہے اور تھے وہ رومی بڑی لڑائی مین ساتہ ایک گروہ کے مسلمانون سے اور
مسلمان اونکے بیچ لشکر مین تھے اور شور اونکا بلند تھا اور سنا ہمنے ایک کہنے والے کو کہ وہ کہتا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس کہا
ہمنے کہ یہ آوازین فرشتون کی ہین پس جبکہ پہنچے آوازیں تو وہ آواز تھی اصحاب ابوالہول کی تھے اور وہ زور سے پکارتے تھے اپنی جگہ
اور گرد اونکے دس مسلمان تھے کہ بیٹھے تھے وہ اپنی رانون کے بل اور رومیون نے ہجوم کیا تھا اوسپر اور منہ سے گھیر رکھا تھا وہ مسلمانون کو لڑتے ہین
اور ابوالہول جہاد اور کوشش کرنے میں سب سے زیادہ تھا اور یاد کرتے تھے اپنے [illegible]

لوٹی کرو وہ مارتے تھے ابو الہول ایک وار تلوار کا اونمین اور آزمایش کرتے تھے اوپر اور سنا ہمنے اونکو کہ اشعار جنگ کے پڑھتے تھے پس پکارا ہمنے

کہ ای وامس تمہارا کچھ کیا ہی اور تم کہان تھی کہ بتحقیق رنج اگین ہوئے ہین لوگ اور سردار میسرہ بن مسروق تمہارے سبب پس کہا اونہون نے

کہ ای بہائی نہین تہا مین مگر سخت لڑائی مین اور گرفتار ہو گیا اور ناامید ہو گیا تہا مین اپنی جان سے یہانتک کہ چھوڑا مجکو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ وقت پہونچنے کا نہین ہی عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ دوڑا مین بجانب سردار میسرہ بن مسروق کی اور اونہون نے

رنگین کر دیا تہا نشان کو کفار کے خون سے پس پکارا ہمنے اونکو کہ ای سردار خوشخبری ہو تجکو اونہون نے کہا کیا خوشخبری ہی تمہاری رحمت

کرے اللہ تجپر آیا ابی ہی جسے تجکو مدد اور کمک تمہاری ساتھ اونکے پاس ہی پس کہا ہمنے کہ نہین ہی لیکن آئی ہی ہمکو مدد اور یاری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی پاس سے اور بتحقیق رہائی پائی وامس ابو الہول اور اونکو ساتھی مسلمانون نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ اوسی حال مین بات

چیت کرتا تہا میسرہ بن مسروق سے کہ اوسی وقت آئی ابو الہول اور ساتھی اونکی اور وہ گویا ور آتے اور تیر ہی تھی خون کی دریا میں عطیہ بن

ثابت نے بیان کیا ہی کہ جدا ہوئی دونون لشکر پس قسم ہی خدا کی کہ نہین مارے گئے ہم مین سے زیادہ پچاس مرد سے یا دو کم پچاس سے اور مارے

گئے تھے مشرکین سے تین ہزار اور کچھ زیادہ سوا اونکی کہ مارا ڈالا تہا ابو الہول اور اونکی ساتھیون نے اوس لشکر سے جنہون نے گھیر لیا تہا اونکو

پس جب دیکھا ابو الہول کی طرف میسرہ بن مسروق نے قصد کیا اونہون نے پاپیادہ ہونیکا اپنے گھوڑے سے تا کہ سلام کرین ابو الہول پر پس قسم دلائی

اونکو ابو الہول نے اس امر کی کہ نہ کرین وہ ایسا اور آئے میسرہ اونکی طرف اور مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اونکے ہاتھ کا اور کہا کہ ای وامس کیونکر تہا حال

تمہارا اوس شخص نے کہا کہ ای سردار جانو تم اس امر کو کہ رومیون نے مجکو گرفتار کیا تہا اور درلائی سے تھے وہ ہمکو جیسے نہین اور ایسا ہی کیا تہا اونکے

میرے ہمراہیونکو ساتھ اور ناامید ہو گئے تھے ہم اپنی جانون سے پس جب چھپایا رات نے سو گیا مین پس دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو اور گویا آپ یہ ارشاد فرماتے ہین لَا بَاسَ عَلَیْكَ یَا دَامِسُ وَاعْلَمْ اَنَّ مَنْزِلَتِیْ عِنْدَ اللہِ عَظِیْمًا پہر کہینچ لیا آپ نے اپنے

بزرگ ہاتھ سے بیڑیونکو پس کہل گئین وہ اور طوقون کو پس دور ہو گئی وہ اور ایسا ہی کیا آپنے میرے ہمراہیونکے ساتھ اور فرمایا اِبْتَہِجُوْا

بِنَصْرِ اللہِ فَاَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ پہر پوشیدہ ہو گئے آپ ہم سے پس لیا ہمنے اپنی تلوارونکو اور کہینچ لیا ہمنے اونکو قوم کے بیچ میں اور

حملہ کیا ہمنے قوم پر پس مدد دی ہمکو اللہ نے اوپر اور سوال اللہ نے اور یہ حال و بیان ہمارا ہی پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور

درود بہیجا بشیر اور نذیر پر **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ بطریق قوم نے جسکا نام جارس تہا جب دیکھا اوس چیز کو جو وارد آئی تھی اونکو ساتھ ہم

اکٹھا کیا اوسنے اونکو اپنے پاس اور کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی بتحقیق زبان کار ہوا بادشاہ اور تم اوسکی حمایت کرنیوالے ہو اور اگر نہ لڑو گے

تم ساتھ سختی قصد اور ارادہ کی پہر آئینہ مار ڈالونگا مین تمکو پیشتر اونکے اور آگاہ کرونگا مین بادشاہ کو تمہارے حال سے پس قسم کہائی

آپس مین قوم نے اس امر کی کہ نہ شکست اوٹھاوین گے وہ کبھی یا مار ڈالی جاوین گے پس جب عہد لے لیا اوسنے اون سے

حکم کیا اوسنے آگ کے روشن کرنیکا پس روشن کی آگ رات کو پہاڑون اور جا بجا بیابانون پر اور بہیجکر بلایا اوسنے تمام اون شہرونکے

لوگون کو اور رومی آتے تھے ہر طرف اور ہر جگہہ سے مثل پہیلی ہوئی ٹڈی کے پس نہین گذرے تھے اس امر کو دو دن

تا اینکہ آ گئے رومی اور ارمن سے تیس ہزار اور مسلمانون نے نہین پروا کی اونکی پس جب ہوا دوسرا دن نماز خوف کی

پڑھی میسرہ نے ساتھ مسلمانون کے اور وہ پہلا ونکو تکہ ہین جنہون نے نماز خوف پڑھی تھی اندر دورون کے اور پہلا نشان جو داخل ہوا تھا اور وکہین ہمنشان تھا میسرہ بن مسروق کا تھا پس جب فارغ ہوئے میسرہ اپنی نماز سے کہڑے ہوئے وہ لوگونمین بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اَیُّهَا النَّاسُ اِصْبِرُوْا لِمَا نَزَلَ بِكُمْ فَاِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَصَائِبِ وَهٰذِهٖ رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ كُنَّا اِذْ نَحْنُ فِيْ صُدُوْرِ الْاَعْدَاءِ وَقَدْ دَارَ بِنَا جَيْشٌ عَظِيْمٌ وَنَحْنُ لَا نُقَاتِلُهُمْ اِلَّا بِنَصْرِ اللّٰهِ وَاِنَّ الْاَمِيْرَ اَبَا عُبَيْدَةَ كَانَ قَدْ اَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَبْعُدَ كُمْ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَ الْجَيْشِ سَبْعَةُ اَيَّامٍ وَمَا كَانَ ظَنِّيْ اِلَّا اَنَّ اَمِيْرَنَا تَلَاقِيْ مِثْلَ هٰذَا الْجَيْشِ الْعَرَمْرَمِ پس کہا اونسے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے کہ اے میسرہ کس چیز کو تم چاہتے ہو اس کلام سے اگر تم رغبت دلاتے ہو ہمکو لڑنے پر پس ہم زیادہ مشتاق ہین بجانب ملنے اللہ تعالی کے سخت پیاسے سے طرف ایکبار پینے پانیکے پس کہا میسرہ نے کہ نہین ارادہ کیا مینے اپنے اس کلام سے مگر تمہارے مشورے کو اور مین مناسب سمجھتا ہون اس امر کو کہ روانہ کرون کسیکو بجانب امیر الامۃ کی شاید کہ مدد اور یاری کرین وہ ہماری پس کہا اونسے سعید بن زید نے کہ ہان یہی امر ہے جو کہا اور مناسب سمجھا تمنے پس بلایا میسرہ نے ایک مرد کو اہل ذمہ سے اور وعدہ کیا اوس سے ہر طرح کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین اور آگاہ کر اونکو کہ گروہ دشمن کے آ گئے ہین ہم مین قلعون اور بستیون اور بسبب اونکے شہرون سے اور اوترے ہین وہ ہمارے مقابلے مین اور بیان کر تو حال ہمارا راوی نے بیان کیا ہے کہ پہنچا معاہد بن ذی باس وہ نیکا اور جدا ہوا مسلمانون کے لشکر سے بوقت غفلت کے اور چلا بطلب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوشش کی اپنی جان سے چلنے مین اور نہین پہرا تھا وہ طرف کسی آرام کے تا اینکہ پہونچا لشکر مین اور اوترے ہوئے تھے ابو عبیدہ بن الجراح حلب مین پس قصد کیا اوسنے سردار کے خیمے کا اور نہین باز رکہا اوسکو کسینے تا اینکہ ٹہر او سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کی شکل ہو رہے تغیر کے بسبب اسکے کہ پہونچی تہی اوسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس جب دیکہا اوسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اس حال مین جانا اونہون نے کہ اوسکے واسطے کوئی معاملہ ہے پس منگایا اوسکے واسطے کہانے اور پانیکو پس کہایا اور پیا اوسنے پس جب اچہا حال ہوا اوسکا اوسنے کہا اونہون نے اوس سے کہ تیرے پیچھے کیا حال ہے لئے ہوا درد می آیا ہلاک ہوا لشکر اوسنے کہا نہین قسم ہے خدا کی سردار و لیکن روانہ کیا اونپر دشمن نے ہر قلعے اور شہر سے لوگونکو اور گہیر لیا اونکو لشکرون نے ہر طرف سے پس آگاہ کیا اوسنے اونکو اوس حال سے جو گذرا تھا اونکے واسطے معاملہ لڑائی کا اور توڑ ڈالنا اونکا تلوارونکو میانون کو اور گرفتار ہو جانا ابو الہول کا اور کہل جانا اونکے اور اونکے ساتھیون کی قید کا اور ہونا اونکا شدت اور سختی مین پس بے آرام ہوگئے ابو عبیدہ بن الجراح وقت سننے حال کے معاہد سے اور اوٹھہ کہڑے ہوئے وہ بحالت جلدی کے تا اینکہ آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے خیمے مین پس پایا اونکو بیچ خیمے کے درست کرتے اور دیکہتے بہالتے تہے وہ اپنی زرہ کو پس جب دیکہا اونہون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اوٹھہ کہڑے ہوگئے وہ واسطے اونکی تعظیم کے اور سلام کیا اونپر اور مرحبا کہا اونکو اور کہا خیر تو ہے اے سردار پس لے لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے ہاتھ اونکا اور لیگئے اونکو اپنی قیامگاہ کی طرف اور کہا معاہد سے کہ اوٹھہ کہڑا ہو اور بیان کر اسنے جو کچھ تو نے دیکہا ہے پس کہڑا ہوا معاہد ہی اور بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ تو اینکہ تمام کیا اونہونے کلام پس کہا

خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ اَمَدَّنَا بِنَصْرِہٖ وَلَہُ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ وَقَدْ اَمَرَنَا بِالصَّبْرِ عَلَی الشَّدَائِدِ فَقَالَ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ بعد اوسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ اور بیشک تحقیق قید کیا ہی اپنی نفس کو اللہ کی راہ مین اور نہ بخل کرونگا مین ساتھ اپنی جان کی اللہ غالب ہے بزرگ ہی واوسکی رسول کی پس شاید کہ وہ دیوے میرے تئین اپنی بہشت کو اور شاید کہ روزی کرے مجکو شہادت اپنی راہ مین پھر جلدی گئے وہ بجانب اپنے خیمے کی اور مین لیا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا کلاہ مبارک کو اپنے سر پر اور گردن مین لٹکایا اپنی تلوار کو اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے نیزے کو رکاب مین اور بولایا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آواز مسلمانون مین اور متوجہ ہوگئے وہ بحالت جلدی کے وہ دوڑتے تھے بہت اور جگہ سے واسطے اللہ اور رسول اللہ کے پس اگر نہ بازرکھتا اونکو ابوعبیدہ بن الجراح تو ہر آئینہ جاتے وہ سب کے سب پس منتخب کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اون مین سے تین ہزار سوار کو اور پیچھے اونکے مقرر کیا عیاض بن غانم کو ساتھ ایکہزار سوار کو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکی بیان کیا ہے کہ جب چلے خالد بن الولید بجانب مدد دہی میسرہ بن مسروق العبسی کے کہا اونہون نے اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ لَنَا الْیَوْمَ سَبِیْلًا وَاطْوِ لَنَا الْبَعِیْدَ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَا یَرْحَمُنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ اور بعد آنیکے وہ درمیان اوس جگہ جہان میسرہ رضی اللہ عنہ کا یہ تہا کہ گہیر لیا تہا اونکو رومیون نے ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تہے پس مین جب چہوٹتے تہے وہ رات تک تا اینکہ آجاتی تہی تاریکی اور جب حائل ہوجاتی تہی تاریکی دونو لشکرون کی بیچ مین جدا ہوتے تہے وہ لڑائی سے اور ہر روز تعداد رومیون کی بڑہتی جاتی تہی حالانکہ قبل اوسکے واقع ہوا تہا گویا وہ قوم تہی کہ بازرکہی گئی تہی اونسے موت واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب روانہ ہوئے خالد بن الولید تاکہ ملجاوین وہ میسرہ سے جلدی کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اور کہا اونہون نے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مَنْ اَقْسَمْتَ بِاسْمِہٖ وَعَظَّمْتَ فَضْلَہٗ لِاَنْبِیَائِکَ وَرُسُلِکَ اِلَّا اَطْلَقْتَ لَہُمُ الْبَعِیْدَ وَسَہَّلْتَ عَلَیْہِمُ الصَّعْبَ الشَّدِیْدَ وَاَلْحَقْتَہُمْ بِاَصْحَابِنَا یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ راوی نے بیان کیا ہے کہ میسرہ اور ہمراہی اونکے منتظر تہے کسیقدر کارکرہ آوری اونکے واسطے یا کسی مددگار کی اور تہے اونمین عبداللہ بن الولید الانصاری نے ثابت بن عجلان سے اور اونہون نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا سلیمان نے کہ تہا مین ساتہہ میسرہ بن مسروق کی مرج القبائل کے لڑائی مین اور اوس دن کہ جسمین توڑ ڈالا تہا تلوارونکی میانون کو اور رومی آتے تہے ہر طرف سے بجانب مسلمانون کے اور ہم صبح کو لڑتے تہے اور شام کو راحت اور آسایش حاصل کرتے تہے پس نکلا ایکدن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بطارقہ سے اور پہنے تہا وہ دو زرہین اور اوسکی دونون کہنیون پر دو بازوبند لوہے کے تہے اور اوسکے سر پر ایک خود تہا گویا وہ چمکتا ہوا سونا تہا اور پر اوسکے صلیب جوہر کی تہی اور اوسکے ہاتہہ مین ایک عمود لوہے کا تہا گویا وہ اونٹ کا ہاتہہ ہے پس گردش دیا اوسنے دونون صفون کے بیچ مین اور بولایا اوسنے بجانب نکلنے کے واسطے لڑائی کے اپنی رومی زبان مین اور یہ بطریق اون بطارقہ سے تہا جنکو عزت دی رومیون کی ساتہہ بیچا تہا پس گردش دیا اوسنے اپنے گہوڑے کو اور بولا آیا تہا ہمکو واسطے لڑائیکے اور تو بلاتا مین کرتا تہا اپنے کلام مین میسرہ بن مسروق نے مترجم سے کہا کہ یہ کیبر ملعون کیا کہتا ہے مترجم نے کہا کہ وہ اپنی بڑائی بیان کرتا ہے اور بولاتا ہے واسطے لڑائیکے اور کہتا ہے کہ نکلے میرے مقابلہ کو بہادر ودلیر لوگ تہمارے پس کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اے گروہ مسلمانون کی

شخص جانیگا سچا نیا اوسکی لڑائیکے اور کفایت کریگا اوسکی پہر کو پس جلدی کی قبول کرنے مین ایک مرد مسلمان نے قبیلہ تنخ سے جو زرہ اور کپڑے
رومیون کے پہنے تہے پس سبب نکلے وہ مرد مسلمان بطریق کی طرف جاتا اوسنے کہ وہ بعض متنصرہ عرب سے ہی اور منظور کیا ہے اسلام کو اور مسلمان
ہوگئے اور نکلے ہین لڑائی کو پس کلام کرتا تہا کہ اوسنے رومی زبان ہین اور وہ جانتا تہا کہ وہ اوسکا کلام سمجہتے ہین پس جب کہا اوسکو کہ وہ نہین سمجہتے
ہین اوس کلام کو جو وہ کہتا ہے حملہ کیا اوپر بطریق دمشق کے اور مارا اوپر اوسکے عمود کا جو اوسکے ہاتہ مین تہا پس اپنے پیچہے کو پہیرے تنخی اوپر آیا
گہوڑا اپنے پیچہے کو پس پڑا عمود گہوڑے کے سر پر اور گر پڑا گہوڑا اوسکے سبب سے اور جست کی تنخی نے اپنی پاؤن کے بل اور قصد کیا اس امر کا کہ ڈراوے وہ گہر
ساتہ ایک [illegible] اترا اوسکے پاس [illegible] سینہ مین [illegible] اور کہا کہ آؤ میرے بہائی تنخی پہر وہ تم اپنے پیچہے کو [illegible] ڈالو تم اپنے ہاتہ کو بچانے بلا کی
کے پس ہوا پہر سے تنخی اپنے پیچہے کو اور تعاقب کیا اوسکا [illegible] اور تنخی پیدل تہے اور کہوڑا تہا پس جب قصد کیا
گہر نے اوسکے مارنے کا دوڑے اوسکی طرف عبد اللہ بن خذافۃ السہمی اور چلا کر ڈانٹا کہ پس متحیر ہو گیا وہ اور اوسکے سبب سے [illegible] ہوا
بچانے خذافہ کے اور سلامت تنخی اور داخل ہوئے وہ مسلمانون کے لشکر مین اور [illegible] آیا عبد اللہ بن خذافہ نے بطریق پہر اور حملہ کیا
بطریق نے اوپر لڑائی کی میدان مین اور سخت ہوا اون دونون کے بیچ مین گرد اور عبد اللہ بن خذافہ جس وقت مارتے تہے بطریق پر کچہ
نہین کام کرتی تہی تلوار اوسکی کہر مین بسبب کثرت اوسکے ہتہیارون کے اور پہر جب مارتا تہا عبد اللہ بن خذافہ پر لیتے تہے وار کو
اپنی ڈہال پر تا اینکہ سست کر دیا اوسکو بوجہ بوجہ ہوا اور گرانی اوسکے بازو نے اور بڑہ گئی اون دونون کے بیچ مین لڑائی اور بلا
[illegible] وہ دونون [illegible] کی اور پہر عبد اللہ بن خذافہ نے ساتہ وار کے پس پہنچی تلوار اوسکی ڈاڑہی کے نیچے اور [illegible] کیا
سینے کو اور [illegible] اوسکی [illegible] درہ مین اور پہونچی اوسکی گردن تک پس اوتر گیا سر اوسکا [illegible] اور قصد کیا گہوڑی [illegible] کا
اوسکے نیچے سے اور پہر جانیگا اوسکے ساتہ [illegible] پس دوڑے اوسکی طرف عبد اللہ بن خذافہ پس لے لیا اوسکو اور اوترے وہ بچانے کا
کے اور لیا اسباب اوسکا اور پہرے بجانب مسلمانون کے پس دشوار گذرا یہ امر رومیون پر عبد اللہ بن خذافہ نے بیان کیا ہے کہ گمان کیا رومیون
مارے جانے اوسکے بطریق نے اور اوس بطریق کا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک بڑا تہا راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑنے کو نکلا دوسرا بطریق اور کہا اوسنے
کہ یہ ساتہی بادشاہ کا مارا گیا اور ضرور ہے مجکو اوسکا بدلا لینا اور اب مین جاتا ہون اوس شخص کی طرف جسنے مار ڈالا ہے بطریق
کو پس گرفتار کرونگا اوس شخص کو اور لیجاؤنگا مین اوسکو ہرقل بادشاہ کے پاس اور کہونگا مین اوس سے کہ یہی مارنیوالا ہے تیرے بطریق
کا تو پس کر تو اوسکے ساتہ جو تو چاہتا ہے پہر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑے ڈیل کے شتری پر اور آیا وہ تا اینکہ ٹہہرا وہ بطریق
مقتول کی جگہ مگر [illegible] خالی کر لیا عبد اللہ بن خذافہ نے اسباب اوسکا اور سر اوسکا جدا تہا اوسکے بدن سے پس دیا بطریق نے [illegible]
مہربانی کے اوسکے واسطے اور قسم کہائی اوسنے مسیح اور صلیب اور انجیل کی اس امر پر کہ ضرور ہے اوسکو اوسکا بدلا لینا اور چلتا تہا وہ
یہان تک کہ نزدیک ہو اسلامی لشکر کے اور کہا اوسنے زبان عربی فصیح مین کہ اے گروہ مسلمانون کے قریب ہے کہ اللہ غالب اور بزرگ ہلاک کریگا
تمکو بسبب تمہارے ظلم اور زیادتی کرنیکے ہمپر اور بوجہ تمہارے کامون کے ہمارے ساتہ پس نکلے میرے مقابلہ کو مارنیوالا اوس بطریق کا
تا کہ لون مین اوس سے عوض کو اور مجہپر لازم ہے یہ امر کہ نہ باقی رکہون مین کسی کو بعد اوسکے اور اوسکے ساتہیون سے پس جب سنا عبد اللہ بن خذافہ

سنے کلام اوسکا قصد کیا اونہوں نے نکلنے کا اوسکی طرف پس منع کیا انکو میسرہ بن مسروق نے نکلنے سے واسطے لڑائی کی
بسبب مہربانی کرنے اونکے حال پر اسواسطے کہ اونہوں نے ماندگی اور مشقت اوٹھائی تھی پہلے بطریق کی لڑائی سے اور قوی کیا میسرہ
بن مسروق نے اس امر کا کہ نکلیں وہ اوسکی طرف اور نگاہ رکھیں وہ عبداللہ کو بسبب اپنی ذات کے پس کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ اے میسرہ
وہ ہر گاہ بولاتا ہے مجکو میرا نام لیکر اور پیچھے رہ جاؤں میں نکلنے سے تو میں ہونگا اس حال میں ناتوان نہ مضبوط پس کہا میسرہ بن مسروق
نے کہا کہ میں مہربانی کرتا ہوں تم پر بسبب تمہاری مشقت اوٹھانیکے عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ اے مہربانی کرنے والے تم مجھ پر مشقت اوٹھانے
سے دنیا میں اور نہیں مہربانی کرتے ہو مجھ پر آگ سے عالم آخرت میں اور جلتی ہوئی آگ دوزخ سے قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی کہ نہ لڑینگے مگر نکلیگا اوسکی طرف کوئی شخص سواے میرے پھر نکلے عبداللہ بن حذافہ اور اونکے سواری میں گھوڑا بطریق کا تھا جسکو اونہوں نے
مار ڈالا تھا اور نہیں بدلا تھا اونہوں نے اپنے سامان لڑائی سے کسی چیز کو اور اونکے ہاتھ میں تلوار اور ڈھال تھی پس جب نکلے وہ بجانب
بطریق کے اور دیکھا بطریق نے اپنے ساتھی کے گھوڑے کو جانا اوسنے کہ عبداللہ بن حذافہ ہی قاتل ہیں اوسکے بھائی کے پس
نہیں مہلت دی اوسنے عبداللہ کو اس امر کی کہ وہ گرد اوڑاویں تا اینکہ جست کی اوسنے ساتھ اپنے گھوڑے کے بجانب عبداللہ کے
اور حملہ کیا اونپر گویا وہ پہاڑ تھا کہ ٹوٹ پڑا تھا اوپر سے اور جنگل پار اوپر اونکے کھینچا اونکو اپنی طرف اور جدا کر لیا اونکو اونکی زین سے
گرفتار کر لیا اور لایا اونکو اپنی قوم کے پاس اور سپرد کیا اونکو اور بولا کہ یہ لوگوں کو اپنی قوم سے ہے اور کہا اوسنے کہ مضبوط کرو تم اونکو ساتھ
لوہے کے اور لے جاؤ تم اونکو طرف قسطنطنیہ کی اور ٹھہراؤ اونکو بادشاہ کے سامنے اور آگاہ کرو اوسکو کہ یہی قاتل فلیس بن جریح
کے ہیں راوی نے بیان کیا ہے کہ قید کیے گئے عبداللہ ساتھ لوہے کے اور روانہ کیے گئے وہ ڈاک کے گھوڑے پر بجانب قسطنطنیہ کے
اور پھر آن بطریق اپنی لڑائی کی جگہ میں اور وہ ناز کرتا تھا اپنے کام پر اور پھر آوہ بجانب لڑائی کے پس نکلے اوسکی طرف تین شخص مسلمانوں سے پس کہا
میسرہ بن مسروق نے اپنے دل سے کہ اے بیٹے مسروق کے کیا نہیں شرماتے ہو تم اللہ تعالی سے اس امر کہ ٹھہرو تم ساتھ نشان
مسلمانوں کے اور تم کشادہ ہو کر دیکھو اونکو تا اینکہ گرفتار ہو گئے عبداللہ بن حذافہ اور نکلے ہیں اس ملعون کی طرف تین شخص مسلمانوں سے
اور تم بیٹھے ہو لڑائی سے پس کیا عذر ہوگا تمہارا نزدیک اللہ غالب و بزرگ کے روز حساب اور پرسش کے پھر بولایا اونہوں نے
سعد بن عبید بن جویر بن نفیل العدوی رضی اللہ عنہ کو اور سپرد کیا اونکو وہ نشان جو بنایا تھا اونکو واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اور کہا سعید سے کہ لیے رہو تم اس نشان کو تاکہ جاؤں میں طرف اس ملعون کی پس اگر مار ڈالیگا وہ مجکو پس اجر میرا اللہ غالب و بزرگ پر ہے اور
اگر مار ڈالونگا میں اوسکو ہوگا وہ عوض واسطے عبداللہ بن حذافہ کے پس لے لیا سعید نے نشان کو اور نکلے میسرہ بن مسروق
رضی اللہ عنہ بجانب بطریق کے گویا وہ شیر تھے کہ نکلا ہے [illegible] پس گرد اوڑا دیا اونہوں نے بطریق پر اور اشعار پڑھنے [illegible]
تھے اور حملہ کیا اونہوں نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اونپر اور گرد اوڑا دیے دونوں نے [illegible]
ہو گیا کام اون دونوں کے بیچ میں پھر نزدیک ہوئے دونوں آپس میں اور [illegible] ایک دوسرے پر اور [illegible]
گھوڑے کے اور بہر گرد و غبار کا گرد اوٹھا [illegible] دونوں ساتھیوں کی طرف اور دعا کرتا تھا اپنے ساتھی کیواسطے

مردکی تا اینکہ ظاہر ہوئے وہ دونون غبار کے نیچے سے حالانکہ وہ دونون واسطے جدا ہونیکے آپس سے نزدیک تھے پس کہا کہنے
میسرہ بن مسروق سے کہ ای مسلم قسم ہے تمکو تمھارے دین کی کہ آگاہ کرو تم مجکو کہ یہ کیا نشان ہے جو نکلا ہے ہماری لشکر کے بیچ
پس نہین التفات کیا میسرہ بن مسروق نے اوسکے کلام پر اور کہا اونہون نے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ پس کہا کہنے کہ
قسم ہے مجکو میرے دین کی کہ نہین گمان ہے مینے تجسے مگر سچی بات پس متوجہ ہوئے میسرہ بن مسروق بسبب آرزومند ہونے اونکے
اس امر پر کہ لاوے اللہ تعالی مسلمانو پر کشود کار کو طرف دیکھنے حقیقت اوس امر کے جو بطریق نے اوسے کہا تھا پس حملہ کیا بطریق نے
اوپر اور پھیلایا اپنے ہاتھ کو اوپر تاکہ جدا کر لیوے اونکو جگہہ سے کہ دفعۃً ظاہر ہوا اقبال اور وہ چمکتا تھا خالد بن الولید المخزومی کو اپنے
مین پس جب دیکھا اوسکی طرف مسلمانو نے تکبیر کہی سبہون نے پس بسبب زبر گی اور دبا ہے اونکی تکبیر کے ڈھیلا ہو گیا ہاتھ بطریق کا میسرہ بن
مسروق سے اور متوجہ ہوا وہ دراستحالیکہ دیکھتا تھا وہ کہ کیا حال مسلمانو نکا ہے پس ہاتھ مارا صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اور قصد کیا اونہون نے اوسکے جدا کر لینے کا اوسکی زین سے پس نہین پائی اونہون نے کوئی راہ اس امر کی واسطے کہ وہ جکڑا ہوا تھا
مین پس کھینچتے تھے وہ اپنے ہاتھ کو بقصد اوسکے گرا دینے کے اور دیکھا کہنے نشان خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ نزدیک آتا ہے
اوس سے اور وہ ارادہ کرتے ہین اوسکی طرف کا پس جانا اوسنے کہ وہ بالضرور ہلاک ہونیوالا ہے پس طلب کیا اوسنے تلوار کو بارادہ کرنے
میسرہ بن مسروق کو پس چھوڑا اوسنے تلوار کو اپنے ہاتھ سے پس اوتری اوسپر تلوار اور پڑی اوسکے بائین ہاتھ پر اور کاٹ ڈالا اوسکو اور
پھر گیا میسرہ اپنی زین کی طرف اور پھرا بطریق بجانب اپنے ساتھیونکی حالانکہ ہاتھ اوسکا کٹا ہوا تھا اور وہ سخت نالہ کرتا تھا پس جب پہنچا بیچ
اور دکے پس چلا اوسکو غلام اور مصاحب اوسکو اور لا دلیا اوسکو اپنی گردنون پر اور لائے اوسکے خیمے مین اور اترا دیا اونہون نے
اوسکے ہاتھ کو اور خالد بن الولید ملاقی ہوئے میسرہ بن مسروق سے اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور بیان کیا اون
مسروق نے جو گذرا تھا اوپر ان دونون کے اور حال گرفتار ہو جانے عبداللہ بن حذافہ کا پس کانپ اٹھے خالد بن الولید اور کہا کہ گرفتار
ہو گیا مثل عبداللہ بن حذافہ سے شخص قسم ہے خدا کی کہ نہ جدا ہون گے اور نہ خالد پیچھے اونکی عبداللہ بن حذافہ کو اگر چاہا اللہ تعالی نے
اور توقف کیا خالد بن الولید نے باقی دن پس جب دوسرا دن ہوا دیکھا اونہون نے ایک بوڑہا مرد کہ نکلا ہے رومیونکی لشکر سے اور وہ لیا تھا
بنا ہوا سینہ تک اپنی آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا سامنے خالد بن الولید کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنیکا طرف خالد بن الولید کے پس بازر کہا اوسکو خالد
بن الولید نے اس امر سے اور کہا اونہون نے کہ تو کیا چاہتا ہے اوسنے کہا کہ بطریق لشکر کا قصد کرتا ہے واسطے اطاعت کے اور اونسے بھیجا
کہ دیکھا ہے اس لشکر کو جو آیا ہے تمہارے بطریق کو جانا ہے اوسنے اس امر کو کہ نہین طاقت ہے اوسکو تمہارے مقابلہ اور لڑائی کی اور وہ جانتا ہے کہ آپ نے قبول
تمکو صلح کرنا اور چھوڑ دیوین ہم تمہارے قیدیکو اور دیوین ہم تمکو اوس قدر مال جو تم چاہو اور پھر جاؤ تم ہمارے شہرون اور ہماری ولایت
سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ پھر جانا ہمارا تمسے پس نہ جدا ہونگے ہم تمسے مگر تین باتون سے فیصلے پر اور تمہارے قیدیکا کہ اگر
تم قیدیکو اپنے اطاعت اور فرمانبرداری کی تو بہتر ہے ورنہ چھوڑو گے تم قیدیکو اور روز سختی اور ناپسندیدگی کی پس کہا اوس
مرد نے کہ آیا تم سردار عرب کے ہو خالد بن الولید کہا ہان پس کہا اوسنے کہ اگر مناسب جانو تم اس امر کو کہ توقف کرو تم لڑائی مین تا

آج کا دن اور رات یہیں کرو تم اس کام کو تاکہ فکر کریں ہم اور ہم آپس میں اور آرام پاوے یہ بطریق اپنے ہاتھوں کے دریئے اور آوے گا تمہارے پاس پس منظور کریگا اوس چیز کو جو تم چاہو گے خالد بن الولید نے کہا ہمنے منظور کیا تمہارا اس درخواست کو پس پھر گیا وہ بوڑھا اپنی قوم کی طرف اور کہا بطریق سے کہ اونہوں نے منظور کیا اور یہ کہدیا لڑنے والوں نے اپنے ہتھیار رکھو اور اوترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پس جب رات ہوئی حکم کیا بطریق نے اپنے ساتھیوں کو روشن کرنے آگ کا خیموں کے دروازوں پر اور زیادتی کرنیکا اوسکے روشن کرنے میں پس ایسا ہی کیا قوم نے اور کھولا لاد اونہوں نے اپنے بوجھ اور اسباب کو اور چھوڑ دیا خیموں کو اونکی حالت پر اور آگ شعلہ زن تھی خیموں کے دروازوں پر اور روانہ ہوئے وہ ابتدای شب میں پس جب صبح ہوئی کوئی خبر اور نشان اونکا نتھا پس جب دوسرا دن ہوا سوار ہوئے خالد بن الولید اور مسلمان اور انتظار کیا اونہوں نے اس امر کا کہ نکلے اونکی طرف کوئی شخص یہ ہوں پس نہ دیکھا اونہوں نے کسی کو پس جانا مسلمانوں نے کہ رومی بھاگ گئے پس کاٹا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں کو غصے سے اور کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ غلطی ہوئی اونہوں نے اونکی نا کہان نکلجانے پر اپنے ہاتھوں سے اور قصد کیا چلنے کا اونکی جستجو میں پس کہا اونکو بشیر بن مسروق نے اس رائے سے اور کہا اونہوں نے کہ یہ شہر دشوار گذار اور دور میں مسافت میں اور بہتر یہ ہے کہ پھر چلو تم بجانب لشکر مسلمانوں کے پس لیا مسلمانوں نے خیموں اور باقی اسباب قوم کو اور پھیر لشکر مسلمانوں کا بحالت فتحمندی کے اور لوگ غم میں تھے عبد اللہ بن حذافہ پر تا اینکہ پہنچے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس ملاقات کی ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانوں نے اونکی سلامتی پر اور سامنے آئے بشیر بن مسروق اور سلام کیا اونہوں نے امین الامت پر ابو عبیدہ بن الجراح نے اونسے اور پوچھا اونکو اور بیان کیا بشیر نے حال اپنا اور جو کچھ گذرا تھا اونہوں پر اور جسقدر مارے گئے تھے رومی اور نہیں مارے گئے تھے مسلمانوں سے مگر چار آدمی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتاری عبد اللہ بن حذافہ کا دشوار گذرا اونپر یہ امر اور کہا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا پھر لکھا اونہوں نے خط امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو مشعر حال پہنچنے لشکر کا بجانب روم اور سرگذشت مسلمانوں اور حال گرفتار ہونے عبد اللہ بن حذافہ کو پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کا بجانب حضرت عمر کے اور پڑھا اونہوں نے خط اوسکو خوش ہوئے وہ بسبب سلامتی حال مسلمانوں اور اونکے غالب ہونیکے اوپر دشمنوں پر اور اندوہناک ہوئے وہ بسبب گرفتار ہوجانے عبد اللہ بن حذافہ کے پس کہا اونہوں نے کہ قسم ہے بحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی بیعت کی کہ لکھوں گا میں خط ہرقل کو تا اینکہ روانہ کرے میرے پاس عبد اللہ بن حذافہ کو اور یہ بھیجوں گا میں اوسکی طرف لشکروں اور فوجوں کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ہرقل کے اس مضمون کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ هٰذَا الْكِتَابُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاِذَا وَصَلَ اِلَيْكَ كِتَابِيْ هٰذَا فَابْعَثْ اِلَيَّ بِالْاَسِيْرِ الَّذِيْ فِيْ اَسْرِكَ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَاِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ رَجَوْتُ لَكَ الْهِدَايَةَ وَاِنْ اَبَيْتَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ رِجَالًا لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اور لپیٹا خط کو اور بھیجا اوسکو

کہ یہ خوف نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہے اللہ تعالی نے تمکو اوس سے اور حرام کیا ہے اوسکو تمپر علاوہ برین وہ حلال
ہوگیا ہے پھر بعد تین دن کے ولیکن چھوڑ دیا مینے اوسکو تاکہ ہو وطن مسلمانون کا کہتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ جب آیا ہرقل کے
پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اوسنے خط کو پس دیا اوسنے عبداللہ بن حذافہ کو بہت مال اور کپڑے اور چھوڑ دیا اوسنے
اونکی راہ کو اور دیا اونکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اوسنے ایک گروہ کو ساتھ عبداللہ بن حذافہ
کے پہاڑونکے درون تک اور پھر آئے وہ لوگ اونکی ہمراہی سے اور پہونچے عبداللہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش
ہوئے وہ اونکے آنیسے اور بھیجا اونکو مدینہ طیبہ میں پس جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور دیکھا حضرت عمر نے اونکو سجدہ شکر
کیا واسطے اللہ تعالی کے اور مبارکباد سلامتی کی دی عبداللہ کو اور دیا عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو موتی پس جب دیکھا حضرت عمر نے
موتی کو پیش کیا اوسکو سوداگران مدینہ طیبہ پس نہین جانا اونہون نے اوسکی قیمت کو اور کہا اونہون نے کہ ہمنے ایسا موتی نہین دیکھا ہے پھر کہا اونہون
کہ یا امیر المومنین بتحقیق اللہ تعالی نے دیا ہے تمکو پس ہو تم اوسکو برکت دی اللہ تعالی نے تمکو اوس مین پس حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکو جمع ہونیکا
اپنے پاس مین جمع ہوگئے وہ تا اینکہ بھر گئی مسجد لوگون سے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اونہون نے
یا ایہا الناس ان کلب الروم قد وجہ الی بہذا اللؤلؤ ہدیۃ وقد جعلنی المسلمون منہا فی حل فما تقولون
مسلمانون نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالی تمکو اوس مین اے سردار مسلمانون کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ان کنتم جعلتمونی منہا فی حل فکیف اصنع بمن غاب من المسلمین ومن فی البطون
والاصلاب من اولاد المہاجرین والانصار والمجاہدین فی سبیل اللہ والا ہما داقۃ لعمر مطالبتہم یوم القیامۃ پھر بیچا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو اور کردیا اوسکی قیمت کو مسلمانونکے بیت المال مین عمرو بن سالم سے روایت کی ہے کہ جب فتح کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے انطاکیہ کو اور دی صلح کو اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہے ہمنے اقامت کی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح
حلب مین بہ انتظار اسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیساریہ مین کیا ہوتا ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجھکو تمام تر روایت
امر کی پہونچی ہے کہ اہل معرات اور کفر طاب اور رقابیہ اور وہ جبل ابی قبیس جو شام مین ہے اور اوسکے نزدیک کے قلعون اور شہرونکو فتح کیا
مسلمانون نے اور دی صلح کی اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوئے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب قیساریہ کے پانچ ہزار مسلمان تھے
جنمین عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہے کہ تھا مین ہمراہ عمرو بن العاص کے
پس دیکھا مینے انگور کے ایک خوشہ کو ایک گاؤن مین دیہات کے گہرونمین اور اوس مین خوشے انگور کے لٹکتے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا مینے اوس مین سے
ایک انگور اور کھایا مینے اوسکو پس سردی کی اوسنے اور لاحق ہوا سخت جاڑا مجکو پس کہا مینے برا کرے اللہ تعالی ان بدبختونکو کافرونکا شہر اونکا
سرد ہے اور اونکے انگور سرد ہین اور پانی اونکا سرد ہے اور ہم ڈرتے ہین ہلاک ہوجانیکو بسبب شدت سردی اونکے شہرونکے پس سنا ایک مرد
نصاری نے کلام میرا تھا میرے پیچھے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ میری طرف کو پہر ارادہ [illegible] حاصل کرنے کے [illegible] کلام ہے تاکہ باقی
رکھون مین اور نہ ماروں ان مین اوسکو پس کہا اوسنے کہ اے برادر عرب [illegible] انگورین تمکو [illegible]

پانی نہیان کا پس اوہ بتلائی اوسنے مجکو ایک بڑی مشہور چیز مین پانی تہا پس پلیا مینے اور ایک جماعت نے عرب سے پانی کو اور آئے ہم
اپنے لشکر مین ولیکن جہکتے تہے ہم نشے سے پس جانا اور سنا عمرو بن العاص نے ہماری خبر کو اور لکہ بہیجا اونہون نے حال انکا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکہا ابو عبیدہ نے اونکو اس عبارت سے اما بعد فمن شرب فحدوا علیہما واقیموا حدود اللہ
تعالیٰ کما امر ولا تخشوا فی اللہ لومۃ لائم پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو پاس بلایا اونہون نے سبیع بن حمزہ اور اونکے
ساتہیونکو جنہون نے شراب پی تہی پس تازیانے مارے ساتھ کے مارے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ جب تازیانے لگائے
میرے عمرو بن العاص نے اور درد آگین کیا اونہون نے مجکو کہا مینے کہ قسم ہے خدا کی ہر آئینہ مار ڈالونگا مین اوس گبر کو جسنے راہ
بتلائی تہی مجکو شراب پر یہانتک کہ پیا مینے اوسمین سے اور لیا مینے اپنی تلوار کو اور گیا مین اوس گانو مین اور تلاش کیا مینے گبر کو
اور پایا مینے اوسکو پس جب پڑی نگاہ میری اوسپر نکال لیا مینے تلوار کو اور قصد کیا مینے اوسکے مار ڈالنے کا پس پیٹہہ پہیری
اوسنے مجہسے بحالت بہاگنے کے اور پیچہا کیا مینے اوسکا اور وہ کہتا تہا کہ مینے تمہارا کیا گناہ کیا ہے پس کہا مینے کہ تونے ہی مجہکو شراب
کے لئے راہ بتلائی مجکو اوس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہی پس کہا اوسنے کہ قسم ہے خدا کی کہ مینے نہین جانا تہا اس امر کو کہ وہ حرام
سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ پکارا مجہکو عبادہ بن صامت نے اور کہا کہ جلدی کرو تم اوسکے مارڈالنے مین کہ وہ داخل ذمہ ہماری مین ہی پس چہوڑ دیا مینے
اوسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور میوہ کو اور کہا اوسنے کہ کہاو تم اوسکو کیونکہ ساتہ ترکہ وہ گرم کردیگا تمکو پس کہایا مینے اوسکو اور پایا مینے
اوسمین پاکی اور خوشبو کو پس کہا مینے اوس سے کہ برا کرے تیرا اللہ تعالیٰ کہان تہا تو ان چیزون سے ابتدائی حال مین پہلے اسکے مارا جاتا اور
مار کہانے سے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر تا اینکہ اوترے ہم ایک گانو مین جسکا نام نخل تہا اور پہونچی خبر
فلسطین مین [illegible] کو اور پناہ لی تہی اوسکے پاس اون لوگون نے جو بہاگ گئے تہے اوسکے باپ کے لشکر سے اور تمام رومیون اور بطارقہ نے اور
پورا ہوا تہا لشکر اوسکا اسی ہزار کی تعداد مین اور بلایا اوسنے کہ ایک سردار مستنصرہ کو پس کہا اوس سے کہ جا تو اور دریافت کر خبر عرب کی اور مقدار
اونکے لشکر کی کہ کس قدر ہے اور لا تو میرے پاس خبر کو پس چلا وہ جاسوس تا اینکہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکہا اوسنے اور اوپر آخر
لشکر کے تا اینکہ گذرا وہ ایک قوم مین پر اور وہ آگ کو گرد تہی پس بیٹہ گیا اوسنے اونکی طرف اور بیٹہا اونکی بیچ مین اور اسکا ایکہ سنتا تہا وہ اونکی باتونکو
پس جب ارادہ کیا اوسنے اوٹہنے اور کہڑے ہونیکا تو کہڑا ہوا وہ اپنے دامن کو سمیٹے اور کہا اوسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کہ اترا اوسکی زبان
پس جب سنا اہل یمن نے اوسکے قول کو جانا اونہون نے کہ وہ مستنصرہ اور جاسوس روم کا ہی پس جست کی اون لوگون نے اوسکی طرف
اور مار ڈالا اوسکو اور واقع ہوا شور لشکر مین تا اینکہ سنا عمرو بن العاص نے ایک شور تڑاس اور پوچہا اونہون نے کہ کیا حال
ہے پس بیان کیا لوگون نے اون سے حال جاسوس اور اوسکے مارے جانیکا پس خشمناک ہوئے عمرو بن العاص اس سبب
سے اور بلایا اونہون نے اہل یمن کو اپنے پاس اور کہا کہ اے لوگو کس چیز نے اوبہارا تمکو جاسوس کو مارنے پر کس واسطے نہ لائے تم
اوسکو میرے پاس کہ خبر پوچہتا مین اوس سے پس کتنے ہین جاسوس [illegible] وہ واسطے ہمارے [illegible] لوگو اللہ تعالیٰ
[illegible] عمرو بن العاص [illegible] جاسوس کو

کہ جتنے مددی تھی ہمکو بہت جگہوں میں حالانکہ ہم تھوڑے تھے وہ قدرت رکھنے والا اس کا ہے کہ مدد دیوے اور غالب کرے ہمکو باقی کافرون پر
راوی نے بیان کیا ہے کہ فتح حاصل کیا عمرو بن العاص نے ربیعہ بن عامر کی وصیت سے اور کہا اونہوں نے کہ قسم ہے خدا کی سچ کہا تمنے پھر حکم کیا
اونہوں نے لوگونکو آمادہ ہونیکا واسطے ملاقی ہونے دشمن کے پس سوار ہوئے مسلمان اور بلند کیا اونہوں نے اپنی آوازونکو ساتھ
تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجی بشیر اور نذیر پر پس قبول کیا اور جواب دیا اونکی تہلیل اور تکبیر کا پہاڑون اور ریگون اور ٹیلون اور
درختون نے اور سکناے اوس زمین کی آبادیون سے اور خوفناک ہوئے مشرکین وقت سننے آواز مسلمانون کی اور گویا زمین ہلنے والی
اور چلنے والی تھی ساتھ اپنے لوگون کے اور دیکھا قسطنطین نے مسلمانون کے لشکر کو پس زیادہ معلوم ہوا اوسکی آنکھ میں اور کہا
اونکی کہ قسم ہے اپنے دین کی جب آیا اور بلند ہوا تھا میں اس لشکر پر تو نہیں تھے وہ زیادہ پانچ ہزار سے اور اب بڑھ گئی ہے تعداد اونکی اور
زیادہ ہوئی مدد اونکی اور نہیں شک ہے کہ اللہ تعالی نے مدد دی ہے اونکو ساتھ فرشتونکے اور [illegible] اور بیٹھا تھا ان عرب کی حال کا
اور نہیں ہے [illegible] لشکر زیادہ [illegible] کے لشکر سے جبکہ ملاقی ہوا تھا وہ اپنے یرموک میں دس لاکھ سے اور یہ تحقیق ندامت حاصل کیا
[illegible] اپنی [illegible] کے مقابلے کو اور میں قریب تر ہوں کہ رونگا کسی مکر اور فریب کا ان عرب پر پھیر اور لایا اونکو ایک بڑی مرتبے والے کو اپنے
شہریاری اور وہ شخص قبیلہ [illegible] اور عالم تھا اور کہا اوس سے کہ سوار ہو کر جا تو اس قوم کیطرف اور اچھی بات چیت کر تو اور کہہ اونکو
کہ بادشاہ چاہتا ہے تمسے اس امر کو کہ روانہ کرو تم بادشاہ کے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان کا اور بڑا مضبوط دل کا ہو اور ہو وہ
شخص [illegible] بیگان عرب سے پس سوار ہوا وہ شخص اور کپڑے دیباج سیاہ کے اور ایک کلاہ بالونکی پہنے تھا اور سوار ہوا سبزی استر پر اور لی اوس
اپنے ہاتھ میں ایک [illegible] صلیب [illegible] اور چلا آتا ہے یہانتک کہ پہونچا قریب لشکر مسلمان کے پس ٹھہرا وہ اس حیثیت سے کہ سنتے تھے مسلمان کلام اوسکا اور کہا
اے گروہ عرب کے میں بھیجا گیا ہوں تمہارے پاس بادشاہ رحیم قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے اور وہ چاہتا ہے تمسے صلح کرنا اور نہیں [illegible] رکھتا ہے
تمہاری [illegible] کی اسواسطے کہ وہ عالم ہے اپنے دین کا اور وہ دانا بینا ہے اپنے کام میں اور نہیں دوست رکھتا ہے خونریزی اور تباہ کرنے کو
[illegible] ظلم اور زیادتی کرو تم پھر سوائے اسکے نہیں کہ ظالم مغلوب کیا جاتا ہے اور مظلوم مدد دیا جاتا ہے اور [illegible] ہماری واسطے یہ کہا ہے کہ [illegible]
شخص سے جو ظلم اور زیادتی کرے اور بادشاہ تمسے یہ چاہتا ہے کہ بھیجو تم اوسکے پاس ایک ایسے شخص کو جو بڑا فصیح زبان اور مضبوط دل ہو اور ہو وہ شخص
فرمایگان عرب سے پس سکوت کیا اوس شخص نے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا عمرو بن العاص نے کلام اوسکا کہا اونہوں نے کہ ای لوگو تحقیق سنا تمنے
جو کچھ کہا اس نے [illegible] پس کون شخص تم میں ہے جو جائیگا بجانب [illegible] اور [illegible] کی اللہ تعالی اور رسول کی اور نیکی اور رعایت کریگا
اوس چیز کو جو ساتھ وہی بیان کریگا پس کہا بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تھے وہ جوان سیاہ رنگ اور دراز قد
دکھائی دیتے تھے مثل درخت بلند کے چمکتی تھی سیاہی رنگ کی اور دونوں آنکھیں اونکی سرخ تھیں مثل خون لہو کے اور وہ بلند آواز تھے پس کہا اونہوں نے
کہ اے عمرو میں اوسکے پاس جاؤنگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ ای بلال تحقیق شکستہ حال کر دیا ہے تمکو تمہاری رنج نے
مفارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علاوہ یہ ہے تم جنس حبش سے ہو اور اہل عرب سے نہیں ہو اور اہل عرب کے کلام
[illegible] اور تحقیق [illegible] پس کہا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہے تمکو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امر کی

ع
بیان آنے ایلچی [illegible]

مگر کس چیز سے تو پھیلتا ہے اے برادر نصرانیہ نے اونسے کہا کہ تمہارے لباس اور ہتیار سے اوٹھا دو اور لیلو سوا ان ہتیاروں کو کیا کام کرو گے تم اونسے
اور کیا ارادہ کرو گے تم لڑائی کا عمرو بن العاص نے کہا کہ اوٹھانا اور لینا ہتیاروں کا لباس اہل عرب کا ہے اور یہی پہننا اونکا اور اوڑھنا
اونکا ہے اور نہین لیا ہے مینے ہتیاروں کو ساتھ اپنے مگر واسطے طلب ثواب کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا جاؤں نزدیک تمہارے تو نزدیک لڑائی
ہان بس پہنچنگے ہتیار جائے پناہ میرے واسطے میرے جو دشمن سے ہے اور بچاؤنگا مین اوسکے سبب سے اپنی جان کو کہا ترجمان نے اونسے کہ ہم لوگ اہل وفا کے
اور مکر سے نہین ہین تم دلکو مطمئن کرو پھر پھرا ترجمان بجانب قسطنطین کے جبکہ سنا اوسنے مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ اے بادشاہ سردار عرب
کو تیرے پاس آگئے ہین اور وہ ایسا لباس پہنے ہین پس ہنسا بادشاہ اوسکے کلام سے اور کہا اوسنے کہ کہہ تو اوسسے کہ آوے بیچ میرے پاس
اور داخل ہوں جیسے کہ ہین وے اپنے لباس مین پس لیا بادشاہ نے ساختگی کو سبب آنے عمرو بن العاص کے اوسکے پاس اور آراستہ کیا اوسنے اپنے
ملک کو اور ٹھہرایا بطارقہ اور اونکے بچہ کو دائین بائین اور حجاب کو گرا دیئے اور آیا ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا اونسے کہ اے برادر عربی
چلو تم کہ بادشاہ نے اجازت دی ہے تمکو پس روانہ ہوئے عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر اور لشکر قبیلہ پر کا تعجب کرتا تھا اونکے لباس سے تا اینکہ پہونچے
وہ بادشاہ کے خیمہ کے دروازے پر پھر پیادہ ہو گئے وہ اور چلا بطارقہ اور حجاب آگے اونکے تا اینکہ پڑی آنکھ اونکی قسطنطین پر پس سلام
کیا اونہوں نے ساتھ دعا ہے عرب کے پس نزدیک بولایا اونکو بادشاہ نے اور مرحبا کہی اور تازہ روئی کی اونسے اور کہا کہ مرحبا اے سردار اپنی
قوم کے اور حکم کیا اونکو تخت پر بیٹھنے کا پس انکار کیا عمرو بن العاص نے اس امر سے اور کہا اونہوں نے کہ فرش اللہ تعالی کا پاک تر ہے فرش
سے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے بنایا ہے زمین کو اور کیا اوسکو بچھونا ہمارا اور مباح کیا اوسنے ہمارے واسطے اوسکو پس ہم سب اوسمین برابر
ہین اور مین نہین چاہتا ہون بیٹھنے کو مگر اوس چیز پر جو مباح کیا ہے اللہ تعالی نے ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص زمین پر
بحالت چار زانو کے اور رکھ لیا اپنے نیزہ کو آگے اپنے اور اپنی تلوار کو اپنی ران پر اور کہا قسطنطین سے کہ کہہ تو جو چاہتا ہے اے عظیم
روم کے اور سوال کر تو جس چیز سے تجھکو منظور ہو پس کہا اوسنے قسطنطین سے پہلے نقل کہ تمہارا نام کیا ہے اونہوں نے کہا کہ میرا نام عمرو ہے مین
عرب بزرگ اور ارباب بیت الحرم سے ہون جنکی قوم قدیم ہے قسطنطین نے کہا کہ تم جوان بزرگ ہو عرب بزرگ سے اے عمرو اور اگر تم عرب
سے ہو تو ہم روم سے ہین اور ہمارے تمہارے بیچ مین نسبت اور قرابت اور یگانگت نزدیک ہے اور ہم تم نسبت مین ملتے ہین پس جو لوگ کہ
نسب مین متصل ہین نہین چاہئے اونکو خونریزی کرین بعض اونمین کی بعض کی پس کہا عمرو بن العاص نے کہ ہمارے نسب ملتے ہین ہمارے باپ دادا کے
اور برا نسب ہمارا دین اسلام کا ہے اور جب کہ بھائی بھائی کے ساتھ ہو اور وہ دو جدا ہون دین مین پس حلال ہے بھائی کو کہ مار ڈالے اپنے بھائی کو
اور منقطع ہو گیا نسب اون دونون کو بیچ مین پھر قسطنطین نے کہا کہ تیرا نسب ہم مین ملتا ہے لیکن مگر ہمارا اور تمہارا نسب ایک ہو سکتا ہے حالانکہ ہم قوم قریش کے
سے ہین اور تم لوگ روم سے ہو اوسنے کہا کہ اے عمرو آیا نہین ہین باپ ہمارے آدم پھر نوح پھر ابراہیم اور عرب نسل اسمعیل سے ہین اور روم اولاد
روم بن العیص بن اسحاق ہین اور وہ دونون اولاد ابراہیم کی ہین اور نہین دوست رکھتا ہے بھائی اس امر کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی
پر اور ظلم کرے اوسپر اور تقسیم مین جو بانٹ دی ہے اونکے اگلے باپ نے اونکو بیچ مین عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہے اس کلام مین کہ عیص و اسحاق بیٹے
اور اسمعیل چچا عیص کے ہین لیکن ہم ایک باپ کی اولاد ہین اور باپ ہمارا نوح علیہ الصلوۃ والسلام ہین اور اگرچہ نوح نے تقسیم کر دیا تھا زمین

کو بھی اولاد مین لیکن اونہون نے تقسیم کیا تھا اوسکو بحالت درگذر کرنے کے جسوقت کہ خشمناک ہوئے تھے وہ اپنے بیٹے حام پر اور جان تو
اس امر کو کہ اولاد نوح کی نہین راضی ہوئی تھی اس تقسیم پر مدت تک اور غالب ہو گئے بعض اونکے بعض پر اور یہ زمین نہین ہم ہو تمہاری
نہین ہے بلکہ عمالقہ کی ہے جو تمہارے پیشتر تھے اسواسطے کہ نوح نے تقسیم کیا تھا زمین کو اپنے تینون بیٹون سام اور حام اور یافث پر پس دیا تھا
اونہون نے اپنے بیٹے سام کو شام کا ملک اور جو گرد اوسکے ہے یمن اور حضرموت سے عمان بحرین تک اور سب عرب اولاد سام سے ہین اور وہ قحطان
اور طسم وجدیس اور عملاق ابو العمالیق جہان کہین تھے شہر ملکین اور یہ وہی جبابرہ ہین جو شام مین تھے پس یہ عرب خالص ہین اور
دی تھی نوح نے حام کو زمین مغرب اور سواحل کی اور اوتر ہے تھے یافث اور زمین پر جو بیچ مین پورب اور پچھم کے تھی اور زمین خاص ملکیت
اللہ تعالی کی ہے وارث کرتا ہے جسکو چاہتا ہے وہ اپنے بندون سے اور نیکو کی عاقبت کی واسطے پرہیزگارون کی ہے اور ہم چاہتے ہین
کہ پھیر لیوین تم اوس تقسیم کو اور کرتے ہو اوسکو تقسیم برابری کی پس لیوین ہم وہ چیز کو جو تمہارے ہاتھو مین ہے شہرون اور محلون مضبوط اور پانی جاری
اور زمین فراخ سے اور تو لو تم اوس چیز کو جو ہمارے ہاتھو مین ہے درخت خار دار اور پتھرون اور ملک خالی شہرون اور آبادی سے پس جب سنا
قسطنطین نے کلام عمرو بن العاص کا جانا اونہے کہ وہ مرد بزرگ ہین پس کہا اونہے کہ سچ ہو تم اے عمرو اپنے کلام مین مگر یہ تقسیم تو جاری ہو چکی
اور اگر نہ راضی ہوئے تم اوس پر تو ہو گے تم ظلم کرنیوالی ہمپر اور ہم جانتے ہین اس امر کو کہ نہین اسکی نتیجہ کیا اور اوٹھایا ہے تمکو اس امر پر اور نکالا ہے
تمکو تمہارے شہرون سے مگر بڑی کوشش نے پس کہا اوسکے عمرو بن العاص نے کہ اے بادشاہ یہ جو تو نے گمان کیا ہے کہ کوشش نے نکالا ہے ہمکو ہمارے
شہرون سے پس ہان ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا ہے اسواسطے کہ ہم کہاتے تھے وہ چیزین اور جو کہ پیتے تھے دیکھا
کیا نیکو اور کیا پاتے ہمنے اوسکو اچھا جانا ہمنے اوسکو پس نہ جدا ہونگے ہم تم سے یہانتک کہ چہین لین گے ہم شہر تمکو تمہارے ہاتھو سے اور بناوین
گے ہم تمکو غلام اپنا اور سایہ طلب کرینگے ہم بیچ اس درخت بلند اور شاخون سبز پتے دار اور اچھے پہلون والی کے اس لیے بار بار کہونگے تم
او چیز کو جو چکھی ہے ہمنے تمہارے شہرون مین چیزین جو دنیہ والی زندگانی سے پس پیش آوینگے اور لیوینگے تمکو مگر وہ امر کہ دوست رکھتے
ہین موت اور طلب آخرت کو اور زیادہ مشتاق ہین تمہاری لڑائی کی تمہارے دوست رکھنے سے دنیا کی زندگی کو اسواسطے کہ وہ دوست
رکھتے ہین لڑائیکو جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس چپا ہوا اور باز رہا وہ اونکے جواب سے اور بلند کیا اونے اپنے سر کو
اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ عربی سچے ہین اپنے قول مین قسم ہے حق کتاب انجیل اور قربان اور مسیح اور صلیبان کی
کہ ہمارے واسطے اونکے مقابلے مین استواری اور پایداری نہین ہے عمرو بن العاص نے بیان کیا ہے کہ باتین کین اونکی نصیحت
کرنیکی اور کہا سنیے کہ جانو تم اس امر کو اے گروہ روم کے کہ اسعد غالب اور بزرگ نے نزدیک کر دیا ہے تمپر اوس چیز کو جسکو تم
طلب کرتے ہو پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہرون کو داخل ہو ہمارے دین مین اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کو ساتھ مقولات ہمارے
نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسواسطے کہ دین اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے پس کہو تم لا اِلٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ وان محمدا عبدہٗ ورسولہ
پس قسطنطین نے کہا کہ اے عمرو ہم نہ جدا ہونگے اپنے دین سے حالانکہ اوسی پر مر گئے ہین باپ دادے ہمارے عمرو بن العاص نے
کہا کہ اگر نہین چاہتے ہو تو اسلام کو پس دو تم ہمکو جزیہ اپنے اور اپنی قوم کی طرف سے بحالیکہ تم حقیر ہو قسطنطین نے کہا کہ نہین

منظور کیا ہو گا ہم نہیں تمہارے واسطے اس امر کو اس واسطے کہ رومی اداے جزیہ پر میری اطاعت نہ کرینگے حالانکہ میرے پہنچ جاؤ تو جزیہ
کیواسطے پیش کیا تھا پس ارادہ کیا تھا اونہوں نے [illegible] مارڈالنے کا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ یہ کچھ میرے پاس تھا خدا خواہی
اور ڈرانے سے اور بتحقیق ڈرایا ہمنے تم لوگونکو جہانتک ممکن ہوا اور نہیں باقی ہے مگر تلوار ہمارے تمہارے بیچ میں حکم کرنیوالا
اور اللہ تعالی جانتا ہے اس امر کو کہ بھیجو لایا تھا تمکو ایسے کام کیطرف جسمیں تمہاری نجات تھی پس نافرمانی کی تمنے اوس سے جیساکہ نافرمانی کی
تھی تمہارے باپ عیص نے اپنی ماں کی پس نکل گئے قرابت سے اپنے بھائی یعقوب کی اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ تم لوگ نزدیکتر ہو نسب میں
اور ہمارے ظاہر کرتے ہو طرف فتنہ غالب [illegible] کی تمسے اور تمہاری قرابت سے جس حالمیں کہ تم ناسپاسی و کفر کرتے ہو ساتھ [illegible]
کے اور تم اولاد عیص بن اسحاق سے ہو اور ہم اولاد اسمعیل علیہ السلام ہیں اور اللہ تعالی نے برگزیدہ اختیار اور برگزیدہ کیا ہمارے نبی
کو واسطے رسالت کے پشت آدم سے تا اینکہ نکلے وہ اپنے باپ عبد اللہ کی پشت سے پس کیا اوسنے بہترین لوگوں کا اولاد اسمعیل کو اور انکے واسطے
اوسنے اسمعیل کو عربی میں کلام کرنیکو اور چھوڑا اوسنے اسحاق کو اونکے باپ کی زبان پر پس اولاد اسمعیل کی عرب ہیں پھر کیا اللہ تعالی نے
بہترین [illegible] کنانہ کو بہترین کنانہ کا قریش کو بہترین قریش کا بنی ہاشم کو پھر بہترین بنی ہاشم کا بنی عبد المطلب کو بہترین عبد المطلب کا ہمارے
نبی کو صلوات اللہ و سلامہ علیہ پس بنایا اونکو رسول اور کیا اونکو نبی اور اوتارے اوپر جبرئیل ساتھ وحی کے اور کہا جبرئیل نے کہ
[illegible] میں پس نہیں پایا میںنے بزرگتر زیادہ تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن العاص نے بیان کیا ہے کہ [illegible]
[illegible] اعضا [illegible] ذکر کیا میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا [illegible] اور داخل ہو
خوف قسطنطین [illegible] اور کہا اوسنے عمرو بن العاص سے کہ تم سچے ہو اپنے کلام میں [illegible] بھائی میں بزرگ [illegible]
قوم سے [illegible] اس امر سے کہ آیا تمہارے جوانوں سے کوئی مثل تمہارے ہے کہ جواب دے وہ جس وقت کہ مخاطب کیا جاوے
مثل تمہارے جواب دینے کے کہ جب سوال کیا گیا جواب دیا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ سب ہمارے میرے ایک ہی زبان پر ہیں اور کہیں
ایسے لوگ ہیں کہ اگر کلام اور سوال کریگا تو جانیگا اس امر کو کہ میں نہیں شمار کیا جاتا ہوں اونکے ساتھ مقابلہ میں پس کہا بادشاہ نے
کہ محال ہے یہ امر کہ ہوویں تمہارے ساتھیوں میں مثل تمہارے اور نہ تمام عرب میں عمرو بن العاص نے کہا ہاں قسم ہے خدا کی اور اگر
دوست رکھیگا بادشاہ اس امر کو تو لاؤنگا میں اونکو تاکہ واقف ہوجاویگا بادشاہ میرے صحت کلام پر پھر چپ ہوگیا عمرو بن العاص اور
چلے اپنے گھوڑے کی طرف اور سوار ہوئے اور آئے اپنے لشکر میں پس شکر کیا اللہ تعالی کا مسلمانوں نے اونکی سلامتی پر اور رات گذاری
اونہوں نے بحالت نگاہبانی کے پس جب صبح کی انہوں نے نماز صبح کی پڑھی عمرو بن العاص نے ساتھ مسلمانوں کے اور حکم کیا اونکو
تیار ہونیکا واسطے لڑائی اونکے دشمن کے پس جلدی کی مسلمانوں نے اس امر میں اور سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑوں کی پشتوں پر اور مستعد
ہوگئے واسطے لڑائی کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب لڑائی کا دن ہوا قسطنطین نے اپنے لشکر کو [illegible]
[illegible] آراستہ کیا [illegible] صلیب [illegible] اور پیش قدمی کی اوسنے آگے [illegible] اور دیکھا
عمرو بن العاص نے جانب قسطنطین [illegible] اوسنے مرتب کیا تھا اپنے لشکر کو اور قصد کیا تھا لڑائی کا پس [illegible] آراستہ کیا

پس آراستہ کیا اونہون نے مسلمانونکو اور ایک صف کی اونکی اور مقرر کیا میمنہ مین حامیان دین مین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کو اور اونکے ساتھ شرجبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ضرار بن خازنۃ اللیثی اور عکرمہ بن جانب تھے اور ضرار بن
خازنۃ تھے سوا ان مسلمین مین فرود تھے پس اوسی حال مین کہ تقسیم کیا عمرو بن العاص نے لوگونکو اس حیثیت سے کہ دفعۃً نکلا ایک سوار مشرکین سے
اور وہ کپڑے ریشمین اور زرہ اور جوشن پہنے تھا اور اوسکے گلے مین ایک صلیب سونیکی تھی پس حملہ کیا اوسنے تا اینکہ خط کھینچدیا اوسنے بیچ مین
پر اپنے نیزہ سے میمنہ سے میسرہ تک اور میسرہ سے میمنہ تک پھر قلب تک اور ٹھہرا وہ مقابلے لشکر مسلمانونکی اور گاڑدیا اوسنے اپنے نیزہ کو
سامنے اپنے اور کیا کمان کو اپنے ہاتھ مین اور بلند کیا اور چڑھایا اوسنے اوسمین تیر کو اور چلایا تیر کو ایک مرد پر میمنہ مین پس پڑا تیر اوسپر اور زخمی
کیا اوسکو اور چلایا اوسنے دوسرا تیر میسرہ مین اور مارڈالا ایک کو پس جب دیکھا اوسکو اور اوسکے کامونکو عمرو بن العاص نے پکار کر کہا [illegible]
مسلمانو سنئے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس کافر ملعون اور اوسکے کام کو جو اوسنے اپنی کمان سے کیا ہی پس کون شخص کفایت کریگا ہمکو اوسکے کام مین اور
پھیریگا مسلمانون سے اوسکی بدی اور برائی کو پس نکلے اوسکی طرف ایک مرد قوم ثقیف سے اور وہ میلی پوستین اور پرانا عمامہ پہنے تھے اور اونکے ہاتھ
مین ایک کمان عربی تھی کہ چڑھایا تھا اونہون نے اوسمین ایک تیر کو اور نکلے وہ بارادے گبر کے پس دیکھا گبر نے ثقفی کو اس حال مین کہ نہین تھی
اون کے جسم پر کوئی چیز لوہے کی جو چھپاوے جسم کو مگر ایک پوستین میلی اور نہین ہے کوئی ہتیار مگر ایک کمان پس حقیر جانا گبر نے
اونکو اور اونکے تیر کو اور چھوڑا اونکی طرف ایک تیر اپنی کمان سے پس پڑا تیر اوسکا ثقفی کے سینے مین اور در آیا تیر پوستین مین اور
کارگر ہوا اور وہ ملعون بڑا تیر انداز اپنے زمانے کا تھا نہین چلایا تھا اوسنے تیر کو کسی چیز پر مگر یہ کہ در آیا تھا تیر اوسکا اوسمین اور پہونچ گیا
تھا اوسپر پس خشمناک ہوا وہ اپنے تیر کے نہ کارگر ہونے سے اور قصد کیا اوسنے دوسرے تیر کے چلانے کا پس کھینچا ثقفی نے
تیر کو اور چلایا اوسکو بجانب گبر کے اور نہین دیکھا گبر نے تیر کو بسبب اوسکی چھوٹائی اور پوشیدہ ہونے جگہ اوسکی کھینچنے کی پس در آیا وہ
تیر گبر کے حلق مین اور نکلا اوسکی گردن کے پیچھے سے پس قدرت اور طاقت پائی مشرک نے بیہوشی ہو کر گر پڑنے سے پس دوڑے
ثقفی اوسکے گھوڑے کیطرف اور لے لیا اوسکو اور سوار ہوے اوسکی پشت پر اور کہہ لیا اونہون نے مشرک کے خود کو اپنے سر پر اور کھینچے
ہوے لائے اوسکو بجانب مسلمانون کے پس استقبال کیا ثقفی کا اونکے چچا کے بیٹے نے اور کلام کیا اوسنے پس نہین جواب دیا ثقفی نے
اونکو بسبب خوشی اور سرور کے اپنے کام سے پس کہا اونکے چچا کے بیٹے نے کہ اے بھائی میرے مین تمسے کلام کرتا ہون اور تم مجکو
جواب نہین دیتے ہو گویا تم اولاد قیصر سے ہو پس آئے ثقفی مع ہتیار گبر کے پاس عمرو بن العاص کے اور دیدیا ہتیار اونکو اور دیکھا مشرکین نے
ثقفی کا کام پس خشمناک کیا اونکو اس امر نے اور نہین جانا اونہون نے کہ کیونکر مارڈالا ثقفی نے گبر کو پس اشارہ کرتے تھے وہ بجانب
آسمان کے پس جانا مسلمانون نے اس امر کو کہ وہ کہتے ہین کہ ملائکہ نے مارڈالا اونکے ساتھی کو اور دیکھا قسطنطین نے اس حال کو پس خشمناک ہوا وہ اور
سخت گذرا یہ امر اوسپر اور کہا اوسنے بعض بطارقہ سے کہ نکل تو ان عرب کے مقابلے کو اور حمایت کر تو صلیب کی پس نکلا ایک
بطریق اور وہ دیباج سرخ پہنے تھا اور اوسکے نیچے زرہ مضبوط اور زرہ کے نیچے جوشن استوار تھے اور اوسکی گردن مین
سونیکی صلیب جڑاؤ تھی اور اوسکے ساتھ ایک غلام اوسکا اوسکے پیچھے ایک گھوڑا کوتل تھا اور اوسکے پاس ڈھال تلوار تھی پس نکلا

وہ بطریق تا اینکہ ٹھہرا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور درخواست کرتا تھا لڑائی کی پس جب دیکھا مسلمانون نے اوسکی طرف توجہ
نہوئے وہ واسطے اسکے کہ دیکھتے وہ اوسکے گرد اوسکے حملے اور سوار کاریکو پس کوئی اوسکے مقابلے کو نہ نکلا پس کہا عمرو بن العاص نے
کہ اے لوگو کون شخص نکلیگا اوسکے مقابلے کو اور کفایت کریگا لوگون کیواسطے اوسکی برائی کو اور نذر کریگا اپنی جان کو واسطے
اللہ غالب و بزرگ کی پس نکلا اوسکے مقابلے کو ایک مرد عرب اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ کام مین کرونگا پس کہا عمرو بن العاص نے
کہ اللہ تعالی تم مین اور تمہارے ارادہ مین برکت دیوے اور اوسی وقت حملہ کیا اوس مرد مسلمان نے بطریق کیطرف بحالت غصے
کی اور پیش کی اوسکی جانب بطریق نے اور ایکساعت وہ دونون گرداوسے پہیرتے رہے اور شمشیرزنی کرتے رہے تا اینکہ راستی ہوا اون
دونون سے وار پس سبقت کیا مرد مسلمان پر بطریق نے اپنی تلوار کے وار سے اور پڑی تلوار ڈہال پر اور پہاڑ ڈالا اور کردیے اوسکے
ٹکڑے اور تہی وہ ڈہال چمڑے کی بغیر استر اور دوسری تہ کے اور نہین پہونچا کوئی اثر تلوار کا مرد مسلمان پر اور مارا مرد مسلمان نے
ایک تلوار کا وار پیچھے اوسکے پس کاٹا اور پہاڑ ڈالا خود کو پس پلٹے پیچھے کو پہر ا بطریق اور نہین پہونچا اوسپر اثر تلوار کا پس جب بطریق
کی جان مین جان آئی اور سکون اور آرام حاصل کیا اوسنے اوس چیز سے جو لاحق ہوئی تہی اوسکو حملہ کیا اوسنے مرد مسلمان پر اور مارا اوس
مرد مسلمان پر ایک ایسا وار کہ زخمی کیا اوسکو زخم نمایان ہوئی پس پہر گیا وہ مرد مسلمان بجانب مسلمانون کے پس آواز دی اونکو ایک مرد نے
اونکی قوم سے اور کہا مرد مسلمان سے کہ افسوس ہے تجہپر جو شخص یہہ کرتا ہے اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے وہ پہرتا ہے اپنے دشمن کے
سامنے سے پس کہا مرد مسلمان نے کہ آیا نہین کافی ہے تمکو وہ چیز جو دیکہی ہے تمنے اس تلوار کی وار سے تا اینکہ سرزنش کرتے ہو
تم مجہپر تحقیق اللہ تعالی نے نہین حکم دیا ہے مجکو اس امر کا کہ ڈالون مین اپنے ہاتہونکو بجانب ہلاکی کی پہر باندہا اونہون نے اپنے زخم کو
اور اصلاح کی زخم کے جگہہ کو اور پہرے وہ طرف لڑائی کے اور دشوار گذرا تہا اونپر جو اونکے چچا کے بیٹے نے کہا تہا پس جب
نکلے وہ واسطے لڑائی کے کہا اوسنے اونکے چچا کے بیٹے نے جنہون نے پہلے گفتگو کی تہی کہ پہر آؤ اور لو تم اس خود کو اور کہہ لو اسکو
اپنے سر کے واسطے حفاظت اور نگہبانی کے اور لے لو تم اس سپر کو پس کہا مرد مسلمان نے کہ چپ ہو تم اعتماد اور بہروسا میرا ساتہ
اللہ تعالی کے ڈہال ہے میرے بہتر ہے تمہارے لوہے پر پہر دوڑے وہ مرد مسلمان بجانب بطریق کے اور وہ اشعار رجز کے پڑہتے
تہے راوی نے بیان کیا ہے کہ دعا کی مسلمانون نے اونکے واسطے مدد اور غلبے کی اور کہا اونہون نے اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ مَا تَمَنّٰی
اور حملہ کیا اونہون نے مشرکین پر اور مار ڈالا لوگونکو اور برابر ایسا ہی کرتے رہے تا اینکہ مارے گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالی اونپر عمرو
بن العاص نے کہا هٰذَا رَجُلٌ اِشْتَرَی الْجَنَّةَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی بِنَفْسِهٖ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ مَا تَمَنّٰی واقدی رحمہ اللہ تعالی
نے بیان کیا ہے کہ ہرقل نے جب اپنے بیٹے قسطنطین کو بجانب قیساریہ کے روانہ کیا تہا تو بہیجا تہا اوسنے اوسکے ساتہ ایک بطریق کو بطارقہ
جسکا نام قیدمون تہا اور وہ شہسواران روم سے تہا اور بادشاہ کا مامون تہا اور وہ لڑا ہوا تہا لشکر فارس اور ترک اور [illegible] سے اور وہ
تمام [illegible] کہتا تہا پس کہا اوسنے قسطنطین کو کہ ضرور ہے مجکو لڑنا اہل عرب سے واسطے اسکے کہ جہاد مجہپر فرض کیا گیا پس [illegible] قسطنطین
اور اسکے [illegible] پس پہنی قیدمون نے زرہ اپنی لڑائی کی اور نکلا وہ دوڑتا ہوا پس [illegible] کہا اوسکو مسلمانون نے

کہ نکلا ہے بشکل سوار کے اور جو چیز اوسکے چشم پر تھی وہ چمکتی تھی روشنی جواہر سے شور کیا مسلمانون نے وہ اٹھا لیکہ
وہ کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جب ٹھہرا وہ میدان مین پیش آیا وہ وہ اٹھا لیکہ تو ملاپ کرتا تھا اپنی زبان سے
اور طلب کرتا تھا لڑنے والا لیکا پس متوجہ ہوئے شہسواران عرب وہ اٹھا لیکہ وہ ڈرتے تھے اوسکی جانب ہر طرف سے ہر شخص چاہتا تھا
اوسکے مار ڈالنے کو بسبب اوس لباس اور اسباب کے جو اوسکے جسم پر تھا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالی کا ثواب بہتر ہے تمہارے
واسطے اوس چیز سے جو اوسکے جسم پر ہے پس نہ نکلے کوئی شخص وہ اٹھا لیکہ طلب کرتا ہوا اوسکو اسباب کو پس ہوگا نکلنا اوسکا واسطے
اوس چیز کے پس اگر مار ڈالا جاویگا وہ شخص تو مارا جاویگا اوس چیز کی راہ مین جسکی طلب مین وہ نکلا ہے اور تحقیق سنا ہے مینے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ
اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا تھا ایک جوان یمن سے اور اوسکی
طلب مین ... ہمراہ تھی [illegible] وہ اٹھا لیکہ وہ سب باوہ کہتے تھے ملک شام کا اور بہن اوسکی اوس سے کہتی تھی کہ اے بھائی کوشش کر وہم
ہمارے ساتھ ... کہ ہو تحقیق ہم جانب شہرون کے فراخ جاکر اور کہا مین ہم اچھی چیزین شام کی سبب اچھے ہونے اوسکی اور
... کہتی تھی ... پس کہا اوس سے اوسکے بھائی نے کہ نہین جاتا ہون مین مگر اس سبب سے کہ لڑون مین واسطے رضامندی
اللہ اور اوسکے رسول کے اور جہاد اور کوشش کرون مین اوسکی راہ مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور تحقیق سنا ہے مینے
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے اِنَّ الشُّهَدَاءَ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ۞ پس کہا اوسکی ماں نے کہ کیونکر
روزی پاتے ہین وہ حالانکہ وہ مرگئے ہین اوسنے کہا کہ سنا ہے مینے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعنی معاذ بن جبل کو
کہ وہ کہتے تھے کہ سنا ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَجْعَلُ اَرْوَاحَهُمْ فِیْ
حَوَاصِلِ طَیْرٍ خُضْرٍ مِنْ طُیُوْرِ الْجَنَّةِ فَتَاْكُلُ تِلْكَ الطُّیُوْرُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَتَشْرَبُ مِنْ اَنْهَارِهَا فَتَغْذُوْا اَرْوَاحَهُمْ
فِیْ حَوَاصِلِ الطُّیُوْرِ فَهُوَ الرِّزْقُ الَّذِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ پس جب ہوا دن لڑائی لشکر قسطنطین کا قیساریہ مین نکلا وہ
جوان واسطے لڑائی کے بعد اسکے رخصت کیا اوسنے اپنی ماں اور بہن کو مثل رخصت ہونے کے اور کہا اوسنے کہ بھائی ہماری
تمہاری نزدیک حوض مصطفی صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے ہوگی اور نکلا وہ طرف لڑائی کی اور اوسکے ہاتھ مین ایک نیزہ
جڑا ہوا گوہرون کا تھا اور اوسکی سواری مین گھوڑا کم اصل تھا پس جب نکلا وہ جوان حملہ کیا اوسنے بطریق پر اور نیزہ مارا
اوسکے پس اٹکی نوک نیزہ کی بطریق کی زرہ مین پس نہ قادر ہو سکا وہ جوان اوسکے نکالنے پر بطریق کی زرہ سے تلوار
ماری بطریق نے جوان کے نیزہ پر اور کاٹ ڈالا اوسکو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اوسکے سر پر پس دو ٹکڑے کردیا
سر کو اور گر پڑا وہ جوان مردہ ہوکر رحمت کرے اللہ تعالی اوسپر اور گرد اوسکے ہوا بیقرار ہوئے اوسکی گرنیکی جگہہ پر پھر طلب کیا
اوسنے لڑنے والے کو پس نکلے اوسکے مقابلے کو ابن قثم پس مار ڈالا بطریق نے اوسکو پس جب دیکھا اس حال کو شرحبیل بن
حسنہ رضی اللہ عنہ نے خشم کرتے تھے وہ اپنے نفس پر اور کہا اونہون نے کہ اے نفس ... اور سیر کرتا ہے مسلمانون کے

ارشاد کیا ہی اَنتُم بِہٖ تَحُوْمَا قَبْلَھَا آیا نہین جانا تمنے اوے بیٹے خویاب کے کہ اللہ پاک اور برتر نے جب اوتارا اپنی نبی اور رسول پر یہ آیت کو وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْئٍ امید کی ہر شخص نے یہانتک کہ ابلیس نے پس جب اوتری یہ آیت فَسَاَکْتُبُھَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ کہا یہود اور نصاری نے کہ ہم صدقہ اور زکوۃ دیتے ہین اور جب اوتری یہ آیت وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ کہا یہود اور نصاری نے کہ ہم ایمان لاتے ہین اوس چیز کا جو اوتارا ہی اللہ تعالی نے صحف اور توراۃ اور انجیل مین پس چاہا اللہ تعالی نے اس امر کو کہ آگاہ کردیوے وہ یہود اور نصاری کو کہ یہ امر خاص امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے ہی اسواسطے کلام ہوا اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھٰھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ آخر تک طلیحہ نے کہا قسم ہے خدا کی کہ میرے واسطے ایسا منہ نہین ہی کہ رجوع کرون بجانب اسلام کی اور قصد کیا اونے چلنے کا اپنی طرف کو پس بازرکھا اوسکو شرحبیل بن حسنہ نے اور کہا کہ ای طلیحہ مین تجھکو نہ چھوڑونگا بلکہ چل تو میری ساتھ بجانب لشکر مسلمانون کے پس کہا اوسنے کہ مجھکو باز رکھاہے مجھکو تمھارے ساتھ چلنے سے مگر وہ بدخواہ سخت دل یعنی خالد بن الولید اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجھکو مارڈالین گے پس کہا ہینے اوس سے کہ ای میرے بھائی وہ ہماری ساتھ نہین ہین اور یہہ لشکر عمرو بن العاص کا ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ چلا وہ اور بہ خوشی کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونون نزدیک ہوئے مسلمانون کی دوڑے لوگ ہماری طرف کو اور کہا اونہون نے کہ ای عبد اللہ یہ کون شخص تمھاری ساتھ ہے کہ بہ تحقیق اوسنے تمھارے ساتھ نیک کام کیا ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہے کہ نہین پہچانا مسلمانون نے اوسکو اسواسطے کہ وہ ڈھاٹا باندھے تھا اپنے چہرے پر عمامہ سے پس کہا مینے کہ یہ طلیحہ بن خویلد الاسدی ہی مسلمانون نے کہا کہ آیا توبہ اور رجوع کی ہی اوسنے بجانب اللہ تعالی کی پس کہا اوسنے کہ مین توبہ کرنیوالا ہون طرف اللہ تعالی کی اوس چیز سے جو مجھسے واقع ہوئی ہی شرحبیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ لیگیا مین بجانب عمرو بن العاص کی پس سلام کیا اوسنے اوسپر اور مرحبا کہی واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجھکو کہ جب طلیحہ نے دعوی نبوت کا کیا تھا اور واقع ہوئی تھین اوس سے لڑائیان ساتھ خالد بن الولید کے اور سنا تھا اوسنے اوس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب اور سجاح کو جنہون نے دعوی نبوت کیا تھا مارڈالا اور اسود عنسی کو بھی مارڈالا کہ اوسنے بھی اپنے کو نبی کہا پس ڈرا طلیحہ اپنی جان پر اور بہاگا وہ رات کو مع اپنی زوجہ کے بجانب شام کے اور طلب ہمسائگی کی اوسنے ایک شخص قوم کلب سے اور وہ شخص مسلمان تھا پس ہمسائگی مین لیا اوس مسلمان نے اور بٹھایا اوسکو نزدیک اپنے اور پوچھا اوسکے حال کو پس بیان کیا اوس سے طلیحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیون کی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعوی کرنے نبوت کا پس خشمناک ہوا وہ مرد کلبی اوسکے کلام سے اور کہا اوسنے کہ قسم ہی خدا کی نہین کیا تونے اس امر کو مگر بسبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کردیا اللہ تعالی نے تجھسے اوس مال کو جو مسکینون پر واجب ہی اور تونے دشمنی کی اس امر کہ مواسات کرین وہ اوس چیز سے جو اونکے پاس ہی ساتھ فقراء کے کہ یہ امر کرین انکی طرف سے بہ خوشی کے اور کہا اوس مسلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسائگی سے پس اقامت کی طلیحہ نے شام مین اور توبہ کی اوسنے اپنے کام سے پس جب سنا اوسنے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اوسنے کہ کہو وہ شخص جنہون نے تلوار کو برہنہ کیا تھا

پس کون شخص کارفرما ہوے ہین بعد اونکے لوگون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اونے کہا کہ یہ بڑی بدخواہ لشکر میں
اور ڈرا وہ حضرت عمر سے اس امر کو کہ روانہ کرین وہ کسیکو اوسکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ دیکہین بگاڑ اوسکو شام مین اور ہٹا دیگا
اوسکو پس ارادہ کیا اوسنے قیساریہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی مین اور ڈالے اپنے تئین بعض جزائر دریا مین پس جب دیکہا اوسنے ظاہر
کے لشکر کو کہ نکلا ہے وہ بجانب لڑائی مسلمانون کی کہا اوسنے کہ جاونگا مین ساتہ اس لشکر کے پس شاید کہ ڈالون مین اس لشکر کو کسی رنج
مین اور ہو وہ الوہ مین اسکے سبب سے کسی قدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجکو قرب بجانب اللہ تعالی اور مسلمانونکے پس جب کیا اوسنے
شرحبیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت مین کہا اوسنے کہ نہین صبر ہے مجکو اسحال مین اور نکلا اونکی طرف اور چہوڑا یا اونکو جیسا کہ ہمنے
بیان کیا ہے پس جب ٹہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کے شکر گذاری کی اونہون نے اوسکے کام کی اور بشارت دی اوسکو توبہ کی پس کہا اوسنے
کہ اے عمرو مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکہین وہ مجکو پس مار ڈالین گے وہ میرے تئین عمرو بن العاص نے کہا
کہ مین تجکو ایک چیز کا مشورہ دیتا ہون اگر کرے تو اوسکو او پیچہ رہے جاویگی نوبت پر دنیا اور آخرت مین تو کہا کہ وہ چیز کیا ہے عمرو بن العاص نے کہا کہ لکہتا
مین تجکو ایک دستاویز مشتمل اوس کام کی جو تونے کیا ہے اور لکہین گواہی مسلمانونکی ہوگی اور لیجا تو اوسکو بجانب عمر بن الخطاب کے اور دیکہ
اونکو اور ظاہر کر تو اونپر توبہ کو پس وہ قبول کرینگے تجسے توبہ کو اور قریب تر حاضر کرینگے اور بہیجین گے وہ تجکو بجانب شہر کے پس
مٹ جاوینگی اوسکے سبب سے گذری ہوئی گناہ تیری پس منظور کیا اس امر کو طلیحہ نے اور لکہا اوسکو عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشعر اوس کام کے جو اوسنے کیا تہا اور لی اوسکے واسطے گواہی مسلمانونکی پس لیا خط کو طلیحہ نے اور روانہ ہوا اور
لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہین پایا اوسنے حضرت عمر کو مدینہ منورہ مین اور کہا گیا اوس سے کہ وہ مکہ معظمہ گئے ہین
پس روانہ ہوا طلیحہ یہانتک کہ پہونچا مکہ مین پس پایا اوسنے حضرت عمر کو اس حال مین کہ کہڑے ہوے تہے وہ پوشش اور پردہ خانہ کعبہ کو پس پکڑا اوسنے
پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ تعالی اور بزرگ پروردگار اس مکان کے اوس چیز سے جو واقع ہوئی
مجسے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہے اوسنے کہا کہ مین طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون پس ہٹے اوس سے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ سختی ہو تجپر مین تو معاف کرونگا تجسے پس کیونکر اور کیا کام کرونگا مین کہ ساتہ کے دن سلمہ عکاشہ فالہ کا ہیرگا
بمقدمہ خون عکاشہ محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا کہ اے امیر المومنین عکاشہ ایکشہید ہے کہ شکست کیا اونکو اللہ تعالی نے میرے ہاتہ پر
اور بدبخت ہوا مین اونکے سبب سے اور مین امید کرتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کی کہ وہ بخشدیوے میرے اس گناہ کو سبب اوس کام کے جو کیا ہے مینے پس
نکالا لکہا ہوا اوسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط عمرو بن العاص کا پس جب پڑہا اوسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور سمجہا اوسکو مطالب کو خوش ہوے
اوسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر نے کہ خوشی ہو تجکو واسطے کہ اللہ تعالی نے توبہ قبول کی تیری اور مہربانی کرنیوالا ہے اور حکم کیا حضرت عمر نے اوسکو اور
رہے مکہ مین تا مراجعت بجانب مدینہ منورہ کی پس ٹہرا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتہ چند روز پس جب پہر آئے مدینہ طیبہ مین بہیجا اوسکو بجانب ولایت
ملک فارس کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ رجوع کرتے ہین ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قیدمون بطریق طلیحہ بن خویلد
کے ہاتہ سے اور نجات پائی شرحبیل بن حسنہ نے اوس چیز سے جو لاحق ہوئی تہی اونکو پہرے وہ دونون بجانب عمرو

بن العاص کے اور تہا سخت پانی اور بڑا جاڑا کہ باز رکھتا تہا لوگون کو لڑائی سے اور مسلمانون کو اوسکے سبب سے اذیت لاحق ہوئی اسواسطے کہ اکثر وسکے پاس خیمہ و خرگاہ نتہے پس پناہ لی اونہون نے طرف جابیہ کے اور چھپ رہے اوسکی دیوارونکی آڑمین اور ہوا رحمت اللہ تعالی سے مسلمانونکے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی وحشت اور کاہلی اور سستی قسطنطین کے دلمین بسبب بارش جاڑا شدید ہونے کے اور تہا وہ باعث اوسکی قوت کا پس مشورہ کیا اوسنے اپنے ساتہیون سے دربارہ پہرنیکے بجانب قیساریہ کے اور کہا اوسنے کہ اے گروہ روم دیکہو تم جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر روم کو نہین ثابت قدمی کی اس قوم کے مقابلہ مین اور پہیرے ہین اپنے منہہ بجانب قسطنطنیہ کے اور ڈرکے اس خوف سے کہ سختی مین ڈالا جاویگا وہ اور انکے آگے سے اور بہ تحقیق مالک ہوگئی وہ تمام ملک شام کے اور نہین باقی رہا اونکے واسطے سوائے اس ساحل کے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ سختی اور دشواری ہوگی اونکے ذکر سے اور اگر اسا ہو جاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب اور موافق تہہرا بیان کی مقام سے پس منظور کیا اونہون نے اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی برستا تہا سعید بن جابر اوس سے بیان کیا ہے کہ بسبب اللہ غالب اور بزرگ کی مہربانی تہی ہمارے حال پر پس جب چوتہا دن ہوا اور دور ہوا پانی اور ظاہر ہوا آفتاب پس نکلے ہم لوگ جابیہ سے بطلب لڑائی کے رومیون سے پس نہ دیکہا ہمنے کوئی اثر اور نشان اونکا پس قسم ہے خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تہی قوم کے کوچ کر جانے سے پس لکہا عمرو بن العاص نے خط اس حال کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ کے جو حلب کے مقام مین تہے اور عبارت یہ تہی بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص السہمی الی امیر جیوش المسلمین بالشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واشکرہ علی ما منحنا من نصرہ اما بعد یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فان قسطنطین بن ہرقل خرج الی لقائنا فی ثمانین الفا وکان لقاؤنا معہم علی تل واسمہ جبیل بن حسنۃ وکان الذی اسرہ فیدمون ثم خلصہ اللہ علی ید طلیحۃ بن خویلد الاسدی وقتل فیدمون وقد وجہتہ بکتابی الی امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد انہزم عدو اللہ قسطنطین وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین اور بہیجا خط ہمراہ جابر بن سعید الحضرمی کے پس جب پڑہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی مسلمانون اور لشکر اور لڑائی و شکست مسلمانون کے اور لکہا عمرو بن العاص کو اما بعد فقد وصلنی کتابک وقد حمدت اللہ علی سلامۃ المسلمین فاذا قرأت الکتاب فانزل علی قیساریۃ وانا فی اثر الکتاب مقبل بالمسیر الی صور وعکۃ وطرابلس والسلام پہر سپرد کیا خط جابر بن سعید کو اور حکم کیا اونکو پہر جانیکا اور قصد اور میل کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کوچ کرنیکا بجانب ساحل کے مین گئے اونکے پاس عبد اللہ بن قرط رحمہ اللہ اور کہا اونہون نے کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے فتح کیا شہر کو اور بلند کیا نشان موحدین کو اور مین چاہتا ہون اپنے جانے کو قبل تمہارے بجانب ساحل کے پس شاید کہ ہو تمکو مین فتح ہمراہ سپاہ کسی قریب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے عبد اللہ اگر تم ایسا کوئی کام کروگے کہ وہ فساد

کریگا تمکو اللہ تعالی سے بس تحقیق پاؤگے تم اوسکو اللہ تعالی کے سامنے پس اوٹھہ کھڑے ہوے یوقنا اور لیا اونہون نے اپنے
ہمراہیون کو اور بلا لیا تھا اونہون نے اپنے ساتھہ اون شخصون کو جو اونکی خدمت کرتے تھے حلب مین جب دمردار حلب کے تھے
اور اون سبہون نے رجوع کیا تھا بجانب اسلام کے اور وہ لڑتے تھے ساتھہ بہت اور قوی اراوے کے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور تھی مسلمانو
لشکر مین اور لوگ بھی بطارقہ سے جو مسلمان ہوئے تھے زیادہ تین ہزار سے سواے ہمراہیان یوقنا کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ اونکے
بیان کیا ہے کہ جب شکست اوٹھا گیا قسطنطین پسر ہرقل بجانب قیساریہ کے اور پناہ لی اوسنے اوسمین کہلا بھیجا اوسکی باپ اہل طرابلس
نے کہ روانہ کرے وہ اونکے پاس ایسے کو کہ غلبہ حاصل کرین وہ مسلمانوں پر اوسکے سبب سے پس روانہ کیا قسطنطین نے اونکی پاس تین ہزار
سوار بطارقہ با سامان کے اور مقرر ہوا اونکا جرفاس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرفاس بطلب طرابلس کے ساتھ اپنے ساتھیون کے پس جب
نزدیک ہوا وہ طرابلس سے اوترا وہ ایک چراگاہ مین تاکہ اونکو چارہ دیوے اپنی گھوڑونکو اور حکم کیا اوسنے اپنے لوگونکو مسلح ہونیکا تاکہ
ظاہر کرین وہ اپنی آرایش کو واسطے اہل طرابلس کے پس وہ لوگ اوسی حال مین تھے کہ اوسی وقت پہونچے اور ظاہر ہوئے یوقنا اور ہمراہی
اونکے رومیون پر اور یوقنا کے ساتھہ فلیطانوس حاکم روحہ اونکے ہمراہی اور اوسکے ہمراہی تھے کہ ارادہ اوسنے کیا تھا اونہون نے زیارت
بیت المقدس و رستم شیکا اوس مقام مین پس جب بلند ہوے یہہ لوگ چراگاہ پر حالانکہ وہ اپنے اوسی لباس مین تھے بدلا تھا اونہون نے
لباس کسی چیز کو اور جب دیکھا اونکی طرف جرفاس نے سوار ہوا وہ بذات خود تاکہ دریافت کرے وہ اونکی حال کو پس جب قریب ہوا جرفاس اونسے
سلام کیا اونپر اور مرحبا کہی اونکو اور پوچھا کہ تم کون ہو پس کہا یوقنا نے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ پناہ لی تھی ہمنے بجانب عرب کے اور طلب کفایت کی
تھی ہمنے اونکی برائی سے اور گمان کیا تھا ہمنے کہ وہ کچھہ ہین اور دیکھا تو وہ لوگ عزوباہ ہین کہ نہین دین ہے اونکی نزدیک پس بھاگے اپنے دین کیطرف
ہم لوگ اور اصحاب قنسرین اور حلب راغواز اور اعزاز اور تاج اور انطاکیہ کے اور ہم جاتے ہین بادشاہ قسطنطین کے پاس تاکہ ہو جاوین ہم
اوسکے بازو کے سایہ مین پس جب سنا جرفاس نے یہہ حال تو ہم سے انس حاصل کیا اوسنے اور مرحبا کہی اونکو اور کہا اوسنے کہ اوترو تم ہمارے پاس
تاکہ آرام حاصل کرو ایک باعث مشقت سفر کہ دیکھتا ہون تم بدن چلے اور ڈرے ہین دل تمہارے عرب سے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ کہان جاتے ہو اور
کہا کہ بھیجا ہے ہمکو قسطنطین بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل طرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو اسواسطے کہ وہ ہمراہ
عرب کے جنکا نام ابو عبیدہ کہا جاتا ہے جھوڑا ہے تمہین اور بھیجا ہے ارادہ آنیکا بجانب ساحل کے پس کہا جرفاس نے کہ کیا چیز نفع دیگی ہماری احتیاط اگر انکو
حالانکہ دولت ہماری معدوم ہوگئی اور ہاتہ ہمارا جاتا رہا اور نہین دیکھتا ہون مین صلیب کو کہ مدد کرے وہ اپنے لوگون کو کسی چیز سے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اوترے یوقنا اور ساتھی اونکے رومیونکے نزدیک ایک ساعت اور پیش کیا رومیون نے اونکو واسطے
اپنے زاد راہ کو پس کہا یا اونہون نے پھر چھوڑا اونہون نے رومیونکو اور سوار ہوے وہ اور قصد کیا جرفاس اور اوسکے ساتھیون نے سوار
ہونے کا پس بہایا اونکو سوار ہونے کی پس کہا یوقنا رحمہ اللہ نے کہ مشغول رہو تم اپنے ساتھیون مین اور پہنا اونکو اچھا لباس اور ابدال
اونکا لباس واسطے کہ یہہ امر اونکا دہشت اور خوف کا تمہارے دشمنونکے دلون مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہین داخل
ہوے تھے یوقنا اور ساتھی تاانکہ مضبوط کر لیا تھا اونہون نے مگر اور فریب اور حال کہ اگر لیا تھا اونہون نے اپنے

اپنے ارادہ کو وادی بنی احمر کی طرف اور وہ مسلمانوں کی صلح میں داخل تھا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے وہاں حارث بن سلیم کو
مع لوگوں بنی عامر کے کہ چراتے تھے وہ اپنے اونٹوں کو اور وہ دو سو مرد تھے اہل عرب سے پس تاخت کی اونپر یوقنا نے اور پکڑ لیا اور مشکیں
باندھ لیں اونکی اور اونکو لیکر پہونچے بلاد ساحل میں پس جب ہوئی تاریکی رات کی کہا اونسے یوقنا نے اور سب مسلمانوں کو کہ بیچا کیا تھا اونکو اپنے پاس
پوشیدگی میں کہ نہ گمان کرو تم اس امر کا کہ میں پھر گیا ہوں دین اسلام سے اور نہیں کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ ایسا مگر کہ واسطے اسکے کہ میں روم
اور ساحل کے لوگوں کو یہہ بات کہ میں نے فریب و مکر کیا عرب پر اور لے لیا میں نے اونکو پس مطمئن ہوئے مسلمان یوقنا کے کلام سے اور کہا اونہوں نے اگر تم ارادہ
اور قصد قائم کرو گے سو میں خدا کا نیک کہتے ہو پس خدا مدد کریگا تمہاری دشمنوں پر اور فتحیاب کریگا تمکو اور جو بیان کیا ہے مقرر کیا یوقنا نے لوگوں کو
کہ چلاتے تھے وہ جانوروں کو اور نہیں مطمئن ہوا تھا جرفاس اور ساتھی اوسکے یوقنا پر مگر جبکہ دیکھا تھا اونہوں نے یوقنا کے ساتھ قیدیوں کو عرب
سے اور اونٹوں اور بکریوں کو پس جب سوار ہوئے یوقنا اور ہمراہی اوسکے دیکھا اونہوں نے رومیوں کو کہ طلب کرتے ہیں کنارہ دریا کو پھر طلب کیا
اونہوں نے راہ طرابلس و عرفہ کو اور چھپا رہے وہ رات کو قوم کی آڑ میں اور جرفاس نے جدا کیا اور بانٹ دیا تھا اوس مال کو جو اوسکے ساتھ تھا
میں تھا اپنے ساتھیوں پر ٹھہرا وہ یہاں تک کہ آئی تاریکی رات کی اور کہلایا گھوڑوں نے اپنے دانے چارے کو پھر برابر ہو گئے وہ راہ پر پس فلسطین برابر
ہوئے گاڑی کی جگہ میں آپڑے اونپر یوقنا اور ساتھی اونکے اور جلیطانوس اور ہمراہی اوسکے اور گھیر لیا اونکو اور نہ مہلت دی اونکو
لڑائیکی اور لے لیا اونکو اور رومی غلبہ و پکڑ لی اونکے ہاتھ میں اور پھیل گئے گرد اوس میں تاکہ نہ نکل جاوے کوئی شخص رومیوں میں سے پس جب آگئے
رومی اونکے قبضہ اور بیچ مضبوطی اونکے قید کے ارادہ کیا اونہوں نے چھوڑ دینے حارث بن سلیم اور اونکے ساتھیوں کا حارث نے کہا کہ میں تمہارے
واسطے یہہ مناسب دیکھتا ہوں کہ چھوڑو تم ہمکو ہماری حال پر اسواسطے کہ ثواب اللہ تعالی کا نیک اور بہتر ہے اور بیچ کرو تم ہمکو لیکر دشمن کے
شہروں میں پس تحقیق تم نہ پہونچو گے کسی شہر میں شہروں کنارہ دریا سے مگر فتح کریگا اللہ تعالی تمہارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچھی رای دی
تم نے راوی نے بیان کیا ہے کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتھیوں کو کہ مضبوط باندھیں وہ قیدیاں جرفاس اور اوسکے ساتھیوں کو اور پوشیدہ
کرکے ٹھہرایا یوقنا نے دو ہزار کو اپنے اور جلیطانوس کے ساتھیوں سے ہمراہ قیدیوں کے اور وہ تین ہزار تھے اور کہا اونسے کہ جب آوے تمہارے پاس
پیام میرا پس آؤ تم پھر پہنا یوقنا کے ہمراہیوں نے لباس اون اہل قیساریہ کا جنکو گرفتار کر لیا تھا اونہوں نے اور روانہ ہوئے بجانب طرابلس
کے پس جب پہونچے وہ طرابلس میں نکلا ہر شخص شہر کا اونکی ملاقات اور دیدار کو اور پہونچا تھا خط قسطنطین کا اونکے پاس اس مضمون سے کہ
اوسنے روانہ کیا ہے اونکی طرف تین ہزار سوار ہمراہ جرفاس بن صلبان کے اور داخل ہوئے یوقنا مع اپنے ہمراہیوں کے تا اینکہ شہر دار الامارۃ
میں اور وہ لوگ منتظر تھے آنے کمک کے آراستہ ہونے والی تھے واسطے لشکر کے اپنی لشکر سے اور نہیں تمسک کی اونہوں نے اس میں کہ
وہ لشکر بادشاہ کا ہے پس نہیں باز رکھا اونکو کسی نے پس گئے یوقنا کے پاس بڑے بڑے لوگ طرابلس کے اور بطارقہ اور دولتمند لوگ اونمیں سے
پس جب ٹھہر گئے وہ یوقنا کے پاس حکم کیا اونہوں نے اپنے ساتھیوں کو پس قبضہ کر لیا یوقنا کے ہمراہیوں نے اونپر اور کہا اونہوں نے کہ
اے اہل طرابلس بے تحقیق اللہ پاک نے مدد دی اسلام اور اہل اسلام کو اور بزرگ کیا اونسے اپنے دین کو اور غالب کیا اوسکو دینوں پر
اور بے تحقیق تھے ہم لوگ کہ ہاتھ پھیر رہے تھے سب کو تاریک کرنیوالی میں سجدہ کرتے تھے ہم صلیبان کو اور تعظیم کرتے تھے

اونہکو لشتی ہو کہ اگر یہ پورا ہو جب قوم پر مکر اور فریب میرا جیسا کہ ہم چاہتے ہین اور نہ قرار اور قدرت پاوین ہم اوسپر پس نہ جدا ہو ظلم اونپر
کشتیون سے اور بروانہ کرو تم کسی کو سردار لشکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور آگاہ کرو تم اونکو سرگذشت سے **واقدی** رحمۃ اللہ
نے بیان کیا ہے کہ نہین سنا مینے زیادہ تر تعجب انگیز اس قصہ سے کہ جب آئی یوقنا اور نو سو ہمراہی اونکے شہر صور مین اور کہا یا اونہون نے کہا
دمستق کا اونپر چڑہائی کیا اونکے بڑے لوگونکو آیا اہل صور کے پاس حالت پوشیدگی مین ایک سردار عم یوقنا سے جسکے دیکھنے کا تمام
ہو گئی تھی اور گہیر لیا تھا کفر نے اوسکے جسم کو مالک کرو اور سبقت کیا تھا اوسکو اوسکی بدبختی نے اوسکے بنانیوالے کیطرف سے کہا اوسنے
کہ اے دمستق مین ہی عم یوقنا کا ہون جنکی تعظیم اور بزرگداشت کی تونے اور بٹہایا اونکو اپنے دسترخوان پر اور اپنے نزدیک کیا تونے
اونکو پس نہ میل کر تو اونکیطرف اور نہ فریب مین آ تو اونکی بات پر اور قریب تر ظاہر ہو گی تجکو وہ چیز جسکا اونہون نے ارادہ کیا
اور جان تو اے بادشاہ کو کہ نہین آئی ہین وہ مگر اس واسطے کہ مار ڈالین وے تجکو اور مالک ہو جاوین وہ صور کے پس بیان کیا اوسنے حال
یوقنا کا اور وہ امر جسکا قصد کیا تھا اونہون نے مکر فریب سے اور آگاہ کیا اوسنے دمستق کو کہ یوقنا مسلمان ہین اور وہ عرب
کے ہمراہی ہین بادشاہ کے ساتھ لڑتے ہین اور اونہون نے فتح کیا طرابلس کو اور گرفتار کیا ہے بطریق جبلہ کو اور حاضر ہین جبلیا مع
بادشاہ اور اوسکے ساتھیونکو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا دمستق نے یہ حال اوس سردار سے نہین چہوڑا اونکو
کسی چیز کو سوای اسکے کہ سوار ہوا وہ ساتہ اپنے ہمراہیونکے اور قابض ہو گیا یوقنا اور اوسکے نو سو ہمراہیونپر اور بلند ہوئین آوازین اور
ہوا شور پس سنا اوسکو ہمراہیان یوقنا نے جو کشتیونپر تھے اور جانا اونہون نے کہ یہ شور آواز کا بسبب اونکے ہمراہیون کے ہے پس بیٹہ گئین
وہ لوگ اس حال سے اور ڈرے وہ اپنی جانونپر دشمن سے کہ آوی وہ اونکی طرف کہ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب دمستق نے قید کر لیا اونکو دمستق نے
اونکو بن قسطنطین نگاہبان مقرر کیا اونپر ایک ہزار سوار کو اور کہا اوسنے کہ لیجاؤ تم اونکو جانب بادشاہ کی تاکہ کرے وہ اونکے ساتھ جو کچہ اوسکو
منظور اور بہتر معلوم ہو پہر متوجہ ہوے وہ لوگ دراںحالیکہ نفرین کرتے تھے یوقنا پر اور کہتے تھے اونسے کہ کیا چیز ملی تجے عرب کے دین مین اسکے
متابعت کی تمنے اونکی اور چہوڑ دیا تمنے اپنی اور اپنے باپ دادونکے دین کو تحقیق پر اندازہ کیا تمکو مسیح نے اپنی درگاہ سے اور دور کر دیا تمکو اپنی درگاہ سے اور
چہپایا تمکو اپنی پردے سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب قصد کیا اونہون نے اونکو لیکے چلنے کا واقع ہوا شور شہر کے دروازے سے اوسکے اوپر چلا اور کہا گیا
کا نون ہالی لوگ جو نزدیک تھے صور سے بسبب خوف عرب کے پس سوال کیا اہل صور نے اونسے پس کہا اونہون نے کہ ہجوم کیا اور تحقیق آئی اونکی
عرب پہر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب اوتری تھی عمرو بن العاص قیساریہ پر تو بہیجا تھا یزید بن ابی سفیان کو ساتہ دو ہزار سوار
کی جانب صور کے تاکہ محاصرہ کرین وہ اوسکا پس جب سنا دمستق نے یہ حال تو کہ لیے اوسنے شہر کے دروازے اونکو اور حکم کیا اوسنے اپنے لوگونکو چڑہنے کا
شہر پناہ کی دیوار پر پس چڑہ گئی لوگ دروازونپر اور ٹہہرے وہ برجونپر اور کہڑا اور بلند کیا اونہون نے ہتہیارونکو اور صلیبونکو اور
کو اور حکم کیا دمستق نے بہ نسبت یوقنا اور اوسکے نو سو ہمراہیون کے اس امر کا کہ لیجاوین اونکو صور کے قصر مین اور
مضبوطی سے قید کرین اونکو تاکہ پوری ہووے اونپر اونکی بات اور وہ چیز جسکو وہ زبون جانتا تہا اور رات گذری اوس
قوم نے دراںحالیکہ وہ اونکا نگاہبانی کرتے تھے اور روشن کیا تھا اونہون نے آگ کو شہر پناہ کی دیوار پر پہنچتے تھے شہر اور پناہ میں تھے

نہیں جو پڑا تہا اوسنے کسی خوان شہر کو مگر یہہ کہ اپنے ساتھہ لیا تہا اوسنے اور باقی رہے تہے عوام اور بوڑہے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی
دیوار پر درانحالیکہ دیکہتے تہے وہ اس امر کو کہ انجام کار کیا ہوتا ہے اونکے اور سردار مسلمانونکا اور دیکہا یاسیل بن ہینائیل نے شہر اپنے
اوسکے خالی ہونیکو لوگون سے اور مشغول ہونے شہر کے لوگونکو اون چیزون میں جو نازل ہوئی تہی اونپر اور شہر صور خالی ہے آدمیونسے جمع کیا اونہونے
اپنی رائے کو یوقنا اور اونکے ساتہیونکی چہوڑ دینے پر پیش آئے یاسیل اونکے پاس رات کو پہر متوجہ ہوئے یوقنا کیطرف اور کہا اوسنے کہ اے
بطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چہوڑ دیا تمنے اپنے باپ دادے کے دین کو جو بہتیر تمہارے تہے اور پہر ہوئے تم بیچ جانب دین ان عرب کے اور وہ کیا
چیز ہے جو دیکہی تمنے اونکے نزدیک حق سے تا آنکہ تبعیت کی تمنے اونکی حالانکہ رومی اور سلاطین اونکے تمکو اپنی قوت اور پشت پناہ
گردانتے تہے پس کہا یوقنا نے کہ اے یاسیل ظاہر ہے کہ میرے واسطے امر حق سے وہ چیز جو ظاہر ہوئی لیکن پہچانا تمنے اوسکو اور پکار کر کہتا
تجہسے غیب کا پکارنیوالا کہ بتحقیق اللہ تعالے نے ہدایت کی ہے یاسیل کو بیچ جانب دین اسلام کے اور سب تعریف ثابت ہے واسطے اوس اللہ کے
جسنے ہدایت کی ہمکو اور ہمکو اور چہوڑا اوسنے ہمکو راستی پر کی سے اور کیا اوسنے ہمکو اپنے دین کے لوگونسے اور آسان کیا اوسنے ہماری رہائی کو
تمہارے ہاتہہ پر اور [illegible] بیان کیا ہے کہ جب سنا یاسیل نے قول یوقنا کا دیا وہ ہوا یقین اونکا اور راست اور درست ہوا ایمان اونکا
اور مضبوط ہوئی تصدیق اونکی پہر کہا اونہونے کہ قسم ہے خدا کی اے یوقنا بتحقیق جاری کیا اللہ تعالی نے تمہاری زبان پر حق کو
اور گویا کیا اوسنے تمکو ساتھہ کلام راست کے اور اللہ تعالی نے اور اوسکیواسطے تعریف اور شکر ہے دور کر دیا تہا پردہ غفلت کا
میری ونسے جبکہ دیکہا تہا میں نے ان عرب کے نبی کو بحیرا راہب کے دیر میں اور وہ مکہ کے قافلہ میں تہے اور دیکہا تہا میں نے اونکی پہچان سے یہ امر
کہ نہیں چلتے تہے وہ زمین پر مگر یہہ کہ درخت اونکے ساتھہ چلتے تہے پہر دیکہا تہا میں نے ابر کو اونکے سر پر کہ سایہ کرتا تہا اونپر آفتاب سے
اور اونہونے تکیہ دی تہی ایک درخت خشک پر پس وہ سبز ہو گیا تہا اور پہل لایا تہا اور پختہ ہو گئی تہی پہل اوسکے اور خبر دی تہی
مجہکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اوسنے پڑہا اور پایا تہا علم سابق اور کتاب ناطق میں اس امر کو کہ ایکجماعت نے انبیا سے تکیہ دیا تہا اوس
درخت پر اور بیٹہے تہے وہ اوسکے نیچے لیکن تکیہ بنایا تہا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور دیکہتے اور ہو گئی تہین
شاخین اوسکی اور پختہ اور سپیدہ ہو گئے تہے پہل اوسکے تعجب کیا تہا میں نے اس امر سے اور سنا تہا میں نے بحیرا سے وہ اسی لیکے وہ
کہتا تہا کہ قسم ہے خدا کی وہی ہے نبی [illegible] جنکی بشارت مسیح نے دی ہے پس پاکی اور خوشی ہو اوس شخص کو جو تبعیت کریگا اونکی اور ایمان
لاویگا اونکا اور تصدیق کریگا اونکی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پہر آگاہ کیا یاسیل نے [illegible] اس امر کو
نہیں باز رکہا تہا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پہرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا اونہون نے بیچ جانب
قسطنطنیہ کے اور وہ آئے دریا میں واسطے تجارت کے بیچ جانب شہر روم کے اور کہا یاسیل نے کہ ٹہرا میں [illegible] جو چاہا اللہ تعالی نے
پہر واپس آیا قیسارہ میں اور دیکہا میں نے روم کو آشوب اور فتنہ میں پہر پوچہا میں نے اونکے حال کو پس کہا گیا مجہسے کہ بتحقیق ظاہر ہوئے ہیں نبی حجاز
میں جنکا نام محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے اور نکالا ہے اونکو اونکی قوم نے مکہ سے [illegible] تہا
بتحقیق [illegible] اپنی قوم پر [illegible] اللہ تعالی [illegible]

اور اختیارات کو اونہون نے اختیار ہے ورنہ یہ بات نہیں ہے اور نہیں تھا تا اینکہ بولایا اللہ تعالی نے اونکو اپنی طرف اور اختیار کیا اللہ تعالی نے
اونکو واسطے اوس چیز کے جو اللہ کے نزدیک ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر متولی ہوا پیغمبر کے بعد اونکے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پس اونہون نے بھیجا
اونہون نے اپنے لشکر کو بجانب شام کے پس نہیں ٹھہرے وہ مگر تھوڑی مدت تک اور انتقال کیا اونہون نے اس عالم سے پھر متولی ہوئے بعد
اونکے پھر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پس فتح کیا اونہون نے ہمارے شہرونکو اور قتل کیا ہمارے بادشاہونکو اور شکست دی ہمارے
لشکرون کو اور مین بانہہ پہلے کہتا تھا اونکے آنیکی اس ساحل کیطرف تا اینکہ لایا اللہ تعالی اونکو پس کہا اونہون نے پوچھا کہ کس امر کا تمنے ارادہ کیا ہے
پس کہا باسیل نے کہ قصد کیا ہے مینے قسم ہے خدا کی اس امر کا کہ چھوڑدونگا مین اپنے باپ دادونکے دین کو اور بیعت کرونگا مین تمہارے اسواسطے کہ حق
ظاہر ہوا مجھپر کہولدیا باسیل نے پوچھنا اور اپنے ساتھیونکو اور سپرد کیا اونکو اونکے سامان اور ہتھیار کو اور کہا پوچھا سے کہ جانو تم اس امر کو کہ کنجیان شہر
کی میرے پاس ہین اور لشکر سب شہر کے باہر ہے اور مشغول ہے عرب کی لڑائی مین اور نہین ہے شہر مین کوئی ایسا شخص جسکو ڈرین ہم پس
اوٹھو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پس کہا اون پوچھنا نے کہ جزای خیر دیوے اللہ تعالی تمکو اے باسیل تحقیق ہدایت کی تمکو اللہ تعالی
نے بجانب دین اسلام کے اور چلایا اوسنے تمکو راہ نجات پر اور ختم کیا تمہارے واسطے نیکی کو اور روا جب ہوا تمپر اب اور یہہ ہے کہ قوم
ہمارے بیچ کشتیون کے ہے اور ہم اپنی جانون پر اور بھیجین ہم کسیکو اون لوگون کی طرف جو کشتیون مین ہین تاکہ اوتر آوین وہ ہمارے پاس پس ہو جاوین
ہم اور وہ ایک قوت اور جماعت باسیل نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا پھر نکلے باسیل بحالت پوشیدگی کے اور کہولا اونہون نے باب البحر کو
اور نکلے اوس دروازہ سے ایک مرد تھی تھا بوقنا کے ساتھیون مین سے بیان کیا باسیل نے اوسنے حال کو اور سوار ہوئے اونکے ساتھ ایک چھوٹی کشتی پر اور
جا پہونچے وہ دونون بجانب کشتیونکے اور بیان کیا اہل کشتیون سے حال کو پس متوجہ ہوئی ہر کشتی بجانب گہاٹ کے اور اوترے
وہ کشتیون سے بدون پراگندگی کے اور در آئے وہ سب شہر مین شہر پناہ کے اندر سے اور اندہی کردیا اللہ تعالی نے ظالمین
کی آنکہون کو اونسے پس جب قصد کیا باسیل نے حملہ کا اور حکم کیا اونکو کہ تکبیر کہین اور حملہ کرین وہ لوگ شہر مین کہا بوقنا نے کہ یہہ امر میری
رائے کے موافق نہین ہے اور مین چاہتا ہون تمسے ایسے شخص کو کہ بیچ کرے وہ اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے اور چہپاوے
اپنے کام کو اور نکلے وہ باب مینا سے اور جاوے بجانب لشکر مسلمانون کے اور پہونچے سردار یزید بن ابی سفیان کی پاس اور آگاہ
کرے اونکو ہمارے حال سے پس ہو جاوین ہم اپنے ساز و آواز کی پر پس جب سنین گے مسلمان ہماری آواز کو نہ خوفناک کرے گا
یہہ امر اونکو پس کہا ایک مرد نے قوم سے کہ اس کام کو مین کرونگا پہر نکلا وہ بحالت تبدیل وضع کے اور سنا کر لیا باسیل نے اوس
مرد کے پیچہے شہر کے دروازہ کو پس پہونچا وہ مرد یزید بن ابی سفیان تک اور بیان کیا اون سے حال بوقنا اور باسیل کا اور آگاہ
کیا اونکو اوس چیز سے جسپر عزم کیا تھا اون دونون نے پس سجدہ شکر کیا یزید بن ابی سفیان نے اور روانہ کیا اوسی وقت بجانب
مسلمانون کے ایک جہلکا کو تاکہ ہوشیار ہو جاوین وہ اپنی جانون پر واسطے نا گمان دہاوا کرنیکے قوم پر پس ایسا ہی کیا اونہون نے اور نہ
بوقنا حملہ کیا جب جانا اس امر کو کہ پہونچ گئی ہو خبر مسلمانون کو کہا اونہون نے اپنے ساتھیون سے کہ چڑہجاوے اون مین سے
ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر پس شروع کرین وہ اور [illegible] کہا باسیل نے اور [illegible] کہ یہہ میری رائے نہین

اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہر پناہ پر ہین اونکا اعتبار نہین ہے اور شاید کہ اللہ تعالی ہدایت کردیوے اونکو بجانب اسلام کے
ولیکن حکم کرو تم اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ لازم پکڑین وہ جگہہ اوترنے اور آنے شہر پناہ کو تاکہ نہ اوترے تمپر کوئی شخص اونمین
یا یہ کہ وہ امان طلب کرے پس بہتر جانا یوقنا نے اونکے راے کو اور مقرر کیا تھا اونہون نے لوگونکو شہر پناہ کے اونکی جگہہ پر پہر شور
کیا یوقنا نے جنبش دینے والا شور ساتھہ قول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کے پس جب ظاہر کیا اونہون نے
کلمہ توحید کو سنا اوسنے جو شخص شہر مین تہا اور دیوار پر تہا پس جانا اونہون نے کہ یوقنا اور اونکے ہمراہیون نے رہائی پائی قید سے اور اونپر
اور حملہ کیا اونہون نے شہر مین پس متحیر ہوئین عقلین اونکی اور جنبش مین آئے دل اونکے اپنے مال اور اولاد اور گہربار پر اور شہر کے وہ حیرت مین پس
جو شخص تہا اپنے گہر مین نہین قدرت پائی اوسنے نکلنے کی پہر یزید بن ابی سفیان نے جب سنا شور کو شہر مین جانا اونہون نے اس امر کو
کہ مسلمان شہر سے اور آراستہ ہوئے شہر مین پس تکبیر و تہلیل کہی یزید بن ابی سفیان اور مسلمانان موحدین نے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ سنا مستوفی نے شور کو شہر سے پس جانا اوسنے کہ یوقنا اور ہمراہی اوسکے چہوٹ گئے قید سے اور یقین لوگون کو یہ امر کہا ہے پس واقع ہوا
خوف مشرکین کے دلون مین اور دیکہا اونہون نے کہ آگ شعلہ زن ہے مسلمانون کے لشکر مین اور وہ آمادہ ہوے ہین حملہ کرنیکو پس باقی
رہا اونمین صبر اسواسطے کہ دل اونکے متعلق تہے اپنے مال اور اولاد اور گہربار پر شہر کے اندر اور شہر قیساریہ محصور تہا اور تہی اونکی واسطے یاری
اور مددگاری قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے پس پہیرا اونہون نے پیٹہونکو اور میل کیا بجانب فرار کے اور پیچہا کیا مسلمانون نے اونکا اور ہلاک کیا
اون سبکو اور ہلاک ہوگئے وہ خیمون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب صبح کی اللہ تعالی نے کہولدیا یوقنا نے مسلمانون کیواسطے دروازہ
شہر کا پس داخل ہوے یزید بن ابی سفیان اور ہمراہی مسلمان اونکے شہر صور مین اور گہیر لیا اونہون نے ریسمونکو بالون کو اور پکارا اون
لوگون نے جو دیوار پر تہے الغوث الغوث یعنی امان امان پس امان دی اونکو مسلمانون نے اوترے وہ دیوار سے پس کہا اون سے یزید بن
ابی سفیان نے کہ جانو تم اس امر کو کہ تحقیق اللہ تعالی نے اور اوسی کے واسطے تعریف ہے فتح کیا ہمپر اس تمہارے شہر کو از روے قہر اور غلبہ کے
ساتھہ تلوار کے اور تم لوگ اب ہمارے غلام ہو پس جیسا ہم چاہین تمہارے ساتھہ اور تمپر حکم کرین ولیکن ہم وہ قوم ہین کہ جب عہد کرتے ہین تو اوسکو
پورا کرتے ہین اور جب ہم بات کہتے ہین تو سچی بات کہتے ہین اور تحقیق دی ہے تمکو امان اور ذمہ داری جانونکی ولیکن لیوینگے ہم
جزیہ اوس شخص سے جو کہ داخل ہوگا ہمارے دین مین ہر سال مین اور جو تم مین سے مسلمان ہوگا پس ہمارا اوسکا حال یکسان
ہوگا پس منظور کیا اون لوگون نے اس امر کو اور مسلمان ہوئے اکثر اونمین کے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ شہر صور لیلیا گیا
اور داخل ہوگئے مسلمان اوسمین پس جانا اوسنے کہ وہ نہین برابری کرسکتا ہے عرب کی پس نگاہ رکہا اوسنے فرصت کو اور لیلیا اوسنے
اپنے خزانے اور مال اور گہر والون اور مصاحبون کو اور سوار کرایا اونکو کشتیون مین اور چلا بارادہ چلجانے کے اپنے باپ سے
بجانب قسطنطنیہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیکہا اہل قیساریہ نے اوس کام کو جو قسطنطین پسر ہرقل نے
کیا تہا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالحہ کیا اونہون نے عمرو بن العاص سے شہر قیساریہ کی سپرد کردینے پر
پس مضبوط ہوئی صلح اونکے بیچ مین دو لاکہہ درم اور تمام اوس چیز پر جو چہوڑا تہا قسطنطین پسر ہرقل نے مال و اسباب

اور کپڑے اور جانور اپنے اور اوس مال کے جو اوسکے ساتھہ کشتیون مین سوار ہو گئے تھے پس منظور کیا اون لوگون نے اس امر کو
اور لکھدی دستاویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہوے عمرو بن العاص اور مسلمان قیساریہ مین اور لین اونہون نے وہ
چیزین کہ عاجز ہوا تھا بادشاہ اوسکے اوٹھانے سے کشتی مین پہر مقرر کیا عمرو بن العاص نے اونپر جزیہ کو آیندہ سال سے ہر مرد پر چار
دینار اور اسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہر بہیجا عمرو بن العاص نے بجانب شہر صور کے ایک حاکم کو اور جسکا نام
یاسین بن عون بن مسلمہ تہا اور وہ مرد بڑی حسن صالح تہے حاضر ہوئے تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غزوہ
حنین اور نضیر مین اور مارے گئے تھے بہائی اونکے حنین کے دن اور بہائی اونکے سخت لڑائی لڑے تھے پس مارا تہا اونکو مالک بن عون النضیری
نے پس بہیجا اونکو عمرو بن العاص نے بجانب صور کے اور اونکے ساتھہ ایکسو سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا
تہا عمرو بن العاص نے اونکو عدالت کرنیکا اون لوگون مین اور ڈرنیکا اللہ پاک اور برتر سے ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین **واقدی**
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو از روی صلح کی دو لاکھہ درہم اور اوس چیز پر جو چہوڑا تہا بادشاہ
کے بیٹے قسطنطین نے اپنے مال و اسباب سے داخل ہوے وہ قیساریہ مین بدہ کے دن عشرہ اوسط شہر رجب مین اور یہ امر سن انیس
مین ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور چہہ مہینے زمانہ خلافت
مین واقع ہوا تہا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پہونچی خبر اہل رملہ اور رحبہ و عکہ اور یافا اور عسقلان اور غزہ اور نابلس اور
طبریہ مین پس داخل ہوے ان مقامات کے لوگ تحت ذمہ کے اور مصالحہ کیا اونہون نے مسلمانون سے اسی طرح اہل حلب
اور بیروت اور لاذقیہ نے اور مالک کردیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو کل ملک شام کا برکت رسول اللہ کے
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و شرف و کرم و رضی اللہ عن اصحابہ الاخیار و الہ الابرار و ازواجہ الاطہار و ہذا ما انتہی الینا من فتوح الشام
علی التمام و الکمال و نعوذ باللہ من الزیادۃ و النقصان